مشاہیر

بنام

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جلد نمبر ۱

ترتیب و تالیف، توضیح و حواشی

مولانا سمیع الحق

تقریباً پون صدی پر مشتمل اساطینِ علم ادب .... علماء و محدثین .... مشائخ و اکابرینِ اُمت .... نامورِ اہلِ قلم شہسوارانِ صحافت .... دانشور و مصنفین .... سیاسی زعماء حکمران و سلاطین کے مکتوبات .... نگارشات .... تأثرات اور احساسات کا مجموعہ علمی، فقہی، مذہبی مسائل، ملکی تحریکات و بین الاقوامی سیاسی اُتار چڑھاؤ اور عالمِ اسلام کو درپیش بحرانوں کے مدّ و جزر پر اربابِ فکر و دانش کے خیالات و افکار کا ایک عظیم الشان ذخیرہ

مولانا سمیع الحق کے قلم سے

ادبی تعارفی حواشی اور توضیحات،

نیز مشاہیر کے خطوط کے

عکسی نمونے

مؤتمر المصنفین
دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک - پاکستان

مشاهیر کتاب ایک نظر میں

جلداول: مکتوبات بنام شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

صفحات ۷۰۴

مکتوبات بنام مولانا سمیع الحق کی تفصیل

اکابر برصغیر پاک و ہند بشمول بنگلہ دیش کے خطوط۔ (چار جلدوں پر مشتمل)

جلددوم : ا ب پ .... صفحات: ۱ ۔ ۵۱۶ (۵۱۶)

جلدسوم : ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ز س

.... صفحات ۵۱۱۔۱۰۷۹ (۵۶۸)

جلدچہارم: ش ص ض ط ظ ع ....صفحات ۱۰۹۲۔۱۷۵۰ (۶۵۸)

جلدپنجم: غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی......صفحات ۱۷۵۳۔۲۲۳۰ (۵۱۲)

جلدششم : افغانستان (جہادی مشاہیر کے خطوط' جہادی رپورٹیں' شہداء' تحریک طالبان پر

مشتمل تفصیلات گویا **جہاد افغانستان اور جامعہ حقانیہ**

مستقل ایک جلد (صفحات تقریباً ۵۰۰)

جلدہفتم: بیرونی ممالک ایران' عالم عرب' افریقہ' سنٹرل ایشیاء' فارایسٹ'

امریکہ اور یورپی ممالک .... (صفحات ۵۰۰ سے زائد)

جلدہشتم: ضمیمہ جات' اضافات اور توضیحات پر مشتمل مستقل جلد

نوٹ:

مکتوب نگاروں کی ترتیب فرقِ مراتب کالحاظ کئے بغیر حروف تہجی الف باء تا کے مطابق رکھی گئی ہے

نام کتاب: **مشاہیر**

(بنامِ) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ

(بانی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

تالیف وترتیب توضیح وحواشی: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

صفحات: 704 صفحات

قیمت:

کمپوزنگ: بابر حنیف۔ فضل حیّ آصف۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

طبع: باراول ۔مئی 2011

رابطہ: فون 0923-630435 فیکس 0923 630922

ای میل: editor_alhaq@yahoo.com

ناشر موتمر المصنفین ' جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

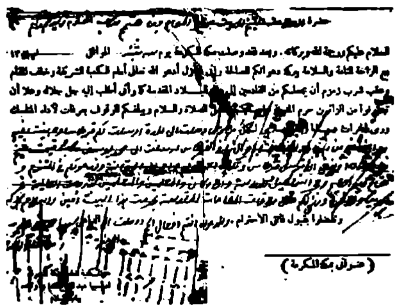
ملنے کے پتے:

☆ مکتبہ ایوان شریعت' جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ☆ موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

☆ القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد نوشہرہ ☆ مکتبہ رشیدیہ 'جی ٹی روڈ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک

مولانا سید احمد شالفین

اصل خط صفحہ	275



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد فقد وصلتني ... المرافق

مع الراحة التامة والسلامة ... أسأل الله تعالى ...

وطلب ... أن يجعلكم من القادمين ... البلاد المقدسة ...

... والصلاة والسلام ...

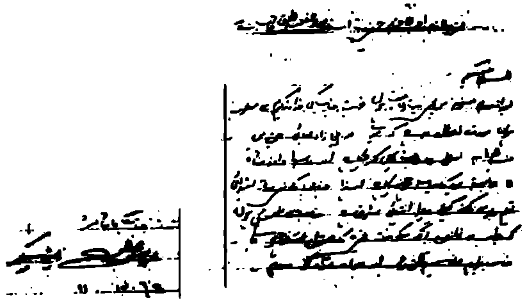
وتفضلوا بقبول فائق الاحترام ...

(عنوان بمكة المكرمة)



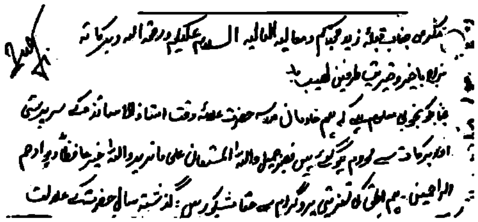
مولانا شمس الدین شہید ڈھیا پیکر

اصل خط صفحہ	302



مولانا صدر الشہید

اصل خط صفحہ	316



مکرمی جناب قبلہ زید مجدکم و معالیہ العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج باخیر و خیریت طرفین لیسب مد

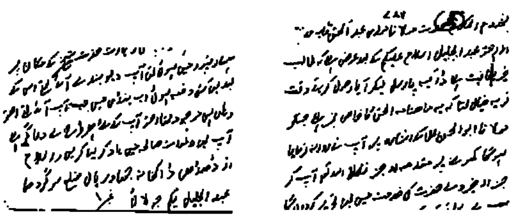
جناب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہم خادمان مدرسہ حضرت علامہ وقت استاذ الاساتذہ کے سرپرستی

اور برکات سے محروم ہو گئے ہیں فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون واللہ خیر حافظا وہو ارحم

الراحمین۔ ہم الحق کا تعزیتی پروگرام سے حتما مشکور رہیں گے۔ گزشتہ سال حضرت کے علالت

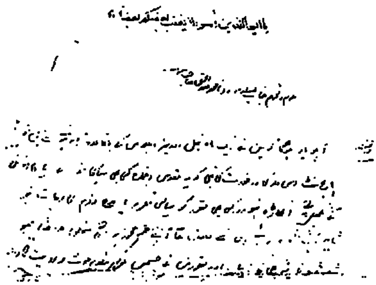
مولانا عبدالجلیل ڈھڈیاں

اصل خط صفحہ 356



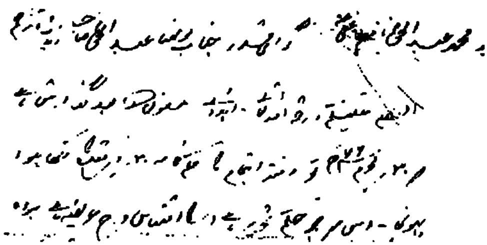
خانزادہ مولانا محمد عبدالحق خان

اصل خط صفحہ 359



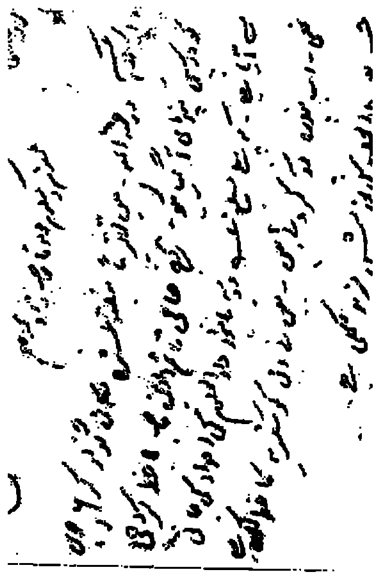
مولانا عبدالحق نافع گل

اصل خط صفحہ 360



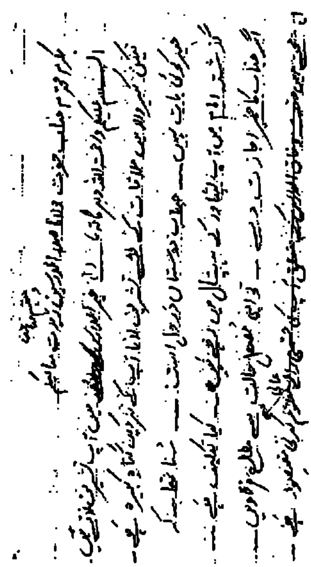
مولانا عبدالحنان ہزاروی

اصل خط صفحہ | 376



مولانا عبدالخالق کبیروالا

اصل خط صفحہ | 395



حکیم عبدالرحیم اشرف

اصل خط صفحہ 419

مخدومی و مشفقی زادت الطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ [illegible] ربیع الاول [illegible]

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ برادر عزیز مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم

کی تشریف آوری باعث مسرت ہوئی لیکن آنمخدوم کا اس وقت تشریف نہ لانا باعث

محرومی ہوا [illegible]

[illegible] ہوا

مولانا عبدالرؤف چارسدہ

اصل خط صفحہ 412

مخدومی و محترم المقام متع اللہ المسلمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے دونوں گرامی نامے

بسلسلہ تشریف آوری حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہم العالی

مجھے پہنچ گئے تھے۔ آپ نے بڑا کرم فرمایا۔ ایسے مواقع پر یاد آوری

کا بیحد ممنون ہوں۔ آپ نے اس دورہ کے متعدد [illegible] یاد فرمایا

[illegible] کیلئے بھی امیدوار رہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیر

یہ میری بدقسمتی رہی کہ حضرت مولانا موصوف سے شرف ملاقات نہ ہو سکا۔

قاضی عبدالسلام نوشہرہ

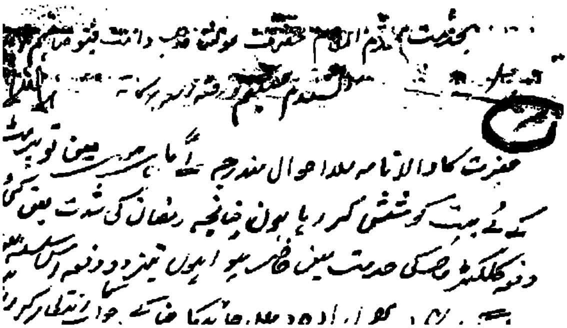
اصل خط صفحہ 416

مخدومی مکرمی محترم [illegible] دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عافیت طرفین مطلوب

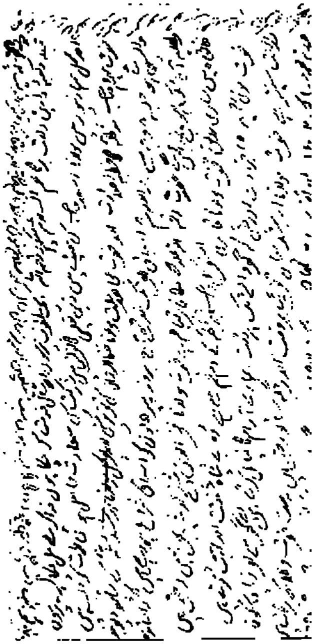
عنایت نامہ پہنچا تھا یاد آوری کا از حد ممنون ہوں لیکن تقدیر الٰہی

[illegible] اور کل رات سے بندہ کو [illegible] ضعف کے باعث


بخدمت مخدوم الانام حضرت مولانا ... دامت فیوضہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کا والا نامہ ملا احوال مندرجہ سے آگاہی ہوئی ... میں تو بہت
سے بہت کوشش کر رہا ہوں چنانچہ رمضان کی شدت ...
دفعہ کلکتہ ... کی حدیث میں حاضر ہوا ہوں نیز دو دفعہ اس سلسلہ

مولانا عبدالرحمن میمنی

اصل خط صفحہ	403



مولانا سمیع الحق

اصل خط صفحہ	242

ش

مولانا قاری محمد طیب

اصل خط صفحہ 326

دارالعلوم دیوبند

Darul-uloom, Deoband (U.P.) India

حضرت المحترم المعظم مولانا [illegible] صاحب دامت برکاتہم

[illegible]

مولانا عبدالحنان

اصل خط صفحہ 327

مخزن الجود والکرم منبع الفضل والکرم حضرت محترم مولانا صاحب [illegible]

السلام علیکم [illegible]

[illegible]

مولانا عبدالسمیع دیوبندی

اصل خط صفحہ 417

جامع کمالات

برادر مکرم جناب مولوی عبدالحق صاحب

بعد سلام مسنون آنکہ۔ آپ کا [illegible]

[illegible] حضرت شیخ صاحب نے آپ کو طلب [illegible]

مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی

اصل خط صفحہ 224

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

میرا اس سال مسلسل سفر رہا۔ دہلی سفارت گاہ دو ماہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۳ء

کو چند دن کے عمرہ و زیارت کے لیے حجاز حاضر ہوا ۸ مئی تک حضرت والا کے پاس رہا

اتنی اچھی صحت تھی کہ گزشتہ دس سال میں اتنی اچھی صحت نہیں دیکھی تھی۔ گزارش

کے بنا پر تقاضا پھر [illegible] سے حجاز [illegible] عربی کتب کا [illegible]

علم شریف پر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب عربی میں لکھی تقریر [illegible] کام

قاضی زین العارفین اکوڑہ خٹک

اصل خط صفحہ 226

بخدمت [illegible] مولانا عبدالحق صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۵۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تشریف آوری [illegible]

حکیم محمد سعید

اصل خط صفحہ 228

حیاتِ مستعار میں ایسے لمحات بھی آجاتے ہیں جو روحِ انسانی کو مضطرب اور مجروح

کر دیتے ہیں۔ ہم دردوں اور ہم نفسوں کے کلماتِ ہمدردی، تلقینِ صبر اور

حمایتِ ہم ساز تسکین و تقویت ہوتی ہیں اور زخمِ روح کو مرہم مل جاتا ہے۔

میری شریکِ حیات بیگم نعمت سعید نے جادۂ زندگی اور خدمتِ خلق میں

پورے خلوص و انہماک کے ساتھ میری رفاقت کی۔ آہ! ۴۷ سال ۸ ماہ اور

۲ دن کے بعد میں اس نعمت سے محروم ہو گیا۔ اس سانحۂ ارتحال پر آپ کے

کلماتِ تعزیت آپ کے تعلقِ خاطر کے مظہر ہیں، اور حسنِ فکر و تحمل،

دل دہی اور خیر خواہی جیسی اعلیٰ اخلاقی اقدار کی آئینہ دار ہیں۔

آپ کے اس حسنِ سلوک سے میری روح کو قرار اور دلِ مضطر کو سکون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

پیش لفظ

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

لِلّٰہ الحمد ہر آں چیز کی خاطرمی خواست   آخر آیدز پس پردہ تقدیر پدید

خداوندِ علیم وخبیر نے پڑھنے پڑھانے اور خط و کتابت کی قوت انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کے خمیر اور بنیادی عناصر میں ڈال دی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام ہی مکتب علم و معرفت کے پہلے ہونہار شاگرد تھے۔ جنہوں نے تمام علوم و معارف کا اخذ براہ راست خالق ارض وسما' اور مبدأ فیض ازل سے حاصل کیا اور پھر آدمؑ سے لے کر آج کے عہد جدید تک کرۂ ارض پر علم اور قلم و قرطاس کی حکمرانی قائم و دائم ہے۔ آج اس جہان رنگ و بو کی تمام بوقلمونیاں اور رنگینیاں' قلم و قرطاس ہی کی مرہون منت ہیں۔ انسان جو نطق کی خصوصی خلعت فاخرہ سے متمیز کیا گیا تھا اور اس کی ارتقاء و ابتدائے آفرینش میں بھی خصوصیت اس کی پہچان اور آن بان کا واحد ذریعہ تھی لیکن تغیر و جدت پسند فطرت نے اسے بولنے تک محدود نہ رکھا اور معاشرت میں زندہ رہنے' آگے بڑھنے اور عظیم مقاصد کے حصول کیلئے صرف بول چال ہی کافی نہ ہو سکی بلکہ خداوند کریم کی توحید کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کیلئے بول چال سے بڑھ کر ایک اور مرئی ابلاغی قوت کی ضرورت محسوس ہوئی تو قدرت نے اس کے اندر کتابت کے ملکہ کے ذریعے اس کی چھپی ہوئی خداداد صلاحیتوں اور فکر و تخیل اور مافی الضمیر کے اظہار کیلئے آہستہ آہستہ اسے خط و کتابت کی طرف مائل کرا دیا اور یوں انسان "حیوانِ ناطق" سے مزید نمو و ترقی کرتا ہوا "حیوان کاتب" کا اعزاز پاتا ہوا اس زمین پر اللہ کی نائبیت کی اوجِ ثریا تک پہنچ گیا۔ آغاز وحی اقرا کے ساتھ علم باالقلم اسی شرف خلافت کی غماز ہے اور اس کے کاتب وحی ہونے کے امتیاز کو آشکارا کرتا ہے۔ انسان کے اس سفر علم و آگہی میں آسمانی کتابیں و صحائف قدم قدم پر انسان کی رہنمائی کرتی رہیں اور یوں آب و گل کا ایک حقیر قطرہ اور جہل و بے علمی کا ذرہ صدف کمال (سیپی) میں رہنے کے بعد ایک ایسا موتی و گوہر نایاب بن گیا جس کی چمک دمک سے آج کرۂ ارض کا رُواں رُواں اور ذرہ ذرہ تجلی طور کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اسی طرح خط و کتابت کی اہمیت کا اندازہ رہبر انسانیت ﷺ کے ہاں بھی مسلم تھی اسی لئے تو آپ ﷺ نے دنیا بھر کے چیدہ چیدہ حکمرانوں کو توحید کی دعوت سے مہکے ہوئے اور رشد و ہدایت کی روشنی سے منور مکتوبات لکھے اور اہتمام کے ساتھ بھجوائے۔ پھر انہی انقلابی خطوط اور تحریری دعوتی پیغامات قبول کرنے سے کرۂ ارض کی سوئی ہوئی تقدیریں کئی تو جاگیں اور کئی سلطنتیں ان مقدس خطوط کو ٹھکرا اور پھاڑ کر خود بھی ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ الغرض مکاتیب و خطوط کا دنیا بھر میں اثر و نفوذ عالمگیر اہمیت کا حامل ہے بالخصوص اسلامی تہذیب و تمدن اور معاشرت میں تو یہ ایک ایسا انمٹ نقش ہے جس پر پورے عالم اسلام کی دعوتی' تبلیغی' دینی' علمی' ادبی' تحقیقی' معاشرتی' تہذیبی' تمدنی اور سیاسی عمارت کا نقشہ استوار ہے۔ مکاتیب مسلمانوں کے ہر دور اور ہر زمانے کی تاریخ کا وہ روشن آئینہ ہے جس میں اکابرین و سلاطین کے ہر قسم کے کردار و سیرت آج ہمارے سامنے عیاں ہے۔ نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسینؓ اور اہل بیتؓ کی شہادت کے دل فگار واقعہ شہادت میں بھی کوفے والوں کے خطوط کا بڑا عمل دخل رہا ہے' انہی فرضی خطوط نے عالم اسلام کی داستان کو خونِ ناحق سے رنگین کیا۔ اسی طرح امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے انقلابی مکاتیب نے بھی دعوت و اصلاح کے میدان میں ایسے یادگار و زندہ جاوید نقوش چھوڑے جو بڑے بڑے فصیح و بلیغ واعظوں اور آتش نوا مقرروں کے وعظ و بیان سے بھی شاید نہ ہو سکتے۔

خطوط لکھنے کا رواج اور قرینہ دنیا بھر کی مہذب اقوام و ملل میں ہمیشہ سے ایک خاص اہمیت کا حامل رہا ہے۔ شروع شروع میں یہ محض بات چیت اور پیغام رسانی و کاروباری لین دین کا ایک موثر ذریعہ تھے۔ پھر بعد میں آہستہ آہستہ یہ مختلف الجہت علمی و ادبی مقاصد کیلئے بھی لکھے جانے لگے اور انسان اپنے بے پایاں "غبارِ خاطر" کے اظہار کے لئے سینہ قرطاس پر قلم کے ذریعے رنگ بکھیرنے لگا اور یوں خلوت میں جلوت کے نئے دستور کا اضافہ ہوا۔ پھر خط کے بدولت ہی ہجر وصل میں تبدیل ہوا اور عالم بیکراں کے لامحدود فاصلے خط و کتابت

کے ذریعے ایک ہی جست میں طے ہوگئے۔ فکر و تخیل کی پرواز لفافوں اور کاغذی پیراہنوں میں پرندوں کی مانند اڑنے لگے۔ شوخیٔ تحریر قوس قزح میں ڈھلنے لگی اور دلی خیالات و جذبات اور ذہنی و فکری انقلابات و تصورات پردہ ذہن سے اُچھل اُچھل کر کتاب و کاغذ کی زینت بننے لگے اور عشق و محبت کے سحر میں مبتلا مریضوں اور عقیدت میں جڑے ہوئے مریدوں کیلئے بھی نامہ و پیام کا ملنا نصف ملاقات بن گیا۔ اور عاشق نامراد کے دل صد پارہ کے ٹکڑے الفاظ و حروف میں ڈھل ڈھل کر معشوق کے دل مغرور میں شور قیامت بپا کرنے لگے۔ اور اسی طرح نظریات و عقائد "پیغامبر" کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے لگے۔ پھر خصوصاً شعر و ادب کی ترقی و تشہیر کیلئے تو خطوط کی صنف نے ایک ایسا لازوال کردار ادا کیا کہ بعض اوقات تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ صنف باقی تمام اصناف پر بازی لے گئی ہے۔ آج زبان اردو ہی کو لیجئے جو اپنی مختصر تاریخ کے پیراہن میں مکاتیب اور خطوط کا ایک ایسا ذخیرہ سنبھالے ہوئے ہے جسکا مقابلہ دنیا بھر کی قدیم زبانوں سے آج بڑے فخر کیساتھ کیا جاسکتا ہے۔ بزم اردو مرزا غالب' حالی' حضرت العلامہ شبلی نعمانی' امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد' شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی' حضرت العلامہ سید سلیمان ندوی' اکبرالہ آبادی' حبیب الرحمٰن شیروانی' مولوی عبدالحق اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی وغیرہ وغیرہ کے لازوال مکتوب نگاری سے جگمگا رہی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور احقر ناچیز سمیع الحق کے نام مکاتیب کا یہ پہلا ذخیرہ پون صدی سے زیادہ عرصہ کے علمی ادبی سیاسی روحانی شخصیات کے خطوط پر مشتمل ہے جس کا پیش نظر مجموعہ شیخ وقت محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام لکھے گئے خطوط پر مشتمل ہے اس کے بعد احقر کے نام مکتوبات ہیں جو حروف تہجی کی ترتیب سے کئی جلدوں میں مرتب ہوئے ہیں۔ ابھی شعور کا آغاز ہی تھا اور پورے طور پر علم و فن کے مبادی سے بھی ناواقف تھا عمر آٹھ نو سال کے لگ بھگ تھی حضرت والد ماجد نور اللہ مرقدہ کی روزانہ کی ذاتی ڈاک میں کتب کیساتھ ساتھ خطوط کی خاصی تعداد بھی ہوتی اور یہ خطوط میرے بچپن کے ذوق و شوق کا پہلے پہل سامان بن گئے بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ دوات کی سیاہی کی خوشبو' قلم کی روانی کا نغمہ' صریر خامہ کا بانکپن اور رنگ برنگ لفافوں اور خطوط کی چمک دمک گویا میری گھٹی میں شامل ہوگئی تھی۔ اسی لئے میرے بچپن کے زمانے کے کھلونے غالباً پہلے پہل یہی قلم دوات' خطوط' رنگین کارڈ اور ٹکٹ رہے ہوں گے۔ راقم آٹھ نو برس ہی سے ان خطوط کو جمع کرنے کے شوق میں مبتلا ہوگیا اور وہ بھی بغیر کسی تحریک اور ایماء کے حالانکہ ابھی عقل و شعور میری عمر کے ننھے کارواں سے کوسوں دور تھا لیکن وجدان اور لاشعور کی غیر مرئی طاقتوں نے اسے اپنے لئے زندگی کا سب سے اہم مشغلہ بنالیا۔ حضرت والد ماجد کے چارپائی کے سرہانے لگی ہوئی کتابوں سے بھری ہوئی المباری کے ایک کونہ میں لٹکا ہوا سبز رنگ کا مخملی تھیلہ میرے لئے جاذب نظر بنا رہتا۔ اس تھیلہ میں حضرت قدس سرہ اپنے اکابر اساتذہ دیوبند اور اہم احباب اور دوستوں کے آئے ہوئے خطوط ڈالتے اور غالباً صرف تبرک اور تذکر کے طور پر یہ عام خطوط کی طرح ضائع ہونے کی چیز نہیں میرے شوق تجسس حضرت کی غیر موجودگی میں اسے ٹٹولنے پر مجبور کردیتا ان خطوط کے لکھنے والوں کے دستخط مثلاً حسین احمد' اعزاز علی' مبارک علی' محمد طیب' وغیرہ مجھے چمکتے ہوئے ہیروں اور نگینوں کے طرح محسوس ہوتے اور دل میں اتر جاتے۔ پھر ساتھ ہی تشویش لاحق ہوتی کہ حضرت کے اردگرد کتابوں رسائل و مجلات اور بکھرے ہوئے درسی افادات اور مخطوطات کے پلندوں میں یہ خطوط کہیں گم نہ ہوجائیں پھر اسی طرح حضرت والد ماجد کی زندگی درس و تدریس اور سیاسی و ملی خدمات میں اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ انہیں مستقبل میں سنبھالے رکھنا دشوار معلوم ہوتا تھا۔ ہر چند کہ حضرت اپنے کاغذات وغیرہ میں نوعمر بچوں وغیرہ کی مداخلت پر ناراض ہوتے لیکن مجھے جب موقع ملتا ایسے خطوط کو چن چن کر اپنی ذاتی المباری میں محفوظ کرتا رہا۔ بچپن میں ڈاک کے ٹکٹوں، پرانے سکوں اور مختلف ڈیزائن کے ماچس جمع کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان خطوط کو جمع کرنے کا شوق عطا فرمایا۔ اور شاید اس طرح کاتب تقدیر نے میرے ذریعے ان جواہر نما مکاتیب اور تاریخی اثاثے کو اہتمام کے ساتھ محفوظ کرایا' تاکہ یہ خیر کثیر امت کے سامنے آکر "استفادہ اور رہنمائی" کے کام آسکے۔ حتیٰ کہ خطوط کے ساتھ ساتھ لفافے بھی جمع کرتا رہا۔ پھر جوں جوں عقل و شعور کی منزلیں سر کرنے لگا تو ان کی قدر و اہمیت اور بھی سامنے آتی گئی۔

زیر ترتیب مجموعہ مکاتیب میں تقریباً پون صدی کے قریب حضرت والد صاحب نور اللہ مرقدہ اور راقم کے نام آئے ہوئے اکثر و بیشتر خطوط جمع

کر دیئے گئے ہیں۔ ابتداء میں اور نہ بھی بعد میں انہیں شائع کرنے کا خیال تک نہیں آیا۔ خطوط جمع کرتے کرتے والد ماجد قدس سرہٗ کے نام آئے ہوئے روزانہ آنے والے ڈاک کو ان کے پڑھنے اور جوابی کاروائی کرنے کے بعد کھنگالتا اور جانی پہچانی کسی بھی شخصیت کے خطوط الگ کرتا کہ ان خطوط میں حضرت شیخ الحدیث سے تعلق، دارالعلوم حقانیہ کے مرحلہ بہ مرحلہ ادوار اور تاریخ سے کسی نہ کسی وابستگی کا اظہار ہوتا۔ پھر بعض مکتوب نگار عرف عام میں اجلہ مشاہیر نہ بھی ہوتے مگر حضرتؒ یا دارالعلوم کے خصوصی خدام معاونین اور حلقہ احباب کے حیثیت سے ان کا تذکرہ اور تاریخ مکتوبات کے حوالہ سے محفوظ رکھنے کے قابل تھے۔ مثلاً مولانا عبداللہ عرف باجوڑ استاذ حضرتؒ کے خادم خاص قدیم مسجد کے موذن بلالی شان اور صفات کے حامل تھے اس دور کے اکابر فضلاء حقانیہ کے سامنے انکی دردوسوز سے بھری ہوئی زندگی ایک مثال تھی۔ اسی طرح حاجی غلام حسین پوسٹ ماسٹر کی حضرت شیخؒ سے عشق وشیفتگی اور انکے درس وتدریس میں والہانہ شرکت اور دیگر امور زندگی میں والہانہ دلچسپی کے باعث ان کے تذکرہ کو بھی محفوظ رکھنا ان کے شایان شان تھا۔ حضرتؒ کے برادر نسبتی میرے ماموں صاحبان اور حضرتؒ کے ہم زلف میرے خالو صاحبان اور ننھیال اور ددھیال کے دیگر اکابر معروف معنی میں مشاہیر نہیں تھے مگر انکے خطوط میں حضرتؒ کے ساتھ عقیدت و خلوص اور عظمتوں کے اعتراف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرتؒ گھر سے باہر اپنوں اور غیروں میں نہیں بلکہ معاصرین اور عمر رسیدہ گھر کے افراد کے نظروں میں بھی ایسے ہی محترم ومکرم تھے جبکہ عموماً ایسی صورتحال نہیں پائی جاتی بلکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھانے کے برعکس یہاں اندرون خانہ اہل وعیال کے دلوں میں بیرونی معتقدین سے بھی زیادہ عقیدت ومحبت کا عالم تھا ان میں وہ جانباز وجانثار بنیادی اراکین دارالعلوم حقانیہ بھی شامل ہیں جنہوں نے شیخ الحدیث مرحوم کے تمام تعلیمی اداروں ''انجمن تعلیم القرآن'' ''مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن'' اور پھر دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس وتعمیر میں دن رات ایک کیا اور انہی کے اخلاص وتقویٰ اور تعاون پیہم کی بنیادوں پر علم وحکمت کا یہ شاندار محل دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں آج کھڑا ہے۔ چنانچہ مکاتیب کی شکل میں کسی نہ کسی مناسبت سے انکا ذکر بھی باقی رکھنا ضروری تھا۔

حضرت شیخؒ کے دارالعلوم دیوبند کے درس وتدریس اور بعد میں تعلیمی، تدریسی، سیاسی، روحانی ادوار پر ان خطوط کے حوالہ سے کافی روشنی پڑتی ہے (تقریباً ۱۹۳۰ کے بعد سنہ وفات ۱۹۸۸ء تک) مگر حضرتؒ کے نام آئے ہوئے پچاس ساٹھ سال کے خطوط، جو زمانہ کے حوادث سے محفوظ رہے پیش نظر جلد کی صورت میں شائع کئے جا رہے ہیں اس کے بعد احقر ناچیز کے نام اکابر ومشاہیر علم وادب کے خطوط کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو ان شاءاللہ متعدد جلدوں میں آرہا ہے۔

تاریخ واقعات شہاں نانوشتہ اند — افسانہ کہ گفت نظیری کتاب شد

[بادشاہوں کے واقعات کی تاریخ تو ضبط تحریر میں نہ لائی جا سکی البتہ نظیری نے (وارداتِ قلب) کا جو قصہ الم چھیڑا تو پوری کتاب ترتیب پا گئی]

اللہ تعالیٰ کا احقر گنہگار پر یہ ایک عظیم احسان وکرم ہے کہ اس نے اپنے وقت کے اولیاء ومشائخ اساتذہ زعماء اور احباب کے دلوں میں مجھے جگہ عطا فرمائی اور ان کی محبوبیت سے نوازا۔ ان کی دعاؤں شفقتوں اور محبتوں سے خطوط کے ذریعہ بھی مالا مال ہوتا رہا۔ پھر ۱۹۶۵ء میں حق تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ ماہنامہ ''الحق'' کے نام سے اس وادی بے برگ وگیاہ میں ایک علمی وادبی مجلہ جاری ہوا اس مجلہ کے پہلے ہی شمارے سے اللہ تعالیٰ نے علمی، ادبی، سیاسی اور ثقافتی آسمانوں کے درخشندہ ستاروں کو اس طرف متوجہ کیا اور ناچیز کے نام پیغامات اور محبت ناموں کا تانتا لگ گیا اور بحمداللہ چھیالیس سال سے یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ ان سب خطوط کو میں بڑے اہتمام سے الگ الگ فائلوں میں رکھتا اور فوٹو سٹیٹ نہ ہونے کی صورت میں اسے ضائع ہونے کے خطرے سے خود یا عزیز تلامذہ سے کاپیوں میں قلمبند کراتا رہتا، بعد میں کمپیوٹر کے ذریعہ اس کی کمپوزنگ کا آغاز ہوا، علمی استعداد کی کمی کی وجہ سے اکثر کمپوزر عربی، فارسی، پشتو خطوط کا حلیہ ہی بگاڑ دیتے، جس کی وجہ سے وہ سارا کام پھر سر نو شروع کرانا پڑا، پھر بعض خطوط پڑھے بھی نہ جاتے کیونکہ ستر، اسی برس پرانے وبوسیدہ خطوط سے موضوع نکالنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اسی طرح ہر مکتوب نگار کا اپنا انداز ہوتا ہے۔ مثلاً علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ کے آخری دور کے خطوط کا محدبی شیشہ لگا کر بھی پڑھنا مشکل ہوتا۔ بعض مکتوب نگار اکابر علم وفضل علاقائی زبانوں کی وجہ سے اردو تحریر اور خطوط نویسی کے تکلفات اور تقاضوں سے

نابلد بھی تھے جبکہ ان کے سامنے کسی ایسے خط کی اشاعت کا تصور بھی نہیں تھا' وہ بے تکلفی سے گلابی اردو یا پشتو یا عربی میں اپنا مافی الضمیر لکھ دیتے وہ تذکیر و تانیث اور رسوم تحریر کے بندھنوں سے بھی آزاد تھے' ان کے خطوط کسی طرح کے اصلاح و ترمیم سے بے نیاز رکھے گئے کہ

ع آنچہ از دل خیزد بر دل ریزد ...... بہر حال کچھ برسوں سے کئی حضرات اس بات کی خواہش کرتے رہے کہ اس عظیم "نسخہ ہائے وفا" کو کیوں نہ شائع کر کے ہمیشہ کیلئے محفوظ کیا جائے۔ دارالعلوم حقانیہ نے جہاں الحمدللہ اسلام اور علوم اسلامیہ و عصریہ کی ان چپن سالوں میں جو بے مثال خدمت کی ہے' اس کا ایک اور عظیم پہلو اور سرمایہ بھی امت کے سامنے لانا چاہیے تو اسی جذبے کی وجہ سے میں نے کئی دفعہ عزم کیا کہ اس پون برس کی علمی و تحقیقی ادبی عظیم روایات اور تہذیب و تمدن کے لازوال اثاثے کو ترتیب دے کر شائع کرنے کی سعادت حاصل کروں لیکن اپنی پے در پے سیاسی اور دارالعلوم کی تدریسی اور انتظامی ذمہ داریوں کی بدولت یہ جذبہ اور ارادہ ایک سراب ہی نظر آنے لگا۔ کئی دفعہ کمر ہمت باندھنے لگا لیکن قدرت کے مقرر کردہ نظام الاوقات کے فیصلوں کے مطابق اس پر عمل درآمد کی فوری صورت سامنے نظر نہ آسکی۔

کل امرٍ مرھون باوقاتہ ...... ہزاروں خطوط اور سینکڑوں بکھری ہوئی فائلوں سے بھرے ہوئے مکتوبات کے عظیم ذخیروں کو از سر نو ضبط و ترتیب دینا کوہ ہمالیہ کو سر کرنے کے مترادف تھا۔ بہر حال اور بالآخر قدرت نے اس عاجز و ناتواں کو اس عظیم کام کی طرف یکسوئی کے ساتھ مائل کر ہی دیا اور یوں بکھرے سمندر کی موجوں کو کوزے میں سمیٹنے کا موقع مل گیا۔ اس دوران ہمیشہ دل میں یہ کھٹکا رہتا کہ کہیں کسی حادثے اور ناگہانی آفت کے نتیجے میں یہ عظیم ذخیرہ ضائع نہ ہوجائے۔ اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی۔ پچھلے سال 2010ء میں صوبہ سرحد میں خطرناک تباہ کن سیلاب میں جب پانی دارالعلوم کی حدود کے قریب پہنچنے لگا اور اطلاع تھی کہ پشاور میں ایک ڈیم بھی ٹوٹ گیا ہے' تو سب سے پہلے آدھی رات کو یہ سارا قیمتی اثاثہ اور کمپیوٹرز سمیت ایوان شریعت کی عظیم بلند بلڈنگ کی چھت پر پہنچایا گیا۔ پھر دوسرے کاغذات و ضروریات وغیرہ اور بعد میں اہل خانہ اور بچوں کی حفاظت کا خیال آیا۔ بہر حال الحمدللہ نصف درجن سے زائد ضخیم جلدیں اب تک تیار ہوچکی ہیں' اس طرح میں نے اس بات کا اہتمام خصوصی طور پر کیا کہ ہر مکتوب نگار کا کچھ نہ کچھ مختصر تعارف بھی قارئین کے سامنے آنا چاہیے اور پھر ہر خط کے عنوانات بھی قائم کئے تاکہ قارئین کی سہولت اور ان کی دلچسپی آخر تک برقرار رہے۔

چنانچہ متعدد ضخیم مجلات پر مشتمل خطوط کے اس بحر بیکراں کیلئے سفینہ بھی کافی نہیں تھا کہ وہ اسکی گہرائیوں میں اتر کر علم و تحقیق فنون و افکار کے موتی نکال لائے' یہ ساری محنت خطوط کے اہم نکات کو موضوع وار ظاہر کرنے کی ضرورت تھی اس کیلئے میں نے از سر نو اس بحر بیکراں کی غواصی شروع کی اور ہر خط کے اہم مندرجات' متعلقات کو موضوع اور عنوان کے ذریعہ اجاگر کیا جس کی ساری تفصیلات فہرستوں کی شکل میں مرتب کی گئیں' اس طرح ہر متلاشی علم و ادب فہرستوں پر ایک نظر ڈال کر اپنے مطلوبہ مواد اور دلچسپی کے امور تک پہونچ سکتا ہے' فہرست کی صورت ہر ضخیم جلد کا نچوڑ اور خلاصہ سامنے رکھ دیا گیا ہے۔

مکتوب نگار اور مکتوبات کا پس منظر اور مندرجہ امور کی توضیح و تشریح کے بغیر اس سے پورا فائدہ اٹھانا بھی مشکل مرحلہ تھا' اس لئے ترتیب اور عنوان بندی کے بعد احقر نے مختصر توضیحی حواشی پر محنت کی۔ شخصیات کے بارہ میں اپنے تعارفی تاثرات میں کوئی خاص اہتمام تو نہیں کیا بلکہ کیف ما اتفق کچھ کچھ سطریں لکھیں' کبھی قلم میں آمد نہ ہوتی تو مجبوراً رسمی خانہ پری پر اکتفا کرتا۔ اگرچہ اس طرح

ع حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا افسوس کہ بہت سے حضرات کے بارہ میں تعارف اور تبصرہ کی نوبت ہی نہ آسکی۔ اسی طرح جہاں کہیں اکابر امت کے نظریات یا راقم کے افکار کے خلاف کوئی بات آئی ہے تو راقم نے حواشی میں اس کی وضاحت کی ہے۔

مکاتیب کو جوں کا توں شائع کرنے پر تمام مکتوب نگار شخصیات اور اہل قلم سے پیشگی معذرت خواہ ہوں کیونکہ خطوط کی عام اشاعت ہمیشہ مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے۔ لیکن نامور لوگوں اور مشاہیر کے خطوط پبلک پراپرٹی تصور کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ہمیشہ سے یہ من و عن ہی چھپتے چلے آرہے ہیں۔ خط جہاں شخصی' ذاتی' باطنی اور سری چیز ہے تو وہیں یہ اجتماعی معاشرتی' ظاہری اور آفاقی پیغام بھی سمجھا جاتا ہے۔ کسی بھی شخصیت کی مکتوب نگاری میں اس کی سوانحی جھلکیاں اور اس کے ظاہر و باطن کی تمام خوبیاں و خامیاں بغیر کسی تصنع و بناوٹ کے سامنے آجاتی

ہیں۔ اس طرح یہاں یہ وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ یقیناً کئی حضرات کے خطوط غیر دانستہ طور پر اس اشاعت سے باہر رہے ہوں گے تو اس کے ازالہ کیلئے انہیں ایک الگ (ضمنی جلد) میں ان شاءاللہ شامل اشاعت کیا جائے گا۔

خطوط کے ایک بڑے حصہ کا تعلق چالیس پچاس برس کے اجتماعی قومی وملی اور سیاسی امور سے ہے کیونکہ ''الحق'' کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض اہم قومی تحریکوں اور مسائل وحوادث میں ناچیز کو کلیدی مواقع عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر ۱۹۷۰ء کا الیکشن اور اس سے قبل اسلامی معاشی نظام' سوشلزم' اسلامی مساوات کے ہنگامہ خیز بحث ومباحثے اور نتیجہ میں علماء کا مختلف دھڑوں میں تقسیم' اسکے بعد سینٹ میں پیش کردہ ''شریعت بل'' منظور کرانے کیلئے ''متحدہ شریعت محاذ'' اسکے بعد محترمہ بےنظیر بھٹو کے وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے بعد عورت کی حکمرانی کا مسئلہ اور اس کی مخالفت میں ''متحدہ علماء کونسل'' کا قیام اور اسی قسم کی دینی وسیاسی قوتوں کے اتحاد کا پلیٹ فارم ''اسلامی جمہوری اتحاد'' ملک میں فرقہ واریت کی بھڑکنے والی آگ بجھانے کیلئے ''ملی یکجہتی کونسل'' کی تشکیل بھارت میں بابری مسجد کے حادثہ کے بعد تمام دینی جماعتوں کا ''متحدہ دینی محاذ'' کے نام سے اجتماع پھر افغانستان پر یہودی اور صیہونی یلغار کے خلاف تمام اہم دینی' سیاسی جماعتوں کا مشترکہ کونسل ''دفاع افغانستان وپاکستان کونسل'' مدارس دینیہ کے خلاف سازشوں سے ان مدارس کے تحفظ کی تحریک اور سب سے اہم پچیس تیس سال پر مشتمل ''افغان جہاد'' کا طویل معرکہ' ام المعارک'' کے زعماء جہاد کے خطوط اور اس جہاد میں جامعہ حقانیہ کا بھرپور حصہ اس میں حقانی شہداء اور جنگی محاذوں کی رپورٹیں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بانی حقانیہ شیخ الحدیثؒ اور احقر کی وابستگی افغان جہاد سے متعلق یہ سب کچھ ایک مستقل جلد کا تقاضا کررہی تھیں جو الحمدللہ عزوجل برصغیر و پاک وہند کے مکاتیب کے بعد ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ یہ سب کچھ ہماری قومی' ملی' سیاسی اور علمی اجتماعی جدوجہد کی تاریخ کو اپنے اندر سمیٹے ہوئی ہے اور ان مجموعہ مکاتیب سے اس جدوجہد پر روشنی پڑتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پوری قوم اور دینی قوتوں کا ایک اثاثہ ہے مگر بدقسمتی سے سیاسی طریق کار اور پالیسیوں کی وجہ سے یہ اختلافات کا شکار ہوئی۔ (س) اور (ف) کے نام سے دھڑے بندی کی وجوہات پر مکتوب نگاروں نے مختلف زاویوں سے بھی روشنی ڈالی ہے جس سے قارئین حقائق کی تہہ تک پہونچ سکتے ہیں اور اس آئینہ سے ہم دینی اور اسلامی جدوجہد کے مختلف مراحل اور اتار چڑھاؤ کے عروج وزوال کی تصویر بنا سکتے ہیں کیونکہ مشترکہ متحدہ محاذوں کے ذریعہ اس سے وابستہ تمام مسالک ومکاتب فکر کے افکار وکردار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یہاں میں ان تمام حضرات ومعاونین کا تہہ دل سے ممنون ہوں جو اس عظیم کام میں میرے ہمراہ کئی سالوں سے دن رات مصروف عمل رہے۔ یقیناً اگر مخلص شاگردوں اور ادارے کے افراد کا تعاون شامل نہ ہوتا تو میرے حوصلے اس عمر میں میرا ساتھ نہ دیتے۔ پھر خصوصاً کمپوزنگ سے وابستہ افراد خصوصی تحسین کے لائق ہیں۔

یہاں پر ایک بڑا ہی تلخ مشاہدہ سامنے آرہا ہے کہ عہد جدید کی ٹیکنالوجی' الیکٹرانک میڈیا' ٹیلی کمیونیکیشن' موبائل فون (موبائل میسیجز) اور انٹرنیٹ وغیرہ کی سہولیات نے مکتوب نگاری کے رواج کو بالکل محدود و اپاہج کردیا ہے اور مستقبل میں تو مزید نت نئی چیزیں بڑی تیزی کے ساتھ آرہی ہیں جس سے خط وکتابت کے عظیم ورثے کو بڑا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اسی لئے مجھے اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ یہ عظیم متنوع مجموعہ مکاتیب ایک شاندار عہد اور عظیم الشان تاریخی روایات کا آخری ضخیم ایڈیشن ثابت نہ ہو۔ کاش کہ امت کے نونہالوں کے ہاتھ قلم کی تقدیس' کاغذ کے لمس اور مضمون نویسی ومکتوب نگاری کی لذت سے تادیر آشنا رہیں اور مکتوب نگاری کا فن اور تاریخی روایات قاصد وکبوتر کی پیغام رسانی کی طرح معدوم نہ ہونے پائیں۔ وما علینا الا البلاغ

چند اوراق کتب چند بزرگوں کے خطوط بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

سمیع الحق

خادم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۸ر جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۱رمئی ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا ابوالحسن علی ندوی [1] انڈیا

(مقدمہ اوجز المسالک کے اھداء کی تصحیح)

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۲ راگست سن ۱۹۷۰ء

فاضل گرامی زیدت معالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ باعث تحریر یہ امر ہیکہ گزشتہ جون کو ہمارے ایک عزیز طالبعلم عازم سفر تھے میں نے ان کے ذریعہ بعض حضرات کی خدمت میں اپنی طرف سے چند نسخے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کی کتاب مقدمہ اوجز المسالک کے جو ٹائپ میں ندوۃ العلماء پریس میں شائع ہوئی ہے روانہ کئے تھے ان میں ایک نام جناب والا کا بھی تھا کتاب پر غلطی سے "ھدیۃ من المؤلف" لکھدیا گیا تھا۔ لیکن دراصل وہ میری طرف سے ھدیہ تھی قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام ابوالحسن علی ندوی

☆☆☆

مولانا ابرار شاہ کیا بالا [2] صوابی

سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ

(۱)

(دارالعلوم میں تقرری کا مسئلہ)

۱۲ رمضان ۱۳۷۵ھ

بگرامی خدمت جناب مولانا صاحب زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! طالب خیریت بخیر ہے جناب کی خیریت معہ متعلقین مطلوب ہے۔ جناب کا والا نامہ صادر ہو کر موجب تسکین قلب ہوا۔ الحمدللہ، کہ جناب معہ عملہ وادارہ بخیریت وعافیت شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ دست بہ دعا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ جناب کی اور سائر مخلصین کی سعی مشکور فرما کر دنیا وآخرت میں اجر جزیل عطا فرماوے۔ آمین

---

[1] نابغہ عصر مورخ اسلام داعیہ کبیر مولانا علی میاں مغربی فلسفہ اور تہذیب کے آپریشن اور تنقید کا اللہ تعالیٰ نے ان سے تجدیدی کام لیا۔ ان کے بارہ میں کچھ تاثرات احقر کے نام ان کے خطوط میں پڑھے جاسکتے ہیں، حضرت شیخ الحدیث کے نام مخاطبت اکثر میرے نام خطوط کے توسط سے کی گئی ہے جو ان کی کسر نفسی اور عظمت اور بزرگوں کے احترام کا منہ بولتا ثبوت ہے (سمیع الحق)

[2] مولانا مرحوم فاضل دیوبند ان چند جید علماء میں سے تھے جنہیں علوم عقلیہ ونقلیہ پر یدطولیٰ حاصل تھی کچھ عرصہ دارالعلوم میں تدریس کے بعد قدیم مسجد میں تنگ کمرہ میں کئی اساتذہ کے پڑھانے کے شور شرابے کی کیفیت سے بیزار ہو کر معذرت کرلی مگر دوبارہ خدمات کیلئے تیار ہوگئے۔ بڑے نفیس خوددار اور نازک مزاج شخصیت تھے محمد شاہ غالباً ان کا صاحبزادہ یہاں پڑھتا تھا۔

دارالعلوم کے کوائف سے گاہے گاہے مطلع ہوتا رہتا ہوں کہ سلسلہ طلباء جاری رہتا ہے خصوصاً تعمیری کام کا سن کر کمال خوشی ہوتی رہی اور جناب کے گرامی نامہ سے مزید خوشی ہوئی کہ سر دست تعلیمی سلسلہ دارالعلوم کے احاطہ تعمیر میں شروع کرنیکا پختہ قصد فرما چکے ہیں۔ یہ ہی اس عاجز کی تمنا تھی جو بدیر ظہور میں آئی ۔ دیر آید درست آید۔ اللھم زد فزد

رہا میری غیر حاضری کا معاملہ سو اسکے متعلق عرض ہے کہ ابتدائے سال سے ایک جگہ سے وفود آتے رہے تو وسط سال میں جانا مناسب نہ سمجھا کہ اسباق زیر درس میں خلل واقع ہوگا۔ رمضان المبارک کے بعد کے واسطے ان لوگوں سے وعدہ کرلیا محمد شاہ سے سلام عرض ہے۔ سمیع الحق وغیرہ صاحبان کی خدمت میں سلام عرض۔ والسلام مولانا ابرار شاہ

(۲)

(کسی دوسری جگہ تقرری)

۲ شوال ۱۳۷۵ھ

محترم المقام جناب[1] مولانا صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عید مبارک، امید کہ رمضان المبارک بخیریت وعافیت گزرے ہونگے۔ یہاں تا حال خیریت شامل حال ہے۔

جواباً عرض ہے کہ ان لوگوں سے امور ذیل پر گفت وشنید ہوکر معاملہ طے ہوگیا ہے۔

(۱) کتب متعلقہ میں ابوداؤد شریف، مسلم شریف کا شامل ہونا (۲) ہدایہ اولین یا اخیرین کا شامل ہونا (۳) جلالین شریف یا بیضاوی شریف، اور مشکوٰۃ شریف کا کوئی حصہ فنون میں سے خواہ کچھ بھی ہو۔ (۴) ضروریات زندگی کی بناء پر ڈیڑھ سو روپیہ مشاہرہ اور مکمل انتظام قیام وطعام بذمہ مدرسہ رہیگا۔ (۵) کتب مطالعہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ۔

ان امور پر بحث ختم ہوئی ہے والامر الی اللہ۔ افسوس کہ دارالعلوم کی طرف سے ہمیں کوئی مراسلہ موصول نہ ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے اور جملہ اراکین کو عموماً اور ذات گرامی کو خصوصاً اجر عظیم عطا فرماوے۔ امین

فقط والسلام مع الاکرام

جملہ اراکین کو سلام ابرار شاہ

والد صاحب سے سلام عرض ہے محمد شاہ سلام عرض کرتا ہے ناظم صاحب وصاحب الحق صاحب سمیع الحق کو سلام

---

[1] حضرت شیخ الحدیث صاحب کی طرف سے خط کا جواب بقلم سمیع الحق۔

گرامی محترم مخدومنا المکرم حضرت مولانا صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: گرامی نامہ مل کر کاشف حالات ہوا اطمینان ہوا کہ آپ حضرات الحمد للہ بخیر وعافیت ہیں مخدومی آپ نے میری عاجزانہ درخواست کو شرف پذیرائی عطا فرمانے سے معذرت ظاہر کی ہے اور دوسرے جگہ وعدہ کرنے کا فرمایا ہے لیکن آپ نے سب سے پہلے دارالعلوم کی خدمت کرنے کا، تشریف آوری کا وعدہ فرمایا ہے حضرت آپ تو دارالعلوم حقانیہ سے جگہ کی تنگی اور آوازوں کے تصادم اور عمارت نہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر تشریف لے گئے تھے اور دارالعلوم کی تعمیر مکمل ہونے پر دارالعلوم کو اپنے فیوضات وبرکات سے مستفید فرمانے کا وعدہ اور یقین دلایا تھا۔ آپ ہی کی فرمانے کی وجہ سے تعمیر کا کام شروع کردیا اور بحمد للہ عزوجل آپ حضرات کے دعوات مستجابہ سے دارالعلوم کی درسگاہیں مکمل ہوگئیں اور شور وشغب اور جگہ کی تنگی کی وہ شکایت رفع ہوگئی اب تو آپ ضرور بالضرور اپنے خدمات دارالعلوم کو وقف فرمائیں گے۔ آپ نے تو نہ دارالعلوم کو استعفیٰ دیا ہے اور نہ دارالعلوم نے آپ کے استعفے کو منظور کرلیا ہے حضرت والا کا اسم گرامی باقاعدہ مدرسین حضرات کے فہرست میں درج ہے اور آپ کے غیر موجودگی کو عارضی اور وقتی سمجھا گیا ہے ان سب باتوں کے علاوہ آپ دارالعلوم کے قدیم سرپرستوں اور بانیوں میں سے ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ دیگر ضروریات پر آپ دارالعلوم کی ضرورت اور خدمت کو ترجیح دینگے۔ جواب باصواب سے جلد از جلد مطلع فرمایئں شدید انتظار رہے گا۔ برخوردارم محمد شاہ سلمہ کے خدمت میں اور دیگر واقفین وحاضرین کی خدمت میں ہدیہ سلام مسنون عرض ہے! امید ہے کہ رمضان المبارک کے برکات اور نعمتوں سے بہرہ ور ہوکر بندہ اور دارالعلوم کو اپنے دعوات مستجابہ میں یاد فرمائیں گے۔ والسلام بندہ عبدالحق بقلم سمیع الحق

(۳)

۱۲رمضان ۲۰جون ۱۹۶۱ء (سالانہ جلسہ کی دعوت O البلاغ پشاور میں جلسہ کی رپورٹ)

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب۔السلام علیکم! خیریت جانبین درکار۔المرام آنکہ، جناب والا دارالعلوم کے سالانہ اجلاس کے اشتہارات اور بعد کو دعوت نامہ اور سب کو مجلہ البلاغ[1] کا دارالعلوم نمبر یہ سب عطیات گرانمایہ ملے مگر افسوس کے بندہ محض مصروفیتوں کی وجہ سے حاضری سے قاصر رہا امید کہ معاف کیا جائیگا۔اور کامیابی اجلاس کی مبارک باد عرض ہے اللہ تعالیٰ اس چمن کو تا ابد قائم رکھے۔آمین اور جناب والا کی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین، محترم ناظم صاحب محمد شفیق صاحب[2] کی خدمت میں سلام، غالباً اساتذہ کرام رخصت ہوئے ہونگے۔

(۴)

(والد کی وفات دعاؤں کی خواہش مولانا سلطان محمود کی حج سے آمد O اللہ حقانیہ کے چمن کو قیامت تک قائم رکھے)

۱۲۰ستمبر ۱۹۶۲ء

محترم المقام جناب مولانا صاحب زید مجدکم۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جناب کا گرامی نامہ باعث عزاء قبلہ والد صاحب مرحوم بوقت سعید شرف صدور ہوا۔جناب کی اور جملہ اساتذہ واراکین وطلباء کرام کی ہمدردی کا شکریہ۔اللہ تعالیٰ آپکو اور جملہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمادے اور آپکی بے لوث دعاؤں کو مرحوم کے حق میں شرف قبولیت عطا فرما کر عالم برزخ اور مابعدہ کو ان کے لئے آسان فرمادے۔ آمین۔مرنے والے کی حالات "غریق حوت" کی سی ہوتی ہے جو مخلص دوستوں اور مہربانوں کی دعاؤں کا منتظر رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے اُگائے ہوئے چمن کو قیامت تک قائم رکھے کہ اسکے ذریعہ سے ہم گنہگاروں کو ایسے مشکل وقت میں مدد پہنچتی رہے۔

میرے طرف سے جملہ اراکین حاجی صاحب اور جملہ اساتذہ کرام اور عملہ مدرسہ وناظم صاحبان وطلباء کو ہدیہ سلام مسنون عرض ہے۔سنا تھا کہ ناظم اعلیٰ مولانا سلطان محمود صاحب حج بیت اللہ سے تشریف لائے ہیں۔ہر چند خواہش تھی کہ ملاقات ہوجائے گی مگر ملاقات نہ ہوسکی البتہ سفیر اعظم مولانا عبدالعظیم صاحب سے بار بار ملاقات ہوتی رہی۔فللہ الحمد

فقط والسلام ابرار شاہ عفی عنہ

(۵)

۱۳ادسمبر ۱۹۶۷ء (دادی مرحومہ کی وفات کی تعزیت O آپکی کامیابیوں کا راز انکی موجودگی تھی)

مکرمی زید مجدکم مزاج گرامی! السلام علیکم! "نوائے وقت" میں جناب کی والدہ محترمہ کی وفات کی خبر دیکھ کر صدمہ ہوا۔حق تعالیٰ شانہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔اس پر آشوب زمانے میں ایسے بزرگ ہستیوں کا وجود ہزار نعمت ہے آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اب تک یہ سایہ رحمت آپ کے سر پر قائم رہا حقیقت میں تمام کامیابیوں کا راز یہی ہے۔دعا ہے حق تعالیٰ مستقبل اس سے بھی مزید درخشاں فرمادے۔آمین

فقط والسلام مع الاکرام

آپ کا مخلص ابرار شاہ عفی عنہ "دیوبندی" (پٹھان کوٹ باہتر ضلع کیمبل پور)

---

[1] پشاور کے اس ہفت روزہ نے پورا شمارہ دارالعلوم کے جلسۂ دستار بندی کی رپورٹ پر شائع کیا۔مولانا عمادالدین انصاری اور ان کے فرزند مولانا سعیدالدین مشیر کوئی اسے چلاتے تھے۔

[2] دارالعلوم کے اولین اساتذہ میں سے تھے فاضل دیوبند ساکن مغلکی اکوڑہ خٹک

مولانا ابو احمد عبداللہ۔ گوجرانوالہ

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث مدظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یاد ہوگا احقر نے جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ پر آپکی زیارت کی تھی اور کتاب ''وارث انبیاءؑ سے خطاب'' کا ایک نسخہ بھی آپکی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اب آپ کی خدمت میں فریب خوردہ شاہین'' ''آئینہ ضروریات'' اسلام اور زبردست اپیل' ارسال ہیں۔ ان میں سے ''زبردست اپیل'' زیادہ قابل توجہ اور قابل مطالعہ ہے۔ کتاب (عطیۂ پاکستان) کی تیاری اور اشاعت کیلئے رکھی گئی ہے۔ عطیہ پاکستان بڑی اہم اور ضروری کتاب ہے۔ اس کی اہمیت اس میں تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے۔ آپ اس کا خصوصا غور سے مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ اسکی اہمیت واضح ہوجائے گی۔ یہ اپیل اس لئے کردی گئی آپ اپنے اثر ورسوخ سے اسکی تیاری واشاعت میں مسلمانوں کوشریک ہونے کی ترغیب دیں اور تاکید کریں اسکے متعلق ص ۳۳ سے ص ۳۶ تک ایک تجویز بھی پیش کردی گئی ہے۔ مخیر حضرات کو اس کے اختیار کرنے کی ترغیب اور تاکید فرمائیں۔ بہرحال آپ کو اس کتاب کی اشاعت میں شریک ہونے کی گزارش کی جارہی ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ اتنا ہی کافی ہے۔

والسلام ابو احمد عبداللہ از گوجرانوالہ

☆☆☆

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ [1]

فرزند سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

۱۳/۱۲/۱۳۸۱ھ بمطابق ۴ رجون ۱۹۶۲ء

(اجلاس میں دعوت کے جواب میں O شاہ جی سے تعلق اخلاص ومحبت اور توجہ فرمائی کا اعتراف)

حضرت محترم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب خیر مع الخیر، آج راولپنڈی میں جناب مولانا قاری محمد امین صاحب کے توسط سے جناب کا شفقت نامہ ملا غرض تحریر معلوم ہوئی جوابا عرض ہے کہ میرا مشتہرہ نظام جو رجب ۸۱ھ میں ترجمان اسلام میں شائع ہوا۔ اسکے مطابق سردست یہ پابندی میں نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے پر عائد کررکھی ہے کہ ہر اسلامی مہینے کا آخری ہفتہ دوسروں کیلئے وقف کرتا ہوں اس ہفتہ سے پہلے یا بعد کی تواریخ کسی جگہ کیلئے دینے سے معذور ہوں۔ ورنہ جب گھر سے نکل ہی پڑا اور تمام بزرگوں اور دوستوں سے ملنے کیلئے سفر اختیار کرہی لیا تو پھر کسی جگہ یا دن کی تخصیص بے معنی تھی لیکن جناب کو معلوم ہے کہ بہمہ وجوہ مجسمہ وفا بننا تو بس کی بات نہیں البتہ نفس ایفاء عہد کی امکانی سعی سے تو گریز نہ ہونا چاہیے بناء بریں مقررہ نظام کے مطابق میں حاضری ہوسکیگی لہذا سردست عذر قبول فرمائیں۔

اور اسکے بعد سال کے کسی حصہ میں موقع ملا تو انشاء اللہ حاضر ہوکر شرف ملاقات حاصل کرونگا مجھے اباجیؒ کے ساتھ جناب کے اخلاص ومحبت اور توجہ فرمائی کا حال بخوبی معلوم ہے اور میں اس تعلق کے اقتضاء کو انشاء اللہ حتی الوسع پوری کرنیکی آئندہ سعی کرتا رہونگا۔ والعذر عند کرام الناس مقبول، والسلام نیاز مند ودعا جو ودعاگو، فقیر عطاء المنعم عفی عنہ نزیل حال راولپنڈی،

محترم شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، سلام مسنون بندہ نے زبانی پوری کوشش کی کہ حافظ صاحب اس عظیم الشان اجتماع میں ضرور شریک ہوں مگر وہ طے شدہ پروگرام کیوجہ سے معذور ہیں۔ فقط والسلام ۔ ناکارہ محمد امین عفی عنہ راولپنڈی

---

[1] بطلِ حریت خطیب اسلام پروانہ شمع ختم نبوت مجاہد اسلام مولانا سید عطاء اللہ بخاری قدس سرہ العزیز کے فرزند بڑے کمالات اور منفرد مزاج رکھنے والے بزرگ

اثر بدایونی

ایڈیٹر بہارنو۔کراچی

(۱)

جون ۱۹۷۲ء　(الحق پڑھنے کا نہیں آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے)

گذشتہ ماہ کا الحق پڑھنے ہی کا نہیں بلکہ آنکھوں سے لگانے کے قابل تھا۔الّٰھم زد فزد یوں توالحق کا ہر شمارہ اپنی انفرادیت لئے ہوئے جلوہ گر ہوتا ہے۔مگر پچھلے شمارہ نے تعریف کی حدوں کو پار کر دیا۔　اثر بدایونی بہارنو۔کراچی

(۲)

۱۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء　(الحق ہر شمارہ انفرادیت لئے جلوہ گر ہوتا ہے)

ذوالمجد والکرم حضرۃ قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گنہگار کئی ماہ سے مرض پیچش میں مبتلا ہوگیا ہے۔دعا کا طالب ہو کر عرض ہے کہ کچھ تو اسوجہ سے اور کچھ کاغذ کی گرانی کیوجہ سے "بہارنو" قرینہ سے بے قرینہ ہوگیا۔محض ڈیکلریشن کے تحفظ کی خاطر ۸ صفحہ پر ہر دو ماہ بعد بہارنو ڈمی کی شکل میں دفتروں میں بھیج دیا جاتا ہے دعا فرما کر اس پریشانی سے اللہ چھٹکارا عطا فرمادے۔　اثر بدایونی

☆☆☆

مولانا محمد اجمل خان لاہوری[1]

(عیادت اور دعا کی درخواست)

بخدمت فیض درجت جناب حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی،سلام مسنون!معروض آنکہ جناب کا والا نامہ موصول ہوا تاریخ ہائے جلسہ سے آگاہی ہوئی،بندہ ناچیز عرصہ ۵،۶ ماہ سے امراض صدر میں بوجہ کثرت اسفار بسلسلہ تبلیغ مبتلا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نسبتاً صحت اچھی ہو رہی ہے جناب والا سے دردمندانہ اپیل ہے اور مخلصانہ درخواست ہے کہ آپ میری صحت کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق صحت کاملہ سے نوازیں۔انشاء اللہ العزیز بندہ حاضر خدمت ہو کر شرف ملاقات حاصل کرے گا۔　والسلام مع العرف الاحترام

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عرض ہے بیماری کی وجہ سے بندہ کافی عرصہ لاہور سے غیر حاضر رہا براہ کرم میرا نام خریداروں میں درج فرما کر الحق جاری فرمادیں۔　محتاج دعا احقر الانام

مولانا محمد اجمل خان

جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ۔

---

[1] جمعیت علماء اسلام کے اکابر میں سے تھے۔بے مثال خطیب،تحریر وتصنیف کی صلاحیت۔مزید تفصیلات سمیع الحق کے نام خطوط میں۔

مولانا احتشام الحق تھانوی[1]

(۱)

جیکب لائن کراچی۔ ۲۴ نومبر ۱۹۵۲ء (مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل اور تنظیمی ڈھانچہ ○ احیاء جمعیۃ کی پہلی تجویز)

محترم مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آج جن حالات میں سے ہم گزر رہے ہیں انکا تقاضا یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام[2] کی تنظیم کی طرف جلد سے جلد توجہ منعطف کی جائے اور سارے مغربی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا نظام قائم کر کے اس نازک وقت میں اسلام ملت اسلامیہ اور مملکت پاکستان کی خدمت سرانجام دے اس مقصد کے پیش نظر کراچی میں علماء کا اجتماع ۲۴ نومبر کو منعقد ہوا۔ یہ حضرات بنگال پنجاب صوبہ سرحد اور کراچی کے مقتدر علماء تھے انہوں نے جمعیت علماء اسلام کی تنظیم کے مسئلے پر غور وفکر کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔

۱) چونکہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی خطوں میں اس قدر بعد ہے کہ دونوں خطوں کا ایک نظام چلانا اور ایک فعال جماعت بنانا مشکل ہے اور عملاً تقریباً ناممکن ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ پاکستان کے دونوں خطوں میں الگ الگ ایک ایک مرکزی جمعیت علماء اسلام قائم کیا جائے۔ ایک کا نام مرکزی جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان اور دوسری کا نام مرکزی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان ہو۔ دونوں جمعیتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہوں گی۔ ہر ایک جمعیت کا صدر۔ ناظم اور مجلس عاملہ اپنی ہوگی۔ اور وہ اپنی تمام سرگرمیوں اور جماعتی کاموں میں آزاد ہوگی۔ البتہ دونوں جمعیتوں کی مرکزی پالیسی اور اصول ایک ہوگا۔ اس مرکزی پالیسی کی نگرانی اور بوقت ضرورت ہدایت یا مشورہ کے لئے ایک سنٹرل بورڈ ہوگا اور یہ بورڈ دونوں خطوں کی جمعیتوں میں رابطہ کا کام دے گا۔ اور دونوں خطوں کی جمعیتیں سنٹرل بورڈ (مرکزی مجلس) کے فیصلوں کی پابند ہوں گی۔

۲) دونوں خطوں کی جمعیتوں میں صوبائی نظام بھی ہو یا نہ ہو اس مسئلے پر غور وفکر کے بعد قرار پایا کہ مشرقی پاکستان کو جو ایک ہی صوبہ پر مشتمل ہے۔ اس لئے وہاں جو مرکزی جمعیت قائم ہوگی اس کے یونٹ ضلع کی جمعیتیں ہوں گی اس مناسبت سے مغربی پاکستان میں بھی پنجاب سرحد سرحدی ریاستیں آزاد کشمیر ریاست بہاولپور' سندھ بلوچستان اور کراچی کے اضلاع کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے یونٹ قرار دیا جائے گا۔ اور ان صوبوں کے اضلاع براہ راست اپنے نمائندے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لئے منتخب کر کے بھیجیں گے۔ ہر ریاست کو ایک ضلع کا درجہ حاصل ہوگا۔ سوائے ریاست بہاولپور کے کہ اس میں دو اضلاع ہیں اس لئے وہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے دو یونٹ متصور ہوں گی۔

۳) اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قرار پایا کہ ملتان میں جو تبلیغی کانفرنس ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ نومبر کو ہو رہی ہے اور اس میں مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں سے اکثر اہل علم شریک ہو رہے ہیں باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے جائیں جہاں جمعیتیں موجود ہوں وہاں جمعیتوں کو دعوت شرکت دی جائے۔ جہاں جمعیتیں قائم نہیں ہیں وہاں کے مقتدر اہل علم کو دعوت دی جائے اور اس اجتماع میں مغربی پاکستان کی جمعیت علماء اسلام کا مجوزہ نظام قائم کیا جائے۔

فقط والسلام احتشام الحق تھانویؒ ظفر احمد عثمانی

---

[1] پاکستان کے مشہور سیاسی و مذہبی راہنما' بے مثال خطیب' دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار کے بانی' جیکب لائنز کراچی کے خطیب۔ وفات ۱۱/ اپریل ۱۹۸۰ء (س)

[2] قیام پاکستان کے بعد برصغیر کی جمعیۃ علماء اسلام کے احیاء کی شاید یہ پہلی تجویز تھی۔ اس تنظیم نے بالآخر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ العزیز کی امارت میں ملک میں علماء کی ہمہ گیر جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی صورت اختیار کر لی جو تا حال باقی ہے اور سرگرم عمل ہے۔ (س)

(۲)

جیکب لائنز کراچی ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۲ء　(مرزائیت کے بارہ میں آل پارٹیز کنونشن کی اہم تجاویز ○
علامہ سلیمان ندوی کی صدارت میں آئین کے ۲۲ نکات کیلئے دعوت)

محترم گرامی قدر۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کو اخبارات سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ وقت کے سب سے بڑے ملکی و مذہبی فتنہ مرزائیت کے استیصال کے بارے میں کراچی میں مقامی طور پر آل مسلم پارٹیز کنونشن بلایا گیا تھا۔اس کنونشن نے حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کی صدارت میں حسب ذیل تجاویز پاس کیں۔ (۱) مرزائی گروہ کو مذہبی اعتبار سے ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔(۲) چوہدری سرظفراللہ کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔ (۳) حکومت پاکستان کے کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو برطرف کیا جائے۔ (۴) ان مقاصد کے حصول کیلئے ایک آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن بلایا جائے' جس کے انتظامات کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا جس کے صدر حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی قرار پائے اور احقر اس بورڈ کا کنوینر تجویز ہوا۔نیز چونکہ دستور کا مسئلہ جس پر ہمارے مطالبات کا بہت کچھ انحصار ہے اس وقت فیصلہ کن منزل پر ہے۔اس لئے جملہ مسائل پر غور وفکر کیلئے ۱۶۔۱۷۔۱۸ر جنوری ۱۹۵۲ء بروز جمعہ' ہفتہ اور اتوار کی تاریخیں تجویز کی گئیں ہیں۔میری اور پورے بورڈ کی یہ خواہش ہے کہ اس میں شرکت فرما کر وقت کے اہم تقاضے کو پورا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔　فقط والسلام　بندہ احتشام الحق تھانوی/کنوینر آل پاکستان مسلم پارٹیز

(۳)

جیکب لائنز کراچی ۲۰ر مارچ ۱۹۵۷ء　(دارالعلوم کے حالات سے خوشی اور دعا)

محترم گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سالانہ جلسہ میں شرکت کیلئے جناب کا والا نامہ[۲] موصول ہوا' یاد فرمائی اور عزت افزائی کا بہت بہت شکریہ میں پچھلے دو ہفتے سے مشرقی پاکستان اور پنجاب کے بعض سفروں میں تھا' واپسی پر جناب کا حکمنامہ میری نظر سے گزرا' اس وقت اتنا وقفہ نہ تھا کہ میں پشاور کا پروگرام بنا سکتا۔اسلئے حکم عدولی کی معذرت چاہتا ہوں۔''یار زندہ صحبت باقی' انشاء اللہ پھر کبھی حاضر ہوں گا۔دارالعلوم حقانیہ کے حالات وارد وصادر سے معلوم ہوتے رہے' الحمدللہ بڑی خوشی ہوئی' اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔جملہ مدرسین اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض فرمادیں۔　والسلام　بندہ احتشام الحق تھانوی

(۴)

۱۵ر مئی ۱۹۵۷ء　(دارالعلوم ٹنڈو اللہ یار کے جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی)

مخدومی السلام علیکم! دارالعلوم الاسلامیہ کی بعض ناگزیر مصلحتوں کی بناء پر سالانہ جلسہ کی تاریخیں بجائے ۲۴/۲۵ر مئی ۱۹۵۷ء کے یکم اور ۲ر جون ۵۷ء بروز ہفتہ واتوار ہوگئی ہیں۔پروگرام عنقریب ارسال کیا جارہا ہے۔　والسلام　احتشام الحق تھانوی/مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

(۵)

محترم گرامی قدر م حضرت مولانا صاحب زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد فرنگی دور اقتدار کے آغاز سے اب تک پوری ایک صدی میں مدارس عربیہ دینیہ نے ہند اور پاکستان کے علاقہ میں اشاعت دین اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کی جو نمایاں اور امتیازی خدمات انجام دی ہیں ان کی نظیر دنیا کے کسی اسلامی ملک میں نہیں ملتی۔انگریزوں کے حاکمانہ اقتدار اور ہندوؤں کے

۱۔ اس کے بعد ۱۹۵۲ء کی مشہور تحریک ختم نبوت چلی' لاہور میں مارشل لاء نافذ ہوا' سینکڑوں جان نثاران ختم نبوت شمع رسالت پر قربان ہوئے۔(س)

۲۔ دارالعلوم حقانیہ کے کسی سالانہ جلسہ دستار بندی کی دعوت۔(س)

۳۔ یہ مشہور اجلاس ٹنڈو الہ یار میں منعقد ہوا۔جنرل ایوب خان اس میں شریک تھے۔مکتوب الیہ قدس سرہ العزیز نے بھی اجلاس میں شرکت کی اور صدر ایوب سے ملاقات کرنے والے علماء میں شامل تھے (س)

سیاسی ومعاشی استیلاء کے باوجود اس برعظیم کے مسلمانوں میں ظاہری وباطنی طور پر دین ومذہب کے جو واضح آثار نظر آتے ہیں وہ انہی مدارس دینیہ کی شاندار کوششوں کا نتیجہ ہیں بلکہ براعظم ایشیاء کے دوسرے ممالک بھی یہیں کے علمی سرچشموں سے فیض یاب ہوتے رہے۔ چنانچہ لنکا، برما، چین، جاپان، افغانستان، بخارا، ایران، ترکی اور یمن کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی ایسے ماہرین علوم شریعت کی بڑی تعداد موجود ہے جو اس برعظیم پاکستان وہند کے تلامذہ رہے ہیں۔ گزشتہ ایک صدی کی ان کامیابیوں کے بعد اب سرزمین پاکستان میں آزادی ملک اور مسلم اقتدار کے نتیجہ میں کچھ ایسے تقاضے سامنے آچکے ہیں جن کے نتائج بروقت توجہ سے خوش آیند بھی ہو سکتے ہیں اور چشم زدن کی غفلت سے خطرناک بھی۔ پچھلے چند برس میں متعفن سیاست نے ملک کی فضا کو جس طرح مسموم کر دیا تھا اس میں کسی اصلاحی قدم کی گنجائش نہ تھی اب جبکہ ہماری موجودہ حکومت بنیادی نظریات کو از سر نو جلا دینے کے لیے تیزی سے مصروف عمل ہے اور تعلیم وتربیت کی بنیادوں کو قائم کرنے کے لئے تعلیمی کمیشن وغیرہ قسم کی کمیٹیاں قائم کر رہی ہے ضرورت ہے کہ علماء کرام، مشائخ عظام اور صلحاء امت ان تبدیلیوں کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھیں اور صحیح تشخیص کے بعد عملی تعاون یا مناسب مشوروں سے اسلامی وتعمیری کاموں کو اپنائیں۔ مدارس عربیہ دینیہ کی تنظیم اور نصاب کی ترمیم کے علاوہ عام مسلمانوں کے معاشرہ کی اصلاح کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنا بھی وقت کا ایک اہم تقاضہ ہے۔ مذکورہ بالا اُمور کے پیش نظر اس مرتبہ احقر نے دارالعلوم الاسلامیہ اشرف آباد کے دسویں سالانہ جلسہ کے موقع پر ملک وقوم کے پاسبان جناب جنرل محمد ایوب خان صاحب صدر پاکستان کو قدم رنجہ فرمانے کی تکلیف دی ہے اور مشرقی ومغربی پاکستان کے مشاہیر علماء کو بھی مدعو کیا ہے تاکہ صدر ممدوح علماء سے اور حضرات علماء صدر ممدوح سے قریب ہوں اور باہم تعاون سے بنیادی اصلاحات بہتر سے بہتر نتائج پیدا کر سکیں۔ دارالعلوم الاسلامیہ کے سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵، ۲۶/اپریل ۱۹۵۹ء مطابق ۱۵، ۱۶، ۱۷ اشوال بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوں گے۔ ۲۶/اپریل ۱۹۵۹ء مطابق ۱۷ اشوال ۱۳۷۸ھ اتوار کے آخری اجلاس میں جناب جنرل محمد ایوب خان صاحب صدر پاکستان صدارت فرمائیں گے۔ ہماری طرف سے خطبہ تہنیت میں چند معروضات ہوں گی اور صدر صاحب صدارتی خطبہ میں ان پر اظہار خیال فرمائیں گے۔ دینی محبت اور ذاتی تعلق کی بناء پر مجھے آپ سے قوی امید ہے کہ آپ اس اہم موقعہ پر اجلاس میں شرکت فرما کر مشورہ سے مستفید فرمائیں گے۔ جناب کی طرف سے منظوری کی اطلاع موصول ہونے پر پروگرام، مصارف سفر اور سفر سے متعلق ضروری معلومات روانہ کی جائیں گی۔

والسلام[1] مولانا احتشام الحق تھانوی، مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، صدر دفتر ۵۲ جیکب لائن کراچی پاکستان

(۶)

۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء

(ٹنڈوالہ یار کا جلسہ ○ صدر ایوب خان کی شرکت)

محترم گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سابقہ دعوت نامے[2] کے سلسلے میں آپکو ایک ضروری ترمیم مطلع کرنا ضروری ہے، مہمان خصوصی جناب جنرل ایوب خان صاحب صدر مملکت کی اہم مصروفیت کی وجہ سے جلسہ کی سابقہ

---

[1] (خط کے جواب میں مولانا عبدالحق کا جوابی خط)

۶ رمضان ۱۳۷۸ء مخدوم العلماء فخر الاماثل حضرت العلامہ جناب مولانا صاحب زید معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس۔ جناب کا گرامی نامہ صادر ہو کر کاشف حال ہوا۔ یاد فرمائی کا شکریہ! گزشتہ چند سالہ متعفن سیاست کے ذریعہ ملک کی مسموم شدہ فضا کی اصلاح کے پیش نظر جن مقدس خیالات کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ بندہ ان کا احترام کرتا ہے اور چونکہ مدارس عربیہ کی تنظیم، نصاب کی ترمیم اور ملک وملت کے مفاد عامہ کیلئے غور وخوض اور موثر تدابیر اختیار کرنا یقیناً وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ اور اس اہم کام کو آپ ہی جیسے بزرگوں سے توقع تھی جس کے طرف بحمد اللہ آپ نے توجہ فرمائی۔ اس لئے مجوزہ پروگرام سے اتفاق اور شمولیت کے لئے عہد کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اس مبارک اجتماع میں شمولیت کی کوشش کروں گا۔ والسلام بندہ عبدالحق غفرلہ، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۶ رمضان ۱۳۷۸ء

تاریخوں میں تبدیلی ناگزیر تھی۔ اسلئے دارالعلوم اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۲۴/۲۵/۲۶ اپریل کی بجائے اب یکم/۲/۳ مئی بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہورہا ہے' براہ کرم ترمیم شدہ تاریخیں نوٹ فرمالیجئے۔ مصارف سفر عنقریب آپ کی خدمت میں روانہ کئے جارہے ہیں' وصول فرمانے کے بعد رسید سے مطلع فرمائیں۔ امید ہے آپ بہمہ وجوہ خیریت سے ہوں گے۔

والسلام احتشام الحق تھانوی ۔ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ اشرف آباد صدر دفتر ۵۶/جیکب لائن کراچی

(۷)

(سنت یوسفی کی ادائیگی)

۲۶/مارچ ۱۹۶۷ء

مخدومی محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت مکارمھم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گرامی نامہ نے عزت افزائی فرمائی' یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ یہ حقیقت ہے کہ ہیچمرزی اور ہیچمدانی کے باوجود حق تعالیٰ نے سنت انبیاء کرام اور اسوۂ اسلاف پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ایں سعادت قسمت شہباز و شاہین کردہ اند شہپر زاغ و زغن در بند قید و صید نیست

میں بحمد للہ نظر بندی[1] کی مدت میں بڑی عافیت کے ساتھ رہا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ قلب کو پوری طمانیت اور سکون حاصل تھا جو اکابر کے قول کے مطابق حق پر ہونے کی نشانی ہے' دعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ قبول فرمادیں۔ آمین۔

عزیز صاحبزادہ سے اور جملہ اساتذہ سے میرا سلام عرض کردیں۔ الباقی عند التلاقی احتشام الحق تھانوی (۲۶/مارچ ۱۹۶۷ء)

واپسی پر ایک بیان دیا تھا جسے کسی اخبار نے نہیں چھاپا' صرف ''نئی روشنی'' نے چھاپ دیا ہے' اس کی ایک کاپی بھیج رہا ہوں یہ چھپ کر تقسیم ہوجائے تو بہتر ہے۔

☆☆☆

مولانا قاضی احسان احمد[2] ۔ شجاع آباد

(۱)

(صرف ایک تقریر)

۲۳/فروری

حضرت مولانا دام مجدہم۔ وعلیکم السلام! صرف ایک[3] تقریر کے لیے حاضر ہوسکتا ہوں۔ اتنی مسافت اور سفر خرچ صرف ایک تقریر کے لیے مدرسہ پر بوجھ ہوگا۔ اگر اتنی خدمت شرف پذیرائی حاصل کرسکے تو آگاہی بخشیں ورنہ ندامت بھری معذرت قبول فرمائیں۔

احقر العباد احسان احمد

(۲)

(حادثہ سے بچ گیا حاضر ہوں گا)

۲۱/مارچ ۱۹۵۵ء

حضرت مولانا دام مجدہم۔ وعلیکم السلام! حادثہ[4] شدید تھا، لیکن بفضلہٖ تعالیٰ بچ گیا، تاحال پلستر لگا ہوا ہے۔ انشاء اللہ حاضر ہوں گا اطمینان فرمائیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں ہدیۂ سلام مسنون۔ احقر العباد، احسان احمد

---

[1] ۱۹۶۷ء میں رویت ہلال کے مسئلہ پر حکومت سے علماء کے اختلاف کے سلسلہ میں صاحب مکتوب اسیر زنداں ہوئے' بڑی ہمت و پامردی کا موقف اختیار کیا' رہائی کے بعد مبارکباد کے جواب میں یہ خط آیا۔ (س)

[2] عظیم قومی رہنما تحریک استخلاص وطن کے سرگرم کارکن مجلس احرار کے سٹیج کی رونق، شعلہ بیان و آتش نوا خطیب۔ المتوفی ۲۲ نومبر ۱۹۶۹ء (س)

[3] دارالعلوم حقانیہ کے جلسۂ دستار بندی ہیں۔ [4] ایکسیڈنٹ کا کوئی حادثہ پیش آیا تھا۔ (س)

مولانا محمد احمد [1]

مدرسہ اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۵ اگست ۱۹۷۱ء (جلسہ میں شرکت کی دعوت)

بگرامی خدمت محقق العصر حضرت علامہ شیخ الحدیث و مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت و عافیت نیک نصیب باد۔ عرض یہ ہے کہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ کا سالانہ عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۱/۱۲ ستمبر ۱۹۷۱ء مطابق ۲۰/۲۱ رجب ۹۱ھ بروز ہفتہ واتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ دارالعلوم کے مجلس شوریٰ نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ محترم شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو جلسے میں شرکت باسعادت کی دعوت دی جائے۔ دارالعلوم ہذا سے آپکی قلبی وابستگی اس امر کی واضح دلیل ہے کہ آپ پوری توجہ کیساتھ ہر مرحلے پر دارالعلوم کی سرپرستی اور تعاون فرمائینگے۔ جلسے میں شمولیت کی اجازت ہمارے لئے باعث سرفرازی واعزاز ہوگا۔ عریضہ ہذا ابتدائی اطلاع کیلئے ارسال بحضور ہے تاکہ آپ حضرات ابھی سے اپنے دیگر پروگرام ہماری اس عرضداشت کیمطابق مرتب کرسکیں۔ مزید تفصیلات بذریعہ قریبی ملاقات طے کرلئے جائینگے لیکن مناسب ہوگا کہ بہ رویت خط ہذا آپ حضرات دعوت ہذا کی ابتدائی منظوری فرما کر بذریعہ خط مطلع فرمادیں۔ جسکے بناء پر آپ محترم کے اسم گرامی کا اشتہار ہوجائے۔ فقط آداب وتسلیمات

براہ کرم دارالعلوم اور جلسے کی کامیابی کیلئے دعائیں کریں عین شفقت وکرم فرمائی ہوگی۔

علامہ افغانی نے دعوت منظور فرمائی ہے دیگر مشائخ بھی مدعو ہیں مفتی محمود صاحب کو بھی دعوت دی جائیگی۔ خادم محمد احمد عفی عنہ

☆☆☆

مولانا محمد احمد تھانوی [2] مدرسہ اشرفیہ سکھر

۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ (بخاری شریف کے مشائخ ہند و پاک کے مختلف سندات کی اشاعت)

حضرت مولانا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی ہر طرح بعافیت ہوں گے گزارش ہے کہ میرا ارادہ بخاری شریف کے سندات شائع کرنیکا ہورہا ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ حضرت مولانا تھانویؒ، حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ، حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب وغیرہ کی مختلف سندیں میرے پاس موجود ہیں۔ براہ کرم آپ اپنے علاقے کے مشہور علماء اور خود اپنی سند سے مطلع فرمائیں تاکہ اس میں آپ حضرات کے نام کا بھی اضافہ کردیا جائے اور آئندہ آپ کے ہمارے شاگردوں کے کام آئے۔ یہ ایک علمی خدمت ہے امید ہے کہ آپ تعاون فرما کر ممنون کرم فرمائیں گے۔ فقط والسلام ناکارۂ خلائق، محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

---

[1] سرحد کے بزرگ صوفی منش علمی و دینی شخصیت 'دارالعلوم اسلامیہ شیر گڑھ کے بانی' متعدد بار قومی اسمبلی کے ممبر منتخب، مولانا محمد ادریس' مولانا محمد قاسم جیسے قابل صاحبزادے بھی فضلاء حقانیہ ہیں۔ مولانا قاسم اس وقت ممبر قومی اسمبلی ہیں۔ (س)

[2] حضرت حکیم الامۃ تھانویؒ کے خاندان سے تعلق تھا۔ اجلہ علماء ومشائخ میں سے تھے۔ پاکستان آکر سکھر میں دینی مدرسہ قائم کیا۔ مفتی جمیل احمد تھانوی کے بھائی اور ہمارے مولانا اسعد تھانوی صدر جمعیۃ علماء سندھ اور مولانا محمد امجد تھانوی مرحوم کے والد بزرگوار۔

مولانا محمد احمد[1]

مؤلف درس قرآن کراچی

(۱)

(تفسیر درس قرآن کی ترتیب وتصنیف واشاعت کے سلسلہ میں مشاورت)

۱۰رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۹اپریل ۱۹۷۸ء

حضرت اقدس مخدومی ومحترمی ادام اللہ فیوضہم وبرکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ حضرت والا کے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بصحت وعافیت وبایں فیوض وبرکات مدت مدید تک دائم وقائم رکھے۔

اس وقت یہ عریضہ ایک خاص داعیہ کی بنا پر حضرت والا کی خدمت میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔اللہ رب العزت کی تائیداور توفیق سے اور اپنے اکابر کی دعاؤں کی برکت سے یہ احقر ایک خاص نہج پر "درس قرآن" مرتب کرنے کی سعی میں گذشتہ پندرہ سولہ سال سے متواتر لگا ہوا تھا۔

حق تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اب جلد اول طبع ہوکر آگئی ہے۔جس کا ایک نسخہ حضرت والا کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔حقیقت میں یہ اپنے حضرات اکابر کے فیوض وبرکات ہی ہیں کہ جن کی بدولت یہ درس قرآن ظہور میں آسکا ورنہ مجھ جیسے نااہل کم علم کو یہ جرأت کہاں ہوسکتی تھی۔امید ہے کہ کتاب کو شرف ملاحظہ نصیب ہوگا۔

۲۔ جیسا کہ اس احقر نے کتاب ہذا کے صفحہ ۲۳۔۲۴ پر عرض کیا ہے یہ جلد اول متعدد حضرات علمائے کرام ومشائخ عظام کی خدمت میں روانہ کررہا ہوں اس درخواست کے ساتھ کہ عوام مسلمین کی ترغیب کے لئے چند کلمات بطور تقریظ تحریر فرما کر احقر کو عنایت کریں۔

حضرت اقدس سے بھی درخواست ہے کہ اس درس قرآن کی ترتیب وتالیف سے متعلق چند کلمات بطور تقریظ واظہار رائے تحریر فرما کر احقر کو سرفراز فرمایا جائے تاکہ احقر کے لئے باعث سعادت وذخیرہ برکت ہو۔نیز عوام مسلمین خصوصاً طلبائے مدارس ومکاتب واسکول وکالج کے لئے قرآنی تعلیم کے حصول میں باعث ترغیب ہو۔ایک لفافہ اس غرض کے لئے ارسال خدمت ہے۔جزاک اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۳۔ میں اس بات کا انتہائی متمنی ہوں کہ جمعیۃ طلبائے اسلام اس درس قرآن سے بیش از بیش دینی فائدہ حاصل کرے اور طلبہ میں حقیقی روح ایمان اور صادق جذبہ اسلام پیدا ہو۔اگر حضرت والا نے جمعیۃ طلبائے اسلام کو توجہ دلائی تو امید قوی ہے کہ تمام ملک میں یہ درس قرآن طلبہ کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔انشاء اللہ تعالیٰ احقر نے ایسی ہی درخواست بذریعہ عریضہ حضرت مولانا درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علمائے اسلام اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی، ناظم عمومی جمعیۃ علمائے اسلام سے بھی کی ہے۔

۴۔ اس درس قرآن کی اشاعت کے سلسلہ میں احقر نے ایک گشتی مراسلہ بھی طبع کرایا ہے۔جو مسلک ہے جو ہر برادر عزیز جن کے پاس جلد اول پہنچتی ہے۔یہ مراسلہ بھی بھیجا جاتا ہے۔

---

[1] مشہور اور جید مفسر قرآن کراچی میں ادارۃ اشاعت القرآن ناظم آباد میں قائم کیا ان کا عام فہم تفسیر درس قرآن کے نام سے عوام وخواص کیلئے بے حد قابل استفادہ ہے۔

۵۔ جیسا کہ احقر نے اس جلد اول کے خاتمہ پر مکمل درس قرآن کی مجوزہ گیارہ جلدوں کا نقشہ پیش کیا ہے۔ابھی مزید دس جلدوں کی اشاعت باقی ہے جو ایک مرحلہ عظیم ہے۔

حضرت والا سے درخواست دعا ہے کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے بقیہ دس جلدوں کی طباعت آسان فرمادیں۔

فقط والسلام طالب دعاء خیر احقر بندہ محمد احمد عفا اللہ عنہ

(مؤلف درس قرآن) ادارہ اشاعت القرآن شمالی ناظم آباد کراچی

(۲)

۲۲ر جون ۱۹۷۸ء (تفسیر کے بعض حصے سننے پر حضرتؒ کا شکریہ دس جلدوں کی اشاعت کا پروگرام)

حضرت اقدس مخدومی ومحترمی ادام اللہ فیوضہم وبرکاتہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ ۔حضرت اقدس کا گرامی نامہ (حوالہ نمبر 6970 مورخہ 16ر جون 1978ء) موصول ہو کر احقر کے لئے باعث طمانیت قلب ہوا۔حضرت والا نے باوجود ضعف بصارت واہم مشغولیت کے درس قرآن کے بعض مقامات سننے گوارا فرمائے یہ احقر پر حضرت والا کا احسان عظیم ہے۔جس کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔جزاک اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حضرت والا نے جو کلمات تحسین رقم فرمائے ہیں ان کو پڑھ کر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا حق تعالیٰ حضرت والا کے حسن ظن اور دعائیہ کلمات کو اس احقر ناکارہ کے حق میں قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور حضرت والا کی دعاء کی برکت سے بقیہ حصص کی طباعت کی تکمیل فرمائیں۔

حق تعالیٰ کا انتہائی کرم فضل واحسان ہے کہ جو اس تالیف درس قرآن کو دیگر حضرات علمائے کرام نے بھی پسند فرمایا جلد دوم میں یہ تقاریظ عوام مسلمین کی اطلاع کے لئے انشاء اللہ شائع کردی جائینگی۔ابھی اس جلد اول کی طباعت کو چند ماہ ہی گزرے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ یہ کتاب نہ صرف پاکستان کے ہر صوبہ میں بلکہ بیرونی ملک حجاز مقدس۔برطانیہ۔افریقہ وغیرہ میں اہل اسلام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔کراچی میں اکثر مساجد اور گھروں میں اس درس قرآن کا ایک درس روزانہ سنانے کا معمول بھی رائج ہو رہا ہے۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔حق تعالیٰ اسکی نافعیت کو عام فرمائیں اور امت مسلمہ کی ہدایت واصلاح کا ذریعہ ثابت فرمائیں۔

بقیہ دس جلدوں کی طباعت کا مرحلہ عظیم ہے۔حق تعالیٰ اپنی تائید وتوفیق سے اس بارگراں کو آسان وسہل فرمائیں۔حضرت والا سے نہایت لجاحت کے ساتھ درخواست دعاء ہے۔حق تعالیٰ اپنی رحمت سے میری زندگی میں پورا درس قرآن طبع کرادیں۔آمین

فقط والسلام راقم احقر العباد بندہ محمد احمد عفا اللہ عنہ

(۳)

(جناح ہسپتال کراچی میں زیارت ○ تفسیر درس قرآن پر تقریظ اور تحسینی کلمات)

۲۹ر رجب المرجب ۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۳ جون ۱۹۸۰ء

مخدوم محترم حضرت اقدس دامت برکاتہم وعم فیوضہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،آج کافی عرصہ کے بعد حضرت اقدس سے خطابت کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ جب حضرت والا کراچی میں اپنی چشم کے علاج کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے تو جناح ہسپتال میں اس احقر کو بھی شرف زیارت نصیب ہوا تھا۔اور اس موقعہ پر حضرت اقدس کی دعاء درس قرآن کی تکمیل کیلئے حاصل کی تھی۔

ماہنامہ الحق جسکا یہ احقر بھی خریدار ہے کے مطالعہ سے حضرت والا کی خیریت وکیفیت مزاج گرامی کا علم کچھ ہو جاتا ہے۔یہ احقر دل سے دعاء

گو رہتا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت والا کو صحت عافیت کیساتھ باہیں فیوض برکات ہمارے سروں پر مدت مدید تک قائم رکھیں۔آمین،درس قرآن جلد اول طبع ہونے پر ایک نسخہ حضرت اقدس کی خدمت عالی میں بھی پیش کیا گیا تھا جوابا جو کلمات تحسین متبر کہ حضرت والا نے تحریر فرما کر اس احقر کو سرفرازی بخشی تھی انکو باعث برکت خیال کر کے عوام کی ترغیب کیلئے جلد دوم میں صفحہ نمبر ۱۲ پر نقل کر دیا گیا تھا۔الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضرت والا کی دعاء کی برکت سے جلد دوم درس قرآن بھی طبع ہوگئی ہے جسکا ایک نسخہ بذریعہ رجسٹری بک پوسٹ علیحدہ ارسال خدمت ہے جو امید ہے کہ اسی عریضہ کے ہمراہ موصول ہوگی انشاءاللہ۔یہ احقر بھی گزشتہ تین ماہ میں ہندوستان گیا ہوا تھا اور صد سالہ اجلاس دیوبند میں بھی بحمدللہ شرکت نصیب ہوئی تھی۔اس تین ماہ کی کراچی سے غیر حاضری کے باعث اس جلد دوم کی طباعت میں کافی تاخیر ہوئی اور شائقین کو کافی انتظار کی زحمت گوارا کرنا پڑی۔جلد سوم کی کتابت بفضلہٖ قریب خاتمہ کے ہے۔تصحیح کے بعد امید ہے کہ پریس میں طباعت کیلئے دے دی جائیگی۔امید ہے کہ جلد دوم کے چند اوراق سن کر حضرت والا کو راحت قلبی ہوگی اور اس حالت میں حضرت والا کی دل سے نکلی ہوئی دعاء اس احقر ناکارہ کے حق میں نعمت عظمیٰ ثابت ہوگی۔یہ اپنے محسن و مربی اکابر کی دعاؤں ہی کا فیض ہے کہ جو یہ درس قرآن کی تالیف کی دینی خدمت حق تعالیٰ نے مجھ جیسے کم علم، بے عمل اور ناکارہ سے لے لی،اور پھر حق تعالیٰ کا کرم پر کرم اور فضل پر فضل کہ عوام میں اس درس قرآن کو مقبولیت عطا فرمائی اور نہ صرف پاکستان بلکہ غیر ممالک میں بھی اسکی طلب پیدا فرمائی۔یہ سب آپ حضرات کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب یہ احقر بھی کبرسنی کی منزل میں پہنچ چکا ہے عمر کا بظاہر آخری دور ہے۔اب شب و روز حق تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ بقیہ ایام زندگی حق تعالیٰ اپنی مرضیات میں صرف کرنے کی توفیق کاملہ عطا فرما کر حسن خاتمہ کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمائیں۔حضرت اقدس سے بھی اسی دعاء کی درخواست ہے جوابا حضرات والا کے چند کلمات سے احقر کو قلبی راحت و تسکین نصیب ہوگی جسکا منتظر رہوں گا۔برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

راقم احقر بندہ محمد احمد عفاعنہ کراچی

حضرت شیخ الحدیثؒ کی طرف سے یہ خط شیخ الحدیث مولانا حسن جانؒ شہید کے قلم کا لکھا ہوا ہے جو اس وقت دارالعلوم حقانیہ میں پڑھ رہے تھے۔

۱۲ جون ۱۹۷۸ء **(تفسیر درس قرآن پر شیخ الحدیث کی تقریظی و تعریفی کلمات)**

محترمی و مکرمی! زید مجدہ۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔جناب کی تفسیر درس قرآن کافی دنوں سے باعث صد مسرت ہو چکی ہے میں تو خود پڑھنے سے ''ضعف بصارت کی بنا پر'' معذور رہوں مگر بعض مضامین اور اہم مقامات سننے سے بہت محظوظ اور مسرور رہوا۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپکی اس نیک سعی اور عظیم خدمت اور قرآنی عقیدت و محبت کو قبول فرما کر آپ کیلئے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ نجات بنادے۔آمین ثم آمین درس قرآن میں حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر اور انکے تعلیمات سے استفادہ قابل صد تحسین اور مبارکباد ہے۔زبان کی سلاست و روانگی اور خطاب میں سادگی اور دلنشینی اور مسلک اہل حق کا پورا پورا لحاظ اور اتباع درس قرآن کی اہم خصوصیات ہیں۔ترجمہ اور تشریح کو درسوں اور اسباق کی شکل میں پیش کرنا صرف عوام بلکہ علماء کرام کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ ع یزیدک وجھہ حسنا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و عنایت سے آپکو اس مبارک تفسیر کی تکمیل اور طباعت کی توفیق سے نوازے آمین عبدالحق غفرلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی[1] نوشہرہ

(۱)

۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ بمطابق ۳ جولائی ۱۹۷۱ء　　(دارالعلوم حقانیہ کے سوئی گیس کی کوششیں)

گرامی قدر سیدی وسندی ومخدومی ومولائی حضرت العلامہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب واحترام عرض خدمت ہے کہ حسب ارشاد عالی بندہ نے آج وائس پریزیڈنٹ کینٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ محترم شیخ زین العابدین صاحب سے سوئی گیس دارالعلوم حقانیہ کو ہر صورت مہیا کرنے کیلئے مشورہ کیا۔ چونکہ متعلقہ محکمہ کے سربراہ انکے دوست ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس کے اس سلسلے میں بات کرنیکا یقین دلایا۔ اور درخواست کے سلسلے میں شیخ صاحب نے مشورہ دیا۔ کہ فی الحال اسکی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابھی تو کھدائی بھی مکمل نہیں ہوئی۔ پھر پائپوں کا بچھانا وغیرہ اس پر کچھ وقت صرف ہوگا۔ جب "فیکٹری اکوڑہ" کو کنکشن دینے کا پروگرام عملی شکل اختیار کرے اسوقت مناسب درخواست دی جانی چاہیئے! ابھی انفرادی کوشش بہر حال کرنے کا انہوں نے وعدہ فرمالیا ہے۔ باقی اُمور اللہ جل مجدہٗ کے اختیار میں ہیں۔ میں بھی حالیہ سفر سے واپسی کے بعد پوری جدوجہد انشاء اللہ کرونگا۔

آپ سے عاجزانہ وخادمانہ درخواست ہے کہ اپنی مبارک ومستجاب دعاؤں میں اپنے اس نالائق شاگرد ومتوسل کو نہ بھولیں اور اپنی شفقت بزرگانہ سے نوازیں۔ میرے لئے دین ودنیا کی سعادتوں وفلاح کا اصل ذریعہ وسیلہ آپ کی عظیم شخصیت ہے۔ اور اس پر میں خداوند قدوس کے دربار عالی میں سجدہ شکر بجالاتا ہوں اسی طرح یہ بھی درخواست ہے کہ پیر پیائی کے مدرسے کی تعمیر وتعلیم سب آپ کی خاص توجہ ودعاؤں سے ہی مکمل ہو سکیں گی۔ لہٰذا اگر کبھی محترم مولانا فضل حکیم صاحب یا محترم حاجی سعد الواسع خان صاحب آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کریں تو اُن کو کاغذی کاروائی اور پھر عملی تعاون کا ارشاد فرما کر ذرہ نوازی وحوصلہ افزائی فرما کر احسان عظیم سے نوازیں۔

برادر گرامی قدر محترم حضرت مولانا الحاج سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم وجملہ برادران واحباب سے سلام مسنون ودرخواست دعا ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔　　احقر خادم احمد عبدالرحمٰن صدیقی عفااللہ

(۲)

(شیخ العرب والعجم کی خدمت میں والا نامہ اور سلام ○ مولانا لاہوری کی سوانح کیلئے تقریظ)

۲۲ رمضان الکریم ۱۴۰۰ھ

گرامی قدر سیدی وسندی واستادی المحترم حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مقدس و شریفہ۔ مودبانہ دست بستہ گذارش ہے کہ گذشتہ دنوں حضرت والا کا کرامت نامہ مل کر ازحد مسرت وتسکین وحوصلہ افزائی کا موجب بنا۔ کہ سیہ کار پر آپ جیسی مقدس ومبارک ہستیوں نے توجہ فرمائی ہے۔ میرا سب سے بڑا سرمایۂ حیات اور کامرانی کے ذرائع ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وعافیت وبرکتوں کے ساتھ ہم خدام پر ہمیشہ قائم وسایہ گستر رکھے آمین۔ حسب ارشاد پرسوں فجر کی نماز کے بعد مولانا احسان صاحب رائے ونڈ والوں خلیفہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی وساطت سے سیہ کار حضرت شیخ العرب والعجم مدظلہٗ کی خدمت مقدسہ میں آپ کا

---

[1] تعارفی حاشیہ کے لئے ملاحظہ ہو مکتوبات بنام سمیع الحق

والا نامہ لے گیا اور سلام عرض کیا انہوں نے فوراً فرمایا "میرا سلام بھی لکھدو" پھر میں نے صحت و خاتمہ بالایمان کی دعا کیلئے آپ کے خط کے الفاظ پڑے تو فرمایا "بالکل دریغ نہیں میرے لئے بھی لکھدیں" اور پھر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "قبل ازیں بھی ان کے سلام پہنچے بہت ممنون ہوں" یہ پیغام لکھنا عریضہ ھذا کا مقصد خاص تھا۔ اس کے بعد سیہ کار کی دو خاص درخواستیں مزید ہیں۔ ایک تو عشرۂ اخیرہ مبارکہ میں خصوصاً اور ہمیشہ بھی تمام مقاصد حسنہ دارین کیلئے دعاؤں کی مودبانہ درخواست فقیرانہ ہے اور دوسری درخواست جو بڑے دنوں سے پیش خدمت بابرکت کرنا چاہتا تھا۔ کہ سیہ کار مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ کے مشورہ سے حضرت الشیخ العارف المفسر لاہوری قدس سرہ کی مفصل سوانح حیات مرتب کرنے کی سعادۃ حاصل کررہا ہے۔ جس کا مسودہ انشاءاللہ قریب التکمیل ہے۔ پھر اسکی تبییض و کتابت وغیرہ کے مراحل ہیں۔ سب میں کامیابی کی دعائیں بھی فرمادیں اور اس سوانح مبارکہ کیلئے ایک "دعائیہ پیغام" بھی عطا فرما کر احسان عظیم فرمادیں۔ جو انشاءاللہ کتاب کی جلد کھولنے کے بعد فہرست کے بعد سب سے پہلے درج ہوگا۔ اس کے بعد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا مقدمہ (جس کا انہوں نے گذشتہ دورۂ ہند کے دوران بکمال شفقت وعدہ فرمالیا ہے) اور پھر اصل کتاب شروع ہوگی۔ یہ دعائیہ کا پیغام آپ کے شایان شان ہی ہے۔ کہ آپ کا صاحب سوانح قدس سرہ سے گہرا ربط و تعلق رہا ہے اور خود مرتب سوانح سیہ کار کے عظیم و جلیل استاد و ذریعہ فلاح و سعادۃ بھی ہیں۔ امید ہے کہ کسی بشاشت کے وقت اپنے قلم مبارکہ سے یہ پیغام تحریر فرما کر روانہ فرمادیں گے۔ انشاءاللہ۔ اس کیلئے پتہ لکھا نوشہرہ کا لفافہ مرسل ہے۔ یہ سوانح نقش حیات، تذکرۃ الرشید، سوانح قاسمی کے طرز پر تفصیلاً ہوگی انشاءاللہ۔ جلدی ہرگز نہیں جب طبیعت اس پر آمادہ ہو اور پُرمسرۃ ماحول ہو۔ اس تحریر کیلئے چشم براہ رہونگا۔ جو ہمیشہ ہمیشہ اس تاریخی مبارک کتاب پر ایک تاریخی دستاویز زیب قرطاس بنی رہے گی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ و احباب کی خدمت میں سلام مسنون و دعا کی درخواست ہیں۔

عیدالفطر کی پیشگی ان گنت مبارک قبول فرمایئے اس مرتبہ سرور عید فیصل آباد میں گزار کر حاضر ہوگا اور یہاں ایک دن تاخیر سے روزہ چل رہا ہے۔ والسلام الاحقر احمد عبدالرحمٰن صدیقی عفا اللہ

☆☆☆

جناب احمد سعید
ناظم اوقاف سرحد

۲۳/اکتوبر ۱۹۵۸ء (جلسہ میں شرکت نہ کرسکنے پر معذرت)

بخدمت اقدس مکرم بندہ شیخ الحدیث صاحب اکوڑہ خٹک، السلام علیکم، آپکا دعوت نامہ باعث شمولیت اجلاس دستار بندی موصول ہوا ہے یادآوری کا ممنون ہوں۔ افسوس کرتا ہوں کہ بندہ اس تقریب سعید میں شمولیت نہ کرسکا ہوں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اضلاع کی طرف دورہ پر گیا تھا۔ غیر حاضری معاف فرمادینگے۔ والسلام : دعا کا طالب احمد سعید عفی عنہ ناظم محکمہ اوقاف

مولانا سید احمد علی سعید[1] دارالعلوم دیوبند

(۱)

۱۰/۳/۱۳۶۲ھ (دارالعلوم دیوبند کے تدریس کے لئے انتخاب کی اطلاع ○ پہلی گاڑی سے آجائیں)

محترم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ دل چاہتا ہے کہ آپ بھی دارالعلوم میں آجائیں۔ اتفاق سے ایک صورت نکل آئی واقعات اگرچہ تفصیل طلب ہیں۔ مختصراً یہ کہ میں نے والد صاحب مدظلہ کے مشورہ سے آپ کا نام پیش کردیا' بالآخر یہ طے پایا کہ آپ کو طلب کرکے گفتگو کی جاوے۔ میں نے حضرت مہتمم صاحب کو آپ کا پتہ لکھوا دیا ہے۔ امید ہے حضرت مہتمم صاحب آج کل میں آپ کو مدعو کرنے کے لئے گرامی نامہ تحریر فرمادیں گے تاکہ آپ سے گفتگو کرکے کوئی بات طے ہو جاوے۔

اگر ممدوح کا گرامی نامہ پہنچے تو آپ فوراً لبیک کہیں اور خط دیکھتے ہی پہلی گاڑی سے روانہ ہوجاویں اور حضرت مہتمم صاحب کے دولت خانہ پر ہی قیام فرمادیں۔ تفصیلات کا یہ وقت اور موقعہ نہیں انشاءاللہ بوقت ملاقات باتیں ہوں گی۔ مختصر یہ کہ گرامی نامہ مہتمم صاحب کا پاتے ہی فوراً روانہ ہوجاویں۔ اور تاخیر نہ کریں۔ لاہور میں جن دوستوں سے ملاقات ہوئی تھی سلام کہہ دیں۔ فقط والسلام سید احمد علی سعید

ابن حضرت مولانا سید مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۲)

۲۲/۱۲/۱۳۶۲ھ (دیوبند جلد پہنچنے پر اصرار ○ طحاوی شریف کی تدریس ○ بچوں کو ساتھ دیوبند لے آنے کا مشورہ)

برادر محترم زید مجدکم۔ سلام مسنون۔ گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ میں فوری خط لکھتا۔ لیکن میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے یہ معلوم کرلیا جاوے کہ آپکی درخواست پر کیا کاروائی ہوئی۔ چنانچہ سنیچر کے دن ڈاک میں آپکا خط تلاش کیا گیا۔ بالآخر اتوار کے دن آپکا خط پہونچا آپکی دس دن کی رخصت منجانب مدرسہ منظور ہوگئی ہے۔ لیکن مہتمم صاحب ونائب مہتمم صاحب ہر دو حضرات نے فرمایا ہے کہ میں آپکو لکھوں کہ اگرچہ آپکی درخواست منظور کرلی جائے گی لیکن حتی الامکان آپ جلد سے جلد تشریف لاویں آپ قبل از ختم رخصت تشریف لے آوینگے تو بقیہ رخصت منسوخ کرادیجاوے گی۔ میری رائے بھی یہی ہے کہ آپ جلد سے جلد تشریف لاویں اور بہت جلد تشریف لاویں جمعہ کی شام تک آپکا یہاں تشریف لے آنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ سنیچر سے آپ اسباق شروع کرادیں۔ طحاوی شریف بدستور آپکے پاس ہے۔ اور نئے کئی مدرس آرہے ہیں جو غالباً آخر ماہ تک پہونچ سکیں گے۔ حضرت مہتمم صاحب اور والد صاحب کی تاکید ہے کہ آپ بھی جلد تشریف لاویں۔ اپنے والد صاحب مدظلہ کی خدمت میں بعد سلام کے آپ ہم لوگوں کی طرف سے عرض کریں کہ وہ بہت جلد آپکو واپسی کی اجازت مرحمت فرمادیں

---

[1] مولانا مبارک علی نائب مہتمم دیوبند کے فرزند مولانا احمد علی سعید دیوبند کے اکابر میں سے تھے۔ اور اس وقت مکتوب الیہ کے معاصر اور دوست' اگلے ایک خط میں حضرت شیخ الحدیث کو جمعیۃ علماء کے کانفرنس سہارنپور میں تعارفی تقریر کرنے کی اطلاع دی گئی یہ تقسیم ہند کے کچھ ہی عرصہ قبل ۴۵ یا ۴۶ء کا قصہ لگتا ہے اور اس سے حضرت کے دیوبند کے تدریسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ آزادی کی جدوجہد میں جمیعۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لینے پر بھی روشنی پڑتی ہے اتفاق سے مکتوب نگار کے اس خط کے خالی حصوں پر حضرتؒ کی پنسل سے لکھی گئی ایک رف سی تحریر بھی موجود ہے جو غالباً سہارنپور کے اس کانفرنس کے تعارفی تقریر کیلئے یادداشت اور نوٹس لکھنے کے طور پر لکھی گئی ہے یہ ایک مربوط اور تفصیلی تحریر تو نہیں مگر تقریر کے اشارات کے طور پر بھی اس سے تقسیم ہند کے سلسلہ میں حضرتؒ کے نہایت معتدلانہ خیالات اور بصیرت پر روشنی پڑھتی ہے۔

تا کہ آپ جمعہ تک تشریف لے آویں۔ مدرسہ کی منتظمہ کمیٹی کا اجلاس بہت جلد ہونیوالا ہے۔ اپنے والد صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں بچوں کو دعا۔ اور اگر ساتھ لے آویں تو بہت ہی اچھا اور بہتر ہو۔ امید ہے آپ سب خیریت سے ہونگے مولوی عبدالجمیل صاحب کو سلام کہہ دیں۔ الحمد اللہ اب میری طبیعت اچھی ہے۔ صالحہ و غدرا سلام عرض کرتی ہیں۔ والد صاحب مدظلہ و حضرت مہتمم صاحب سلام فرماتے ہیں اور خیریت سے ہیں۔ یہاں بدھ کی عید ہوگی۔　　والسلام سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

(۳)

(تقسیم ہند کے بارہ میں شیخ الحدیث کے معتدلانہ خیالات ○ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا جمعیۃ علماء کانفرنس سہارنپور کیلئے تعارفی تقریر کا نوٹس نہایت اہم نادر یادداشت)

برادر محترم سلام مسنون۔ میں حاضر ہوا تھا لیکن شرف ملاقات سے بوجہ آنمحترم کی غیر حاضری کے معذور رہا۔

اب جبکہ پورے سات بجے ہیں دولتکدہ پر آپکے پاس مولوی جمیل صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوا حضور کی تشریف آوری کا منتظر ہوں۔ چونکہ اور کام بھی ضروری کرنے ہیں اس لئے حاضری کی غرض ظاہر کر کے یہ ہے کہ آج بعد نماز جمعہ آپکو جمعیۃ العلماء کانفرس ضلع سہانپور کی تعارفی تقریر کرنی ہوگی۔ لہٰذا اس کی تیاری کرلیں کوئی عذر قابل سماع نہیں ہوگا۔　　فقط والسلام سعید ۱۴/۱ ۷ بجے

<u>تقسیم ہند کے بارہ میں شیخ الحدیث کے معتدلانہ خیالات</u>: انکم منصورون و مصیبون و مفتوح لکم فمن ادرک ذلک منکم فلیتق اللّٰہ و لیامر با لمعروف و الینہ عن المنکر و عن معاویۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ. من یُر داللّٰہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین و انما انا قاسم و اللّٰہ یعطی یحمل ھذا العلم من کل خلفِ عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجا ھلین.

ہندوستان ترقی کے راستہ پر گامزن ہو رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جون میں آزادی ملنے والی ہے

<u>آزادیٔ وطن علماء حق کی قربانیاں</u>:　　آپ خوب جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ علماء حق کی قربانیوں کا نتیجہ ہے اور اس جہاد کا ثمرہ ہے جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے وقت سے شروع ہوا اور <u>۵۷ء</u> کے خونی واقعات سے لیکر آج تک علماء حق کرتے رہے ہیں قرآن مجید مسلمانوں سے جانی مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے علماء حق ہوا کے ساتھ نہیں کھیلے انہوں نے مجاہدانہ کام کئے۔ پروانہ وار دین پر فدا ہوئے۔ اور جان و مال کو بلالومۃ لائم خدا کے راہ پر نچھاور کیا <u>۵۷ء</u> کو غدر کہا گیا اور مجاہدین کو غدار مگر فتح ہوئی۔ انگریزی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ علماء حق کے گروہ گالیوں اور گولیوں سے اپنی قوم نے انکی عزت اور ہمت افزائی کی مگر علماء کے پائے استقلال میں ذرہ فرق نہیں آیا قوم کو اپنے پیغمبر کے اتباع میں اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون سے نوازتے رہے اور وہ اپنے حریف کے درپے نہ رہے حریف نے مسلم قوم کے مذہب پر ڈاکہ ڈالا مگر انہوں نے کالجوں کے مقابلہ میں دارالعلوم کا سنگ بنیاد رکھا شدھی سنگٹن کا مقابلہ کیا آج جو کچھ آثار اسلام کے پائے جاتے ہیں یہ انہی کے خدمات کی برکت ہے آج بھی تین کروڑ اقلیت والے صوبوں کے مسلمانوں کے موت پر ان سے دستخط لیا جا رہا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے۔

<u>علماء کا نصب العین پورے ہند کو دارالاسلام بنانا ہے</u>: یہ ہندوستان تو دوسری قوموں کو دیا جا رہا ہے۔ بنا ہوا پاکستان کو بھی کاٹ کر خیالی اور بے جان نقشہ کے بدلے میں بیچا ہے۔ علماء حق کا قدرتی نصب العین تمام ھند کو دارالاسلام بنانا ہے اور وہ اپنے باپ دادا کی میراث

کو حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ ع ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست قوم ان کی قدر کرے نہ کرے وہ اپنا فریضہ سمجھ کر قوم کو روشنی دکھلا رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ علماء سیاست کو نہیں جانتے لیکن حضورؐ فرماتے ہیں کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل فیسو سھم العلماء کما تسو سھم الانبیاء بغیر آزادی حاصل کئے ہوئے ہمارا مذہب محفوظ نہیں ہو سکتا۔

پاکستان کا نتیجہ مسلمان بھارت میں ہندو کا اور پاکستان میں انگریز کا غلام ہو: پاکستان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہاں کا مسلمان ہندو کا غلام ہوگا اور پاکستان کا مسلمان انگریز کا غلام جب تم نوسو تھے تو ہمیں کوئی ختم نہ کرسکا۔

ساری دنیا کو پاکستان بناؤ مگر اخلاق و محبت سے: اب دنیا کے گوشہ گوشہ میں تمہیں اسلام پھیلانا ہے جہاں بھی ''ناپاکستان'' ملے اسکو پاکستان بناؤ مگر اخلاق سے محبت سے نفرت و بغض سے نہیں۔

اسلام اخلاق کی تلوار سے پھیلا حق کو زور سے نہیں منوایا: اسلام اخلاق کے تلوار سے پھیلا ہے لا اکراہ فی الدین حق کو زور سے نہیں منوایا ضرورت ہے کامل آزادی ہمارا نصب العین ہے کیا ہندو نے بھی اگر ہماری تعلیم سے اسے نصب العین بنایا تو ہم پیاری چیز کو چھوڑ دیں تو کھانا بھی چھوڑ دو اور کپڑا پہننا بھی چھوڑ دو اور انگریز نے مسلمانوں سے حکومت چھینی انکے ساتھ کوئی فساد نہیں ہوا آج مسلمان کی نوابوں مہاراجوں سے جو برطانیہ کے مدد و معاون ہیں ان سے دوستی سے کیا اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا یہی مطلب ہے۔

☆☆☆

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ[1] لاہور

(۱)

۱۷رمئی ۱۹۵۰ء (جلسۂ حقانیہ میں شرکت کی دعوت کے جواب میں)

مخدومی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔دو والا نامے بندہ کے نام اور عزیز القدر مولوی محمد انور سلمہ[2]، کے نام وصول ہوئے۔تقریباً سب میں ایک ہی ارشاد تھا کہ ۲۶۔۲۷رمئی ۱۹۵۰ء کے جلسہ میں ضرور حاضرِ خدمت ہو جاؤں۔عرض یہ ہے کہ انشاءاللہ ۱۲رمئی ۱۹۵۰ء کی شام کو حیدرآباد سندھ اور کراچی کے سفر پر بسلسلہ تبلیغ جا رہا ہوں۔انشاءاللہ ۲۵رمئی تک واپس آؤں گا اور ۲۶رکو جمعہ ہے،اس لیے اتنے طویل سفر سے واپس آنے کے بعد فوراً خدمت اقدس میں روانگی مشکل ہے۔اگر ایک دو ماہ پہلے حکمنامہ پہنچ جاتا تو صوبہ سندھ کا سفر ملتوی کر دیتا اور جناب والا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا عزیز القدر مولوی محمد انور سلمہ کی طرف سے مؤدبانہ سلام مسنون معروض ہو۔ احقر الانام احمد علی

---

[1] مفسرِ قرآن،مجاہد جلیل،استاذ العلماء،عارف باللہ،مرشد کامل،سیدی و استاذی مولانا احمد علی لاہوریؒ (المتوفی ۱۹۶۱ء)۔آفتاب و ماہتاب رشد وہدایت کے سامنے چراغ رکھنے کی جرأت وہمت سراسر حماقت

[2] مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین و صاحبزادہ حضرت شیخ التفسیر مرحوم

(۲)

۴رفروری ۱۹۵۳ء   (شرکت کا وعدہ)

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی مجوزہ تاریخیں میں نے ڈائری میں نوٹ کر لی ہیں۔   فقط احقر الانام احمد علی عفی عنہ

(۳)

۱۱رمحرم الحرام ۱۳۷۴ھ (میرا دل ملنے کو بہت چاہتا ہے ○ اپنے طلبہ کو دورۂ تفسیر میں بھیجنا ناچیز پر بڑا احسان ہے)

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ نے سرفراز فرمایا جس میں مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت تھی۔ میرا دل بھی آپ سے ملنے کو بہت چاہتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کی مجوزہ تاریخ پر ضلع شیخوپورہ میں ایک اجلاس میں شرکت کا وعدہ کر چکا ہوں، اس لیے تعمیل ارشاد سے قاصر ہوں۔ گزشتہ رمضان شریف میں آپ کا اپنے دارالعلوم کے طلبہ کو دورہ تفسیر میں بھیجنا اس عاجز پر ایک بہت بڑا احسان[1] تھا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی دارین میں جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین یارب العالمین۔   احمد علی عفی عنہ

(۴)

۲رمارچ ۱۹۵۵ء   (حکم کی تعمیل میں انکار نہیں)

مخدومی ومکرمی مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تقریباً ایک ماہ سے بائیں جانب کچھ فالج کا اثر ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ اسی تکلیف کے باعث سفر ملتوی کر دیا ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ شفا کامل اور عاجل عطا فرمائے تو مجھے آپ کے حکم کی تعمیل میں کوئی انکار نہیں ہے۔[2] احقر الانام احمد علی عفی عنہ

(۵)

۹رمارچ ۱۹۵۵ء   (مجھے خود دین کے خدمت کا شوق ہے ○ فالج کا خفیف سا اثر)

مخدومی ومحترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے خود دین کی خدمت کا شوق ہے۔ تقریباً دو ماہ سے بدن کے بائیں حصہ پر فالج کا خفیف سا اثر ہے اور معمولی ہوا بھی برداشت نہیں ہو سکتی، اس لیے میں نے سب سفر ملتوی کر دیے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء کامل اور عاجل عطا فرمائے۔ اگر یہ عذر نہ ہوتا تو یقیناً آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا مگر اب مجبور ہوں۔   احمد علی عفی عنہ

ا۔ اپنے وقت کے شیخ اور ولی کامل، ماہر اسرار قرآن استاذ کی خدمت میں پہنچنا خود تلامذہ کی سعادت مندی اور خوش بختی تھی مگر یہ حضرت کے ''خلق عظیم'' ہی کا جلوہ ہے کہ طلبہ کی شرکت کو احسان سے تعبیر کر رہے ہیں۔ کیا جدید نظام وطرز تعلیم بھی استاذ اور شاگرد کے ایسے روابط کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ (س)

۲۔ دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ دستار بندی منعقدہ ۹۔۱۰ شعبان ۱۳۷۴ھ میں دعوت شمولیت کے جواب میں (س)

(۶)

۲۰راگست ۱۹۵۵ء (ہفت روزہ خدام الدین کی اشاعت ○ سیاسی یا مجلسی مدعا نہیں خالصتاً تبلیغ دین ہے)

محترم المقام مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب السلام علیکم! انجمن خدام الدین کی طرف سے ہفتہ وار رسالہ "خدام الدین" عرصہ ۲ ماہ سے شائع ہو رہا ہے، شاید اس کی اطلاع آپ کو ہو چکی ہوگی تاہم آخری شمارے کا ایک پرچہ بطور نمونہ بھیجا جا رہا ہے، جو امید ہے کہ اس خط کے ساتھ ہی آپ کو مل جائے گا۔ اس کے مطالعہ سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ہمارا مسلک خالصتاً تبلیغ دین ہے اور اس کی اشاعت کا قطعاً کوئی سیاسی یا مجلسی مدعا[1] نہیں ہے الحمدللہ تا حال پرچہ خوب چل رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس تبلیغ میں حصہ لیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر جمعرات کو پندرہ، بیس پرچے آپ کو بھجوا دیئے جائیں۔ آپ جمعہ میں ان کا اعلان کر دیں کہ اس پرچہ کا مقصد تجارت اور حصول زر نہیں بلکہ خدمت اسلام ہے۔ اپنے کسی طالب علم کو کھڑا کر دیں جو ان پرچوں کو فروخت کرے۔ اس طالب العلم کی حوصلہ افزائی کے لیے وصول شدہ قیمت میں سے آپ اس کو ایک آنہ فی پرچہ معاوضہ دے دیں، جو پرچے باقی بچیں وہ بیشک واپس کر دیں۔ آپ کا جواب آنے پر پرچہ جات روانہ کیے جائیں گے۔ جواب میں پرچوں کی تعداد بھی تحریر فرما دیجئے گا کہ کتنے بھجوا دوں۔ جواب جلدی عنایت فرمائیں۔[2]

والسلام احقر الانام احمد علی عفی عنہ

(۷)

۲۷راکتوبر ۱۹۵۵ء (دعائیں)

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ والا نامہ نے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرماوے اور خاتمہ ایمان کامل پر ہو۔ احمد علی عفی عنہ

(۸)

(فضلاء حقانیہ کے دورۂ تفسیر میں شرکت کا شکریہ)

از احقر الانام احمد علی[4] عفی عنہ، ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ کے دلالۃ الخیر کی برکت سے آپ کے دار العلوم سے ایک معتدبہ[3] جماعت دورہ تفسیر میں شامل ہونے کے لیے لاہور آ جاتی ہے ورنہ ہندوستان سے تو طلبہ کی آمد تقریباً بند ہو چکی ہے۔ آپ کے بعض طلباء کے خطوط میں آپ نے اس عاجز کو بعد از رمضان شریف اپنے جلسہ میں شرکت کے لیے یاد فرمایا ہے۔ عرض یہ ہے کہ میرا معمول یہ ہے کہ آخری ذیقعدہ تک جب تک اس جماعت کو فارغ کر کے رخصت نہ کر لوں اس وقت تک جلسوں میں شرکت نہیں کرتا کہ اس جماعت کا حرج نہ ہو، میں امید کرتا ہوں کہ میری معذرت قبول فرما کر ممنون فرمائیں گے، بارگاہ الٰہی میں دست بہ دعا ہوں کہ آپ کو تادیر سلامت رکھے اور اشاعت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

۱۔ نیت کے اس خلوص نے "خدام الدین" کو آگے چل کر کافی عرصہ تک دعوت و تبلیغ کا ایک شجرہ طوبیٰ بنائے رکھا۔

۲۔ ہفت روزہ "خدام الدین" کے فروغ و اشاعت کے سلسلہ میں غالباً یہ والا نامہ بہت سے حضرات کو بھیجا گیا تھا۔

۳۔ کارڈ پر ۲راکتوبر ۱۹۵۸ء کی مہر ہے دار العلوم حقانیہ سے فارغ ہونے والے فضلاء کی ایک معقول جماعت ہر سال ان کے دورۂ تفسیر میں شمولیت کرتی، خط میں اس کا ذکر ہے (س)

۴۔ نوٹ:۔ مولانا مرحوم عام عادات سے ہٹ کر سنت نبوی کی اتباع میں آخر میں دستخط کی بجائے مضمون خط کے آغاز میں "از احقر الانام احمد علی" لکھا کرتے تھے۔ یہاں اختصاراً یہ الفاظ خطوط سے کاٹے گئے ہیں۔ (س)

(۹)

یکم جنوری ۱۹۵۶ء (کتابچہ "مودودیت سے حق پرست علماء کی ناراضگی" پر دستخط)

مخدومی و مکرمی استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اسی چٹھی کے ہمراہ ایک مسودہ[1] ارسال خدمت ہے، مہربانی کر کے اپنے ہاں کے علماء کے دستخط کروا کر جتنی جلدی ممکن ہو واپس بھیجوا دیں۔ اس سے پیشتر چھیاسٹھ علماء کے دستخط ہو چکے ہیں

(۱۰)

از احقر الانام احمد علی عفی عنہٗ، ۱۴ر رمضان المبارک ۷۷ ۱۳ھ (خطبۂ جمعہ میں دارالعلوم اور مولانا عبدالحق کا ذکر)

مخدومی و مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! اپنے دارالعلوم کے تمام شعبوں کے اساتذہ کرام اور تعداد طلبہ سے مطلع فرماویں۔ میں ان اعداد و شمار کو خطبہ[2] جمعہ میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ جواب سے جلدی مطلع فرمایا جائے گا۔

(۱۱)

۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء احقر الانام احمد علی عفی عنہ (جلسۂ حقانیہ کیلئے تاریخ کی تجویز ○ شیخ الحدیث کو دعائیں)

مخدومی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! والا نامہ نے سرفراز فرمایا۔ آپ کے سالانہ جلسہ کے لیے ۱۷ر شعبان ۷۶ ۱۳ھ مطابق ۲۰ر مارچ ۱۹۵۷ء بروز چہارشنبہ تجویز کرتا ہوں، یہ تاریخ میری خالی ہے اگر منظور ہو تو مطلع فرما دیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود مسعود کو تا دیر سلامت رکھے اور اشاعت دین متین کی توفیق عطا فرمائے اور اس خدمت کو خلق اللہ اور آپ کی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین یا الٰہ العالمین

۱؎ غالباً وہ مسودہ مراد ہو جو بعد میں حضرت لاہوریؒ کے قلم سے "مودودیت سے حق پرست علماء کی ناراضگی کے اسباب" کے نام سے شائع ہوا جس پر مکتوب الیہ کے دستخط بھی ثبت ہیں یا شاید اسلامی آئین یا قادیانیت کے سلسلہ میں کسی مطالبہ کا مسودہ تھا (س)

۲؎ دارالعلوم حقانیہ کے احوال و کوائف کا ذکر حضرت لاہوریؒ کے قلم سے نہایت زوردار کلمات تحسین کے ساتھ اس رمضان شریف کے خطبہ جمعۃ الوداع مطبوعہ خدام الدین، ۱۷ر اپریل ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا (س) ملاحظہ ہو خدام الدین لاہور سے اقتباس:۔

(مولانا احمد علی لاہوری کا دارالعلوم حقانیہ اور مولانا عبدالحق کو خراج تحسین)

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور مرکز علم دارالعلوم حقانیہ دونوں اول روز سے اکابر علماء دیوبند، مشائخ و اساطین علم کے منظور نظر، توجہ و عنایت اور دلچسپیوں کا محور رہے ہیں۔ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ فکر ولی اللّٰہی کے ترجمان، قرآن حکیم کے عظیم شارح اور عظیم مفسر تھے۔ ان کا علمی و دینی اور روحانی مقام مسلم اور تمام مکتب فکر میں اُن کی شخصیت ہر لحاظ سے قابل قدر تھی۔ ان کے تلامذہ پورے برصغیر میں پھیلے ہوئے اور مصروف خدمت دین ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ قائم ہوا تو یہاں کے فضلاء شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ترغیب سے حضرت لاہوریؒ کے ترجمہ و تفسیر قرآن کیلئے لاہور جایا کرتے تھے۔ حضرت لاہوریؒ کو بھی پاکستان کے حالات بالخصوص سرحد اور افغانستان کی قُربت کے لحاظ سے اور دارالعلوم حقانیہ کے طریق کار اور نظام تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اس کی اہمیت کا اندازہ تھا اور وہ اسے اپنا دارالعلوم سمجھتے تھے۔ ابھی دارالعلوم کو قائم ہوئے گیارہ سال ہوئے تھے کہ حضرت لاہوریؒ نے ہفت روزہ "خدام الدین" میں اپنی تحریر سے دارالعلوم حقانیہ کو سامنے رکھ کر حکومتِ پاکستان، وزارتِ تعلیم، اُمراء و حکام اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو چیلنج کیا۔ ذیل میں حضرت لاہوریؒ کی وہی تحریر ہفت روزہ "خدام الدین" (۱۸ر اپریل ۱۹۵۸ء) سے منقول ہے جس سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے کردار کے ایک اہم گوشہ اور دارالعلوم حقانیہ کی عظمت و رفعت پر روشنی پڑتی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد علماء کرام نے کیا کیا؟ علماء کرام نے تقسیم ملک کے بعد مدارسِ عربیہ قائم کیے ہیں تاکہ مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کرنے والے پیدا ہوں۔ مثلاً۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور اس کے بانی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ حقانی سابق مدرس دارالعلوم دیوبند ہیں۔

تعلیم یافتہ طبقہ کو چیلنج! مغربی پاکستان کی گیارہ سالہ زندگی میں اسلام کی خدمت جو ایک عالم دین حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک والوں نے کی ہے۔ کیا آپ سب نے مل کر جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اتنی کی ہے حالانکہ آپ نے مملکتِ پاکستان کا لاکھوں روپیہ ہضم کیا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد علماء کرام نے۔ پاکستان میں بقاء و احیاء اسلام کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں کیا پاکستان کا تعلیم یافتہ طبقہ جو برسرِ اقتدار ہے، وہ احیاء دین کی خدمات کا کوئی نمونہ پیش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

دُعاء۔ اے حق پرست علماء کرام! اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس کا داخلہ نصیب فرمائے۔ اور اے (جدید) تعلیم یافتہ حضرات! خدا تعالیٰ تمہیں بھی اس قسم کی خدماتِ جلیلہ کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حضور میں سرخرو ہو جائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

(۱۲)

ازاحقر الانام احمد علی عفی عنہ، ۲رفروری ۱۹۵۷ء　　(ڈائری میں تاریخیں تبدیل کردیں)

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کے ارشاد کے مطابق بندہ نے ڈائری میں تاریخیں تبدیل کرلی ہیں، مطمئن رہیں۔　فقط۔

(۱۳)

۱۴رفروری ۱۹۵۷ء۔ احقر الانام احمد علی عفی عنہ　　(شرکت کی اطلاع)

مخدومی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں نے آپ کی مجوزہ تاریخ ڈائری میں نوٹ کرلی ہوئی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب جلسہ بروز اتوار بعد از نماز ظہر ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ بندہ اتوار کی صبح کو حاضر خدمت ہوگا۔ اگر آپ مجھے اسی دن ۱۷رمارچ کی شام کو واپس آنے کی اجازت دے سکتے ہیں تو مطلع فرمادیں تاکہ واپسی پر سیکنڈ کلاس کا سیٹ ریزرو کرانے کا انتظام لاہور ہی سے کرکے آؤں۔

(۱۴)

(عمرہ کیلئے روانگی کی وجہ سے معذرت)

محترم المقام جناب مہتمم صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مورخہ ۳ر اکتوبر کو انشاء اللہ عمرہ کے لیے روانگی ہے، مگر افسوس ہے کہ یکم و دو ۲رنومبر ۱۹۵۸ء تک واپسی نہیں ہوسکتی، لہٰذا معذوری ہے۔[1]

(۱۵)

۱۰رنومبر ۱۹۵۸ء　　(ہدیہ تبریک کا جواب ○ دارالعلوم کو اللہ ابدالآباد تک مرکز ہدایت رکھے)

مخدومی و مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تہنیت نامہ وصول پایا، اللہ تعالیٰ اس ہدیہ تبریک کی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین آپ کے دارالعلوم کو اللہ مرکز ہدایت ابدالآباد تک رکھے۔ آمین ثم آمین　احقر الانام احمد علی عفی عنہ

(۱۶)

۱۳ر جب المرجب ۱۳۷۶ھ　　(دعوت منظور کرنے کی اطلاع)

محترم المقام جناب مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبل ازیں آپکو اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضرت صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستا مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے آپکی دعوت منظور فرمائی ہے بشرط صحت۔ پھر اطلاعاً عرض ہے۔　مخلص خادم احقر غازی خدابخش عفی عنہ

---

1. اس اجتماع میں دارالعلوم کی جدید شاندار عمارت کا افتتاح بھی کرایا گیا۔ دارالحدیث میں شیخ لاہوریؒ اور شیخ غور غشتویؒ کے علاوہ سینکڑوں اکابر علماء کے اجتماع اور پرسوز دعا والحاح نے ایک عجیب سماں باندھ کر پورے ماحول کو مسحور بنادیا تھا (س)

مولانا شاہ احمد نورانی[1] کراچی

(۱)

۷/جولائی ۱۹۷۵ء (قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی پارلیمانی لیڈروں کی میٹنگ)

To, Mulana Abdul Haque, M.N.A

Dear Sir, A joint meeting of the parlimentry party of the opposition in the National Assembly, the senate and the provincial Assemblies will be held on Monday 7th July 75 at 9:30 P.M. in the Opposition Room National Assembly of Pakistan Building Islamabad. The meeting will discuss important issues and your valuable suggesiti- ons will help

us make important decisions regarding these issues. I will be grateful if you kindly attend this meeting. Thanking You,

Yours Sincerely, (MULANA SHAH AHMAD NOORANI)MNA

Secretary General, United Opposition Parlimentry Party,

بخدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے۔ جناب عالی! حزب اختلاف "پارلیمانی لیڈروں کا"[2] ایک میٹنگ جس میں اراکین اور سینٹ کے ارکان شرکت کرینگے۔ بروز پیر مورخہ ۷ جولائی ۱۹۷۵ء کو نو بجے صبح قومی اسمبلی حزب اختلاف کے کمرے میں منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ میٹنگ میں اہم امور اور آپکی موقر تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ جو آئندہ کیلئے اہم فیصلوں میں کارآمد ثابت ہونگے، میں آپ کا ازحد ممنون رہوں گا اگر آپ میٹنگ میں شرکت فرمادیں۔ آپکا مخلص شاہ احمد نورانی ایم این اے جنرل سیکرٹری متحدہ جمہوری محاذ

(۲)

۲۹ذی القعدہ ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۹۷۳ء (تحریک التواء مسترد ہو جانے کی اطلاع)

حضرت مولانا المحترم زیدکرمہ بعد اھداء ماھوالمسنون امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہونگے۔ حسب ارشاد فقیر نے تحریک التواء پیش کی لیکن اسپیکر صاحب نے یہ کہہ کر کہ اس سے قبل مولانا محمد ذاکر صاحب کا سوال آچکا ہے اور جواب وہی ہے اس لئے خارج کی جاتی ہے۔ دوسرا دہ کاغذ ہے جو مولانا سمیع الحق صاحب سے متعلق ہے انکو دیدیجئے گا۔ فقیر انشاء اللہ العزیز کل کراچی روانہ ہوگا۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ طالب دعا مخلص فقیر شاہ احمد نورانی

۱۔ تعارف مکتوبات بنام سمیع الحق میں ملاحظہ ہو۔

۲۔ ۷۰ء کی قومی اسمبلی میں ۷۷ء تک حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ مشترکہ جدوجہد جاری رہی۔ مرحوم اس وقت حزب اختلاف کے سیکرٹری تھے جبکہ خان عبدالولی خان مرحوم اپوزیشن لیڈر رہے۔ تحریک التواء کے بارہ میں معلوم نہ ہوسکا کہ کس بارہ میں تھی۔

شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ راولپنڈی

(شریعت بل اور تحریک نفاذ شریعت وکلاء کی تائید)

قابل صد احترام امیر تحریک نفاذ شریعت جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ! السلام علیکم! اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے عاجلہ وکاملہ عطافرمائے کہ آپ پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود نفاذ اسلام ونفاذ شریعت کے سلسلہ میں جو سعی فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میں ایک ناتوان کمزور سا مسلمان ہوں۔ پیشہ وکالت سے منسلک ہوں۔ اور جمعیت العلمائے اسلام کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ جب شریعت بل جس کے محرک آپ کے پسر محترم مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف ہیں جن کا تعلق جمعیت العلمائے اسلام سے ہے۔ جب سینٹ میں پیش ہوا اور ہر مکتبہ فکر نے اس مسئلہ پر بل کی بھرپور حمایت اور تائید کی میں نے بھی علمائے کرام کی تائید اور حکومت پر یہ بات واضح کرنے کیلئے راولپنڈی ہائیکورٹ اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنوں کے کم وبیش ۷۵ وکلاء سے ایک تائیدی بیان پر دستخط کروائے جو اخبار میں شائع ہوگیا جاری کرایا۔ ممبران سینٹ وقومی اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ شریعت بل کو من وعن طور پر منظور کرا کے نفاذ اسلام وشریعت میں مدد دیں۔ تاکہ اسلام کے نام پر مزید فراڈ کا سدباب ہوسکے قرارداد کی دستخطی فوٹو کاپی جناب کے ملاحظے اور ریکارڈ کیلئے ارسال کررہا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاذ شریعت کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ عملی جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ملک کو منافقوں کی سازشوں اور جھوٹ سے بچائے۔ نویں ترمیم کے بارے میں میرے اور حبیب الوہاب الخیری ایڈووکیٹ کے بیان کی فوٹو کاپی بھی لف ہذا ہے۔ یہ بیان اخبارات نے کسی مصلحت کی بناء پر ابھی تک شائع نہ کیا۔ آپکی دعاؤں کا محتاج شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ راولپنڈی

☆☆☆

پروفیسر محمد ادریس[1] گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

(۱)

۱۸ مئی ۱۹۵۰ء (جلسہ حقانیہ میں شرکت کا پروگرام)

محترم مولانا صاحب زادمجدکم

السلام علیکم میں نے آپ کے نمائندہ سے عرض کردیا تھا۔ کہ بحالات موجودہ میں چھٹی نہیں لے سکتا۔ البتہ ۲۷ رمئی کا دن گزرنے کے بعد اسی رات کو اس گاڑی سے نوشہرہ پہنچ سکتا ہوں جو پشاور سے چل کر دس یا ساڑے دس بجے نوشہرہ پہنچتی ہے۔ اگر یہاں سے اکوڑہ پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ تو ایک مختصری تقریر کرلونگا۔ اور ۲۸ رکو کسی گاڑی سے روانہ ہوکر ایبٹ آباد آجاؤنگا۔

---

[1] مولانا حافظ محمد ادریس طور و بڑے محقق صاحب استعداد اور فصیح وبلیغ خطیب سرکاری کالجوں وغیرہ میں پڑھاتے رہے۔ تحقیق وتصنیف کا ذوق رکھتے تھے قاہرہ مصر کے قریب پاکستانی طیارہ کے حادثہ میں شہید ہوئے۔ اگلے خط میں آسمانوں کے بارہ میں اپنے نظریہ کا شدومد سے اظہار کیا ہے جو انکے تفردات میں سے ہے۔

اگر آپ کے پاس پنجاب سے علماء آرہے ہوں۔تو جلسے کو کھچڑی بنانے کی ضرورت نہیں۔ہاں اگر اشخاص کی کمی ہو۔تو اسی پروگرام کے مطابق آپ عین وقت پر تار دے کر بھی مجھے بلا سکتے ہیں۔اسلئے اچھی طرح اندازہ لگانے کے بعد اطلاع دیجئے۔

فقط خادم محمد ادریس گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

(۲)

۱۷ مئی ۱۹۵۱ء (جلسہ حقانیہ پوری تابنا کیوں کیساتھ انجام پاچکا ہوگا)

برادرم

السلام علیکم۔گھر سے ایبٹ آباد آیا۔تو ہمارے نئے پرنسپل ڈاکٹر جان صاحب تشریف لے آئے تھے۔انکو چونکہ مکان نہیں ملا۔اسلئے کالج ہی میں ٹھہر گئے۔میں ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ ہونے کی وجہ سے انکا میزبان بنا۔نتیجہ یہ کہ کہیں نہیں جاسکتا۔امید ہے کہ آپ کا جلسہ پوری تابنا کیوں کے ساتھ سرانجام پاچکا ہوگا۔

فقط مخلص محمد ادریس

(۳)

۲۶/اپریل ۱۹۵۹ء (پشتو ترجمہ قرآن پر اظہار رائے کی خواہش O آسمانوں کے بارہ میں انفرادی نظریہ)

عزتمندورور السلام علیکم: څه موده کیګې چه مولانا فضل منان خماد پارهٔ الم د ترجمے یو نسخه تاسوته در لیږلے وه. او تاسو په هغے کښې حننے حننے اصلاح ګانې کړے. مولانا چه خط راغے نو خپل جو نګ ته وغورزوو. اوهر کله چه دهغهٔ تجارتی مفاد داوغوختله چه ماسره د ستړی مشی وکړی نو ستا سو خط ئے راکۀ. زوړ شلیدلے په بدحال خو عبارت ئے محفوظ وو.

ما دهغے مشوروته ډیره فائده واخسته. او اکثرے خبرے م ومنلے."داسورت په مکه کښې یا مدینه کښې نازل شویدے" ددے په ځائے مې لش مکی او مدنی کۀ. دغسے کوم کوم ځائے چه مخے ته راځی نوته راته حاضر یری. خو تاسو دمنافق د پاره چه درغل په ځائے تهګ نوم تجویز کړے وو دام خو بښ شۀ. او مولانا عبدالقدوس[1] صاحب هم خماد لفظ تائید وکۀ. تهګ ډیر معمولی څیز دے او درغل ډیر اوچت لفظ دے. په پښتو کښې درغل درغلی در غلتیا عام وئیلے شی. بله داچه په سبع سموات " اوۀ پورتنی څیزونه" بانده ستاسو اعتراض وو او ماقطعی فیصله کړے وه چه دابه اوۀ اسمانونه کوم. لاِم څه کړی‌نۀ ووچه روس غښے دسپو بن منی دعطار داوز هره نه بره لاړۀ او په مدار شمسی کښې ابدی شوه. هغه به لا بند شوے نه ووچه امریکے وریسے خپل غښے ورخلاص کۀ او څلورم آسمان ته بلامزاحمت ورسیدۀ.

[1] مولانا عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند صدر شعبہ عربی و اسلامیات، اسلامیہ کالج پشاور

آبادے خبرے بالبداهه د اثابته نه کړه چه آسمان جسم نه لری د افضاء ده او دا ر نګ ئے ځمونږ حد نظر دے.

نواوس م داخیال دے چه دغه بحث لږ کو تي زيات کړم او داښکاره کړم چه یو نانیا نو غلط وئیلی و. او ځمو نږ

مفسرینو چه څهٔ وئیلی ووهغه ئے دقرآن نه نه بلکه دیونانی فلسفے نه وئیلی وواوپه قرآن مجید پورے ئے تړلی

وو.

که ډیر بحث دے خوښ وی نودغه چه څه م کړی ووپه دغے په اکتفاء وکړم خو په دے ۱۹۵۹ء کښ د آسمانو

نو دجسم اقرار کول خوراته ډیر ګران شوی دی. پخوا خوبه موداوے چه آسمانونه لا چالیدلی نه دی اُس خوبه

راله هغوی په ستر ګو کښ چخچی راتو مبی چه مونږ خوولیدل.

اولا ماسره خوبله ویره ده تر څو چه څه ترجمه کوم اوته پورے رائے ور کوے تر هغے به یارا نو هلته ځان له

بنګلے هم آبادے کړے وی. مشوره راکه خو درور په شان. د مفتی په شان نه.

فقط والسلام ستاسو محمد ادریس ګورنمنټ کالج مردان

خط نمبر ۳ کا اردو ترجمہ:

عزت مند بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کچھ عرصہ پہلے مولانا فضل منان نے میرے لئے پارہ الم کے ترجمے کا ایک نسخہ ارسال کیا تھا۔ آپ نے اس میں مختلف اصلاحات کیے تھے۔ میں نے آپ کے تجاویز سے استفادہ کیا اور بہت سی باتوں کو قبول کیا۔ مثلاً ''یہ سورت مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی'' کی جگہ صرف مکی، مدنی لکھا، اسی طرح ایسا جو بھی مقام آتا ہے تو آپ یاد آتے ہیں۔

البتہ آپ نے منافق کیلئے ''دوغل'' کی جگہ ''ننگ'' کا لفظ تجویز کیا ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ جبکہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے بھی میری تائید کی۔ کہ دوسرے سبع سموات ''پورتنی شیزونه'' (اوپر کی اشیاء) پر آپکا اعتراض تھا لیکن میں ترجمہ میں سات آسمان ہی لکھونگا۔ حال ہی میں روس کی خلائی شٹل عطارد اور زہرہ سے اوپر پرواز کر گئی اور مدار شمسی میں مستقل ہوا۔ اسکے شکل امریکہ نے اپنا شٹل روانہ کیا اور چوتھے اسمان کو بغیر مزاحمت کے پہنچ گیا۔

کیا یہ اس بات کی بداھۃ دلیل نہیں کہ آسمان جسم نہیں رکھتا بلکہ فضا ہے اور اسکا رنگ ہماری حد نظر ہے۔ اب اس بحث تھوڑا مفصل لکھنا چاہتا ہوں تاکہ ثابت کروں کہ یونانیوں نے غلط کہا تھا اور ہمارے مفسرین حضرات نے قرآن سے نہیں بلکہ یونانی فلسفہ کی روشنی میں ایسا کہا تھا۔ شاید ۱۹۵۹ء میں آسمانوں کیلئے جسم کا اقرار کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ پہلے تو ہم کہتے کہ آسمانوں کو کسی نے دیکھا تک نہیں لیکن اب تو وہ ہمارے آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں کہ ہم نے تو دیکھ لیا۔ مجھے تو ڈر یہ ہے کہ ترجمہ کی تکمیل تک وہ آسمان میں اپنے لئے گھر نہ بنائیں۔ بحیثیت بھائی مشورہ عنایت فرمائیں نہ کہ بحیثیت مفتی۔ فقط والسلام محمد ادریس گورنمنٹ کالج مردان

مفتی محمد ادریس[1] ایڈووکیٹ جنرل سرحد

۷/اگست ۱۹۷۱ء (یحییٰ بختیار کے ہدایت پر حقوق نسواں کمیٹی کی رپورٹ کی ترسیل)

قبلہ جناب مولانا صاحب زاد مجدکم۔ السلام علیکم۔ راولپنڈی سے واپسی پر کل کوشش کی آپ کا نیاز حاصل ہو سکے۔ نماز جمعہ کے بہت دیر بعد پہنچا۔ اسلئے محروم رہا۔ رپورٹ[2] حسب ہدایت یحییٰ بختیار صاحب اٹارنی جنرل خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ یحییٰ صاحب سلام کا ہدیہ بھی بھیج رہے تھے۔ نیازمند مفتی محمد ادریس ایڈووکیٹ جنرل سرحد

☆☆☆

مولانا محمد ادریس کاندھلوی[3]

(۱)

شعبان ۱۳۷۳ھ (دیوبند کا تعلق بلا دعوت دل و جان سے حاضر ہوتا)

مخدوما دامت الطافکم، بعد تحیہ مسنونہ وہدیہ دعوات غائبانہ آنکہ، میں دل و جان سے حاضر ہوتا لیکن پیہم علالت کا سلسلہ ایسا ہے کہ کسی طرح بخاری شریف سے فراغت نہ ہو سکی اسلئے بصد ادب عفو کا خواستگار ہوں والعذر عند کرام الناس مقبول، ورنہ دیوبند کا تعلق ایسا تھا کہ میں خود بلا دعوت کے ہی حاضر ہوتا امید ہے کہ خاطر عاطر پر کوئی گرانی نہ ہو گی۔ والسلام محمد ادریس غفرلہ

(۲)

(دارالعلوم حقانیہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت ○ قاری طیب کا چوغہ خود دیدیا ہے)

۱۷/جنوری ۱۹۵۳ء

مخدوم و محترم زید مجدکم، بعد تحیہ مسنونہ آنکہ، والا نامہ صادر ہوا موجب صد مسرت ہوا۔ ناچیز جناب محترم کیلئے اور مدرسہ کیلئے دل و جان سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دینی اور دنیوی ترقیات سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین، قاری طیب صاحب کا چوغہ، منشی صاحب یعنی قاری محمد سالم سلمہ کے خسر کو خود دیدیا ہے۔ امید ہے کہ دیوبند پہنچ گئے ہونگے۔ زیادہ بجز اشتیاق لقاء و استدعاء۔ دعا کیا عرض کروں۔

والسلام محمد ادریس یوم دوشنبہ

بخدمت حضرت مولانا مولوی محمد عبدالحق زید مجدھم دارالعلوم حقانیہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت ہو سکتی ہے یعنی دار اور علوم کی۔

۱۲ منہ عفا عنہ

---

[1] سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان کے رکن بھی بنے۔ [2] حقوق نسواں کمیٹی کی رپورٹ حصہ اول جس پر الحق رمضان ۹۲ میں تبصرہ کیا گیا۔

[3] حضرت علامہ کاندھلوی شارح کتب حدیث، سیرت وادب وفقہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، سابق مدرس دارالعلوم دیوبند مکتوب الیہ کے زمانہ تدریس دیوبند کے رفیق صدیق، علم و دانش، حکمت و تواضع، سادگی للٰہیت میں اکابر دیوبند کا چلتا پھرتا نمونہ۔ ہر خط رشتہ دیوبند کو نباہنے کا بیّن ثبوت رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔ خطوط دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے سلسلہ میں۔

(۳)

۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء　　(عدم حاضری کا افسوس ○ فریدالدین عطار کا شعر)

مخدوما بعد تحیہ مسنونہ آنکہ گرامی نامہ صادر ہوا۔ جناب محترم سے زیادہ خود مجھ کو اپنی عدم حاضری کا افسوس ہے مگر کیا کروں کہ ختم بخاری کی وجہ سے بالکل مجبور رہا آنمحترم کی محبت کیوجہ سے میں خود متمنی تھا کہ حاضر ہوں۔ شیخ فریدالدین عطار کا شعر ہے۔

بامحباں باش دائم همنشین　　تادانی روئے اعداء رامبین .

مجھکو خود اپنی محرومی پر افسوس ہے ماشاء اللّٰہ کان و مالم یشاءلم یکن، امید ہے کہ آنمحترم کے خاطر عاطر پر کوئی گرانی نہ رہیگی زیادہ بجز استدعاء دعا کیا لکھوں۔　　والسلام محمد ادریس غفرلہ ۱۳۷۳ھ

موصول شدہ بمورخہ پنجشنبہ ۱۸ شعبان المعظم ۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء

(۴)

۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء　　(شوق لقاء و استدعاء دعا ○ بصد ندامت و حسرت حاضری سے معذرت)

محب محترم ذی المجد والکرم دام مجد کم بعد تحیہ مسنونہ و اشتیاق لقاء محبانہ آنکہ آنمحترم کا ایک دعوت نامہ پہلے آیا اور ایک اب آیا محبت کا تقاضا تو یہ ہوتا تھا کہ حاضر ہوں مگر اپنی کمزوری اور عدم فرصت کی وجہ سے ہمت نہیں ہوتی تھی اس کشمکش میں رہا اور جواب نہ لکھ سکا اب بصد ندامت و حسرت عرض ہے کہ اسوقت اس ناچیز کی حاضری ممکن نہیں اسلئے آنمحترم سے معذرت خواہوں اور نادم ہوں۔ امید ہے کہ آنمحترم میری معذرت کو قبول فرمائینگے۔ زیادہ بجز شوق لقاء و استدعاء دعا کیا عرض کروں۔ عزیزی عزیز القدر مولوی سمیع الحق سلمہ کو بہت بہت سلام و دعاء۔　　مخلصکم الداعی محمد ادریس کان اللّٰہ لہ

(۵)

۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ　　(بدست صاحبزادہ دعوت نامہ موجب صد مسرت و مکرمت)

مخدوم و مکرم محب محترم مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضہم، بعد تحیہ مسنونہ و ہدیہ دعوات غائبانہ آنکہ دعوت نامہ بدست صاحبزادہ[1] موصول ہوا موجب صد مسرت و مکرمت ہوا۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ یہاں سے بروز دوشنبہ شام کے وقت خیبر میل سے روانہ ہوکر بروز سہ شنبہ نوشہرہ کے اسٹیشن پر اتروں گا اور آنمحترم سے شرف لقاء حاصل کروں گا۔　　والسلام　　مخلصکم الداعی محمد ادریس کان اللّٰہ لہ

(۶)

۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء　　(بصورت تطبیق فی الشرکت حاضری کا وعدہ)

مخدوم و محترم صاحب المجد والھمم دامت معالیکم، آمین بعد تحیہ مسنونہ آنکہ سابق گرامی نامہ کا جواب دینے نہ پایا تھا کہ آج دوسرا گرامی نامہ ملا میں ایک ماہ علیل رہا اور دو ہفتہ سبق بھی پڑھا نہ سکا اسلئے آنمحترم کے والا نامہ کا جواب بھی نہ لکھ سکا۔ گزارش یہ ہے کہ آنمحترم کے جلسہ کی شرکت میری عین تمنا اور آرزو ہے۔ اور باعث سعادت و مکرمت ہے۔ مگر ۱۲ رشعبان کو یہاں جامعہ اشرفیہ کا جلسہ ہے اور اگلے ہفتہ میں ملتان خیر المدارس کا جلسہ ہے۔ اگر بخاری شریف ختم ہوگئی اور ان جلسات مختلفہ میں کوئی صورت تطبیق فی الشرکت کی نکلی تو ضرور بالضرور حاضر خدمت ہوں گا۔ ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرا و العذر عند کرام الناس مقبول،　والسلام محمد ادریس غفرلہ

---

[1] احقر سمیع الحق

(۷)

۱۱ اپریل ۱۹۶۰ء　(مسجد تیار ہو گئی ہو گی کسی علیحدہ حجرہ میں قیام کا انتظام فرمادیں)

مخدوم و محترم دام فیضکم، بعد تحیہ مسنونہ آنکہ گرامی نامہ اور منی آرڈر موصول ہوئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا۔ اور بوقت روانگی آنمحترم کو مطلع کروں گا۔ امید ہے کہ مسجد تیار ہو گئی ہو گی اگر کسی علیحدہ حجرہ میں اس ناچیز کے قیام کا انتظام فرمادیں تو بہتر ہے۔

والسلام مع الاکرام　محمد ادریس غفرلہ

(۸)

۱۹/۳/۸/۱۳۷ھ　(حضرت اور مدرسہ دیکھنے کی تمنا اور آرزو)

مخدوم مکرم محب محترم دام فیضکم، آمین، بعد تحیہ مسنونہ واشتیاق لقاء محبانہ آنکہ مکرمت نامہ موصول ہوا موجب صد مسرت ہوا انشاء اللہ تعالیٰ دل و جان سے حاضر ہوں گا۔ میری خود تمنا اور آرزو ہے کہ آنمحترم کو اور مدرسہ کو دیکھوں بوجہ اعذار حاضری سے معذور رہا اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ہوں گا ثم انشاء اللہ، زیادہ بجز اشتیاق لقاء واستدعاء دعاء کیا عرض کروں۔　والسلام مع الاکرام

محبکم الداعی محمد ادریس کان اللہ لہ (از لاہور نئی انار کلی کوچہ لکشمی نرائن مکان نمبر ۱۲)

(۹)

(دیوبند کا تعلق ○ عدم شرکت کی کلفت کا احساس)

مخدوم و محترم دام مجدکم، بعد تحیہ مسنونہ و ہدیہ دعوات غائبانہ، آنکہ گرامی نامہ موصول ہوا موجب صد مسرت و ابتہاج ہوا۔ دارالعلوم دیوبند کے تعلق کے بنا پر بے اختیار دل چاہا کہ ضرور اس محبانہ دعوت کو قبول کروں مگر یہی ایام یہاں کی شدید مشغولی کے ہیں اسلئے بصد حسرت معذرت پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ عدم شرکت کی کلفت کا احساس آپ سے زیادہ اس ناچیز کو ہے زیادہ بجز اشتیاق لقاء واستدعاء دعاء کیا عرض کروں۔　والسلام　عریضہ نیاز محمد ادریس غفرلہ،

(۱۰)

(صحیح بخاری ختم ہو گئی تو ضرور حاضر ہوں گا)

بگرامی خدمت محترم المقام عالم ربانی فاضل یزدانی دامت فیوضکم، بعد تحیہ مسنونہ وہدیہ دعوات محبانہ آنکہ دعوت نامہ موصول ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اگر اسوقت تک صحیح بخاری ختم ہو گئی تو ضرور حاضر ہوں گا۔ و الّا، فالعذر عند کرام الناس مقبول، جناب محترم کی محبانہ دعاؤں کا محتاج اور امیدوار ہوں۔　والسلام　محمد ادریس غفرلہ

(۱۱)

(آپ سے زیادہ خود میرا دل حاضری کا متمنی ہے)

بگرامی خدمت محترم المقام مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضکم، بعد تحیہ مسنونہ واشتیاق لقاء محبانہ آنکہ گرامی نامہ صادر ہوا موجب صد مسرت ہوا جناب والا سے زیادہ خود میرا دل حاضری کا متمنی ہے۔ اگر ان تاریخوں سے پہلے صحیح بخاری کے ختم سے فراغت ہو گئی تو انشاء اللہ ضرور حاضر ہوں گا۔ اپنی علالت کی وجہ سے بھی اسباق ناغہ کرنے پڑے زیادہ بجز اشتیاق لقاء واستدعاء دعاء کیا عرض کروں۔

والسلام　محبکم الداعی محمد ادریس غفرلہ از جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱۴)

(دونوں اکابر میں عجیب وارفتگی اور بے تکلفی)

بگرامی خدمت محترم المقام شیخ اللہ المسلمین بفیوضہ آمین، بعد تحیہ مسنونہ وہدیہ دعوات غائبانہ پرسوں دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا پڑھ کر ندامت ہوئی کہ یہ ناچیز ان الفاظ کا مستحق نہ تھا بہرحال منی آڈر بھی وصول کرلیا۔ اور حاضری کا ارادہ کرلیا انشاء اللہ تعالیٰ یہاں جمعہ کی شام کو خیبر میل سے روانہ ہوکر علی الصباح نوشہرہ پہونچونگا۔ اور آنمحترم کے لقاء کی سعادت حاصل کرونگا۔ جناب محترم سے ایک استدعاء تو یہ ہے کہ میرا بیان ہفتہ ہی کے روز دن میں کسی وقت رکھدیں۔ رات کو بیان کرنیکی طاقت اور ہمت نہیں۔ دوسری استدعا یہ ہے کہ مجھے ہفتہ ہی کے روز فارغ کردیں تاکہ اتوار کے صبح کو میں پشاور جاسکوں۔ پشاور جاکر بعض احباب سے ملنا ہے اور کوئی کام نہیں۔ سوم یہ کہ رسالپور نواب محمد صدیق[1] صاحب زید مجدہم کو بذریعہ ٹیلیفون میری آمد کی اطلاع کردیں۔ چہارم یہ کہ پندرہ بیس روز ہوئے کہ میرے پاس مولانا سید بادشاہ گل صاحب کا ایک والا نامہ آیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ جب آپ دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ پر آئیں تو ایک وقت کا کھانا ان کے ساتھ کھاؤں۔ اس وقت میں نے یہ لکھ دیا تھا کہ میرا ارادہ اکوڑہ خٹک آنے کا نہیں ہے اب جناب والا کی مرضی پر ہے یہ ناچیز آنمحترم کا مہمان ہے۔ زیادہ بجز شوق لقاء واستدعاء دعاء کیا عرض کروں۔ عزیز القدر صاحبزادہ مولوی سمیع الحق سلمہ کو بہت بہت سلام ودعاء۔

والسلام مع الاکرام محمد ادریس کان اللہ لہ از لاہور جامعہ اشرفیہ یوم دوشنبہ

☆☆☆

مولانا محمد ادریس میرٹھی[2]

(۱)

۲رشعبان ۱۳۸۲ھ رمطابق ۳۰ردسمبر ۱۹۶۲ء (کاغان کمبل کی فرمائش)

المخدوم الاجل کثر اللہ خیرکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حاضر الوقت خادم محمد ادریس غفرلہ تیسرے سال کی طرح اس سال بھی زحمت دینا چاہتا ہے امید ہے کہ از راہ شفقت بزرگانہ جناب والا گوارا فرمائینگے۔

(سفر اوکاڑہ میں دو تین دن خدمت میں رہنے کی سعادت ○ تبرکاً گھر پر دو ایک کتابوں میں تلمذ)

[1] دہلی سے تعلق رکھنے والا خاندان رسالپور نوشہرہ میں مقیم نواب محمد صدیق، نواب حبیب الرحمٰن، نواب محمد یحییٰ کئی بھائی دل وجان سے حقانیہ اور بانی حقانیہ سے تاعمر وابستہ رہے یہی تعلق مولانا کاندھلوی سے بھی تھا۔ اوکاڑہ منڈی میں کاٹن فیکٹری تھی ان کے بچوں کی شادی میں ایک بار حضرت کاندھلویؒ کے ساتھ لاہور سے بذریعہ ٹرین جانے اور اوکاڑہ میں دو تین دن خدمت میں رہنے کے حسین لمحات یادگار رہے۔ والد ماجدؒ کے معیت میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کے سالانہ جلسوں میں جانا ہوتا تو دونوں اکابر کے ملاقاتوں میں عجیب محبت وارفتگی اور بے تکلفی دیکھنے میں آتی۔ خدام الدین لاہور میں حضرت لاہوریؒ سے دورۂ تفسیر کے زمانہ میں حضرت کے خدمت میں حاضری اور گھر پر تبرکاً دو ایک کتابوں میں تلمذ کا شرف بھی نصیب ہوا۔

[2] صدر وفاق المدارس عربیہ، وفاق کو عظیم اور منظم ادارہ بنایا، جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے اجلہ اساتذہ میں سے، علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے رفیق کار کئی کتابوں کے مصنف۔ شیخ مصطفیٰ السباعی کے کتاب السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی کا ترجمہ شائع کیا۔ مدارس کے نصاب ونظام کے اصلاح کے لئے کوشاں رہے۔

وہ یہ کہ اجلاس شوریٰ میں شرکت کیلئے تشریف لانے کے وقت تیسرے سال جیسا ایک کمبل جس کارواں ریشم کی طرح ملائم ہو اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ دبیز ہو قیمت ہرچہ بادا باد خرید کر ہمراہ لیتے آئیں ملتان پہنچتے ہی خادم قیمت پیش کر دیگا۔ والسلام احقر محمد ادریس

(۲)

۹ رشعبان ۱۳۸۲ھ عظیم المرتبت مخدوم بندہ غیس کثر اللہ خیرکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سنٹر کے معاملہ میں جناب کی اولوالعزمی کو دیکھ کر بے ساختہ مبارک باد دینے کو جی چاہا مگر کثرت کار نے اس آرزو کو پورا ہونے کا موقعہ نہ دیا تھا کہ گرامی نامہ موصول ہو گیا، اب تو جواب دینا ناگزیر ہو گیا اس لئے چند سطریں لکھ رہا ہوں۔

گذشتہ سال والے کمبل کا رنگ گھر انسواری تھا اور قیمت ۴۵ روپے یہی طول وعرض اوسط درجہ غالباً ڈھائی اور پونے دو تھا۔ بہرصورت پابندی کسی چیز کی نہیں اعتماد آپ کے ذوق سلیم پر ہے چیز بہرحال ایسی ہونی چاہئے جو کراچی میں دستیاب نہ ہو سکے اور آنجناب جیسے بزرگ کو تکلیف دینے کے لائق ہو۔ سنا ہے کاغان کے کمبل وہاں بکنے آتے ہیں اور سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں کچھ ایسا ضروری بھی نہیں ہے اس سال نہ ہوا بقول جناب کے آئندہ سال سہی۔ اجلاس شوریٰ سے ایک دن قبل تشریف لائیں یقین ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے لکھا ہوگا۔ آج دوپہر خیر المدارس میں یہی طے پایا کہ جناب والا صدر صاحب [1] اور حضرت مولانا بنوری کو اجلاس سے ایک دن قبل تشریف لانے کیلئے لکھا جائے کہ ضروری اور اہم امور پر تبادلہ خیالات اور غور وفکر ہو۔ اللہ پاک بہتر فرمائیں۔ والسلام خادم محمد ادریس میرٹھی

(۳)

(درجہ تخصص کیلئے طلبہ بھیج دیں)

۲۵ رشوال ۱۳۸۳ھ

مخدوم بندہ کثر اللہ خیرکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدارس وفاق کے سالانہ نتائج شائع ہوں اور اسمیں حقانیہ کا سالانہ نتیجہ نہ ہو کس قدر بے معنی بات ہے۔ از راہ کرم محرر دفتر کو حکم دیجئے وہ مرسلہ نقشہ کے مطابق نتیجہ ترتیب کر کے جلد از جلد بھیجدیں۔ ادعیہ صالحہ میں ضرور یاد فرمائیں کار لائقہ کے تو یہ ناکارہ لائق نہیں کیا درخواست کرے۔ تخصص کیلئے طبقہ علیا کے طلبہ کی درخواستیں ہی ذرا جلدی بھجوا دیجئے۔ وفاق کے امتحان میں کل ۲۵ طلبہ درجہ علیا میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا [2] نے ۸ میں سے پانچ مدرسہ عربیہ کے اور ۷ میں سے ۵ حقانیہ کے ۲ خیر المدارس کے ایک قاسم العلوم کا ایک کبیر والہ کا ایک دار العلوم کراچی کا ۳ میں سے ایک جامعہ اسلامیہ اکوڑہ کل ۱۵ طلبہ کا یہاں دیکھ کر انتخاب فرمائے ہیں۔ حضرت مولانا قاہرہ تشریف لے گئے ہیں انکی واپسی تک جماعت بنالینی ضروری ہے۔

جی تو چاہتا ہے لکھتے جائیں مگر اب کوئی لکھنے کے قابل بات سمجھ میں نہیں آتی اسلئے رخصت۔ والسلام خادم محمد ادریس غفرلہ

(۴)

(ارباب مدارس O لمحہ فکریہ)

۱۶ رذوالحجہ ۱۳۸۲ھ

بگرامی خدمت حضرت الشیخ العلامہ مولانا عبدالحق مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ماہنامہ بینات بابت ماہ شعبان ۸۲ھ میں ارباب مدارس عربیہ کی خدمت میں "لمحہ فکریہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جناب والا کی خدمت میں خصوصی طور پر پہنچایا گیا تھا امید ہے کہ جناب والا نے اسکو ضرور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نے مدارس عربیہ کے اساتذہ وطلبہ کو عہد حاضر کے اس دینی تقاضہ اور ضرورت سے آگاہ اور عملی اقدام پر آمادہ

---

[1] غالباً حضرت علامہ شمس الحق افغانی [2] مولانا محمد یوسف بنوریؒ

کرنے کی غرض سے اس مضمون کو ایک کتابچہ (پمفلٹ) کی صورت میں علیحدہ طبع کرالیا ہے۔ اسکی ۱۰۰ کاپیاں جناب کی خدمت میں ارسال ہیں از راہ کرم اپنے اہتمام سے دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ اور طبقہ علیا و وسطیٰ کے طلبہ میں انکو تقسیم کرادیجئے۔ اور تاکید فرمادیجئے کہ ہر شخص خود پڑھ کر اپنے ساتھی کو دیدے اور حتی الامکان ضائع ہونے سے بچائے تاکہ حقانیہ کا ہر استاد اور تلمیذ ایک مرتبہ اسکو ضرور پڑھے عمل کرنا یا نہ کرنا اسکا کام ہے۔ امید ہے کہ جناب والا نے اگر یہ مضمون نہ پڑھا ہو تو ضرور ملاحظہ فرمائیںگے اور اپنے تاثرات سے خادم کو مطلع فرمائیںگے۔

والسلام خادم محمد ادریس غفرلہ

(۵)

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ (الحق کے اجراء پر خوشی کا اظہار سرور ولی اللھی کی فکر و نظر میں طعنہ زنی)

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے دو ہفتہ سے زیادہ ہوتے ہیں یکصد کتابچے (پمفلٹ) بعنوان "علماء امت کیلئے لمحہ فکریہ" طلبہ میں تقسیم کرنے کیلئے خدمت والا میں بھیجے تھے۔ اور اس سلسلہ میں جناب والا سے اپنے تاثرات کے اظہار کی درخواست کی تھی۔ ابھی میں جواب کا منتظر ہی تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے شائع شدہ ایک دستی اشتہار (ہینڈ بل) جسمیں دارالعلوم سے ماہنامہ الحق کے اجرا کی خوشخبری تھی۔ کاش کہ یہی جواب آپ بصورت مکتوب خادم کو بھیج دیتے تو میں اسکو بینات میں بسلسلہ "علماء امت وارباب مدارس کی جانب سے بینات کی دعوت پر لبیک" کے عنوان سے شائع کردیتا۔

سینٹرل اسلامک ریسرچ انسٹیوٹ (مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی) کے ترجمان ماہنامہ فکر و نظر کراچی کے ایڈیٹر آج کل سرور ولی اللھی ہیں انہوں نے فکر و نظر میں ادارتی نوٹ میں لکھا ہے کہ مدارس عربیہ اور انکے علما کا جمود ان دعوتوں سے ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا اور یہ دعوت یقیناً صدا بصحرا ثابت ہوگی۔ بڑا سخت طعنہ ہے اس کا جواب مدارس عربیہ کے علماء اور ارباب اہتمام کے جوابات ہی ہوسکتے ہیں۔ اس لئے مکرر عرض کرتا ہوں کہ اگر "لمحہ فکریہ" ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور ملاحظہ فرمایئے اور اس کے جواب میں ایک مکتوب جسمیں شعبہ نشر و اشاعت کے قیام اور ماہنامہ الحق کے اجرا کا تذکرہ ہو جلد از جلد بھیج دیجئے کہ میں اسکو شائع کرکے اس طعنہ کا جواب دے سکوں۔ کرم ہوگا۔

والسلام خادم محمد ادریس غفرلہ مدیر بینات کراچی

(۶)

(درجہ تخصص کے لئے طلبہ ○ الحق کے لئے مولوی عبدالحق اور مولوی محمد زمان ڈیروی کے مقالات)

یکم محرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۶۵ء

بگرامی خدمت مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالعلوم حقانیہ کے درجہ علیا میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں سے جو حضرات درجہ تخصص میں داخلہ کی اہلیت رکھتے ہوں اور خواہاں بھی ہوں انکی درخواستیں ناظم دفتر کو حکم دیجئے وہ بھجوادیں اور اگر یہ لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے ہوں تو انکے پتے لکھ کر خادم کے پاس بھیج دیں تاکہ ان سے خط کتابت کی جاسکے۔ ماہنامہ الحق کا اشتہار اور تبصرہ انشاء اللہ عنقریب آجائیگا مضامین کے سلسلہ میں آپ کے ہر دو شاگرد مولوی عبدالحق[1] اور مولوی محمد زمان[2] کے مقالات عربی میں لکھے ہوئے موجود ہیں اگر جناب فرمائیں تو میں انہیں میں سے مستقل ابواب بھیج دوں ترجمہ کرکے شائع

---

[1] ڈیروی [2] مولانا محمد زمان کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان، فاضل حقانیہ، تحقیقی مقالات الحق میں بھی شائع ہوتے رہے" تمنا عمادی کے الزامات" اور دیگر عنوانات سے شائع ہوتے رہے۔

فرمادیں۔ جیسا کہ بینات میں انکے ایک ساتھی کے مقالہ کے ابواب سے شائع ہو رہے ہیں۔(ملاحظہ فرمائیے ماہنامہ بینات بابت ماہ ذی القعدہ وذی الحجہ) میرے خیال میں ہر لحاظ سے یہ سلسلہ مفید ہے۔ایک ضمیمہ بابت درجہ تخصص ارسال خدمت ہے ضرور ملاحظہ فرمائیں اور مفید مشوروں سے سرفراز بھی فرمائیں۔ والسلام خادم محمد ادریس غفرلہ

(۷)

(الحق کے اجراء کی خواہش اور قلمی تعاون سے رسالہ کیلئے مصنفین ومؤلفین خود پیدا کرنے ہیں)

۱۷ محرم ۱۳۸۶ھ

مکرامی خدمت حضرت الشیخ الاجل مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خادم متعدد وجوہ حیثیات سے اپنے کو اس کا مستحق سمجھتا ہے کہ خادم کے نام سے ماہنامہ الحق علیحدہ جاری کیا جائے اگر جناب والا اس سے متفق نہوں تو قیمتاً ماہنامہ الحق کے جتنے نمبر اب تک ہوئے ہوں۔خادم کے نام سے بھجوادیں اور تازہ شمارہ وی۔پی کردیں۔ مجھے مستقل فائل اپنے پاس رکھنے کی ضرورت ہے میں مولوی عبدالحق دیروی فاضل درجہ تخصص کے مقالہ کے ایک باب کا ترجمہ کرا کے بھیجنا چاہتا ہوں۔مگر ابھی تک کوئی اچھا ترجمہ کرنے والا میسر نہیں آیا کسی اپنے اچھے سے شاگرد کو درجہ تخصص میں بھیجد یجئے انشاءاللہ ہر ماہ الحق کیلئے مضمون بھجوا سکوں گا۔دارالعلوم حقانیہ کے درجہ علیا میں کامیاب ہونے والے طلبا کے پتوں کا شدید انتظار ہے ازراہ کرم الاولی فالاولی کے اعتبار سے نمبر لگا دیجئے۔اس کے علاوہ بھی اگر کسی مستعد اور ہونہار طالب علم کو بھیجنا چاہیں تو تحریر فرمائیں۔حضرت والا اب تو یہ طے کر لیجئے کہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے اور ماہنامہ الحق کیلئے مضمون نگار اور شعبہ تصنیف وتالیف کیلئے مصنفین ومولفین خود پیدا کرنے ہیں مدرسہ عربیہ اسلامیہ آپ کی ہدایت کے مطابق اس خدمت کو انجام دینے کیلئے تیار ہے انتخاب آپ کیجئے۔امید ہے کہ جناب والا من کل الوجوہ بعافیت ہونگے۔ والسلام دعا کا محتاج خادم محمد ادریس غفرلہ

(۸)

۱۴ مارچ ۱۹۸۱ء (اصلاح مدارس کے نام پر حکومتی ارادے اور صدر سے وفد کی ملاقات)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اغراض ومقاصد کی رو سے ملک کے تمام مدارس عربیہ کے بقاو تحفظ کی جدوجہد اور کوشش کرنا بھی ارباب وفاق کا فرض ہے۔اس وقت حکومت پاکستان تمام مدارس عربیہ دینیہ کو جامع نصاب یعنی علوم قدیمہ وجدیدہ کے مخلوط نصاب کے ذریعہ سکولوں اور کالجوں کی شکل میں تبدیلی کر کے رفتہ رفتہ قدیم عربی علوم قرآن وحدیث وفقہ عقائد وادب عربی وغیرہ کا نام ونشان مٹادینے پر تلی ہوئی ہے اور اس مقصد کے تحت آرڈیننس جاری کرنے والی ہے۔

اس آرڈیننس کے نفاذ کو روکنے کی غرض سے طے کیا گیا ہے کہ علماء کرام کا ایک وفد صدر مملکت[1] سے ملاقات کرنے کی کوشش کرے۔اس وفد میں شرکت کیلئے آپ کا نام بھی تجویز کیا گیا ہے۔

اگر صدر صاحب نے ملاقات کو منظور کیا اور تاریخ ووقت متعین کیا تو آپ کو بذریعہ ٹیلگرام یا فون اطلاع دیجائیگی آپ اس وفد میں ضرور شرکت فرمائیں اور مقررہ وقت پر اسلام آباد پہنچیں۔ والسلام محمد ادریس غفرلہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ذیلی دفتر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی نمبر ۵

---

[1] جنرل ضیاء الحق شہید مرحوم

(۹)

۲۸؍رجب ۱۴۰۱ھ (شیخ الحدیث ○ سرپرست وفاق المدارس کا اعزاز)

مخدوم ومکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہونگے۔ مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے گذشتہ سالانہ اجلاس میں ایک طرف آپکی علمی عظمت ووقار اور قدامت کے پیش نظر آپکی بزرگانہ دعاؤں اور مفید مشوروں سے مستفید ہونے کی غرض سے اور دوسری طرف آپکی پیرانہ سالی کے پیش نظر آپ کیلئے ایک نیا عہدہ سرپرست وفاق متفقہ طور پر تجویز کیا ہے تاکہ ہر اجلاس عاملہ اور شوریٰ میں آپکی شرکت بھی ضروری ہو اور آپکی دعاؤں اور مشوروں سے بھی وفاق محروم نہ ہو۔ اسلئے بہتر تو یہ ہے کہ اجلاس کی اہمیت کے پیش نظر آپ خود تشریف لائیں جیسا کہ اجلاس عاملہ راولپنڈی میں تشریف لائے تھے اور ایجنڈے کی ہر دفعہ کے تحت اپنے مفید مشوروں سے مجلس عاملہ وشوریٰ کو مستفید فرمادیں اور اگر کسی طرح بھی یہ ممکن نہ ہو تو اپنی تجاویز لکھ کر اپنا نمائندہ بھیج دیں۔

والسلام محمد ادریس عفی عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(۱۰)

(مجلس شوریٰ وفاق المدارس کا اہم اجلاس)

مکرمی ومحترمی حضرت مہتمم صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! بحکم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، جناب والا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۷؍جنوری ۱۹۷۹ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے مدرسہ قاسم العلوم، شیرانوالا گیٹ، لاہور میں مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ کا اہم اجلاس منعقد ہوگا۔ جسمیں وفاق سے ملحق ہر مدرسہ فوقانی، وسطانی، ابتدائی کے مہتمم یا انکے نمائندہ کی شرکت ضروری ہے۔ جناب والا سے درخواست ہے کہ خود تشریف لائیں یا اپنے نمائندہ کو ضرور بھیجیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) مجلس عاملہ کی کاروائی کی توثیق (۲) دستور میں ترمیمات (۳) ناظر مدارس کی کارکردگی (۴) دیگر ضروری امور

الداعی الی الخیر محمد ادریس عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ۔ پاکستان ملتان

☆☆☆

ارباب محمد سعید۔ امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد

۱۸؍اگست ۱۹۷۵ء (تیمارداری)

محترمی ومکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم! آپ کی بیماری کی خبر اخبارات میں پڑھی میں خود گزشتہ چند ماہ سے جوڑوں کے درد کی تکلیف میں مبتلا ہوں ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ جماعتی سرگرمیوں سے بھی کچھ عرصہ کیلئے چھٹی لی ہے۔ اس وجہ سے میں خود حاضر خدمت ہونے سے قاصر ہوں میری اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔ اور ہم سب کی حقیر خدمات اپنے دین کیلئے قبول فرمادے۔ والسلام ارباب محمد سعید

مولانا محمد ارشد مدنی [1] فرزند مولانا حسین احمد مدنی

(آپ کا زمانہ تدریس میرا عہد طفولیت ○ اسم گرامی تو محفوظ صورت بالکل معدوم ○ دل ملنے کو تڑپتا ہے ○ مولانا اسعد مدنی کی مقبولیت و ہمت)

مخدوم ومکرم زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں۔ ابھی ابھی میں گھر سے چلا آرہا تھا۔ راستہ میں دامانی صاحب [2] نے آپ کا اور مولانا سمیع الحق صاحب کا سلام پہنچایا۔ فرمانے لگے کہ تم مولانا عبدالحق کو جانتے ہو چونکہ آپکا زمانۂ (تدریس) میرے ایام طفولیت کا دور ہے۔ اس لئے قوت حافظہ میں جناب کا اسم گرامی محفوظ تو ہے وہ بھی بقید حقانی لیکن صورت بالکل معدوم ہو چکی ہے اسلئے میں نے نفی میں جواب دیا پھر انہوں نے مولانا سمیع الحق صاحب کی معرفت تعارف کرایا تو ذہن متوجہ ہوا۔ محترما! آپ کی اس توجہ اور خلوص کا بے انتہا مشکور ہوں۔ حضرت رحمۃ اللہ [3] کے وصال کے بعد سے ان کے مخصوص شاگرد اور متعلقین سے ملنے کا بے انتہا متمنی ہوں۔ اس تمنا کو ایک عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہ چل بسے۔ دوسرے حضرات بھی چراغ سحری ہیں۔ لیکن ملکی تعلقات اس قدر کشیدہ ہیں کہ ہم بھائیوں کو اجازت دینے پر بالکل آمادہ نہیں ہوتے۔ اب موجودہ صورت حال میں بھی ایسی شخصیتیں موجود ہیں جن سے ملنے کو دل بے حد تڑپتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ حالات بالکل ناساز گار ہیں۔ اللہ جل شانہ سب کو بخیر وعافیت ملاقات کا موقع نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین، ہم آپ حضرات کی دعاؤں کے بہت محتاج ہیں ہرگز ہرگز فراموش نہ فرمایئے گا۔ بھائی صاحب بحمد للہ بخیریت ہیں۔ اللہ جل شانہ نے حضرۃ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حقیقی معنی میں جو مقبولیت ہمت وشجاعت عطا فرمائی ہے۔ بے مثل ہے اللھم زدفزد۔ آمین، مولانا سمیع الحق صاحب سے سلام عرض کردیجئے گا۔ اور دعاؤں کی درخواست۔

والسلام، طالب دعا کمترین ارشد غفرلہ متعلم دارالعلوم دیوبند

☆☆☆

مولانا سید ازہر شاہ قیصر (ماہنامہ) [4]

(۱)

(مولانا شیر علی شاہ کے نام ماہنامہ دارالعلوم کے اجراء کی سفارش ○ رسالہ کی توسیع اشاعت کی اپیل)

۳ ر دسمبر ۱۹۵۱ء

مولانا المحترم زید مجدکم، سلام مسنون، مولوی سید شیر علی شاہ کی درخواست آپ کی سفارش کے ساتھ موصول ہوئی۔ حسب خواہش ان کے نام رسالہ جاری کردیا گیا ہے، ربیع الاول کا رسالہ انہیں ۱۰ ر دسمبر کو ارسال کیا جائے گا۔ اطمینان فرمایئے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف

---

[1] حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا مدنی کے فرزند ثانی اس وقت دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث وناظم تعلیمات اور اپنے بڑے بھائی مولانا اسعد مدنی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد جمیعۃ علماء ہند کے بھی کرتا دھرتا ہیں۔ خط لکھتے وقت مولانا دارالعلوم دیوبند میں تحصیل علم میں مشغول تھے۔ [2] مولانا مدنی کے معتمد خاص مولانا عبدالحق دامانیؒ جنہیں پرائیوٹ سیکرٹری اور گھر و خانقاہ کے منتظم کا درجہ حاصل تھا۔ [3] حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ مراد ہیں۔

[4] مولانا ازہر شاہ قیصر۔ امام العصر امیر المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے فرزند اکبر۔ دارالعلوم دیوبند کے مجلّہ شہریہ ''دارالعلوم'' کے مدیر با تدبیر رہے۔ رسالہ دارالعلوم کے ابتدائی دور سے اس کی ترتیب وادارت کے ساتھ ساتھ اشاعت اور سرکولیشن کے لئے بھی ان تھک محنت میں لگے رہے۔ ان خطوط میں ایک ایک خریدار اور اس کی بہت ہی کم زر خریداری چار پانچ روپے سالانہ کے لئے ان کی کوششیں نمایاں ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ایسے خطوط بھی شامل کئے گئے کہ ہمارے اکابر بالخصوص دارالعلوم دیوبند کے حضرات نے دین کے فروغ کے لئے کتنی محنتوں سے اور جان جوکھوں میں ڈال کر مثالیں قائم کیں۔ اس میں اس زمانہ کے اہل علم اور دینی محنت کرنے والوں کے لئے بہت بڑے سبق ہیں۔ (س)

رسالہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔آں محترم سے میری گزارش ہے کہ رسالہ کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش فرمائیں۔ پاکستان کے ہر حصہ سے رسالہ کے خریدار بن رہے ہیں مگر سرحد کا صوبہ، جہاں ہزاروں فضلاء ومستفیدین دارالعلوم موجود ہیں، بالکل خاموش ہے اور پورے صوبہ میں دس پانچ سے زائد خریدار نہیں آں محترم فضلاو ہمدردان دارالعلوم کو وقتاً فوقتاً رسالہ کی خریداری کی ترغیب فرماتے رہیں۔اگر رسالہ کے خریدار معقول مقدار میں حاصل ہوجائیں تو نہ صرف رسالہ کی مالی حالت مظبوط و مستحکم ہو بلکہ اس علاقہ میں دارالعلوم کی ایک آواز اور وہاں سے براہ راست تعلق رکھنے کا ایک ذریعہ بھی پیدا ہوجائے۔ رسالہ کا چندہ ''دفتر رسالہ نداء حرم کراچی'' کومنی آرڈر سے ارسال فرمائیے اور کوپن پر اس کی صراحت فرمادیجئے کہ یہ رسالہ دارالعلوم کا چندہ ہے خریداروں کے نام اور پتے بھی تحریر فرمائیے۔

والسلام سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۲)

۵/مارچ ۱۹۵۳ء

(رسالہ دارالعلوم کی اشاعت کی توقع)

محترم المقام زید مجدکم، سلام مسنون، مزاج گرامی، رسالہ دارالعلوم کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مجھے آں محترم سے بڑی توقع تھی مگر میری یہ توقع پوری نہیں ہوئی شاید آں محترم اپنی مصروفیت کی وجہ سے میری امداد نہ فرماسکے ہوں۔اب میں اس عریضہ کے ذریعہ یاد دہانی کراتا ہوں۔آپ نے اگر توجہ فرمائی تو انشاء اللہ پھر دس پانچ خریدار ضرور مل جائیں گے آپ کی توجہ اور قابل اعتماد احباب کو اس طرف متوجہ کردینے کی ضرورت ہے۔رسالہ کا سالانہ چندہ اب ۵ روپیہ کردیا گیا ہے براہ کرم نئے خریداروں سے ۵ ہی روپے وصول فرمائیں رسالہ کی رقوم ''نداء حرم کراچی'' کو ارسال فرمائیے اور خریداروں کے نام و پتے بھی بھیج دیجئے امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

والسلام سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۳)

۸/جنوری ۱۹۵۵ء

(مشکل حالات میں ماہنامہ نے چار سال گذار دئے)

حضرت محترم زید مجدکم، سلام مسنون، رسالہ دارالعلوم کے سلسلہ میں میں گاہ بگاہ آپ کو تکلیف دیتا رہا ہوں۔واقعہ یہ ہے کہ ایک علمی اور دینی پرچہ کو قائم رکھنا بہت دشوار ہے۔ یہ بھی حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے چار سال گزار دیئے آپ بزرگ جب تک رسالہ کی توسیع اشاعت اور استحکام کیلئے کوشش نہیں کریں گے رسالہ کی طرف سے فراغت نہیں ہوگی۔ میں آپ سے اس لئے عرض کرتا ہوں کہ دارالعلوم کا بھی آپ پر کچھ حق ہے اور احقر کا بھی۔آپ کے علمی مشاغل یقیناً کثیر ہیں لیکن مولانا اس کا خیال فرمائیں کہ اگر رسالہ بند ہوگیا تو یہ دارالعلوم کی بدنامی ہوگی۔معمولی معمولی جماعتیں اور ادارے کئی کئی پرچے چلا رہے ہیں کیا دارالعلوم ایک ماہانہ رسالہ بھی نہیں چلاسکتا۔براہ کرم اب تھوڑا سا وقت رسالہ کیلئے صرف فرمائیں اسے میری خاص درخواست تصور فرمائیں اور اپنے مکارم اخلاق سے اس درخواست کو قبول کریں۔ کم از کم ۲ خریدار مجھے آپکی طرف سے ملنے چاہیے۔کیا آپکے ذریعہ دارالعلوم کو آپکے حلقہ اثر سے ۳۰ روپے بھی نہیں مل سکتے ہیں صرف ضرورت آپ کی توجہ کی ہے مجھے امید ہے کہ عریضہ کے جواب میں آپ مجھے مطمئن فرمائیں گے۔ والسلام سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۴)

۳/مئی ۱۹۵۵ء

(ادارت اور نظامت کی ڈبل ذمہ داریاں)

حضرت محترم زید مجدکم، سلام مسنون گرامی نامہ ملا، ہرسہ پرچوں کو جاری رکھنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔آپ نے رسالہ کے متعلق جو مفید مشورے دیئے وہ سر آنکھوں پر۔ میں رسالہ کو زائد سے زائد پروقار بنانے کی کوشش کرتا ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ رسالہ کا عملہ کم ہے ادارت

اور نظامت کی ذمہ داریاں مجھ ہی پر ہیں۔ مضامین کی طرف توجہ کرتا ہوں تو انتظام خراب ہوتا ہے انتظام میں وقت لگاتا ہوں تو مضامین کی ترتیب و تصحیح التواء میں پڑ جاتی ہیں۔ پھر بھی میں اپنے کام میں مستعد ہوں۔ انشاء اللہ اس سے زائد محنت کروں گا۔ آپ حضرات بھی رسالہ سے دلچسپی لیں اور اپنی امداد سے میرا کام سہل فرمادیں تو مناسب ہو۔ آپ خیال فرمائیں کہ اکیلا ایک آدمی کیا کیا کرے۔ اگر خریداروں ہی کی طرف سے مجھے بے فکری ہو جائے تو میرا بڑا وقت بچے اور میں بہتر کام کرسکوں۔ سید محمد از ہر شاہ قیصر

(۵)

(والدہ ماجدہ (اہلیہ امام کشمیریؒ) کی علالت اور صحت)

۸ مئی ۱۹۵۷ء

حضرت المحترم، سلام مسنون، گرامی نامہ اور مبلغ عریضہ کی رسید ملی شکریہ، والدہ محترمہ مدظلہا کو اب کافی صحت ہے۔ تلی میں کینسر کا جو زخم پیدا ہو گیا تھا وہ مندمل ہو چکا ہے۔ عام صحت کمزور ہے اس کے لئے علاج جاری ہے آپ سب بزرگوں کی دعاوں کی شدید ضرورت ہے۔ خریداروں کے رسالے ارسال ہوں گے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام سید محمد از ہر شاہ قیصر

(۶)

(قاری طیب کے سمدھی کیلئے چترالی چوغہ کی فرمائش)

۳ دسمبر ۱۹۵۸ء

حضرت محترم زید مجدکم، سلام مسنون، حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ کے سمدھی یعنی مولوی محمد سالم صاحب کے خسر جناب حاجی پیشکار محمد اختر صاحب کو ایک اس قسم کے پشاوری چوغہ کی ضرورت ہے جیسا میں نے منگایا تھا مگر میرے چوغہ کا کپڑا زیادہ اچھا نہیں تھا۔ اس لفافہ میں پیشکار صاحب موصوف کا ناپ ارسال ہے۔ از راہ کرم چوغہ مہیا فرما کر جو پتہ پیشکار صاحب منسلکہ خط میں تحریر فرما رہے ہیں اس پر بھیج دیا جائے۔ قیمت لاہور کے اسی پتہ سے آپکی خدمت میں پہونچ جائے گی۔ مناسب معلوم ہو تو پہلے قیمت طلب فرمالیجئے یا دل چاہے تو بعد میں جیسا آپ حکم فرمائیں گے اسکی تعمیل ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے آپ کی بزرگانہ توجہات پر اعتماد کر کے یہ عریضہ لکھتا ہوں۔ امید ہے کہ از راہ مکارم اخلاق اس تکلیف کو گوارا فرمائیں گے۔ بخدمت برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام سید محمد از ہر شاہ قیصر شاہ منزل دیوبند

(۷)

(حقانیہ میں کی گئی قاری طیب صاحب کی تقریر کا مسودہ ○ دارالعلوم سے آپکا تعلق ختم یا مضمحل نہیں ہوسکتا)

۲۶ فروری ۱۹۵۹ء

مخدومی زید مجدکم، سلام مسنون، آپ نے کئی دفعہ تحریر فرمایا کہ مہتمم صاحب کی تقریر کا مسودہ مجھے بھیجا جائے۔ مہتمم صاحب کا زیادہ وقت باہر گزرتا ہے کچھ دیوبند میں تو وہ بے حد مصروف، دو تین دفعہ میں نے عرض کیا مگر مشغولیت کا عذر کیا۔ کسی وقت مسودہ انہوں نے دیکھ لیا تو روانہ کروں گا۔ بھائی مولانا سمیع الحق صاحب نے رسالہ دارالعلوم سے بالکل توجہ ہٹالی ہے شاید یہ شکایت ہے کہ رسالے پابندی سے نہیں پہونچتے۔ روانگی رسالہ میں کوئی کوشش ایسی نہیں جو اس عمل میں نہ لاتا ہوں مگر رسالے پھر بھی ضائع ضرور ہوتے ہیں۔ ان کا علاج یہ ہے کہ خط لکھ کر دوسرا پرچہ منگالیا جائے۔ بہرحال دارالعلوم بحیثیت مادر علمی اور ایک دینی ادارہ کے آپ حضرات کی توجہات کا مستحق ہے۔ دارالعلوم سے آپ کا تعلق ایسا نہیں کہ ختم یا مضمحل ہو۔ ہم اپنی پریشانیوں کا اظہار نہیں کرسکتے۔ مختصر یہ کہ آپ بزرگوں کی توجہات کی ضرورت ہے۔ از راہ کرم قدیمی خریداروں کو رسالہ دارالعلوم سے چندہ وصول فرما کر لائل پور روانہ کرائیں۔ کچھ جدید خریدار بھی ملنے چاہیے۔ گزشتہ چھ سات ماہ میں۔ آپ حضرات کی طرف سے ایک خریدار بھی نہیں ملا۔ دارالعلوم آپ حضرات کے اس عدم تعاون کو کیوں نہ محسوس کرے؟ میری

غلطیاں بجا مگر بزرگوں کا کام غلطیوں کی اصلاح ہے نہ کہ ترک تعلق۔ اور پھر رسالہ کی روانگی میں تو حقیقۃً دفتر کی کوئی بھی غلطی نہیں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام۔ سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۸)

۱۸ر جون ۱۹۶۳ء (''دارالعلوم'' رسالہ کو سنبھالا دینا ضروری ہے)

حضرت المحترم سلام مسنون، عرصہ کے بعد یہ عریضہ لکھتا ہوں مجھے بہت رنج ہے کہ رسالہ دارالعلوم آپ کی توجہات سے بالکل محروم ہے۔ اور احقر آپ کی دعاؤں سے تہی دست، میں گزشتہ ۸ ماہ سے مسلسل بیمار ہوں۔ آپ اور سب بزرگ و احباب میرے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ میری بیماری میں رسالہ دارالعلوم کو شدید نقصان پہونچا ہے تقریباً چار سو خریدار ٹوٹ گئے ہیں آپ سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ اپنا چندہ بھی لائل پور روانہ فرمائیں اور کم از کم ۸ خریدار اور بھی عنایت فرمائیں رسالہ کو اگر اس وقت نہ سنبھالا گیا تو سولہ سترہ سال سے خدمت علم و دین کا جو مختصر سا کام ہو رہا ہے وہ بند ہو جائے گا۔ آپ خود توجہ فرمائیں گے تو آٹھ خریداروں کا ملنا مشکل نہ ہوگا۔ سب چندے مولانا محمد انوری مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ لائل پور کو روانہ فرمائیں۔ کوپن منی آرڈر پر مولانا کو یہ ضرور تحریر فرمائیں کہ یہ رسالہ دارالعلوم کی رقم ہے مولانا کو یہ نہ لکھا گیا تو وہ منی آرڈر وصول نہیں کریں گے۔ ڈاکخانہ کی رسید اور خریداروں کے نام مجھے مرحمت فرمائیں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کو میرا سلام۔ آج رسالہ دارالعلوم بابت ماہ جون آپ کی خدمت میں مرسل ہیں آپ کی توجہ فرمائی کا بے چینی کے ساتھ منتظر ہوں۔ سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۹)

۲ر جولائی ۱۹۶۳ء (ماہنامہ رسالہ کی طرف سے پریشانی)

گرامی نامہ ملا، آپ کی بزرگانہ توجہات کیلئے شکر گزار ہوں۔ اور دعاء خیر کا طلب گار، حق تعالیٰ آپ کے بزرگانہ سایہ کو دیر تک قائم رکھیں۔ مولانا! رسالہ کی حالت اس وقت بہت شکستہ ہے اس طرح کام نہیں چلے گا کہ آپ اس کی اشاعت کیلئے کوشش نہ فرمائیں۔ براہ کرم کم از کم دس خریدار مرحمت فرمائیں۔ اس رسالہ کی طرف سے سخت پریشان نہ ہوتا تو آپ کو پریشان نہ کرتا۔ ضرور توجہ فرمائیں برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۱۰)

۲۷ر فروری ۱۹۶۵ء (اصحاب باطن حضرات کی دعاؤں کی ضرورت)

مخدومی سلام مسنون، رسالہ ہر وقت آں مکرم کی توجہات کا مستحق ہے۔ احقر گھر کے بعض معاملات کی وجہ سے شدید پریشان اور ایک بڑے قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہے۔ آپ کے اخلاص اور بزرگانہ محبت پر اعتماد کر کے درخواست کرتا ہوں کہ بعد نماز کئی دفعہ احقر کیلئے دعا فرمائی جائے کہ خدا تعالیٰ سب پریشانیوں کو ختم اور جملہ مقاصد میں کامیاب فرمائیں۔ یقین رکھتا ہوں کہ احقر آپ کی اور دوسرے اصحاب باطن حضرات کی دعاؤں سے محروم نہیں رہے گا۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ احقر آپ کے جواب کا منتظر ہے۔

سید محمد ازہر شاہ قیصر

(۱۱)

۱۹ر اپریل ۱۹۶۵ء (رسالہ الحق کے اجراء کی خوشخبری مفید مشورے)

مولانا المکرم زید مجدکم، سلام مسنون، گرامی نامہ کئی دن ہوئے ملا تھا۔ اپنی تشویشات و تفکرات میں جواب فوراً نہ دے سکا۔ یادآوری کا

شکریہ۔ اور اپنے حالات کی بہتری کیلئے بزرگانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اہلیہ کی صحت بھی خراب ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ پچھلا خط جس میں احقر نے دارالعلوم کا چندہ بھیجنے کی فرمائش کی تھی اس پر میں نے آپ کا نمبر خریداری بھی لکھا ہوگا جو یہاں اس وقت تلاش کے باوجود نہیں ملا۔ از راہ کرم برادرم مولانا سمیع الحق کو تاکید فرمایئے کہ وہ یا تو میرے اس خط سے یا ہر ماہ رسالے پر جو پتہ ٹائپ ہوتا ہے وہاں سے آپ کا نمبر خریداری نقل کر کے ایک کارڈ پر مجھے لکھ بھیجیں تاکہ میں یہاں آپ کا چندہ جمع کر سکوں۔ مولانا سمیع الحق صاحب سے بعد سلام عرض ہے کہ رسالہ الحق کے اجراء کی خبر سے دلی خوشی ہوئی کتابت و طباعت اور رسالہ کی ترتیب پر خاص توجہ دیجئے۔ کتابت ہمیشہ کسی اچھے کاتب سے کرایئے۔ ہر رسالہ میں کسی بزرگ دارالعلوم کے حالات مفصل مضمون کی شکل میں شائع کریں۔ میرا پتہ اگر ہندوستانی رقوم کی شکل میں چھاپنا ہو تو یہ پتہ لکھئے۔　　　سید محمد از ہر شاہ قیصر شاہ منزل دیو بند

دارالعلوم کا پتہ نہ لکھا جائے ذاتی پتہ تحریر کیا جائے۔ رسالہ دارالعلوم ماہ جون میں آپ کا اشتہار شائع ہوگا۔ آپ بھی دارالعلوم کا اشتہار خود لکھ کر شائع کر دیجئے۔ مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی دعا کی درخوست۔　　　سید از ہر شاہ قیصر

(۱۲)

(اہلیہ مولانا انور شاہ کشمیری کی رحلت O اماں جیؒ کی شخصیت)

۱۰؍ جولائی ۱۹۶۷ء

حضرت المخدوم دامت برکاتہم، سلام مسنون، آپ کا اور برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب کا گرامی نامہ ایک ڈاک سے ملا۔ آپ حضرات نے اماں جی کی رحلت پر جس محبت و اخلاص کا ثبوت دیا۔ اس کیلئے بے حد شکریہ، اماں جی کی شخصیت صرف گھر اور کنبہ کیلئے نہیں بلکہ اباجیؒ کے پورے حلقہ علمی کیلئے محترم تھی۔ بڑی سخی، فیاض، غریب پرور، منتظم مزاج اور دیندار زندگی پائی تھی۔ ہمیں اباجیؒ کی تربیت نہیں ملی اماں جی ہی نے ہماری ساری ضروریات پوری کیں۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ اباجی کے متوسلین نے ان کی رحلت کا صدمہ شدت سے محسوس کیا ہے۔ اب تک مختلف مقامات سے دو سو سے زائد ختم قرآن کی اطلاع آچکی ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔ برادر مکرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام اور ان کی توجہات کیلئے شکریہ، الحق میں اگر نمایاں طور پر اماں جی کیلئے ایصال ثواب کی درخواست چھپ جاتی تو بہت اچھا تھا۔ یہاں کی زندگی اب عجیب ہے معمولی ضرورتوں کا پورا کرنا بھی مشکل ہے بس دعا فرمائیں۔

میرے ایک بچہ بڑا ہے جو پڑھنے پر متوجہ ہیں۔ ایک لڑکی قابل شادی ہے ہر دو کیلئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ ان کا مستقبل بہتر فرمائیں۔

سید محمد از ہر شاہ قیصر

(۱۳)

(دارالعلوم دیو بند میں اندرونی نظم کی کمزوری مختلف عناصر کارفرما ہیں ۷۴ء کے بعد کے ملک میں ادارہ کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے O مولانا کشمیری کے تفردات حدیث پر مضمون کی خواہش)

۳۰؍ اگست ۱۹۶۹ء

حضرت محترم سلام مسنون، کبھی کبھی خط لکھنے کی جرات کرتا ہوں مقصد صرف دعا طلبی ہوتا ہے۔ اہلیہ کافی دنوں سے بیمار ہے۔ میری زندگی عجیب ہے۔ گھر میں تقریباً ۱۶ افراد کا بار کفالت تنہا مجھ پر ہے۔ پھر میری صحت بھی خراب ہے۔ اس قسم کے حوادث سامنے آجاتے ہیں۔ تو ہمت اور شکست کھا جاتی ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ اہلیہ کی صحت و تندرستی، بڑی شادی شدہ لڑکی اپنے سسرال کے حالات سے اطمینان اور اس سے چھوٹی بچی کی شادی سے مجھے فراغت عنایت فرما دیں۔ بس اب اس زندگی میں بچیوں ہی کا فکر ہے۔ مجھے ایک پشاوری کمبل کی شدید ضرورت ہے بستر کی اونی چادریں اب میرے ضعیف جسم کیلئے سردی میں کارآمد نہیں ہیں ایک بھاری سیاہ رنگ کا ہو یا سفید ہو

یا شتری رنگ کا۔ خرید فرما کر میرے محترم بھائی حکیم سید محمد اختر حسین صاحب کو پشاور میں عنایت فرما دیں۔ وہ مجھے بھیج دیں گے۔ قیمت کی اطلاع فرما دیں آپ کو ادا کروں گا۔ مگر اس ضرورت کی طرف آپ کی توجہ فرمائی ضروری ہے۔ دارالعلوم میں خیریت ہے مگر اندرونی نظم قابو سے باہر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مختلف عناصر اس میں کارفرما ہیں۔ حضرت مہتمم صاحب قیام نہیں فرماتے۔ دو ماہ بھی ان کا قیام یہاں نہیں ہوتا۔ اب انتظام کیسے چلے؟ یہ بزرگوں کی امانت ہے اور ۱۹۴۷ء کے بعد اس ملک میں اس ادارہ کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ حق تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو۔ دعا میں ہم سب کو یاد فرما دیں۔ کمبل کا کام آپ کی بزرگانہ شفقت کے ذمہ ہے۔

والسلام سید محمد ازہر شاہ قیصر شاہ منزل دیوبند

الحق میں ایک مضمون آپ کے قلم سے ابا جیؒ کے تفردات حدیث پر ضرور آنا چاہیے۔ یہ ایک محدث ہی کا کام ہے وہی کر سکتا ہے۔

(۱۴)

(پشاوری کمبل کی خواہش)

۱۵ ستمبر ۱۹۶۹ء

حضرت محترم، سلام مسنون، عریضہ سابق میں ایک کمبل کیلئے گزارش کی گئی ہے۔ اور اہلیہ کی صحت کیلئے درخواست دعا۔ آپ کو غیر متعلق کام کیلئے تکلیف دینا مناسب نہیں۔ مگر بحالت موجودہ جناب والا ہی اس سلسلہ میں تکلیف فرما سکتے ہیں۔ کمبل خرید فرما کر برادرم حکیم سید محمد اختر حسین صاحب پشاور کو عنایت فرمایا جائے۔ قیمت سے مجھے اطلاع فرمائی جائے وہیں پیش کر دوں گا۔ قیمت کا فکر نہ فرمایا جائے۔ اہلیہ برابر بیمار ہے اور میں پریشان ہوں۔ دعاء خیر سے یاد فرما دیں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

والسلام سید محمد ازہر شاہ قیصر

☆☆☆

مولانا محمد اسحاق صاحب [1] خطیب ہزارہ

(اسمبلی کی کامیابی پر مبارکباد)

۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء

مکرمی و محترمی جناب شیخ الحدیث صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ادام اللہ ظلکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس۔ اخبارات کے ذریعہ آئین ساز اسمبلی کیلئے حلقہ نمبر ۴ پشاور سے آپکی کامیابی کی اطلاع پا کر ہمیں از حد خوشی ہوئی ہے میری طرف سے اس عظیم کامیابی پر مبارکباد قبول فرما دیں۔ میں چونکہ کمزور ہوں اور ضعف زیادہ ہے ورنہ خود حاضر خدمت ہوتا۔ اور ہدیہ تبریک پیش کرتا۔ حامل رقعہ ہذا میرے عزیز ہیں حافظ اور قاری بھی ہیں اور ایف اے بھی ہیں۔ درس نظامی کی کتابیں بھی مجھ سے پڑھی ہیں۔ انہیں یہاں ایک ہائی سکول میں معلم اسلامیات کی اسامی پر متعین کیا ہے انکا آرڈر بھی ہو چکا ہے لیکن سند نہ ہونے کی وجہ سے کچھ مشکل پیش آ گئی ہے لہذا آپ سے استدعا ہے کہ از راہ کرم انہیں سند فراغت [2] عنایت فرما دیں اور جو مدرسہ کے قواعد کے مطابق ہدیہ وغیرہ ہو وصول فرما لیں۔ بندہ آپکا شکر گزار رہیگا۔ فقط والسلام ابوالوفاق محمد اسحاق عفی عنہ ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ ایبٹ آباد

---

[1] ہزارہ ایبٹ آباد کے نہایت دبنگ شخصیت اظہار حق کیلئے سیف براں تھے۔ [2] دارالعلوم سے فراغت تعلیم کے بغیر کسی کو کبھی سند نہیں دی گئی۔

ایڈمرل محمد اسحاق ارشد[1] (ایم آئی ارشد) کراچی

(۱)

۲۲/اگست ۱۹۸۱ء　　(صدارتی تمغہ پر مبارکباد)

My dear Maulana Abdul Haq,

Please accept heartiest congratulations on the well-deserved award of Sitara-i-Imtiaz, as declared in the 14th August 1981 Honour List.

With best wishes,　　Yours sincerely,

M.I. Arshad

(۲)

براہ کرم میری جانب سے ۱۴اگست کی اعزازی لسٹ میں آں جناب کو اعلیٰ کارکردگی پر ستارہ امتیاز ملنے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

ریئرایڈمرل۔ایم آئی ارشد چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ

☆☆☆

ڈاکٹر مولانا حافظ اسرار الحق[2] اکوڑہ خٹک

(تراویح میں قرآن سنانے کی خواہش O دیوبند سے فراغت O۔حضرت مدنی کے آمالی حدیث)

حضرت المحترم مکرمی و معظمی قبلہ استاذی المحتشم دامت برکاتکم و فیوضاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون عرض آنکہ بدست محترم مولوی حیات شاہ صاحب[3] جناب والا کا گرامی نامہ موصول ہوا۔مافیہ سے بندہ مطلع ہوا۔یہ امور تو شاید بندہ کے ذہن میں بھی نہ تھے کل بھی جناب والا نے ماسٹر عبدالرزاق صاحب[4] سے فرمایا تھا مگر بدقسمتی سے بندہ کل صبح چائے کے بعد ٹیکس کے سلسلہ میں نوشہرہ چلا گیا تھا قریبا ظہر بعد سخت دھوپ میں وہاں سے واپسی ہوئی ویسے ہی چند روز سے طبیعت زکام زدہ تھی چونکہ کل آمدورفت بھی سائیکل پر ہوئی ۱۶ میل کے مجموعی سفر نے کافی متاثر کیا ازاں بعد عصر کو ایک مریض کے ہمراہ دریا کے پار چلا جانا پڑا۔وہاں سے شام بعد واپسی ہوئی۔عشاء کو جناب

۱۔ چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ، دینی مزاج اور اہل علم سے تعلق رکھنے والی شخصیت

۲۔ اکوڑہ خٹک کے مولانا اسرار الحق مرحوم نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت پائی اللہ تعالیٰ نے تحریر کے ملکہ سے نوازا تھا۔اساتذہ دیوبند کے درسی افادات من وعن قلمبند کرتے ترمذی، ابوداؤد وغیرہ پر ان کے آمالی موجود ہیں۔حضرت شیخ الحدیثؒ کا خصوصی تقرب حاصل کیا تقسیم ہند کے بعد دارالعلوم حقانیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ اولین اساتذہ میں سے تھے۔ناچیز کو بھی ایک آدھ ابتدائی کتابوں میں تلمذ کا شرف حاصل ہوا۔خاندانی مشغلہ طبابت تھا خود بھی مریضوں کا علاج معالجہ کرتے رہے۔اس عرصہ میں حضرت شیخ کے خاص معتمد رہے۔عربی ادب پر خاصی دسترس حاصل تھی، دیوبند کے وقت سے مولانا سلیم اللہ خان فاروقی کراچی ان کے خصوصی احباب میں سے تھے دونوں حضرت شیخ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے اور اکوڑہ خٹک بھی مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کا آنا جانا یاد پڑتا ہے کہ اس تعلق کو بناتے رہے بڑے عبقری انسان تھے۔مگر کشاکش روزگار اور دنیاوی الجھنوں کے وجہ سے علمی صلاحیتیں بھی الجھ کر رہ گئیں۔　(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۳۔ چترال سے تعلق، دارالعلوم سے فراغ ہونے والی اولین 8 رکنی بیج میں شامل تھے۔　۴۔ جناب ماسٹر عبدالرزاق نگین ساکن اکوڑہ خٹک شیخ اور دارالعلوم کے اولین متعلقین وابستگان اور خدام میں سے تھے اردو پشتو ادب میں مہارت، اعلیٰ شعروشاعری کا ذوق رکھتے تھے۔

والا کے حکم سے مطلع ہوا نیز آپکی علالت طبع کی بھی خبر پائی بہت جی چاہا مگر دن بھر کی تھکاوٹ سے پاؤں قدرے متورم ہو چکے تھے طبیعت کے تکاسل نے اس سعادت سے مشرف ہونے سے محروم رکھا۔

باقی ختم قرآن مجید کے بارے میں عرض یہ ہے کہ حضور کے حکم سے اس خادم کو کب سرموسرتابی ہوسکتی ہے البتہ چونکہ اس سال مختلف مصروفیتوں کے باعث منزل کچھ زیادہ پختہ نہیں اسلئے اگر بزرگوارم والد صاحب از حد باعث نہ ہوں تو ارادہ ہی نہ تھا ادھر منزل کی غیر پختگی کا بھی ڈر ہے اور موسم کا بھی خیال ورنہ تو اپنی مسجد دربار کے بہت سے احباب نے کئی ماہ پہلے سے کہہ رکھا ہے اور مسجد قصابان کے حضرات بھی باعث ہیں۔ دیکھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ بندہ ابھی کچھ دیر بعد حاضر خدمت ہوگا۔ اس تاخیر سے جناب کو جو تکلیف ملی اسکے لئے معافی کا خواستگار ہے۔ چونکہ ان دنوں بعض مشکلات اور تفکرات کے چکر میں گھرا ہوا ہوں اگر چہ ابھی تک خود حاضر ہو کر عیادت کرنے کی سعادت حاصل نہ کرسکا۔ تاہم سردست بندہ کے حاضر ہوسکنے تک اس عریضہ حقیرہ کو نائب مناب تصور فرما کر ممنون فرماویں گے۔ اگر خدانخواستہ کچھ ناراضگی ہو تو معاف فرماویں۔ والسلام خویدم کم العاصی محمد اسرار الحق غفرلہ

انکے نام شیخ الحدیث کے چند خطوط ذیل میں دیئے جارہے ہیں جس سے ایک شاگرد سے استاذ کی مخاطبت میں تواضع اور انکساری حضرت شیخ کے مکارم اخلاق اور عظمت کا بین ثبوت ہے (س)

(استاد کی شاگرد سے مخاطبت میں تواضع وانکساری کے نمونے اور شیخ کی عظمت کا بین ثبوت)

(مکتوبات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق بنام ڈاکٹر مولانا حافظ اسرار الحق)

(۱)

اکوڑہ خٹک۔ ۲ رمضان ۱۳۶۶ھ

محترم المقام برادرم مولانا صاحب۔ بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ بندہ بخیر وعافیت ہے امید ہے کہ آپ بھی بعافیت دیوبند سے پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ کا کوئی گرامی نامہ نہیں آیا موانع بخیر باد۔ امید ہے کہ والد بزرگوار بھی بخیریت ہوں گے۔

دیوبند سے فراغت پر مبارکباد: آپکو اور جناب کے والد صاحب کو فراغت دورہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکے علم کو باعث فیض واحیاء سنت کا ذریعہ اور وسیلہ بنائے۔ گزارش ہے کہ تین یا چار تولہ دواء المسک جواہر والا معتدل اور ۳۰ تولہ خمیرہ بنفشہ پشاور کے حکیم سے خرید کر لاری کے اڈہ میں یا اسٹیشن میں کسی واقف شخص کو جو اکوڑہ آتا ہو دے کر بندہ کو بھیج دیں۔ ارسال سے متعلق خط کے ذریعہ اطلاع دیں والد ماجد کو سلام۔ والسلام عبدالحق

(۲)

اکوڑہ خٹک۔ ۱۴ رمضان ۱۳۶۶

بخدمت شریف برادرم مولانا حافظ محمد اسرار الحق صاحب

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ جناب کے دونوں گرامی نامہ بھی ملے اور دوائی بھی موصول ہوئی۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ آپ کو تکلیف دی امید ہے معاف فرمائیں گے۔

سالانہ امتحان میں اول آنے کی امید: برادرم بندہ کی قلبی تمنا ہے اور موجب فرح وسرور ہوگا کہ آپ اول نمبر پر آجائیں امید ہے باری تعالیٰ سے کہ وہ فضل کریں گے۔ بہر تقدیر اس پر باری تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ خداوند کریم نے آپ کو قابلیت واستعداد کامل وجذبہ عمل عطا فرمادیا ہے۔ جو اصل چیز ہے اور باقی چیزیں نمائشی ہیں اگر میسر ہو تو خوشی کی چیز اور اگر نہ ہو تو بھی قابلیت واستعداد کی موجودگی بہت بڑا انعام ہے۔ رب العزت سے اس کے عدم حصول پر کوئی افسوس نہیں کرنا چاہیے۔ مسلم شریف میں آپ کے نمبر ۵۳ ہیں باقی خدا کرے کہ بقیہ کتب میں بھی آپ کے نمبر اعلیٰ ہوں اگر والد صاحب اجازت دیتے ہوں تو آئندہ سال بقیہ کتب پڑھنے کے لئے دیوبند جانا انسب ہے۔

شیخ الحدیث کی خالہ کا انتقال: بندہ سے عریضہ لکھنے میں دیری ہوئی بندہ کی خالہ کا انتقال ہوا تھا اس لئے چند دن مردان میں رہا اپنے والد ماجد کو بندہ کا سلام عرض کردیں عبدالجمیل لوندخوڑ میں تھا ہے۔ میرے والد ماجد کی طرف سے سلام قبول باد۔ بندہ عبدالحق

(۳)

دیوبند جانا اور ذرائع آمدورفت کی مسدودیت: محترم القام برادر مولانا حافظ محمد اسرار الحق صاحب

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ حامل رقعہ جس سے آپ کی ملاقات دیوبند میں ہو چکی ہوگی۔

دیوبند جانے کا ارادہ کرتے ہیں ذرائع آمدورفت کی مسدودیت نے سب کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ بہر تقدیر اگر ممکن صورت ہو تو اس کی واقفیت پشاور کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ آپ مولانا موصوف پر پشاور کا سیر بھی خوب کرائیں اور ہوائی جہاز کے ذریعہ رفت آمد کا کوئی جدید انتظام ہو یا گاڑی یعنی ریل کا انتظام ہو سکے۔ کرایہ وغیرہ بھی معلوم کریں اگر پشاور سے لاہور ریل میں سفر اختیار کیا جائے اور لاہور سے جہاز کے ذریعہ تو یہ کیسے ہوگا؟ تفصیلاً معلوم فرمائیے گا۔

والسلام بندہ عبدالحق

(۴)

حضرت مدنی کی تقاریر ترمذی

محترم القام مولانا المحترم زید مجدکم۔ گزارش ہے کہ تقاریر ترمذی و بخاری کی تمام جلدیں بندہ کے پاس ہیں۔ مگر ایک جلد غیر مجلد ترمذی شریف کی جس کی شروع باب اوقات الصلوٰۃ سے ہے وہ آپ کے پاس ہے۔ براہ کرم اس کو بدست حامل رقعہ ہذا ارسال فرماویں اگر آپ مسجد میں تشریف فرما ہوں تو بعد از فراغ سمیع الحق کو اپنے ساتھ لے جا کر عنایت فرماویں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ والسلام بندہ عبدالحق

(۵)

محترم القام حضرت مولانا المحترم زید مجدکم۔ بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ ماہ رمضان المبارک کا ورود مسعود ہو رہا ہے۔ جناب والا شان کو خداوند کریم نے نعمت عظمیہ (حفظ قرآن) سے نوازا ہے۔ تعمیل سنت تو آپ فرماتے ہوں گے۔

تراویح میں ختم قرآن کا تقاضا: بر سبیل مذاکرہ ابتداء سال میں آپ نے اغلباً فرمایا بھی تھا کہ یہ احسان بندہ پر بھی فرمائیں گے۔ یعنی ختم قرآن مجید تراویح میں ہماری مسجد میں سنائیں گے۔ ابھی تک میری گفتگو اس سلسلے میں کسی سے نہیں ہوئی۔ جواب سے مشرف فرمائیں۔ عبدالحق

(۶)

تقریری امتحان کی دعوت: مخدومی المکرمی مہربانم جناب حافظ صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ گزارش ہے کہ آج ۳ رجمادی الاولیٰ سے تا ۷ رجمادی الاولیٰ شش ماہی امتحان لیا جائیگا۔

عرض ہے کہ حقیقی کا امتحان جس وقت آپ کو فرصت ہو لیں لیکن اگر جناب والا تاریخ سے مطلع فرمائیں گے تو اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

والسلام: آپ کا ادنیٰ ترین خادم عبدالحق عفی عنہ

(۷)

محترم القام حضرت مولانا المحترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:

سپاسنامہ کا لکھنا: ابھی موضع بٹ خیلہ کے قاضی صاحب کا ایک خط پہنچا ہے جس میں ایک سپاسنامہ کا لکھا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بغیر آپ کے کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ اور آنجناب کے عوارضات بھی از حد ہیں حیران ہوں کہ کیا کروں بہر تقدیر آپ کی خدمت میں عریضہ بھیج رہا ہوں اگر برادرم تھوڑا سا وقت بھی اس کے لئے فارغ کر کے تحریر فرماسکیں تو بہتر ہوگا۔ والسلام: آپ کا خادم عبدالحق عفی عنہ

(۸)

محترم القام بزرگوار مہربانم حضرت مولانا المحترم دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دارالعلوم حقانیہ کا اجلاس دستار بندی: مہربانم اگرچہ آنجناب کے مشاغل از حد زیادہ ہیں مگر جس پودہ کو آپ نے اپنے دست مبارک سے لگایا ہے اور جس کی آبیاری آپ فرماتے رہتے ہیں اور آپ کے احسانات اس پر از حد ہیں اسی آپ کے دست مبارک کے لگائے ہوئے پودے یعنی دارالعلوم حقانیہ کا اجلاس دستار بندی ہو رہا ہے۔ جس کی تاریخ انعقاد ۱۱۔۱۲ مئی ۵۴ء۔ امید ہے کہ حسب سابق اپنی سرپرستی سے ناچیز کو اور دارالعلوم کو عزت بخشیں گے۔ خداوند کریم برادرم کی مشکلات کو دور فرماوے۔ اور عافیت کاملہ سے آنجناب کو نوازے آمین۔ بندہ ناچیز عبدالحق عفی عنہ از دارالعلوم حقانیہ

(۹)

محترم القام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بیٹوں کی شادی کے تہنیت پر شکریہ: بچوں کے عقد نکاح کے بارہ میں نامہ تہنیت نے بے حد ممنون فرمایا۔ آپ کے اس پر خلوص محبت کا تہہ دل سے ممنون ہوں حق تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرماوے اور محبت کے ان روابط میں بیش از بیش اضافہ ہو۔ دعوات صالحہ سے یاد فرماتے رہیں۔ آپ کی یاد فرمائی کا شکر گزار ہوں۔

والسلام: بندہ عبدالحق غفرلہ

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ پشاور

مولانا اسعد مدنی [1]

(۱)

(مدرسہ حقانیہ کے احوال پر مولانا حسین احمد مدنی کی خوشی اور دعائیں ○ تشریف آوری سے معذرت)

۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

حضرت استاذی المکرم زید مجدہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ رمضان شریف میں باعث سرفرازی ہوا تھا[2] حضرت حفظنا اللہ بعموم فیوضہ بخیر و عافیت ہیں۔ والا نامہ حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ حضرت نے ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں اب بہت ضعیف ہو گیا ہوں۔ اتنے طویل سفر کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ مشاغل بھی اسکی اجازت نہیں دیتے۔ اسی لئے حاضری سے معذور ہوں آپکے مدرسہ کے احوال سنتا رہتا ہوں اور خوش ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپکو دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق اور قبولیت سے نوازے۔ ہم سب خدام بخیریت ہیں آپ حضرات برابر یاد آیا کرتے ہیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ فقط والسلام خادم طالب دعا اسعد غفرلہ

(۲)

(حضرت شیخ الاسلام کی علالت)

۱۷/ ستمبر ۱۹۵۷ء

ذوالمجد والکرم استاذنا المحترم زاد اللہ عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ مورخہ ۵ ستمبر کل باعث سرفرازی ہوا۔ یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ سفر مدراس میں حضرت (حفظنا اللہ بطول حیاتہ وعموم فیوضہ بصحتہ) کو ضیق النفس[3] کی سی شکایت ہوگئی۔ یہاں پہنچ کر ڈاکٹروں کو دکھا دیا۔ تو انہوں نے ایکسرے وغیرہ کر کے اسکو عارضہ قلب قرار دیا۔ چنانچہ علاج سے فائدہ بھی ہوا۔ مگر کئی مرتبہ مرض نے عود کیا اسی لئے حکیم مولینا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب[4] کو لکھنؤ سے اور پھر ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کو لکھنؤ سے بلانا پڑا۔ علاج بحمد اللہ وتوفیقہ پوری توجہ سے ہو رہا ہے۔ اب افاقہ بھی بہت ہے۔ ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے اور تمام مشاغل سے احتیاطاً اب تک منع کر رکھا ہے۔ ملاقات وغیرہ کی بھی عام اجازت نہیں ہے۔ مگر امید ہے کہ دو ایک ہفتے میں پابندیاں نرم ہو جائینگی۔

دورے جواب بحمد اللہ ہفتہ عشرہ سے نہیں ہوئے بہت سخت ہوتے تھے۔ تمام بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا۔ تنفس بہت ہوتا تھا۔ حوالئی قلب میں درد اور سخت بے چینی ہوتی تھی۔ بہر حال دُعا کی ضرورت ہے۔ پرسان احوال حضرات سے سلام مسنون فرما دیں۔ دعوات صالحہ سے اس نابکار ناکارہ کو بھی فراموش نہ فرمائیں گے۔ جو حضرات بھی حضرت مد اللہ ظلہم کے احوال معلوم کرنا چاہیں ان کو اطمینان دلائیں کہ اب بحمد اللہ حضرت مد اللہ ظلہم بعافیت ہیں۔ فقط والسلام اسعد غفرلہ ۲۱ صفر ۱۳۷۷ھ

---

[1] شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کے فرزند گرامی قدر، صدر جمعیۃ العلماء ہند۔ سیاسی لیڈر، عالم اور روحانی رہنما

[2] حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ جنہیں دارالعلوم حقانیہ میں قدم رنجہ فرمانے کی دعوت دی گئی تھی (س)

[3] حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا یہی مرض بالآخر مرض وفات ثابت ہوا (س)

[4] لکھنؤ کے معروف حکیم ڈاکٹر عالم اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے برادر بزرگ (س)

(۳)

۱۹/۳/۱۳۷۸ھ　　(ویزا نہ مل سکا)

محترم المقام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ باعث عزت افزائی ہوا یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ ویزا مل جائے مگر نہ ملا اسوجہ سے حاضری سے مجبوری ہے۔ آپکا اس قدر افزائی فرمانے کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔

والسلام مولینا اسعد بقلم اصغر علی غفرلہ

(۴)

(حقانیہ میں مودودی الفکر مدرس پر اظہار ناراضگی ○ مودودی کے افکار سے شیخ الاسلام اور اکابر کا اختلاف)

یکم رجب ۱۳۸۲ھ

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مودودی جماعت کے افکار وعقائد آپ سے پوشیدہ نہ ہونگے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اکابر حضرات کو ان سے جن وجوہ کی بناء پر اختلاف رہا ہے۔ ان سے بھی آپ ناواقف نہ ہونگے۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ آپ کے مدرسہ میں کوئی مدرس[۱] مودودی جماعت کے فرد ہیں۔ جنکے بارے میں مولینا غوث صاحب ہزاروی اور مولینا گل بادشاہ صاحب صدر جمعیت علماء سرحد آپکو توجہ دلا چکے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ انکو علیحدہ کر کے اپنے سادہ دل طلبہ کو اس فتنہ سے محفوظ کر لیں۔ اچھے مدرسین کی کچھ کمی نہیں ہے۔ آپ توجہ کرینگے۔ تو ان سے بہتر استعداد اور قابلیت کے علماء آپکو مل جائیں گے۔ میں آجکل بہت مصروف ہوں اس لئے ان سطور پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں جواب باصواب سے محروم نہ فرمایا جائیگا۔ زیادہ احترامات، دعوات صالحہ اور خدمات لائقہ سے فراموش نہ فرمایا جائے۔　　فقط اسعد غفرلہ مدنی منزل دیوبند

(۵)

۲۰/دسمبر ۱۹۶۸ء　　(مولانا حمید الدین مرادآبادی اور صاحبزادہ محمد کی شہادت)

مخدوم ومحترم زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف تعزیت نامہ[۲] اور دعاؤں کے لئے بہت بہت شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیراً۔ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ صبر وشکر کی ہم سب کو توفیق بخشی۔ واقفت پُرسان احوال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون فرماویں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ مجروحین[۳] کی حالت بہتر ہے۔ اسپتال سے ڈسچارج کردئے گئے ہیں علاج جاری رہے گا۔　　فقط والسلام　اسعد غفرلہ دیوبند سہارنپور

(۶)

۲۸/دسمبر ۱۹۶۸ء　　(صاحبزادی زینب کی وفات پر تعزیت)

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف! عنایت واظہار ہمدردی وایصال ثواب کیلئے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ صاحبزادی[۴] صاحبہ کے انتقال کی خبر سے افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ درجات عالیہ سے نوازیں اور آپ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم لوگ دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا

۱۔ مولانا محمد یوسف مفتی ومدرس دارالعلوم حقانیہ جو بعد میں الگ کردئے گئے۔ (س)

۲۔ غالباً مولانا حمید الدین صاحب مراد ہیں۔ مجلس شوریٰ دارالعلوم میں شرکت کیلئے آرہے تھے کہ ایکسیڈنٹ کے المناک حادثہ میں شہید ہوئے۔ اور کچھ ساتھی زخمی ہوئے۔ مرحوم کی تدفین دیوبند میں ہوئی۔ صاحب مکتوب کے نہایت قریبی اعزہ میں تھے (س)

۳۔ اس حادثہ میں مولانا اسعد مدنی کے فرزند صاحبزادہ محمد کا بھی انتقال ہوا تھا۔ اور ان کی اہلیہ اور خوشدامن بھی زخمی ہوئی تھیں۔

۴۔ میری ہمشیرہ عزیزہ زینب رحمہا اللہ جن کا بحالت زچگی ۲۲،۲۳،اکتوبر ۶۸ کی درمیانی شب انتقال ہوا۔ بچی ثمینہ بی بی زندہ رہ گئیں (س)

فرمائے۔ واثقین پرسان احوال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون فرمادیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام　اسعد غفرلہ مدنی منزل دیوبند سہارنپور

(۷)

۴/جون ۱۹۶۹ء　(اسلامی ممالک کا دورہ اور پاکستان آنے کا پروگرام)

حضرت استاد محترم زید مجدکم وعنایاتکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مزاج والا بعافیت ہوگا۔ میں بحمداللہ بخیریت ہوں اور حج کے بعد سے جنوبی افریقہ اور اسکے اطراف میں سفر کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ یہاں پر مصر، شام، ترکی، حرمین شریفین، عراق، کویت ہوتے ہوئے افغانستان ہوکر کابل سے ۱۴ جولائی کو پشاور اور ۱۰ کو وہاں سے لاہور اور پھر اسی وقت کراچی روانہ ہوجاؤں گا۔ اور ۱۶ جولائی کی صبح کو انشاء اللہ کراچی سے دہلی کیلئے روانہ ہوجاؤں گا۔ لیکن یہ پروگرام تب ہی ہوسکتا ہے جبکہ مجھ کو پاکستان کا ویزا مل گیا۔ ورنہ پھر ۱۴ یا ۱۰ جولائی کو سیدھے کابل سے کراچی انشاء اللہ ضرور بر ہر دو شکل اور کراچی سے ۱۶ جولائی کو دہلی کیلئے روانہ ہوجاؤں گا۔ حضرت مولانا عزیر گل[1] صاحب مد ظلہم سے ملاقات کا بہت شوق ہے اسی لئے[2] پشاور اترنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم کسی طرح ممکن ہو تو مولانا سید گل بادشاہ[3] صاحب سواڑیاں طورو کو بھی مطلع فرمادیں ممنون ہوگا۔ اور سلام بھی پہنچائیں۔ مولینا سمیع الحق صاحب اور پرسان احوال حضرات سے سلام مسنون فرمادیں دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام اسعد غفرلہ

بشرف ملاحظہ حضرت اقدس جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۸)

۲۳/جون ۱۹۶۹ء　(مجوزہ دورہ پاکستان)

محترم مکرم جناب مولانا عبدالحق صاحب انفع زادمجدہٗ

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی۔ آپکو معلوم ہوگا۔ مولانا اسعد صاحب زیارت حج کے بعد افریقہ، مصر شام اردن کویت وغیرہ افغانستان کے اسفار پر ہیں۔ یہاں آئندہ پروگرام کے مطابق مجھے خیال پیدا ہوا آج جہانتک ہو مخصوص لوگوں کو اطلاع دیدوں اگر ممکن ہو تو ملاقات کرلیں گے اگر پاکستان کا ویزا ملا تو کابل سے ۱۳ جولائی ۶۹ء کو پشاور ہوائی جہاز سے اتریں گے۔ ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ تک کا پروگرام ہے۔ غالباً پشاور سخاکوٹ میں مولانا عزیر گل صاحب سے ملنے کیلئے اتریں گے۔ ہوسکتا ہے مولانا ایوب صاحب بنوری[4] سے یا آپ سے یا مولانا نافع گل صاحب سے ارسال ترتیب ہوچکی ہو اگر مناسب ہو تو دوسرے لوگوں علماء، فضلاء، تلامذہ حضرت شیخ الاسلام صاحب کو اطلاع کردیں۔ یہ موقع ۲۰، ۲۲ سال بعد مل رہا ہے۔ مولوی رجب خان صاحب مردانی[5]۔ مولوی عبدالروف[6] جورڑ کی میں تھے مولوی میاں محمد شفیق[7] چارسدہ۔ مجاہد خان[8] دیگر رفقا کو اطلاع ہوجائے تو اچھا ہی ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ ویزا ملا یا

---

[1] اسیر مالٹا، تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند" (س)　[2] مولانا حسب پروگرام تشریف لائے دارالعلوم حقانیہ کو بھی آمد سے نوازا (س)

[3] فاضل دیوبند۔ خادم شیخ الاسلام حضرت مدنی۔ جمعیۃ العلماء اسلام کے بانی مبانی اور تاسیسی ارکان اور رہنماؤں میں سے تھے المتوفی ۲۳، ۱۹۷ء، ۱۰ جولائی (س)

[4] مولانا محمد ایوب جان بنوری بانی دارالعلوم سرحد　[5] فاضل دارالعلوم دیوبند ضلع مردان

[6] مولانا عبدالروف شیخ الحدیث ساکن ترناب چارسدہ　[7] بانی دارالعلوم چارسدہ

[8] مولانا مجاہد خان نوشہرہ دیوبند میں شیخ الاسلام کے خدام میں سے تھے۔

نہیں۔ ملاتو کابل سے کراچی ہوتے ہوئے یا براہ راست دہلی واپسی ہوگی۔ مولوی سمیع الحق صاحب سے سلام فرمادیجئے۔ امید ہے مزاج بخیر ہو گا۔ واقفین سے سلام مسنون دعا کی درخواست۔ دامانی کاتب سرحدی دارالعلوم دیوبند

(۹)

۴/ستمبر ۱۹۶۹ء (دارالعلوم دیوبند میں خلفشار)

مخدومی ومحترمی زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا اور یادفرمائی کا شکر گذار ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ پھر کبھی دیکھا جائے گا۔ مدرسہ دارالعلوم میں مولینا معراج الحق[1] صاحب نائب مہتمم کی بے جا سختیاں اور ذمہ داران کی جانب داری سے لوگوں میں بے چینی پہلے سے ہی تھی۔ جسکے نتیجہ میں یہ صورت حال پیش آئی۔ پولیس کے ذریعہ مدرسۂ طلباء سے خالی کرایا گیا۔ ۳۵ طلباء کا اخراج عمل میں آیا۔ مشتعلین کی ایک طویل فہرست مرتب ہو چکی ہے۔ اللہ فضل فرمائے۔ مدرسہ کھل گیا ہے۔ تعلیم شروع ہو چکی ہے دُعا فرمائیں۔ دامانی صاحب[2] ارشد اسجد[3] وغیرہ سلام عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست۔ واقفین پرسان احوال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون فرمائیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام اسعد مدنی منزل دیوبند

(۱۰)

۲۳/جولائی ۱۹۶۹ء (مہمان نوازی کا شکریہ)

مکرمی گرامی قدر۔ زید مجدکم۔ سلام مسنون! مزاج شریف! میں بحمد اللہ بخیریت دہلی پہنچ گیا۔ آپ حضرات[4] نے جس اخلاص ومحبت کیساتھ کرم فرمائی کی اسکے لئے انتہائی ممنون ومشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو دارین میں جزاء خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے آپ حضرات سے نیاز حاصل کرنے اور روابط کی تجدید کا موقع مرحمت فرمادیا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ملاقات کو طرفین کیلئے باعث خیر وفلاح دارین فرمائے۔ اور اپنی مرضیات سے نوازے۔ تمام پرسان احوال حضرات سے سلام مسنون فرما دیں۔ دعوات صالحہ سے اس نابکار کو فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام اسعد غفرلہ

(۱۱)

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ (پاکستان کا دورہ)

حضرت مولانا عبدالحق انفع[5] محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ مسرت بھری خبر سے آپکو خوش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس سال پھر بھائی اسعد صاحب عرب ودیگر مقامات کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں اس اثناء میں سعادت حج بیت اللہ شریف سے شرف اندوز ہوں گے۔ واپسی پر کراچی، دین پور شریف (ریاست بہاولپور) لاہور، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی،

---

[1] بعد میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس مقرر ہوئے۔
[2] مولانا عبدالحق دامانی خادم خاص حضرت مدنی خانقاہ مدنی دیوبند کیلئے اپنی زندگی وقف کی (س)
[3] مولانا محمد ارشد مولانا محمد اسجد حضرت مدنی کے صاحبزادگان (س) [4] مولانا نے یہاں سے واپسی کے بعد یہ مکتوب تشکر لکھا (س)
[5] دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ میں حضرت شیخ الحدیث کے ہمنام مدرس حضرت مولانا عبدالحق نافع جو اپنے تخلص کی وجہ سے مولانا نافع گل سے مشہور ہوئے۔ دیوبند والے ان سے فرق کیلئے نافع کے بجائے حضرت ؒ کو انفع سے ذکر کرتے تھے۔

پشاور وغیرہ مقامات کا ارادہ ہے بشرطیکہ ویزا مل گیا۔ کیونکہ پہلی دفعہ بھائی صاحب کو مشتاقان دیدار حضرات کی اژدحام اور فرط جوش دیکھتے ہوئے ملاقات نہ ہونے کا بیحد ملال ہے۔ اگر آپ کا حضرت کو دعوت دینے کا خیال ہے تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں (مولوی عبداللہ صاحب کاکاخیل۔ مدرس مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی) تاکہ پروگرام میں آپ کے ہاں کا بھی اندراج کیا جا سکے۔ اور انہی اطراف میں خدام حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کو بھائی صاحب کی تاریخ تشریف آوری سے مطلع کردیں تاکہ لوگ بآسانی ملاقات سے مسرور ہوں۔ اگر ممکن ہو تو موقر اخبارات میں بھی شائع کرادیں۔ اور اس ناکارہ کو دعاؤں میں اوقات مخصوصہ میں فراموش نہ کریں گے واقفین حضرات سے سلام عرض۔ دامانی کاتب سرحدی دارالعلوم دیوبند

(۱۲)

(مولانا عزیر گل اسیر مالٹا پر اتہامات کے بارہ میں مولانا سمیع الحق کو توجہ دلادیں ○ لکھی ہوئی کتاب جلد بھیجنے کی فرمائش ○ تردید بہت ضروری)

۷/رجب ۱۳۹۴ھ

ذوالمجد والکرم مخدوم ومکرم زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ مورخہ ۱۲ جمادی الاخریٰ باعث سرفرازی وعزت افزائی ہوا ہے۔ الحمدللہ احقر اور دونوں چھوٹے بھائی عزیزم ارشد و اسجد سلمہما اور سب گھر والے بعافیت ہیں۔ آپ نے اس روسیاہ کو یاد فرمایا۔ اس کیلئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا۔ حضرت مولانا عزیر گل صاحب مدظلہم کو خطوط لکھے مگر جواب نہ ملے (اس لئے کہ موصوف غالباً اب خود نہیں لکھ سکتے) بالواسطہ مجمل خیریت معلوم ہوجاتی ہے۔

مولانا سمیع الحق صاحب سے سلام مسنون کے بعد فرمادیں کہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کی تحریک پر لکھی ہوئی کتاب جو کہ کسی عبدالرحمان ہزاروی[1] کی لکھی ہوئی ہے کے دو نسخے جلد مطلوب ہیں احقر مولانا حامد میاں کو لاہور لکھ بھی چکا ہے۔ بدقسمتی سے اس کا اقتباس یہاں شبستان ڈائجسٹ میں اور پھر علی گڑھ سے حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کی تحریک پر پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے کے مقالے میں بھی ہے۔ اس لئے اب اس کو نا قابل توجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور اس کے اجزاء کی تردید ضروری ہے اگر یہ کتابیں مولانا حامد میاں صاحب کے پاس لاہور یا حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب کے پاس کراچی پہنچانے کے لئے بھیج دی جائیں تو کسی آنے جانے والے کے بدست باآسانی آجائیں گی انشاءاللہ۔ احقر نے دہلی کا قیام یکسر ترک کر کے دیوبند اختیار کرلیا ہے۔ اگر بہ سہولت ممکن ہو۔ تو مفتی محمود صاحب[2] اور پرسان احوال حضرات سے سلام مسنون فرمادیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمادیں۔ فقط والسلام اسعد غفرلہ

(۱۳)

(مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی کی تعزیت مرحوم کو خراج تحسین ○ شاہ عبدالقادر رائپوری کی رحلت)

مخدوم ومکرم استاذنا المحترم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ مورخہ ۷ ربیع الاول باعث سرفرازی ہوا۔ مجاہد ملت حضرت مولینا حفظ الرحمٰن صاحب[3] کے وصال پر جو کچھ بھی جناب والا نے تحریر فرمایا ہے درست ہے۔ ملی و جماعتی زندگی کے کن کن پہلوؤں

---

[1] یہ ایک پراگندہ حال قسم کا شخص تھا جس نے ریشمی رومال کے نام سے اِدھر اُدھر سے مواد جمع کیا اور کتاب کی نسبت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی طرف کی دیگر قابل اعتراض امور کے علاوہ اس کتاب میں مولانا عزیر گل کاکاخیل اسیر مالٹا اور بعض دوسرے جاں نثار اور مخلص کارکنانِ تحریک کو ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرایا، جس کی تردید احقر کے نام مولانا محمد میاں وغیرہ کے قلم سے آئی۔ تفصیل میرے نام مکتوبات میں آرہی ہے۔ [2] مشہور قائد، زعیم جمعیۃ علماء اسلام، شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان المتوفی ۱۳/اکتوبر ۱۹۸۰ء (س) [3] برصغیر کے عظیم قائد، مصنف و خطیب، ناظم جمعیۃ العلماء ہند (س)

میں کتنے کتنے عظیم نقصان ہوئے۔ ناقابل بیان ہے۔ ایسے متضاد اوصاف اور مشاغل اور اتنی ذمہ داری وہمت سے چل سکنے والا جامع شخص بالکل نظر نہیں آتا۔ بس اللہ ہی اپنے فضل سے اب امت مرحومہ کو نعم البدل عطا فرمائے اور بلایا سے بچائے۔

ابھی چند ہی دن اس ابتلاء عظیم کو گزرے تھے کہ قطب دوراں حضرت مولینا عبدالقادر صاحب[1] رائے پوری قدس اللہ سرہٗ العزیز اللہ کو پیارے ہوگئے سخت تشویش واضطراب ہے مشیت ایزدی کا کیا فیصلہ ہے۔ اللہ بہتر فرمائے۔

ہم سب بخیریت ہیں خدا کرے جناب والا بھی مع متعلقین بعافیت ہوں۔ صاحبزادگان اور ساتھیوں اور مدرسین وکارکنان مدرسۂ اور تمام پرسان احوال حضرات کو سلام مسنون فرمادیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ حضرت مولینا فخرالدین صاحب[2] مدظلہ، حضرت مولینا اصغر علی صاحب[3] حضرت مولینا دامانی صاحب اور ارشد اور اسجد سلمہما کی طرف سے سلام مسنون قبول فرمائیں۔ تعزیت مسنونہ اور ایصال ثواب کیلئے اللہ آپ حضرات کو جزاء خیر عطا فرمائیں۔ ہم سب شکرگزار ہیں۔

فقط والسلام اسعد غفرلہ

از مدنی منزل دیوبند

(۱۴)

کیم/ اکتوبر ۱۹۸۰ء

(میں نے امانتیں پہنچادیں)

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

والا نامہ مع عطیہ سامیہ باعث سرفرازی ہوا۔ کرم فرمائی کے لیے شکرگذار ہوں۔ امانتیں پہونچادیں۔ سب کی طرف سے شکریہ قبول فرمائیں۔ ہمکوتو آپ حضرات اکابر کی دعوات صالحہ کی احتیاج ہے کہ بہت تہی دست ہوتا جارہا ہوں۔ اللہ آپکے درجات کو ترقیات فرمائے۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور پرسان احوال حضرات سے سلام مسنون فرمادیں عزیزم مولوی ارشد ورشیدالدین سلمہما بخیریت ہیں عزیزم اسجد سلمہ کی علالت چلا کرتی ہے علاج جاری ہے۔ والدہ صاحبہ بھی بخیریت ہیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام اسعد غفرلہ بقلم محمود احمد

(۴) مدنی منزل دیوبند

۱۔ دیوبندی سلسلۂ طریقت کے ایک عظیم ہادی ومرشد

۲۔ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

۳۔ مولانا مدنی کے پرائیویٹ سیکرٹری (س)

۴۔ مولانا مرحوم کے فرزند جواب آپکے جانشین ہیں

محمد اسلوب قریشی [1] جمعیت طلباء اسلام پاکستان

(۱)

۱۳ رمئی ۱۹۶۷ء **(ملاقات کی فرحت اور راحت)**

بخدمت اقدس حضرۃ مولانا شیخ الحدیث صاحب از احقر محمد اسلوب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں آپ سے ملاقات کرنے کے بعد جو فرحت اور راحت محسوس کرتا ہوں وہ ناقابل بیان ہے۔ آپ جیسے اکابرین کی سرپرستی میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی قانون کے نفاذ کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص اور استقامت عطا فرمائے۔ میں طلبہ دارالعلوم حقانیہ کا بھی بہت مشکور ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز کو یہ سعادت بخشی۔ حضرۃ مولانا عبدالرحمان صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین۔ تمام اکابرین وطلبہ کو سلام عرض ہے۔ فقط والسلام

ناظم اعلیٰ (چیف آرگنائزر) جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

(۲)

۸ ردسمبر ۱۹۷۰ء **(مبارکباد)**

محترم المقام حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ بندہ ناچیز آپکی شاندار کامیابی [2] پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے آپ سے دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص واستقامت عطا فرمائے تاکہ آپ حضرات کی سرپرستی میں اعلاء کلمۃ الحق کیلئے کوشش کرتے رہیں۔ فقط والسلام محمد اسلوب قریشی

(۳)

(مدارس کا نصاب تبدیلی اور اصلاح ○ فضلاء ہر میدان میں کارآمد ثابت ہوں)

۱۰ راپریل ۱۹۷۱ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۹۱ھ

بخدمت جناب حضرۃ مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج میں آپ سے اپنی ایک پرانی خلش جو کہ میرے دل میں بہت عرصے سے کھٹک رہی تھی کے بارے میں چند طالب علمانہ معروضات پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔ سب سے پہلے یہ عرض کردوں کہ میں آپ حضرات علماء کی دل سے قدر کرتا ہوں اور آپ کے دینی مدارس ومکاتب کو موجودہ دور میں دین حق کی بقاء اور موجودہ شکل وصورت کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ اکابرین علماء دیوبند کے مسلک کو دل وجان سے قبول کرتا اور اسکی ہمہ گیر اشاعت کا دل سے متمنی ہوں۔

اس تمہید کے بعد گزارش یہ ہے کہ مدارس دینیہ پاکستان کے تقریباً ہر شہر اور بڑے چھوٹے گاؤں میں موجود ہیں اکثر کے پاس اپنی عمارات بھی ہیں اور عوام بہرحال چندہ بھی دیتے ہیں اور آپ علماء کے زیر اہتمام جہاں پر روک ٹوک کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوتا یہ مدارس چل رہے ہیں۔ ان مدارس کی اتنی افادیت تو یقینی ہے کہ دین اسلام کے مذاہب اربعہ اور سلف صالحین سے منتقل شدہ تشریحات وتاویلات نسل بعد نسل

---

[1] جمعیۃ علماء اسلام کے ذیلی تنظیم بے ٹی آئی کے بانی اور سرگرم ارکان میں سے تھے بعد میں مولانا عبدالعزیز رائے پوری کے فرزند مولانا سعید احمد رائپوری کے ساتھ فکر ولی اللّٰہی کے نام سے ایک تنظیم میں شامل ہوئے جس کے افکار اہل علم میں متنازعہ بنے رہے۔

[2] قومی اسمبلی کے الیکشن میں

منتقل ہوتی جارہی ہیں اور اس حد تک آپ واقعی مبارک باد اور پوری قوم کی طرف سے خراج تحسین کے مستحق ہیں لیکن جہاں تک اس کا دوسرا پہلو ہے کہ اکثر فارغ ہونے والے طلبہ قوم پر کوئی مستقل اور دیرپا اثر ڈالنے کے اہل ثابت نہیں ہو رہے نہ تو وہ کسی کام یا یونیورسٹی میں جا کر طلبہ کی تعمیری کردار میں حصہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ عام قومی اداروں کے کسی ایسے اہم مناصب پر فائز ہوسکتے ہیں جہاں وہ اپنے اثر ورسوخ سے دین کی عظمت اور شعائر اللہ کی حرمت کا تحفظ کرسکیں اسی وجہ سے عام رجحان یہ پایا جاتا ہے کہ مدارس بے فائدہ ہیں اور اسکی ظاہری وجہ یہ ہے کہ یہ فارغ شدہ حضرات باوجود کسی نہ کسی درجے میں علم الٰہی اپنے سینے میں رکھنے کے قوم کی قیادت نہیں کرتے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں یا میرا تھوڑا سا حقیرانہ مطالعہ ہے اسکی روشنی میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسکی وجہ دور حاضر کے علوم سائنس، معاشیات، سیاسیات وغیرہ اور نت نئے حوادث کے تریاق سے یہ حضرات بالکل نابلد ہوتے ہیں اور ان موضوعات پر پانچ منٹ تک بولنا تو درکنار سرے سے انکی اصطلاحات اور سنجیدگی سے بولنے کا طریقہ بھی معدوم ہے۔ لہٰذا ایسی شکل سمجھ میں آتی ہے کہ ان مدارس میں جہاں پر آپ اکابر علماء حق کو پوری دسترس حاصل ہے کم از کم انہی میں اس نصاب کو اس طریقے پر ترتیب دیا جائے کہ ایک طرف تو علوم دینیہ ضرور ہوں مثلاً قرآن، حدیث، فقہ اور انکو سمجھنے کے ذرائع عربی دانی و دیگر متعلقہ علوم ضروریہ پر عبور حاصل کرایا جائے وہیں پر علوم جدیدیہ کا کچھ ضروری حصہ بھی شامل نصاب کرلیا جائے۔ اور سابقہ نصاب میں جو آج تک چلا آرہا ہے ان سے وہ تمام ذخیرہ اور وہ تمام مباحث جو موجودہ دور میں کوئی فائدہ نہیں دیتے بالکل خارج کر کے اس وقت کو علوم جدیدہ کے لئے استعمال کیا جائے اسطرح فاضل وقت کی ضرورت بھی شاید نہ پڑے اور یہ اہم مرحلہ بھی سر ہوجائے اور اسطرح ایک طالب علم جب مدرسے سے فارغ ہو تو وہ کم از کم میٹرک اور ایف اے کی سند بھی حاصل کر چکا ہو۔

ایک بات عام طور پر سنی جاتی ہے کہ آخر بھی تو چند مدارس ہیں جو اپنی ایک خاص نہج پر دینی تعلیم دے رہے ہیں اور اگر انہیں ہی ترمیم کر کے علوم جدیدہ کو شامل کرلیا گیا تو ہم تو گویا علوم جدیدہ کو قبول کرلیں گے لیکن دوسری طرف علوم جدیدہ کے جو ذرائع مثلاً سکول وکالج ہیں ان میں مذہبی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں پہلے سکول وکالج میں دینی تعلیم ضروری قرار دی جائے تب ہم بھی مدارس میں نصاب بدل دیں گے لیکن آپ حضرات مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں کہ یہ معروضہ خودفریبی اور آنے والی نسل کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں اور وہ اسلئے کہ سکول وکالج اور اس قسم کے دیگر ادارے حکومت کی سرپرستی میں چل رہے ہیں اور وہاں آپکا یا ہمارا کوئی دخل نہیں اور حکومت جب تک آپ جیسے صاحب دل، جید علماء، بزرگان دین کے اختیار میں نہیں آتی نظام تعلیم میں تبدیلی کا سرے سے امکان ہی نہیں۔ ہم صرف قرار دادیں منظور کرسکتے ہیں وزراء یا صاحبان اقتدار سے ملکر اپنی بات گوش گزار کرسکتے ہیں اور بس۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنا فریضہ ادا ہوجاتا ہے اور بازپرس انشاء اللہ نہیں ہوگی۔ لیکن مدارس کا انتظام تو اس سے بالکل ایک جدا پوزیشن کا حامل ہے۔ وہاں خود آپ حضرات کا دخل ہے بلکہ مکمل کنٹرول حاصل ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ اگر ایک لادین حکومت ہماری صحیح بات کو نہیں مانتی تو ہم بھی ایک فطری جذبے کو اسکی ممانعت میں فرما دیں۔ آخر نقصان تو ہماری اپنی آئندہ نسلوں کا ہوگا اور اس ہلاکت خیز رویے کا ذمہ دار کون ہوگا۔

میں نہایت ادب کیساتھ یہ گزارش کردینا چاہتا ہوں کہ یہ وہ مرحلہ ہے کہ آپ جیسے جید علماء حق جسکے نام بندہ یہ مکتوب ارسال کررہا ہے۔ اس مرحلہ پر اگر کوئی انقلابی قدم نہ اٹھائیں تو شاید آپکے بعد نہ تو کوئی یہ جرات کرسکے اور نہ کسی میں اتنی صلاحیت واہلیت ہو اور اسطرح ہمارا آئندہ پورا دور تاریک رہیگا۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر عقیدت واحترام کے جذبات کے ساتھ بہت غور کیساتھ اس خط کے مطالعہ کا شرف بخشنے کی اپیل کروں گا۔ اور آپکی دیگر مصروفیات کے باوجود کسی واضح فیصلہ کن اور مفید جواب کا منتظر رہوں گا۔

فقط والسلام دعاؤں کا طالب محمد اسلوب قریشی (ناظم اعلیٰ چیف آرگنائزر) جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان)

نوٹ: آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہ خط مندرجہ ذیل اکابرین کی خدمت میں بھی ارسال کیا گیا ہے۔ (۱) مولانا رسول خان صاحب مدظلہ، (۲) مولانا شمس الحق افغانی صاحب مدظلہ (۳) مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ (۴) مولانا محمد علی جالندھری صاحب مدظلہ (۵) مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مدظلہ (۶) حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ (۷) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ (۸) مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ (۹) مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب مدظلہ،

(۴)

(مدارس دینیہ کے نصاب و نظام میں اصلاح)

۶ رمئی ۱۹۷۱ء

محترم المقام حضرۃ مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم العالی مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ممبر قومی اسمبلی پاکستان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا گرامی نامہ نمبر۱۹۲ کافی دن ہوئے موصول ہو چکا تھا جسکے لئے میں آپکا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میں دیگر اکابرین علما کرام کے جوابات کا منتظر تھا چند حضرات نے اس سلسلہ میں بہت حوصلہ افزا جوابات دیئے ہیں کچھ حضرات کی طرف سے جوابات کا شدت سے انتظار ہے۔ انشاء اللہ جوابات مکمل ہونے پر انکی تمام نقول تمام متعلقہ علماء کرام کی خدمت میں ارسال کردی جائیں گی۔ تاکہ باہمی غور وفکر کا وسیلہ بن سکے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ اصولی طور پر آپ نے مدارس دینیہ کے نصاب میں تبدیلی سے اتفاق فرمایا ہے۔ ہماری یہ تنظیم دین اور دنیا کی تفریق کو عملی طور پر ختم کرنے کیلئے ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لائے گی انشاء اللہ، اگر آپ حضرات کا تعاون شامل حال رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم جلد ہی منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ اپنی تفصیلی تجاویز سے مشرف فرمادیں اور نظام میں تبدیلی کیلئے کوئی عملی فارمولا ترتیب فرمادیں۔ آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

فقط والسلام دعاؤں کا طالب محمد اسلوب قریشی

(۵)

(ناموس رسالت کا آئینی تحفظ اور مرزائیوں کے بارہ میں پارلیمانی فیصلہ پر مبارکباد)

مکرمی جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب ممبر پارلیمنٹ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ناموس رسالت کے آئینی تحفظ اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے تاریخی کارنامے کے سلسلے میں آپکی بھرپور مساعی پر ہم جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے آپکو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی قومی مسائل کے حل اور آئین میں اسلامی ترامیم کے موقع پر تمام بیرونی اثرات بالائی دباؤ سے آزاد ہوکر فرض شناسی اور دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے قوم کے وسیع تر مفاد اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے اپنی رائے کا اظہار کرینگے۔ ہم نے ۲۶ راگست کو بھی آپکی خدمت میں حاضر ہوکر فتنہ مرزائیت کے متعلق قوم کے جذبات، نوجوان طلباء کے عزائم اور اکابرین مجلس عمل کے مطالبات سے آپکو زبانی طور پر آگاہ کیا تھا اور تحریری یادداشت بھی پیش کی تھی اسی روز آپکے ایمان افروز خیالات سے ہم یہ باور کرچکے تھے کہ جونہی یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں پیش ہوگا ممبران متفقہ طور پر عوام اور اسلام کے حق میں فیصلہ دے دیں گے۔ چنانچہ آپ ہماری توقعات پر پورا اترے اور آج پوری قوم بلکہ عالم اسلام کے ۹۰ کروڑ مسلمان آپکو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

حقیقت میں اسلام ہی ایک ایسی طاقت ہے جو کہ پاکستان کو قائم رکھ سکتی ہے ورنہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجہ بھی یہ تھی کہ ہم نے اسلامی نظام کو نہ اپنایا اور سات کروڑ مسلمانوں کا خطہ ہم سے الگ ہوگیا آج اگر پاکستان کے چاروں صوبوں کو متحد رکھا جاسکتا ہے تو صرف اور صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ یہاں پر صحیح طور پر اسلامی نظام کو نافذ کردیا جائے ورنہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان چاروں صوبوں

کو متحد نہیں رکھ سکتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان حکمرانوں نے اسلام کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا مسلمان امن وسکون کی زندگی بسر کرتے رہے اور خوش حالی کا دور دورہ رہا۔ ماضی میں ہم دیکھتے ہیں کہ حاکم وقت جہاں انتہائی زیرک اور سیاسی رموز سے واقف حکمران ہوتا تھا وہاں وہ جید عالم دین بھی ہوتا اور علماء حق کی رہنمائی میں کاروبار حکومت چلاتا حقیقت بھی یہ ہے کہ کوئی حکومت اسلامی حکومت اسوقت تک نہیں ہوسکتی جب تک علماء حق کی سرپرستی میں انکے مشورے سے نہ چلے۔ جب سے برسراقتدار طبقہ نے علماء سے رابطہ منقطع کیا مسائل نے جنم لینا شروع کردیا اور اسلام کی وجہ سے جو برکات ہوتی تھیں وہ ختم ہوگئیں۔

ہم آخر میں ایک دفعہ پھر آپکو تاریخی فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ فقط والسلام محمد اسلوب قریشی (صدر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان) رانا شمشاد علی خان (صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب)، سلطان احمد خان (صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد)، سید عبدالغفور شاہ (صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ)، سکندر خان (صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان)

☆☆☆

پروفیسر محمد اسماعیل سیٹھی۔ وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

(۱)

۲۴/جون ۱۹۷۶ء

(وائس چانسلر بننے پر پیغام تہنیت کا جواب)

محترمی مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت وائس چانسلر میری تقرری پر آپ کی طرف سے پیغام تہنیت کے لئے بے حد شکر گزار ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عظیم ذمہ داری کو سرانجام دینے کی ہمت، قوت اور بصیرت عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے قوی امید ہے کہ آپ میرے ساتھ تعاون فرماوینگے اور میری کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہینگے۔

والسلام آپ کا مخلص پروفیسر محمد اسماعیل سیٹھی وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

(۲)

(اٹھارویں تقریب کنووکیشن پشاور یونیورسٹی)

The Vice Chancellor University of Peshawar
requests the pleasure of
Mr Maulana Abdul Haq Sahib's company
18th Convocation Ceremony of the university of peshawar
on Saturday, the 30th October, 1976 at 10.00 a.m
in the University Convocation Hall
Major General (Rtd) Nasir Ullah Khan Babar, S.J & Bar Governor, North West Frontier Province
will preside over the function.

R.S.V.P

Fazle Hamid Deputy Registrar (Academic)

Phone: 8251/8913

صوفی محمد اشرف، ایم اے ۔ سیالکوٹ

(مقدمہ قتل میں دعا کی قبولیت ○ مولانا شبیر احمد عثمانی کے قریبی عزیز کیلئے دعاؤں کی درخواست)

۱۲/ جولائی ۱۹۶۱ء

قبلہ محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مدظلہ العالی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! اُمید کہ حضور والا خیریت سے ہوں گے۔ چار روز ہوئے آپ کو ایک دوست کے بارے میں جو مقدمہ قتل میں پھنسا ہوا تھا۔ دعا کے لئے بذریعہ تار درخواست کی، تار کے تیسرے روز فیصلہ سنا دیا گیا۔ الحمد اللہ سیشن جج کی عدالت نے اور رب العزت نے باعزت بری فرما دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اب ایک درخواست دعا اور ہے۔ میرے ایک رفیق، مسٹر جمیل احمد عثمانی، جو کہ حضرت علامہ امام شبیر احمد عثمانی" کے نہایت قریبی عزیزوں میں سے ہیں اپنے کلیمز کے بارے میں بے حد پریشان ہو رہے ہیں آپ کی دعا کے بے حد متمنی ہیں اُن کے کلیمز جعلی جانے گئے۔ اور ان پر جعلسازی کا مقدمہ کھڑا کیا گیا، آخر وہ بھارت جا کر تمام جائیداد کا ریکارڈ اور نقول وغیرہ لے کر آئے ہیں۔ لیکن ابھی پولیس کے ہاتھوں اُن کو بدستور پریشانی ہے۔ اُن کے مکان، دکان کارخانہ کے بارے میں بہت سے خدشات ہیں۔ اس لئے کہ وہ بزرگ ہستیوں کے ہم کفو اور قریبی ہیں اُن کی حالت دیکھ کر دل بھر آتا ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ صبح درس حدیث کے بعد اپنے حلقہ میں خاص طور پر اُن کے لئے دعا کریں کہ اللہ رب العزت اُنھیں تمام الجھنوں سے نکال کر ہر طرح کی کامیابی عطا فرماتے ہوئے پوری سرخروئی سے صاحب جائیداد کر دیں اور دنیاوی اور اُخروی نعمتوں برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال کریں۔ حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب اگر آپ کے پاس تشریف لے آئیں تو احقر کا سلام عرض کر دیں۔ والسلام احقر محمد اشرف عفی عنہ

☆☆☆

پروفیسر مولانا محمد اشرف[1] اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

(۱)

(الحق کیلئے لکھنا مایہ سعادت اور ذخیرہ آخرت)

۲۶/ ربیع ۱۳۸۵ھ بمطابق ۲۶/ اگست ۱۹۶۵ء

مخدومی المکرم دامت معالیکم وعمت فیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! گرامی نامہ (محررہ ۲۰ ربیع الاول ۸۵ھ نمبر ۱۰۹۱) باعث سعادت ہوا۔ اس سے بیشتر ایک دستی رقعہ عزیز گرامی سمیع الحق صاحب بھی مکان پر چھوڑ گئے تھے۔ بندہ ۲۸ جون ۶۵ سے مسلسل سفر میں ہے۔ پہلے تبلیغی سلسلہ میں کراچی رائے ونڈ وغیرہ میں رہا۔ پشاور سرسری حاضری کے بعد تقریباً بیس دن سے ایبٹ آباد میں ہوں۔ آپکے حسن ظن اور ذرہ نوازی کا ممنون ہوں۔ حق یہ ہے کہ بندہ اسکا اہل نہیں کہ آپکے وقیع ماہنامہ "الحق" کیلئے کچھ تحریر کر سکے اول اپنی علمی بے بضاعتی پھر ایسے ویسے کاموں میں مشغولیت، زندگی یوں ہی گزر رہی ہے۔ بہر حال آپکے ارشاد سامی اور فرمان واجب الاذعان کا امتثال انشاء اللہ بندہ کیلئے یہاں مایہ سعادت اور آخرت میں ذخیرہ باعث نجات ہوگا۔ اس لئے انشاء اللہ اپنی سی کوشش پشاور مستقر پر پہنچنے پر کروں

[1] مولانا محمد اشرف خان عظیم داعی، مبلغ، اسلامیہ کالج میں علم و ہدایت کا شمع روشن رکھا جس نے سینکڑوں تلامذہ کو علم و عرفان کی جلاء بخشی۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کے گرویدہ اور خاص مسترشدین میں سے تھے خطوط سے تعلق اور محبت پر روشنی پڑتی ہے۔

گا۔انشاء اللہ یہ دینی خدمت بندہ کیلئے آپ حضرات کی توجہات و فیوض کے مبذول کرانے کا ذریعہ ہوگی۔ ممکن ہے "الحق" پر ہی کچھ عرض کر دوں کہ ان اللہ ہوالحق۔ امید ہے دعوات صالحہ میں فراموش نہیں فرمائینگے۔ پشاور واپسی تقریباً ایک ہفتہ تک انشاء اللہ ہو جائیگی۔

والسلام خادم محمد اشرف

(۲)

(پشاور یونیورسٹی آمد کے موقع پر میزبانی کی خواہش)

۲۸ ربیع ۱۳۸۹ھ بمطابق بروز ہفتہ ۱۴/ جون ۱۹۷۰ء

مخدومی و محترمی حضرۃ المکرم مدت فیوضکم و دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! فقیر نے آنجناب کی خدمت میں پشاور یونیورسٹی میں تشریف آوری کیلئے درخواست کی تھی۔ جسے آپ نے از راہ شفقت و عنایت قبول فرما کر ممنون و مسرور فرمایا تھا، جلسہ کے داعی اول جناب مولوی ابوالبیان صاحب نے فارسٹ کالج والوں کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کیلئے یہ درخواست کروائی تھی۔ بندہ کا قوی خیال تھا کہ میزبانی کا شرف بندہ کیلئے سعادت کا سبب بنے گا۔ لیکن مولوی صاحب نے بغیر اطلاع کے رات کا کھانا فارسٹ کالج والوں سے کروالیا۔ اور صبح کی چائے اور درس حضرت مولانا عبدالقدوس[1] مدظلہ کے ہاں طے کردیا۔ جس پر آپکی منظوری بھی ہوگی۔ بندہ سمجھتا ہے کہ جو ہوا اس میں اللہ کی حکمت تھی۔ بہر حال انتہائی ممنون ہوگا کہ پشاور کی اس آمد کے دوران میں کچھ وقت کم از کم ایک آدھ گھنٹہ فقیر کے غریبخانہ پر تشریف لاکر برکت و سعادت سے نوازیں۔ رات کا قیام بھی بہتر ہوگا۔ لیکن صبح واپسی سے پیشتر اگر ایک گھنٹہ کیلئے قدوم میمنت لزوم سے نوازیں تو انتہائی کرم ہوگا۔ ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا نظر عنایت کا طالب فقیر بے نوا محمد اشرف

(۳)

۱۶ ربیع ۱۳۹۰ھ (فارسٹ کالج پشاور جلسۂ سیرت النبی میں ارشادات سے نوازنے کی دعوت)

بخدمت گرامی مخدومی و محترمی حضرۃ المکرم دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج سامی بعافیت ہونگے۔ فارسٹ کالج پشاور والے مستدعی ہیں کہ گزشتہ سال کی طرح آپ کو سیرت النبی، میں کچھ ارشاد فرمانے کے سلسلے میں امسال پھر تکلیف دیں۔ عزیزم مولوی ابوالبیان صاحب ایم۔اے ڈین ایگریکلچر کالج پشاور یونیورسٹی اس سلسلے میں حاضر خدمت ہو رہے ہیں کہ ۳۰ مئی کو اگر آپ کرم فرما سکیں۔ تو ہم تشنگان کی سیرابی ہو سکے گی۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

باقی خیریت ہے دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔ برادرم مولوی سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام۔ فقط والسلام خادم محمد اشرف

(۴)

۱۷ ربیع الثانی ۹۲ھ (فرزندوں کی شادی کی تبریک کیلئے آمد)

مخدومی و مکرمی دامت فیوضکم و برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بندہ مع تین رفقاء حاجی فضل حسین فروٹ والے، حاجی تاج صاحب، حاجی خلیل احمد صاحب کیساتھ آپکے[2] فرزندوں کی شادی کی مبارکبادی کیلئے حاضر ہوا تھا۔ نصیبہ نہ تھا کہ زیارت ہوتی۔ امید ہے حاضری کو قبول فرمائینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپکا سایہ امت کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ دعاؤں کا طالب خادم محمد اشرف

---

[1] مولانا عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند صدر شعبۂ اسلامیات اسلامیہ کالج جید عالم / زیارت کا کا صاحب کے باشندہ مولانا عبدالسبوح کا کاخیل قاضی حسین احمد جماعت اسلامی کے برادر بزرگ

[2] برادر عزیز مولانا انوار الحق اور برادرم حاجی اظہار الحق کی شادی مراد ہے

محمد اشرف رندھاوا۔ اسلام آباد

۱۰/مارچ ۱۹۸۵ء (الیکشن میں کامیابی پر مبارکباد)

My dear Abdul Haq Maulana Sahib,

Kindly accept my heartiest felecitation on the auspicious occasion of your election to the Pakistan National Assembly. May this be only a fore-runner of yet a greater role you are destoned to play.

I wish and pray that you would up-hold the traditions of your prestigious office and would make significant contributions in bringing peace and tranquality to the country. May "Allah" be with you and guide your steps in making the country self reloant and restoring its prestige in the community of Nations. Amin.

Myself and other friends and well wishers are eagerly looking forward to receive you in Islamabad at the inaugural session of the National Assembly to share the pleasure.

With kindest regards.

Yours sincerely,

MOHAMMAD ASHRAF RANDHAWA
Chairman, Islamabad Citizens Committee.

☆☆☆

مولانا قاری اصغر علی دیوبندی [1]

(خادم خاص مولانا حسین احمد مدنیؒ)

(۱)

۲۲/۷/۶۹ھ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ پہنچا احوال مندرجہ معلوم ہوئے [2] حضرت کی خدمت میں پیش کررہا ہوں حضرت نے ایک والانامہ انکی خدمت میں سفارشی روانہ کردیا واللہ اعلم قبول کرینگے یا نہیں۔ اب تو میں سب متعارفین کے نام بھول گیا۔ لہٰذا پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔ والسلام اصغر علی غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] موصوف حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد کے معتمد خاص پرائیوٹ سیکرٹری خانقاہ اور گھربار کے منتظم ساری زندگی کے قرب خاص کی وجہ سے شیخ کی وفات کے بعد خانقاہ کی زینت ان سے قائم رہی حضرت مدنی کے تمام صاحبزادگان کے اتالیق اور مربی رہے۔

[2] مراد حضرت مدنی غالباً شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری سے کسی سفارش کا ذکر ہے۔

(۲)

(اللہ آپ اور مدرسے کا فیض جاری ساری رکھے)

۹ شعبان، دوشنبہ، ۱۲ دسمبر

محترم المقام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ باعث سرفرازی ہوا یاد فرمانیکا اور دعاؤں کا بہت بہت شکریہ۔ مولانا اسعد صاحب گجرات کے دورے پر ہیں واپسی پر جناب کا نامہ سامی پیش ہوگا۔ میری علالت بدستور ہے اللہ کے فضل اور آپ جیسے مخلص حضرات کی دعاؤں سے صحت ہوگی اللہ آپکا اور آپ کے مدرسہ کا فیض تادیر جاری وساری فرمائے آمین۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب سلام فرماتے ہیں۔ عزیز میاں سمیع الحق کی خدمت میں سلام اور دعا عرض ہے۔ والسلام اصغر علی غفرلہٗ از دیوبند ۹ شعبان، دوشنبہ، ۱۲ دسمبر

(۳)

(سمیع الحق کی شیخ الحدیث کی عظمت کا خیال)

۸۱/۵/۱۹

حضرت محترم مخدوم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضور والا کا نامہ گرامی باعث سرفرازی ہوا ہے یہ سمجھا کہ خط عزیزم سمیع الحق سلمہ کا ہے اور آپ کے دستخط نہ پڑھے جب پتہ دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تو دیکھا جناب کے دستخط ثبت ہیں شرمندگی ہوئی کہ اس خط میں سمیع الحق سلمہ کی حیثیت کا مضمون ہے۔ اگرچہ جواب جناب کا ہے مگر عنوان میں سمیع الحق سلمہٗ کیجہ سے چھوٹا پن ملحوظ ہے۔ امید ہے کہ معاف فرمائیں گے اور کبھی یاد فرمائیں گے سب حضرات آپکو سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام اصغر علی عفرلہ از دیوبند

(۴)

(واپسی کی اطلاع نہ دینے کا شکوہ)

۲۱ محرم ۸۱ھ

محترم مخدوم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ مع متعلقین بخیریت ہونگے۔ ایک ماہ ہوا صاحبزادہ سمیع الحق سلمہ یہاں تشریف فرما ہوا تھا روانگی کے وقت یہ فرمایا تھا کہ میں مکان پہنچ کر خیریت سے مطلع کرونگا تعجب ہے کہ ایک کارڈ تک خیریت کا صاحبزادۂ موصوف نے نہیں لکھا۔ اگر مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو معاف کرادیں۔ ورنہ ایسا نہ کرتے اس میں شک نہیں کہ میرا آپکا صرف تعارف ہے تعلقات نہیں مگر خیریت سے مطلع کرنا صاحبزادہ کا اخلاقی فریضہ تھا۔ والسلام اصغر علی عفرلہ از دیوبند

(۵)

(گرامی نامہ سے اخلاق وکمالات کا نقشہ سامنے آگیا اپنے بارہ میں انکساری کلمات)

۵ صفر ۸۱ھ

ذوالمجد والمکارم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! نامہ گرامی پڑھ کر آپکے اخلاق وکمالات کا نقشہ مکمل سامنے آگیا اللھم زد فزد محترما میری غرض صرف یہ تھی کہ صاحبزادہ کا بخیریت پہنچنا معلوم ہوجائے۔ بحمد للہ خیریت معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی اور آپ کی رفتار تحریر سے تو شرما گیا کہ آپ نے دور بیٹھے بیٹھے اسقدر مجھ کو بڑھایا کہ جسکا میرے اندر ایک نقطہ بھی نہیں اللہ مجھ کو ایسا ہی کردے جیسا کہ جناب نے میرے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ آمین۔ اور اللہ آپکو اس سے بھی زیادہ عروج عطا فرماوے۔ آپکا اور آپ کے مدرسہ کا فیض تا قیامت جاری رہے۔ آمین۔ میرے حق میں دعائے صحت اور حسن خاتمہ فرماتے رہیں۔ بحمد للہ یہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر سب بخیریت ہیں۔

والسلام اصغر علی غفرلہ از دیوبند

ل برادرم مولانا عبداللہ کا کاخیل مرحوم کی معیت میں یہ سفر ہوا۔ ہفتہ دس دن حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ کے گھر پر قیام رہا، حضرت مولانا اسعد مدنی اور مولانا اصغر علی مرحوم کی عنایات بے غایات اور پرخلوص میزبانی سے نوازے گئے۔ برادرم مولانا ارشد مدنی نے وہاں کے بعض اسفار میں معیت کے شرف سے بھی نوازا۔

حضرت مولانا محمد اطہر علی صاحب مرحوم[1]

(۱)

(جامعہ امدادیہ مشرقی بنگال اور شورش O حکیم الاسلام قاری طیب کا کلمۂ حکمت ”رابطہ ضابطہ سے اچھا ہے“)

۳۱/ جولائی ۱۹۶۶ء

محترم المقام زیدت معالیکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گزارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ مرسلہ دستور[2] نصاب نامہ اور محبت نامہ موصول ہوئے' بیحد خوشیاں ہوئیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔

گزشتہ جمعہ کو یہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ معاندین کے جھوٹے الزامات کے جوابات دیئے۔ علماء اور فضلاء کرام نے بہترین بیانات دیئے جن سے معاندین کے سوا دوسرے لوگوں کو اطمینان ہوگیا۔ مگر جامعہ[3] کے بعض سابق مدرسین وطلبہ معاندین پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اشتہار بازی' جھوٹ' فتویٰ بازی اور جلسہ جلوس بازی سے لوگوں کے قلوب میں شبہات پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مخرجین طلبہ انجانکشن جاری کرا کر عدالت کے توسط سے جامعہ میں آ کر فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اپیل کی ہے' اپیل میں ہماری پوری کامیابی کی دعا فرمانے کی خصوصی درخواست ہے۔

بناء علیہ نہایت مودبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مفسدین کے فتنے سے مطمئن فرماوے' جامعہ امدادیہ کو حضرت حاجی صاحب[4] کے نامِ مبارک کی برکت سے شرف قبول بخشے اور بندہ کو ہر طرف سے سکون اور سکون محض نصیب ہو اور ضعف پیری پر رحمت نازل ہو' معاندین کے جملہ شر در فتن سے محفوظ فرماوے۔ حضرت والا اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ ہم کو معاندین کی طرف سے دائر کردہ جملہ مقدمات کی کامیابی کی دعا کریں۔ حضرت حکیم الاسلام[5] مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند مدظلہ' کے کلمہ حکمت پر عمل کرنے کا عزم کرلیا ہے' انشاء اللہ الکریم' ”نرمی اور حسن تعلق' رابطہ ضابطہ سے اچھا“ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کروں گا' آپ حضرات سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اطہر علی جامعہ امدادیہ کشور گنج

(۲)

(جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر میں مصالحت کرانے کی خواہش O مزدور رہنما سے معاہدہ علماء کے دو گروہوں میں خلیج کی بنیاد)

۱۸ ستمبر

مخدومنا المحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' نیاز مندانہ گزارش یہ کہ ۵/ستمبر کراچی میں درد شکم کا سخت دورہ پڑا۔ ۹ کو کشور گنج پہنچتے ہی پھر سخت ترین دورہ پڑا۔ اطباء کہتے ہیں کہ آنت میں ورم آگیا ہے۔ دوا جاری ہے مگر درد خفیف دامنگیر ہے۔ بعد عجز و نیاز درخواست ہے کہ صحت وقوت کیلئے دعا فرمائیں۔ اور موت بالایمان اور مغفرت تامہ کے لئے

---

[1] بانی وشیخ الجامعہ جامعہ امدادیہ کشور گنج مومن شاہی مشرقی پاکستان۔ صدر کل پاکستان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ونظام اسلام پارٹی' سابق رکن قومی اسمبلی خلیفہ مجاز حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ (س)

[2] دارالعلوم حقانیہ کا دستور اور نصاب' جسے صاحب مکتوب نے طلب فرمایا تھا۔ (س)

[3] مکتوب نگار کا ”جامعہ امدادیہ کشور گنج“ جو وہاں کے اہم مدارس میں سے تھا اور اس وقت کسی شورش کا شکار تھا۔ (س)

[4] سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز مراد ہیں۔ (س)

[5] علامہ قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الحدیث نے مکتوب نگار کو ان کا یک جملہ خط میں لکھا ہوگا کہ مدارس کے سلسلہ میں طلبہ واساتذہ کے ساتھ ضابطہ سے رابطہ بہتر ہوتا ہے۔ خود مکتوب الیہ کا ہمیشہ یہی دستور العمل رہا اور اس کلمہ حکمت کو دہراتے اور سامنے رکھتے۔ (س)

دعا فرمائیں۔ آنکھوں میں موتیا بند ہے بینائی کم ہوتی جارہی ہے شفائے کلی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اختلاج قلب کا دورہ پڑتا ہے دماغ بھی ازحد کمزور ہے زانوں میں درد سے چلنا پھرنا مشکل ہے خاص دعاؤں کا محتاج ہوں۔

۲۶ ستمبر سرگودھا جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہے جناب والا! افہام و تفہیم[1] سے اگر دونوں جمعیۃ کے اکابر میں کلی مصالحت کرادیں تو دین اور اہل دین کو بڑا فائدہ ہوگا میں تو بیماری کی وجہ سے شرکت جلسہ سے معذور ہوں۔ کئی روز ہوئے یہی درخواست حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری صاحب کی خدمت میں بھیجی۔ امید کہ وہ بھی کوشش کریں گے۔

مزدور رہنما بشیر بختیار معاہدہ۔ بشیر بختیار[2] کیساتھ معاہدہ کے اثرات اور نتائج مشرقی پاکستان میں بہت برے ثابت ہوئے سوشلسٹ اور کمیونسٹ اخبارات میں (علماء کی حمایت اُن کو حاصل ہے) زور شور سے پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور ان کے کارکنان ہر جگہ اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ بدترین خلائق: محمد اطہر علی عفی اللہ عنہ وعافاہ (۱۸ ستمبر)

پیارے مولانا سمیع الحق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیمار ہوں دعاؤں کا محتاج ہوں مفاہمت کے سلسلہ میں بار آور کوشش کی امید کرتا ہوں۔ (اطہر)

(۳)

(تعلیمی پالیسی کی اصلاح)

یکم مئی

محترم المقام زیدت معالیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حسب ارشاد ذاتی طور پر دو سرا مراسلہ ایک وزیر تعلیم دوسرا سیکرٹری تعلیم کے نام بھیج دیا ہے۔ آپ کی آگاہی کے لئے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے مناسب خیال فرمائیں تو اپنے ماہنامہ[3] میں شائع بھی فرما سکتے ہیں۔ ''نئی تعلیمی پالیسی[4] میں اسلامی تعلیمات کو تعلیم کے ہر مرحلہ میں شامل کرنے کے فیصلہ پر میں حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلامیات کا نصاب مرتب کرنے کے لئے مجوزہ کمیٹی میں ملک کے جمہور باشندوں کے عقیدہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اہل السنۃ والجماعت کے ماہر علماء دین حضرات کو لیا جائے ورنہ عام مسلمانوں کے لئے ایسا کوئی نصاب قابل قبول نہیں ہوگا جس میں اسلامیات کا نام لے کر ان کے عقیدہ کے خلاف نظریہ اور خیالات کو ان پر مسلط کرنے کی کوشش کی جائے گی۔''

مذکورہ بالا مضمون کی تجویز جمعیۃ علماء کے کونسل اجلاس میں بھی پاس کرا کر اخباروں اور حکومت کو بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ خدا کرے ان کوششوں کی بدولت صحیح اسلامی نہج پر ملکی تعلیم کا خاکہ مرتب ہو سکے۔ والسلام محمد اطہر علی: [5]

(۴)

(سوشلسٹوں کے خلاف جدوجہد O ارکان جماعت اسلامی کی بہتان طرازیاں O قومی اسمبلی سینٹ میں علماء کی ضرورت O سمیع الحق کو سینٹ میں بھیجیں O مولانا گنگوہیؒ کا ایک ملفوظ)

۱۴ مئی: مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک عمت فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۹ جنوری[6] سے

(افہام و تفہیم کیلئے تگ و دو اکابر کی کراچی میں ملاقاتیں کروائیں)

[1] اس ہنگامہ میں علماء کے دو گروہ ہو گئے افہام و تفہیم کے لئے اس گنہگار نے بھی تگ و دو کی حضرت والد ماجد رحمہ اللہ نے کراچی تک سفر کیا مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دوسری جانب سے مولانا احتشام الحق تھانویؒ مولانا مفتی محمد شفیعؒ مولانا محمد اطہر علیؒ اور اس وقت کے مشرقی پاکستان کے کئی علماء کی کراچی میں افہام و تفہیم کے لئے ملاقاتیں ہوئیں مگر نتیجہ بہتر ظاہر نہ ہو سکا۔ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن (س)

[2] اس وقت کے سوشلسٹ نواز ایک مزدور لیڈر جس سے علماء کی ایک جماعت کا معاہدہ دونوں گروہوں میں خلیج بڑھانے کا ذریعہ بنا۔ اختلاف رائے ہر دو کا بظاہر اخلاص پر مبنی تھا الا ماشاء اللہ (س) [3] ''الحق'' اکوڑہ خٹک (س) [4] شاید اس وقت کے وزیر تعلیم ائر مارشل نور خان کی مجوزہ تعلیمی پالیسی مراد ہے۔ (س) [5] سن اور اکثر خطوط میں تاریخ بھی درج نہیں

[6] یہ اور آگے اکثر خطوط ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے ہنگاموں اور سوشلزم اور اسلام کی لڑائی اور دینی جماعتوں کے باہمی اختلاف ونزاع سے متعلق ہیں۔ جو بدقسمتی سے بالآخر سقوط مشرقی پاکستان اور پاکستان میں سوشلسٹ عناصر کی کامیابی پر منتج ہوئے۔ حق اور باطل کے فیصلے مستقبل کے مؤرخ کو کرنے ہیں۔ (س)

سوشلزم اور کمیونزم کے خلاف اور نظام اسلام کے محاسن پر جلسہ پر جلسہ کر رہا ہوں' ایک دن بھی فارغ بیٹھ نہ سکا۔ لوگ تو متعجب تھے ہی میں خود بھی متحیر ہوں کہ اس ضعف و پیری اور مدت دراز سے علالت طبع اور اب بھی بیماریاں لیکر کس طرح شب و روز سفر دو تین سو میل کا اور تقریباً ساتھ ساتھ جمعیۃ علماء اسلام و نظام اسلام کی مضبوط سے مضبوط تشکیل وغیرہ وغیرہ دماغی کام اللہ میاں کیسے لے رہے ہیں' فضل خاص جس کے شکر سے عاجز ہوں۔ حضرت بخدا کوئی دنیاوی' نفسانی غرض نہیں ہے۔ صحت و قوت' قبول خدمت' دوام ذکر و شغل سفر حضر میں اور خلوص و تواضع حقیقی نصیب ہونے کیلئے دل سے دعا فرمانے کی درخواست ہے۔ بالخصوص مغفرت اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیز از جان پیارے سمیع الحق سلمہٗ سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے۔

حضرت والا! ''علمائے اسلام کو دعوتِ فکر'' مرسل خدمت ہے۔ تخلی یا لطبع غیر جانبدار ہو کر مطالعہ فرمایئے اور قلبی تاثرات کسی خادم سے قلمبند فرما کر بھیج دینے کی درخواست ہے۔

<u>مولانا گنگوہی کا ایک ملفوظ</u>: اگر کسی طبعی رجحان کے سبب مطالعہ پر بالفرض نشاط طبع نہ ہو تو قطب العالم قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ اسرار ہم کے ملفوظ کے پیش نظر ہی غور فرمالیں۔ ملفوظ ''مولوی یحییٰ' بریلی سے احمد رضا کا رسالہ سناؤ شاید کوئی حق بات ہو تو میں ہی رجوع کرلوں

<u>ارکان جماعت اسلامی کی بہتان طرازیاں</u>: حضرت! میرے میدان میں اترنے کے بعد جماعت اسلامی کے ارکان مجھ پر صریح بہتان باندھنے لگے ہیں۔ مثلاً آج کی ڈاک میں سلہٹ سے ایک متدین متبحر عالم نے لکھا کہ: جماعت اسلامی کے ایک سربرآوردہ (سلہٹی) نے کہا کہ مولانا اطہر علی کہتا ہے کہ اگر سامستری والے (سوشلسٹ) ملک پر قبضہ بھی کرلیں تب بھی ہم جماعت اسلامی کے ساتھ کام کرنے کو تیار نہیں'' ایسے ایسے میرے اوپر افتراء پردازی میں ہمہ تن مصروف ہوگئے' کیونکہ میری وجہ سے ان کی دنیا تنگ ہو رہی ہے' بعض جگہ ان کے متفق اور محکمہ کے امیر تک ان سے برگشتہ ہوگئے۔ استعفا نامہ کے نقل بھی مجھے دیا۔

<u>قومی اسمبلی میں علماء کی ضرورت</u>: حضرت! قومی اسمبلی میں اگر متدین علماء' صلحاء اسلام پسند طبقہ کی اکثریت نہ ہوئی تو نظام مصطفیٰ کی بجائے نظام کفر جاری ہوگا۔ نہ معابد' مساجد' مدارس کا وجود باقی رہے گا نہ مسلمانوں کا اور علماء اول تو وہلہ تہہ تیغ کئے جائیں گے۔ پس اپنے علاقہ سے قومی اسمبلی کی رکنیت کے لئے آپ تیاری کریں کیونکہ آپ کی اسمبلی کے بیان کا اثر کل پشاور سرحد میں پڑے گا۔ حکومت خائف رہے گی اور یہ زیادہ دن کے لئے تو نہیں صرف ایک سو بیس دن کے لئے

<u>اپنے قرۃ العین سمیع الحق کو سینٹ سے کامیاب کروائیں</u>: اور آپ کا لختِ جگر بندہ کے قرۃ العین میاں سمیع الحق کو بھی کسی سیٹ سے کامیاب کروائیں۔ اس طرح اپنا زیر اثر علاقوں' علماء اور دیندار طبقہ کو کامیاب بنا کر لائیں۔ یہی درخواست مفتی محمد شفیع صاحب' مفتی رشید احمد صاحب' احتشام الحق صاحب سے کی ہے اور دیگر بزرگوں سے بھی کر رہا ہوں' بہت متبحر متدین علمائے مشرقی پاکستان کو راضی کرلیا ہے۔ دوسری گزارش تنظیم و تشکیل جمعیۃ الطلبہ کا اشتہار مرسل ہے۔ خدا کا شکر کہ مشرقی پاکستان میں یہ کام بھی شروع ہوگیا اور یہ تشکیل بھی مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے۔ پس صوبہ سرحد کے مدارس کی تنظیم تشکیل نوجوان فہم علماء کے سپرد کردیں تو انشاء اللہ ثم انشاء اللہ ۵/ اکتوبر کے الیکشن کے نتائج پر دل سے آواز نکلے گی۔ ؎ مطرب بگو کار جہان شد بکام ما

آج ہی مولانا بنوری صاحب کو کراچی کی تشکیل کے لئے مکتوب بھیج دیا ہے۔ بشرط صحت ۱۶ رمئی' لاہور موچی دروازہ کے عظیم الشان جلسہ میں حاضری کا ارادہ ہے۔ حضرت کے فیوض سے مستفیض ہونے' دارالعلوم دیکھنے کو شوق ہے۔ بالاکوٹ (۱) میں فاتحہ خوانی اور فیوض سے بار آور ہونے کی خواہش ہے۔ میاں سمیع الحق کو ۱۶/ مئی لاہور بھیج دیں تو ان کی رہنمائی پر در دولت تک پہنچنا سہل ہوگا۔

ع گر قبول افتد زہے عزو شرف حضرت اُردو دانی ہے نہ بنگلہ نہ عربی نہ فارسی' بس ناکارہ آوارہ اور بدترین خلائق پورا عریضہ چلتی

---

۱ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور سید احمد شہیدؒ کے مزارات پر۔ (س)

ریل میں لکھا' جو غلطیاں ہوں معاف فرمائیں اور مصروفیات کا اندازہ فرما کر خاص توجہ سے صحت وقوت کی دعا فرمائیں۔ کیا عرض کروں ہر روز یہی حالت ہے' شب و روز کام ہے' سونے کا وقت بہت کم ملتا ہے۔ بعض بعض رات تو ایک منٹ کے لئے بھی سو نہیں سکتا۔ اطہر علی

(۵)

(ہزاروی اور مفتی محمود کے بارے میں غلط روایات کی تردید)

حضرت مولانا حقانی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ابھی ایک جلسہ کو روانہ ہو رہا ہوں۔ ۳ر مئی ''علمائے اسلام کو دعوت فکر'' اور ایک عریضہ بھیجا تھا' پرسوں معلوم ہوا کہ اس کے ص ۱۱۱ اور ص ۱۲۰ جو حضرت ہزاروی[1] اور مفتی صاحب[2] کے متعلق بروایت ایڈووکیٹ اقبال احمد کراچی لکھا بالکل صریح جھوٹ اور کذب ہے۔ مصنف پر گرفت ہوئی تو انہوں نے اقبال احمد کی روایت صحیح سمجھ کر لکھ دیا تھا' اب اغلاط نامہ شائع کر رہے ہیں۔ بندہ دعاؤں کا بے حد محتاج ہے۔ محمد اطہر علی

(۶)

(مشرقی پاکستان علیحدگی پسندوں کی شورشیں)

۲۵ر مئی

مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضہم وبرکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' والا نامہ سے مشرف ہوا۔ اس بدترین خلائق کو جو یاد فرمایا اور دعائے مستجاب سے ممنون فرمایا۔ ناکارہ آوارہ شکر گزاری سے عاجز محض ہے۔ آئندہ بھی دعاؤں کا از حد محتاج ہوں۔ خدا کا شکر کہ پاک فوج آنے سے کشور گنج میں کسی مسلمان کا جانی مالی نقصان نہیں ہوا۔ ہاں ناپاکوں سے پاکستان کو پاک کیا جا رہا ہے' اور جاری ہے۔ سب مسلمانوں کی دلی خواہش ہے کہ پاکستان دشمن عناصر ایک بھی پاک سرزمین میں نہ رہنے پائے۔ مغفرت تامہ اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں۔

پیارے سمیع الحق صاحب سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست ہے اور انہی سے فرمائش ہے کہ حضرات مدرسین وطلبہ سے مجتمعا ملاقات کی نوبت ہو تو سب سے سلام اور دعا کی درخواست ہے۔ ارذل الخلائق: محمد اطہر علی

(۷)

(قومی اسمبلی کیلئے انتخابی جدوجہد)

مخدومی محترمی ذوالمجد والسعادۃ حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' قبل ازیں کہ کچھ عرض کروں اپنی تقصیرات کی معافی چاہتا ہوں' ۱۵/۶/۷۰ کے والا نامہ کا جواب بروقت پیش نہ کر سکا۔ حضور والا! ۸ر مہینے سے مسلسل اسفار مجالس تقاریر' شب و روز مختلف الجہات امور میں اس درجہ مصروفیت ہے کہ مطلق فرصت ملی نہیں اور نیت رضائے الٰہی اور حفاظت اسلام اور پاکستان ہے' نہ شہرت مقصود ہے نہ کوئی دنیوی غرض ہے۔ توجہ سے دعا فرمائیں کہ اخلاص کے درجات عالیہ محض اپنی رحمت سے بلا استحقاق عطا فرمائیں اور محبت کاملہ دائمہ عطا ہو اور یوماً فیوماً اضافہ فرمائیں۔ محض اسی غرض سے قومی اسمبلی کیلئے بھی کوشش ہے' دعا فرمائیے۔ اجعلنی علی خزائن الارض۔ میرے سیٹ میں عوامی کا بہت بڑا لیڈر ایڈووکیٹ کھڑا ہے اور پی ڈی پی سے ایک فلاں مولوی جس کو بیس سال سے ذاتی عداوت ہے کہتا پھرتا ہے اطہر کو قتل کر کے عوامی کو پاس کرانا بہتر ہے' جماعت اسلامی کے بھی ایک پروفیسر ذی اثر مقرر کھڑا ہوا' کونشن لیگ سے اور ایک میں یہ دعا چاہتا ہوں کہ غیب سے ایسا سامان ہو کہ محض قدرت کاملہ رحمت واسعہ سے بلا مقابلہ بندہ کو پاس کرا دیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ حسب حکم آنحضرت کی کامل بینائی اور حیاۃ طیبہ طویلہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بندہ کو ادعیہ صالحہ میں یاد فرمانے کی درخواست کرتا ہوں۔ محمد اطہر علی

---

[1] مولانا غلام غوث ہزارویؒ [2] مولانا مفتی محمودؒ قائدین جمعیۃ علماء اسلام

(۸)

(بنگلہ زبان میں لٹریچر اور ماہنامہ)

۲۶ / اگست ۱۹۷۰ء

مکرمی و محترمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ' ۔ گزارش خدمتِ اقدس یہ ہے کہ بنگلہ زبان میں دینی علمی و اخلاقی و مذہبی رسائل و مجلات کا انعدام ہیں۔ جس کی شدید ضرورت مدت سے محسوس کی جارہی ہے' اسباب ذرائع کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ اہم خدمت مشرقی پاکستان کے کسی دینی مدرسہ یا ادارے سے اعلیٰ پیانہ پر نہ ہوسکی۔ جامعہ امدادیہ کے دفتر اشاعت سے چند اہم دینی رسائل کافی تعداد میں شائع ہوئے جن سے قوم کو بے حد نفع ہوا۔ اب توکلا علی اللہ العزیز ایک دینی و علمی ماہنامہ بنام "منادی" بنگلہ زبان میں شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ ماہ سے یہ رسالہ منظرِ عام پر آجائے گا۔ حضرت والا سے گزارش ہے کہ اس دینی ماہنامہ کے لئے کوئی مضمون یا پیغام لکھ دیں' اسے بنگلہ میں ترجمہ کرکے شائع کردیا جائے گا۔ نیز اس رسالہ کی افادیت اور عام مقبولیت کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ والسلام محمد اطہر علی

(۹)

(عوامی لیگ کے غنڈوں کی مجھے قتل کرنے کی کوشش)

۹/ جولائی ۱۹۷۱ء

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی مدظلہم العالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ' امید کہ مزاج بخیر ہوگا اور ادعیہ مستجابہ میں بندہ کو یاد فرماتے ہوں گے۔ ایک دفعہ تو عوامی غنڈوں [1] نے مجھے شہید کرنے کیلئے سب سامان فراہم کرلیا تھا' اسی رات ان کے آپس میں اختلاف ہوجانے کی وجہ سے میرے قاتل کو بری طرح خود ہی قتل کردیا۔ اب بھی وہ لوگ قتل کی فکر میں ہیں' خصوصاً حالیہ بیان سے جو ریڈیو' اخبارات اور ٹیلیویژن میں شائع ہوا ہے آگ بگولہ ہوگئے ہیں۔ دعائے حفاظت اور توفیق اعمالِ صالحہ و خاتمہ بالخیر فرمائیں۔ بیان کی نقل ارسال خدمت ہے' میاں سمیع الحق سلمہ' سے فرمادیں تو "الحق" وغیرہ دیگر اخبارات میں شائع کرانے کی زحمت گوارا کرنے کی امید ہے۔ حضرات مدرسین اور عزیز طلبہ سے سلام عرض ہے اور دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام محمد اطہر علی:

(۱۰)

(مشرقی پاکستان میں باغی اور اہل ذمہ کے بارہ میں استفتاء اور مولانا عبدالحقؒ کا حالات کے بناء پر ایسے مسائل کو ہوا نہ دینے کا حکیمانہ مشورہ)

ستمبر ۱۹۷۱ء السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

والانامہ ۱۷-۱۰-۷۱ اور ۱۱ رکا کارڈ پہنچا' اندرونی حالات خراب ہونے سے تشویش ہے۔ ہمارے محکمہ کے چار تھانہ باغیوں نے بیدخل کرلیا اور مجاہدین اسلام کو شہید کیا۔ ہماری جان خطرہ میں ہے۔ خدا کا شکر اب پاک فوج ان کو ہٹانے اور بیدخل کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ کامیابی کی دعا فرمائیں۔ حالات بہت خطرناک ہیں' انڈیا نے لڑائی بیرونی واندرونی شروع کردی ہے۔ بہت دعا کریں۔ حضرت خاتمہ بالخیر اور مغفرت تامہ کے لئے دعا فرمائیں۔ استفتاء [2] اپنے اطمینان کے لئے بھیجا۔ خدا کا شکر ہے کہ اشتعال اور نفرت پیدا کرنے والی تقریر تحریر کی عادت ہی نہیں' یہ صرف تھانوی [3] کی جوتیوں کی برکت ہے۔ اس سے مطمئن رہیں۔ مولانا مفتی شفیع صاحب نے اسی استفتاء کا

---

[1] عوامی لیگ کے شرپسند مراد ہیں' اس وقت وہاں کی جنگ پورے زور پر تھی (س)

[2] ان حالات سے متعلق استفتاء میں پوچھا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان کے باغیوں کو باغی کہا جائے گا؟ کیا وہاں کے اقلیتی ہندو اب بھی اہل ذمہ ہوں گے؟ حضرت مکتوب الیہ نے مولانا مرحوم کو جواب میں سیاسی مصالح اور حالات کی بناء پر ایسے مسائل کو مزید ہوا دینے میں احتیاط برتنے کا لکھا اور کہا کہ ایسے فتوؤں سے حالات اور بھی نازک ہوجائیں گے مگر جو ہونا تھا وہ ہوکر رہا۔ (س)

[3] حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ (س)

جواب دے دیا' اسی طرح دیگر علمائے کبار' مشائخ عظام کی خدمت میں بھیجا گیا' کیونکہ احتمال ہے کسی کی نظر کسی گوشہ پر پہنچے جو دوسروں کو توجہ نہ ہوئی۔ پس گو آنحضرت معذور ہیں مگر مفتی' محدث' مفسر حضرات سے کہلوا دینے سے احسان ہوگا۔ مکرر دعا کی درخواست ہے۔

محمد اطہر علی

(۱۱)

بوقت سحر سرکتوم (شر پسندوں کی یورش انگریزی خوانوں کے خاطر انگریزی لٹریچر کی ضرورت)

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالحق صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' یہاں کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ کشور گنج کے بارہ تھانہ میں سے آٹھ بلکہ نو تھانہ شر پسندوں نے لے لیا' اور ہزاروں علماء صلحا کو شہید کیا۔ ان کے حملے روز افزوں پر ہیں۔ اخباری بیانات ہمت افزائی کے پیش نظر ہے' دعا فرمائیں اور بزرگوں سے زبانی' تحریری دعاؤں کی اطلاع دیں۔ ہمراہی بیان توضیح و تشریح کر کے "الحق" اور اخبارات میں جلد سے جلد شائع کرائیں۔ الدعاء سلاح المومن کے علاوہ بظاہر کوئی چارہ کار نہیں۔ بندہ اس پیرانہ سالی اور امراض شتی کے باوجود بنگلہ بیانات زبانی' تحریری میں سرگرم عمل ہونے کے سبب شر پسندان خون کے پیاسے ہیں۔ حفاظت کی دعاء اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس رہی سہی علماء کی ہمت بھی گر جائے گی۔ یہ بیان صدر مملکت[1] کو کارگو سے اور گورنر اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نیازی[2] وغیرہ کو نازک وقت میں بھیج چکا' خدا کرے انابت الی اللہ کی توفیق ہو۔ الناس علی دین ملوکھم۔ اور عظمت قرآن کا مقالہ افغانی صاحب[3] کا جو "الحق" رجب میں شائع ہوا وہ انگریزی کرا کران سب کو بھیج چکا' کیونکہ بقول شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مرحوم ومغفور کہ ہم خواہ بیش بہا اصول بیانات اردو میں شائع کرتے ہیں' وہ مغرب زدگان دیکھتے ہی نہیں' اردو اخبار دیکھنا ان کے نزدیک عیب ہے' پس ایسے مفید مضامین انگریزی کر کے ارباب اقتدار کو بھیجنے کا سلسلہ جلد سے جلد جاری رکھیں۔ مکرر دعا کی درخواست پر ختم کرتا ہوں۔ والسلام محمد اطہر علی

(۱۲)

۲۸/ ستمبر ۱۹۷۱ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گزارش ہے کہ چند روز پہلے باغی اور ذمی کے بارے میں ایک استفتاء ارسال خدمت کیا تھا جس کا جواب اب تک نہ ملا۔ چونکہ یہ نہایت فوری اور ضروری مسائل سے متعلق تھا' اس لئے درخواست ہے کہ بعجلت ممکنہ جواب سے سرفراز فرما کر اس نازک وقت میں قوم وملت کی راہنمائی فرمائیں۔ فقط نیازمند اطہر علی

---

[1] اسوقت کے صدر یحییٰ خان مراد ہیں' جن کا اس ریشہ دوانی میں بھرپور حصہ تھا۔ (س)

[2] جنرل نیازی' اس وقت کے مارشل لاء انچارج۔ (س)

[3] علامہ شمس الحق افغانی صاحبؒ (س)

اعجاز احمد زبیری

سیکرٹری ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان

(ادارۂ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام نزول قرآن بین الاقوامی کانفرنس O علمی مذاکرات کے شرکاء)

محترمی۔ السلام علیکم۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی پاکستان (اسلام آباد) کے زیرِ اہتمام بین الاقوامی اسلامی کانفرنس نزول قرآنِ حکیم کے چہاردہ صد سالہ جشن کی تقریب سعید بتاریخ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ فروری ۱۹۶۸ء بمقام انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی منعقد ہو رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس کے علمی مذاکرات میں شرکت فرمائیں اور ہم سب کو شکریہ کا موقع بخشیں۔

پروگرام پشت پر درج ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ نیازمند اعجاز احمد زبیری

تاریخ	وقت	عنوان	صدر	معاون صدر	ناقدین
۱۰ فروری ۱۹۶۸ء	۶۔۳۰ بجے شام تا ۸۔۳۰ بجے شام	اسلام میں عقل کا کردار	الحاج امین الحسینی (مفتی اعظم فلسطین)	جناب جسٹس ایس اے رحمٰن ڈاکٹر حسین نصر (ایران)	پروفیسر سید محمد یوسف جناب ابوالہاشم

مقالات از ڈاکٹر سراج الحق، مولانا جعفر شاہ پھلواروی، جناب یوسف الخلیفہ ابوبکر (سوڈان)، جناب محمد سعود انصاری

تاریخ	وقت	عنوان	صدر	معاون صدر	ناقدین
۱۱ فروری ۱۹۶۸ء	۹ بجے صبح تا ۱۲۔۴۵ بجے دوپہر	اسلام اور امنِ عالم	مفتی ضیاء الدین بابا خانوف (روس)	جسٹس سید محبوب مرشد شیخ احمد کفتارو (شام)	پروفیسر اے بی اے خواجہ سرور حسن

مقالات از ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور ڈاکٹر ایس۔ اے حسن وغیرہ

تاریخ	وقت	عنوان	صدر	معاون صدر	ناقدین
۱۲ فروری ۱۹۶۸ء	۹ بجے صبح تا ۱۲۔۴۵ بجے دوپہر	اسلامی عدل عمرانی	شیخ الازھر (متحدہ عرب جمہوریہ)	ڈاکٹر رضی الدین صدیقی ڈاکٹر ذکی ۔۔۔۔۔ ترکی	جناب ایم مسعود

مقالات از پروفیسر نشاط چغتائی (ترکی) اور جناب ۔۔۔۔۔۔ شاہ وغیرہ

تاریخ	وقت	عنوان	صدر	معاون صدر	ناقدین
۱۳ فروری ۱۹۶۸ء	۹ بجے صبح تا ۱۲۔۴۵ بجے دوپہر	اختتامیہ	عالیجناب خواجہ شہاب الدین (وزیر اطلاعات و نشریات)	علامہ علاء الدین صدیقی ڈاکٹر فضل الرحمٰن	ـ

شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ دیوبندی امروہوی [1]

(۱)

۳ر رمضان ۱۳۶۲ھ شنبہ (استاذ کا شاگرد سے تخاطب تواضع واخفاء نفس کا نمونہ O آپ کو دیکھ کر خوش ہوتا رہوں گا)

مولانا الفاضل العلام زیدت معالیکم، پس از سلام مسنون! ابھی آپ کا والا نامہ ملا، اس خبر سے اطمینان ہوا کہ قادر مطلق نے آپ کو مع الخیر والعافیت [2] وطن پہنچادیا۔ فللہ الحمد و الشکر و المنہ۔

آپ نے میرے احسانات کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس سلسلہ میں بہت سے الفاظ جن کا تعلق صرف حسن ظن سے ہے تحریر فرمادیئے ہیں۔ مجھ کو تعجب ہے کہ قیام [3] دارالعلوم پر آپ کو تقریباً ایک سال گزر چکا ہے اور اب تک آپ میرے قبائح سے ناواقف رہے۔ میرے بہت سے دوست ایسے ہیں کہ جب تک وہ دیوبند سے باہر رہے میرے عیوب [4] سے ناواقفیت کی وجہ سے میرے معتقد رہے۔ لیکن جب وہ دیوبند میں آئے اور میرے معائب ان پر واضح ہوئے تو انہوں نے اپنی عقیدت کو بدعقیدگی سے بدل لیا۔ یہ امر آخر رہا کہ بعض پر میرے سرائر جلد منکشف ہوگئے اور بعض پر بتاخیر۔ لیکن خدا نے آپ کو کیسا قلب صاف عطا فرمایا ہے کہ آج تک بھی آپ نے میرے مقابح پر اطلاع نہ پائی یا یہ کہ اطلاع پائی مگر عقیدت کو نہ بدلا۔ مجھ کو امید ہے کہ آئندہ سال آپ بھی اور صاحبوں کی طرح میرے مکتومات کو بغور دیکھ کر اپنی رائے کی تصحیح کرلیں گے۔ میں آپ کا دعا گو ہوں اور جب تک آپ دارالعلوم کی خدمت اسی طرح کرتے رہیں گے جس طرح اب تک کی، میں آپ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہوں گا۔ میں بحمد للہ اچھی طرح ہوں، رمضان المبارک کے متعلق مجھ کو تشویش تھی کہ خدانخواستہ اس کی برکتوں سے مجھ کو محروم ہونا پڑے گا مگر منعم حقیقی کا ہزار ہزار شکر کہ میں بآسانی روزے رکھ رہا ہوں۔ برخوردارم قاری احمد میاں سلمہ، رشید میاں، حامد میاں سلمہ، سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام محمد اعزاز علی غفرلہ، از دیوبند

(۲)

۲۱ر رجب ۱۳۶۳ھ ۱۹۴۳ء (مفوضہ امتحانی کتابیں)

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت معالیہم، پس از سلام مسنون، کتب مندرجہ ذیل کا تحریری امتحان ہوگا۔ انکے سوالات کا انتخاب حسب حکم حضرۃ مہتمم صاحب آپکو تفویض کیا گیا ہے، امید کہ ۲۵ر رجب ۶۳ھ کی شام تک سوالات منتخبہ بندہ کے پاس باحتیاط تمام پہنچادیجئے۔ ہر کتاب کے سوالات پر ۱۲ر معاوضہ کی سفارش کی گئی ہے لیکن یہ معاوضہ اس وقت پیش کیا جائیگا جبکہ مجلس علمیہ کے

---

[1] شیخ الادب والفقہ مولانا اعزاز علیؒ صاحب ۱۳۲۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے ۱۳۳۰ھ میں آپکا تقرر دارالعلوم دیوبند میں بحیثیت مدرس ہوا ۱۳۴۰ھ میں حضرت مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ریاست حیدرآباد دکن کے مفتی اعظم کے عہدے پر انتخاب عمل میں آیا۔ تو اپنے ساتھ حضرت شیخ الادب کو بھی لے گئے۔ ایک سال قیام کے بعد مہتمم صاحب کے ساتھ ہی واپس آئے۔ دارالعلوم دیوبند میں آپکا دور چوالیس سال تک ممتد رہا ۱۳۷۴ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ مکتوب الیہ کے محبوب ترین اساتذہ میں سے تھے محبت کا یہی رشتہ استاد کا شاگرد سے عمر بھر قائم رہا جو خطوط سے واضح ہے۔

[2] تعطیلات رمضان گزارنے۔

[3] زمانہ تدریس دارالعلوم دیوبند۔

[4] لفظ لفظ سے شان تواضع اور اخفاء نفس عیاں ہے۔ ہمارے اکابر کی ساری بزم من تواضع للہ کی مظہر کامل ہے۔

منظور کردہ ضوابط کے موافق سوالات ہونگے ازراہ کرم انکو دفتر تعلیمات میں ملاحظہ فرمانیکی تکلیف گوارا فرمالیں، میں ممنون ہونگا۔(۱) شمائل ترمذی شریف (۲) بیضاوی ثلث ثانی (۳) مختصر المعانی (۴) تصریح (۵) امور عامہ (۶) صدرا۔

محمد اعزاز علی غفرلہ، ناظم تعلیمات و امتحانات دارالعلوم دیوبند

(۳)

۲۸ر ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ شنبہ[1] (عدم موجودگی سے دارالعلوم میں بے رونقی ○ مولانا مدنی کی خطرات کے باوجود بے چینی ○ امن ہوتے ہی جلد دیوبند آنے کی خواہش)

عزیز مکرم زیدت معالیکم، پس از سلام مسنون! آپ کا ملفوف تحریر کردہ یکم شوال کل ۲۷ر ذی الحجہ کو ملا۔ دوسرے حضرات کی زبانی یہ معلوم ہو چکا ہے کہ آپ نے وہاں دورہ[2] شروع کرادیا ہے۔ میری حالت تو نہ دریافت کرنے کے قابل اور نہ سننے کے لائق۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہ، ان خطرات قویہ[3] کے باوجود بھی ایک دن چین سے نہ رہے۔ آپ آج کل بذریعہ موٹر دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً ۷ر نومبر کے بعد واپس ہوں گے۔ آپکی عدم موجودگی دارالعلوم میں بے رونقی کا باعث ہو رہی ہے۔ ان اطراف میں فی الجملہ امن کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ خدا کرے کہ امن ہوجاوے تو آپ بعجلت ممکنہ تشریف لانے کا ارادہ کریں۔ رشید میاں سلمہ تو اوکاڑہ منڈی میں ہیں۔ احمد میاں اور حامد میاں سلمہما سلام عرض کرتے ہیں۔ محمد اعزاز علی غفرلہ

(۴)

۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ (تقسیم ہند کے بعد ناگفتہ بہ حالات ○ خون کی ارزانی اور انسانیت کی نایابی ○ آپ کی مفارقت تکلیف دہ ہے ○ تواضع اور حکیمانہ نکتہ آفرینی)

برادر عزیز زیدت معالیکم! پس از سلام مسنون کے جب سے آپ دیوبند سے تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے پہلا لفافہ آپ کا ملا ہے۔ مجھ کو پتہ معلوم نہ تھا ورنہ خود ارسال خدمت کرتا۔ ان چند ماہ میں جو حادثات گزرے وہ ناقابل بیان ہیں۔ جس سبعیت اور درندگی کا مظاہرہ اس عرصہ میں ہوا ہے اس کی نظیر تاریخ کے کسی ایک ورق میں بھی نہ ملے گی۔ خون کی اس ارزانی اور انسانیت کی نایابی کا گلہ کس سے کریں ع کون سنتا ہے فغان درویش، مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ نصیب کرے۔ آمین آپ کی مفارقت تکلیف دہ ہے۔ میں اس پر مسرور رہا کرتا تھا کہ آپ کا تعلق میرے ساتھ مخلصانہ ہے خدا کرے کہ آپ کی یہ توجہ آخرت[4] میں بھی کام آوے۔ آمین۔ میں آپ کا اول خادم ہوں اور چونکہ اجابت[5] دعا کیلئے داعی کی اہلیت شرط نہیں ہے اس لئے آپ کا دعا گو بھی ہوں۔ آپ کے حلقۂ درس میں جو حضرات بندہ کے پرسان حال ہوں ان سے عموماً اور جناب مولانا مولوی[6] سرار الحق صاحب سے خصوصاً سلام فرمادیں۔ احمد[7] میاں اور حامد میاں[8] سلام عرض کرتے ہیں۔ محمد اعزاز علی غفرلہ از دیوبند

ز منجنیق فلک سنگ فتنہ می بارد — من ابلہانہ گریزم با آبگینہ حصار

---

[1] خط پر ۱۵ر نومبر ۱۹۴۷ء کی مہر ثبت ہے۔ [2] تقسیم کے بعد دیوبند میں پڑھنے والے چند طلبہ کے اصرار پر یہاں دورۂ حدیث شروع کرایا جس نے بعد میں دارالعلوم حقانیہ کی شکل اختیار کی۔ [3] تقسیم کے فوراً بعد کے ناگفتہ بہ حالات مراد ہیں۔ [4] استاد کا خطاب شاگرد سے۔ تواضع، شفقت اور ایسے ایسے طریقوں سے تلامذہ کو نوازنے کی مثالیں سلف میں ہی مل سکتی ہیں [5] تواضع اور بے نفسی کے ساتھ حکیمانہ نکتہ آفرینی [6] حکیم، ڈاکٹر، فاضل دیوبند، ساکن اکوڑہ خٹک [7] بڑے صاحبزادہ حال مدرس دارالعلوم دیوبند [8] دوسرا صاحبزادہ

(۵)

(تقسیم ہند اور مسلمانوں کی پاک و ہند میں تباہی O مفارقت کا صدمہ O اکثر یاد اور تذکرہ رہتا ہے)

۳۰ رصفر ۱۳۶۹ھ سہ شنبہ

جناب محترم زیدت معالیکم! پس از سلام مسنون! آپ کا خط آیا۔ آپ کے سعادتمندانہ الفاظ سے مسرت ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ حیات طویلہ عطا فرما کر اپنی مرضیات کی توفیق بیش از بیش دے۔ آمین

آپ کی مفارقت کا صدمہ ہم خدام کو بھی کچھ کم نہیں ہے۔ بسا اوقات آپ کا تذکرہ رہتا ہے۔ اور میں تو آپ کو اکثر ہی یاد کرتا ہوں۔ دارالعلوم کے طلبہ بھی آپ کے ذکر سے خالی نہیں ہیں۔ میں اکابر کی کفش برداری کے طفیل میں پاکستان کے نقائص کو سمجھتا ضرور تھا۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ اس تقسیم سے ہندوستان اور پاکستان دونوں جگہ کے مسلمان اس درجہ تباہ ہوں گے کہ انکی تباہی ضرب المثل[۱] ہوگی۔ اور دوست تو بجائے خود دشمن بھی ان کی تباہی سے محزون و غمگین ہوں گے اور کوئی مفر نہ ہوگا۔ تدابیر کے نتائج معکوس ہوں[۲] گے۔

زمنجنیق فلک سنگ فتنہ می بارد من ابلہانہ گریزم با آبگینہ حصار

دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آمین

دارالعلوم میں بحمد للہ خیریت ہے۔ آج سہ ماہی امتحان شروع ہے۔ جمعیۃ العلماء صوبہ یو پی کا اجلاس ۲۵/۲۶ نومبر کو نانپور میں ہورہا ہے۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہ شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً دس یوم کے بعد واپسی ہوگی۔ میں آپ کا خادم اور دعا گو بھی ہوں۔ بظاہر قریب الارتحال ہوں اس لئے حسن خاتمہ کی دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔ احمد میاں سلمہ، حامد میاں سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحب و عزیزم مولانا مولوی سید فخر الحسن صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ سلام عرض کرتے ہیں۔

دعا گو اور طالب دعا محمد اعزاز علی غفرلہ، از دیوبند ۳۰ رصفر ۱۳۶۹ھ سہ شنبہ

(۶)

۷ رشعبان ۱۳۷۴ھ (مولانا اعزاز علی کی وفات پر تعزیتی خط کا جواب O جنازہ مولانا محمد زکریا نے پڑھایا)

[۳] محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تعزیت نامہ نے عزت بخشی بلاشبہ یہ حادثہ ہمارے لئے سخت جانکاہ ہے اب جبکہ ہم حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سایہ عاطفت سے محروم ہوگئے ہیں آپ کی مخلصانہ توجہات اور دعاوں کے متمنی ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دعاء مغفرت اور ایصال ثواب کا آپ آئندہ بھی خیال رکھیں گے۔ آہ کیا لکھوں جناب والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کو روتا ہوا چھوڑ کر چلے گئے حضرت شیخ مدنی مدظلہ العالی اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سفر میں تھے جنازہ کی نماز شیخ الحدیث[۴] مظاہر العلوم ضلع سہارنپور نے پڑھائی دس بارہ ہزار آدمیوں کا مجمع تھا آپ کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آئندہ بھی اسیطرح ہمدردی فرماتے رہنگے تمام پرسان حال سے میرا سلام فرمادیں۔

زیادہ احترامات، اعزاز احمد الشہیر احمد میاں مدرس دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور

---

[۱] قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید [۲] اور اب تو نتائج کی ظہور پذیری گویا مکمل ہوا چاہتی ہے۔ (س)

[۳] حضرت شیخ الادبؒ کے سانحہ وصال پر حضرت قدس سرہ کے تعزیتی خط کے جواب میں شیخ الادب کے صاحبزادہ مولانا احمد میاں نے یہ جواب بھیجا

[۴] حضرت مولانا زکریا سہارنپوریؒ

(۷)

(پریشانیوں کے لئے آیت کریمہ کا ختم کرانے کی استدعا)

مولانا حامد میاں ابن شیخ الادب مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ

محترم ومکرم قبلہ وکعبہ عالی جناب برادر محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔عرض خدمت اقدس میں یہ ہے اس سال میں بہت سخت پریشان ہوں پریشانی کی دو وجہ ہیں۔ایک یہ کہ میرا لڑکا محمد ساجد جو کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے بعض وقت چارپائی پر بے ہوش ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں مارتا ہے بدن اکڑ جاتا ہے گردن اکڑ جاتی ہے۔جادو جنات آسیب مرگی وغیرہ سب کے تعویذ گنڈے ہو رہے ہیں۔علاج بھی جاری ہے الحمدللہ کہ پہلے سے افاقہ ہے دوسرے میں نے اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کیا تھا۔نابالغی کی حالت میں رخصت بھی کر دی اور سب کام سنت رسول ﷺ کے مطابق کیا کوئی رسم ورواج نہیں کی۔داماد نے رخصت کے بعد عجیب قسم کا مکروفریب کا جال پھیلایا کہ جسکی وجہ سے ہم مجبور ہو کر یہ دعائیں کرنے لگے کہ یہ طلاق دیدے تو بہت ہی اچھا ہے مگر وہ کمبخت باوجود نااہل ہونے کے اس پر بھی تیار نہیں ہے بلکہ ہم کو تکلیف اور عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔اور عجب قسم کے مکروفریب چلا رہا ہے۔میں نے آپ سے ایک مرتبہ آیت کریمہ **لا الہ انت سبحانک انی کنت من الظالمین** کا ختم کرایا تھا۔آپ کے مدرسہ میں میرے لئے ختم شریف ہوا تھا۔اس مرتبہ پھر درخواست ہے کہ آپ اپنے مدرسہ میں میرے لئے اور میرے اہل وعیال کی حفاظت اور امن کے لئے اور عزیزم محمد ساجد میاں سلمہ کی صحت اور تندرستی کے لئے اور اسکو دین اور دنیا کی کامل عقل اور سمجھ آجائے اور ان کو دارین اور فلاح دارین حاصل ہو اور کامل صحت ہو جائے دعا کریں۔اور میں اور میرے سالے اہل وعیال بھی امن وعافیت کے ساتھ اللہ کی حفاظت میں رہیں۔اسکے لئے بھی دعا کرادیں اور لڑکی کا معاملہ بھی عزت اور عافیت اور امن کے ساتھ طے ہو جائے اسکے لئے بھی دعا کرادیجئے گا۔اگر کوئی دیوبند آنے جانے والا لاہور سے مل جاوے تو آپ کے ذریعہ کالی فاس تین ایکس جرمنی کی تیار کی ہوئی ہومیو پیتھک دوائی چار شیشی عزیزی ساجد میاں کے لیے ارسال کرادیجئے گا۔ہمیں اس کا پاکستان میں پتہ نہیں معلوم اس لئے مجبوراً آپ کو لکھا ہے۔سب بچے اور بچیوں کو سلام۔

والسلام محتاج دعا حامد میاں ابن حضرت مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ

☆☆☆

اعزاز نیاز، حج آفیسر

حج بکنگ آفس کراچی

۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء (حج کی جمع شدہ رقم کی واپسی)

مکرمی السلام علیکم! آپ کے خط[1] کے جواب میں تحریر ہے کہ پیشگی جمع شدہ رقم حاجیوں کے آخری جہاز کے روانہ ہونے کے بعد واپس کرنا شروع کیا جائیگا۔ اعزاز نیاز حج بکنگ آفیسر

[1] شیخ الحدیث مرحوم کے پہلے اور آخری سفر حج ۱۹۵۱ء سے تعلق ہے۔سوانحی مواد کے طور پر خط یہاں دیا گیا۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان[1] گورنر مشرقی پاکستان وغیرہ

(سندھ کو پاکستان سے الگ کرنے کا بھارتی منصوبہ O پانچواں صوبہ سمندر کے دفاع سے لاپرواہی O بحریہ کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد سے کراچی منتقل کیا جائے)

اکتوبر ۱۹۸۷ء

محترمی۔ پاک فوج کے سب سے سینئر فوجی اور روادی سیاست کے ایک آبلہ پا مسافر کی حیثیت سے میں نے جو تجربات حاصل کئے ہیں۔ اس کی بناء پر میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنی تلخیوں کو فوری طور پر فراموش کر کے اتحاد فکر و عمل کا مظاہرہ نہیں کیا تو ہمارا حشر سپین کے مسلمانوں جیسا ہو سکتا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام دشمن طاقتیں ایک بار پھر متحد ہو رہی ہیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ اس بار ہمارے دشمن نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ پاکستان کو سندھ سے محروم کر دے، اس مقصد کے لئے اسے سندھ میں فضا سازگار دکھائی دے رہی ہے۔ گزشتہ تین سال سے بالخصوص کراچی میں معمولی وقفے سے فسادات کرائے جا رہے ہیں جس کے نتیجے میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں معصوم اور بے گناہ افراد جان بحق یا معذور ہو چکے ہیں اور ان گنت اپنے ذرائع روزگار اور لاکھوں باہمی اعتماد سے محروم کر دیئے گئے ہیں تجارتی اور صنعتی ترقی نہ صرف یہ کہ رک گئی بلکہ روبہ زوال ہے کراچی اور حیدر آباد کے اسی فی صد سے زیادہ صنعتی ادارے بند ہو چکے ہیں۔ عوام کے درمیان باہمی منافرت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور میرے خیال میں قائداعظم کا شہر۔۔۔ کراچی بدترین حالات سے دوچار ہے، کرفیو، لوٹ مار، آتش زنی، قتل و غارت اور اغوا اب روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں اور سندھ میں خانہ جنگی کی آگ کسی بھی وقت بھڑک سکتی ہے یہ ہیں وہ حالات جن کی بناء پر ہمارا عیار ہمسایہ نسل کشی کو روکنے کا بہانہ بنا کر سندھ میں مداخلت کر سکتا ہے اور اس مقصد کے لئے اس کی چھ ڈویژن فوج ملحقہ سرحد پر موقع کے انتظار میں ہے۔ کوئی نئی بات نہیں ہوگی کیونکہ ۱۹۷۱ء میں ایسا ہو چکا ہے۔ بھارت نے سری لنکا پر قبضہ کر کے اپنے عزائم کا اظہار بھی کر دیا ہے اور اب دوسرے کمزور پڑوسی ملک اپنی آزادی اور خودمختاری خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔ بھارت نے لارڈ ولزلے کے رسوائے زمانہ سب سڈی سسٹم کو اپنا کر اپنی توسیع پسندی کی جانب پیش قدمی شروع کر دی ہے اور وہ سندھ کو ہڑپ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے وہ ہمیں خشکی اور سمندر دونوں جانب سے گھیرنے کا سامان کر چکا ہے، سندھ دونوں جانب سے خطرے میں ہے اور اس طرح پاکستان خطرے میں ہے۔

ہمیں یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ۱۹۷۱ء کے المیہ کے بعد اگر ہماری آزادی برقرار رہی تو اسکی وجہ سمندر ہے، سمندر نے پاکستان کی سیاسی، اقتصادی سرگرمیاں جاری رکھنے میں بڑی مدد دی ہے پاکستانی سمندر کا رقبہ کم و بیش ایک لاکھ مربع میل ہے اور اس طرح رقبہ کے لحاظ سے بلوچستان کے بعد دوسرا سب سے بڑا اور بحیثیت مجموعی پاکستان کا پانچواں صوبہ۔۔۔ سمندر ہے لیکن اس کے دفاع کیلئے کوئی سنجیدہ توجہ نہیں دی گئی، چنانچہ کراچی ہمارے دشمنوں کے لئے کھلے دستر خوان کی طرح ہے، ہمیں اگر پاکستان کی آزادی اور سالمیت برقرار رکھنی ہے تو پاکستان کے پانچویں صوبے کے دفاع اور حفاظت پر فوری اور خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد یہ شاعرانہ منطق لایعنی اور مہمل ثابت ہو چکی ہے کہ ایک خطے کا دفاع ہزاروں میل دور خطے میں بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے۔ سندھ کا دفاع سندھ ہی میں کیا جا سکتا ہے اور سمندر کا دفاع سمندر ہی میں کیا جا سکتا ہے، اس کیلئے ہمیں اپنی بحری قوت میں بے پناہ اضافہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ میرا مطالبہ ہے کہ بحریہ کا ہیڈ

---

[1] پاک افواج کے معروف جرنیل اہم ترین فوجی اور سویلین عہدوں پر بھی فائز رہے۔

کوارٹر اسلام آباد سے فوراً کراچی منتقل کیا جائے۔ پاکستانی بحریہ کے نئے جدید ترین ذرائع اختیار کئے جائیں۔ بحریہ کے پاس کم ازکم ایک طیارہ بردار جہاز ضرور ہونا چاہیے۔ خواہ اس کے لئے سول اور ملٹری بیوروکریسی سے تعلق رکھنے والے افسروں اور جرنیلوں کو بائیکل ہی پر سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔

میں پورے خلوص، دل سوزی اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ یہ وقت ذاتی اناؤں کی پرورش کا نہیں کیونکہ اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ یہ ملک نہ رہا تو نہ کسی کی وزارت رہے گی اور نہ ان کی جرنیلی رہے گی۔ انہیں بھی لندن کے کسی ہوٹل میں ہیڈ ویٹر کی ملازمت ڈھونڈنی ہوگی۔　　لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان

☆☆☆

محمد اعظم خان خٹک [1] اکوڑہ خٹک

۲۶ ستمبر　　(اجلاس شوریٰ کا دارالعلوم کیلئے جامع پروگرام مرتب کرنے کی دعا)

بخدمت جناب محترم شیخ الحدیث صاحب، السلام علیکم، اگرچہ بہت کوشش کی گئی کہ آج کے اجلاس میں شمولیت کا فخر حاصل کروں مگر افسوس ہے کہ بوجہ ورود احباب جسکا تا نتا لگا تار لگا ہوا ہے حاضری سے معذور رہا دعا ہے کہ آج کا اجلاس ہر طرح سے کامیاب ہو کر دارالعلوم کیلئے ایک جامع پروگرام کے مرتب کرنے میں کامیاب ہو۔ میری جانب سے تمام ممبران شوریٰ کی خدمت میں نیازمندانہ دعا و سلام عرض ہے۔

تابعدار بندہ　　محمد اعظم خٹک عفی عنہ

☆☆☆

حکیم آفتاب احمد قرشی [2] لاہور

(۱)

۲۵ اپریل ۱۹۷۰ء [3]　　(عدیم النظیر دینی خدمت ○ علماء کے اختلاف دور کرانے کی توجہ)

مکرم و محترم، السلام علیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ آپ دین کی خدمت جس عدیم النظیر انداز میں سرانجام دے رہے ہیں وہ قابل ستائش ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ نوجوانوں میں اسلامی جذبہ پیدا کرنے کیلئے ہم نے پمفلٹ شائع کئے ہیں جو کہ آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کی گراں قدر رائے کا منتظر رہوں گا۔ میں آپ کی خدمت میں ایک گزارش بڑے ادب سے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ علماء کے اختلاف کو دور کرنے کی جانب توجہ فرمائیں۔ علماء کے اس اختلاف سے نئے اور تعلیم یافتہ طبقے پر ناخوشگوار اثر ہے۔ آپ کی ذات گرامی ہی معاملات کو سلجھا سکتی ہے۔　　خیر طلب　آفتاب احمد قرشی

---

[1] خانوادہ خوشحال خان خٹک کے عظیم فرزند، اکوڑہ خٹک اور خٹک قوم کے چیف خان بہادر محمد زمان خان خٹک مرحوم کا صاحبزادہ اور جانشین اپنے والد مرحوم کی طرح حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے شانہ بشانہ کھڑے رہتے، دارالعلوم کی تعمیر و ترقی میں زندگی بھر ساتھ دیا۔ مجلس شوریٰ کے رکن تھے اس کے اجلاس کے سلسلہ میں عدم شرکت کا معذرت نامہ لکھا ہے ان کے صاحبزادے جناب جان محمد خان خٹک بھائی محمد عباس خٹک اور سارے خاندان کا شیخ الحدیث مرحوم اور حقانیہ سے عقیدتمندانہ وابستگی رہی، یہ حضرت شیخ کے اعلیٰ کردار اور بصیرت و تدبر کا کرشمہ تھا کہ ایسے خانوادے اور ان کے عمائدین شیخ کے سامنے گردن تسلیم خم کر گئے۔ جبکہ خان خوانین سرداروں اور نوابوں کا یہ مزاج نہیں ہوتا۔ جہاں علماء اور طلباء کے طبقہ سے ان کے بعد نمایاں رہتا ہے۔

[2] شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی قومی دواخانہ لاہور کے ہونہار اور محقق فرزند موتمر عالم اسلامی پنجاب کے نائب صدر۔ محبان پاکستان۔ پاکستان طبی کانفرنس موتمر عالم اسلامی کے سلسلہ میں سرگرم عمل رہے۔ پیغام اجل کو جوانی میں لبیک کہا انکے والد ماجد شفاء الملک کی طرح انہیں بھی شیخ الحدیثؒ اور ناچیز کیساتھ مخلصانہ راہ و رسم رہا۔

حضرت شیخ الحدیث کے جوابی خطوط

[3] حضرت المحترم جناب حکیم صاحب زید کرمکم وزادکم اللہ مجدًا و کرمًا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ ملا اور اس کیساتھ　　(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲)

۳۰ دسمبر ۱۹۷۰ء　(نوجوانوں میں اسلامی نظریات کیلئے پمفلٹ اور شیخ الحدیث کا تحسینی خط)

مکرم ومحترم، السلام علیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت اور صحتمند رکھے اور اسلامی آئین کیلئے مؤثر جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ نوجوانوں میں اسلامی نظریات کی اشاعت کیلئے پمفلٹ شائع کیے ہیں جو کہ آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ اپنے صاحبزادے سے میرا سلام کہہ دیں۔　خیر طلب　آفتاب احمد قریشی

(۳)

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء　(امام بخاری کی بارہ سو سالہ یوم ولادت پر موتمر عالم اسلامی کے تقریبات شیخ الحدیث کا دعائیہ خط)

(۳) مکرم ومحترم! السلام علیکم: امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ ہمارے جلیل القدر مشاہیر میں حضرت امام بخاریؒ کی ذات اقدس گوناگوں خصوصیات کی حامل ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے نوازا کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی بلند پایہ کتاب مدون ومرتب کی جسے حدیث میں سب سے بلند مقام حاصل ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی زندگی اسلام اور حدیث کیلئے وقف کررکھی تھی انہوں نے اپنے خون جگر سے شمع اسلام فروزاں کی اور صحیح بخاری کے نور سے دنیا جگمگا اٹھی۔ ہمارا فرض ہے کہ ایسے یگانہ روزگار عالم کی یاد کو تازہ رکھیں۔ ۱۳ رشوال ۲۹ راکتوبر ۱۹۷۳ء کو امام بخاریؒ کا بارہ سو سالہ یوم ولادت ہے اس موقع پر موتمر عالم اسلامی کی جانب سے دنیا بھر میں تقریبات منانے کا اہتمام کیا گیا ہے ان تقریبات کا آغاز ۳ شوال یعنی ۱۹ راکتوبر سے ہوگا آپ سے درخواست ہے کہ حضرت امام بخاریؒ کے بارے میں اخبارات ورسائل میں مضامین تحریر فرمائیں۔ حضرت امام بخاری کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اجتماعات کریں جمعے کے خطبات میں آپ کی خدمات پر روشنی ڈالیں اور اس تمام کاروائی کو اخبارات کو اشاعت کیلئے دیں۔

خیر طلب　آفتاب احمد قریشی نائب صدر مؤتمر عالم اسلامی پنجاب

(۴)

۲۶ اپریل ۱۹۷۵ء　(قومی اسمبلی میں طبی مطالبات کی حمایت)

مکرم ومحترم! السلام علیکم، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ آپ نے عوامی مسائل سے ہمیشہ گہری دلچسپی لی ہے طبی امداد پاکستان کا بڑا اہم عوامی مسئلہ ہے۔ عوام کو طبی امداد میسر نہیں۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے چین کی طرح تمام طبی وسائل مثلاً طب، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور

(پچھلے صفحہ سے)　اسلامی تعلیمات کے فروغ اور نشاۃ ثانیہ اسلام کیلئے آپ اور آپ کے ادارہ کے مطبوعات نے بھی مشام جان کو معطر کیا روحانی مسرت حاصل ہوئی۔ نوجوانوں کی اصلاح وتربیت اور فکری وعلمی رہنمائی کیلئے ایسے پمفلٹ اور رسائل بہت ضروری ہیں بہت اہم اور نازک مسائل پر آپ کے مطبوعات میں موثر اور دل نشین مواد پیش کیا گیا ہے یہ وقت کی اہم دینی خدمت ہے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مساعی جمیلہ بارآور بنادے اور اس کے ذریعہ اسلامی اقدار وتعلیمات کو فروغ اور دین متین کی ترویج کا سامان ہوجائے آمین۔ کلمات محبت وحسن ظن کا یہ ناچیز ممنون ہے برخوردارم سمیع الحق نے بھی آپ کا گرامی نامہ پڑھا اور بے حد شکریہ ادا کرتے ہوئے ہدیہ سلام مسنون پیش کرتا ہے۔ اپنے والد بزرگوار مدظلہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔　اللہ تعالیٰ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے۔
والسلام　عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۳) محترم المقام حکیم آفتاب احمد قریشی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ بسلسلہ تقریبات حضرت سیدنا الامام الکبیر الامام البخاری قدس سرہٗ العزیز موجب عزت افزائی بنا۔ مؤتمر عالم اسلامی نے امام بخاریؒ کی یاد منانے کا جو اہتمام فرمایا تعارف حدیث وائمہ حدیث اور حجیت واہمیت حدیث کے سلسلہ میں انشاء اللہ اسکے بے حد برکات واثرات ظاہر ہوں گے حق تعالیٰ مؤتمر کے ان خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نواز کر ملت مسلمہ کے حق میں عظیم الشان خیر وبرکت کا باعث بنادے آپ سب کو اپنے مرضیات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ ہمت اور جوش عمل کی توفیق دے۔　والسلام بندہ عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ

ویدک سے استفادہ کیا جائے۔ان طبوں کے شفاخانے جاری کئے جائیں اس طرح ہم مسئلہ صحت کو حل کر سکتے ہیں دیسی طبیں مفید موثر اور ارزاں ہیں۔اطباء دیہات میں علمی طبی خدمات سرانجام دینے کو آمادہ ہیں۔حکومت نے جو طبی کمیشن مقرر کیا ہے۔یہ ایک مفید قدم ہے اسکی رپورٹ پر جلد از جلد عمل درآمد ہونا چاہیے آپ اس سلسلے میں وزیر صحت پاکستان کو متوجہ کریں۔ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ اس سے قبل بھی آپ نے طبی مطالبات کی حمایت کی تھی۔ایک اہم مسئلہ طبی بورڈ کی تشکیل ہے آپ عوامی اور[1] منتخب شدہ نمائندے ہیں۔اطباء کا مطالبہ ہے کہ طبی بورڈ کے تمام اراکین منتخب ہوں۔اطباء کو حقوق دیئے جائیں۔آپ سے درخواست ہے کہ اس ضمن میں بھی آپ وزیر صحت پاکستان کو تحریر کریں۔اور اطباء کے ان مطالبات کی حمایت کریں۔یہ خط طبی کانفرنس کی جانب سے تحریر کیا جارہا ہے۔جو کہ اطباء کی نمائندہ جماعت ہے۔جس کے بانی اور راہنما شفاء الملک حکیم اجمل خان اور شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی تھے۔آپ سے درخواست ہے کہ جواب سے ضرور سرفراز فرمائیں۔ خیر طلب حکیم مرزا محمد یحییٰ حکیم آفتاب احمد قریشی

(۵)

کیم نومبر ۱۹۷۵ء (قومی اسمبلی میں طب سے متعلق مساعی پر اطباء کا شکریہ)

مکرم ومحترم! السلام علیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ہم اطباء آپکا بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ عوامی صحت کے مسئلہ پر بیحد توجہ دیتے ہیں اور اطباء کے مطالبات کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔اطباء عرصہ دراز سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں بھی ڈاکٹروں کی طرح حقوق دیئے جائیں۔طبی بورڈ کے تمام نمائندے منتخب ہوں گزشتہ دنوں وزیر صحت پاکستان نے اسلام آباد میں اطباء اور ویدوں کا اجلاس طلب کیا تھا اس اجلاس میں اطباء اور ویدوں نے طبی رجسٹریشن ایکٹ میں ترامیم پیش کردی ہیں اب یہ ترامیم قومی اسمبلی میں پیش کی جائیں گی آپ سے گزارش ہے کہ وزیر صحت سے ملیں اور ان پر زور دیں کہ اطباء کی پیش کردہ ترامیم اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں منظور کی جائیں آپ کی خدمت میں چند سوالات ارسال ہیں آپ یہ سوالات اسمبلی میں پیش کریں۔ان پر دستخط کر کے شعبہ سوالات کے حوالے کردیں۔

شکریہ خیر طلب حکیم آفتاب احمد قریشی

بخدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب MNA

(٦)

(رکنیت اسمبلی پر مبارکباد)

قبلہ محترم السلام علیکم! امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔اخبارات میں اس خبر سے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔میں آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔آپ کی ذات سے اسلامی آئین کی ترتیب میں بڑی مدد ملے گی۔اپنے صاحبزادے کو میرا اسلام کہیں۔ خیر طلب آفتاب احمد قریشی

---

[1] قومی اسمبلی میں طب سے متعلق مسائل پر توجہ دلانا چاہتے تھے حضرت نے بھرپور ترجمانی کی جو ریکارڈ پر ہے۔ملاحظہ ہو۔قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ ناچیز کا مرتب کردہ ریکارڈ

افتخار احمد خان انصاری [1] وفاقی وزیر مذہبی امور

۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء (پیام تبریک پر شکریہ اور دعاؤں کی تمنا)

محترمی مولانا عبدالحق صاحب سلام مسنون! امید واثق ہے کہ بفضل تعالیٰ مزاج بخیر ہونگے۔ وزارت مذہبی و اقلیتی امور کا بار گراں اٹھانے پر آپ کے پیام تبریک کا نزول آپ کی مسرت و طمانیت کا آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ میرے بارے میں آپ کے حسن اعتماد کا غماز بھی ہے۔ اس التفات اور قدر افزائی کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کی دعائیں اور نیک تمنائیں نئی ذمہ داریوں سے خوشدلانہ اور منصفانہ طور پر عہدہ برآ ہونے میں میری ممد و معاون ہونگی۔ آپکو معلوم ہے کہ ہمارے مسائل بڑے گھمبیر اور وسائل بڑے محدود ہیں۔ آیئے بارگاہ ایزدی میں ہم سب مل کر پاکستان کی سالمیت و یکجہتی، قومی معیشت کی تیز تر بحالی اور "نظام مصطفیٰ ﷺ" کی بسرعت تشکیل کے لئے بصمیم قلب دعا کریں۔ امید ہے کہ خداوند بزرگ و برتر ہمیں اس عظیم جدوجہد میں کامیابی سے نوازیں گے۔ ایک بار پھر اظہار تشکر کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

والسلام آپکا افتخار احمد خان انصاری

☆☆☆

مولانا محمد افضال الحق جوہر قاسمی

صدر تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند انڈیا

۲۳ ربیع الآخر ۹۸ھ (مولانا مدنیؒ کے افادات ترمذی سے استفادہ کی خواہش)

والا مراتب زید مجدکم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، حضرت شیخ کے دامن سے وابستگی راقم الحروف کے تعارف کیلئے کافی ہے کل مولوی عتیق الرحمان سنبھلی (الفرقان) نے آپکی طرف راہنمائی کی ہے اسلئے حاضری دے رہا ہوں۔ خدا کرے مزاج عالی بعافیت ہوں یہاں مدرسہ ہذا میں ہم چند خدام شیخ نے مولانا محمد اسعد سلمہ، سے اجازت لے کر ترمذی شریف کی درسی تقریر مرتب کرنی شروع کر دی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گنج گرانمایہ ہماری کوتاہیوں کی نذر ہو گیا تو علم کا ایک کتب خانہ ضائع ہو جاویگا۔ ہم خدام کا ارادہ ہے حضرتؒ نے اپنی پورے عرصہ درس میں جو کچھ فرمایا ہے اسے کاپیوں سے یکجا کر کے جمع کر دیں اور ان کے الفاظ میں جمع کر دیں تا کہ ترجمہ در ترجمہ کی نوبت نہ آوے اور ایک مستند وسیع اور قابل مطالعہ مجموعہ تیار ہو جاوے۔ اس سلسلے میں ہم نے بحمد للہ کئی سال کی کاپیاں یکجا کر لی ہیں اور ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔ برادرم مولوی عتیق الرحمان سے معلوم ہوا کہ حضرتؒ کی کاپی آپکے پاس بھی موجود ہے نیز آپکے واسطے سے وہ مہیا ہو سکتی ہیں اگر ایسا ہوا تو براہ کرم مطلع فرماویں کہ ہم کسطرح اور کس حد تک استفادہ کر سکتے ہیں۔ نیز آپکے درسی تجربات کے پیش نظر آپ سے اس سلسلہ میں مفید مشوروں کی عاجزانہ التماس کرتا ہوں بعض اساتذہ فن نے کچھ مفید مشورے عنایت فرمائے ہیں۔

امیدوار کرم محمد افضال الحق مدرسہ حنفیہ فرقانیہ گونڈہ پورہ (انڈیا)

---

[1] ضیاء الحق مرحوم کے دور مارشل لاء میں وفاقی وزیر مذہبی امور رہے

محمد اکبر شاہ بخاری [1] جام پور

۹ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ (مولانا ظفر احمد عثمانی کے سوانح کی ترتیب اور شیخ الحدیثؒ کے تاثرات)

محترم المقام فخر اسلاف حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ حضرت والا کی خدمت عالیہ میں دست بستہ عرض ہے کہ ''حیات ظفر'' جو بندہ حضرت اقدس مدظلہ الشیخ ظفر احمد عثمانی قدس سرہٗ کے سوانح ترتیب دے رہا ہے۔ اسمیں آپکی سرپرستی اور تعاون کی از حد ضرورت ہے امید ہے آپ بندہ کی سرپرستی فرمائیں گے اور حضرت عثمانی کے متعلق اپنے تاثرات [2] مفصل طور پر بندہ کو عنایت فرمائیں گے تاکہ آپکے مبارک ملفوظات اور خیالات عالیہ جو حضرت عثمانی کی زندگی کے متعلق ہوں گے شامل کتاب کر کے بندہ آپکی تحریر مقدس پر فخر حاصل کر سکے۔ مہربانی فرما کر اپنے تاثرات عالیہ مفصل مضمون کی شکل میں تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ یہ بندہ پر اور تمام لواحقین پر احسان عظیم ہوگا۔ آپکی عظیم المرتبت شخصیت اور پیکر خلوص و وفا ہستی سے قوی امید ہے کہ آپ ضرور اپنے تاثرات اپنے دست مبارک سے تحریر فرما کر ارسال فرمائیں گے۔ بندہ بے حد ممنون ہوگا۔ بندہ آپکا بے حد معتقد ہے جسکی گواہی جناب مولانا سمیع الحق صاحب سلمہ دے سکتے ہیں۔ بندہ الحق کا مستقل خریدار ہے۔ ضرور مہربانی فرمائیں۔ مضمون کیلئے لفافہ حاضر ہے۔ آپکا ادنیٰ خادم محمد اکبر عفی عنہ خادم جامعہ عثمانیہ جام پور

حافظ محمد اکبر شاہ بخاری (بخاری جنرل سٹور صدر بازار جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان)

☆☆☆

ڈاکٹر محمد الیاس [1] پشاور

(محمدی ہسپتال میں مفتی محمود کی آمد ○ ارباب سکندر خلیل کا اکوڑہ خٹک میں اظہار خیال کے طبی درس و تدریس کی پیشکش)

۱۱۵ مئی ۱۹۷۲ء

محترم و معظم مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ خیریت سے ہوں۔ پچھلے دنوں مولانا مفتی محمود صاحب بمعہ ۱۲۔ ۱۳ ساتھیوں کے ہمارے ہسپتال تشریف لائے تھے چونکہ آپ نہ آسکے تھے اسلئے آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ ہمارا ہسپتال

مولانا ظفر احمد عثمانی کو حضرت شیخ الحدیث کا خراج عقیدت

[1] اکابر سے تعلق ہے ابتداء ہی سے اکابر دیوبند کے بارہ میں چھوٹے بڑے مضامین الحق میں لکھتے رہے اب تو ماشاء اللہ صاحب التصانیف ہیں (س)

[2] جواب میں حضرت شیخ کی ہدایت پر میں نے حضرت قدس سرہٗ کی طرف سے حسب ذیل خط بھیجا جس میں مولانا ظفر احمد عثمانی کے بارہ میں تاثرات کا اظہار ہے۔

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ ملا حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی قدس سرہ العزیز کے سوانح وعلوم و معارف کی ترتیب و تدوین کا جذبہ نہایت قابل تحسین ہے حق تعالیٰ غیب سے دستگیری فرمائے اور اسلاف سے محبت و تعلق میں مزید ترقی نصیب ہو میں ان دنوں عارضہ قلب کی وجہ سے نہایت ضروری فرائض کے علاوہ مشاغل سے معذور ہوں۔ اس لئے تفصیلاً کچھ لکھنے کی نہ فرصت ہے نہ سکت۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب قدس سرہ العزیز کی خصوصیت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انہیں حدیث رسول کی خدمت جلیلہ سے نوازا۔ پھر حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ جیسے مرشد و ہادی شیخ کامل کی رہنمائی و سرپرستی میں علمی خدمات سرانجام دینے کا موقعہ عطا فرمایا اور اپنی ذہانت اور علم کے بدولت احادیث مبارکہ سے مذہب حنفی کی تائید و تقویت کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا جس پر حنفی دنیا بالخصوص تمام دنیا بالعموم فخر کرتی رہے گی۔ حق تعالیٰ نے انہیں کمال علمی کے ساتھ ساتھ اسلاف کی طرح زہد و تقویٰ، سادگی اور تواضع وللہیت سے بھی نوازا تھا۔ تقسیم کے بعد رونما ہونے والے حالات، لادینی لہروں اور فتنوں پر انہیں سخت صدمہ تھا اور انہوں نے حتی المقدور اصلاح کے لئے سعی فرمائی۔ حق تعالیٰ ان کے مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور اسے امت کے صلاح و فلاح کے لئے بارآور بنادے۔ والسلام سمیع الحق برائے شیخ الحدیثؒ

مارچ ۱۹۷۱ء سے شروع کیا گیا ہے اور یہاں بیرونی ملکوں سے سند یافتہ ماہرین کام کرتے ہیں۔

۱۴ مئی کی تقریب میں ارباب سکندر خان خلیل نے اکوڑہ خٹک میں آپ سے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ دارالعلوم میں دینوی تعلیم کے علاوہ طب وغیرہ پر بھی درس دیا جائے۔ میں اس سلسلے میں اپنی اعزازی خدمات پیش کرتا ہوں۔ اللہ کے فضل وکرم سے میں نے برطانیہ میں طب اور خصوصاً امراض قلب کی تربیت حاصل کی ہے۔ اور جب آپ مناسب سمجھیں تحریر کردیا کریں اور میں دارالعلوم آکر تعارفی درس دے سکونگا۔ جمعیت کی حکومت کی برکت دیکھئے کہ جب سے مفتی محمود نے منصب وزارت سنبھالی ہے روزانہ بارش اور بادل ہیں۔ مفتی صاحب نے جہیز کی پابندی کے بارے میں فرمایا ہے اس سلسلہ میں شادی میں جائیداد لکھنے کا طریقہ بھی بند ہونا چاہیے۔

لندن کے رسالہ فاران میں شائع ہوئے اپنے دو مضامین کی نقول آپ کیلئے بھیج رہا ہوں۔ والسلام دعاؤں کا طالب، احقر محمد الیاس

☆☆☆

حاجی امر الٰہی مرحوم[۱] بانی رکن حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۲۹ جولائی ۱۹۴۴ء

بگرامی خدمت افضل العلماء جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ رحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہاں تادم تحریر ہذا خیریت ہے اور خیریت جناب کی از درگاہ لایزال نیک مطلوب ہوں۔ چند دنوں سے جناب کی خدمت میں عریضہ ارسال کرنیکا ارادہ تھا لیکن برخوردار گلزار الٰہی بعارضہ میعادی بخار ونمونیہ سے سخت بیمار رہا۔ اب چونکہ بفضل باری تعالیٰ وآنجناب کی دعا کی بدولت آرام ہوگیا ہے بارگاہ الٰہی میں ہزار بار شکر ہے چونکہ واقعات طویل ہیں لیکن اب جناب کی تشریف آوری کا موقعہ ہے۔ اس واسطے تحریر کرنا چنداں فائدہ نہیں قدمبوسی حاصل کرنے کیلئے چند قدم آگے بڑھائی جاویں۔ فقط والسلام علیکم،

عزیز مولوی عبدالحمید صاحب، مولوی ضیاء الرحمان صاحب، مولوی مغلکی صاحب کو سلام علیکم عرض ہوں۔ جناب قبلہ حاجی صاحب وبرخورداران سب بخیریت ہے۔ تابعدار امر الٰہی بقلم خود اکوڑہ خٹک

☆☆☆

امیر محمد خان۔ نواب آف کالاباغ، گورنر مغربی پاکستان

(دوسری مرتبہ گورنر منتخب ہونے پر مبارکباد پر شکریہ)

۲۶ اپریل ۱۹۶۵ء

Dear Sir, Many thanks for your felicitations on my assumption of office as Governor of west Pakistan for a second term. I am greatful for your good wishes with I greatly appreciate.

Yours Sincerely, Malik Amir Mohammad Khan

---

[۱] سرحد کے معروف ماہر امراض قلب

[۲] ملک صاحب حضرتؒ کے نہایت قریبی معتمد رفیق کار محلہ لکی زئی اکوڑہ خٹک کے سربرآوردہ شخصیت، دارالعلوم کے ان پانچ ارکان میں سے ہیں جنہیں اکوڑہ کے عوامی حلقے "پنجتن" کہتے تھے۔ حضرت کے سفر حج کے بھی رفیق تھے۔ یہی تعلق ان کے چھوٹے بھائی ملک کرم الٰہی کا تھا رہائش بھی ہمارے گھر کے متصل تھی۔

شیخ طریقت الحاج محمد امین ترنگ زئی خلیفۂ حاجی صاحب ترنگزئی[1]

(۱)

۲ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

کرمی و محترمی جناب مولانا صاحب عبدالحق رضا ولقاء رب العزۃ جل جلالہ۔ موسرہ د جملہ مسلمانانو
سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، تاسو د حج مبارک او د زیارت مبارک محبوب کریم ﷺ څخہ پہ خیر
مبارک د وې د دوارو حرمونو د جملہ شرافتونو او احترامونویہ دوستئ او ھغہ ملاقات چې څمونږ ھغہ ځائے ش
عرض کوم چې باربارم واورېد چې ستاسو پہ مدرسہ کښې د حرف ضاد (۲) د مشابہت دظاسرہ کافي اھمیت
چونکہ دا مسئلہ مختلف فیہ دہ اودبحث او تکرار د داسې مسئلو څخہ سوالہ مشکلاتو او پریشانئ نہ
پاتیږي نو زہ تاسوتہ د بیت اللہ شریف او محبوب کریم ﷺ نہایت با احترام خاطر وراندے کوم چې پہ
کښې ھم ھغہ رویہ اختیار کرئ کومہ چې تاسویہ حرمینو کښې او ریدلے دہ۔ او چونکہ مرکز اسلام کښې د محبو
عھد مبارک نہ تردے وختہ چې کوم صوت د حرف ضاد دے نو داکہ څوک حق نہ کنړي نو نہایت افسو
اگمان چہ دا صوت مخالف لہ کتابونو جاري دے بلکہ موافق دے۔ لا حولہ ولاقوۃ الاباللہ العلي العظیم۔ د غ
مدرسو چلونکو فساقو د دنیاوي طاقت او اتحاد تہ ھم نظر کول پکار دي چې مونږ دے ولې بے اتفاق شو۔ لاحو
باللہ العلي العظیم۔ د محبوب کریم ﷺ پہ خاطرچہ نہ دا کاغذ چاتہ ظاھرہ وئ او نہ بہ پہ دے بحثونہ
ورچہ ماتہ څہ مناسب کنړئ تحریر بہ راولیږي فقط

و دا ھم بیرہ ممکنہ دہ چہ داسې کسان پیداشي چہ د دے حرف پہ ضد کښې ستاسو د مدرسے مخالفت داسے
تمامے صوبہ کښې اشتھارونہ پوسترونہ چاپ شدہ شائع کړي نو مقابلہ کہ څوک بیرہ کمزورے کنړي لې
پیداکوي۔ لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلي العظیم۔ محمد امین عفي عنہ المجاھد آباد ڈاکخانہ عمرزئ تحصیل چار

(۲)

۱۷ شعبان ۱۳۷۳ھ

محترم جناب مولانا صاحب رضا اولقاد رب العزۃ جل جلالہ موسرہ د جملہ مسلمانانو نصیب شہ۔ الس
ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، دے عاجز کافي کوشش اوکړو چہ اجتماع تہ حاضر شي لیکن تقدیر بہ نہ و
کښې لاچار پاتے شوم بیا دوہ بجے پہ لارئ کښې راغلم چہ ستاسو اجتماع ختمہ وہ۔ څہ د عدم حضور معا

ـــ ـرـے د رب العزة جل جلاله خالصه درضاحیلے دپاره بېره ترقی اوستاسو د جمله احبابو د خ

ــ ـ ـقی نصیب کړی. آمین څه دعا ګویم او ستاسو د دعا امیدوار. جمله علماء کرامو او طالبانو صاحب

ــ سلام وی. محمد امین عفی عفه المجاهد آباد ترنګزئ پشاور

(۲)

ـ ـضه الجنته حرم نبوی کښ دمجاهد اعظم حاجی محمد امین صاحب دعا دارالعلوم حقانیه ته

د محبت او د خلوص تحفه: بذریعه علامه شهزاده صاحبؒ ترنګزئی

ـ ـ ـخه مسنون نه عرض دے چی حضرت حاجی محمد امین صاحب له مدینے منورے نه یو خط را

ــ ــ چی نیو بل خط سره ملګرے وو ددے وجے نه دهغه خط نقل حاضر خدمت شو. شهزاده(۱) عا

ـ ـبـ سر ـب او اخلاص سره عرض دے پس د سلام نه په مدرسینو او معاونینواو طالبانو باندے.

ـ ـــ څوئ نو ستاسو په هر مسلمان حق دے د ممکن امداد. نو په دے عاجز چونکه رب العزت جل

ـــ ـ ـیـے نو تاسوته باربار په خلوص دل په روضة الجنته کښ او په مواجهه دعا ګانے کوی او دا

ـ ـ ـ ـوضته الجنته متصل پنجرے مبارکے پورے جوړکړی لیکلی د. نو تاسوبه د محبوب کر

ـ ـ ـحـ د دے بهتونوداقدرو کړئ چه په جلی قلم ولیکلے شی او په لویه شیشه کښ بندی ش

ـــ ـ ـو ـیان خانے کښ ئے سره د دے عنوانه چی داپه روضته من ریاض الجنته کښ جوړ شوید

ـ ـ ـو ـ ـلام د طرفه. رب العزت جل جلاله دے دارالعلوم سبب د خپلے رضا او القاء او ترقی

ـ ـ ـ ـوی. ماشاء الله لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم.

(۳)

(ابیات در مدح دارالعلوم حقانیه از مواجهه نبویه مدینه)

په مبارک مخ ددے بنکلی (۲)حقانی محبوب ﷺ

اشرف الانبیاء محمد نورانی محبوب

دارالعلوم حقانیه ډیر معزز کړے الله.

په خو علو مو ددے ډیر پاک لاثانی محبوب

کل علماء او طالبان معاونین جملګی.

شه ئے شفیع دا پاک محبوب سبحانی محبوب

۱۷ ذوالحجه ۱۳۷۶ھ

حضرت محترم مولانا صاحب عبدالحق او جمله علمائے کرام او طلباء صاحبان د دارالعلوم رضا او القاء
جل جلاله موسره د جمله مسلمانانو نصیب شه۔

السلام علیکم ورحمته الله برکاته، الحمد لله چه تاسو غوندے دینی رهبران په مقدسو مقاماتو کښی
شریفینو ددے عاجز په دعا یاد شوئ رب العزت جل جلاله د دارالعلوم دیر زیاته ترقی خالصه داپاره
بقا خپلے نصیب کړی د دے عاجز هم د داسی محترمانو نه د دعا امید واری ده۔ انشاء الله تعالی په روس
کښی به داعا جز وطن ته درزی۔ ماشاء الله لاحول ولا قوة الابالله العلی العظیم۔

محمد امین عفی عنه بقلم خود از مکته ال

شعراء والزهداء بللے شی په دوران د قیام د حرم نبوی کښی دارالعلوم حقانیه اکوړه خټک فیوضات عوامو مسلمان
ری دی۔ او دهغے په بدلو کښی د شکریے په طور په روضته من ریاض الجنته او په مواجهه شریفه کښی د آقائے نامد
خدمت کښی ئے عرض پیش کړیدے حضرت حاجی صاحب د حرم نبوی ته ددے مبارکو اشعاروسره د حض
حدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمته الله علیه په نوم دخلوص او د محبت نه ډک یو مکتوب هم رالیږلی د
شعار او مکتوب مبارک دلته نقل کړے شو (سمیع الحق)

الحاج محمد امین ترنگ زئی کے خطوط کا اردو میں ترجمہ

(۱)

۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

محترمی و مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب ۔ آنحضرت کو جملہ مسلمانوں سمیت اللہ تعالیٰ کی رضا ولقا نصیب ہو۔ حج مبارک اور زیارت محبوب کریم ﷺ سے بخیر و عافیت واپسی مبارک۔

عرض یہ ہے کہ آپ کے مدرسے میں حرف ضاد کی شابہت کی بحث حرف ظا کے ساتھ زور دستور کیساتھ جاری چونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ ایسے مسائل میں بحث وتکرار سے مشکلات اور پریشانی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ میں آپ کو بیت اللہ شرف اور محبوب کریم ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس مسئلہ میں وہ طرز اختیار کریں جو آپ نے حرمین شریفین میں سنا ہے۔ اگر اس مرکز اسلام میں محبوب کریم ﷺ کے عہد مبارک سے اس وقت تک حرف ضاد کی آواز کو درست نہیں سمجھتا۔ تو نہایت افسوس کی بات ہے۔

غیر اسلامی مدرسوں کے چلانے والے فساق کی اتحاد پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ ایسے حالات میں ہمیں بے اتفاقی مناسب نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے اس حرف کی ضد میں آپ کے مدرسے کی مخالفت شروع کرے پورے اشتہارات اور پوسٹر شائع کرے۔ مقابلہ اگر بہت تھوڑا ہو تب بھی تکلیف پیدا کرتی ہے۔

(۲)

۱۷ شعبان ۱۳۷۳ھ

محترم جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس عاجز نے آپ کے مدرسے کے اجتماع میں حاضر ہونے کیلئے بہت کوشش کی لیکن مقدر میں نہیں تھا۔ میں پنڈی میں رہ گیا تھا۔ دو بجے کے بس میں آیا لیکن آپ کا اجتماع ختم ہو چکا تھا۔ میں حاضر نہ ہونے پر معافی کا خواستگار ہوں اللہ تعالیٰ دارالعلوم کو اپنی رضا کیلئے اعلیٰ ترقی نصیب فرمائے۔ آپ سے دعاؤں کا طلبگار۔ تمام احباء، علماء، طلبا کو سلام عرض ہے۔ والسلام

(۳)

۱۷ شعبان ۱۳۷۳ھ

حرم نبوی کے روضائے الجنۃ میں مجاہد اعظم حاجی محمد امین صاحب کی دعا دارالعلوم حقانیہ کیلئے

جو محبت اور خلوص کا تحفہ ہے

سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ حضرت حاجی محمد امین صاحب نے مدینہ منورہ سے ایک خط بھیجا چونکہ یہ خط دوسرے خط کے ساتھ تھا۔ اس وجہ سے اس خط کی نقل حاجر خدمت ہے۔

شہزادہ ترنگزئی عفی عنہ،

مدرسین معاونین پر سلام کے بعد زیادہ ادب اور اخلاص کیساتھ عرض ہے کہ آپ لوگ دین کی خدمت کرتے ہے۔ لہٰذا اسکا ہر مسلمان پر ممکن امداد کی حق ہے چونکہ اس عاجز پر رب العزت جل جلالہ نے احسان کیا ہے۔ لہٰذا تمہارے لئے بار بار خلوص دل کے ساتھ روضۃ الجنۃ میں اور مواجھہ شریفہ میں دعا کرتے ہیں اور یہ ابیات دعائیہ روضۃ الجنۃ میں جنگلے مبارکہ کے متصل بنا کر لکھے ہے۔ لہٰذا آپ لوگ محبوب کریم ﷺ کے قرب کے خاطر ان ابیات کی یہ قدر کریں کہ انکو جلی علم سے لکھی جائے اور بڑی فریم میں بند کی جائے اور اس عنوان کے ساتھ کہ یہ اشعار ایک عاجز اور اسلام کی خیر خواہ کی طرف سے روضہ من ریاض الجنۃ میں بنائے گئے ہیں۔ رب العزت جل جلالہ دار العلوم کو اپنے رضا اور لقاء کا سبب اور اسلامی علوم کی ترقی کا ذریعہ بناویں۔ ماشاء اللّٰہ لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

(۵)

۷ اذ والحجہ ۱۳۷۶ھ

حضرت محترم مولانا عبدالحق صاحب اور دار العلوم کے تمام علمائے کرام اور طلبہ کرام کی رب العزت جل جلالہ کی رضا اور لقاء مع تمام مسلمانوں کے نصیب ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ آپ جیسے دینی رہبران حرمین شریفین کے مقدس مقامات میں اس عاجز کی دعا میں یاد ہو گئے۔ رب العزت جل جلالہ دار العلوم کی اعلیٰ ترقی کالص اپنی رضاء اور لقاء کیلئے نصیب فرماویں۔ بندہ عاجز بھی آپ حضرات سے دعاؤں کا امیدوار ہے۔ انشاء اللہ پچھلے جہاز میں بندہ عاجز وطن مولوف واپسی کریگا۔ والسلام محمد امین بقلم خود از مکۃ المکرمۃ

قاری محمد امین[1] راولپنڈی

(۱)

۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ　　(مولانا عبدالحنان ہزاروی کا ذکر)

بخدمت شریف جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، طالب الخیر بخیر، والا نامہ صادر ہوکر کاشف حالات رہا۔ یادآوری کا شکریہ، میں انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ رستمبر ۵۴ء کو صبح جناب ایکسپریس سے حاضر ہوں گا۔ جواب میں تاخیر اسلئے ہوئی کہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہ گھر تشریف لے گئے ہیں ان کے جواب کا انتظار تھا۔ لیکن قبلہ جدید اپنے گاؤں تشریف نہیں رکھتے کہیں باہر گئے ہوئے ہیں ابھی تک آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ اب بمجبوری احباب کے مشورہ سے اطلاع پیش ہے کہ میں مذکورہ وقت پر حاضر ہونگا۔ فقط والسلام　خویدکم محمد امین ناظم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

(۲)

۲۴ رستمبر ۱۹۵۸ء　　(حاجی شیر افضل خان بدرشی کے بھائی کا انتقال)

محترم المقام جناب مولانا شیخ الحدیث صاحب مدفیوضکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپکے طلبہ و حاجی صاحب سے خیریت و ضرورت معلوم ہوئی۔ خبازوں کیلئے گھانس مہیا کردی تھی حاجی صاحب سے یہ معلوم کر کے بیحد افسوس ہوا کہ خانصاب شیر افضل خان کے برادر حقیقی کا انتقال ہوگیا۔ جسکی وجہ سے بیحد غم ہوا اللہ تعالیٰ انکو مغفور و مرحوم بنائے آمین، انکی خدمت میں تعزیت پیش کردی گئی ہے۔ حسب الارشاد سالانہ اجلاس میں ہر طرح شریک ہونگا۔ جناب حاجی عبدالعظیم صاحب کو حج کی مبارکبادی پیش ہے، مناسب تو یہ ہے سوات جاکر تبریک پیش کروں مگر یہ جانبین کو مہنگی پڑے گی۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ مولانا سمیع الحق صاحب و جملہ اراکین کی خدمت میں سلام مسنون۔

خادم محمد امین راولپنڈی

(۳)

۲۹ راکتوبر ۱۹۶۱ء　　(دارالعلوم کیلئے عمارتی کاریگر کی تلاش)

محترم المقام جناب مولانا سلطان محمود صاحب دام الطافکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا گرامی نامہ وارد ہوکر کاشف حالات ہوا۔ جس مستری کو آپ کی خدمت میں بھیجنے کا خیال تھا جو کہ قابل اعتماد محنتی عمدہ کاریگر ہے وہ ایک جگہ کوٹھی بنا رہا ہے اور فارغ نہیں ہے اور مستری تلاش کرتا رہا ہے وہ صحیح مل نہ سکا اسی لیے جواب میں بھی تاخیر ہوئی ہے اگر فوری کوئی ملگیا اور آپکے پاس کوئی نہ آیا تو بندہ اطلاع دیکر جواب آنے پر راولپنڈی سے بھیجدیگا۔ ورنہ آپ اپنے ہی آدمی سے کام کرالیں۔ دیگر مولانا سمیع الحق صاحب کو بندہ نے چنیوٹ چترالی کیلئے کہا تھا کہ وہ معلوم کر کے مطلع فرمائیں ابھی تک انکا کوئی جواب وغیرہ نہیں آیا۔ ثالثاً اس مرتبہ میٹنگ میں جو روئیداد و کارروائی سابقہ سنائی تھی اسمیں تعارفی مسودہ جو پڑھا گیا ہے وہ اپنے کسی ماتحت سے نقل کرا کر بھیجدیں یا اصل روانہ فرمائیں تو دو دن بعد آپکی خدمت میں دیکھ کر واپس کر

---

[1] دیو بند مدرسہ امینیہ دہلی جیسے اہم اداروں سے استفادہ کیا راولپنڈی محلہ ورکشاپی میں مدرسہ عثمانیہ قائم کیا۔ قومی ملی سیاسی کاموں میں مولانا عبدالحنان ہزاروی کے قدم بہ قدم رہے۔ حقانیہ کے قیام میں شیخ الحدیثؒ کے اولین مخلص رفیق کار رہے حقانیہ کو اپنے کاموں پر مقدم رکھا۔ آخر تک شوریٰ وغیرہ میں پیش پیش رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کیلئے اپنے ادارہ کو وقف کئے رکھا۔ اختلاف کے بعد جمعیۃ (س) کا مرتے دم تک ساتھ دیا اور رہنمائی فرمائی۔ ہمارے لئے انکی ذات ایک خاندانی بزرگ جیسی تھی۔ انکے صاحبزادگان قاری محمد اخلاق قاری امین الحسنات اور دیگر کے وجہ سے ان کے خدمات کا سلسلہ جاری ساری ہے۔

دیا جائیگا۔ حضرت مخدومنا المکرم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام مسنون و درخواست دعا پیش کیجئے گا مولانا سمیع الحق صاحب وحاجی محمد یوسف صاحب و جملہ اراکین کی خدمت میں سلام مسنون! خادم دارالعلوم محمد امین عفی عنہ راولپنڈی

(۴)

۲۱ر دسمبر ۱۹۶۱ء (حاجی غلام محمد[1] زرگر کی اہلیہ کی تعزیت)

مخدومنا المحترم حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ پرسوں بھی آپکی خدمت میں اطلاعاً عریضہ پیش کیا ہے۔ کہ مورخہ ۲۳ رجمعہ پڑھا کر راولپنڈی سے ۳ بجے کی بس سے روانہ ہونگے جو تقریباً ۶ بجے بعد المغرب اکوڑہ پہنچے گی۔ جناب حاجی غلام محمد صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی تعزیت کیلئے انشاء اللہ بلا مانع حاضری ہوگی۔ رات قیام کر کے ہفتہ کو علی الصبح مردان صاحب الحق صاحب[2] کے ہاں جانا ہوگا۔ جناب مولانا سمیع الحق صاحب و جملہ اراکین وحاجی صاحب و ناظم صاحب کی خدمت میں بندہ وحضرت مولانا صاحب کیطرف سے سلام مسنون پیش ہے۔ فقط والسلام ناکارہ محمد امین راولپنڈی

(۵)

۱۳ر ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ (مولانا عبدالحنان ہزاروی رو بہ افاقہ ۞ الحق رو بہ ترقی اور مضامین بہت اچھے)

مخدومنا المحترم جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا گرامی نامہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا تھا بہت خوش ہوئے فرمایا کہ آپ حضرات کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اب گزشتہ سال کی طرح افاقہ ہو رہا ہے۔ آپ حضرات اپنی مستجاب ادعیہ میں شامل فرمائے رکھیں۔ آپ کی دعائیں ہی مفید ہوں گی۔ رسالہ الحق مطالعہ ہو کر انتہائی خوشی ہوئی الحمدللہ کہ رو بہ ترقی ہے اور مضامین بہت اچھے ہیں اللھم تقبل وبارک۔ امید ہے حجاز اب ٹھیک کام کر رہا ہوگا۔ عزیزم مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا سلطان محمود، وحاجی محمد یوسف صاحب وغلام محمد صاحب و پادشاہ صاحب، وغیرھم کو سلام مسنون پیش ہے اور دعا کی درخواست ہے۔ کار لائقہ سے ممنون فرمائیں۔ فقط والسلام محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۶)

۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۸ء (ختم بخاری شریف اور حافظ غلام حیدر[3] خطیب بلال مسجد اسلام آباد کے بچیوں کا نکاح)

بخدمت شریف جناب حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب الخیر مع الخیر، آج صبح ہی ایک عریضہ بخاری شریف کے ختم کی شرکت کی یاددہانی کرا چکا ہوں۔ امید ہے زیر نظر ہوا ہوگا۔ یہ دوسرا حافظ غلام حیدر کی دلی تمنا وخواہش کے مطابق لکھ رہا ہوں۔ کہ انکی دو بچیوں کا نکاح ۳ر نومبر ۶۸ء بروز اتوار ۱۰ بجے جامع مسجد اسلام آباد میں ہونا ہے۔ اور یہ نکاح آپ نے پڑھانے ہیں۔ اسلئے عرض ہے کہ آپ اس اتوار کو ان کیلئے مخصوص فرما دیں تو ذرہ نوازی ہوگی باقی بخاری شریف کے ختم پر بھی پروگرام طے ہو جائیگا۔ اس دعوت میں مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا شیر علی شاہ صاحب کا شریک ہونا لازمی وضروری ہے۔ انکا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ فقط والسلام منجانب حافظ غلام حیدر صاحب خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد بقلم خویدم محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کے رکن رکین مقبرہ حقانیہ میں شیخ الحدیثؒ کے ساتھ مدفون ہیں۔

[2] حضرت مولانا مصلح الدین صاحب حق صاحبؒ۔

[3] حافظ صاحب قاری صاحب کے چھوٹے بھائی اور اسلام آباد کے بلال مسجد کے خطیب تھے۔

(۷)

۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء　(۱۹۷۰ء کے الیکشن کی سرگرمیاں مہم کے لئے جیپ کی تلاش)

بخدمت اقدس حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب الخیر مع الخیر، مولانا سمیع الحق صاحب کی آمد پر اکوڑہ ومضافات کے حالات کا علم ہوا تھا اور پھر پشاور میں مولانا محمد ایوب جان صاحب ودیگر احباب سے بھی حالات سنکر خوشی ہوئی۔ الیکشن میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں مولانا سمیع الحق صاحب کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ البتہ انکی جدوجہد اور کوشش سے طبیعت مطمئن ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے یہاں چند جیپیں دیکھی تھیں جو کہ تیار نہیں تھیں۔ ۹ ہزار، ۱۰ ہزار، ۱۱ ہزار قیمت انکے سامنے ہی مالکوں کیطرف سے بتائی گئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ جب یہ تیار ہوجائیں پھر آپ تشریف لائیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب تو تشریف لے گئے اور میں نے ان سے کہا تھا کہ میں کل اتوار کو پشاور ضرور جاوں گا میں چلا گیا پھر نہ معلوم انہوں نے کیا کیا نہ مجھے بتایا اور نہ کوئی اطلاع دی پشاور سے واپسی پر نوشہرہ والے مجھے ملے تھے وہ کہتے تھے چھ ہزار تک نوشہرہ میں اچھی جیپیں ہم نے دیکھی ہیں اگر نوشہرہ میں اچھی اور سستی مل سکتی ہیں تو پنڈی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر وہاں نہ مل سکیں تو پھر یہاں کا بازار دیکھا جائیگا۔ میں اطلاع کا منتظر رہوں گا۔ فوری جواب دیا جائے۔ دعا کا بیحد محتاج ہوں۔　　احقر خویدم محمد امین عفا اللہ عنہ

(۸)

۱۷ ستمبر ۱۹۷۰ء　(۷۰ء کا الیکشن مشکلات جمعیۃ والوں نے وعدے نہ نبھائے)

بخدمت اقدس محترم جناب حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب الخیر مع الخیر، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور بندہ حقیر وفقیر کو اپنی مستجاب ادعیہ میں شامل رکھا ہوگا بندہ آپکی دعاؤں کا ہروقت محتاج ہے۔ محترم جناب حاجی محمد یوسف صاحب وحاجی غلام محمد صاحب اور رحمان الدین صاحب تشریف لائے تھے حالات کا علم ہوکر خوشی ہوئی مگر جمعیۃ والوں نے جو وعدے کئے تھے اسمیں وہ پورے نہیں اتر رہے ہیں۔ حاجی صاحب[1] خوب گرم ہوئے کہ تم نے پھنسایا میں نے بھی ٹھنڈے ہو کر عرض کیا کہ آپ بھی تو پیش پیش تھے میں نے کہا کہ ابھی تو وقت ہے رجعت قہقری کرلو۔ فرمانے لگے یہ بھی اب مشکل ہے میں نے عرض کیا کہ پھر تو مجھے ہی مورد الزام ٹھراتے ہو۔ سب سے مقدم تو اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے اور امید تو بہت زیادہ ہے اگر کامیابی ہوگئی تو میں نے رائے دی تھی اور اگر خدانخواستہ کوئی دوسری صورت ہوگئی تو قاری نے پھنسایا مگر حاجی صاحب تو بھی چاہتے جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کامیابی دے وہ فرماتے تھے جیپ کی ضرورت ہے میں نے ساری صورت حاجی صاحب سے عرض کردی تھی اور تاکید کردی تھی مجھے اس سلسلہ میں فوری مطلع کیجئے گا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا شدید انتظار ہے' کارلائقہ سے یاد فرمایا جائے سب کا سب کو سلام مسنون۔ احقر خویدم محلہ ورکشاپی

(۹)

۱۸ اگست ۱۹۷۱ء　(جلسہ کی دعوت ○ شیخ الحدیث کا جواب[2] حاشیہ پر)

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات از بندہ فقیر حقیر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ بخدمت اقدس حضرت العلامہ مخدوم العلماء

---

[1] حاجی محمد یوسف دارالعلوم کے اولین بانی رکن۔ ۷۰ء کے الیکشن کے ہنگاموں کیلئے مستقل کتاب درکار ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کسی طرح راضی نہیں ہورہے تھے مگر اکابر جمعیۃ حضرت درخواستی' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا مفتی محمود صاحب کسی طور پر نہیں مان رہے تھے' وسائل نہ تھے اور انتخابی مہم کیلئے ایک فوج ظفر موج درکار تھی' اکابر تمام امور میں موثر کردار ادا کرنے کا یقین دلاتے رہے جب الیکشن گرم ہو تو سب کو اپنی اپنی پڑ جاتی ہے' ایسے حالات میں احقر اور دارالعلوم کے چند ہی مخلص ارکان کو اس ہمالیہ کو سر کرنا پڑ گیا۔ مکتوب میں ان حالات کی طرف اشارہ ہے' مقابلہ میں نیشنل عوامی پارٹی کے جناب اجمل خٹک اور پی پی پی کے جناب نصر اللہ خٹک جیسی اہم شخصیات تھیں مگر حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے کامیابی دی۔

[2] حضرت المحترم زیدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ باعث سرفرازی بنا۔ یاد فرمائی کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں محترما اس سال مجھے بیماریوں اور ضعف اعصاب وقویٰ نے ایسے گھیرا ہے کہ کسی محفل، مجلس میں شرکت کی ہمت قطعاً نہیں ہورہی۔ مطلق سفر کے نام سے گھبراتا ہوں۔ تاہم آپ کا تعلق شفقت دیرینہ اور خلوص کے بناء پر حاضری کروں گا انشاء اللہ جمعہ پڑھا کر واپسی کی اجازت دیں گے۔ والسلام عبدالحق عفی عنہ بقلم خود۔ یہاں سے سمیع الحق سلام مسنون کہتا ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ رجب ۱۳۹۱ھ مطابق ۳، ۴ ستمبر ۷۱ء، جمعہ ہفتہ ہونا قرار پایا ہے جسمیں آپکی شرکت از بس ضروری ہے۔ آپ جمعہ کے دن صبح ہی تشریف لے آئیں تا کہ آپ کو آرام بھی ملجائے پھر پروگرام میں آپکو اختیار ہوگا۔ ہم آپکو معمول سے زائد تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھتے ہم کو آپکے آرام کا لحاظ مقدم ہے آپ کی برکات سے ہم مستفید ہونا ضروری خیال کرتے ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق، مولانا شیر علی شاہ وناظم صاحب، حاجی صاحب سب کیخدمت میں سلام مسنون، آپ سے دعاء کی پرزور عاجزانہ درخواست ہے۔ فقط والسلام احقر قاری محمد امین

(۱۰)

۱۴/ جنوری ۱۹۷۳ء (مولانا میاں مسرت شاہ[1] "ملامیاں" کے بھائی کا کسانوں کے ہاتھوں قتل)

بعد الحمد والصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات از بندہ حقیر فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ، بخدمت اقدس واجب الاحترام حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ، آپ سے رخصت ہو کر محترم ملامیاں صاحب کیساتھ نوشہرہ ہو کر مردان پہنچا رات مولانا سعد الدین صاحب نے ذکر کیا کہ تم نے ملامیاں صاحب کے سامنے دعا کی ہے کہ نہیں، کہ انکے بھائی صاحب کو کسانوں نے قتل کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور دارالعلوم کی سالانہ مجلس شوریٰ میں میں دیر سے مجبوراً آیا تھا ان کی تعزیت اور دعا پہلے ہو چکی تھی مجھے قطعاً علم نہیں تھا تو دوسرے دن صبح ہی حکمت آباد دعا کی غرض سے ملامیاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے شکوہ کیا کہ مجھے اطلاع تک نہیں دی بہر کیف وہ میرے جانے سے بہت ہی متاثر ہوئے اور بڑی عنایات فرمائیں۔ ظہر کی نماز کے بعد واپسی ہوئی یہ عریضہ صرف اتنی بات معلوم کرنے لکھ رہا ہوں جو فیصلہ ہوا ہے اسکا ردعمل کیا ہوا مدرسین حضرات[2] اسوقت تو مطمئن نہیں معلوم ہوتے تھے اسکے بعد کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کی کامیابی وترقی وقبولیت کی صورتیں پیدا فرمادے اور حاسدوں کے حسد سے اسکو مامون ومصئون رکھے۔ آمین، وما ذلک علی اللہ بعزیز، دعاء کی درخواست ہے۔ کارلائقہ سے مطلع کیا جائے۔ مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا انوار الحق صاحب، وحاجی محمد یوسف صاحب وحاجی غلام محمد صاحب جملہ اراکین دارالعلوم کو سلام مسنون۔ فقط والسلام احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۱)

۲۰/ جولائی ۱۹۷۵ء (شیخ الحدیث کی علالت نوشہرہ سی ایم ایچ میں داخلہ)

بخدمت جناب مولانا سلطان محمود صاحب زادمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج اخبارات میں حضرت مولانا صاحب مدظلہ کی بیماری اور نوشہرہ ہسپتال میں داخلہ کا پڑھ کر بے حد قلق ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ نافعہ عطا فرمائے۔ آپ فوری واپسی حالات لکھیے۔ میں بیقراری سے جواب کا منتظر ہوں۔ دوم تینوں لانگریوں کی تنخواہ لکھیے کہ ان کو کیا کیا ملتا ہے تا کہ مجھے تفصیلات کا علم ہو کر کوئی بات ہو سکے۔ حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب آگئے ہیں کہ نہیں، کب تک آمد ہے، سب کو سلام مسنون، احقر قاری محمد امین

(۱۲)

(قومی اسمبلی میں شریعت کے نفاذ کے مساعی ○ نفاذ شریعت کیلئے آپ پہلی شخصیت ہوں گے)

۶ رصفر ۹۷ھ مطابق ۲۷/ جنوری ۷۷ء

بخدمت اقدس مخدومنا المحترم حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کافی

---

[1] مولانا سے تعارف کیلئے ملاحظہ فرماویں احقر سمیع الحق کے نام ان کے خطوط۔ [2] مدرسین کے مشاہرے ہمیشہ سے کفاف اور قوت لایموت ہوتے ہیں جس سے یہ بمشکل گزارا ہوتا تھا، قاری صاحب کی سربراہی میں ذیلی کمیٹی ان امور کا جائزہ لیتی تھی۔

دن ہو گئے ہیں آپکی خیریت سے بے خبر ہوں۔ یہ عریضہ صرف اسلئے پیش ہے کہ آپکی خیریت معلوم ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور دین کی خدمت کیلئے عمر دراز نصیب ہو۔ آپنے گزشتہ پانچ سال سے قومی اسمبلی میں دینی امور اور شریعت کے احکام کیلئے جو سعی کی ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔ آپ کی ذات بابرکات سے امید ہے کہ آپ اس ملک میں آئین شریعت کے نفاذ میں سب سے پہلی شخصیت ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو مبرور فرمائے گا۔ بندہ حتی الوسع آپ کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار رہے گا۔ اور دعائیں کریگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ مولانا سمیع الحق صاحب و ناظم صاحب و جملہ احباب کی خدمت میں سلام مسنون اور دعاء درخواست ہے۔ والسلام قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۳)

۳۰ اگست ۱۹۷۷ء (مدرسے کا مدرس پھر امامت و خطابت کا ہو کر رہ جاتا ہے O عثمانیہ بھی حقانیہ کی شاخ ہے)

بخدمت اقدس منبع البرکات والخیرات حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا گرامی نامہ وارد ہو کر کاشف حالات ہوا آپکی بیحد عنایت کہ اپنی مستجاب ادعیہ میں مجھے شامل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی برکات سے ہمیشہ ہمیں مالا مال فرمائے اور آپکو اپنے دین کی خدمت کیلئے ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین، میں نے ایک مدرس کیلئے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی اور مولانا سلطان محمود صاحب کو لکھا ان کا جواب مجھے مل گیا۔ مدرس مخلص پڑھانے کا شوقین خواہ اردو یا پشتو جسمیں چاہے پڑھائے امامت خطابت کا رسیا نہ ہو۔ مدرس پھر امامت و خطابت کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ مدرسی عارضی کام بن کر رہ جاتا ہے۔ دیگر افسوس ہوا کہ مولانا شیر علی شاہ صاحب آئے اور چلے گئے کاش کہ آپ مجھے فون کر دیتے تو میں ملاقات کیلئے آجاتا۔ جبکہ میں نے ناظم صاحب کو تاکید بھی کی تھی مجھے ضرور انکی آمد پر مطلع کریں۔ دیگر حاجی محمد یوسف صاحب کو معلوم ہو کہ کچہری میری ملاقات شیخ محمد اقبال صاحب سے ہوئی تو میں نے دارالعلوم حقانیہ اور آپکا تذکرہ کیا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو رقم دینے کی تاکید کر دی ہے جب مجھے مل جائیگی تو پہنچا دی جائیگی۔ حاجی صاحب بھی مدرس کیلئے مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب کو واضح ہو کہ دارالعلوم عثمانیہ بھی حقانیہ کی شاخ ہے اسکی آبیاری بھی انکی اولین ذمہ داری ہے۔ سب کو سلام مسنون۔ حضرت آخری عشرہ آرہا ہے بالخصوص قدر والی رات میں دعا میں مجھے شامل فرمالیں تو ذرہ نوازی ہوگی۔ فقط والسلام احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۴)

۲۹ اپریل ۱۹۷۸ء (قاری محمد اخلاق[1] کا حقانیہ میں داخلہ)

بخدمت اقدس حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب الخیر مع الخیر، اللہ تعالیٰ آپکو دین کیخدمت کیلئے سلامت رکھے اور صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ ہم سب آپکی صحت کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ محمد اخلاق ایک ہفتہ کے بعد حاضر خدمت ہو رہا ہے۔ آپکی دعائیں شامل حال رہیں تو سب کام درست ہوتے چلے جائیں گے۔ اور محمد اخلاق بھی آپکی نظر کرم اور دعاوں کا محتاج ہے۔ بندہ اور میرے اہل وعیال اور مدرسہ کیلئے دعاوں کی درخواست ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کا اداریہ خوب ہی ہے۔ مدرسہ کے کوائف میں ہنگامی اجلاس کا ذکر بھول گئے ہیں اسکا تذکرہ بھی کسی انداز میں آنا چاہیے تھا۔ محترم شیر افضل خان صاحب بیمار ہیں انکی عیادت کیلئے کوئی دن مقرر فرمادیں کہ میں حاضر خدمت ہو جاوں۔ سب کیخدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

---

[1] قاری صاحب کے بڑے فرزند جامعہ اسلامیہ مدینہ سے بھی فیضیاب ہوئے حسن قراءت کے وجہ سے فیصل مسجد اسلام آباد کی امامت اور پارلیمنٹ میں قراءت کی خدمت انجام دے رہے ہیں

(۱۵)

۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء (مقامات مقدسہ میں رو رو کر دعائیں)

بعد الحمد والصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات از بندہ قاری محمد امین عفا اللہ عنہ، بخدمت اقدس مخدومنا المحترم حضرت العلامہ والفہامہ مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔ آپکے لیے اور مدرسہ کیلئے جملہ مقدسہ مقامات میں دعائیں کرتا رہا اور بالخصوص آپ کی اور محترم شیر افضل خان صاحب کی صحت کیلئے رو رو کر دعائیں مانگی ہیں اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے بیقرار ہوں۔ مہمانوں کی آمد ہے ذرا بھی فرصت ملی تو قدم بوسی کیلئے حاضر ہوں گا۔ آپ کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ مولانا سمیع الحق صاحب وانوارالحق صاحب، حاجی صاحب وناظم صاحب صدر صاحب ومفتی صاحب جملہ آراکین ومدرسین وطلبہ کیخدمت میں سلام مسنون اور دعا کی سب سے درخواست ہے۔ فقط والسلام قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۶)

۱۵ فروری ۱۹۸۱ء (اکوڑہ آمد کی اطلاع)

بعد الحمد والصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات از بندہ حقیر فقیر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ کیطرف سے بخدمت اقدس مخدومنا المحترم حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دامت برکاتہم عرصہ ہوگیا ہے آپکی خیریت اور حالت سے بے خبر رہا ہوں یہ میری سستی ہی ہے اور ہمیشہ اشتیاق ملاقات رہا ہے مگر معروفیات مانع رہی ہیں اور مولانا سمیع الحق صاحب سے تو عرصہ ہوا ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ مورخہ ۱۹ رفروری بروز جمعرات ایک پروگرام کے تحت مولانا منظورالحق صاحب خطیب جامع مسجد برمنگھم انگلینڈ اور مولانا یوسف شاہ صاحب ہارونی اور بندہ آپ کی ملاقات کیلئے دوپہر حاضر خدمت ہوگا۔ اور درخواست دعا اور تیمارداری کریگا۔ انشاء اللہ اطلاعا عرض ہے مولانا انوارالحق صاحب واستاذی المحترم مولانا عبدالحلیم صاحب صدر مدرس اور ناظم صاحب وحاجی محمد یوسف وحافظ محمد صدیق صاحب ومولانا غلام مصطفیٰ صاحب کیخدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعاء۔ بعد الظہر انشاء اللہ اکوڑہ سے مردان روانگی ہوگی کہ مولانا صوفی محمد کریم صاحب واراکین انجمن درس قرآن کریم جامع مسجد حنفیہ مردان میں سیرت مقدسہ کا جلسہ ہے امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

باقی عند الملاقات فقط والسلام

(۱۷)

۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء (دارالعلوم کی خدمت سعادت اور ذریعہ نجات)

بعد الحمد والصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات از بندہ حقیر فقیر پرتقصیر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ کیطرف سے بخدمت اقدس منبع البرکات والخیرات وسیلہ یومی وغدی حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث ومہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دامت برکاتہم العالیہ ونفع اللہ تعالیٰ المسلمین بطول حیاتکم،

آپ سے مل کر اور رخصت ہو کر راولپنڈی پہنچا۔ سب کو بخیریت پایا۔ آپکی دعاؤں کا آئندہ بھی بے حد محتاج ہوں۔ میری مشکلات کا حل آپ بزرگوں کی دعائیں ہی ہیں اپنی مستجاب ادعیہ میں ہمیشہ شامل فرمایئے کل نوشہرہ میں مولانا عبداللہ صاحب خطیب اسلام آباد نے ایک کارڈ دیا تھا ملاقات پر مجھے یاد نہ رہا اب اس مکتوب میں ملفوف کر رہا ہوں۔ دیگر مدرسہ کیلئے اور گھر اور بچوں کی الجھنوں کے حل کیلئے دعا کی درخواست ہے امید ہے آپ توجہ فرمائیں گے مالک الملک آپکی دعاء سے مہربانی فرمادے۔ دارالعلوم حقانیہ کی خدمت اپنی سعادت اور

ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔ مدرسین وطلبہ وملازمین کے مطالبات میں میری ضرورت پڑنے پر بندہ اسی وقت اطلاع پر حاضر ہو جائیگا۔ عزیزم مولانا انوار الحق صاحب ومحمود صاحب وغیرہ سب کو سلام مسنون اور سب سے درخواست دعاء۔ کار لائقہ سے یاد شاد کیا جائے تو سبحان اللہ،

فقط والسلام قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۸)

۱۴ امئی ۱۹۸۵ء　　**(جلسۂ مدرسہ کا التواء)**

بخدمت اقدس مخدومنا المحترم جناب مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ ممبر قومی اسمبلی دامت برکاتہم العالیہ، طالب الخیر بالخیر، ہم نے محلہ ورکشاپی کی جامع مسجد کی چھت کو خرابی کی وجہ سے بدل دیا ہے اور لنٹر پڑ رہا ہے۔ ۱۷ امئی کے جمعہ کو مدرسہ کا جلسہ کرنے کا ارادہ ہو چکا تھا جسکا ذکر میں نے آپکی خدمت میں کیا۔ آپ نے دعاء اور خوشی کا اظہار فرمایا تھا بدقسمتی سے ۱۷ امئی تک لنٹر نہیں کھل سکتا۔ لہذا اراکین مدرسہ نے جلسہ کو رمضان المبارک کے بعد تک کیلئے ملتوی کر دیا ہے اطلاعاً عرض ہے۔ دیگر مدرسہ کی الجھن اور مشکلات کیلئے پھر بھی آپ ہی سے درخواست ہے کہ دعاء فرمایئے گا اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے مجھے تو کامل یقین اور تجربہ ہے کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں۔ آپ کی توجہ کیلئے یہ عریضہ پیش ہے۔ امید ہے آپ توجہ فرمائینگے۔ مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا انوار الحق صاحب ومحمد شفیق صاحب وغیرہ کو سب کو سلام مسنون۔　　فقط والسلام قاری محمد امین عفا اللہ عنہ راولپنڈی

(۱۹)

(مخلص وہمدرد دعائیں نجات کا ذریعہ O حج کو روانگی)

منبع الخیرات حضرت مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکات، بیشمار مصروفیات کیوجہ سے قدمبوسی کیلئے حاضر نہیں ہو سکا یہ میری بدقسمتی ہے۔ مجھے معلوم ہے آپ میرے محسن اور ہمدرد اور آپ کی دعاؤں کو اپنی نجات ذریعہ سمجھتا ہوں۔ امید ہے اپنی مستجاب ادعیہ میں بندہ ضرور شامل فرماتے رہیں گے۔ بندہ اچانک آج ۱۴ ارا کتوبر کو عوامی ایکسپریس سے حج کو جا رہا ہے اور کراچی سے ۱۷ ار کو ہوائی جہاز سے روانہ ہو جائیگا۔ آپ کے اور دارالعلوم کیلئے ہر جگہ دعائیں کروں گا۔ مولانا سمیع الحق صاحب وناظم صاحب وغیرہ سب کو سلام مسنون ودعاء۔　　فقط والسلام　　قاری محمد امین عفا اللہ عنہ

☆☆☆

مولانا امین احسن اصلاحی[1] لاہور

محترم ومکرمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا گرامی نامہ مولانا مخدومی اصلاحی صاحب کو موصول ہوا۔ سلام مسنون آپکو فرما رہے ہیں۔ آپ نے اپنے ماہنامہ "الحق" میں مضامین کیلئے جو فرمائش کی ہے اس کے بارے میں وہ نہایت افسوس کے ساتھ معذرت خواہ ہیں۔ اب وہ عمر کے ایسے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں کہ مختلف عوارض کا نشانہ وشکار رہتے ہیں۔ مضامین لکھنے میں اپنے رسالہ "میثاق" کے لیے بھی اکثر مواقع پر پریشانی رہتی ہے۔ رسالہ بہت دفعہ تاخیر سے شائع ہوتا ہے۔ امید ہے آپ معذرت قبول فرمائیں گے۔

والسلام　(برائے مولانا امین احسن)

---

[1] معروف مصنف مفسر باکمال شخصیت علامہ فراہی اور مولانا مودودی سے تعلق رہا بعد میں بوجوہ علیحدگی اختیار کی شاگردوں میں ڈاکٹر اسرار احمد جیسے قابل جانشین چھوڑے۔

پیر امین الحسناتؒ[1] پیر مانکی شریف

(۱)

۱۹ / مارچ ۱۹۵۷ء

مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم! دعوت نامہ اجلاس میرے غیر موجودگی میں گاؤں پہنچا جب میں کراچی سے واپسی پر گاؤں پہنچا تو مجھے ملا۔ یادآوری کا از حد ممنون ہوں مجھے افسوس ہے کہ غیر موجودگی کیوجہ سے حاضر نہ ہوسکا۔

والسلام، آپکا مخلص محمد امین الحسنات مانکی شریف از مانکی شریف

(۲)

(پیر روح الامین جانشین پیر مانکی شریف O آپکی ذات امید کی روشن کرن اور چراغ راہ ہے O نامساعد حالات میں طالبانِ دین کو مسجد کے بوریے سے اٹھایا)

۳۰ / اگست ۱۹۶۶ء

محترم ومکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم! آپ کا خط ملا آپ کی صحت یابی کا پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوئی چونکہ آپ کی عیادت میرے فرائض میں شامل تھا۔ آپ کی جانب سے شکریے کے اظہار نے مجھے سخت فکرمند بنادیا۔ جناب والا آپ نے جن نامساعد حالات میں علم دین کی خدمت اور طالبان علم دین کو مسجد کے بوریے سے اٹھا کر بلند وبالا عمارتوں کے سائے تلے درس وتدریس کے لئے لابٹھایا۔ اولوالعزمی! استقلال اور بلند ہمتی کی روشن مثال ہے ایسے دور میں جب کہ علم اور عالم دونوں کس مپرسی کا شکار ہے آپ کی ذات امید کی روشن کرن کی مانند چراغ راہ ثابت ہورہی ہے لہٰذا آپ کی بیماری سے عاشقان دین کا تلملا اٹھنا کوئی نئی بات نہ تھی۔ عاشقان علم دین آپ کی ذات کو علم کی جلا اور پھیلاؤ کیلئے زندہ اور تندرست دیکھنا چاہتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدمت علم دین کیلئے خداوند کریم آپ کو عمر خضرؑ اور بخت سکندر عطا کرے۔ آمین،

والسلام دعاگو روح الامین جانشین پیر امین الحسنات مرحوم

(پیر مانکی کا تذکرہ)

(۱) سرحد کے قدیم اور معروف خانقاہ مانکی شریف کے سجادہ نشین تھے۔ روحانی مشاغل کے ساتھ ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کیا ریفرنڈم میں پاکستان کیلئے تگ ودو کیا قائداعظم جناح اور لیاقت علی خان وغیرہ کے معتمد تھے جوان سالی میں کار کے ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے ان کے فرزند جناب روح الامین صاحب کو کم سنی میں یہ منصب سپرد کیا گیا مگر وہ اس بار امانت کو زیادہ وقت سنبھال نہ سکے اب ان کے بھائی جناب پیر شمس الامین کے دم سے خانقاہ کی رونق قائم ہے۔ مرحوم پیر امین الحسنات مرحوم نے اپنی ملفوف میں اپنے نام لیاقت علی خان مرحوم کا ایک خط بھی منسلک کیا ہے جس سے پاکستان کیلئے ان اکابر ومشائخ کے بلاکسی لالچ وطمع خدمات کا پتہ لگتا ہے یہاں اس مکتوب کو بغرض حفاظت شامل کیا جارہا ہے۔

وزیراعظم لیاقت علی خان کا پیر صاحب کے نام خط
(وزارت قبول نہ کرنے پر لیاقت علی خان کا خط پیر مانکی شریف کے نام)

کراچی ۹ فروری ۱۹۴۸ء

مخدومی ومکرمی پیر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ اس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ فرنٹیر کے صوبہ میں اس چیز کا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ میرے فرنٹیر کے قیام کے دوران آپ نے وزیر بننے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد ہے اور ان لوگوں کی طرف سے کیا جارہا ہے جو پاکستان کے دوست نہیں سمجھے جاسکتے۔ آپکو معلوم ہے کہ جب وزارت بنائی جارہی تھی تو آپ سے درخواست کی گئی تھی کہ آپ اسمیں شریک ہوں اور وزارت کے عہدے کو قبول کریں۔ آپ نے اس وقت اپنی معذوری کا اظہار کیا تھا۔ اس مرتبہ جب میں آپ سے فرنٹیر میں ملا تو میں نے پھر اسی امر کو آپ سے ذکر کیا تھا۔ مگر آپ نے حسب سابق اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ ان حالات میں کسی شخص کا اس قسم کا غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کرنا سخت قابل افسوس ہے۔ آپکو اسکا خیال نہیں کرنا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنے ذاتی مقاصد کیلئے ہر طرح کا پروپیگنڈا کرنے میں کبھی گریز نہیں کرتے۔

آپ قوم اور اسلام کی خدمت بغیر کسی لالچ کے کررہے ہیں اور ہر شخص آپکی دیانت داری اور حقیقی خدمت سے واقف ہے۔ آپ جیسے مخلص کام کرنے والے قوم کیلئے باعث فخر ہیں۔ امید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے۔ مخلص لیاقت علی خان

(۳)

۱۰/۱۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء (دارالعلوم اور شیخ الحدیث کوزبردست خراج تحسین)

محترمی شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم۔ دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ میں پہلی بار شریک ہونے کا آپ نے مجھے موقع عنایت کیا۔ جس کیلئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ یقین جانیے میں نہ صرف مجلس شوریٰ کے مقتدر اراکین کی علمی شخصیت اور دین سے بے پناہ عقیدت کی بنا پر متاثر ہوا ہوں۔ بلکہ آپکی کاوشوں کو دیکھ کر یہ اقرار بھی کرنا پڑا ہے۔ کہ اولوالعزم انسان اس زمانے میں بھی معجزے برپا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے عزم کی ابتدا مسجد کے ایک کونے سے کی تھی، جبکہ بے سروسامانی، بے بسی بیچارگی اور تہی دامنی آپ کا اثاثہ تھی۔ لیکن علم دین کی تشہیر کا بے پناہ جذبہ آپ کے رگ و پے میں موجزن تھا جس کی بدولت آپ نے علم دین کے مینار کو اس قدر بلند کر دیا۔ کہ آسمان سے باتیں ہونے لگیں۔ قابل قدر عالم دین! آپ نے ایسے زمانے میں دین کی شمع کو روشن رکھنے کیلئے بے مثال کام کیا، جبکہ کفر و الحاد کے فتنوں کو کچلنے والے ناپید اگر نہیں تو پس پردہ ضرور ہو چکے ہیں۔ شاید اسی لئے قدرت نے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ دین محمدی کا میں خود محافظ ہوں کہ اُس کی وسیع و عریض دنیا میں عبدالحق جیسے مجاہدوں کی کمی نہ تھی۔

جناب والا! آپ کا یہ عظیم کارنامہ تازیست یاد رہے گا۔ کہ آپ نے علم دین کے پیاسے طالب علم کو مسجد کے بوسیدہ کونے سے اٹھا کر حقانیہ کی عظیم عمارت میں جگہ دی تاکہ دین کا طالب علم اس نمائشی دنیا میں احساس کمتری کا شکار نہ ہونے پائے۔ آپ نے دارالعلوم حقانیہ کو وہ عظیم عمارت بخشی۔ جس کی شکل وصورت دنیا کی حسین یونیورسٹیوں سے کس طرح کم نہیں۔

مجھے یہ دیکھ کر بے پناہ خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے ظاہری زیب و زینت کو برقرار رکھتے ہوئے علم کے معیار کو جو ترقی دی ہے۔ اس کی مثال موجودہ نظام تعلیم باوجود بہتر وسائل کے پیش نہیں کر سکتا۔ اس پر طرہ یہ کہ آپکے حسن انتظام اور ضبط و نظم نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔

جناب مولانا صاحب! آج کی دنیا میں جبکہ اکثر و بیشتر اصحاب قومی اداروں کی کارکردگی کو مشکوک نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ آپ کی جدوجہد قابل تعریف ہے۔ یقیناً آپ کے بجٹ کو دیکھتے ہوئے ایک گونہ مسرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے اپنے ادارے کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ایسا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا۔ جس سے شکوک و شبہات پیدا ہو سکیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسی بے داغ کارکردگی پر آپ کو داد نہ دینا سخت بے انصافی ہوگی۔ جناب مہتمم صاحب! آپ کے ادارے کی عظمت اور اپنی بے بضاعتی کا مجھے احساس ہے۔ کاش کہ میں ادارہ کی امداد کیلئے اپنی خواہش کے تحت قدم اٹھا سکتا۔ لیکن تنگ دامانی کے باعث سبز برگ اس جذبہ کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔ کہ اپنی تمام تر خدمات آپ کے ادارے کیلئے وقف رکھونگا۔

میری کوشش ہوگی۔ کہ پاکستان کے مخیّر حضرات کی توجہ آپ کے عظیم ادارے کی جانب مبذول کراؤں۔ نیز حکومتی سطح پر اگر قدمے سخنے میری امداد کی ضرورت پڑے تو آپ مجھے مستعد پائینگے۔ میں اس خط کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپے کا چیک ارسال کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف والسلام دعا گو روح الامین

مولانا امین الحق طورو[1] شیخوپورہ

(۱)

۲۸ مئی ۱۹۷۲ء (مساجد کی الاٹمنٹ میں فرقہ پروری)

گرامی قدر محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برخوردار سمیع الحق کو آپ یہ حکم دیدیں کہ ذیل کا مضمون "الحق" میں اپنی طرف سے اداریہ کی شکل میں شائع کریں۔

مساجد کی الاٹمنٹ یا فرقہ ورانہ کوششیں:

بریلوی مسلک کے چند فتنہ انگیزوں نے خفیہ یہ کاروائی کی ہے کہ جن مساجد میں بزرگوں کے مزارات ہیں یا بزرگوں کے مزارات کے ملحقہ مساجد ہیں ان مساجد کو بریلوی مسلک کے ائمہ اور خطباء کیلئے مخصوص کیا جائے۔ یہ تحریک انکی بہت دنوں سے چل رہی تھی مگر ناکام ہوتی رہی چند دنوں سے ناظم مساجد مرزا منیر احمد نے مسجد دربار نولکھہ ہزاری سیالکوٹ اور مسجد دریا موج بخاری لاہور اور چند دوسری لاہور کی مساجد کے خطیبوں کے متعلق ڈسٹرکٹ خطیب لاہور مولانا اصغر علی اور ڈسٹرکٹ خطیب شیخوپورہ قاری محمد امین کو اس مضمون کی چھٹی بھیج دی ہے کہ مذکورہ مساجد میں جو خطباء ہیں وہ دیوبندی مسلک کے ہیں انکو وہاں سے تبدیل کیا جائے اور بریلوی مسلک کے لوگ وہاں متعین کئے جائیں اور آئندہ اس قسم کی مسجد میں کوئی دیوبندی امام یا خطیب مقرر نہ کیا جائے اور ناظم مساجد نے اپنی اس چھٹی میں ناظم اعلیٰ اوقاف راجہ حامد مختار کی ہدایت یا امر کا حوالہ دیا ہے۔ اگر اس چھٹی پر عمل درآمد کیا جائے تو اسکے یہ معنی ہوں گے۔ کہ کچھ مساجد بریلوی مسلک کے لوگوں کیلئے مخصوص کی جائیں اور باقی مساجد بریلوی اور دیوبندیوں میں مشترک ہونگی۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ محکمہ اوقاف مساجد کو بریلوی اور دیوبندی مسلک میں تبدیل کرتا ہے اور یہ بہت مفسد اور غلط ضابطہ ہوگا کہ کسی بزرگ کے مزار کے ملحقہ مسجد کو بریلوی مسجد قرار دیا جائے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ محکمہ اوقاف کی اس تجویز اور اس فیصلہ پر احتجاجاً اداریہ لکھیں اور الحق میں شائع کریں۔ اور یہ کوشش کی جائے کہ محکمہ اوقاف کے سربراہ اس تجویز کو واپس لیں۔ (ایک واقفکار) امین الحق صوبائی خطیب صوبہ پنجاب ۲۸ مئی ۱۹۷۲ء

(۲)

۱۲ جون ۱۹۷۲ء (قدیم بزرگوں کے مزارات والے بزرگ بریلویت سے پہلے گذرے ہیں)

گرامی قدر حضرت مولانا صاحب دام ظلہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ ملا کیفیت معلوم ہوگئی اللہ تعالیٰ آن مخدوم کو صحت عاجلہ اور عمر طویل عنایت فرمائے تاکہ اللہ کے دین علوم حسنہ کی خدمات تا عرصہ طویل انجام پائے۔ محکمہ اوقاف میں بریلوی ائمہ اور خطباء کی کثرت ہے اور یہ شریر عنصر فتنہ انگیزی میں ماہر ہے اور مجھے تمام پنجاب کے ائمہ اور خطباء سے واسطہ پڑتا ہے جہاں دیوبند کے مکتب فکر ائمہ وخطباء متعین ہیں ان کو اس قدر گرایا گیا ہے کہ اٹھانے سے نہیں اٹھتے اور کسی خطیب کی بھی امام سے تنخواہ زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ بعض خطیبوں کی پچاس اور ۳۵ روپے تنخواہ ہیں اور یہ صرف بریلوی ڈسٹرکٹ خطیب اور زونل خطیب کا ظلم تھا کہ انکے ساتھ یہ لکھ دیا کہ یہ جز وقتی ہے اور تنخواہ میں اضافہ کا حق نہیں رکھتا ملتان اور بہاولپور ڈویژنوں میں یہ ہورہا تھا اب کچھ اصلاح کردی ہے تو پھر یہ فتنہ اٹھایا گیا ہے کہ جن مساجد کے

---

[1] حضرت مولانا کا تعلق طورو ضلع مردان سے تھا جسے اپنے وقت میں علماء کی کثرت کی وجہ سے چھوٹا بخارا کہتے تھے مولانا بڑے پر جوش اور باحمیت شخص تھے صوبہ پنجاب کے اوقاف کے چیف خطیب تھے۔ ماہنامہ الحق میں بڑی اہم موضوعات پر ان کے مقالے شائع ہوتے رہے بالخصوص عمر عائشہ پر تیس صفحات اور معاشی بحران اور اسلام اور نبوت کی عظمت وحقیقت پر ستائیس صفحات شائع ہوئے۔

ساتھ ملحق مزارات ہیں ان مساجد میں بریلوی مکتب فکر کے ائمہ وخطیب ہونا چاہیے حالانکہ وہ پرانے اور قدیم بزرگوں کے مزارات ہیں جیسے لاہور میں حضرت علی ہجویری اور پیر مکی اور شاہ ابوالمعالی صاحب اور شیخوپورہ میں نولکہ ہزاری صاحب۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک تحریک کی صورت میں یہ بات کہی جائے کہ یہ بزرگ حضرات بریلویت کے فتنہ سے بہت پہلے گزرے ہیں بریلویت کیساتھ ان کا تعلق نہیں ہے۔ محکمہ اوقاف بریلویوں کی تحریک اور سازش سے متاثر نہ ہوں اور یہ غلط قدم نہ اٹھائے۔ الحق میں برخوردار مسلسل اداریہ لکھیں اس وقت یہ اپنے مسلک کی بڑی خدمت ہے۔ امین الحق عفی عنہ

☆☆☆

مولانا مفتی محمد انور شاہ[1] ناظم دفتر وفاق المدارس ملتان

(۱)

(امتحانات وفاق المدارس کیلئے پرچوں کی تیاری)

۹۵/۶/۲۷ھ

مخدومنا المحترم حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ گزارش ہے کہ صدر الوفاق المدارس مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ نے وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے لئے پرچہ موطئین وطحاوی کے سوالات بنانے کے لئے آپ کو ممتحن مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اولین فرصت میں پرچہ بنا کر احقر کے نام ملتان بھیج دیں۔ ۸ رجب تک لازماً پرچہ ملتان کے دفتر کے پتہ ذیل پر پہنچنا ضروری ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہٗ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۲)

(وفاق کے امتحانات میں کسی کاتب سے پرچہ لکھوانے کا فیصلہ منسوخ)

۱۹ محرم ۹۵ھ مطابق یکم فروری ۱۹۷۵ء

بخدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، ۱۳ محرم ۹۵ مطابق ۲۶ جنوری ۷۵ کو مدرسہ خیر المدارس ملتان میں منعقد ہونے والے وفاق المدارس کے شوریٰ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شعبان ۹۵ھ میں منعقد ہونے والے سالانہ امتحان میں کسی بھی طالب العلم کو کاتب سے پرچہ تحریر کروانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ وفاق کے امتحان میں شریک ہونے والے ہر طالب العلم کو اپنا پرچہ خود حل کرنا ہوگا۔ طلبہ کو اسکی اطلاع کردیں۔ والسلام محمد انور شاہ غفرلہ ناظم دفتر

(۳)

(کراچی میں وفاق کا اہم اجلاس)

۲۹ رجب ۱۴۰۱ھ

مخدومنا المحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بیماری کیوجہ سے کراچی کے وفاق کے اس اجلاس میں شرکت نہیں کر سکونگا۔ اولاً تو دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمادیں۔ ثانیاً عرض ہے کہ اس اجلاس میں بہت ہی اہم فیصلے ہونگے اور حقانیہ جیسے اہم ادارہ کی اس میں شرکت لازمی ہے۔ اسلئے عرض ہے کہ اگر آپ خود تشریف نہ لا سکے تو اپنا نمائندہ ضرور بھیجدیں۔ وفاق کے ادارہ کی طرف سے یہ درخواست ہے۔ اور مجھے امید ہے آپ قبول فرمائینگے۔

والسلام خادم محمد انور شاہ غفرلہ، ملتان

---

[1] عرصہ تک وفاق المدارس ملتان کے ناظم اور مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے نائب مفتی ومدرس رہے۔ اپنے گاؤں لکی مروت میں ادارہ چلا رہے ہیں۔

محمد انور قریشی

آپریشنل انجینئر واپڈا

نومبر ۱۹۶۹ء (مسجد اقصیٰ کی شہادت ○ دینی مدارس شر کے سیلاب کو روکیں)

مولانا سلام مسنون! مجھے اخبارات سے معلوم ہوا کہ آپ نے علماء میں جو موجودہ اختلافات ہو گئے ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی دیں اور جزائے خیر دیں اور ہمیں شیطان کے پھسلانے سے بچائیں۔ میں اس خط میں آپ کی توجہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے اور اللہ تعالیٰ کے پہلے گھر پر حملہ کرنے کے متعلق دلانا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے ایسا بڑا سنگین واقعہ اس امت کی زندگی میں یا کم از کم ہماری زندگی میں پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے گھر پر حملہ قیامت کی ابتدائی نشانیوں میں سے ہے۔ اس واقعہ سے سب سے بڑی بیداری علماء کرام میں ہونی چاہئے اور دارالعلوم کو اپنے طلباء کی توجہ اسطرف دلا کر ماہ میں کم از کم ایک دن باہر جا کر گاؤں میں تقریر کرنی چاہئے تاکہ عوام میں دینی بیداری پیدا ہو اور شر کے اس بڑے سیلاب کو روکا جائے جسکی وجہ سے یکدم ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا بے دین ہونے کا ڈر ہے۔ اگر دو تین اہل فہم طلباء کا ایک گروہ ہر ماہ ایک گاؤں میں جا کر دین کی بے بہا نعمت لوگوں کو پیش کرے تو چند ماہ میں اللہ تعالیٰ دینی رجحان پیدا فرما دیں گے۔ چند تقاریر سے طلباء کو تیار کرنا مشکل نہیں ہے۔ میرے خیال میں آجکل سب سے بڑی عبادت ذکر اذکار سے بھی زیادہ اس سیلاب کو روکنا ہے، جسکے اثرات صرف ہم پر نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کی روحانیت کو ختم کر دینے والے ہیں۔ یہاں میں آپ کی توجہ رسول پاک ﷺ کے اس خطبہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں آپ نے قبیلہ اشعری کے متعلق فرمایا کہ ان میں علماء کرام موجود ہیں۔ علم و فہم رکھتے ہیں۔ مگر لوگوں کو نصیحت نہیں کرتے ہیں، اس لئے میں انکو اس دنیا ہی میں عذاب دوں گا۔ پھر اس قبیلہ کے علماء نے حاضر ہو کر عرض معروض کے بعد ایک سال کی مہلت طلب کی۔ یقیناً آپ مجھ سے کہیں زیادہ علم و فہم رکھتے ہیں۔ میرا مقصد صرف عاجزانہ توجہ دلانا تھا۔ دارالعلوم اس ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اپنے طلباء کو اس شر کی روک تھام میں اگر زیادہ نہیں تو صرف ایک دو دن ہی لگائیں۔ کاش کہ آپ یہ پیغام سب دارالعلوم تک پہنچائیں اور ان میں ایک نئی زندگی کیساتھ اس مجاہدے کا ذوق پیدا کریں اور آخرت کی عظیم پونجی حاصل کریں۔ محمد انور قریشی نومبر ۱۹۶۹ء

☆☆☆

مولانا محمد انوری لائل پور[1]

(۱)

لائل پور مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ، ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء (قاری طیب کے نام ملفوظ)

محترم و مکرم مولانا دام مجدھم، سلام مسنون حضرت قاری مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ دیوبندی جناب کے مدرسہ کے جلسہ دستار بندی پر تشریف لائے تھے ایک ملفوف لائل پور سے ۲۲،۲۱ اکتوبر ۵۸ء کو جناب کی معرفت حضرت موصوف کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا اب تک جواب کا انتظار ہے کیا وہ خط آنجناب کی معرفت حضرت قاری صاحب موصوف کو مل گیا تھا؟ یا کیا ہوا؟ بواپسی ڈاک مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام محمد انوری عفا اللہ عنہ، مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام سنت پورہ لائل پور

---

[1] علامہ محمد انور شاہ کشمیری کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ فیصل آباد کے محلہ سنت پورہ میں ادارہ تعلیم الاسلام قائم کیا۔ ان کے صاحبزادے اور احفاد ناچیز اور جمعیۃ (س) کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔

(۲)

(فتاویٰ پر تصدیق کی فرمائش)

۳ اپریل ۱۹۶۳ء

محترم المقام حضرت مولانا دام ظلہ! سلام مسنون۔ یہ فتاویٰ[1] ارسال خدمت ہے پڑھکر دو چار سطور بطور تصدیق ارسال فرمائی جائیں۔

والسلام مع الکرام محمد عفا اللہ عنہ لائل پور

(۳)

(الحق کے لئے مولانا محدث کشمیریؒ پر مضمون)

۲۲ شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء

مولانا العلامہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت کا والا نامہ دیر ہوگئی کہ شرف صدور لایا ہوا تھا احقر چونکہ بیمار ہے۔ یکم رجولائی ۱۹۶۵ء سے اب تک بیمار ہی ہوں گو اب طبیعت روبصحت ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ شانہ صحت کاملہ نصیب فرمائیں۔ اور اگر وقت آچکا ہے تو خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔ اسلئے میں کوئی مضمون اب تک تیار نہیں کر سکا کہ لکھنے کی سکت نہیں ہے ایک بہت پرانا اور قدیم مضمون حضرت اقدس مولانا محدث کشمیریؒ کا تلاش کے بعد نکل آیا جو چالیس ۴۵ سال سے احقر کے پاس محفوظ تھا وہ ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ "الحق" کے ذریعے سے اور علماء بھی افادات انوری سے استفادہ کرینگے۔ ارقامِ جواب میں تاخیر کی معافی چاہتا ہوں۔ والسلام مع الاکرام محمد عفا اللہ عنہ

(۴)

(صاحبزادہ سعید الرحمان کی جانشینی اور سند فراغت کی خواہش)

۱۴ ستمبر ۱۹۶۹ء

حضرت علامہ محدث عبدالحق صاحب دام ظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ احقر بحمد اللہ تادم تحریر عافیت سے ہے یعنی زندہ ہے۔ لیکن عرصہ چار پانچ سال سے میں بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ میں چل پھر نہیں سکتا فقط نماز فرض کھڑے ہو کر باقاعدہ پڑھ لیتا ہوں۔ اعضاء کام کرنے میں پوری مدد نہیں کرتے اسلئے میں نے پڑھانا بھی چھوڑا ہوا ہے۔ زبان میں لکنت آگئی ہے۔ حامل رقعہ میرا لڑکا مولوی حافظ سعید الرحمٰن حاضر خدمت ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آں عزیز کو حضرت سے سند فراغتِ حدیث بھی مل جائے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے اس نے کتب حدیث تو تمام ہی پڑی ہیں کافی دن ہوئے کہ اس نے حج بھی کیا ہے۔ کتابیں تو سب پوری کی ہیں مگر اکوڑہ خٹک کی اگر آنجناب سند فراغت عنایت فرمادیں تو بڑی ہی مہربانی ہوگی کیونکہ یہ عیالدار ہے اور میری بجائے مسجد میں اور مدرسہ میں کام بھی کرتا ہے اور میرے بعد بھی یہی مسجد و مدرسہ کا کام کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اگرچہ کئی سال سے ہم کتابوں والے طالب علم تو رکھتے نہیں فقط قرآن پاک ہی حفظ و ناظرہ ہے۔ چونکہ اس کے ذمہ تمام امور ہیں۔ اسلئے یہ زیادہ دنوں تو رہ نہیں سکتا۔ فقط ایک دو دن ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون عرض ہے باقی احباب مدرسین کی خدمت میں بھی ہدیہ مسنون پہنچادیں۔

فقط والسلام محمد انوری عفی اللہ عنہ انوری لائل پور

(مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی تصدیق)[2]

میں تصدیق کرتا ہوں کہ حضرت مولانا محمد انوری صاحبؒ نے اپنی حیات میں حسب ذیل گرامی نامہ میرے نام مولانا سعید الرحمان صاحب مدظلہ کے سلسلہ میں تحریر فرمایا تھا جو خوش قسمتی سے دارالعلوم کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ عبدالحق غفرلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

---

[1] احقر کے نام ان کے مکتوبات میں یہ فتاویٰ شامل ہیں۔

[2] حضرت شیخ الحدیثؒ اور ہم سب نے حقانیہ کے دورۂ حدیث سے فارغ نہ ہونے والے کسی شخص کو سند فراغت نہیں دیا۔ اگر چہ کوئی ہر لحاظ سے اہل ہو۔ اس لئے حضرتؒ نے تصدیقی کلمات ارسال کئے۔

(۵)

۲۳ جنوری ۱۹۷۰ء **(مولانا محمد انوری کے وفات کی اطلاع)**

حضرت محترم المقام زید معالیکم۔ سلام مسنون! نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہوں کہ کل ۲۲ جنوری ۷۰ء صبح سات بجے حضرت والدی مولانا محمد صاحب انوری رحلت فرماگئے ہیں دعا مغفرت فرمادیں ختم القرآن مدرسہ میں ضرور کرادیں۔ نیز الحق میں خبر دیدیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون والسلام سعیدالرحمٰن خطیب انوری مسجد سنت پورہ لائل پور

☆☆☆

جناب انیس الحسن الجمعیۃ دہلی

۲ جنوری ۱۹۵۹ء **(الجمعیۃ ابوالکلام نمبر O مولانا محمد میاں کے اضافی سطور)**

مکرمی ومحترم مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ نئے حالات نے راہ میں بہت رکاوٹیں پیدا کردی ہیں پہلے اخبار کا چندہ جہاں جمع ہوتا تھا۔ انہوں نے بھی معذرت کردی ہے۔ تاہنوز کوئی اور ہمدرد بھی اس ذمہ داری کیلئے آمادہ نہیں ہوسکے ہیں۔ متعدد کوششوں کے بعد ابتک ناکامی ہوئی۔ اخبار کے چندہ کی وصولیابی اب صرف بنک ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ اگرچہ یہ نئی تدبیر بہ ظاہر دشوار معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اب اسکے سوا چارہ کار بھی نہیں۔ چنانچہ اس عریضہ کے ہمراہ ایک بل (دو کاپیاں) پیش خدمت ہیں۔ یہ بل وہاں کسی بھی بنک میں پیش کرکے ہندوستانی کرنسی کا ڈرافٹ تحت ضابطہ حاصل ہوجائیگا۔ وہ ڈرافٹ آپ رجسٹری سے یہاں ارسال فرمائیں تو رقم وصول ہوجائیگی۔

آزاد نمبر[1] کیلئے وہاں کثیر تعداد میں احباب واکابر منتظر ہیں لیکن راہ کی دشواریاں حائل ہیں۔ تاہم بمشکل کسٹم ڈیکلریشن کے بعد ڈاکخانہ نے صرف ایک کاپی لی ہے۔ جو بذریعہ رجسٹری ارسال خدمت کی جارہی ہے۔ وصولیابی کی اطلاع سے ممنون فرمائیں

والسلام : انیس الحسن منیجر روزنامہ الجمعیۃ دہلی

<u>اضافہ از مولانا محمد میاں دہلویؒ</u>۔ محترم مولانا دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ منیجر صاحب گرامی نامہ کا جواب تحریر کرچکے ہیں اب احقر کا صرف سلام قبول فرمادیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ والسلام محمد میاں

---

[1] مولانا ابوالکلام آزاد الجمعیۃ کا ضخیم اور شاندار خصوصی نمبر۔

مولانا محمد ایوب [1]

شینکہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ اٹک

(حقانیہ کی رفتار ترقی پر خوشی O مولانا عبدالرحمان شاہ ڈیروی کی حقانیہ میں تدریس کیلئے سفارش)

۱۴ فروری ۱۹۵۲ء جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

مکرمی ومحترمی زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی امید ہے آپ بخیریت ہونگے۔ عرصہ سے آپ کو لکھنے کیلئے جی چاہ رہا تھا مگر عدیم الفرصتی آڑے آرہی تھی۔ خدا خدا کر کے آج وقت نکل ہی آیا آپکی دعا سے۔ آپکی دینی کوششوں کو چنداں گنوانے کی ضرورت نہیں وہ روز روشن کیطرح عیاں ہیں۔ الحمد اللہ کہ وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی پر ہیں۔ آپکے مدرسہ کی رفتار دیکھ دیکھ کر اور سن سن کر دل میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ الٰہ تعالےٰ کے فضل سے یہ درسگاہ تمام پاکستان میں دینی مرکز بنے اور اسمیں سے تمام دینی چشمے اور سوتیں اس قدر پھوٹیں کہ پاکستان بھر بلکہ دنیا بھر میں رنگ لائیں اور سیراب کریں۔ گاہے گاہے آپکی درسگاہ کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ جی چاہتا رہتا ہے کہ ہم بھی اس مدرسہ کی کچھ خدمت کر سکیں۔ آپکے طلبہ گاہے گاہے یہاں آتے رہتے ہیں چندہ کے سلسلہ میں۔ اسی خدمت کے سلسلہ کی ایک اور صورت بھی اب ہمارے سامنے آئی ہے۔ ہمارے یہاں کے مدرسہ میں ہم نے گذشتہ سال صدر معلم دینیات سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب [2] راولپنڈی مولوی غلام اللہ خان صاحب سے منگوائے تھے۔ شاید شاہ صاحب موصوف سے آپکا بھی تعارف ہو۔ ہم ان سے پوری طرح بفضلہٖ مطمئن ہیں۔ اچھے ذہین، لائق اور تندہی سے کام کرنے کے علاوہ بہت ہی نیک سیرت انسان ہیں سال ڈیڑھ سے وہ یہاں کام کرتے رہے۔ اب ہم کچھ معذوریوں کی بناء پر مدرسہ کو ترقی نہیں دے سکے۔ اور صدر معلم دینیات کو فارغ کر دینا چاہتے ہیں۔ شاہ صاحب نے دوبارہ کسی جگہ خط وکتابت شروع کر دی ہے اور شاید انکا کام وہاں ہو بھی جائے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ کسی دوسری جگہ اپنا آدمی بھیجنے سے پہلے کیوں نہ اپنی جگہ میں اُسے کام پر لگایا جائے۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ شاہ صاحب کی خدمات آپکے مدرسہ میں صرف ہوں۔ اگر آپکے ہاں انکی گنجائش ہو تو بواپسی ڈاک ہمیں مطلع فرما دیں۔ پہلے تو اُدھر ہی خط وکتابت ہو رہی تھی شاہ صاحب کی مگر بعد ازاں ہمیں اچانک آپ کا خیال آگیا اور یہ خط لکھ دیا۔ آپ جواب سے جلدی ہی مطلع فرمادیں گے۔

ہمارے اس مدرسہ کا ہر سال سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں۔ اس سال بھی ہم جلسہ کر رہے ہیں۔ آپ کو بھی ہمارے غریب خانہ تک آنے کی تکلیف گوارا کرنا ہوگی۔ یہ ویسے پیشگی دعوت ہے۔ تاحال ہم تاریخ کا تعین نہیں کر سکے ہیں۔ مقررہ تاریخ پر آپکو دوبارہ مطلع کیا جائیگا انشاءاللہ۔

وہاں کے اپنے حال احوال اور اپنی خیریت سے مطلع فرمادیں احباب کو السلام علیکم عرض ہو۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو کبھی آپ کے دولت خانہ پر حاضری دینگے۔ مگر فرصت کی بات ہے دعا فرمادیں۔

فقط والسلام آپکا مخلص محمد ایوب از شینکہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ المعروف فیض القران شینکہ۔ ضلع اٹک

---

[1] علاقہ چھچھ اٹک کے معروف عالم دین۔ [2] موصوف دارالعلوم حقانیہ کے جید فاضل ہیں۔ خانقاہ یسین زئی پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان کے صاحبزادگان میں سے ہیں۔ ان کے کئی بھائیوں نے بھی حقانیہ میں پڑھا اور فارغ ہوئے۔ کئی اہم مدارس میں اعلیٰ کتابوں کی تدریس انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد ایوب آلائی[1]

(مدرسہ سے گہرا تعلق محبت اور شرف ملاقات کی تمنا ○ تدریس کی پیشکش مگر مجبوریاں)

۱۸ رمضان ۱۳۷۶ھ

جناب والا مہتمم صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد سو میں آنجناب والا کا اور باقی اساتذہ کرام وارکین مدرسہ کا ازتہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ناچیز کو بار بار دعوت دیتے رہے ہیں۔ بندہ کو آنجناب والا اور مدرسہ کے ساتھ گہرا تعلق اور محبت ہے اور تمنا بھی از حد زیادہ ہے کہ اگر فرصت ملے تو شرف ملاقات ضرور حاصل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ (خدا کرے) مگر فرصت ملنا بظاہر فی الحال من الممتنعات ہے کیونکہ موانع خانگی وقومی وغیرہ اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے لہٰذا بندہ مجبور ہے اور آنہیں سکتا اور امید رکھتا ہوں کہ آنجناب بددعانہ کرے اور بندہ کا عذر منظور فرماویں۔ میں خدائے تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ تو اس مدرسہ کو بلکہ ہر مدرسہ دینی کو ترقی دے اور آنجناب والا کو اور ہر کارکن مدرسہ کو جزاء دارین نصیب فرماویں آمین یارب العلمین۔ محمد ایوب

☆☆☆

مولانا محمد ایوب جان بنوری[2] پشاور

(۱)

۴ رجولائی ۱۹۵۱ء (مولانا جلال الخالق مرحوم کی حقانیہ میں تدریس کی سفارش)

بگرامی خدمت جناب مولانا صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے جناب والا خیروعافیت سے ہونگے۔ گزارش یہ ہے۔ مولوی جلال الخالق صاحب جو کہ مستعد اور قابل مدرس ہیں۔ جس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور قابل طلبہ بھی ساتھ ہیں۔ اگر مدرس کی ضرورت ہو۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا کام بخوبی انجام دیگا۔ شاید تیس روپیہ تک مشاہرہ پر اکتفا کر سکے گا۔ احقر محمد ایوب بنوری

(۲)

۵ رفروری ۱۹۵۴ء (حقانیہ کی شوریٰ میں نامزدگی)

بخدمت جناب مولانا صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ ملکر باعث سرفرازی ہوا۔ دوبارہ رکنیت شوریٰ[3] تحریر فرمایا۔ اسمیں شک نہیں کہ مجلس شوریٰ کا مقرر کرنا اور اس میں توسیع کرنا باعث ترقی ہے۔ لیکن مجھ جیسے کا انتخاب سوائے اس کے کہ آپ حضرات کا حسن ظن ہے۔ اور کچھ نہیں لیکن آپ حضرات کے تجویز سے مخالفت بھی نہیں کرتا دعا ہے کہ اللہ جل مجدہ آپ حضرات کو اپنے ارادوں میں کامیاب وسرخرو بنادے۔ آمین۔ احقر محمد ایوب بنوری غفرلہ

---

[1] علاقہ آلائی موضع بنہ بٹگرام کے جید اور متبحر معقول ومنقول کے جامع علماء میں سے تھے۔ حضرتؒ نے حقانیہ کیلئے ان کی خدمات حاصل کرنا چاہیں اس کے جواب میں یہ گرامی نامہ آیا۔

[2] مولانا فاضل دیوبند سرحد کے ممتاز علمی اور سیاسی شخصیت سرحد کے بہانہ ماڑی پشاور میں دارالعلوم سرحد قائم کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تاحیات صوبائی صدر تھے۔ قیام دارالعلوم دیوبند کے زمانہ سے مکتوب الیہ کے ساتھ برادرانہ مخلصانہ تعلق رہا۔

[3] دارالعلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کی رکنیت۔

(۳)

۵/رجب المرجب ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۹/ستمبر ۱۹۶۹ء

بگرامی قدر محترم حضرت مولانا صاحب زیدت الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی بخیر۔ جناب والا کا نوازش نامہ ملا۔ پڑھکر کاشف حالات ہوا۔ اللہ آپ کو ہمت اور توفیق دین عطا فرمادے۔ حالاً طبیعت درست نہیں۔ اگر توفیق ایزدی شامل حال رہا۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ حاضر خدمت ہونگا۔ بصورت دیگر معذور فرمایا جائے۔ والسلام محمد ایوب بنوری غفرلہ

(۴)

۲۷/ذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ (شوریٰ کے اجلاس میں شرکت، دعائیں)

بگرامی خدمت جناب شیخ الحدیث صاحب دام برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کرے جناب کے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ جناب کی طرف سے مجلس شوریٰ کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ اگر کوئی موانع نہ ہو۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ شوریٰ کے اجلاس میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپکو صحت کاملہ سے نوازیں۔ اور عمر درازی عطا فرمائیں۔ تاکہ اللہ کی راہ میں مزید خدمت کرنے کا موقع میسر ہو۔ اور علوم دینیہ کے تشنگان آپکے زیر سایہ علم کی دولت سے مالامال اور اسکے برکات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ والسلام محمد ایوب بنوری غفرلہ

(۵)

۱۲/ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ (اختلافی مسائل میں شیخ الحدیث کی ثالثی پر اتفاق)

بگرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے جناب والا مع جملہ متعلقین خیر وعافیت سے ہونگے گزارش یہ ہے۔ آپکو معلوم ہے۔ کہ بعض مسائل[1] میں اختلاف کی وجہ سے نہایت خطرناک صورت حال اختیار کیا ہے۔ اور جانبین نے جناب والا کو حکم مقرر کیا ہے۔ اب ایسا وقت ہے۔ کہ جناب کو پہلو تہی نہیں کرنا چاہیے اور انشاءاللہ سب کو جناب کا فیصلہ قبول ومنظور رہے گا۔ حالات سے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ فقط والسلام محمد ایوب بنوری غفرلہ

(۶)

۱۷/جنوری ۱۹۷۷ء (اسمبلی کے الیکشن سے شیخ الحدیث کی معذرت اور اکابر کا اصرار)

بگرامی خدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا مکتوب گرامی پہنچا۔ حالات معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ افسوس اور صدمہ ہوا۔ جناب نے کمزوری وغیرہ کا عذر فرمایا ہے۔ میرے خیال میں جناب کا صرف اسمبلی میں وجود کافی ہے اور میرا ناقص خیال یہ ہے کہ جناب اس فیصلہ پر نظر ثانی فرمادیں[2] نیز جناب کا پیغام حضرت مفتی صاحب کو پہنچادوں گا۔ جو فیصلہ وہ فرمادے تو اس پر عمل درآمد کریں گے۔ فقط والسلام محمد ایوب بنوری غفرلہ

۱۔ بعض فقہی اور اقتصادی مسائل میں سرحد میں وقفوں سے غلو اور انتہاپسندی کی وجہ سے کبھی شاہ منصور اور پنج پیر کے نام سے کبھی بدعت کے نام پر تلاطم پیدا ہوجاتا تا غالبا ایسے کسی معاملہ میں حضرتؒ کو حکم اور ثالث تجویز کرنے کا ذکر ہے۔

۲۔ ۱۹۷۷ء کے انتخابات کی طرح ۱۹۷۷ء میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر حضرتؒ کو الیکشن میں حصہ لینے پر مجبور کرتے رہے جبکہ ادھر سے قطعی انکار اور معذرت ہوتی رہی۔ مفتی صاحب سے مولانا مفتی محمود رہنمائے جمعیۃ مراد ہیں۔ اس معاملہ کی طرف خط میں اشارہ ہے۔

اے ایس نوی والا۔ کراچی

کراچی مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۸۱ء (صدارتی تمغہ پر مبارکباد)

رہائش ولا عابدہ۔ C۔۴۷ سوراجی کالونی کراچی نمبر ۱۲،

گرامی قدر عزت مآب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب، زید لطفکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی طرف سے آپکی دینی خدمات کے ضمن میں آپکو ستارۂ امتیاز دیا گیا ہے۔ اس حقیر کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ دنیائے اسلام میں شیخ الحدیث کے جلیل القدر مرتبے پر آپکی سرفرازی بداھتاً آپ کے دینی علم و دسترس کا بین ثبوت ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپکی دینی خدمات نہ صرف اہالیان پاکستان بلکہ مسلمانان عالم کیلئے بھی گراں قدر اور اظہر من الشمس ہیں اور حکومت کی طرف سے ستارۂ امتیاز کا عطا کیا جانا تو محض ایک معمولی اعتراف ہے جو کسی صورت بھی آپکی لامحدود دینی خدمات کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپکو صحت وتندرستی کیساتھ درازئ عمر سے نوازے کہ ملت آپکے دینی علم و دانش سے بہرہ ور ہوتی رہے۔ اور اس دور میں جبکہ اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کا عمل شروع ہو چکا ہے مسلمانان پاکستان آپکی دینی بصیرت سے روشنی حاصل کرسکیں۔

فقط والسلام نیاز مند اے ایس نوی والا کراچی نمبر ۱۲

☆☆☆

اے۔ کے رئیس مینیجنگ ڈائریکٹر کولمبس ٹریول سروس۔ کراچی

(صدارتی تمغہ تبریک)

Moulana Abdul Haq, Mohtamim, Darul Uloom Akora Khattak. Dist Peshawar

Dear Sir,

On the auspicious occasion of the 34th Independence day, the President of Pakistan has awarded you Sitara-e-Imtiaz.

Your services in the Religious field has been appreciated, and we present our Heartiest Congratulations for the well deservved award from the President.

We shall be too please if we could be of any use to you, in our field of operation.

Thanking you,
Your faithfully, for columbus Travel Services Ltd
A.K.Raiz (**Managing Director**)

(اس خط کا اردو میں ترجمہ)

۲۳ اگست ۱۹۸۱ء

مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ جناب عالی! پاکستان کے یوم آزادی کی ۳۴ ویں سالگرہ کے موقع پر صدر پاکستان نے ستارہ امتیاز سے نوازا ہے۔ آنجناب کی دینی خدمات قابل قدر ہیں۔ اور ہم دلی مبارکباد اِس اعزاز صدر کی جانب سے ملنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ہم انتہائی مسرت محسوس کریں گے اگر ہم سے متعلق خدمت کا موقع ہمیں دیں۔ مشکور اے۔ کے رئیس مینیجنگ ڈائریکٹر

مولانا سید پیر بادشاہ گل صاحب[1] اکوڑہ خٹک

(۱)

(معاصرانہ چشمک کے بعد جذبات عقیدت ومحبت کا اظہار)

۱۴ ذی الحجہ ۶۸ھ بمطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء

بخدمت جناب محترم المقام مولانا المولوی عبدالحق صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از ادائے ماھو المسنون گزارش یہ ہے کہ میں بفضلہ تعالیٰ حج سے اور مناسک حج سے فارغ ہوا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکریہ ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کو یہ نعمت عظیم اور اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمایا۔ اب یہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں نے ثانیاً پھر مدینہ منورہ کا ارادہ کرلیا ہے۔ حج سے پہلے بھی حاضری دی ہے' اب بھی ارادہ ہے' دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کی حاضری سے جو مقصد ہے وہ نصیب فرماوے۔ مدینہ منورہ سے جب واپس آجاؤں تو ارادہ ہے کہ شام شریف' بیت المقدس اور بغداد ہوتے ہوئے کراچی اور غریب خانہ حاضر ہوجاؤں۔ پرمٹ کا کوشش کروں گا' ورنہ جدہ سے کراچی اور کراچی سے غریب خانہ حاضر ہوجاؤں گا۔ دعا سے فراموش نہ فرمائیں' مجھے ایک نالائق برادرم سمجھ کر دعا فرماویں۔ میں تو آپ کو کئی وجوہ سے اپنا بھائی اور جان سے عزیز سمجھتا ہوں۔ خداوند عالم میرے اور آپ کے درمیان خصوصاً اور باقی محبین کے درمیان صحیح معنوں میں جس طرح کا ہے کہ خلوص اور محبت بمعہ ایمان کامل کے نصیب فرماوے۔ میں نے کسی موقع پر آپ کو فراموش نہیں کیا۔ اور نہ اس کا امکان ہے۔ باقی بفضلہ تعالیٰ اور آپ صاحبانوں کی دعا سے میری صحت اچھی ہے۔ میری طرف سے سب اہل محلہ اور محبین کو اور ملک امر الٰہی صاحب اور اہل مدرسہ دارالعلوم کو معلمین اور متعلمین کو دعا وسلام۔ احقر العباد بندہ بادشاہ گل عفی عنہٗ مکہ مکرمہ

۱۴ ذی الحجہ ۶۸ھ بمطابق ۱۶ اکتوبر ۴۹ء

(۲)

(شیخ الحدیث کے مکارم اخلاق کے اثرات O عیدگاہ میں پوری قوم کے سامنے مبارکباد پیش کرنے کی خواہش)

مکہ مکرمہ ۱۳ فروری ۱۹۷۱ء

محترمی ومکرمی زید مجدہ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ' امید ہے مزاج گرامی بخیر بمعہ نور چشمان واہل بیت کے بخیر وعافیت ہوگا۔ میں نے بخیر وعافیت ۱۷ جنوری کو مدینہ منورہ پہونچ کر سرکار دو عالم ﷺ کی حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ اور آپ کی بمعہ نورچشماں واحباب کے نام لے کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور کرتا رہا۔ یکم فروری تک حاضر رہا' الحمدللہ تعالیٰ نہایت سرور اور اطمینان سے حاضری ہوتی رہی۔ اس کے بعد مکہ

(حقانیہ اور بانی حقانیہ سے طویل محاذ آرائی اور شیخ کے صبر عفو وصفح کے مناظر)

[1] مولانا سید بادشاہ گل بخاری علیہ الرحمۃ جانشین وفرزند حضرت پیر سید مہربان علی شاہ حاجی صاحب علیہ الرحمۃ خانقاہ مہربانیہ اکوڑہ خٹک' مہتمم وبانی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک' معاصرانہ چشمک کی وجہ سے یا واللہ اعلم کیا عوامل کارفرما رہے کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی'' کے ساتھ ایک طویل جنگ اور محاذ آرائی یا مسابقت ومنافست کی کشمکش جاری رہی۔ ادھر شیخ الحدیث کی طرف سے ہر ہر مرحلہ پر صبر آزمائی' سکوت ودرگذر' عفو وصفح حکمت وموعظت کے مظاہر اور مناظر دنیا نے دیکھے' جس کے مثبت اثرات مکتوبات سے محسوس کئے جاسکتے ہیں۔ اب یہ سب کچھ ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ کریدنے کا فائدہ نہیں۔ ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذی سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا (الایۃ) آج وہ سارا تنگ وتاز ماضی کا قصہ پارینہ بن چکا ہے۔ اور حقانیہ جواسس علی التقویٰ کا مظہر ہے' عالم رشد وہدایت اور گلستان علم ودین کا ایک شجرہ طوبیٰ بن چکا ہے اور اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا منظر پیش کررہا ہے۔

معظمہ حاضر ہوا۔اور قارن ہو کر حاضری دی' ہر دو طواف اور سعی سے فراغت حاصل کر کے مشغول بہ طواف رہا اور دعا سب محبین اور اہل دیہ وغیرہ کو کرتا رہا۔ آپ کو بمعہ اہل بیت نور چشمان و کارکنان و اساتذہ دارالعلوم کے یاد کرتا رہا اللہ تعالیٰ قبول فرمادے۔ یہاں تک کہ منیٰ' عرفات' مزدلفہ اور پھر منیٰ کے احکام اور مناسک سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ احکام حج وغیرہ سے فراغت حاصل ہوئی۔ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمادیں۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ کو قومی اسمبلی کی مبارک بادی قوم اور اہل بلدة کے سامنے برسر ممبر عید کے موقعہ پر دوں گا تا کہ ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ بھی کروں۔ مگر قدرت نے وہ موقعہ تو نہیں دیا اور اس سے بہتر موقعہ دیا کہ دیار حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بیت اللہ شریف کی زیارت اور زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نوازا۔ مبارکبادی کے سلسلہ میں غیر حاضری حاضری سمجھیں۔ میری دلی دعائیں ہر لحاظ سے شامل حال ہیں۔ اگر کوئی بات بار خاطر عاطر ہو تو معاف فرمادیں۔ وعلی اللہ اجرک۔ میں بہت گنہگار اور سیاہ قلب انسان ہوں۔ دعا کا محتاج ہوں۔ میری طرف سے محترم حاجی رحمان الدین صاحب' حاجی غلام محمد صاحب' حاجی محمد یوسف صاحب' حاجی نور بادشاہ صاحب' حاجی امر الٰہی صاحب' اور کرم الٰہی صاحب' اور عبداللہ جان صاحب اور اہل محلّہ کو دعا وسلام۔ میں سب کو اپنی گنہگار زبان سے دعا میں یاد کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادے۔ امید ہے آپ حضرات ضرور مجھے دعا میں یاد فرما کر ممنون فرماتے رہیں گے۔ نیز دارالعلوم کے اساتذہ کرام خصوصاً مولانا عبدالحلیم صاحب مدظلہ اور مولانا صاحب حق محمد فرید صاحب کو دعا و سلام۔　　منجانب : بادشاہ گل بخاری' حال وارد مکہ مکرمہ۔ ۱۷-۲-۱۳

(۳)

(تقریب ختم تراویح میں خطاب کی دعوت)

محترم المقام جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول شیخ الحدیث مولانا و اولنا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گزارش ہے کہ آج رات مسجد میں ختم قرآن شریف ہوگا۔ آنجناب کی ذات گرامی سے ہماری کامل توقع ہے کہ حاضرین کو اپنی ساحرانہ اور مخلصانہ پند ونصائح وبیان سے مستفید فرما کر شکریہ کا موقعہ نصیب فرمائیں گے۔ نیز اپنے اہل محلّہ کو اور اہل مجلس حضرات کو بھی میری طرف سے دعوت شمولیت پیش فرما کر ممنون فرمادیں۔ وللارض من کاس الکرام نصیب۔

دعا جو ننگ اسلاف　بادشاہ گل بخاری

(۴)

(شیخ الحدیث کا خط بنام پیر مہربان شاہ بخاری[1])

مجمع الحسنات والکمالات زبدۃ الاتقیاء والفضلاء شیخ المشائخ مخدومنا و مولانا المکرم حضرت قبلہ دامت برکاتہم۔ بعد از سلام مسنون گذارش مؤدبانہ یہ ہے دعوت نامہ شمولیت عرس مبارک ۲۸ رجب کو پنجشنبہ کے دن عصر کے وقت موصول ہوا' حضرت والاشان کی اس ذرہ نوازی پر جتنا فخر کروں کم ہے۔ حضور کی خصوصی شفقت ہے کہ اس نابکار کو یاد فرما کر ممنون کرم فرمایا۔ مگر افسوس بندہ کی بدقسمتی ہے کہ اس مبارک اجتماع میں محرومی سے فیض حاصل کرنے کا موقع نہ ملا' مدرسہ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت حاصل کرنیکی سعی کی مگر مشاغل امتحانات سالانہ کی وجہ سے اجازت نہ ملی اور بدقسمتی سے گرامی نامہ بھی ایسے تنگ وقت میں ملا کہ موقع پر پہنچنا بندہ کیلئے ناممکن تھا' اسلئے معذرت نامہ ارسال خدمت ہے' دعائے خیر میں اس ناچیز خادم کو یاد فرما کر ممنون فرمائیں' حضرت سیدی جناب مولانا بادشاہ گل صاحب وجمیع کرم فرمایان بندہ کی تسلیمات عرض ہوں خصوصاً شمشم صاحب کو۔　　والسلام　بندہ عبدالحق

---

[1] خط غالباً دیوبند سے لکھا گیا ہے اکوڑہ خٹک کے سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت پیر مہربان علی شاہ بخاری کے نام ہے' موصوف جناب مولانا بادشاہ گل بخاری کے والد تھے جن کا ذکر پچھلے حاشیہ پر ملاحظہ ہو۔

مولانا بشیر احمد۔ تبلیغی مرکز دہلی

مدرسہ کاشف العلوم نئی بستی دہلی انڈیا

۲۲ رذی الحجہ ۱۳۹۸ھ (حضرت جی (مولانا محمد یوسف دہلوی) کا سانحہ وفات آخری تمنا)

مکرم بندہ وافق اللّٰہ وایا کم لما یحب ویرضی ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔گرامی نامہ[1] موصول ہوا' حضرت جیؒ کا ہمارے درمیان سے اٹھ جانا اگرچہ ظاہری طور پر صورت پریشانی ہے لیکن حق تعالیٰ شانہ پر اعتماد اور حضور اکرم ﷺ کے دین کی محنت اس ظاہری صورت کا نعم البدل اور بدل حقیقی ہے۔حق تعالیٰ شانہ نے جس عالی کام کی طرف آپ اور ہم جمیع احباب کی رہبری فرمائی ہے اسمیں پوری طرح امت محمدیہ مرحومہ کے دارین کے مصائب کا علاج ہے' اگرچہ ہم حضرت جیؒ کی حیات میں انکی اور انکے والے کام کی قدر دانی نہ کر سکے' لیکن اب ضرورت ہے کہ انکی وفات کے بعد پوری انہماک کیساتھ جان و مال کی بازی لگادیں' حضرت جیؒ کی آخری تمنا یہ تھی کہ ہر شخص مدنی صحابہؓ کی طرح اپنی تہائی جان و مال اس راہ میں خرچ کرنے والا بن جاوے۔اس تمنا کو پورا کرنے کا یہ عین وقت ہے۔دعا اور قرب و جوار میں جماعتوں کو توجہ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔حضرت مولانا انعام الحسن صاحب زید مجدھم اور انکے رفقاء مختلف اجتماعات کیلئے تشریف لے گئے ہیں' انشاء اللہ ۱۷ مئی تک واپسی ہوگی۔ والسلام بندہ بشیر احمد عفی عنہ قلم عزیز عالم ندوی غفرلہ،

☆☆☆

بشیر احمد[2] راولپنڈی

۲۹ مارچ ۱۹۷۷ء (ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد O سمیع الحق آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں)

مکرمی جناب مولانا صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مزاج عالی! خاکسار کی طرف سے قومی اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے مبارک باد قبول کریں آپ نے واقعی علمائے حق کی سنت کو تازہ کیا ہے۔اسلاف کے جن کارناموں کے بارے میں ہم کتب میں مطالعہ کرتے ہیں انکی عملی تصویر آپ کی ذات والا صفات میں دیکھی جاسکتی ہے۔آپ کی جرأت' غیر متزلزل استقامت اور حق کیلئے سرفروشی سے شیخ الہندؒ حضرت مدنیؒ اور دیگر اکابرین کی روح خوش ہوگی۔خدا آپ کا حامی و ناصر رہے اور آپ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔جناب مولانا سمیع الحق آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور ان کے جواں دل میں جو امنگ اور تڑپ ہے وہ لائق صد ستائش ہے خدا انہیں دین کی خدمت میں استقامت بخشے! میں ایک بار پھر آپ کی خدمت گرامی میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے حق میں

---

[1] حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی کی وفات پر تعزیتی مکتوب کے جواب میں غالباً مولانا محمد الیاس دہلوی کے مرکز بستی نظام الدین دہلی سے کسی ذمہ دار بزرگ نے لکھا۔

(بشیر احمد صاحب کا تعارف اور الحق کیلئے نگارشات کا انڈکس)

[2] جناب بشیر احمد راولپنڈی۔مختلف کالجوں میں معاشیات پڑھاتے تھے' پھر وزارت مالیات سے وابستہ ہوکر اعلیٰ عہدوں تک پہونچ گئے۔سرکاری ملازمت کی وجہ سے پہلے اپنے آپ کو قلمی ناموں' شاہد نسیم' چوہدری رستم علی' اور پھر ابومدثرہ کے قلمی نام سے متعارف کرایا۔انگریزی اخبارات میں بھی معاشیات پر لکھتے رہے۔''الحق'' کیلئے قلمی ناموں سے قادیانیت' بہائیت وغیرہ پر نہایت ٹھوس مقالے لکھتے رہے۔جس نے ایک تہلکہ مچایا۔قادیانیت کا سیاسی اسرائیلی اور صیہونی مغربی چہرہ ٹھوس حوالوں اور دلائل سے بے نقاب کیا اور برٹش انڈیا لائبریری تک کو حوالوں کے لئے کھنگالا اور یہ عظیم مواد ہمارے مؤتمر المصنفین نے ''قادیان سے اسرائیل تک'' کے نام سے شائع کیا۔اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی کیا اور مختلف شکلوں میں یہ شائع ہوتا رہا۔قادیانی اقلیت قرار دیئے جانے کیلئے قومی اسمبلی میں پیش کردہ کیس'' قادیانیت کے بارہ میں ملت اسلامیہ کا مؤقف'' میں بھی ہمیں سیاسی حصہ میں ان کے حوالوں سے بڑی مدد ملی۔ظاہری شکل وصورت سے ماڈرن' روشن خیال اور جدید لباس میں ملبوس انسان مگر اندر سے دینی درد وحمیت حق کی دفاع کے جذبات اور علم وتحقیق سے سرشار جدید معلومات پر دسترس رکھنے والا انسان جو غالباً آج کل

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دعا فرماتے رہا کریں! آپ کا ادنیٰ خادم : بشیر احمدؒ راولپنڈی

☆☆☆

الحاج محمد بشیر[1] تبلیغی مرکز رائے ونڈ

(تبلیغی اجتماع کے اثرات و برکات کیلئے دعا)

مدرسہ عربیہ رائے ونڈ ۔۲۴ شوال ۱۳۹۹ھ ۔۱۷ ستمبر ۱۹۷۹ء

بخدمت گرامی جناب محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام ظلکم العالی ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جناب کے مزاج سامی بعافیت ہوں گے ۔ یہاں تمام اہل مسجد و اہل مدرسہ بخیر ہیں ۔ جناب کے علم میں آچکا ہوگا کہ رائیونڈ میں سالانہ اجتماع '۶۵'، ۷ ذیقعدہ ۹۹ھ مطابق ۲۸۔۲۹۔۳۰ ستمبر ۷۹ء، بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو ہو رہا ہے ۔ان اجتماعات کا اصل مقصود تو ساری امت مسلمہ کے عموماً اور آنے والے مجمع کے خصوصاً دین پر پڑ جانے اور ایمان بالغیب میں ترقی و اخلاص کی بلندی پر پہنچ جانے اور دین و ایمان کی محنت میں دل و جان سے لگ جانے کا ذریعہ قویہ بن جانا ہے ۔دینی اجتماعات پر شیطانی قوتیں اور طاغوتی طاقتیں اپنی مساعی سیءہ میں تیز ہو جاتی ہیں ۔اور خود ہمارے نفوس رذیلہ کی خباثتیں زور میں آسکتی ہیں اور ہم سب ہر طرح انتہائی کمزور اور صفات عالیہ سے خالی ہیں ۔اتنے بڑے اجتماع کے تمام شرور و فتن سے محفوظ رہ کر پورے عالم کی ہدایت کا ذریعہ بن جانے اور انتہائی طور پر بسہولت و عافیت کامیاب ہو جانے میں خدائے تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور عنایت و شفقت کے ہم بے حد محتاج ہیں ۔اس لئے جناب والا کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس موقعہ پر اپنی خصوصی دعاؤں سے ہم ضعفاء کی مدد فرماویں کہ اللہ تعالیٰ تمام شرور و فتن سے اور تمام مساعی باطلہ سے اجتماع کو کلیۃً محفوظ فرما کر انتہائی کامیاب فرمائیں اور پورے عالم میں ایمان کی ہوا چل جانے اور پورے دین کے زندہ ہو جانے اور شمس ہدایت کے طلوع ہو جانے کا اس اجتماع کو ذریعہ بنادے۔

فقط والسلام بندہ محمد بشیر عفی عنہ امیر تبلیغی جماعت

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں ۔پہلی دفعہ دارالعلوم آئے تو ہمارے شفیق فاروقی صاحب انہیں دیکھ کر چیخ پڑے کہ یہ تو ہمارے کالج حشمت علی کالج راولپنڈی کے معاشیات کے استاد ہیں ۔جبکہ وہ اور ہم سب ان کے خطوط اور مضامین سے اور طرح کی شخصیت کا نقشہ بنا چکے تھے (س)

نوٹ:۔ ان کے مکتوبات میں بعض اہم مضامین اور مقالات کا ذکر آیا ہے الحق کے انڈکس کی مدد سے یہاں انکی تفصیل دی جارہی ہے تاکہ استفادہ کرنے والوں کی رسائی آسان ہو سکے۔ (۱) اسرائیل میں قادیانی مشن، اگست ۱۹۷۶/ ۲۱-۴۰

(۲) تعطیل جمعہ اور قادیانی موقف، دسمبر ۱۹۷۷/ ۳۵-۳۹ (۳) نیا قادیانی فریب [حکیم نذیر قادیانی کے نئے روپ]، اپریل ۱۹۷۸/ ۲۳-۲۸

(۴) بہائی تحریک ــــ افکار و نظریات، جولائی ۱۹۷۸/ ۱۳-۲۵ (۵) فری میسن پر کام [مکتوب]، ستمبر ۱۹۸۳/ ۵۷

(۶) قادیانیوں کی حالیہ سیاسی سازشیں، فروری ۱۹۹۲/ ۲۱-۲۸ (۷) قادیانیت [مکتوب]، دسمبر ۱۹۷۴/ ۶۳

(۸) مرزا قادیانی اور قادیانیت [سامراج نوازی اور ملت فروشی کی جھلکیاں/ ۲ اقساط]، نومبر ۱۹۷۱/ ۳۴-۳۷، دسمبر ۱۹۷۱/ ۳۳-۴۶

(۹) موجودہ حالات اور قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں، مارچ ۱۹۷۲/ ۲۶-۲۸

(۱۰) قادیانی تبلیغ کی حقیقت [مبلغوں کے روپ میں استعمار کی حاشیہ نشینی]، مئی ۱۹۷۲/ ۵۸-۶۳

(۱۱) خلیفہ ربوہ اور ختم نبوت، اکتوبر ۱۹۷۲/ ۴۸-۴۹ (۱۲) قادیانی تبلیغ اور پاکستانی سفارت خانے، نومبر ۱۹۷۲/ ۵-۸

(۱۲) حج بیت اللہ کے لیے میرا سفر، جنوری ۱۹۷۳/ ۵۴-۵۸

(۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے [انجیل برناباس کا ایک باب]، جولائی ۱۹۷۴/ ۳۴-۴۰

(۱۴) ابن خلدونؒ، شاہ ولی اللہؒ، اشرف علی تھانویؒ کے تعلیمی نظریات و اصول، اگست ۱۹۸۱/ ۴۶-۵۲

(۱۵) البانیہ میں تیس سال کے بعد اذان، اپریل ۱۹۹۱/ ۶۱-۶۳ (۱۶) ہفتہ اقلیت اور قادیانی مسئلہ، جولائی ۱۹۷۶/ ۲۵-۲۹

(۱۷) لاہوری مرزائی اور نبوت مرزا، نومبر ۱۹۷۶/ ۱۸-۲۲ (۱۸) حالیہ انتخابات اور قادیانی سازشیں، فروری ۱۹۷۷/ ۳-۶

(۱۹) موجودہ حالات اور قادیانیوں کے خفیہ منصوبے، جون ۱۹۷۹/ ۱۷-۲۴ (۲۰) سر ظفر اللہ قادیانی برطانوی دور کی شخصی یادگار، ستمبر ۱۹۸۵/ ۲۱-۲۶

(۲۱) مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ، اگست ۱۹۸۸/ ۳۵-۳۸ (۲۲) فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟، اکتوبر ۱۹۸۹/ ۲۵-۳۰

(۲۳) خاندانی غدار ــــ مرزا غلام قادیانی، دسمبر ۱۹۹۲/ ۱۴-۲۰

[1] حاجی محمد بشیر صاحب تبلیغی جماعت رائے ونڈ کے بڑے سرکردہ بزرگوں میں سے تھے اور اپنے وقت میں امیر جماعت بھی رہے۔ اب ان کے فرزند مولوی احسان الحق اپنے والد کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں (س)

مولانا بہاء الحق قاسمی لاہوری[1]

(۱)

۱۹/اپریل ۱۹۵۱ء (بلا تنخواہ رخصت، غیر حاضریوں کے وجہ سے سکول کا حرج ہوگا)

حضرت مولانا المحترم مدظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی! دعوت نامہ شرف صدور لایا۔ یادفرمائی کا ممنون ہوں۔ جواباً گزارش ہے کہ میں نے یکم مارچ سے ۳۱/مارچ تک سکول سے بلا تنخواہ رخصت لے رکھی تھی۔ اسکے بعد یکم اپریل سے ۱۰/اپریل تک تعطیل تھی۔ پھر ۱۳۔۱۴۔۱۵ کو تعطیل تھی لہٰذا اس قدر غیر حاضریوں کے بعد اب میرے لئے دو تین روز کی رخصت لینا سخت دشوار ہوگا' اس بناء پر حاضری سے معذور ہوں اور معافی کا خواستگار و العذر عند کرام الناس مقبول۔ والسلام مع الاکرام : محمد بہاء الحق قاسمی عفہ اللہ عنہٗ وزیر آباد

(۲)

۲ شعبان المعظم ۱۳۷۳ھ (تقریر کیلئے اطاعت رسول کا انتخاب ○ بقدر ضرورت اکوڑہ میں قیام)

حضرت مولانا المکرم مدظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جناب کا ارسال فرمودہ منی آرڈر موصول ہو' براہ کرم ایک تو مجھے اس امر سے آگاہ فرمایئے کہ میری تقریر کا عنوان کیا ہوگا۔ دوسرے اس امر سے کہ میری تقریر کس دن اور کس وقت ہوگی؟

تاکہ میں اس کے مطابق یہاں سے روانہ ہوں۔ زیادہ وقت دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے میرا قیام اکوڑہ بقدر ضرورت ہی ہوگا۔

والسلام مع الاکرام منتظر جواب : محمد بہاء الحق قاسمی (خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور)

نوٹ: اگر مناسب تصور فرمائیں تو میری تقریر کا عنوان "اطاعۃ الرسول" فرمائیں تاکہ منکرین حدیث کا رد ہوسکے' ورنہ کوئی اور عنوان مقرر کر کے مطلع فرمایئے۔

(۳)

۲۳/مارچ ۱۹۵۵ء (آپ کے اخلاص وحسن عمل کے بناء پر عقیدت ہے)

حضرت مخدومی مولانا صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج گرامی! مولوی ظہور الحق صاحب میری عدم موجودگی میں تشریف لائے تھے' ملاقات نہ ہوسکی' آج ان کے بھائی صاحب آئے اور انہوں نے آپ کے دونوں گرامی نامے دیئے۔ یادآوری کا بہت ممنون ہوں۔ جواباً گزارش ہے کہ ۱۔۲۔۳ اپریل کو چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ ہے۔ اور ۳۔۴ اپریل کو عثمان والا ضلع لاہور میں ایک رشتہ دار کی شادی میں اہل وعیال سمیت جانے کا پروگرام ہے۔ ۲۔۳ اپریل کو لاہور شہر میں بھی جلسہ ہے' ان سب تقریبات میں شمولیت کا وعدہ کر چکا ہوں۔ مجھے آپ سے آپ کے اخلاص وحسن عمل کی بناء پر عقیدت ہے' اس لئے ہر ممکن کوشش کروں گا کہ شادی والوں سے معذرت کر کے رخصت لے لوں۔ اگر انہوں نے معذرت قبول کر لی تو ہفتہ کی شام کو کسی گاڑی سے اکوڑہ روانہ ہوجاؤں گا (انشاء اللہ) ورنہ مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمایئے گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام: محمد بہاء الحق قاسمی از جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور

---

[1] مولانا علماء دیوبند میں شعلہ بیان خطبا میں شمار ہوتے تھے۔ غالباً دارالعلوم دیوبند کے دور سے مکتوب الیہ سے تعلق تھا' یہ مراسم محبت بعد میں اور قوی ہوگئے۔ مولانا مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں خطاب سے سماں باندھ لیتے بالخصوص اشعار: ع زمین بدلی زماں بدلا نہ تو بدلا تو کیا بدلا۔ میرے ذہن میں بارہ تیرہ برس کی عمر کے محفوظ ہیں۔ مولانا مرحوم پاکستان ہجرت کے بعد وزیر آباد میں مقیم ہوئے' بعد میں ماڈل ٹاؤن لاہور کی جامع مسجد میں خطابت کی ذمہ داری سنبھالی' مشہور ادیب' شاعر' کالم نگار برادرم عطاء الحق قاسمی اور ظرافت نگار ادیب ضیاء الحق قاسمی کے والد بزرگوار تھے' ان کی نشو ونما' تعلیم وتربیت زیادہ تر اسی مسجد کی رہائش گاہ میں ہوئی۔ اب اس مسجد میں جامعہ عثمانیہ کے نام سے ایک وقیع ادارہ قائم ہے' جسے ہمارے حقانیہ کے جید فاضل مولانا خلیل الرحمان حقانی چلا رہے ہیں اور ہماری جمعیت کی سرگرمیوں کا مرکز ہے (س)

(۴)

۳۰ مارچ ۱۹۵۵ء (اہلیہ کی علالت کی وجہ سے معذرت)

حضرت مخدومی مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ افسوس کے ساتھ گزارش ہے کہ میں امسال آپ کے جلسہ میں شامل نہیں ہوسکوں گا کیونکہ میری اہلیہ بیمار ہیں اوران کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ میں شادی میں بھی شامل نہیں ہوں گا۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ والسلام مع الاکرام : محمد بہاء الحق قاسمی از جامع مسجد (ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۵)

۱۱ شعبان ۷۶ھ/ ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء (جلسۂ حقانیہ میں شرکت کی اطلاع)

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی! میں انشاء اللہ العزیز اتوار کے روز ایکسپریس کے ذریعہ سات بجے شام کے وقت اکوڑہ پہونچ جاؤں گا۔ براہ کرم رات کو میری تقریر کرالیجئے گا تاکہ پیر کے روز پہلی گاڑی سے واپسی کیلئے روانہ ہوسکوں۔

والسلام خادم : محمد بہاء الحق قاسمی عفی عنہ از ماڈل ٹاؤن لاہور

(۶)

۲۷ اگست ۱۹۶۳ء (علامہ حافظ دراز پشاوری کو سید احمد شہید کا خط ○ سوانح کی تلاش)

حضرت مولانا المکرم دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی! مجھے ایک کتاب کی ترتیب کے سلسلہ میں حضرت علامہ حافظ دراز صاحب پشاوریؒ کے مختصر حالات بالخصوص ان کے سن وفات اور سلسلہ تلمذ کا تذکرہ درکار ہے۔ منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کے حالات پر مشتمل "تواریخ عجیبہ" کے نام سے جو کتاب لکھی ہے اس میں سید صاحبؒ کا خط علماء پشاور کے نام نقل کیا گیا ہے علماء کے ناموں میں سب سے پہلا نام حضرت حافظ دراز صاحبؒ کا ہے۔ حضرت حافظ صاحب کا حاشیہ قاضی پر ہے۔ سنا ہے کہ حافظ صاحبؒ نے بخاری شریف کی شرح بھی لکھی تھی۔ مجھے بس حافظ صاحب کے اسی قدر حالات معلوم ہیں۔ اس سے زیادہ حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور اگر زیادہ حالات معلوم نہ ہوسکیں تو سن وفات اور سلسلہ تلمذ کا معلوم کرنا تو بہت ضروری ہے۔ براہ کرم اس سلسلہ میں میری امداد فرمائیے اگر کسی کتاب کے حوالہ سے ہو تو بہتر۔ ورنہ شنید کے سلسلہ میں حالات شائع کردیئے جائیں گے۔

والسلام: محمد بہاء الحق قاسمی (خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۷)

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ (اسلام اور اشتراکیت پر کتابچہ کیلئے رائے درکار ہے)

حضرت مولانا المکرم دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں اپنے دس مضامین کا مطبوعہ مجموعہ ارسال خدمت کررہا ہوں۔ جو آج سے ۲۷۔۲۸ برس قبل "اسلام اور اشتراکیت" کے موضوع پر ایک سیاسی لیڈر کے جواب میں لکھے گئے تھے۔ ازراہ کرم اسے مطالعہ فرماکر اپنی رائے عالی سے جلد مطلع فرمائیے تاکہ اسے کتابچہ کے کسی ابتدائی صفحہ میں درج کرکے طبع کرایا جائے اور کتابچہ کو مکمل کرکے مفت تقسیم کیا جاسکے۔

کاتب اور پریس والوں نے اس پر اڑھائی ماہ صرف کردیئے ہیں۔ اب میں اسے جلد از جلد مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی فرماکر اپنی رائے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع فرماکر ممنون فرمائیں۔ اگر کوئی لفظی یا معنوی غلطی پائیں تو اس کی تصحیح بھی فرمادیجئے۔ تصحیح بھی انشاء اللہ شائع کردی جائے گی۔ تقریظات اور آراء کیلئے اس کتابچہ کے صرف ۴ صفحات ہوں گے۔ اسلئے رائے گرامی مختصر تحریر فرمائیے گا۔ جواب کیلئے پوسٹل لفافہ ارسال خدمت ہے۔ والسلام مع الاکرام منتظر جواب : محمد بہاء الحق قاسمی از جامع مسجد (ماڈل ٹاؤن لاہور)

شیخ الحدیث مولانا بہرہ مند سواتی ۔ فاضل حقانیہ

۵رجمادی الثانی ۱۳۸۷ھ (استفادہ کیلئے بخاری شریف کے بعض شروح کی طلب)

محترم مکرم سندی و استاذی حضرت شیخ الحدیث صاحب مهتمم دارالعلوم حقانیه ادامها الله، السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته،

گزارش پس داداء کولودادابونه دادی چه خمونگه بخاری شریف شروع کیدونکبن ده لیکن خمونگه په دارالعلوم کبن دبخاری یوه شرح هم نشته دی نو کهچری تاسو مهربانی اوکړے دبخاری شرح قسطلانی یا فتح الباری حامل خط هذاته ورکړی نودیره مهربانی اوعنایت به وی. داطالب خمونگه دمدرسے طالب العلم دے. جزاکم الله خیرالجزاء فی الدین والدنیا والآخره. دطرف دستاسوشاگردتابعداربهره مندبقلم خود عفی عنه خمونگه مهتمم صاحب دیر سلام کوی. اود دعـــــــــاسوال او استدعا کوی. امیددے چه تاسوبه نے منظور کړے.

نوټ: جلداول او کتاب المغازی. مورخه ۵جمای الثانی ۱۳۸۷ھ

دارالعلوم رحمانیه تهکال پایان

۱؎ دارالعلوم کے قدیم اور جید محقق، مدرس فاضل حضرت قدس سرہ کے تلمیذ رشید آخر عمر میں ٹل میں شیخ الحدیث رہے۔ دو سال قبل انتقال کر چکے ہیں۔

☆☆☆

محترمہ پرویز روزینہ

(جمعیت علماء ہند کے عہدے داروں کی فہرست کی تیاری)

منجانب گورنمنٹ آف پاکستان کا تاریخی اور ثقافتی تحقیقاتی ادارہ

بخدمت مولانا عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔ تاریخی کمیشن نے کام شروع کیا ہے۔ اور اس کے تحقیقاتی عملہ کو مختلف منصوبے حوالے کئے ہیں۔ میرے ذمے مندرجہ بالا مضمون حوالہ کیا گیا ہے۔ جس کے لیے آپ جیسے شخصیت کی راہ نمائی اور دلی تعاون کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے بذات خود قومی معاملات کی ترقی کو دیکھا ہے۔ اس برصغیر میں میرے منصوبے کا ابتدائی مفہوم یہ ہے کہ جمعیت علماء ہند کے عہدے داروں کی فہرست تیار کی جائے۔ جس کو تاریخی کمیشن میں استعمال کیا جاوے۔

اس لیے آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ذخیرہ ہو۔ یا آپکے دارلعلوم میں ہو تو وہ برائے مہربانی عاریتاً ہمارے حوالہ کریں۔ یہ بات ضروری ہے کہ جو مواد بھیجیں وہ کسی صورت میں آپ سے نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ نقل کرنے کے بعد وہ بحفاظت واپس کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ قوم کی بہتر مفاد کی خاطر آپ ہر قسم کی امداد اور تعاون سے ہمیں نوازینگے۔

جواب کا منتظر پرویز روزینہ ریسرچ اسسٹنٹ

پشاور یونیورسٹی[1]

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ

کو پشاور یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری اور تعارفی بروشر اہم تاریخی دستاویز

وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی، جنرل فضل حق گورنر سرحد، رجسٹرار یونیورسٹی

PROGRAMME of the

UNIVERSITY OF PESHAWAR

31st October, 1978 at 11-30 a.m.

Members of the Senate, in academic costumes, will meet in porch of the Convocation Hall at 11-15 a.m.The Chancellor will arrive at 11.3 a.m. and will be recieved by the vice-chancellor. The Chancellor, the Vice-Chancellor and Members of the Senate will enter the Convocation open in the following words: 'Mr. Chancellor, Sir, I request you to declare the Convocation open' The Chancellor will say: "I declare the Convocation open". The Registrar will then request Qari to recite from the Holy Quran. Qari Abdur Rauf will recite from the Holy Quran.

The Vice-Chancellor will request the Chancellor to confer the Degree of Doctor of Laws(Honoris Causa) on Dr. Annmarie Schimmel in the following words while Dr. Schimmel rises.

Professor Annemarie Schimmel is a Scholar of Internation repute and has taught comparative religious studies in Germany, Turkey and U.S.A., supervising research on Iqbal, Rumi and other oriental poets. She knowledge of Muslim Culture. She has greatly helped in widening the understanding of the Great Sufi Poet of Islam, Maulana

Jalaluddin Rumi has rendered valuable services to the cause of dissemination of the and Poet Philosopher Dr. Mohammad Iqbal in the Western World.

She has produced the following outstanding works:

1. Gabriel's Wing dealing with the religious thought of Iqbal, 1963.
2. Javidname, Turkish Translation of Javid Nama, 1958.
3. Botschaft der Ostens, Verse translation of Payame Mashriq in German, 1963.
4. Das Buch der Ewigkeit, Verse translation of Javidnama in German, 1957.
5. Persischer Psalter, Translation of Iqbal's selected poetry and prose in German, 1970.

---

[1] یہ ایک اہم تاریخی دستاویز ہے جو مکتوب الیہ حضرت شیخ الحدیث مرحوم کو پشاور یونیورسٹی کی طرف سے الٰہیات پر ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ یونیورسٹی کے رجسٹرار کے خط اور حضرت کی خدمات اور سوانح پر مشتمل یونیورسٹی کی شائع کردہ چار صفحاتی بروشر پر مشتمل ہے۔ تقریب ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو یونیورسٹی کے کانووکیشن ہال میں اس وقت کے وائس چانسلر جنرل فضل حق مرحوم کی صدارت میں منعقد ہوئی' اس تقریب میں جرمنی کی مشہور سکالر خاتون مسز این میری شمل کو بھی تصوف، اقبالیات اور مولانا رومی کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی۔

6. A book on Khawaja Mir Dard and Shah Abdul Latif Bhitai.

7. Translation of Iqbal's works in German, English and Turkish.

8. The Triumphant Sun -- A renowned book on Rumi.

It is in recognition of the above that the syndicate of the University of Peshawar has considered Dr. Annemarie Schimmel a fit person to receive the degree of Doctor of Laws (honoris causa). The Chancellor will confer the Degree in the following words:

"By virtue of the authority vested in me as Chancellor of the University of Peshawar, I confer upon you the Degree of Doctor of Laws and in token thereof persent to you this Diploma and authorise you to wear the robes ordianed as the insignia of this Degree" Dr. Schimmel will recieve the degree from the Chancellor and will resume her seat. The vice-Chancellor will then request the Chancellor to confer the Degree of Doctor of Divinity on Maulana Abdul Haq Haqqani in the following words while Maulana Sahib will rise.

Maulana Abdul Haq Haqqani received his perliminary education from his elders at his home and got inspired by the famous Mujahid -- Haji Sahib of Turangzai. He received his Sanad of Dars-i-Nizami from Darul Ulum Deoband. He started his career of teaching at Deoband and educated about thousands of students over there.

Maulana Sahib started Darul Ulum Haqqania at Akora Khattak in 1947. He has written many religious books and is a well known social reformer. Maulana Sahib will always be remembered for meritorios services he has rendered for the promotion of of Islamic education.

In recognition of distiguished services of Maulana Abdul Haq Haqqani, the syndicate of the University of Peshawar has considered him a fit person to receive the degree of Doctor of Divinity)Honoris Causa).

The Chancellor will confer the Degree in the following words:

"By virtue of the authority vested in me as Chancellor of the University of Peshawar, i confer upon you the degree of Doctor of Divinity and in token thereof present to you this Diploma and authorise you to wear the robes ordained as the insignia of this Degree". Maulana Abdul Haq Haqqani will receive the degree from the Chancellor and will resum his seat.

Dr. A. Schimmel and Mualana Abdul Haq Haqqani will then address the audience. The registrar will request the Chancellor to declare the Convocation closed in the following words: "Mr. Chancellor, Sir, I request you to declare the Convocation closed."The Chancellor wil declare the Convocation closed in the following words: "I declare the convocaiton closed". The Chancellor , Vice-Chancellor and members of the Senate will leave the Hall in procession.

Convocation Hall — Abdus Sadiq

31st October, 1978 — Registrar

اردو خلاصہ

مولانا عبدالحق حقانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔ اسکے علاوہ معروف مجاہد حاجی صاحب آف ترنگزئی سے بھی فیض حاصل کیا۔ درس نظامی کی سند دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ بطور مدرس اپنے مستقبل کا آغاز دارالعلوم دیوبند سے کیا اور ہزاروں طالب علموں نے وہاں مولانا سے فیض حاصل کیا۔ مولانا صاحب نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد ۱۹۴۷ء میں رکھی۔ انہوں نے کافی دینی کتابیں لکھیں اور سوشل ریفارمر کی حیثیت سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ مولانا صاحب کی خدمات اسلام کی تدوین و ترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی میں نمایاں ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب کی ان گوناگوں ناقابل فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر آف الہیات کی ڈگری (ڈائیوینٹی) پانے کے مستحق شخصیت ہیں۔

To Sahibzada Mohammad Siddique,
Khatib Jama Masjid Parachinar,
Kurram Agency

Subject : Equivalence of degree of Sanadul-Faragh, Haqqania, Akora Khattak, Tehsil Nowshera, Distt: Peshawar.

Memo:-

I am directed to refer to your application dated question of equivalence of Sanad of Darul Ulum Haqqania, Akora can only be taken up when the Darul Uloom Haqqania Akora Applies for its recognition.

(Fazil Hamid)
Deputy Registrar, University of Peshawar

☆☆☆

پیر صاحب ۱؎

کربوغہ شریف کوہاٹ

(۱)

(دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ مسجد کے معماروں کا ذکر)

بحضور جناب والا شان محترم شمس العلماء مولانا عبدالحق صاحب، اکوڑہ خٹک دام ظلکم، السلام علیکم، بعد از دعا و سلام اور خیر و عافیت کے عرض یہ ہے کہ آپکا بھیجا ہوا کارڈ ہمیں ملا تھا۔ لیکن اسوقت میں گھر پر موجود نہ تھا گھر پر آتے ہی مل گیا پڑھ کر حالات نوشتہ سے آگاہ ہوا دوسری بات یہ ہے کہ میں نے مستری عبدالسلام کو جناب کی اجازت سے ۲۵ یوم کیلئے منگوایا تھا وہ تقریباً پانچ چھ دن اپنے وعدے سے لیٹ آ گیا اور وجہ صرف اسکی بیماری کی تھی ہم نے سنگ مرمر کا جو کام شروع کیا ہے اسمیں صرف چار صف مکمل ہیں اور پانچواں نصف تک ہوا ہے اور تقریباً ۲ صف باقی ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ اسمیں ہم سے وعدہ خلافی ہو جائیگی کیونکہ ہمارا جو خیال تھا کام اس سے ذرا لیٹ ہوگا۔ لہٰذا اہتمام خاندان

۱؎ کربوغہ شریف معروف روحانی خانقاہ ہے، پیر صاحب کا ایک بڑا حلقہ ارادت ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ جامع مسجد کی تعمیر اور نقش نگاری کا کام کوہاٹ کے مستری عبدالسلام اور مستری عبدالقدوس سے کرایا گیا۔ نقاشی اور صف بندی وغیرہ میں نہایت جانفشانی کا مظاہرہ کیا۔ پچاس سال بعد بھی اسکی تر و تازگی برقرار ہے۔ پیر صاحب کے خط میں ان مستریوں کے بارہ میں تاخیر پر معذرت کا اظہار ہے کیونکہ یہ معمار وہاں شاندار مسجد کے کام میں لگے ہوئے تھے۔

صاحب مبارک جناب کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ چند دن تک (یعنی سنگ مرمر کے کام کی تکمیل تک) آپ ناراضگی نہ کریں۔ نیز ہمارے خاندان کے افراد نے ایک کاغذ پہلے بھی جناب کیلئے ارسال کیا ہے۔ شاید ملا ہو۔ علاوہ ازیں پانچوں وقت نماز میں ہمیں یاد کریں کہ مسجد کا کام تمہارے مسجد کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچے۔ آمین

ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر جناب کی عمر درازی نصیب فرمادے۔

از صاحبزادگان کربوغہ شریف

(۲)

۱۶/ جون ۱۹۶۱ء **(مستری بھیجنے کی وعدہ خلافی پر معذرت)**

محترم جناب مولوی صاحب عبدالحق صاحب زادعمرکم۔ السلام علیکم، وعلی من اتبع الھدی امابعد فقدقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ واحسنوا ان اللّٰہ یحب المحسنین. بیشک معراج الدین صاحب سے وعدہ کیا ہے وعدہ خلافی گناہ مگر بوجہ مجبوری وعدہ خلافی ہوگئی ہے دارالعلوم کا کام ہر ایک مستری صاحب کرسکتا ہے مسجد شریف مبارک کربوغہ میں جو کام شروع ہے مسجد کے صحن میں سنگ مرمر لگانا ہے لہٰذا عرض ہے کہ بغیر عبدالسلام مستری صاحب سے کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے کہ یہ کام کریں دوسری بات یہ بھی ہے کہ عبدالسلام صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ اگر کسی جگہ یوں کام شروع ہوجائیں تو میں آؤں گا فی الحال تمام فرش مسجد شریف خراب ہے سنگ مرمر وسیمنٹ پڑا ہے قابل صلوٰۃ نہیں ہے فصلی میں کام چھوڑنا از حد تکلیف ہے جناب کو عرض ہے کہ محض صاحب مبارک کی خاطر وعدہ خلافی کو نظر نہ کریں۔ مستری صاحب کو آنے سے مجبور سمجھو جس وقت کام ختم ہوجاویں آپ صاحب کو ضرورت ہو حاضر خدمت ہو جائیگا۔ آپ صاحب کو اجر فی الدارین ہوگا فقط۔

آپکا تابعدار دعا گو مفتی اعظم بن عبدالحق صاحب کربوغہ

☆☆☆

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی [۱]

(۱)

۱۴-۳-۱۳۹۸ھ **(البلاغ کے مفتی اعظم نمبر کے لئے مضمون)**

بگرامی خدمت فیض درجت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنجناب کے سایہ شفقت ورحمت کو ہم نااہلوں کے سر پر تادیر بعافیت سلامت رکھے، آمین، اسوقت باعث تکلیف دہی یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جمادی الثانیہ میں ماہنامہ البلاغ کا "مفتی اعظم پاکستان نمبر" شائع کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ اس نمبر کیلئے آنجناب کا گرانقدر مضمون انتہائی ناگزیر ہے حضرت والا سے ملتجیانہ درخواست ہے کہ اس کیلئے ایک مضمون ارسال فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔ حضرت والا کی مصروفیات اور ضعف وعلالت کا احساس ہے، لیکن آنجناب کے مضمون کے بغیر یہ نمبر قطعی طور پر تشنہ رہیگا۔ امید ہے کہ ضرور کرم فرمائنگے۔

والسلام احقر محمد تقی عثمانی

---

[۱] مولانا تقی صاحب سے تعلق محبت اور تعارف کیلئے ملاحظہ فرماویں احقر سمیع الحق کے نام ان کے خطوط۔

(۲)

(دینی مدارس کے اصلاح سے متعلق ایک سوالنامہ)

بگرامی خدمت جناب حضرۃ الشیخ مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دعا ہے کہ مزاج عالی بعافیت ہوں۔ دینی مدارس اس ملک پر اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہیں لیکن کچھ عرصہ سے یہ نظام زوال پذیر ہے جسکا احساس ہر مسلمان کو ہے ضرورت ہے کہ وہ اکابر ملت جنہوں نے ان دینی مدارس کو اپنی اصلی روح کیساتھ کام کرتے دیکھا ہے اس صورت حال پر سنجیدگی سے غور فرمائیں۔ اس غرض کیلئے ایک سوالنامہ ارسال خدمت ہے اس موضوع پر راقم نے چند گزارشات البلاغ کے تازہ اداریہ میں پیش کی ہیں وہ بھی ساتھ مرسل ہیں از راہ عنایت ان گزارشات کیلئے اپنے اوقات عزیز میں سے تھوڑا سا وقت صرف فرما کر ان سوالات کا جواب عطا فرمائیں، تاکہ امت کیلئے رہنمائی کا باعث ہو، لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حیّ عن بینة (آلآیة)

ان سوالات کا جواب انشاءاللہ البلاغ میں شائع ہوگا بحمداللہ البلاغ اہل علم کے تمام حلقوں میں پہنچتا ہے اور جناب کے ارشادات اس کے ذریعہ وہاں پہنچ سکیں گے جہاں انکی ضرورت ہے۔ والسلام محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی ۱۴

سوالنامہ

(۱) یہ ایک عام تاثر ہے کہ ہماری موجودہ دینی درسگاہوں سے موثر علمی و دینی شخصیتوں کی تیاری تقریباً بند ہورہی ہے جناب کی نظر میں اس کے کیا اسباب ہیں؟

(۲) موجودہ دینی مدارس کو دوبارہ مردم خیز اور امت کیلئے زیادہ نفع بخش بنانے کیلئے کون سے اقدامات آپکی نظر میں ضروری ہیں؟

(۳) محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہماری دینی درس گاہوں میں تعلیم و تعلم کا اصل مقصد نگاہوں سے اوجھل ہوتا جارہا ہے براہ کرم نشاندہی فرمائیں کہ آپکی نظر میں یہ مقصد کیا ہے؟ اور اہل مدارس میں اس کا ایسا استحضار کیوں کر پیدا کیا جاسکتا ہے جو انکے فکر و عمل پر اثر انداز ہو سکے؟

(۳)

(جہاد ۱۹۶۵ء کے متعلق مضمون لکھنے کی درخواست)

گرامی قدر مکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہنامہ البلاغ سے جناب واقف ہونگے جو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہم العالی (مفتی اعظم پاکستان) کی سرپرستی میں دارالعلوم کراچی سے نکلتا ہے اور بحمداللہ مختصر عرصے میں اس نے عوام وخواص میں علمی مقبولیت اور وسیع اشاعت حاصل کر لی ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ جمادی الثانیہ ۱۳۸۸ھ کے شمارے میں ستمبر ۱۹۶۵ء کے جہاد سے متعلق کچھ خصوصی مضامین اور مذاکرے پیش کریں' اس سلسلے میں جناب سے گزارش ہے کہ منسلکہ سوالنامے کا جواب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں' جناب کی بیشمار مصروفیات کے باوجود یہ درخواست اس امید پر کی جارہی ہے کہ جناب ایک دینی پرچے کیساتھ تعاون اور مقصد کی اہمیت کے پیش نظر اس کیلئے کچھ وقت ضرور عنایت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیراً۔

اگر جوابات ۲۵ رجولائی ۱۹۶۸ء تک دفتر البلاغ میں موصول ہوجائیں تو یہ جناب کی مزید نوازش ہوگی۔ کیونکہ کتابت وطباعت کافی وقت لیتی ہے جواب کیلئے لفافہ پیش خدمت ہے۔ والسلام نیاز کیش

حاجی جاوید اقبال عباسی

ایم این اے، ایبٹ آباد

۶/مارچ ۱۹۸۵ء (تبریک وتہنیت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مولانا صاحب مدیر ماہنامہ الحق۔السلام علیکم۔آپ کے مبارکباد کا پیغام ملا میں آپکا اور آپکے حلقہ احباب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میری یہ کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپکی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔میں انشاء اللہ پاکستان کی سلامتی اور آپکی خدمت کیلئے پوری تندہی سے کام کرتا رہوں گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازیں۔آمین آپکا مخلص

حاجی جاوید اقبال عباسی ممبر قومی اسمبلی ایبٹ آباد

☆☆☆

حضرت مولانا جلال الخالق [1]

(۱)

از طرف جلال الخالق۔مورخہ ۳۰/شعبان ۱۳۶۹ھ (حقانیہ میں تدریس کی خواہش)

بحضور فیض گنجور حضرت شیخ الحدیث صاحب صدر المدرسین مدرسہ حقانیہ دام اقبالکم۔بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض بلب ادب بمشتر رای مبارک اینکہ جناب! امسال میں بھانہ ماڑی مدرسہ فیع الاسلام میں مدرس تھا اور بندہ نے آپکو سال کے ابتداء میں بذریعہ فاضل حقانیہ مولانا فضل حق تدریس کیلئے عرض کیا تھا لیکن کوئی جواب نہ ملا اب دوبارہ آپکی خدمت میں بلب ادب عرض کرتا ہوں کہ اگر آئندہ سال گنجائش ہو تو بندہ کو اطلاع فرمادیں۔بہت مہربانی ہوگی۔ فقط وعلیکم

باالمرفقۃ والاحسان ان اللہ لا یضیع اجرا المحسنین

(۲)

(بامر مجبوری دارالعلوم نہ آسکنے پر معافی کی التجاء مولانا عبدالغفور سواتی مولانا محمد شفیق کی وفات پر تعزیت)

۲۱/ذیقعدہ بروز جمعرات ۱۳۷۶ھ۔

بخدمت جناب محترم القام واجب الاحترام حضرت مولانا مولوی مہتمم صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ نے ایک دفعہ پہلے معافی کی درخواست پیش کی تھی لیکن بندہ تا حال تحریر جواب سے محروم رہا گرچہ بندہ کو یقین تھا کہ آپ نے معافی منظور فرمائی

---

[1] دارالعلوم حقانیہ میں معقولات ودیگر فنون کے استاد تھے۔احقر کو بھی بعض کتابوں میں شرف تلمذ حاصل ہوا۔تقسیم ہند سے قبل جامعہ صدیقیہ سے فراغت حاصل کی۔ حقانیہ میں ۱۵ شوال ۱۳۷۲ھ کو تقرر ہوا۔۲۶ ذی قعدہ ۱۳۷۵ھ کو گھر گئے تو قوم نے اپنے علاقہ کی خدمت پر اصرار کر کے روک دیا دوبارہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ کو تقرری ہوئی ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ کو گھر گئے اور واپس نہ آسکے۔خطوط میں اسی آنے جانے پر عذر معذرت کا ذکر ہے۔حقانیہ میں مدت تدریس ۵ سال رہی۔اسکے بعد مختلف مدارس میں تدریس کی اور آخر اپنے علاقے ہوتل بتکول آلائی میں دارالعلوم تعلیم القرآن کے نام سے دینی مدرسہ قائم کیا۔تادم وفات موقوف علیہ اور دورہ حدیث کی کتابیں پڑھاتے رہیں۔۱۳ جون ۲۰۰۸ء کو ۸۸ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

ہوگی لیکن ثانیاً پھر درخواست پیش کی جاتی ہے کہ آپ براہ مہربانی اللہ بندہ کو معاف فرمادیں اور ایسا معاف فرمادیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ و حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں کو معاف فرمایا تھا اور ایسی معافی فرمادیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ جابجا فرماتے ہیں ان اللہ غفور رحیم۔ دیگر یہ کہ صدر صاحب (مولانا عبدالغفورؒ) اور مولانا محمد شفیق صاحبؒ کی وفات سے خبر ہوکر کے نہایت ہی دلی صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مغفرت فرماکر اعلیٰ علییّن میں جگہ نصیب فرمادیں۔ امین ثم امین۔ عالم کی بنی زوال پر ہے جیسے کہ متنبی نے ایک مقام پر کہا ہے۔

لوفکر العاشق فی منتھیٰ — حسن الذی یسبیہ لم یسبہٗ

لم یُر قرن الشمس فی شرقہ — فشکت الانفس فی غربہٖ

دارالعلوم کی حالت بھی روانہ فرمادیں اور کوئی جدید مدرس رکھا ہے یا نہیں؟ سمیع الحق صاحب کو سلام و دعا قبول ہو۔ گھر کی بیماری کی حالت کیا ہے؟ آخر میں پھر عرض ہے کہ بندہ ناچیز کا عذر قبول فرمائیں ان العذر عند کرام الناس مقبول اس پر بندہ نہایت ہی شاکر، ممنون اور دعا گو ہوگا، آج کل میرے زیر درس کتب یہ ہیں، جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف، بیضاوی، حمداللہ، صدرا، قطبی، توضیح تلویح، کافیہ۔ میری طرف سے دارالعلوم کے مدرسین واراکین و ناظمین خصوصاً مفتی صاحب (مفتی محمد یوسف بونیریؒ) کو سلام قبول ہو۔ عریضہ جلال الخالق

(۳)

(قوم کا اصرار مگر ہمارا کام دین پھیلانا ہے)

بحضور جناب اقدس مہتمم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنونہ عرض ہے کہ میں نے اس سے قبل ایک خط ارسال کیا تھا شاید آپ کو مل گیا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاقہ میں بہت اہم ضروریات اور بعض عوارض کی وجہ سے میرا آنا مشکل ہے، تاہم اگر آپ کا نوازش نامہ دارالعلوم کی از حد ضرورت پر بندہ کی خدمات کیلئے آیا تو میں مجبور ہوکر ان شاء اللہ تعالیٰ آؤں گا۔ اگرچہ قوم مجھے نہیں چھوڑتی ہے، مگر پھر بھی ہمارا کام دینی علوم کو پھیلانا ہے۔ اس کیلئے سب کچھ کر گزرنے کیلئے تیار ہوں۔ آخر میں مفتی صاحب اور محمد علی مولوی صاحب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بندہ جلال الخالق

(۴)

(تقرری کی خواہش اور سفارش)

محترم جناب مہتمم صاحب مدرسہ اسلامیہ حقانیہ اکوڑہ خٹک دام حیاتکم۔ آداب شاگردانہ کے بعد عرض اینکہ آپ صاحبان نے مولوی صاحب محمد ابراہیم رخصت کیا ہے۔ لہٰذا آپ صاحبان کے خدمت اقدس میں التجا ہے۔ کہ قبلہ مولوی صاحب جلال الخالق کو بدل کر کے مہربانی ہوگی۔ فقط عرضین (علماء و معززین کے دستخط)

(۵)

(کسی مسئلہ پر عذر و معذرت اور معافی کی خواہش)

بخدمت جناب محترم المقام واجب الاحترام وذوعزۃ فی الانام دام اقبالکم۔ مادام ابقاء المسلوین اعنی شیخ الحدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد از سلام کے عرض ہے کہ بندہ کا خاموشی عدم محبت آپ کے ذات گرامی و دارالعلوم کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ آپکے احسانات و شفقت بندہ

ناچیز پر اور میرا اسکے عوض میں یہ معاملہ کہ شرفاء کی قرب وجوار میں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ترکی الاحسان فی الاشراف حملاً تو بندہ کا یہ معاملہ اگر چہ اللہ شاہد ہے کہ مجبوری پر بنا تھا لیکن موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے معاملہ حضرت خضر کیساتھ اگر چہ شریعت ظاہری کی مطابق تھا لیکن وہ عذر ومعذرۃ کہاں پیش کرسکتا تھا۔تو میں شرم کے مارے آپکو کہاں عذر روانہ کرسکتا تھا لیکن باوجود اسکے آپ نے اللہ تعالیٰ کے تعلیم کے مطابق کام کیا کیونکہ بندہ کا فعل اختیاری کو بمنزلۃ الاضطراری فرض کیا۔جیسا اللہ تعالیٰ جابجا فرماتے ہیں ومن یعمل السوء بجہالۃ کہ اے ہمارے بندو جیسا میں انسان کے گناہوں کو انسان کے جہالت پر حمل کرتا ہوں۔اور معافی دیتا ہوں اسطرح تم بھی کرنا۔نکتہ بجہالۃ پر آپ نے بندہ کو آگاہ کیا جزاکم اللہ اگر بندہ ناچیز کی ضرورت ہو اور آپ نے فرمایا کہ تم پر ھمزہ باب افعال نہیں لایا گیا بلکہ تم تعلیل میں ہو تو مدرسین کی پندرہ روپے ترقی ہوئی ہے تو بندہ بھی خواہشمند ہے لہٰذا آپ کا جب بھی مرضی ہو تو بندہ ناچیز کے طرف اعتباری آدمی کو ارسال کر لیں انکا ٹکٹ مجھ پر ہوگا۔

کیونکہ ڈاک میں بہت رکاوٹ ہوتا ہے باقی آپ پر میرا یقین تھا کہ آپ نے بندہ کو دارالعلوم کے ذمہ داری سے نکال دیا ہے اور آپ کا قرض ہے بندہ پر لیکن ناچاری کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی لیکن آپکو اللہ تعالیٰ من یسر علی معسر پر اجر عظیم دیں ابھی شوال کے اندر اندر روانہ کردونگا باقی بندہ کو اپنا گھر دارالعلوم کی حالت روانہ فرمادیں۔زیادہ والسلام آپ پر و حضرۃ علامہ مفتی صاحب و حضرۃ مولانا عبدالحلیم و مولانا مولوی عبدالغنی صاحب دونوں ناظموں پر سب مدرسین و اہل پرسان پر سلام قبول ہو۔خصوصاً سمیع الحق صاحب الحق

☆☆☆

مولانا جلال الدین[1] بھیرہ سرگودھا

(۱)

(درس قرآن کے اختتام کرانے کی دعوت)

از بھیرہ: ۱۴ رجون ۱۹۶۹ء ۲۸ ربیع الاول بروز ہفتہ

مخدومی ومحترمی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔بفضلہٖ تعالیٰ یہاں پر خیریت ہے۔والمسئول من اللہ عزوجل عافیتکم فی الدارین۔بعد از قدم بوسی عرض یہ ہے کہ پہلے بھی بندہ نے عرض کیا تھا اور عزیز حافظ سراج الدین صاحب کو بھی زبانی اور خط کے ذریعے بھی کہا تھا کہ یہاں ہماری جامع مسجد نور میں ترجمہ قرآن مجید جو تین سال سے شروع ہے۔اس کا اختتام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہ سے کروانے کا شوق ہے تو حضرت والا نے فرمادیا تھا کہ بجائے ربیع الثانی کے جمادی الاولیٰ رکھ دو اس لئے عرض یہ ہے اللہ کرے حضرت والا کی صحت ٹھیک ہو تو بروز جمعہ ۹ جمادی الاولی ۱۳۸۹ھ ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء نمبر ۱۰ ساون کو تاریخ ہم نے مقرر کردی ہے اگر حضرت والا اسی کو قبول فرمادیں تو زہے عزوشرف اور اگر بجائے اس کے حضرت والا کوئی دوسری تاریخ عطا فرمادیں تو بھی بسروچشم لیکن ہمارا ترجمہ صرف آدھا پارہ رہتا ہے۔اسلئے پھر کئی دن درمیان میں بند کرنا پڑے گا۔امید ہے حضرت والا اس بندہ کو اپنی تشریف آوری سے مشکور فرمادیں گے۔

گر قدم رنجہ کنی جانب کاشانہ ما — رشک فردوس شود از قدمت خانہ ما

---

[1] مولانا دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے زمانہ طالب علمی کے خصوصی خادم، براچگان کے مدرسہ خضریہ بھیرہ ضلع سرگودھا میں خدمات درس وتدریس آخر تک انجام دیتے رہے۔

حضرت والا کو بروز جمعرات ۸ جمادی الاول ۲۴ جولائی کو رات کے تقریباً آٹھ بجے اکوڑہ خٹک سے چناب پر سوار ہونا ہوگا۔ اور صبح چھ بجے ملکوال گاڑی پہنچتی ہے' وہاں سے چھ بجے بھیرہ گاڑی چلتی ہے۔ اور سات بجے صبح کو حضرت والا بھیرہ تشریف لے آویں گے۔ حضرت والا جمعۃ المبارک بھی پڑھاویں گے اور رات کو درس قرآن مجید کا اختتام فرماویں گے۔ بروز ہفتہ حضرت والا بھیرہ آرام فرمالیں گے۔ اور بروز اتوار انشاء اللہ العزیز اکوڑہ تشریف لے آویں گے۔ اللہ کرے ہم سب پر اور دارالعلوم پر حضرت والا کا سایہ تادیر قائم ودائم رہے۔ امید ہے تمام اساتذہ کرام اور طلباء عظام بخیریت ہوں گے۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور حضرت شیر علی شاہ صاحب۔ اور حضرت زرولی صاحب' حضرت مولانا محمد علی صاحب اور تمام اساتذہ کرام کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ حضرت والا کی دعاؤں کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ والسلام : جلال الدین عفی عنہ (خطیب جامع مسجد پراچگان بھیرہ سرگودھا)

(۲)

مدرسہ خضریہ بھیرہ' ضلع سرگودھا: یکم رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

محترمی ومکرمی حضرت قبلہ مخدومنا المکرم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے والمسئول من اللہ عزوجل عافیتکم فی الدارین' بعداز قدم بوسی عرض یہ ہے کہ اللہ کرے حضرت والا کی صحت مبارک اچھی ہو بندہ ہر وقت دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت وعافیت سے رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے مادر علمی کو ہمیشہ آباد وشاد رکھے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ ہمارے ایک عزیز قاری شیر محمد صاحب جو ماشاء اللہ قرآن مجید کے قاری بھی ہیں اور تمام فنون بہترین پڑھے ہیں۔ یہاں ہمارے ہاں پڑھتے رہیں۔ لیکن ان کو پشتو نہیں آتی اس لئے دورۂ حدیث کے واسطے ان کو نصرت العلوم گوجرانوالہ بھیجا ہوا ہے۔ مولانا سرفراز خان صاحب کے ہاں وہ دورۂ حدیث پڑھ رہے ہیں۔ اب وہ سہ ماہی اور ششماہی امتحان میں کافی نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی دلی تمنا یہ ہے اور وہ بار بار مجھے لکھ رہے ہیں کہ میں امتحان وفاق المدارس کا دارالعلوم حقانیہ میں دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے حضرت والا کی خدمت میں عرض ہے اگر حضرت والا مناسب سمجھیں تو ان کا بہت زیادہ شوق ہے۔ بندہ ان کو مطلع کردیگا۔ جیسا حضرت والا حکم فرماویں۔ اس کے مطابق عمل کیا جاوے گا۔ باقی بندہ ہر وقت دعاؤں کا محتاج ہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب' حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور تمام اساتذہ کرام کی خدمت میں سلام عرض ہے

(۳)

(مدرسہ خضریہ کا افتتاح)

عالی مرتبت فیض ودرجت قبلہ حضرت مخدومی صاحب دامت فیوضاتکم العالیۃ ودامت برکاتکم وحسنا تکم۔ السلام علیکم وعلیٰ من لایلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ بندہ حضرت والا کی دعاؤں سے بخیریت بھیرہ پہنچا۔ یہاں ایک حاجی صاحب ہیں جو حضرت مفتی محمد حسن صاحب کے مرید خاص ہیں وہ مدرسہ اس نے کھولا ہے۔ ابھی تک وہ گھر سے چلا رہا ہے' کیونکہ دولتمند آدمی ہے۔ پہلے یہاں ایک غلام خانی جو بڑا متشدد تھا وہ پڑھاتا تھا اب وہ چلا گیا ہے۔ اور یہاں دو مدرسے اور بھی ہیں ایک بریلوی ہے ایک غلام خانی ایک تیسرا مدرسہ ہے وہ خالص صحیح دیوبندی ہے۔ ان مدرسوں کے طلباء بھی کل تقریر سننے آئے تھے تو میں نے تقریر کی ابتداء میں کہہ دیا تھا کہ میرا کام صرف قرآن مجید سنانا ہے کسی پر حملہ وغیرہ نہیں ہے۔ اور دیوبند کے اکابرین کا صحیح اور معتدل مسلک جو ہے وہ بیان کرنا ہے۔ تو بحمداللہ آپ والا کی دعاؤں سے لوگوں پر پورا اثر ہوا۔ ورنہ اکثر لوگ اتنے متشدد ہوگئے ہیں غلام خانیت کی وجہ سے کہ اگر کوئی ایک واقعہ صحیح اولیاءً یا اکابر کا بیان کرے تو اسے مشرک کہتے رہتے ہیں۔ بس یہ صرف توحید بیان کرتے ہیں باقی کچھ نہیں' تو بندہ نے انہیں کہا کہ قرآن مجید میں

توحید ورسالت وقیامت ان تینوں کا بیان ہے۔صرف ایک کا بیان کرنا کمال نہیں ہے۔کل انشاءاللہ العزیز درس قرآن مجید کا افتتاح کرنا ہے اور مدرسہ اسلامیہ خضریہ کا بھی افتتاح کرنا ہے۔دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرماوے اور حاسدوں کے شروں سے بچاوے۔ اوران نئے نئے فتنوں سے بچاوے۔ایک کتب خانہ بھی ہے جس میں کتب درسیہ اور صحاح ستہ کے علاوہ اور کتب بھی اور تفاسیر بھی موجود ہیں وہ بھی انہوں نے بندہ کے حوالہ کردیا ہے۔الحمدللہ مطالعہ بھی ہوتا رہتا ہے۔باقی حضرت والا کی دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ مجھے امید ہے کہ حضرت والا اپنے متعلقات پدریہ کو مدنظر فرما کر دعاؤں میں یاد فرماویں گے۔

حضرت مولانا محترمی سمیع الحق کے متعلق کوئی خط وغیرہ آیا ہو تو برائے مہربانی بندہ کو مطلع فرماویں۔حضرت قبلہ ناظم صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو صحت دارین عطا کر کے دارالعلوم کے لئے زندہ رکھے' شاید مخدوم کا پشاور سے کوئی حال احوال آیا ہو تو تحریر فرماویں۔حضرات مخادیم صاحبان حضرت زرویوی' حضرت مفتی صاحب' حضرت مولانا محمد علی صاحب وحضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب ودیگر مخادیم صاحبان کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول باد۔دعاؤں کا زیادہ محتاج۔

والسلام احقر الانام محتاج دعا ودعا گو : جلال الدین مدرس خضریہ خطیب پراچگان مقام بھیرہ محلہ پراچگان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا معرفت حاجی عبداللہ صاحب پراچہ

☆☆☆

مولانا سید جلال الدین عرف زرگری ہنگو میاں صاحب[1]

۱۲ مئی ۱۹۸۲ء (مولانا سلطان محمود ناظم کی تعزیت O منفرد حیثیت کے حامل انسان)

قبلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی مدیر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔عرض آنکہ ۱۰ مئی ۸۲ء کے نوائے وقت میں مولانا سلطان محمود ناظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے وفات کی خبر پڑھ کر انتہائی رنج وغم محسوس ہوا۔مولانا مرحوم زہد وتقویٰ امانت اور حسن انتظام میں منفرد حیثیت کے حامل تھے اُس کی وفات سے نہ صرف دارالعلوم بلکہ وابستگان دارالعلوم کو بھی سخت نقصان کا سامنا ہوا ہے۔دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔جملہ اساتذہ وطلبہ کی طرف سے تعزیت ودعا قبول فرماویں۔

فقط والسلام سید جلال الدین

مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ زرگری

---

[1] میاں صاحب نے زرگری ہنگو میں اہم مدرسہ قائم کیا' بڑے متحرک سرگرم عمل انسان تھے مدرسہ کی ترقی میں حقانیہ کے شاگرد مولانا نصیب علی شاہ بنوں کا بھی بڑا حصہ رہا جنہوں نے بعد میں بنوں میں المرکز الاسلامی کے نام سے ادارہ قائم کیا' میاں صاحب کے صاحبزادے دینی وعملی خدمات دے رہے ہیں ایک فرزند مولانا محمد حسین سینٹ میں ہمارے کولیگ رہے۔

مولانا محمد جلال[1] جہانگیر آباد تخت بھائی

(۱)

۱۴/جون ۱۹۴۵ء (مولانا سرچشمۂ فیض حقانی وراہ نمون راہ ربانی ہیں یہ عزت وشرافت برکت لازوال ہے)

عزیز القدر عالی وقار کرم فرماد کرم گستر جناب مولانا صاحب دام فیوضکم۔ کرامت و بہجت نامہ شرف صدور لاکر باعث امتنان واطمینان ہوا الحمدللہ کہ جناب کی صحت وسلامتی بخیر وعافیت ہے۔ اور ہمیشہ رہے جناب نے اپنے مکتوب میں اس حقیر مخلص کی نسبت جو شفقت وذرہ نوازی فرمائی ہے یہ سب تعریف خود جناب کی ذات بابرکات کی ترجمانی ہے۔ ورنہ من آنم کہ میدانم۔ مولانا صاحب آپ سرچشمۂ فیض حقانیؒ۔ وراہ نمونِ راہ ربانی ہیں۔ جناب کی یہ عزت وشرافت۔ یہ دولت وبرکت لازوال ہے۔ داعی خس الاوقات دُعا گو ہے۔

علمی شغل ومصروفیت سے تو وقت اچھا گذرتا ہوگا۔ لیکن اہل بیت کی یاد اور جدائی محسوس ہوتی ہوگی۔ یار زندہ صحبت باقی والی بات متوقع امر ہے اور انشاءاللہ تعالےٰ۔ جلد ملاقات حاصل ہو جائیگی یہاں پر بفضل خدا ہر طرح خیریت ہے جناب ومولانا صاحب بالکل معہ عیال و اطفال بخیریت ہیں خاطر عاطر جمع رہیں۔ تمام اہل دیہہ کی طرف سے عرض نیاز قبول ہو۔ والسلام والاحترام حقیر محمد جلال از جہانگیر آباد فرمائشات لائقہ سے دریغ نہ فرمادینگے۔

(۲)

(دادا مرحوم اور شیخ الحدیث کے ماموں کا تذکرہ)

منبع فیض وکرم حضرت مولانا صاحب مولوی عالی وقار ومحترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا پیغام سلام سنت خیر الانام زبانی مولانا صاحب حبیب اللہ خان پہنچکر باعث امتنان وتشکر ہوا۔ الحمدللہ کہ جناب کی صحت وسلامتی بخیر وعافیت ہے۔ یہاں پر بھی آپکی عقیدتمندوں کا احوال بفضل خدا تبارک تعالےٰ بخیریت ہے حضرت مستطاب حاجی صاحب[2] بزرگوار مرگل سے تشریف لائے ہوئے ہیں وقت اچھا گذر رہا ہے۔ جناب مولوی حبیب اللہ صاحب[3] چند دن پہلے بیمار ہو گئے تھے۔ اب بعون رب رحیم وکریم بالکل اچھے ہیں۔ اطمینان رکھیں۔

باقی سب خیریت میرے لائق خدمت۔ اور فرمائشات عالی سے سرفراز فرمادینگے انشاءاللہ تعالیٰ بسروچشم تعمیل ہوگی زیادہ احترام۔

حقیر محمد جلال از جہانگیر آباد

---

[1] مردان اور تخت بھائی کے درمیان کلپانی ریلوے سٹیشن کے قریب جہانگیر آباد یا چرگو کلے کے نام سے ایک مختصر سے چھوٹے قصبہ سے میری دادی مرحومہ سیدہ ریحانہ کا تعلق تھا یہ حضرت شیخ الحدیث کا ننھیال تھا۔ اس گاؤں کے معزز ترین انسان سید جلال شہزادہ تھے میں نے بچپن میں ان کا نورانی اور پروقار چہرہ دیکھا شہزادوں جیسا رکھ رکھاؤ رکھتے تھے۔ لوگ مغلیہ دور کے حکمرانوں سے رشتہ جوڑتے تھے اور اس گاؤں کا دوسرا نام شہزادگانو کلے کہلاتا تھا۔ حضرت والد ماجد اور میرے دادا مرحوم کے یہاں آنے پر بڑی رونقیں لگتی تھیں۔ محمد جلال شہزادہ صاحب اس میزبانی میں پیش پیش ہوتے۔ ستر سال پہلے کے لکھے گئے خطوط حضرتؒ کے زمانہ قیام دیوبند میں بھیجے گئے تھے۔

[2] میرے دادا مرحوم الحاج مولوی معروف گل۔

[3] حضرت والد ماجد کے بڑے ماموں جو گاؤں کے امامت خطابت اور دینی امور انجام دیتے تھے۔

محمد جمیل احمد[1] اسلام آباد

۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء (تصانیف۔انبیاء قرآن۔اسلام دوراہے پر،انساب الانبیاء وغیرہ)

محترم و معظم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی! آپکا مرسلہ گرانمایہ تحفہ "دعوات حق" کا ایک نسخہ جناب بشیر احمد صاحب کے ذریعہ موصول ہوا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ذرہ نوازی کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ یہ آپکی بزرگانہ شفقت اور غائبانہ توجہ کی یادگار کے طور پر مجھے ہمیشہ عزیز رہیگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ جیسے حضرات کی بزرگانہ شفقت اور علمی کاوشوں کے ذریعہ میری بھی ہدایت کا سامان بہم پہنچائے اور انکی برکت سے مجھے صراط مستقیم والوں میں داخل کرے۔ آمین

آپ سے استدعا ہے کہ احقر کو دعاوں میں یاد رکھیں، کبھی موقع ملا تو انشاء اللہ ملاقات کا شرف حاصل کرونگا۔ میری تالیف 'انبیاء قرآن' کے نسخے اب میرے پاس موجود نہیں ہیں، ورنہ ضرور پیش کرتا۔ یہ کتاب جسکی تین جلدیں چھپی ہیں غلام ایںڈ سنز لاہور نے شائع کی تھی اور اسکے کچھ نسخے بلا قیمت مجھے بھیجے تھے جو تقسیم ہو چکے۔ اسکی چوتھی جلد ابھی باقی ہے، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اسکی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اسلئے کہ وما توفیقی الا باللہ۔ اس وقت چند مسودے میرے پاس ہیں "اسلام دوراہے پر" جو محمد اسد صاحب کی شہرہ آفاق کتاب "Islam at the cross roads" کا اردو ترجمہ ہے۔ "ہادیان برحق" جو خاص طور پر بچوں اور نئی نسل کے لوگوں کیلئے لکھی گئی ہے، اسمیں نہایت اختصار کیساتھ انبیاء علیہم السلام، خلفائے راشدین اور آئمہ سادات کے مستند حالات ہیں۔ "انساب الانبیاء" جو حضرت آدم علیہ سلام سے لیکر خلفائے راشدین تک کا شجرہ ہے، جس میں زمانہ، تاریخیں اور ازواج و اولاد کی تفصیل بھی دی گئی ہے اور "تذکرۃ الحبیب ﷺ فی القرآن المجید" جو فہرست ہے ان تمام قرآنی آیات کی جن میں حضور ﷺ یا آپ ﷺ کی حیات مقدسہ کے کسی واقعہ کا تذکرہ ہے، یہ نام میں نے اسلئے لکھے کہ اگر آپ کسی ایسے مکتبہ سے واقف ہوں جو دینی کتابیں بھی شائع کرتا ہو اور انکو چھاپنا چاہے، تو مطلع فرمایئے ممنون ہونگا۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہونگے۔

والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

احقر جمیل احمد ڈپٹی چیف اکنامک آفیسر ڈویژن اسلام آباد

---

[1] محمد جمیل صاحب صاحب قلم کئی تصانیف کا خطوط میں ذکر ہے، جناب بشیر احمد صاحب راولپنڈی (ابو مدثرہ) کے خطوط میں ان کا ذکر ہے۔

والی سوات عبدالحق جہانزیب[۱] حکمران ریاست سوات

(۱)

۱۴/دسمبر ۱۹۴۹ء (زندگی کا مقصد خلق اللہ کی خدمت مبارکباد کا شکریہ)

مخلصی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی طرف سے مبارکبادی کا خط موصول ہوا۔ اس اظہار خلوص وارادت کا شکریہ۔ مخلصا! دعا کیجئے تاکہ میں اپنی مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں دلخواہ کامیابی حاصل کروں۔ اور خدا اور خدا کے بندوں کو راضی وخوش رکھ سکوں کیونکہ میری زندگی کا اصل مقصد خلق اللہ کی خدمت ہے اور بس باقی خیریت ہے امید کہ آپ بخیریت ہونگے۔

والسلام فقط عبدالحق حکمران ریاست سوات

(۲)

۱۱/اگست ۱۹۵۰ء (حضرت مولانا عبدالغفور کو دوبارہ بھی خدمت کا موقع دینے کی پیشکش)

عزت ہمراہ مولوی عبدالغفور صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ موصولہ خط ملکر کاشف حالات ہوا۔ آپ کے خلوص ومحبت کا شکریہ۔ کبھی آپ بھی یہ خیال نہ کریں کہ وہاں چلے جانے کی وجہ سے آپ کی ملازمت میں کوئی حرج واقع ہوگا۔ بلکہ میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ مقررہ میعاد کے بعد آپ بطریقہ سابقہ اسی مدرسہ چار باغ میں اپنی جگہ پر کام کرینگے۔ تسلی رکھیں۔

زیادہ خیریت والسلام

(۳)

۱۵/اگست ۱۹۵۱ء (مولانا عبدالغفور کو ریاستی رسم ورواج اور ضابطوں سے رعایت)

سنداً لیکلے شي. چه مولوی عبدالغفور صاحب د شینٹر د رسم رواج اور کار بی بیگار نه آزاد دے. که دے په وطن کښې په کور او سی. او که دریاست نه بهر وی. مورخه ۱۵ اگست ۱۹۵۱ء

دستخط حکمران ریاست سوات

(۴)

۲۱/مئی ۱۹۵۲ء (دارالعلوم کے سفیر کو سوات میں تحصیل چندہ کی اجازت)

مکرمی عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپکا خط موصول ہوکر حالات سے آگاہی ہوئی۔ دارالعلوم کے سفیر مولانا فضل عظیم صاحب کو سوات میں دارالعلوم کیلئے چندہ فراہم کرنے کی اجازت ہے۔ جس وقت وہ یہاں پہنچ جائے تو اسے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ زیادہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بعافیت تمام ہونگے۔ والسلام ......حکمران ریاست سوات

---

[۱] دارالعلوم حقانیہ کے پہلے صدر المدرسین استاذی مولانا عبدالغفور سواتی اجلہ علماء میں سے تھے (ملاحظہ ہوانکے مکتوبات کا حاشیہ) تقسیم کے بعد وہ سوات میں حکمران ریاست کے مدرسہ حقانیہ چار باغ میں پڑھاتے رہے انکی تدریسی مہارت اور علم وفضل کے بناء پر حضرت شیخ الحدیثؒ کی خواہش تھی کہ انہیں دارالعلوم حقانیہ میں رکھا جائے اس سلسلہ میں والی سوات سے سلسلہ جنبانی ہوئی انہوں نے از راہ علم پروری ایثار سے کام لیکر انہیں حقانیہ آنے کی اجازت دی اور یہ بھی کہ وہ جب واپس آنا چاہیں چار باغ کی تدریس پر بحال رکھا جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو آخری دم تک ان سے حقانیہ کے اعلی تدریسی خدمات کا موقعہ دیا۔ یہاں کئی خطوط اسی سلسلہ کے ہیں۔

(۵)

۱۶/جولائی ۱۹۵۲ء (مولانا عبدالغفور صاحب کو حقانیہ میں تدریس کی اجازت)

مکرمی جناب عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا خط ملا آپکے اس تحریر کیمطابق مولوی عبدالغفور صاحب سکنہ شینڈ کو اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم کو اپنی خدمات سپرد کرنیکی اجازت دیدی گئی ہے۔ اسے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع بھی دی جاچکی ہے۔ امید ہے کہ وہ اس نیک کام کو انجام دینے کیلئے بخوشی آپ کے ہاں آجائینگے۔ تسلی رکھیں۔ فقط حکمران ریاست سوات

(۶)

۲۴/اپریل ۱۹۵۵ء (تعزیت نامے کا شکریہ)

مکرمی مولوی عبدالحق صاحب سلمہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تعزیت نامہ بذریعہ خط موصول ہوکر باعث تسکین ہوا۔ آپ کے اظہار ہمدردی کا شکریہ۔ والسلام ...... حکمران ریاست سوات

(۸)

۱۵/اگست ۱۹۵۵ء (مولانا عبدالغفور سواتی کو حقانیہ کی مزید خدمت کی اجازت)

مکرمی عبدالحق صاحب سلمہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا خط موصول ہوکر کاشف حالات ہوا۔ مولانا عبدالغفور صاحب کو اجازت ہے کہ وہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مزید خدمت کرلیں۔ زیادہ خیریت ہے امید ہے کہ آپ بھی بعافیت تمام ہونگے۔

والسلام ...... حکمران ریاست سوات

(۹)

۷/نومبر ۱۹۵۵ء (مولانا مغفور کو چار سال کی رخصت کی منظوری)

اولیکلے شو. چه مولوی عبدالغفور صدرمدرس مدرسه حقانی چارباغ دهاره رحیم گل داکوړی شلور کاله رخصت واغسته. ددے میعاده پورے به دے ددارالعلوم اکوړه ختک تدریس که وی. پس ددے میعادنه چه دے سوات ته راشی. نو په چارباغ کښی به په خپل ځائے نوکروی.

حکمران ریاست سوات

(۱۰)

۸/مارچ ۱۹۵۷ء (سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت کے جواب میں)

عزت ہمراہ مولوی عبدالحق صاحب سلمہ تعالے! السلام علیکم، دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے متعلق آپ کا مکتوب موصول ہوکر منکشف حالات ہوا۔ چونکہ اس مہینہ میں مجھے مشاورتی کونسل بلاکر سالانہ بجٹ پیش کرنا ہے۔ اسلئے مجھے قطعاً فرصت نہیں ہے۔ امید ہے کہ میری عدیم الفرصتی کیجہ سے آپ خفگی نہ کرینگے۔ آپ کے یادآوری اور خلوص محبت کا شکریہ۔ زیادہ خیریت۔

والسلام ...... حکمران ریاست سوات

(۱۱)

۱۲/نومبر ۱۹۵۸ء (مقامی ججوں کی کسی فتوی پر اختلاف O فیصلہ حضرت شیخ پر چھوڑ دیا)

محترم صدر صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سلمہ، السلام علیکم، حسب الحکم حضور والی صاحب بهادر دادعوئ دہارہ فتوی تاسوله درلیگم. دلعه دمحکمه قضا اور دنورو علماو پرمے اختلاف دی زه امید کوم چه ــــــ تاسو به دخدایے او درسول دحکم مطابق فتوی اوکړی چه دا اختلاف فیصله شی اوفتوی به درراو رولکی دخط میان مصطفی چه خماددفتر محرر دے په ذریعه راولیگیے. مهربانی به وی. فقط بهروز (نائب وزیر سوات)

(۱۲)

۲۹/جنوری ۱۹۶۰ء (ولی عہد اورنگزیب کا تولد فرزند پر مبارکباد کا شکریہ)

محترم عبدالحق صاحب، بسلامت باد! السلام علیکم، میرے ہاں کے تولد فرزند کے موقع پر آپ کی طرف سے مبارکبادی کا خط موصول ہوا آپکے اس خلوص ومحبت کے اظہار کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ امید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے۔

فقط اورنگزیب (ولی عہد ریاست سوات)

(۱۳)

۱۳/فروری ۱۹۶۰ء (اساتذہ حقانیہ اور سیدو شریف کے مدرسہ کے امتحانات)

مکرمی مولوی عبدالحق صاحب سلمہ تعالیٰ، السلام علیکم! مولوی عبدالحلیم صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سمیع الحق صاحب جو دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف کے سالانہ امتحان لینے کیلئے آئے تھے۔ بخیر وخوشی امتحان ختم کر کے واپس جا رہے ہیں۔ میں آپکے مہربانی کا مشکور ہوں۔ کہ آپ نے اپنے دارالعلوم کی طرح یہاں کا سالانہ امتحان کیلئے تکلیف گوارا کی۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ کی فضل وکرم سے یہاں خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی مع الخیر ہونگے۔ والسلام ...... حکمران ریاست سوات

(۱۴)

۲۶/مارچ ۱۹۶۰ء (امتحان لینے اور امتحانی رپورٹ ارسال کرنے پر شکریہ)

مکرمی مولوی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم۔ آپ کا خط بمعہ رپورٹ نتائج امتحان موصول ہو کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ فی الحال دارالعلوم کی تعطیلات ہیں۔ چھٹیوں کے بعد یہ رپورٹ انکو دی جائیگی۔ آپ نے جس خلوص سے دارالعلوم کے امتحان میں حصہ لے کر اساتذہ بھیج دیئے اس کا میں بہت مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی فضل وکرم سے یہاں ہر قسم کی خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بعافیت تمام ہونگے۔ والسلام...... حکمران ریاست سوات

(۱۵)

۱۵/جنوری ۱۹۶۰ء (امتحانات سیدو شریف اہم اساتذہ کا قیام)

عالی قدر مخدومی المحترم المکرم مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک زاد عزہ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکتوب گرامی موصول ہوا، اور متعلقہ نکات نوٹ کر لی گئی ہیں، تسلی رکھیں۔ یہی مکتوب حضرت عالی حکمران سوات دام اقبالہ کی خدمت اقدس میں مناسب غور وپرداخت کیلئے پیش

کیا جائیگا۔ یہاں اسطرف سے ہر ممکن تعاون اور خدمت کی جائیگی۔ ۳۴ پرچوں کے بنانے اور طبع کرانے کا الگ بل اگر پیش کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ قرار سابق متعلقہ اساتذہ کرام شاہی مہمان خانہ میں مقیم ہونگے۔ انہیں ہدایت فرمائیں کہ یہاں پہنچ کر براہ راست مذکورہ مقررہ جگہ پر تشریف لے جائیں۔ آپکی بے لوث خدمت اور تعاون کیلئے ہم سب بے حد ممنون و مشکور ہیں۔ خداوند عظیم الشان آپ کو نیک صلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ چونکہ امتحان ۱۱ شعبان بمطابق ۲۹ جنوری ۱۹۶۰ شروع ہو رہا ہے اسلئے مقرر کردہ اساتذہ امتحان کیلئے پہنچنے کی تاریخ ۲۷ یا ۲۸ جنوری موزوں و مناسب ہوگا۔[1]

نیاز مند طالب دعا : سید یوسف علی شاہ (برائے جناب والیٔ سوات)

(۱۶)

(کسی کار خیر میں کوشش پر خوشی)

۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء

مکرمی مولانا عبدالحق صاحب سلمہ تعالیٰ! السلام علیکم۔ آپ کا مکتوب موصول ہو کر حالات سے آگاہی ہوئی، کار خیر میں آپ جتنا بھی کوشش کریں۔ بہتر ہوگا۔ میری خوشی مخلوق خدا تعالیٰ کی فلاح و بہبودی ہے۔ زیادہ خیریت ہے امید ہے کہ آپ بھی بعافیت ہونگے۔

والسلام حکمران ریاست سوات

(بانی ریاست جناب عبدالودود بادشاہ سے ملاقاتیں)

[1] جناب محترم عبدالودود صاحب بادشاہ اور بانی ریاست سوات کے جانشین ریاست کے والی اور خود بادشاہ صاحب کی خواہش تھی کہ ان کے قائم کردہ مدرسہ سیدو شریف کے سالانہ امتحانات میں نظم وضبط کی صورت پیدا کی جائے اور دارالعلوم حقانیہ سے سرکردہ اساتذہ کرام کو اس سلسلہ میں بھیجا جائے' چنانچہ یہاں سے حضرت مولانا عبدالحلیم صدر المدرسین' مولانا عبدالغنی دیروی اور بعض دیگر اساتذہ بھیجے گئے' ناچیز بھی معاون کے طور پر ساتھ گیا اور پہلی بار وہاں کے صدر المدرسین علامہ مارتونگ صاحبؒ اور صاحب حق صاحب چکیسرؒ جیسے اساتذہ کی موجودگی میں سالانہ امتحانات لئے گئے' اس دوران بادشاہ صاحب ریاست سوات سے ملاقاتیں رہیں' ان کے شاہی محل مرغزار میں جہاں وہ موسم کے لحاظ سے منتقل ہوتے رہتے تھے میں ایک بار دوپہر کے کھانے پر خصوصی نشست بھی رہی' جس میں ان کے درس نظامی کے ابتدائی کتابوں مدارس اور علماء سے شغف کا حال معلوم ہوا' یہ خط اس سفر سے متعلق ہے۔ (س)

حامد الانصاری غازی دیو بند[1]

(آپ کا خلوص للّٰھیت' قابلیت سرگرمی خدمت ہمارے لئے معیار و منہاج O مجلس شوریٰ کی طرف سے تدریس کے استقلال کی سفارش O مولانا مدنی کی الٰہ آباد سے رہائی)

۱۱-۹-۶۳ھ

مکرم و معظم محترم المقام مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ باعث شرف عزت ہوا۔ آپکی قیام دیوبند کی یاد تازہ ہوگئی آپکو معلوم ہے کہ میں آپکے معتقدین میں سے ایک ہوں آپکا خلوص للّٰھیت، قابلیت، سرگرمی خدمت سب ہم سب کیلئے ایک معیار و منہاج ہیں۔ آپ خدمت ہی نہیں کررہے ہیں بلکہ بڑا ایثار ہی فرمارہے ہیں۔ اسی لئے کہتا ہوں کہ آپ ہمارے لئے اکابر کے بلند اخلاق کی یادگار ہیں آپ نے یاد فرمایا بہت ہی کرم کیا۔ مجلس انتظامیہ مجلس شوریٰ نے آپکے استقلال کی واضح سفارش فرمائی ہے مبارکباد، حضرت مولانا مدنی دامت برکاتہم الٰہ آباد سے رہا ہوئے ہیں الحمدللہ ۱۵ رمضان المبارک تک دیوبند کو تشریف آوری سے سرفراز فرمائینگے۔

والسلام، حامد الانصاری غازی

☆☆☆

مولانا محمد حامد برادر مولانا محمد بدر عالم میرٹھی[2]

۲۵ مئی ۱۹۵۰ء

محترمی زاد مجدکم۔ السلام علیکم۔ آپکا دعوت نامہ بغرض شمولیت جلسہ موصول ہوا۔ آپکی عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ افسوس یہ ہے کہ میری مصروفیات یہاں بہت زیادہ ہیں اور ایک تجرباتی کلاس کی ذمہ داریاں محسوس کرتے ہوئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں والعذر عند کرام الناس مقبول۔ دعا ہے کہ خدا آپ حضرات کی ہمت اور بلند فرمائے اور آپ کے ہاتھوں سے اسی طرح اپنی دین کی خدمت لیتا رہے۔ امید ہے کہ میرا عذر بطیب خاطر منظور فرمائینگے۔ انشاء اللہ کسی مناسب موقع پر ضرور حاضر ہونگا۔

والسلام مولانا محمد حامد

---

[1] مولانا حامد الانصاری غازی صحافی مؤلف ناظم اجلاس صد سالہ دارالعلوم دیوبند۔ ایک معاصر کی شیخ الحدیث کی زمانہ تدریس دیوبند کے آغاز ہی میں کہ ابھی تجرباتی (ایڈہاک) پر تھے انکی شخصیت کا اعتراف حضرت کی کھلی عظمت کی دلیل ہے۔

[2] مولانا مشہور محدث مہاجر مدینہ مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کے بھائی، اسلامیہ کالج پشاور میں اسلامیات کے لیکچرار تھے (مرتب)

ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی

رئیس جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء (پاکستان میں دینی تعلیم کا فروغ پر سیمینار)

محترمی، مولانا عبدالحق حقانی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ کا احسان ہے کہ جامعہ نے اپنے قیام کے تین سال کے مختصر عرصہ میں، ان خطوط پر کام کر کے، جن کی رہبری عالی جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے جامعہ اسلامیہ کے افتتاح کے موقعہ پر اپنے افتتاحی خطبہ میں فرمائی تھی، ایک نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ملک کی یونیورسٹیوں نے اسکی اسناد کو اپنی اسناد اور ڈگریوں کے مساوی بھی تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ہم جس قدر کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی قدر ہمارے لیے ملک کے ماہرین تعلیم، ممتاز مستند دارالعلوموں کے سربراہ و دیگر علماء دین کا تعاون ضروری ہوتا جا رہا ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر جامعہ اسلامیہ کے بورڈ آف گورنرز نے جامعہ میں ایک کانفرنس "پاکستان میں دینی تعلیم کا فروغ" منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کانفرنس اسی سال نومبر ۵۔ ۶۔ ۷۔ کو انعقاد پزیر ہوگی۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر مشکور فرمائیں اور ہم کو اپنے گرانقدر خیالات سے مستفید ہونے کا موقع دیں۔ کانفرنس کا ایک پروگرام جس میں عناوین کی فہرست بھی شامل ہے۔ منسلک ہے۔ اگر آپ اس کے علاوہ کسی اور عنوان پر مقالہ پڑھنا چاہیں، تو عنوان سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہیگا۔

والسلام: آپ کا مخلص۔ ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ضروری نوٹ: کانفرنس کا افتتاح جناب خان محمد علی خان صاحب وزیر اوقاف و تعلیمات مورخہ ۵ نومبر ۶۶ء بروز شنبہ بوقت ۹ بجے صبح، فرمائیں گے۔ امید ہے کہ آپ ضرور شرکت فرمائیں گے۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ عناوین حسب ذیل ہیں:

۱۔ برصغیر میں مغربی تعلیم کا نفاذ اور دینی درسگاہوں کا اسلامی تعلیمات اور اسکے اقدار کو محفوظ رکھنے کی جدوجہد۔

۲۔ پاکستان میں دینی تعلیم کا جائزہ، قیام پاکستان کے بعد دینی تعلیم کو فروغ دینے میں
(الف) دارالعلوم کے خدمات۔ (ب) عام مدارس، کالج، یونیورسٹیوں کی خدمات۔

۳۔ جدید اور قدیم علوم کا ایک حسین امتزاج، فکر اسلامی کی روشنی میں جامعہ کا قیام اور اسکا نصب العین۔

۴۔ دینی تعلیم کیلئے استاد، طالب علم اور سرپرست کے رابطہ کی اہمیت

۵۔ پاکستان کے ترقی پذیر معاشرہ کیلئے ایک تعلیمی لائحہ عمل

۶۔ دینی تعلیم کو فروغ دینے کے ذرائع اور طریق کار۔

مولانا حامد میاں[1] جامعہ مدنیہ لاہور

(۱)

مارچ ۱۹۵۵ء (قاری طیب صاحب کی آمد پاکستان)

مخدوم ومحترم سیدی واستاذی الکریم دامت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نامہ کرم شرف صدور لایا۔حضرت مہتمم صاحب کی تشریف آوری مظنون ہے متیقن نہیں۔انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ حتمی اطلاع کا انتظار کریں۔پھر کوئی اطلاع ابتک نہیں آئی اور یہاں بھی انہوں نے ایک دوسرے جلسہ میں تاریخ دے رکھی ہے۔اسلئے شاید جناب کے پاس نہ تشریف لے جاسکیں۔البتہ احقر پوری سعی کریگا کہ وہ اکوڑہ کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

والسلام دعوات صالحہ کا خواستگار حامد میاں

(۲)

اپریل ۱۹۵۵ء (مولانا محمد طیب کی آمد کا پروگرام)

سیدی واستاذی الکریم دامت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گرامی نامہ موصول ہوا تھا جسکے جواب سے پہلے بھی اطلاع ہو چکی ہوگی۔کل مولانا طیب صاحب دام مجدھم کا گرامی نامہ آیا ہے کہ وہ اتوار کے دن تشریف لائیں گے۔لاہور بھی ٹھہرنا ضروری ہے۔اسلئے اکوڑہ تشریف نہیں لے جاسکیں گے۔جناب نے چونکہ یہ خدمت میرے ذمہ کی تھی اسلئے معذرت تحریر خدمت کی ہے۔

والسلام حامد میاں

(۳)

(مولانا عبدالغفور سواتی کی تعزیت ○ متبادل کیلئے مولانا محمد حقیق محدث رام پور کی نشاندہی)

یکم اجون ۱۹۵۷ء

مخدوم ومحترم استاذی الکریم۔دامت مکارمکم ومعالیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔تحیات مسنونہ پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ ہمارے دوست ومدرس عبدالستار صاحب سواتی گھر سے تشریف لائے تو اُنہوں نے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کی وفات کی خبر سُنائی بہت افسوس ہوا اور خیال کیا کہ جناب کی خدمت میں تعزیتی عریضہ بھی تحریر کروں۔انا للہ وانا الیہ راجعون رحمہ اللہ وایانا رحمۃ واسعۃ۔ آمین۔

اسی اثناء میں ہمارے پاس حضرت مولانا محمد حقیق صاحب ہزاروی دام ظلہم سابق محدث مدرسہ عالیہ رامپور تشریف لائے۔خیال آیا اور اُن سے گفتگو بھی کی کہ اگر جناب والا کے یہاں مولانا عبدالغفور صاحب[2] کی جگہ خالی ہو تو اُنکو رکھ لیا جائے اور غالباً وہ اس جگہ کو بخوبی پُر کرسکیں

---

[1] مولانا مرحوم ابن مولانا محمد میاں دہلوی خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قیام پاکستان کے بعد لاہور آئے۔یہیں مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور میں خدمات انجام دیتے رہے،اس کے بعد کریم پارک لاہور میں جامعہ مدنیہ کے نام سے ایک موقر ادارہ قائم کیا انوار مدینہ کے نام سے مجلہ بھی شائع کیا،دیوبند میں حضرت شیخ الحدیث مرحوم سے تلمذ کا شرف بھی حاصل ہوا اور آخر تک خصوصی تعلق طرفین کا قائم رہا ان کے صاحبزادگان مولانا محمود میاں مولانا رشید میاں ان کے کام کو بہتر طور پر آگے بڑھا رہے ہیں۔(س)

[2] حضرت مولانا مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے اولین صدر مدرس تھے،متبحر جامع المعقول والمنقول عالم میرے بھی استاد تھے ہندوستان دہلی میں تکمیل حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ سے کیا،پھر ۱۶ سال مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھاتے رہے تفصیل ان کے مکتوبات کے حاشیہ میں (س)

گے۔ وہ رامپور سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ پینشن کے بارے میں کیس چل رہا ہے، خواہش یہ ہے کہ یہاں ہی کہیں رہنے لگیں۔ (اُنکی زبان پشتو ہے۔) اگر جناب والا کو اس تجویز سے اتفاق ہو تو مطلع فرمایا جائے نیز یہ کہ اُنکو جناب والا کیا مشاہرہ پیش فرماسکیں گے اور کیا کیا سہولتیں (قیام وطعام کے بارے میں) مہیا ہو سکیں گی۔ مولانا موصوف یہیں قیام فرما ہیں اس عریضہ کے جواب سے جلد مطلع فرمایا جائے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمایا جائے۔ والسلام حامد میاں

(۴)

۱۱ نومبر ۱۹۶۷ء (جامعہ مدنیہ کا جلسہ ○ مولانا محمد میاں دہلوی کا دورۂ لاہور الحق کیلئے نگارشات)

سیدنا المحترم ادام اللہ معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامہ گرامی اور تار موصول ہوا۔ ناسازی طبع سے فکر ہوا۔ اللہ تعالیٰ جناب کو صحت کاملہ عطاء فرمائیں اور سایہ فیوض وبرکات تادیر قائم رکھیں۔ الحمدللہ مدرسہ کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ تیسرے دن ہماری امید سے زیادہ اجتماع ہو گیا۔ اگرچہ پہلے دوسرے دن غیر معروف جگہ ہونے کے باعث کوئی خاص مجمع نہ ہو سکا تھا۔ جناب کے تشریف نہ لانے کا افسوس رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہتر موقع پر قدمبوسی کا شرف عطاء فرمائے۔ والد صاحب[1] دام مجدہم نے رسالہ[2] کیلئے مضمون ارسال فرمایا ہے۔ جو میرے پاس رکھا ہے۔ رکھا تو اسلئے تھا کہ جناب کی تشریف آوری پر پیش کر دیا جائے گا۔ اب عنقریب ۱۳ شعبان کو والد صاحب خود بھی تشریف لا رہے ہیں۔ (خدا کرے ویزا میں مانع پیش نہ آئے) یہاں دس روز قیام کا ارادہ ہے۔ (کچھ خانگی امور کے سلسلہ میں تشریف آوری ہو رہی ہے)۔ اس وقت دستی یا ڈاک سے جیسے وہ فرمائیں گے ارسال کر دیا جائے گا۔ اپنے اور جامعہ کیلئے دعوات صالحہ کا خواستگار ہوں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام حامد میاں

(۵)

۳۰ جون ۱۹۶۹ء (جامعہ مدنیہ کے جلسہ میں شرکت)

محترم المقام دام ظلکم السلام علیکم۔ مزاج گرامی؟ عرض ہے کہ جامعہ مدنیہ لاہور کا سالانہ جلسہ دستار بندی ۲۰، ۲۱، ۲۲، رجب ۸۹ھ مطابق ۳، ۴، ۵، اکتوبر ۶۹ء جمعہ، ہفتہ، اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔ اسمیں آنجناب کی شمولیت ہم سب کیلئے موجب مسرت ہوگی۔ اپنی تشریف آوری کی منظوری سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ بہتر ہوگا کہ حضرت والا ۲۔ اکتوبر جمعرات کو تشریف لے آئیں اور جمعہ کے روز پہلی نشست کی صدارت فرمائیں۔ اسی طرح آخری نشست (جسمیں دستار بندی ہوگی) میں بھی آنجناب کی شرکت انتہائی ضروری ہے۔ اگر چند روز قیام مشکل ہو تو آخری نشست میں ضرور ہی شرکت فرما ہوں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی یہ درخواست ہے۔

والسلام دعوات صالحہ کا خواستگار حامد میاں

(۶)

۱۱ اگست ۱۹۶۹ء (جواب میں تاخیر پر معذرت)

سیدنا المحترم۔ ادام اللہ معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب کے متعدد گرامی نامے موصول ہوئے۔ بہت مسرت ہوئی کہ یاد فرمایا گیا۔ فجزاکم اللہ خیراً۔ میں ۱۳ جولائی کو یہاں سے کراچی چلا گیا تھا۔ وہاں مولانا کے ساتھ ہی رہنا ہوا۔ والحمدللہ۔ اسلئے مجھے گرامی نامے اور مولانا سمیع الحق صاحب کا والا نامہ واپسی پر ملا۔ اور جواب میں سستی ہوئی۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خواستگار دعاء حامد میاں

---

[1] حضرت مولانا سید محمد میاں دہلوی مورخ شہیر [2] مجلہ الحق کیلئے حضرت مولانا محمد میاںؒ ہمیشہ اپنے خصوصی نگارشات سے نوازتے تھے۔

(۷)

۳۱/جولائی ۱۹۷۰ء (جامعہ مدنیہ اور انوار مدینہ کیلئے رائے)

مخدومنا المحترم ادام اللہ معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ آنمحترم کی ارسال فرمودہ رائے عالی برائے جامعہ مدنیہ موصول ہوئی۔ جو نہایت درجہ پسند کی گئی۔ اب گذارش ہے کہ جامعہ کی طرف سے ایک ماہنامہ بنام "انوار مدینہ" کی منظوری بھی مل گئی ہے۔ استدعاء ہے کہ اسکے لئے بھی چند دعائیہ کلمات قلمبند فرما کر ممنون فرمایا جائے تو عین کرم ہو۔ وجزاکم اللہ خیراً۔

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون قبول ہو۔

والسلام محتاج دعاء

حامد میاں

(۸)

۱۰/اگست ۱۹۷۰ء (دعائیہ کلمات)

سیدنا المحترم ادام اللہ معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ابھی والا نامہ موصول ہوا جسمیں جامعہ کے متعلق رائے عالی کی دوسری کاپی اور "انوار مدینہ" کے لیے دعائیہ کلمات تحریر ہیں اللہ تعالیٰ ان شفقتوں پر آنجناب کو جزاء خیر دیں۔ آمین۔ شنبہ کے دن ایک بلوچستانی طالب علم کی زبانی جو جناب کے یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں علالت مزاج اور آپریشن کا حال معلوم ہوا اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطاء فرمائیں۔ اور روشنیٔ چشم ہمیشہ بحال رہے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں ہدیۂ سلام قبول ہو۔

والسلام خواستگار دعوات صالحہ

حامد میاں

(۹)

(ایک پسندیدۂ اکابر اسکیم)

سیدی المفضال دامت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، ہمرشتہ اشتہار کا ایک پیکٹ قبل ازیں ارسال خدمت کیا ہے غالباً موصول ہوا ہوگا۔ امسال درمیان سال میں بارہا قصد کیا کہ عریضہ ارسال خدمت کروں لیکن نہ بھیج سکا۔ یہ عریضہ عرصہ کے بعد تحریر خدمت کر رہا ہوں۔ یہ اسکیم جو ہمرشتہ اشتہار میں ہے جناب قبلہ والد صاحب دام مجدہم سے عرض کی تھی انہوں نے اسے بہت پسند فرمایا تھا۔ پھر اب قاسم العلوم ملتان کے اکابر اور مولانا سید گل بادشاہ نے بھی اس سے کلی اتفاق ظاہر فرمایا ہے اسلئے اسے اشتہار کی شکل میں طبع کرا کر جناب کی خدمت میں بھی بھیجا جا رہا ہے۔ امید کہ جناب والا اسکی کامیابی کیلئے خصوصاً دعاء فرمائیں گے اور اپنی رائے عالی سے احقر کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون قبول ہو۔

والسلام

مولانا حامد میاں

مولانا حبیب اللہ صاحب[1]

۲۱/دسمبر ۱۹۴۵ء (شیخ الحدیث کے ماموں)

بخدمت جناب مولوی صاحب طول عمرہ بعد السلام علیکم واضح رہے بادنور الحق کی زبان سے مطلع ہوئے کہ جناب مولوی صاحب پر دانہ چھوٹا ہے۔ مطلع ہوکر رنجیدہ ہوئے۔ خداوند کریم صحت عطا کریں بندے کا ملاقات کی نصیب ہوئی۔ چونکہ از وجہ بخار روز کام کی سخت بیماری تھی اور امیر اللہ بھی سخت بیمار تھا۔ بندہ تو صحت یاب ہے۔ اور کام کرسکتے ہیں اور امیر اللہ تھوڑا سا صحت یاب ہے مگر کام نہیں کرسکتے ہیں دعا کریں اپنی خیریت سے اطلاع بخشیں۔ اکوڑہ میں خیریت ہیں تسلی کریں برخوردارم عبدالجمیل کی خیریت سے بھی اطلاع کریں۔ زیادہ خیریت دعا وسلام از طرف بندہ و امیر اللہ محمد ادریس و حضرت عمر و خالہ صاحبان سب کی طرف سے ملے۔

حبیب اللہ بقلم خود از جہانگیر آباد شہزادہ کلے مردان

ضلع سہانپور مدرسہ دار العلوم دیوبند

حجرہ نمبر ۵۲ باب الظاہر بخدمت مولوی صاحب عبدالحق مدرس جدید شرف باد

☆☆☆

مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی
جامعۂ رشیدیہ ساہیوال

۱۸/شوال المکرم (شیخ الحدیث ؒ کی کامیابی پر مبارکباد)

بحضرۃ شیخ محترم مولانا المعظم دامت برکاتہم، سلام مسنون، نیاز مقرون۔ یہ رسمی ہدیہ تبریک نہیں بلکہ حقیقی مبارکباد کہ جمعیۃ علماء اسلام اور وفاق المدارس العربیہ اور دار العلوم حقانیہ اور علمائے حقہ کی نمائندگی اور اسلامی آئین کی تدوین دستور سازی میں ملت اسلامیہ کو آپکی قیادت سے انشاءاللہ بہت فائدہ پونچے گا۔ آپ کا انتخاب انتخاب لاجواب ہے۔ ہم آپکے انتخاب پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور ادارہ جامعہ رشیدیہ کی طرف سے صد ہزار مبارکباد۔ لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون،

والسلام خیر ختام راقم فاضل حبیب اللہ امیر جمعیۃ علماء سلام ضلع ساہیوال

خادم وفاق المدارس العربیہ پاکستان ومدیر جامعہ رشیدیہ ساہیوال

(مولانا حبیب اللہ اور ہمارے ددھیال کا گاؤں)

[1] مولانا حبیب اللہ صاحب حضرت قدس سرہٗ کے سگے ماموں تھے ہمارے دادی کا تعلق مردان اور تخت بائی کے درمیان گاؤں جہانگیر آباد سے تھا جو عرف عام میں جہ گو کلے اور شہزادگانو کلے کے نام سے بھی مشہور تھا کلپانی ریلوے سٹیشن سے دو چار کلومیٹر کے مسافت پر تھا مولانا حبیب اللہ حضرت کے بے تکلف دوستوں جیسے تھے طالب علمی میں ابتداء ساتھ ساتھ رہے ان کے چھوٹے بھائی امیر اللہ کا بھی خط میں ذکر ہے اور ماموں مولانا عبدالجمیل وغیرہ کا بھی محمد ادریس اور حضرت عمر حضرت شیخ کے خالہ زاد بھائی تھے خط ۱۹۴۵ء میں لکھا گیا تھا اور سادگی کا انتہائی نمونہ ہے ان کے اکوڑہ خٹک آنے اور ہمارا دادی جان اور والدہ ماجدہ کے ساتھ ان کے ہاں جانے کے دوران خلوص ومحبت اور خوشیوں کے عجیب انمٹ یادیں جو اس وقت کے چھوٹی سی دماغی سکرین پر مرتسم ہوگئی تھیں ماضی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

مولانا حبیب گل[1] کوہاٹ

(دادی مرحومہ کی تعزیت)

محترم المقام جلالتمآب حضرت مولانا شیخ الحدیث ومهتمم دارالعلوم حقانیه اکوڑه خٹک زید مجدکم.

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. المعروض بحضور اینکه! سانحه وفات والده ماجده آنحضرت!

بسمع مایان رسیده. موجب حسرت عظیمه گردید. انالله وانااليه راجعون[2]

جمله حضرات مدرسین وطلبه دارالعلوم عربیه ٹل ختم قرآن شریف برائے. ایصال ثواب بر روح مرحومه کردند. ودعائے مغفرت خواستند. که الله تعالیٰ مرحومه راجوارِ رحمت فرمایندو آنحضرت رابمعه جمله لاحقین. صبر جمیل واجر جزیل عنایت فرمائیند. آمین ثم آمین. این چند حروف. تعزیت درخدمت آنحضرت مرسل گردید:. من جانب مهتمم اراکین ومدرسین ﴿دارالعلوم عربیه ٹل. ضلع کوهاٹ﴾ از

دفتر نظامت تعلیم! مولانا حبیب گل

مهتمم دارلعلوم عربیه ٹل ناظم دفتر غلام محمد

---

[1] مولانا مرحوم جمعیت علماء اسلام سرحد کے سرکردہ مخلص رہنماؤں میں سے تھے۔ ٹل کوہاٹ میں ایک معیاری مدرسہ چلاتے رہے۔ صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔

مفتی محمد حسن مرحوم[1] بانی جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱)

(جلسۂ حقانیہ میں شرکت)

از احقر محمد حسن بخدمت مخدومی ومحترمی دام مجدکم[2]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (کاندھلوی) کی طبیعت کچھ ناساز ہے بخاری کا سبق دو یوم سے بند ہے۔ برخوردار عبیداللہ[3] بھی کچھ بیمار ہے لیکن وہ آپکی زیارت کا مشتاق ہے اگر ہوسکا تو وہ حاضر ہوگا۔ ویسے تو وہ جلسہ کے لئے بیکار ہے تقریر نہیں کرسکتا، تلاوت قرآن شریف کرسکتا ہے احقر مولانا[4] سے عرض کریگا کہ اگر ہوسکے تو جلسہ میں شریک ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ وہ پہنچ سکیں انکی تقریر ہوسکے تو پھر انشاءاللہ جلسہ ہوگیا۔ مفتی محمد حسن

(۲)

از مولانا محمد ادریس کاندھلوی، حضرت مفتی محمد حسن امرتسریؒ (ہر تکوینی امر میں بے شمار منافع حکمت وبرکت ہے)

مخدوما دامت الطافکم بعد تحیہ مسنونہ وہدیہ دعوات غائبانہ آنکہ میں دل وجان سے حاضر ہوتا۔ لیکن پیہم علالت کا سلسلہ ایسا ہے کہ کسی طرح بخاری شریف سے فراغت نہ ہوسکی۔ اسلئے بصد ادب عفو کا خواستگار ہوں العذر عند کرام الناس مقبول۔ ورنہ دیوبند کا تعلق ایسا تھا کہ میں خود بلادعوت کے ہی حاضر ہوتا۔ امید ہے کہ خاطر عاطر پر کوئی گرانی نہ ہوگی والسلام۔ محمد ادریس غفرلہ۔

<u>مرشد تھانویؒ جیسا حکیمانہ جواب</u>۔ از احقر[5] محمد حسن آپکے ارشاد پر عمل کرنے سے طبعی اور عقلی فرحت ہے لیکن مجبوری کیوجہ نہ احقر حاضر ہوسکتا ہے نہ حضرت مولانا کاندھلوی[6] اور چونکہ یہ تکوینی امر ہے اور ہر تکوینی امر میں بے شمار منافع ہوتے ہیں۔ اس واسطے یقین ہے کہ عدم حاضری میں منافع ہیں آپ بھی اس پر عقلاً مسرور رہیں اور بقول حضرت مرشدی (حکیم الامۃ اشرف علی تھانویؒ۔ مرتب) یقین

(شیخ الحدیث کا مکتوب)

1. خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، مرشد کامل، عارف وقت، الامرتسری ثم لاہوری (المتوفی یکم جون ۱۹۶۱ء)
2. مکتوب نمبر ۲ شیخ الحدیث کے اس خط کا جواب

بخدمت حضرت قبلہ مخدومی المکرم فخر الاتقیا قدوۃ الصلحا مولانا المحترم مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی بالخیر باد۔ مؤدبانہ گزارش ہے کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا سالانہ جلسہ ہر تعلیمی سال کے اخیر میں معاونین کے حوصلہ افزائی کیلئے اکابرین ملت کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہونے کی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں شرکائے دورہ حدیث شریف کی دستار بندی بھی ان بزرگوں کے مبارک ہاتھوں سے کرائی جاتی ہے۔ حسب سابق امسال بھی بتاریخ ۱۱/۱۲ رشعبان ۲ےھ مطابق ۲۶ / ۲۷ راپریل ۱۹۵۳ء بروز اتوار و پیر ہونا قرار پایا ہے۔ حضرت والا شان ناچیز وکل طلبہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابرین میں سے ہیں۔ اور جو کچھ کام دارالعلوم میں ہو رہا ہے۔ آپ کے مقبول دعاؤں کی برکت اور مشفقانہ توجہات وسرپرستی فرمانے کا نتیجہ ہے۔ اسلئے عاجزانہ درخواست حضرت کی خدمت اقدس میں بذریعہ وفد پیش کیجارہی ہے۔ کہ اگر حضور والا شان اجلاس دارالعلوم حقانیہ میں شمولیت فرما کر اپنے فیوضات سے ناچیزوں کو مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمادیں۔ تو کرم ہوگا۔ نیز عرض ہے کہ اگر حضرت العلامہ شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس صاحب کو سالانہ جلسہ دارالعلوم حقانیہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرما کر ممنون فرمایا جاوے۔ تو ازحد کرم ہوگا۔ بندہ عبدالحق از دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

3. مولانا عبیداللہ صاحب صاحبزادہ اکبر، حال مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور 4. مولانا کاندہلوی مدظلہ، حسب معمول مولانا نے اس جلسہ میں بھی شرکت فرمائی اور عالمانہ بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا (س) 5. حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ مراد ہیں۔ مکتوب کا انداز بھی مرشد تھانویؒ جیسا حکیمانہ ہے (س) 6. حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سابق استاد دارالعلوم دیوبند، شارح مشکوۃ، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

رکھیں کہ اسوقت اسی میں حکمت برکت ہے۔ چوں کہ بر مخت بہ بند و بستہ باش چوں کشاید چابک و برجستہ باش احقر محمد حسن

(۳)

۹ رمئی ۱۹۵۱ء [1] (مدرسہ اللہ کے فضل سے بہت مشہور)

مخدومی و محترمی دام مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا مدرسہ تو اللہ کے فضل سے بہت مشہور ہے۔ اور جلسہ کے اشتہار بھی موصول ہوئے شاید جناب کے سمع مبارک میں آیا ہوگا کہ پچیس ۲۵ سال سے پیر کے مرض میں مبتلا ہوں۔ سفر کی ہمت نہیں۔ مولانا غلام اللہ خان صاحب [2] کے اصرار پر کچھ ہمت کرتا ہوں لیکن پورا پتہ نہیں کہ وہاں بھی حاضر ہوسکونگا کہ نہیں۔ بدنی حاضری تو مشکل ہے۔ دعا سے شامل ہوں۔ حق تعالیٰ آپکے فیض کو قائم اور موجب قرب بناوے آمین ثم آمین۔ احقر محمد حسن لاہور

(۴)

۲۰ رستمبر ۱۹۵۸ء (جلسہ اشرفیہ میں شرکت کی دعوت)

مکرمی و محترمی حضرت مولانا صاحب دامت فیوضہم و برکاتہم

بعد تحیہ مسنونہ و آداب نیازمندانہ آنکہ جامعہ اشرفیہ کا آٹھواں سالانہ جلسہ حسب ذیل تاریخوں میں منعقد ہونا طے پایا۔

۲۴۔۲۵۔۲۶۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء مطابق ۱۰۔۱۱۔۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

یوم جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

جناب والا سے جامعہ اور خدام جامعہ کی استدعا ہے کہ جلسہ کی شرکت سراپا خیر و برکت سے ہم سب کو عزت بخشیں اور موجب صد مسرت بنیں۔ اور طالبان حق کو اپنے کلمات حکمت و موعظت سے مستفید و مستفیض فرمائیں۔ امید ہے کہ منظوری اور تشریف کی تاریخ سے مطلع فرما کر ہم سب کو مطمئن اور مسرور فرمائیں گے تا کہ جواب باصواب موصول ہونے کے بعد سفر خرچ ارسال کرنیکی سعادت حاصل کرسکیں۔ والسلام مع الاکرام احقر محمد طفیل ناظم جلسہ بحکم حضرت مفتی محمد حسنؒ

(۵)

(دل خوش ہوتا ہے O ٹانگ کٹوانے کے بعد متعدد امراض عذر)

بخدمت شریف مخدومی و محترمی دام مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کے مدرسہ کا حال معلوم ہوکر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ ابھی تک مدرسہ کی اور جناب کی زیارت نہیں ہوسکی، مدرسہ [3] اور جلسہ [4] کی حاضری سے بہت معذور رہوں۔ لات کٹوانے کے بعد کثرت پیشاب اور تکالیف بھی ایسی ہیں کہ سوائے گھر کے بہت مشکل سے پوری ہوتی ہیں۔ احقر محمد حسن خادم جامعہ اشرفیہ

---

[1] کارڈ پر ۸ رمئی ۱۹۵۱ء کی مہر ڈاک خانہ ثبت ہے۔

[2] مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

[3] بعد میں جامعہ اشرفیہ کی دستار بندی میں کئی دفعہ تشریف لے گئے اور ملاقات ہوتی رہی۔

[4] دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

مولانا عبیداللہ[1] (جامعہ اشرفیہ لاہور)

(۱)

۱۲ ستمبر ۱۹۶۷ء　(جلسہ حقانیہ میں شرکت)

مخدومنا المکرم زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس مبارک اجتماع میں شرکت عین سعادت ہے۔ اور میری خوش نصیبی ہوگی انشاء اللہ العزیز میں یا برادرم مولانا عبدالرحمان سلمہ[2] ضرور حاضر ہونگے۔ حق تعالیٰ آپکے جلسہ کو کامیاب فرمائے۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی بھی تشریف فرما ہونگے۔ سب کی خدمت میں سلام عرض کردیں۔　محمد عبیداللہ

(۲)

۲۶ رجمادی الثانی ۱۳۸۸ھ　(دعوت شرکت جلسہ جامعہ اشرفیہ)

بگرامی خدمت مخدومی المحترم والمکرم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔ جامعہ اشرفیہ کا سولہواں سالانہ جلسہ دستار بندی وتقسیم اسناد مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۶۸ء یوم جمعہ ہفتہ کو ہو رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ جامعہ کے اس دو روزہ اجلاس میں آنمحترم بھی شمولیت فرمائیں۔ آپکی تشریف آوری ہمارے لیے باعث سعادت ہوگی۔ جناب کا اسم گرامی پوسٹر میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ آمد ورفت کیلئے رقم بذریعہ منی آرڈر عنقریب ارسال کی جارہی ہے۔ براہ کرم تشریف آوری کے پروگرام سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔　والسلام　محمد عبیداللہ

(۳)

۲۳ رجولائی ۱۹۶۳ء　(جامعہ اشرفیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع)

مخدومنا ومطاعنا قبلہ حضرت مولانا صاحب دام ظلکم العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جامعہ اشرفیہ لاہور کا تیرھواں سالانہ جلسہ دستور سابق کے مطابق ۱۳، ۱۴، ۱۵ ر جمادی الاخریٰ ۸۳ھ مطابق ۱، ۲، ۳ رنومبر ۶۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ حضرت سے مودبانہ درخواست ہے کہ اس اجتماع دینی میں شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں اور مناسب مضمون تجویز فرما کر مطلع فرمائیں کرم ہوگا۔　محمد عبیداللہ

(۴)

(چودھواں سالانہ اجتماع میں شرکت کی دعوت)

مخدومی المکرم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جامعہ اشرفیہ لاہور کا چودھواں سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار قرار پایا ہے۔ بروز ہفتہ مجلس قرآءۃ بھی ہوگی۔ مودبانہ درخواست ہے کہ اس اجتماع میں شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمادیں۔ اگر خلاف مزاج مبارک نہ ہو تو مضمون وعظ تجویز فرما کر مطلع فرمادیں۔ نیز تشریف آوری سے قبل تاریخ، یوم اور وقت سے مطلع فرمادیں تاکہ جناب کو تکلیف نہ ہو۔　محمد عبیداللہ

---

[1] مہتمم واستاد الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور فرزند اکبر وجانشین مولانا مفتی محمد حسن امرتسری مرحوم

[2] فرزند مفتی محمد حسن شیخ طریقت صوفی ومدرس ونائب مہتمم جامعہ اشرفیہ۔

(۵)

(ملکی حالات میں جلسہ میں تاخیر کا مشورہ)

محترم المقام زیدت معالیکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،ملکی حالات کی وجہ سے میرے خیال ناقص میں جلسہ میں تاخیر مناسب ہوگی۔ بہرحال احقر انشاءاللہ حاضر خدمت ہوگا۔ محمد عبیداللہ

(۶)

۲۴جولائی ۱۹۷۱ء (مولانا عبدالرحیم[1] فرزند مفتی محمد حسن ○ اہلیہ محترمہ مفتی محمد حسن صاحب کی دعائیں)

سیدی وسندی ومولائی الحاج حضرت صاحب دامت برکاتکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،حضرت والا کا شفقت نامہ دیکھ کر احقر ندامت کی وجہ سے پانی پانی ہے۔خدا شاہد ہے کہ آپ کو جواب کی تکلیف سے بچانے کیلئے برادر عزیز کو عریضہ ارسال کیا غرض دعا تھی مگر حضرت والا کی شفقت پدری نے سرنگوں فرمادیا خدا کیلئے اس تکلیف سے دل کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔

والا نامہ پڑھتا جاتا تھا اور والدہ صاحبہ کی زبان سے بے اختیار بے شمار دعائیں نکلتی رہتیں اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر صحت وعافیت کے سلامت رکھیں۔آپکے اس احسان عظیم کا اجر اللہ تعالیٰ آپکو عطا فرمادیں۔احقر کی حالت بدستور ہے آپکی دعاؤں کے بعد پختہ یقین صحت کا ہوگیا ہے۔والدہ صاحب اور احقر اور بچے بدستور محتاج دعا ہیں۔ طالب دعا احقر عبدالرحیم (بن مفتی محمد حسن مرحوم)

(۷)

۱۳رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ (حاجی وجیہ الدین کراچی کے طرف سے مناجات مقبول کا تحفہ)

سیدنا حضرت مولانا صاحب دام ظلہم العالی،السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! بے حد مسرت ہوئی کہ حضرت سالانہ جلسہ پر تشریف لارہے ہیں۔ خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب کراچی کی جانب سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ۔۔۔نسخہ ''مناجات مقبول'' جناب کے مدرسہ میں بھیج دیا جاوے۔مدرسہ حقانیہ کے سفیر مولوی محمد عظیم صاحب آجکل یہاں دورہ پر ہیں۔انکی واپسی پندرہ یوم تک متوقع ہے۔ اگر اجازت ہو سفیر صاحب کے سپرد کردیئے جاویں یا جب سالانہ جلسہ پر جناب تشریف لادیں۔اس وقت تک یہاں ہی مدرسہ ہذا میں رہیں یا بذریعہ ریل گاڑی پارسل کر کے بلٹی بنا کر بھیج دی جاوے یا کسی آنے جانے والے کی معرفت روانہ کردیئے جاویں۔جسطرح رائے مبارک ہو مطلع فرمادیں۔مولانا ظہور الحق صاحب مودبانہ سلام عرض کرتے ہیں۔ احقر عبداللطیف عفی عنہ،خادم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

☆☆☆

مولانا محمد حسن شاہ[2] بلوچستان

(ایک معاصر کی کسر نفسی اور اعتراف عظمت کی مثال)

۱۸راگست ۱۹۶۱ء مطابق ۶ رربیع الاول ۱۳۸۱ھ

یامن تقشعرّ جلود الذین اذا قعدوا فی بین یدیک ویتحیرّ الذین اذا سمعوا السین والشین المضافین الیک لازالت

---

[1] مفتی محمد حسن مرحوم کے صاحبزادۂ گرامی نوجوانی میں مرض جان لیوا ثابت ہوا۔ [2] حضرت مولانا مرحوم حضرت شیخ الحدیث کے نہایت بے تکلف ساتھی اور ان کے مکتوب کے ہموجب نہ صرف دیوبند بلکہ میرٹھ وکلکتہ کے طالب علمی کے رفیق درس تھے بلوچستان کے اکابر علماء میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

شموس فيوضكم بازغة علينامادام السماك رامحاو السعدذابحاو النسرطائرا و اليمانية غموصاو الشامية عبورا.

لايدرك الواصف المطرى خصائصهٗ وان يك سابقافى كل ماوصفا

وقد وصل الى سمعى من مدرستك فالقول فى حقها الحمدلله فيّاض المعارف والحكم مبدع الكائنات الى الوجود من العدم والصلوٰة والسلام على سيدالبشر العرب والعجم وعلىٰ اله واصحابه ذوى الفضائل والفواضل والهِمَمْ

امابعد: فلماسرحت النظروقوّست البصروجمعت نخب الفكر فى شئون اذهان طلبة مدرستك فوجدتها ملمّعتابالذكاء والتفطن وارجوان يجرى منهم ينبوع العلوم بشرط عدم امهالهم الجدوالاجتهادوالمنابسة والاستعدادوالافيوقعوا الى حيص وبيص ويركبوا على عشواء وعمياء واماانافاناتنى المعربة عن الاتراب ولفظتنى المسكنة عن الاحزاب والاحباب وطوحت بى طوائح الزمن الى فيافى الشجن ونسجت علىّ عناكب الخمول فى ظلم الدياجر وظماء الهواجر فيالهفىٰ وواسفىٰ ان لقيت معك فافزت بالقدح المعلىّ ويمدح لى القوم السرىٰ فى الامصار والقرىٰ. ے

احب الصالحين ولست منهم لعل الله يرزقنى صلاحا

وكيف اللقاء فالغربة لفظتنى من ارض الى ارض فمالى قرّولافرّ كنت فى زمان اذااحسن معى ندم من ساعته واذااساء اصرّعلىٰ اساءته مامضىٰ علىّ حين الى الآن الاكنت فى غصّة وعذاب اليم ومامرّعلى زمان الاامرعلى زبانية نارجحيم.

ے بگرداگرد خودچندانکه بینم بلاانگشتری ومن نگینیم

ے که زره نه تسلی ورکم ستر گولیدلے بشر کله هیروینه

که م داسعادیدن نصیب شۀ مادی زره دی ډیرمنلی نلرونه

مولانا عبدالحق کومعلوم ہو کہ جہال کی بدعنوانیوں نے ہم کومجبور کیا طازمۃ درفیکٹری پائپ یہ میرا شامتہ اعمال ہے۔آپ عروج پر چل رہے ہیں میں تنزل پر جارہا ہوں آپ کی دعاؤں کو میں زیادہ محتاج ہوں۔زیادہ حدآداب۔

ایک مدرسہ میں بخاری شریف جلداول اور ترمذی شریف تام زیر درس ہے۔اس بات پر میں شاکر اور حامدللہ ہوں۔زیادہ آداب آپ کا ہم شریک درس دارالعلوم دیوبند ومیرٹھ وکلکتہ بمعہ مولانا مشتاق احمد صاحب مرحوم۔

باگناہ محمد حسن شاہ بلوچستانی عفااللہ عنہ

ازکوئٹہ بلوچستان دفتر جناح روڈ ملک میرحسن خان مشہور بہ میاں بلوچستانی۔

(گزشتہ حاشیہ سے) ہوتے ہوئے اپنے ایک جگری رفیق درس اور ہم عصر کے ساتھ کس انداز میں ان کی عظمتوں کا اعتراف اور ازراہ تواضع اپنی درماندگی کا اظہار کررہے ہیں۔خط میں ملنے کی تمناؤں کا اظہار ہے اوراسی بناء ایک باران کی آمد مجھے یاد ہے حضرت ؒ سے نہایت بے تکلف تھے پرانے گھر کے بیٹھک میں ٹھہرایا گیا میں نے حضرت شیخ الحدیث کے زمانہ طالب علمی اور نوجوانی کے بارہ میں ازراہ تجسس بار بار پوچھا کہ آپ نے کیسا پایا فرمایا ہم سب آپس میں حیرت سے یہی کہتے رہتے کہ اس شخص کے دل ودماغ کو بھی اللہ تعالیٰ نے لغواور فضول کسی بات سے محفوظ رکھا ہے اور ہمارا خیال تھا کہ ان کا ذہن اور تصور بھی کسی گناہ کے طرف نہیں جاتا ہوگا۔یہ ایک بے تکلف دیرینہ ہم درس وہم سفر کی رائے کسی کو کم نصیب ہوتی ہے خط عربی اردو پشتو کا آویزہ ہے۔

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ[1] دارالعلوم دیوبند

(۱)

یکم/۷/۶۵ھ (دیوبند خارجی اوقات میں سبق پڑھانے کے بارہ میں استفسار)

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ سلام مسنون۔ گزارش ہے کہ حسب الحکم حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی مورخہ ۲۴/۶/۶۵ھ دریافت طلب[2] امر ہے کہ آنجناب کے متعلق جو داخل اوقات مدرسہ میں اسباق ہیں ان میں سے کیا کوئی سبق خارج میں بھی ہو رہا ہے، اگر ہو رہا ہے تو کس وقت اور اس کے خارج میں ہونیکی وجہ کیا ہے۔ امید ہے ۲/۷/۶۵ھ تک اس کے جواب سے سرفراز فرمایا جائیگا۔ حسین احمد غفرلہ

(۲)

یکم ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ (دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت ○ علم وعمل میں برکت اور مدرسہ کی ترقی کی دعا)

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ والا نامہ باعث سرفرازی ہوا یاد فرمانیکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عرصہ کے بعد خیریت معلوم ہو کر خوشی ہوئی دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ پر اپنا رحم فرمائے اور انکو راہ مستقیم کی توفیق دے آمین۔ بفضلہ تعالیٰ مع متعلقین بخیریت ہوں اور آپکی خیریت کا خواستگار ہوں۔ دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت دیتا ہوں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ اور بعض حضرات پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔ والسلام مولانا حسین احمد غفرلہ ازدارالعلوم دیوبند

(۳)

۲۱۔۷۔۶۸ (میرے دادا والد مرحوم کی وفات پر صدمہ اور دعائیں)

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ والا نامہ کاشف احوال ہوا یاد فرمانیکا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ کے والد صاحب[3] مرحوم کی وفات کا حال پڑھکر صدمہ ہوا۔ بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کو مغفرت فرمادے اور آپ سب حضرات کی مصیبتوں کو دور فرمائے صبر کی توفیق دے جہاں تک ہو سکے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں ایصال ثواب کی کوشش کریں دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام : حسین احمد غفرلہ ازدیوبند

(۴)

۱۱/۵/۷۲ھ (علمی مشغلہ سے خوشی ○ ذکر پر مداومت کی تلقین ○ مدرسہ کی ترقی کی دعا)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! والا نامہ باعث عزت افزائی ہوا۔ یاد فرمانیکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ مع متعلقین بخیریت ہوں۔ آپکی عافیت مزاج کا خواہاں ہوں۔ آپکے علمی مشغلہ سے بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمادے۔ آمین۔ اور آپ کے مدرسہ کو ترقی عطا فرمادے۔ آمین۔ جہاں تک ہو سکے لحات زندگی کو قیمتی سمجھتے ہوئے ذکر پر مداومت فرمائیں

---

[1] اپنے وقت کے جہاد وعزیمت کے امام علوم قرآن وسنت کے بحر ذخار تصوف اور سلوک ارشاد کے مشکوٰۃ ومصباح تھے ہزاروں تلامذہ اور بے شمار خلفاء کے ذریعہ ان کا علمی اور روحانی فیض جاری ہے؛ جن میں مکتوب الیہ شیخ الحدیث کو بھی اللہ تعالیٰ نے مدنی فیوض کا ایسا سرچشمہ بنادیا جس کی مثال کم ملتی ہے۔ آج بھی دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث میں ڈیڑھ ہزار طلبہ شیخ الحدیث کے واسطہ سے شیخ مدنی کے فیوضات سے فیضیاب ہو رہے ہیں؛ جس کی مثال پورے برصغیر میں نہیں ذلک فضل اللہ۔ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا الحمدللہ حاجی امداداللہ کے بعد ہمارے شیخ اکبر دارالعلوم حقانیہ اور ہمارے لئے گھر کیلئے سید الطائفہ اور الامام الکبیر کا مقام رکھتے ہیں۔ چند سطور سے تعبیر احساسات نہیں کی جاسکتی۔ ع سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کیلئے

[2] حضرت شیخ الاسلام اس وقت دارالعلوم کے ناظم تعلیمات کی ذمہ داری بھی نباہ رہے تھے۔ [3] میرے جد امجد مولانا الحاج معروف گل مرحوم۔

دعائے خیر میں فراموش نہ فرمائیں۔ واقفین حضرات پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون عرض کردیں۔

والسلام: حسین احمد از دارالعلوم دیوبند

از جانب اصغرعلی بہت بہت سلام مسنون عرض ہے۔ اگر مولوی جمیل احمد صاحب وہاں موجود ہوں تو اُن سے بھی سلام مسنون عرض کردیجئے امید ہے کہ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائینگے۔

(۵)

۸ رجب ۱۳۷۶ھ (جلسہ دستار بندی میں شرکت بوجہ ضعف معذرت ○ قلیل مدت میں دارالعلوم حقانیہ کی ترقی مقبولیت کی دلیل ○ علمی فیوض و برکات ہمیشہ جاری رہنے کی دعائیں)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ باعث سرفرازی ہوا یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۱۴۔۱۵ شعبان ۱۳۷۶ھ کے جلسہ دستار بندی اور دارالعلوم حقانیہ کی عمارت جدید کے افتتاح کے موقع پر بوجہ عدیم الفرصتی اور ضعیف پیرانہ سالی حاضری سے قاصر ہوں، اس قدر قلیل مدت میں آپ کے دارالعلوم حقانیہ کی موجودہ ترقی اسکی مقبولیت کی دلیل ہے میں دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ اس ادارہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔ اور اس کے علمی فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اس کے بانیین، معاونین اور مدرسین کی خدمات کو قبول فرما کر انکو دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے آمین۔ اس کے کارکنوں کو دولت اخلاص اور جوش عمل سے نوازے امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔ حضرات واقفین و پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون، والسلام حسین احمد دارالعلوم دیوبند

(۶)

۱۵/۷/۷۷ھ (طبیعت کی ناسازی کا ذکر)

محترم المقام! زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوگا والا نامہ پہنچا میں درمیان میں کچھ اچھا ہوگیا تھا مگر اب پھر طبیعت خراب ہوگئی کمزوری ہوگئی اسوجہ کچھ نہیں لکھ سکتا دعا فرمائیں۔ پرسان احوال کے خدمت میں سلام مسنون فرمادیں

فقط والسلام مولانا حسین احمد صاحب بقلم ازہر غفرلہ از دیوبند

(۷)

(مولانا محمد یوسف مدرس حقانیہ کے مودودی الخیال ہونے پر ناراضگی ○ اصلاح نہ ہونے پر مدرسہ سے الگ کرنے کا حکم)

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ

محترم المقام السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ مجھکو بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرسہ امینیہ دہلی جو کہ آجکل مدرسہ دارالعلوم حقانیہ میں مدرس ہیں سخت قسم کے مودودی ہیں، مولانا عبدالحق صاحب چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں آپ کو چاہیے کہ مولانا یوسف صاحب کو اول سمجھائیں اگر وہ تائب ہوجائیں اور ان کی توبہ پر یقین آجائے تو خیر۔ ورنہ ان کو مدرسہ سے الگ کردیں، مولانا عبدالحق صاحب کو بھی یقین ہے کہ وہ ایسے ہیں مگر تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

والسلام مولانا حسین احمد بقلم اصغرعلی غفرلہ

---

[1] یہ خط جمعیۃ علماء سرحد کے امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے نام ہے انکے وساطت سے حضرت شیخ الحدیث کو پیغام دیا گیا۔

(۸)

(انگلیوں میں تکلیف کا ظریفانہ انداز میں ذکر تکلیف کے باوجود جانگسل دورے ○ مدرسہ اور طلبہ کے حرج کی فکر شدید)

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ یوم جمعہ (بنام مولانا اصغر علی صاحب)[1]

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ اس سے پہلے آپ کا مرسلہ والا نامہ برہمن باریہ سے مولوی تاج الاسلام صاحب خود لیکر پرسوں ۲۶ ذی الحجہ کو آئے تھے افسوس میں برہمن باریہ بھی نہ جاسکا انکے سخت تقاضوں پر میں کس قدر تیار ہی ہوا تھا مگر یہاں کے لوگوں اور بالخصوص ڈاکٹر نے اجازت نہ دی بنا بریں میں انکے اجلاسوں میں شریک نہ ہوسکا آپ کا تار بھی پرسوں پہنچا مجھے سخت تعجب ہے آپ نے تار کیوں دیا اور پریشان کیوں ہوئے۔ میں نے صاف طور سے لکھ دیا تھا کہ کوئی پریشان کرنیوالی بیماری نہیں ہے، خطرناک نہیں ہے، ایک معمولی سی تکلیف ہے اگر ایسی تکلیف کسی اور عضو میں ہوتی تو نقل وحرکت اور شرکت حضوری جلسوں سے مانع نہ ہوتی۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے پیر کی اونگلیاں خلقی طور سے بہت زیادہ ملی ہوئی ہیں، وضو کا پانی ان میں رہ جاتا ہے اور وہ گلا دیتا ہے، صرف گرمیوں میں یہ شکایت نہیں رہتی ہے جاڑوں اور برسات میں عام طور پر زیادہ ہوجاتی ہے انگلیوں کا درمیانی چمڑہ گلتا رہتا ہے، بالخصوص بارش اور تالاب کا پانی اس کو زیادہ نقصان پہونچاتا ہے۔ جاڑوں میں موزوں کو پہننے کی وجہ سے بہت زیادہ حفاظت رہتی ہے۔ انگلیوں کے درمیان میں رطوبت بھی نکلتی ہے مگر آج تک کبھی زخم پیدا نہ ہوا تھا۔ ایک مرتبہ جبکہ میں سلہٹ میں تھا زخم پیدا ہوگیا تھا جو کچھ عرصہ میں جاتا رہا تھا۔ میں دیوبند سے روانہ ہوتے وقت موزوں کو وہاں ہی چھوڑ آیا کیونکہ گرمی کا موسم آگیا تھا اور موزے بھی بوسیدہ ہوگئے تھے چونکہ پانچوں وقت پانی اونگلیوں میں پہونچنے کی عادت نہ رہی تھی اس لیے اس سفر میں اونگلیوں میں پانی نے اثر کیا۔ اور کچھ خارش معلوم ہونے لگی۔ پورنیہ پہنچ کر خارش کی وجہ سے تیل لگانا شروع کیا، تیل کے بعد خارش کچھ کم ہوجاتی تھی مگر بعد کو زیادہ ہوتی تھی۔ میں اگر پہلے سے تحفظ کرتا اور وضو کے بعد پانی خشک کرلیا کرتا تو غالباً یہ نوبت نہ آتی۔ خارش میں کھجلاتے ہوئے بہت مزہ آتا تھا ؎

لڈو میں نہ پیڑے میں نہ برفی میں مزہ ہے — جو حضرت کھجلی کے کھجانے میں مزہ ہے

مگر اس مزے نے آج کا دن دکھایا ہوناری میں اور زیادتی ہوئی مگر میں اسکو معمولی سمجھتا رہا، کھڑے ہوکر تقریر کرنا۔ پیروں سے چلنا پھرنا ترک نہ کیا، گوالنڈو کے دریا کا پانی استعمال کرتا رہا اور تیل برابر لگاتا رہا۔ آخر کار حبیب گنج میں بھی چلنا پھرنا ہوا اور کھڑے ہوکر تقریر کرنی پڑی۔ بلیا چنگ میں بھی یہی ہوا آخر کار درد پیدا ہوا۔ زخم ہوگیا۔ بخار بھی آگیا۔ تیل کی وجہ سے چمڑا نرم ہوچکا تھا زخم نے سرایت کردی۔ اب چلنا پھرنا کھڑا ہونا بند ہوگیا اونگلیوں میں تکلیف زیادہ ہونے لگی۔ ڈاکٹری علاج ہوتا رہا بحمد اللہ زخم مندمل ہورہا ہے اور بڑے درجہ تک مندمل ہوگیا ہے۔ اب فرائض کھڑے ہوکر ادا کرلیتا ہوں، کچھ تکلیف ہوتا ہے، مگر ابھی تک بالکل صحت نہیں ہے۔ ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ بعد از صحت بھی سفر نہ کرنا چاہیے، جب تک کہ نوزائیدہ چمڑہ سخت نہو جائے اگر یہ نوزائیدہ چمڑہ اور گوشت نقل وحرکت کی وجہ سے زخمی ہوگیا تو کم از کم مہینہ بھر اندمال میں لگ جائیگا اسلیے کچھ دیر ہورہی ہے ورنہ کوئی فکر کی بات ہی نہیں۔ تمام جلسے چھوڑنے پڑے۔ سلہٹ کے لوگ یہاں پر یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں ایک مجمع رہتا ہے۔ بکثرت خدمت کرنیوالے اور خبر گیری کرنیوالے جمع رہتے ہیں مجھے بجز اس مرض کی معمولی تکلیف کے اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے البتہ یہ فکر ضرور ہے کہ نہ یہ اجلاس ہی نصیب ہوئے اور نہ پڑھائی کے حرج سے

---

[1] یہ خط حضرتؒ کا اپنے معتمد خاص اور سیکرٹری مولانا قاری اصغر علی صاحب کے نام ہے میں سفر دیوبند کے موقع پر احقر کو حضرت شیخ الاسلام کے رہائش گاہ مدنی منزل میں حضرت قاری اصغر علی صاحب کی شرف میزبانی شفقت اور محبتوں کا اعزاز حاصل ہوا حضرت کے نام حضرت مدنیؒ کے آئے ہوئے خطوط کا کافی ذخیرہ ایک تھیلے میں موجود تھا میں نے ان کی اجازت سے تبرکاً بعض خطوط اپنے پاس رکھ لئے پہلے دو خطوط انکے نام کے ہیں اور دوسرا اپنے سعادتمند فرزند رشید امیر الہند مولانا اسعد مدنی کے نام ہے جو اس وقت کم سن تھے۔ خط پدرانہ شفقت اور حکمت ونصائح سے لبریز ہے یہ خطوط غالباً حضرت مدنی کے کسی مجموعہ مکاتیب میں نہیں چھپے۔ اس لئے جی چاہا کہ ان انمول شہ پاروں کو یہاں محفوظ کردیا جائے۔ (س)

بچتا ہوا۔ فکر شدید مدرسہ اور طلباء کے حرج کا ہے مگر تقدیر الٰہی میں کیا چارہ ہے میں انتہائی کوشش میں ہوں کہ جلد از جلد پہونچوں۔ ڈاکٹر کی رائے اور مشورہ کو ترجیح دینا ضرور ہے۔ آپ گھر میں کہہ دیں کہ کوئی فکر نکرے، اور خود بھی کوئی فکر نہ کریں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ غالبا مولانا ابراہیم صاحب[1] واپس آگئے ہونگے۔ سنترے بھی پہنچ گئے ہونگے یہ عرضی جناب مہتمم صاحب کی خدمت میں پہنچادیں۔ والسلام ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

(۹)

(مولانا محمد الیاس، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا سجاد میرٹھی، مولانا عبدالشکور لکھنوی وغیرہ اور طوفانی دوروں کا ذکر ○ کیا کروں جنگ میں مشغول ہوں لڑائی کنارے لگی ہوئی ہے اسلئے تغافل درست نہیں ○ مولانا سندھی میرے آنے تک دیوبند میں رہیں ان کے استقبال کی تاکید ○ ترمذی کا امتحان مولانا اعزاز علی لے لیں)

۲۶ رمارچ بروز اتوار

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ کل ایک عریضہ روانہ کرچکا ہوں مجھے افسوس ہے کہ مولانا محمد الیاس صاحب کے تبلیغی وفد کی موجودگی میں، میں نہ پہنچ سکا مگر کیا کروں جنگ میں مشغول ہوں خوف ہے، اگر غائب ہو جاؤں تو کوئی خرابی پیدا نہ ہو جائے وسائط کے ذرائع کام میں لارہا ہوں کچھ عجب نہیں کہ قریبی زمانہ میں معاملات سلجھ جائیں، مولانا عبیداللہ صاحب غالبًا آنے والے ہوں گے ان سے بعد سلام مسنون عرض کردیجئے کہ میری واپسی تک دیوبند ہی میں قیام فرمائیں، انکا استقبال اچھی طرح ہونا چاہیے۔ چونکہ ہماری لڑائی کا معاملہ بالکل کنارے لگا ہوا ہے اور ریشہ دوانیاں اور کہنڈ تیں اعداء کی طرف سے بہت زیادہ جاری ہیں اسلئے ذرا بھی تغافل درست نہیں ہے۔ میں آج طوفان میل میں معہ مولانا سجاد صاحب میرٹھ جارہا ہوں، مولانا عبدالشکور صاحب سے ملنا ضروری ہے اور انشاءاللہ رات ہی رات میں واپسی ہوگی، میل سے لکھنؤ کل بروز دوشنبہ واپس جاؤں گا اور کامیاب ہوتے ہی جلد از جلد انشاءاللہ دیوبند واپس ہونگا۔ مولانا مبارک علی صاحب کے صاحبزادے عزیزم محمود یہاں موجود ہیں۔ مدرسہ قدیمہ فرنگی محل میں، میں نے تقریر کی تھی (جمعرات کے دن شام کو) تو انکو میں نے دیکھا تھا اور اوقات میں مجھ سے ملنا نہیں ہوا۔ ورنہ خط بھیجنے کی تاکید کرتا۔ مولانا مبارک علی صاحب نیز مولانا اعزاز علی صاحب سے سلام مسنون کہدیجئے، ترمذی کا امتحان وہ لے لیں۔ کھانسی بہت کم ہے آواز تقریبا کھل گئی ہے۔ سب سے سلام کہہ دو۔ عزیزم فضل الرحمٰن بخیریت ہے۔ مولوی حمید جمعرات کی شب میں ٹانڈہ گئے تھے آج اتوار کی صبح ۹ بجے تک واپس نہیں آئے تھے۔ سہسپور کا جتھہ ابھی گرفتار نہیں ہوا دوشنبہ کو انشاءاللہ ہوجائیگا والسلام : ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

(۱۰)

(فرزند رشید۔ مولانا اسعد مدنی ؒ کے نام نصیحتوں سے بھرپور مکتوب ○ گرفتاری کا کچھ خیال نہ کریں)

۲۵ رجب ۱۳۶۱ھ

عزیزم اسعد سلمکم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تمہارا خط پہنچا اور کتابوں کے امتحان اور نمبروں کا حال معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ خدا کرے باقیماندہ کتابوں میں بھی ایسے ہی بلکہ اس سے اچھے نمبر آئیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ تم نے کتابوں کے پڑھنے اور یاد کرنے میں اچھی محنت کی ہے۔ اسی کی بہت ضرورت ہے خوب محنت کیساتھ کتابوں کو پڑھو اور جلد کامیابی کیساتھ تمام علوم اور فنون سے فراغت حاصل کرلو علم ہی سے انسان شرافت حاصل کرتا ہے یہ سب تمہاری محنت کا اثر اور سعادتمندی کیلئے ذریعہ ہوگا جناب قاری صاحب[2] کی توجہ اور عنایت تمہارے لیے اکسیر ہے انکا حکم برابر مانا کرو، وہ تم پر بہت شفیق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو دونوں جہاں میں فائز المرام فرمائے آمین اور اپنی آپا کو ہمیشہ خوش رکھو۔ اور ان کا کہنا مانو اور کسی قسم کا فکر نہ کرو۔ میں نے اس سے پہلے خط بھیجا ہے تم کو ملا ہوگا۔ تم کو میری

---

[1] جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی جو شیخ الاسلام کے غیر حاضری میں پڑھاتے۔

[2] مولانا قاری اصغر علی مرحوم جو حضرت کی اولاد کے لئے بمنزلہ اتالیق تھے۔

گرفتاری کا کچھ بھی خیال نہ ہونا چاہیے۔ اللہ کو منظور ہے تو میں جلد آؤنگا۔ سب لوگوں سے خصوصاً اپنی آپا۔ شبراتن اپنی دونوں پھوپھیوں اور گھر میں آنے والی عورتوں سے سلام کہہ دو، نیز شبیر، نصیر، محمد امین، محمد مختار، متولی جی، صوفی جی، منشی محمد شفیع صاحب اور دوسرے پرسان حال اصحاب سے سلام مسنون کہہ دو۔ تمام استادوں کا ادب کیا کرو کسی کی شان میں نہ پیچھے نہ سامنے کوئی گستاخی نہ کرو۔

والسلام : ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

<u>کچھ مزید زریں نصائح:</u> یہ خط میرے جیب میں تھا، میں نے پہلے لکھا تھا مگر مولوی یسین صاحب نکالنا بھول گئے، تم نے مجھ سے کہا تھا کہ نصیحت مجھکو لکھنا، میں نے پہلے خط میں بھی ضروری نصیحتیں لکھی تھیں اور اب بھی لکھ رہا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ مطمئن الخاطر رہو کسی قسم کا فکر اور اضطراب دل میں نہ آنے دو اور نہ کسی سے اظہار کرو۔ آپنی آپا اور قاری صاحب کا حکم مانو کبھی خلاف نہ کرو۔ استادوں اور دیگر مدرسین کا ادب کرو پنجگانہ نماز اور جماعت کا خیال رکھو کسی وقت کی نماز قضا نہ ہو صبح کے وقت کی نماز کا بہت زیادہ انتظام کرو، سب سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ شریر اور بدوضع لڑکوں اور طلباء کے پاس مت بیٹھو۔ تمہارا خط ابھی صاف نہیں ہوا ہے اسلیے لکھنے کی مشق زیادہ کرو کتابوں کے پڑھنے میں زیادہ دھیان لگاؤ اور محنت کرو ریحانہ اور ارشد۔ فرید سعید شہید صفیہ رضیہ سب سے محبت سے پیش آؤ۔ بھائی محمد ظہیر صاحب، بھائی محمد بشیر صاحب عزیزم فضل الرحمٰن اونکی والدہ ماجدہ مولوی حمید الدین اور دوسرے اعزہ سب کے سب ہمارے تمہارے عزیز ہیں۔ خصوصاً بھائی ظہیر صاحب اور بھائی محمد بشیر صاحب ہم سب بھائیوں سے بڑے اور بجائے ہمارے والد محترم کے ہیں انکا ادب اور لحاظ رکھا کرو یہ سب ہمارے دادا مرحوم کا گھرانہ ہے نیز ڈاکٹر زوار حسین صاحب، انکی ہمشیرہ صاحبہ فاضلہ لو بوا اور منشی خلیل صاحب گارڈ صاحب بھی سبھی ہمارے نانا مرحوم کی اولاد اور نہایت قریبی رشتہ دار ہیں ان سے بھی ادب اور احترام کا معاملہ رکھو۔ والسلام ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

(۱۱)

(مسلمانوں کو تکالیف میں عظیم الشان وعدے شکوہ وشکایت الحاح وزاری O رمضان المبارک کے مشاغل)

محترم المقام زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج ۸ رمضان المبارک یوم دوشنبہ ہے۔ آپکا کوئی والا نامہ سوائے پہلے والا نامہ کے ابتک نہیں آیا۔ ہم سب آپکی کمی محسوس کرتے ہیں اور آپکی خیر وعافیت کے مکاتیب کو بے چینی کے ساتھ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اوقات مبارکہ میں دعا بھی کرتے ہیں چونکہ مسلمانوں کو تکالیف اور امراض پر عظیم الشان وعدے مغفرت ذنوب اور تطہیر روحانی کے بتائے گئے ہیں اس لیے میں امیدوار ہوں کہ ان تکالیف سے کبیدہ خاطر اور پریشان نہ ہونگے۔ مرض دینے والا بھی محبوب حق ہے اور شفا دینے والا بھی وہی محبوب ہے اور ہر حال پر ہم سے زیادہ مطلع بھی وہی ہے۔ اس لیے پورے اطمینان اور سکون سے اُس کی طرف اور صرف اُس کی طرف متوجہ رہئے۔ کوئی کلمہ شکوہ اور شکایت کا زبان پر نہ لائیے۔ ہاں تکلیف پر اُس کے سامنے الحاح وزاری ضرور کیجئے۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ (الآیۃ) نصب العین رہے۔ یہاں کے کام بفضلہ تعالیٰ باحسن الوجوہ انجام پا رہے ہیں۔ ارشد نفلوں میں روزانہ ایک پارہ حافظ ابراہیم صاحب کو سناتا ہے۔ عصر کے بعد وہ اور حافظ صاحب میرا پارہ سنتے ہیں تراویح میں میں ایک پارہ پڑھتا ہوں۔ نوافل شب میں میں اور حافظ صاحب موصوف ایک ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ رشید الدین[۲] مسجد میں ایک ایک پارہ پڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ گرمی نہایت شدید ہے مگر بفضلہ تعالیٰ فرائض ادا ہو رہے ہیں۔ قبولیت کی امید ہے آج شب سے دو تین دفعہ بوندیں کئی دفعہ پڑ چکی ہیں جو کہ لا یسمن ولا یغنی من جوع ہیں۔ فضل وکرم خداوندی کا ہر وقت انتظار ہے۔ گھر میں سب آپکی خوشخبری صحت کے منتظر رہ کر سلام مسنون کہتے ہیں۔ اپنے متعلقین واحباب سے سلام مسنون کہہ دیجئے۔ دعوات صالحہ سے مت بھولئے۔ والسلام ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ از ٹانڈہ

۱۔ خط شیخ الاسلام نے اپنے وطن اصلی ٹانڈہ سے لکھا گیا مکتوب الیہ کا علم نہ ہو سکا غالباً قاری اصغر علی مرحوم ہی ہوں گے۔

۲۔ غالباً مولانا رشید الدین حمیدی مراد آبادی مراد ہیں۔

محمد حسین قریشی[1] خزانچی اکوڑہ خٹک

۲۸/اکتوبر ۱۹۴۴ء

معرفت احسن خان صاحب راشد منزل۔شوراکوٹھی پہاڑ گنج۔دہلی

بعالی خدمت جناب مولانا صاحب دام اقبالہ، بعد از آداب وسلام مسنون معروض خدمت انکہ میں بتاریخ 10 اکتوبر 66ء بخریت دہلی پہنچ گیا ہوں۔ یہاں چند دن ایک سرائے میں قیام کرنے کے بعد ایک چھوٹا سا مکان تیس روپے ماہوار کرایہ پر لیا ہے۔ اب اسمیں آگئے ہیں آجکل دہلی میں گھر بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ آہستہ آہستہ کوئی بہتر مکان انشاء اللہ تعالیٰ تلاش کرینگے۔ جب سے میں یہاں پہنچا ہوں۔ یہاں کے حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ جب تک دفاتر اور یہاں کے لوگوں۔ مزدوروں اور جہاں جہاں کام ہونے والے ہیں ان جگہوں سے واقفیت نہ ہوجائے۔ کام میں ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ کام تو یہاں نکلتے رہتے ہیں لیکن یہاں ٹھیکہ دار بھی بہت ہیں۔ اور مقابلہ میں بہت کم ریٹوں پر کام لینے کے عادی ہیں۔ نہ معلوم وہ کیا کما سکتے ہونگے۔ مزدوروں کی بڑی قلت ہے۔ کیونکہ جو بڑے بڑے کام یہاں پر تھے۔ وہ ہمارے آنے سے پہلے بڑی بڑی ہندو اور سکھوں کی کمپنیوں میں تقسیم ہوچکے ہیں۔ اور لیبر سب وہ لوگ کھینچ لے گئے ہیں۔ خیر ہمارا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ میں بھی اب موقع کو دیکھ کر یہاں کے ٹھیکہ داران کے رویہ پر چلتا ہے۔ کل ایک ٹنڈر میں نے بھی کم نرخوں پر دیا ہے۔ کل چھ ہزار روپے کا کام ہے۔ امید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ملجائیگا۔ دعا کریں کہ خداوند کریم نقصان سے بچائے۔ اور عزت وآبرو ومنافع کیساتھ اس کام کو وقت مقررہ کے اندر سرانجام کردے۔ اور آئندہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کام دلائے۔ اور دہلی کا آنا ہمارے لئے مبارک ہو۔ اور خداوند کریم کامیابی عطا فرمائیں۔ آپ ہمارے استاد ہیں۔ اسلئے آپکی دعا انشاء اللہ تعالیٰ میرے لئے سعادتمندی کا اور کامیابی کا باعث بنیگی۔ آپ اپنی خیریت سے وقتاً فوقتاً مطلع فرماکر مشکور فرمائیں۔ گھر سے خطوط آتے رہتے ہیں۔ خیریت تحریر کرتے ہیں۔ دہلی میں موسم معتدل ہے۔ نہ زیادہ گرمی ہے اور نہ سردی۔ ملک میں تو کافی سردی ہے۔ خدا کرے یہاں پر کامیابی ہوجائے اور اچھی رہائشی مکان بھی ملجائے۔ تو پھر آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے فال نیک اور خوشنودی کا باعث ہوگی۔ میں خود بھی دیوبند دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ مراد بھی پوری کردے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ دعا کا طلبگار ہوں۔ دعا میں یاد فرماتے رہا کریں۔ جملہ اساتذہ صاحبان اور حاضرین مجلس کو دست بستہ آداب والسلام علیکم عرض کریں۔ آپکا تابعدار: اصغر محمد حسین قریشی

☆☆☆

مولانا حفیظ اللہ پھلواری[2] کراچی

۹، دسمبر ۱۹۷۰ء مخدومنا سلام مسنون۔ مزاج گرامی! انتخاب میں شاندار کامیابی پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

والسلام محمد حفیظ اللہ پھلواری

۱۔ دیوبند سے فارغ ہوکر آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انجمن تعلیم القرآن مدرسہ وغیرہ کے کاموں کیلئے جن مخلص دو چار گنے چنے افراد کو حضرت شیخ الحدیثؒ کیلئے منتخب کیا ان میں مرحوم سرفہرست تھے۔ انجمن اور مسجد قدیم کی تعمیر وغیرہ اخراجات کا حساب بھی مرحوم ہی رکھتے تھے اس وجہ سے خزانچی سے مشہور ہوئے انکے فرزند محمد یحییٰ کینیڈا میں مقیم ہیں اور دوسرے فرزند محمد ہارون دارالعلوم سے پڑھکر مجذوب الحالوں والی زندگی گذار رہے ہیں۔ مرحوم اکوڑہ خٹک کے معروف قریشی خاندان کے سربرآوردہ افراد میں سے تھے۔ یہ خط دہلی سے مکتوب الیہ کے نام دیوبند بھیجا گیا ہے۔ ایسے خطوط کی اشاعت کا مقصد ان اصحاب صدق وصفا کا تذکرہ کسی طرح محفوظ کرنا ہے۔

۲۔ مشہور مقالہ نگار تحقیقی مضامین الحق اور دیگر رسائل میں چھپتے رہے۔ کراچی فیڈرل بی ایریا میں قیام تھا۔ مکاتیب سے الحق سے وابستگی الحق کیلئے مضمون نویسی کا تعلق نمایاں ہے۔

شیخ الحدیث مولانا حمداللہ مظاہری [1]

ستمبر ۱۹۶۹ء (مدرسہ مظہر العلوم کے جلسہ میں شرکت کی دعوت)

محترم المقام علامہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدیر و مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دام اقبالہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکات۔ سلام کے بعد عرض بخدمت عالیہ آنکہ مدرسہ مظہر العلوم ڈاگی کا سالانہ جلسہ دستار بندی بروز بدھ بشب جمعرات بتاریخ ۴ر رجب المرجب مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء قرار ہونا پایا ہے۔ لہٰذا آپ از راہ کرم وقت مقررہ پر تشریف آوری فرمائے ہمیں اپنے نایاب خطاب سے محفوظ فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔ امید ہے کہ اس معاملہ میں مولانا سید عبدالحنان صاحب آف یار حسین بھی حاضر خدمت ہو جائینگے۔ آپکی تشریف آوری ہمارے لئے باعث صد خوشی و سرور ہوگی۔ والسلام

پروگرام حسب ذیل:

بعد از نماز ظہر بروز بدھ ختم بخاری شریف ہوگا۔ اور رات کو سلسلہ تقاریر ہوگا۔

منجانب: مولوی حمداللہ مظاہری مہتمم مدرسہ مظہر العلوم ڈاگی۔ ضلع مردان۔ تحصیل صوابی

☆☆☆

محمد حنیف۔ مرکزی وزیر صحت اسلام آباد

(۱)

۱۹۷۲ء (شیخ الحدیث صاحب کو ڈنر کی دعوت)

Mr. Mohammad Hanif

Requests the pleasure of the company of Mr. Maulvi Abdul Haq, M.N.A. at Dinner at 8.30 P.M. on thursday, the 21st September, 1972 at his residence, 149 Shalimar 6/2, Islamabad.

Regrets only: 21821. 21451.

(۲)

۱۹۷۲ء (شیخ الحدیث صاحب کو لنچ کی دعوت)

IN SUPERSESSION OF EARLIER INVITATION

Mr. Mohammad Hanif requests the pleasure of the company of Maulana Abdul Haq, M.N.A. At launch on Thursday, the 21st September, 1972 at 1.30 P.M. At hotel Shehrazad, Islamabad. Regrets only: Phon:21451,21821

[1] بقیۃ السلف نمونہ اکابر مولانا حمداللہ شیخ الحدیث ڈاگئی مدرسہ تا حال اللہ نے طویل زندگی خدمت دین کیلئے دی ہے میری جماعت کی اول تا آخر سرپرستی فرما رہے ہیں سینئر نائب امیر صوبہ اور دیگر عہدوں پر فائز ہیں طالبان و جہاد افغانستان میں بڑا مقام تھا۔ طالبان کی حکومت قائم ہوگئی تو امیر المومنین ملا محمد عمر کی خواہش پر افغانستان کے شہر کابل میں تدریس حدیث کا کام سنبھالا رد بدعات یا تعبیر عقائد میں سلف صالحین کے روایات و تعبیرات پر سختی سے کاربند ہے اور دوسرے مکتب فکر سے محاذ آرائی رہی (س)

حیات محمد خان شیر پاؤ

۱۱ جنوری ۱۹۷۲ء　　　(بھٹو اور عوامی حکومت سے تعاون کی خواہش)

My dear Maulana Saheb,

I am grateful to you for your felicitations on my appointment as Governor, North-West Frontier Province.For the success of the people's Government, your cooperation is a must. President Zulfiqaqr Ali Bhutto has before him a task of national reconstruction which others would be to reunite this National devastated by aggression and to restore national dignity. it is, therefore, vital that the people must give him their unqualified support. A heavy responsibility now falls on the shoulders of the people who should strive still harder in achieving the national objective. In this hour of our trial, we beseech guidance from the Almighty in the task of leading this province to progress and prosperity. I am sure I will continue to receive all the goodwill and cooperation of my well wishers, as in the past.　　　With regards,

Your sincerely,

(خط کا خلاصہ ترجمہ)

شکریہ۔عوامی حکومت کی کامیابی کے لئے آپ کا تعاون ضروری ہے۔صدر ذوالفقار علی بھٹو نے قوم کو بنانے کا کام اس وقت کیا۔جب کہ دوسرے اس کے لئے تیار نہیں تھے' ہمیں اقتصادی ترقی اور قومی عزت دوبارہ بنانا ہے' اس لئے عوام کی طرف سے غیر مشروط تعاون کی ضرورت ہے۔قومی مقاصد حاصل کرنے کے لئے اسی لئے قوم پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔اس سخت وقت میں ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی چاہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہمیں ہر وقت آپ کی نیک خواہشات اور تعاون حاصل رہے گا۔　　مخلص

شیر پاؤ حیات

---

[1] مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے خاص رفقاء اور ان کی طرف سے سرحد کے گورنر تھے بڑے فعال اور پر جوش نوجوان تھے اور ایک سیاسی جلسہ میں بم سے سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے، سابق وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ کے بھائی ہیں۔دوران گورنر حقانیہ آتے رہے۔ایک دفعہ جبکہ حضرت پڑھا رہے تھے دارالحدیث قدیم بھرا ہوا تھا تو آ کر باہر خاموشی سے دروازے میں بیٹھ گئے۔ایک دفعہ طلبہ سے خطاب بھی فرمایا۔

مولانا حضرت علی [1] فاضل دیوبند، خطیب ضلع بنوں

از دیوبند (تقسیم ہند کے بعد شورش ○ گاندھی کا قتل ○ حضرت مدنی ؒ سے بیعت کیلئے سفارش)

از بندہ حضرت علی کان اللہ لہ، بخدمت شریف استاذی العلام رئیس المدققین تاج المحدثین دامت برکاتکم وفیوضکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش خیریت جانبین ہم الاغراض، برادرم مولوی محمد امیر خان صاحب [2] کا والا نامہ موصول ہونے سے آپکے ذات گرامی کے متعلق کچھ اجمالی علم ہوا۔ الحمدللہ کہ آپ مع جمیع متعلقین کے تندرست ہیں اور کار خیر میں روز و شب سرگردان ہیں۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحب کا کارڈ مبارک ۳۱ر جنوری کو موصول ہوا جسمیں دارالعلوم اور حضرت شیخ مدظلہ العالی اور جمیع وابستگان کی خیریت کا بیان تھا نیز امن شکنی کی سرتوڑ کوششیں کئے جانے کا بیان بھی تھا جس سے بندہ اور زیادہ غمگین ہوا۔ مورخہ ۳۱ جنوری کو ریاست سورت میں تمام محکمے اور دفاتر بند کرائے گئے گاندھی جی کے قتل پر دیوبند سے مولوی نصراللہ جان کی طرف سے ۵ فروری کو کارڈ ملا جس میں تحریر کیا تھا کہ بعد نماز عصر بروز جمعہ ۱۹ر۷ ربیع الاول کو ایک ہندو نے ۳ گولی پستول کا نشانہ گاندھی جی کو بنایا ہے اور اب ہندوستان میں مسلمانوں کا خطرہ بہت زیادہ ہوا۔ الغرض ان جمیع واقعات کو مدنظر رکھ کر اور نیکی کی طرف عجلت کو بطور اصل ٹھہرا کر بندہ بہت دنوں سے پریشان و سراسیمہ ہے۔ کہ حضرت شیخ مدظلہ سے بیعت کا شرف حاصل کروں چنانچہ گجرات کے معاملے (ہندووں کے قتل کرنے) سے چند دن پہلے ارادہ تھا کہ اگر کسی طرح بھی ممکن ہو تو چلا جاونگا لیکن یہ تو نصیب نہ ہوا۔ اب آپکے خدمت میں عرض ہے کہ آپ جوابی کارڈ میں حضرت شیخ کے خدمت میں ایک مناسب مضمون لکھ دیویں تاکہ میں اسکا نقل لیکر انکے خدمت بیعت کرنے کیلئے پیش کروں۔ فقط دعا و سلام، مولوی محمد عبدالجمیل صاحب ومولانا اسرار الحق صاحب ومولوی محمد امیر خان وعبدالحمید خان ولطف الرحمان واحسان اللہ وغیرھم کو قبول فرمادے۔ نیز گزشتہ سال کے ختم بخاری و ترمذی شریف میں بندہ آخر تک شامل تھا [3] ۔ برادرم اسرار الحق کو سلام ہو۔

---

[1] فاضل دیوبند ڈسٹرکٹ خطیب بنوں، شیخ الحدیث کے زمانہ دیوبند کے ارشد تلامذہ میں سے یہ خط تقسیم ہند کے بعد دیوبند سے لکھا گیا

[2] مولانا دیوبند اور بعد میں حقانیہ میں حضرت سے استفادہ کرتے رہے، فراغت کے بعد حقانیہ میں تدریس بھی کی، مضافات اکوڑہ کی بستی آدم زئی سے تعلق تھا۔

[3] دیوبند میں حضرت سے تلمذ تعلق اور حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں اختتامی درس میں شیخ الاسلام مولانا مدنی کی آمد کا واقعہ کے بارہ میں ان کی روایت جو قاری عبداللہ بنوں کے فرزند مولانا عطاء اللہ شاہ بنوی نے قلمبند کی ہے یہاں درج کی جارہی ہے۔ مولانا حضرت علی صاحب فرماتے ہیں:

مختصر عمر میں بڑے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام کے نام سنے اور دیکھے، ہمارے گھر میں کتابوں ملک بھر کے رسائل کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے والد صاحب سے شعور کے وقت سے دارالعلوم دیوبند و اکابر دیوبند کا تذکرہ ہر وقت سننا پڑتا ہے کوئی دن اس سے خالی نہیں رہتا۔

والد ماجد حضرت مولانا آزادؒ کی عقیدت کے اسیر ہیں اور قبلہ عشق ومحبت حضرت مدنیؒ ہیں، یہی وجہ ہے کہ تقریر و بیان میں اکثر مدنیؒ کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں اور مولانا آزادؒ کے اقوال بطور نصیحت فرمایا کرتے ہیں۔ والد ماجد کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے تلمذ کا شرف حاصل ہے اور دارالعلوم حقانیہ میں درس و تدریس کا اعزاز بھی حاصل ہے، آج کی یہ تحریر ایک تاریخی مجلس کی روداد ہے جو والد ماجد اور حضرت مولانا قاسم قاسمی صاحب کی معیت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ایک شاگرد رشید مستند عالم دین شیخ الحدیث و مفتی حضرت مولانا حضرت علی صاحب عرف خطیب صاحب بنوں میں ہوئی۔ حضرت خطیب صاحب اس وقت نوے سال قریب عمر میں ہیں اور شدید بیمار بھی ہیں والد ماجد نے حضرت خطیب صاحب سے عرض کیا کہ حضرت: آپ دیوبند کے ختم مشکوۃ شریف کی داستان سنائیں۔ حضرت خطیب صاحب نے پہلے اپنے کلاس فیلو کا تذکرہ کیا میرے ہم درس یہ طلبہ تھے۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ بانی جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا جمیل احمد صاحب پشاور، مولانا محمد حنیف صاحبؒ چندو خیل لکی مروت، وغیرہ وغیرہ۔ اس عمر میں انہوں نے ۱۹۴۶ء کے واقعات سنائے، مولانا عبدالحق کا تذکرہ جس انداز سے کیا وہ عجیب انداز تھا، خطیب صاحب نے فرمایا، جس تاریخ کو دارالعلوم دیوبند میں ہماری مشکوۃ شریف کا آخری سبق حضرت شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند شیخ الاسلام والمسلمین مرشد الہند والحجاز مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پڑھانا تھا۔ مقررہ وقت پر حضرت مدنیؒ تشریف لائے، درسگاہ میں گلدستے وغیرہ رکھے ہوئے تھے، درسگاہ کو سجایا گیا تھا۔ مولانا عبدالحقؒ گیٹ پر دروازے کے ایک طرف کھڑے تھے، جو ادب کا اعلیٰ نمونہ تھا، جو استاد و شاگرد میں تعلق ہوتا تھا،

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جناب خالد اشرف فرزند حکیم عبدالرحیم اشرفؒ فیصل آباد۔ مدیر المنبر

۱۱ مئی ۱۹۷۵ء (شاہ فیصل شہید کی شہادت پر المنبر کی اشاعت خاص)

گرامی قدر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الامام الشہید فیصل معظم کی شہادت ملت اسلامیہ کیلئے کسی قیامت سے کم نہیں۔ اس عظیم شخصیت کی ان پر آشوب حالت میں نہ صرف ضرورت تھی بلکہ ملت اسلامیہ کی ناؤ کو بھنور سے نکال کر پار لگانے کیلئے یہ وجود گرامی ناگزیر تھا۔

ملت اسلامیہ کے اس بطل جلیل کے کارہائے بے بدل شخصیت بے نظیر، مملکت سعودیہ، آل سعود، آل شیخ اور عالم اسلام کے مسائل وعنوانات پر مشتمل ہفت روزہ المنبر، لائلپور، جون ۷۵ء کے اوائل میں عربی، اردو اور انگریزی میں ایک ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے اس عظیم نمبر کی تکمیل و ترتیب میں آپ سے اعانت مطلوب ہے۔ براہ نوازش

۱۔ آپ اپنا مفصل مقالہ یا پیام کسی بھی عنوان پر تحریر فرمائیں۔ ۲۔ اس اشاعت خاص کے سلسلے میں اپنے مشوروں سے نوازیں۔

مقالہ کا عنوان ارسال کرنے کی تاریخ سے اس کارڈ کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔ جو ہمراہ ارسال خدمت ہے۔

آپکے تعاون کا منتظر خالد اشرف مدیر معاون

(گزشتہ سے پیوستہ) با کمال استاد کے آتے ہی مولانا عبدالحقؒ طلبہ کے صف میں کھڑے ہوئے۔ امام راشد حضرت شیخ الاسلامؒ نے جب نظر ڈالی تو دروازے پر کھڑے ہو کے عجیب انداز میں آواز دی۔ عبدالحق یہ کیا بنا رکھا ہے۔ یہ سب اٹھاؤ۔ طلبہ سے پہلے حضرت عبدالحقؒ نے سب چیزوں کو اٹھایا۔ حضرت مدنیؒ نے کہا سنا ہے تم لوگوں نے مٹھائی کے لئے چندہ بھی کیا ہے یہ سب واپس کر دو۔ مولانا عبدالحق صاحبؒ انتہائی مودبانہ طریقے سے سب کچھ سنتے رہے۔ بولنے کی کوئی بات نہیں بولی۔ بعد میں مولانا مدنیؒ نے سبق پڑھایا اور دعا کی' دعا کے بعد طلبہ ادب کیساتھ کھڑے رہے۔ حضرت شیخ الاسلامؒ کی جوتیاں مبارک حضرت شیخ الاسلام کے سچے جانشین علم وعمل میں عکس جمیل حضرت مولانا عبدالحقؒ نے اٹھائی۔

حضرت خطیب صاحب نے مزید فرمایا' میں نے جن اساتذہ کرام سے پڑھا ہے یہ سب اپنے وقت کے علم وعمل کے جبال تھے' مثلاً مولانا خیر محمد جالندھریؒ' مولانا محمد شریف کشمیریؒ' مولانا عبدالرحمٰن کیمبلپوریؒ' مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ' مولانا اختر حسین صاحبؒ مدرس دارالعلوم دیوبند' شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ' قاری محمد طیب صاحب' یہ سارے حضرات انتہائی باکمال اساتذہ کرام میں شمار ہوتے تھے' لیکن سمجھانے کا طریقہ کار' عجز وانکسار تمام کمالات ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا یہ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ تھے' وقار ومتانت' عزت واحترام' غریبوں میں شاہانہ مزاج کے مالک تھے' حضرت شیخ الاسلامؒ کے ہزاروں شاگرد گزرے ہیں' سب ہی اللہ کے مقبول بندے تھے' لیکن جو علم حدیث کا فیض حضرت شیخ الحدیثؒ جاری ہوا یہ سب میزاب حسینیؒ سے جاری وساری چشمہ ہے' دارالعلوم حقانیہ حضرت شیخ الاسلام کی دعاؤں کی تعبیر ہے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ کا تعلق حضرت مدنیؒ سے ایسا تھا جیسا ابن قیمؒ کا ابن تیمیہؒ سے حافظ ابن حجرؒ کا حافظ عراقیؒ سے اور خصوصاً ابوبکر صدیقؓ کا رسالت مآب ﷺ سے۔

آخر میں حضرت خطیب صاحب کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار رو پڑے۔ پتہ نہیں وہ کیوں رو پڑے۔ دیوبند بار بار کہتے لیکن زبان اور آنسو بولنے کی اجازت نہیں دیتے تھے شاید وہ یہ کہنا چاہتے تھے۔

آتا ہے یاد مجھ کو گزارا ہوا زمانہ
وہ جھاڑیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ

آج ہے خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی لیلیٰ کے دیوانے رہے

جسٹس علامہ خالد محمود[1] لاہور

(۱)

(جلسہ حقانیہ میں آمد کی اطلاع)

۱۸/۳

محترم المقام حضرت والا وعلیکم السلام ورحمۃ احقر انشاء اللہ العزیز اتوار کے دن کراچی ایکسپریس سے شام کے وقت اکوڑہ کے سٹیشن پر اتریگا۔ سوموار کے دن دس گیارہ بجے صبح اسی ٹرین سے واپسی لازمی ہے۔ والسلام احقر خالد محمود غفرلہ۔

(۲)

۷/۱۷ پریل ۱۹۶۰ء - خانیوال

مولانا المحترم المکرم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، والا نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا بہت متشکر ہوں۔ کوشش ہوگی کہ اتوار کے دن صبح خیبر میل سے نوشہرہ اتروں یا چناب سے اکوڑہ حاضر ہوں۔ اتنے قلیل وقت میں پروگرام میسر العمل نہ ہوسکا تھا اسلئے جواب میں تعویق رہی۔ احباب کی خدمت میں ہدیہ سلام۔ والسلام احقر خالد محمود غفرلہ۔

☆☆☆

علامہ خان بہادر[2] عرف مارتونگ مولوی صاحب

(آپکی ذات ستودہ صفات منبع کمالات ہے ○ مولانا کریم شاہ کی دارالعلوم میں تقرری کی سفارش)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم○

علامہ زمان یگانہ دوران خادم الاسلام والدین موسوم بہ اسم ہمایوں جناب مولوی صاحب عبدالحق دام فیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض آنکہ، حامل رقعہ موسوم بہ مولوی صاحب کریم شاہ جو کہ میرا قابل ترین تلمیذ اور نہایت بے نظیر مخلص ہے۔ دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف کا من اولہٖ الیٰ آخرہ متعلم رہا ہے اور خصوصاً دارالعلوم مذکور کا سند یافتہ بھی ہے۔ حالاً ذات گرامی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ مولوی صاحب مذکور وموصوف آپ صاحبان کے زیر اہتمام اور زیر حفاظت ہو جائے اور یہاں بحیثیت مدرس اسے تقرر دیا جائے۔ چونکہ صاحبان کی ذات ستودہ صفات منبع کمالات ہے لہٰذا یہ امید کی جاتی ہے کہ سلسلہ تدریس کے علاوہ اسے اپنی رہنمائی اور ارشادات سے مالا مال اور بہرہ اندوز فرماتے رہو گے۔ ہم عمر بھر تک دعاگو رہیں گے۔ بعید از نوازش نباشد

فقیر دعاگو خان بہادر

کان اللہ تعالیٰ لہٗ از دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف

---

[1] مشہور محقق سکالر خطیب مسلک دیوبند اور مسلک اہل سنت کے مضبوط ترجمان اور کثیر التصانیف شخصیت ہفت روزہ دعوت کے مدیر رہے، برطانیہ کے مانچسٹر وغیرہ کے تحقیقی اداروں سے وابستہ رہے۔ جمعیۃ علماء اسلام (س) کے آخر تک موید اور ترجمان رہے اس وقت شریعت کورٹ پاکستان سے وابستگی کے بعد سیاسی، تعلیمی اور سماجی ہر قسم کی سرگرمیوں سے لاتعلق ہوگئے۔ اس طرح یہ آخری منصب علم وتحقیق اور مسلک ومشرب کے لحاظ سے گھاٹے کا سودا بنا اللہ انہیں دوبارہ سرگرم عمل بنادے (امین)

[2] سرحد کے قدیم علماء میں علوم معقول ومنقول کی عبقری شخصیت اجلہ علماء واساتذہ کے استاذ ریاست سوات کے مدرسہ حقانیہ کے صدر المدرسین رہے۔

مولانا خان محمد صاحب[1]

(خانقاہ سراجیہ کندیاں)

(۱)

۱۲رشعبان ۷۶ھ (دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کا متبادل)

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات فقیر خان محمد عفی عنہ عالی مرتبت حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم کی خدمت عالیہ میں عرض گزار ہے کہ جناب والا کا گرامی نامہ شرف صدور لایا مگر فقیر یکم شعبان سے سرہند شریف (ہندوستان) کے سفر پر رہا اور آج رات کو واپس خانقاہ شریف پہنچا جبکہ آپکی تحریر باعث فرمودہ تاریخ گزر چکی تھی امید ہے کہ یہ معذوری بھی باعث دعا گوئی ہوگی۔ فقیر دعا کرتا ہے کہ حق سبحانہ دارالعلوم کو صحیح معنوں میں دارالعلوم دیوبند کا متبادل بنادے اور آپ حضرات کے بیش قیمت اخلاص میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین، والسلام از خانقاہ سراجیہ مجددیہ ڈاک خانہ کندیاں ضلع میانوالی، سہ شنبہ ۱۶ شعبان ۷۶ھ

(۲)

۲ررمضان المبارک ۹۱ھ (مجلس شوریٰ حقانیہ میں شرکت)

مخدومی و مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، ملاحظہ فرمادیں مکتوب گرامی بسلسلہ دعوت حاضری مجلس شوریٰ[2] موصول ہوا مگر چونکہ فقیر سفر میں ہے اسلئے مکتوب شریف بر موقع نہ پہنچ سکا یہاں سے مقامات سفر کا چکر کاٹ کر پرسوں ۲۹ رشعبان کو واپس پہنچا۔ بہرحال حاضری تو نہ ہوسکی لیکن فقیر آپ کے لئے اور مدرسہ کے لیے ہمیشہ داعی الخیر ہے اللہ کرے اس دینی مرکز کو مزید ترقی عطا فرمائے اور خدمات دینیہ کی انجام دینے مزید بر مزید توفیقات کرامت فرمائے۔ آمین، امید ہے کہ مزاج سامی مع الخیر ہونگے۔

والسلام از خانقاہ سراجیہ مجددیہ ۲ررمضان المبارک ۹۱ھ

(۳)

(فرزند عزیز احمد کی علالت اور دعا کی درخواست ○ علماء کا باہمی انتشار اجتماع کراچی ○ حضرت مصالحت کرائیں)

۴رر جب ۸۹ھ

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی' عرض گزار ہے کہ حضرت کا والا نامہ موصول ہوکر باعث سرفرازی ہوا۔ یادفرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ جزاک اللّٰہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی خواہش کے باوجود شرکت سے معذور ہوں۔ فقیر کا بڑا لڑکا عزیز احمد بہ عمر چودہ سال بعارضہ بخار محرقہ پندرہ روز سے بیمار ہے۔ اب اگرچہ بخار کی شدت نہیں رہی لیکن ختم بھی نہیں ہوا۔ اور یہ ایام بہت ہی احتیاط کے ہیں اسکو اس حالت میں چھوڑ کر سفر نامناسب ہے۔ اسلئے معذرت پیش خدمت ہے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول

---

[1] خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے مسند نشین شیخ وقت مولانا خان محمد صاحب اسلام کے روایات دعوت وارشاد کے ساتھ ساتھ عزیمت و جہاد کے امین ہیں۔ قادیانیت کے خلاف حضرات اکابر کے صدی سے زیادہ عرصہ کی جدو جہد اور محنتوں کے وارث ہیں اور اس پیرانہ سالی میں بھی تحفظ ختم نبوت کے محاذ سے معروف جہاد ہیں۔ (س)

[2] غالباً دارالعلوم کے مجلس شوریٰ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ وشفائے عاجلہ عطا فرمادے۔اور لمبی عمر عطا فرمادے اور علوم نافعہ دینیہ سے بہرہٴ کامل نصیب فرما کر سعادت دینیہ ،دنیویہ واخرویہ سے سرفراز فرمادے۔آمین ،فقیر اس وقت کی غیر حاضری کی تلافی انشاء اللہ تعالیٰ موقع ملنے پر ضرور کریگا۔اللہ تعالیٰ توفیق کردانے۔آمین

فقیر کی دعائیں جو کچھ بھی ہیں وہ جاری ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکے عزائم مبارکہ میں تکمیل کے اسباب پیدا فرمادے اور دارالعلوم حقانیہ کو مزید برآں ترقیات کرامت فرمادے اور اس پرفتن دور میں دارالعلوم اور آپ سب حضرات کی مساعی کو اپنے دین حقہ اسلام کی خدمت واشاعت اور حفاظت کیلئے قبول فرمادے اور اپنی رضامندی وخوشنودی کا وسیلہ بنادے۔ آمین

<u>علمائے دیوبند کا باہمی خلفشار اجتماع کراچی ،مصالحت کرائیں:</u>

حضرت ایک انتہائی ضروری اور اہم ترین التماس یہ بھی ہے کہ کراچی میں حالیہ علماء کا جو اجتماع ہوا ہے اور ایک دوسری جمعیت العلماء اسلام قائم کی گئی ہے اور ان حضرات کے جو بیانات اخبارات میں آرہے ہیں ان سے ہم جیسے بادیہ نشین لوگوں کو از حد پریشانی لاحق ہے۔ایک ہی مسلک کے چوٹی کے علماء میں یہ اختلاف عوام کیلئے مہلک اور گمراہ کن ہے۔اور ملحد وزندیق قسم کے لوگوں کیلئے انتہائی خوشی ومسرت کا باعث ہے۔حضرت تو دونوں کے درمیان مصالحت کنندگان میں سے ایک ہیں اسمیں ہر ممکن مساعی سے دریغ نہ فرمادیں۔ اگر آپ حضرات کی مساعی سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تو یہ ایک عظیم کارنامہ ہوگا اور ملت اسلامیہ پر احسان عظیم ہوگا۔اور اگر اسمیں تھوڑی سی بھی کوتاہی روا رکھی گئی تو اسکا جو نقصان ہوگا اور اسکے جو اثرات ظاہر ہونگے وہ اسقدر خطرناک اور بھیانک ہونگے جنکا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی اخلاص وللّٰہیت پر مبنی مساعی کو بارآور فرمادے اور آپس میں اتفاق واتحاد پیدا فرما کر اشاعت وحفاظت اور صیانت اسلام کا ذریعہ بنادے۔آمین

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں

اس تصدیع کی معذرت پیش ہے اور دعا کی درخواست محترم المقام مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون۔

والسلام خانقاہ سراجیہ

(۴)

(خود حاضر ہو جاؤں گا تردد کی ضرورت نہیں)

سہ شنبہ ۲۸/۲/۸۷ھ

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات از فقیر خان محمد عفی عنہ بخدمت گرامی مخدوم مکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم گزارش آنکہ جناب والا کا نامہ گرامی موصول ہوگیا۔ماشاء اللہ سبحانہ وتعالیٰ فقیر کا ارادہ بروز ہفتہ ۲۹ رجب ۸۷ بوقت صبح خود حاضر ہو جائیں گے کسی قسم کی تردد کی ضرورت نہیں اطمینان فرمادیں۔قاری محمد امین صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام از مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی

نوٹ:محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم ،سلام مسنون،مولانا سمیع الحق سے ملاقات تعلیم القرآن میں ہوگئی تھی ساری چیزیں انشاء اللہ بروقت پہنچ جائیں گی۔مجھے بیحد خوشی ہے حضرت مدظلہ جلسہ میں شرکت فرمارہے ہیں۔

فقط والسلام

محمد امین عفا اللہ عنہ ۶۷/۱۰/۳

(۵)

سہ شنبہ ۶ جمادی الاخری ۱۳۸۷ھ　　(حقانیہ منبع فیوض و برکات و مرکز علوم و کمالات ہے)

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات از فقیر خان محمد عفی عنہ، بخدمت گرامی مخدوم مکرم حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتہم وعنایتہم گزارش آنکہ والا نامہ موجب عزت ومسرت وافتخار ہوا یادفرمائی کا شکریہ۔ بار بار اس منبع فیوض و برکات و مرکز علوم و کمالات دارالعلوم کی زیارت موجب سعادت ہے لیکن فقیر کے مشاغل مقامی کچھ اس نوعیت کے ہیں کہ اجلاس شوریٰ اور اجلاس عام دونوں میں حاضری موجب تکلیف وتکلف ہوگی۔ اگر آں جناب از رہ لطف وعنایت کسی ایک حاضری سے مستثنیٰ فرمادیں تو انتہائی کرم وعنایت ہوگی۔ دوسرے جناب والا کے علم عالی میں ہوگا۔ کہ ہم لوگ جلسوں میں تقاریر کرنے سے معذور ہیں۔ بلکہ بے کار محض ۔۔۔ تو جب کہ جلسہ عام کے موقعہ پر کثرت ضیوف کا ہونا لازمی ہوتا ہے اگر فقیر حاضر نہ ہو بلکہ پہلے اجلاس میں حاضر ہوجائے تو ممکن ہے انتظامی لحاظ سے آپکے لئے آسان رہے۔ بہرحال جسطرح بھی آں جناب کا ارشاد عالی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعمیل ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آں جناب کو افادہ خلائق کیلئے تادیر سلامت باکرامت رکھے اور مکروحات زمانہ سے محفوظ اور حسنات دارین سے محظوظ رکھے۔　　آمین ثم آمین

والسلام مع الاکرام

از خانقاہ سراجیہ ڈاک خانہ کندیاں ضلع میانوالی

☆☆☆

مولانا خدا بخش ملتانی[1]　مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۱)

۱۷ محرم الحرام ۷۷ھ　　(مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ میں شرکت کی دعوت)

بحضرت گرامی مخدومنا المکرم زیدت معالیکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج مبارک، جواباً والا نامہ نے شرف صدور سے مشرف فرمایا ہم سب خدام مدرسہ قاسم العلوم آنحضور کی اس کرم فرمائی پر تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

للہ الحمد ہر آنچیز کی خاطری خواست　　آخر آمدز پس پردۂ تقدیر پدید

انشاء اللہ العزیز حسب ارشاد عالی بروقت یاددہانی ارسال خدمت اقدس کی جائیگی امید ہے مزاج مع الخیر ہونگے۔ ہم سب خدام کیطرف سے سلام مسنون۔　　راقم الحروف سیاہ کار ننگ آستانہ مدنی خدا بخش ملتانی غفرلہ

(۲)

ربیع الاول ۷۷ھ　　(قاسم العلوم ملتان کی بنیاد مولانا مدنیؒ نے رکھی)

بحضرت اقدس مخدومنا المکرم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید بفضلہ تعالیٰ آپ بمع متعلقین کرام بخیریت تمام اپنے خداداد فرائض منصبی میں معروف کار ہونگے ہم خدام مدرسہ قاسم العلوم والے بھی بحمد اللہ بخیر وعافیت اور آپ حضرات کی دعاوں سے خدمت مدرسہ میں مشغول ہیں۔ عالیجاہ غالباً حضور والا نے کسی نہ کسی ذریعہ سے سنا ہوگا مدرسہ قاسم العلوم ملتان حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی دامت

---

[1] ملتان کے مدرسہ قاسم العلوم کے بنیادی موسسین میں سے اور حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی کے خصوصی متوسلین میں سے تھے۔

برکاتہم کے دست مبارک سے رکھی ہوئی بنیادی درسگاہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور شیخ سلمہ کی دعاوں سے اپنی تھوڑی سی عمر میں روبترقی ہوتے ہوئے ممتاز مدارس کی صف اول میں مقام حاصل کر چکا ہے۔**الحمدللہ الحمدللہ الحمدللہ علی ذالک.**

ہم خدام مدرسہ کی مدت سے یہ آرزو رہی کہ حضرت والا کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تکلیف دیتے ہوئے اپنے مدرسہ کو آپکے وجود مسعود سے سعادتمند کیا جائے مگر کچھ آپکے مشاغل ومصروفیت کے پیش نظر اور کچھ اپنی کمزوریوں کی بنا پر اس سے محروم رہے مگر اب حالات کے تقاضوں پر بہ امید قبولیت یہ جرات کرر ہے ہیں یقین واثق ہے آپ اپنے اخلاق کریمانہ سے ضرور اور ضرور ہمیں اور ہمارے شیخ دامت برکاتہم کے مدرسہ کو اپنی تشریف ارزانی سے سرفراز فرمائینگے۔تکلیف تو یقیناً ہے مگر برکریماں کارہا دشوار نیست جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۶، ۱۷، ۱۸ ربیع الاول ۹۷ھ مطابق ۱۱/ ۱۲/ ۱۳/ اکتوبر مقرر ہوئی ہیں۔جواب باصواب کیلئے کارڈ ارسال خدمت ہے۔

والسلام مع الکرام سیہ کارننگ آستانہ مدنی خدابخش خادم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

☆☆☆

بریگیڈیر راجہ خورشید احمد۔اسلام آباد

مکرمی و مشفقی ڈاکٹر مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم اکوڑہ خٹک۔السلام علیکم! میری طرف سے آپ کو اعزاز ستارۂ امتیاز ملنے پر دلی مبارکباد قبول ہو۔ یہ صرف رسمی بات نہیں ہے بلکہ آپ جیسے کرم فرماؤں اور دیرینہ دوست کیلئے میری دلی جذبات کی صحیح عکاسی وترجمانی کرتا ہے۔میری دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو نت نئی خوشیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔پُرخلوص جذبات اور نیک تمناؤں کے ساتھ۔

آپ کا مخلص راجہ خورشید احمد، سکندر آباد ملکوال گجرات

☆☆☆

مولانا خیر الامان[1] منگلور سوات

(اعزازی ڈگری پر مبارکباد)

۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء

حضرت جناب مولانا شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید رکھتا ہوں کہ مزاج گرامی باعافیت ہونگے۔سنا ہے کہ سرحد کی حکومت نے علمی اور مذہبی خدمات کے صلہ میں جناب والا کو جو اعزاز پیش کیا ہے جس کی وجہ سے آپ کے متعلقین کو بہت بڑی خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے۔میں اس مبارک موقع پر جناب والا کو اس معمولی پرزہ کی ذریعہ خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں امید ہے قبول فرمائیں گے۔اللہ پاک جناب والا کو اس دینی خدمات کیلئے تادیر زندہ وسلامت رکھے۔آمین

خیر الامان صاحب منگلور سوات

---

[1] دارالعلوم کے نہایت ذی استعداد و جید فاضل شیخ الحدیث اور اساتذہ کے جان نثار، منگلور سوات کے علمی خاندان سے تعلق۔تفصیلی ذکر سمیع الحق کے نام خطوط پر۔

مولانا خیر محمد جالندھری ؒ [1]

(خیر المدارس ملتان)

(۱)

۱۸/۵/۱۳۶۹ھ **(مدارس عربیہ ایک جامع نصاب کی ضرورت اور خد وخال)**

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! مکلف ہوں کہ ایک کاپی نصاب کی ارسال کرتا ہوں (جو ہنوز قابل اطمینان قلبی نہیں) اولین فرصت میں اس کی اصلاح فرمادی جاوے یا مستقل نصاب مرتب فرما کر ممنون فرمایا جائے۔ اس لئے کہ خیر المدارس اور اس جیسے دیگر مدارس عربیہ میں دورِ حاضر کے مناسب ایک جامع نصاب تعلیم عربی مع ہدایات طریقہ تعلیم اور امتحانات کی جلد تجویز ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ جس میں امور ذیل کی خاص رعایت [2] رکھی گئی ہو۔

(۱) مدت تعلیم عربی آٹھ نو سال سے متجاوز نہ ہو۔ (۲) ابتدائی درجات میں خصوصاً باقی میں عموماً کتب ایسی تجویز ہوں جو فن سے مناسبت پیدا کرنے اور استعداد بڑھانے اور اصلاح اخلاق میں خصوصی درجہ رکھتی ہوں۔ (۳) فن ادب میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھی جائے کہ ابتدائی درجات میں عربی لکھنے بولنے کی بآسانی رعایت ہو سکے۔ (۴) قدیم منطق' فلسفہ' کلام کی غیر ضروری کتب کو حذف کر کے اس کی جگہ کتب ضروریہ کو جگہ دی جائے (۵) قرآن مجید کی تعلیم کو ایسی طرح داخلِ درس کیا جاوے کہ اس کے مقاصد سے ایک گونہ مناسبت اور اس کی تبلیغ سے مہارت پیدا ہو جائے۔ (٦) دورِ حاضر کے مسائل پیش آمدہ معاشیات' نظام حکومت' سیاسیات وغیرہ کے متعلقہ کتب کو بھی داخل درس کیا جاوے۔

فقط : خیر محمد

(۲)

۹ رجمادی الاول ۱۳۷۲ھ **(تکثیر سواد اور استفادہ وزیارت کی غرض سے)**

مخدومی المکرم حضرت مولانا صاحب زیدت مساعیکم ومعالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعوت نامہ [3] سے سرفراز فرمایا گیا' یاد آوری کا بہت بہت شکریہ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ میں مقرر وواعظ نہیں ہوں' احباب کے تقاضا پر تکثیرِ سواد کے لئے استفادہ وزیارت کی غرض سے کہیں کہیں حاضر ہوتا ہوں' اگر اس درجہ میں قبول ہو تو حاضری کی سعی کروں گا' ان شاء اللہ تاریخ نوٹ کر لی ہے' امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

والسلام : خیر محمد

---

[1] آپ ۱۸۹۵ء میں بمقام عمروال بلہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد یٰسین سے بریلی میں حدیث کا درس لیا۔ حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جالندھر سے ملتان تشریف لائے۔ مسلک دیوبند کے مسلکہ مدارس کا وفاق وفاق المدارس العربیہ آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ تفصیل کے لئے بزم اشرف کے چراغ ملاحظہ فرمائیں۔

[2] وفاق المدارس کے مجوزہ نصاب میں ان امور کی کچھ رعایت رکھی گئی تاہم اب بھی ان شکایت کی اہمیت اور ضرورت اپنی جگہ برقرار ہے اور علمی حلقوں کو دعوت فکر دے رہی ہے۔ (س)

[3] بسلسلہ شمولیت جلسہ دستار بندی

(۳)

۲۸؍جمادی الآخر ۷۷ھ (امتحان وفاق المدارس کیلئے پرچہ مرتب کرنے کی خواہش)

مخدوم العلماء والفضلاء سیدی حضرت مولانا صاحب دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مکلف ہوں کہ مدرسہ ہذا کے امتحان سالانہ کے لئے ۳ سوالات سنن ابوداؤد شریف کے مرتب فرما کر جوابی لفافہ میں ارسال فرما دیئے جائیں' ممنون رہوں گا۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعا کا طالب ہوں۔

(۴)

۳؍جمادی الآخر ۱۳۷۸ھ (جلسۂ خیر المدارس کی دعوت)

مخدوم العلماء والفضلاء مخدومی المکرم حضرت مولانا صاحب دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! طلب خیریت کے بعد عارض ہوں کہ مدرسہ خیر المدارس کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹'۱۸'۲۰ شعبان ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۸'۲۷ فروری یکم مارچ ۱۹۵۹ء جمعہ' ہفتہ' اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ جناب کی خدمتِ عالیہ میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ تاریخ نوٹ فرما کر جلسہ میں تشریف آوری کا وعدہ فرمالیں۔ شکرگزار ہوں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۵)

۶؍ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ (مولانا شمس الحق افغانی کا مجوزہ نصاب تعلیم)

مخدومنا المکرم حضرت مولانا صاحب دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مدارس عربیہ[1] کی تنظیم کمیٹی کا مرتب کردہ دستور اساسی مع فارم الحاق مدارس بھیجا گیا ہے' ملاحظہ فرما کر رائے گرامی سے مطلع فرمایا جائے۔ آئندہ ۱۶'۱۷؍ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۴-۲۵؍جون ۱۹۵۹ء بدھ' جمعرات کو تنظیم کمیٹی کے اراکین کا دوسرا اجتماع ہونے والا ہے۔ جس میں حضرت مولانا شمس الحق صاحب نصاب تعلیم کا مسودہ پیش فرمادیں گے۔ اگر کوئی مانع قوی نہ ہو تو خصوصی دعوت قبول فرما کر تشریف لے آئیں' ممنون ہوں گا اور تشریف آوری کی ٹرین سے مطلع فرمادیں۔ والسلام

(۶)

۱۸؍ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ (نصاب کمیٹی کے اجلاس کا التواء)

محترم المقام مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! نصاب کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے والے بعض حضرات سفرِ حجاز کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ۱۳؍ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ کو منعقد ہونے والے اجلاس نصاب کمیٹی کو بحکم صدر صاحب مدظلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تاریخ کے تعین سے جناب والا کو دوبارہ دفتر سے اطلاع دی جائے گی۔ والسلام

(۷)

۲۵؍رمضان المبارک۔ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ (وفاق المدارس اور اصلاح مدارس)

بگرامی خدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم عاملہ وفاق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ' جناب والا! مورخہ ۱۹'۲۰ شوال

---

[1] وفاق المدارس العربیہ کے قیام کے ابتدائی دور کی خط وکتابت ہے'یہ رپورٹ اور مجوزہ اصلاحات بعد میں وفاق نے شائع کیں۔ (س)

۱۳۸۳ھ مطابق ۴، ۵ مارچ ۱۹۶۴ء بروز بدھ، جمعرات، مدرسہ خیر المدارس ملتان میں مجلس عاملہ وفاق کا ایک نہایت ضروری اور اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے تا کہ جملہ اراکین عاملہ اس پر غور فرمائیں کہ ملحقہ مدارس اب تک اپنی پرانی رفتار پر چل رہے ہیں۔ اراکین عاملہ کا فرض ہے کہ اس کے اسباب وعلل پر غور کریں اور اسباب مدارس کی راہ میں اگر کچھ مشکلات ہیں تو ان کا حل دریافت کریں اور متفقہ طور پر ایسی کوشش کریں کہ شروع ہونے والے سال میں نمایاں اور موثر کامیابی حاصل ہو سکے۔ اس لئے آغاز سال میں ہی عاملہ کا یہ اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جملہ اراکین مجلس عاملہ اپنے مشاغل دو چار دن چھوڑ کر اس اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔ ایجنڈا مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) گزشتہ اجلاس کی کاروائی کی توثیق۔ (۲) نصاب درجات تخصص اور اس سے متعلق قواعد وضوابط کی منظوری (۳) اصلاح مدارس عربیہ کے سلسلہ میں ایسی مؤثر تدابیر تجویز کرنا جن پر عمل کرنے سے شروع ہونے والے سال میں نمایاں کامیابی حاصل ہو سکے۔ (۴) دیگر امور باجازت صدر۔ والسلام

(۸)

۷ اشوال ۱۳۸۳ھ **(امتحانات وفاق سے متعلق)**

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا بنڈل کاپی اور رجسٹری ابھی تک موصول نہیں ہوئے ہدایات ارسال کرتے وقت تحریراً عرض کیا تھا کہ پچیس ماہ رمضان المبارک ۸۳ھ تک ہر دو اشیاء واپس فرما دیں۔ آج مورخہ ۷ شوال ۸۳ھ ہو چکی ہے اور کوئی ایک چیز بھی موصول نہیں ہوئی۔ ہم نے نتیجہ ۱۵ شوال ۸۳ھ تک انشاء اللہ شائع کرنا ہے۔ وقت انتہائی قلیل ہے اور کام بہت ہے۔ آپ یہ عریضہ ایک تار سمجھیں اور اپنی پہلی فرصت میں ہر دو اشیاء روانہ فرما دیں۔ تا کہ ہم وقت پر سرخرو ہو سکیں۔ اور نتیجہ شائع کیا جا سکے۔ والسلام خیر محمد عفا اللہ عنہ بقلم خود صدر

(۹)

۷ رجمادی الآخر ۱۳۸۵ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء **(مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاس)**

منبع العلم والعمل مخدومی ومکرمی حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اجلاس عاملہ وفاق المدارس عربیہ ملتان ۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ہونا قرار پایا ہے۔ اور متصل بعد میں دو دن مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ یہ اجلاس کئی وجوہ سے اہم ہے۔ اس لئے آپ کی تشریف آوری ضروری کاموں سے بھی ضروری ہے اسی لئے ضرور تشریف لا کر ممنون فرما دیں۔ والسلام

(۱۰)

(بوجہ علالت معذرت)

حضرت مخدومنا زادت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں عرصہ پانچ ماہ سے درد کمر وغیرہ کی وجہ سے بیمار تھا اس وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی، معاف فرمانا۔ اب بھی کچھ تکلیف ہے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ دعا گو ودعا جو خیر محمد از ملتان

(۱۱)

۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء **(وفاق کے دو روزہ اجلاس)**

بگرامی خدمت محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپکا گرامی نامہ مورخہ جمادی الثانی

۱۳۸۶ھ موصول ہوکر کاشف احوال ہوا' جواب ارسال بحضور ہے کہ وفاق المدارس عربیہ کا سالانہ اجلاس شوریٰ کے التواء کیساتھ ہی دوبارہ انعقاد کی اطلاع بھی اسی عریضہ مطبوعہ کارڈ پر تحریر کردی گئی تھی' شاید وہ عریضہ بنظر غائر ملاحظہ نہیں فرمایا گیا۔ اب یہ اجلاس عاملہ مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء بروز پیر اور اجلاس شوریٰ مورخہ یکم شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء بروز منگل مدرسہ خیر المدارس ملتان میں منعقد ہوگا۔ جدید تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ جناب ناظم اعلیٰ صاحب[۱] چونکہ فی الحال قاہرہ تشریف لے جاچکے ہیں اسلئے انکی غالباً غرہ رجب تک واپسی پر سالانہ امتحان کے بارہ میں جناب والا کو اطلاع کردی جائیگی۔ اور آپکی ہر قسم کی دل سے دعا کرتا ہوں۔ خیر محمد عفااللہ عنہ صدر وفاق المدارس

(۱۲)

۱۱ رصفر المظفر ۱۳۹۰ھ (جمعیۃ کے تھانوی" اور مدنی" گروپوں میں مصالحتی کمیٹی)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کل مفتی محمود صاحب یہاں تشریف لائے تھے۔ مختصر گفتگو کے بعد یہ قرار پایا کہ چار ارکان ذیل (مولانا افغانی صاحب' مولانا بنوری صاحب، مولانا عبدالحق' مولانا نافع گل صاحب) کی موجودگی میں دونوں فریق کے تین تین افراد یا کم وبیش ملتان میں جمع ہوں اور ہر فریق اپنی بات بالمشافہ سنائے' پھر چاروں ارکان جو متفقہ فیصلہ دیں[۲] ہم دونوں فریق کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس لئے ماہ مئی کے کسی حصہ میں تاریخ مقرر کرکے دونوں کو بلایا جائے گا' آنجناب اطلاع ثانی پر تشریف لانا منظور فرماویں' ضرور منظور فرماویں۔ والسلام

(۱۳)

۴ رصفر ۱۳۹۶ھ (از مولانا محمد شریف جالندھری)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، بعد از طلب خیریت عارض ہوں کہ مدرسہ خیر المدارس کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷۔۱۸۔۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۔۲۰۔۲۱ مارچ ۱۹۷۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں جناب والا کی تشریف آوری ضروری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ منظور فرماکر مشکور فرمائیں۔ والسلام

احقر محمد شریف[۳] (مہتمم مدرسہ خیر المدارس رجسٹرڈ ملتان شہر)

---

۱ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (س)

۲ علماء دیوبند کے باہمی اختلاف اور سیاسی افتراق کے سلسلہ میں مصالحت اور مفاہمت کرانے سے تعلق

۳ مولانا جالندھری کے فرزند رشید اور جانشین ہمارے فاضل نوجوان عالم مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کے والد ماجد"

دامانی کاتب سرحدی[1] دارالعلوم دیوبند

۱۴/اگست ۱۹۶۲ء (مولانا فخر الدین احمد اور مولانا اسعد مدنی قاری اصغر علی کے تسلیمات)

مکرم محترم موقر با افتخار حضرت مولانا صاحب دام مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ والا نامہ بوقت سعید ملا حال معلوم ہوا یاد آوری باعث اعزاز اور سرور ہوئی شکریہ کرتا ہوں۔ ذرہ بے مقدار کی دستگیری اور تشفی فرمائی۔ بجا ہے بجز صبر چارہ وعلاج کیا۔ یہاں باہمہ وجوہ خیریت ہے۔ جناب قاری صاحب[2] اور حضرت شیخ الحدیث صاحب[3] کی خدمت میں بصد احترام سلام پیش کر دیئے۔ جواب میں بہت بہت سلام فرمایا۔ خصوصاً شیخ الحدیث صاحب نے مزید ارشاد فرمایا کہ میں آپ کی نیک دعاؤں کا زیادہ محتاج ہوں۔ صاحبزادہ مولانا سید اسعد صاحب کو بھی با احترام سلام پیش کر دیئے آپ کو بھی جواب میں بہت بہت سلام فرمائے۔ خیریت معلوم فرمائی تھی۔ صاحبزادہ ارشد صاحب[4] کو بھی سلام پہونچا دیئے۔ وہ بھی سلام لکھواتے ہیں۔ اور مولانا سمیع الحق صاحب کی جانب سے تمام حضرات کو سلام پہنچایا ہے۔ کوئی جدید بات قابل شنود نہیں کہ عرض کروں۔ دعا کی درخواست پر ختم کرتا ہوں۔ اور مولوی سمیع الحق صاحب کو بھی سلام نیاز مسنون فرما دیجیے گا۔ اگر دوسرے واقف کار ہوں۔ ان کی خدمت میں بھی سلام عرض کرتا ہوں۔ دامانی کاتب سرحدی دارالعلوم دیوبند

☆☆☆

مولانا محمد ذاکر صاحب ؒ[5] جامعہ محمدی جھنگ

۱۶/۴/۸۱ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء (تنظیم علماء اہل سنت ○ اتحاد وقت کی ضرورت)

ہمدرد ملت، بہی خواہ تعلیمات اسلامیہ محترم صدر مدرس صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۸۰ھ موافق ۱۴ مئی ۶۱ء جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ (مغربی پاکستان) کے زیر اہتمام "موتمر تعلیمات اسلامیہ عربی پاکستان" کا اجلاس عام منعقد ہوا۔ جسمیں چند نہایت اہم اور تقاضائے وقت کے پیش نظر اشد ضروری تجاویز پاس ہوئیں۔ جن کی تفصیلات جامعہ کے ترجمان ماہنامہ "الجامعہ" اگست ۶۱ء موتمر نمبر میں شائع کی گئی ہیں اور اس کی ایک کاپی جناب کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے۔ منجملہ قراردادوں کا ایک نہایت اہم قرارداد "تنظیم علماء اہلسنت" کی طرف خصوصیت سے توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ عصر حاضر کے دینی، علمی تقاضوں سے آپ باخبر ہیں۔ بالخصوص لادین عناصر علماء کرام کے باہمی اختلافات اور نزاعات سے جس قدر غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ سے مخفی نہیں ہے۔ اس دور پر فتن میں نہایت ضروری ہے کہ حضرات علماء کرام اپنے فروعی اختلافات کو ختم کر کے سر جوڑ کر بیٹھیں اور باہمی اتحاد و تعاون سے ملی مسائل پر غور فرمائیں۔ جامعہ کی طرف سے اتحاد و اتفاق اور اعتدال و وسعت نظری کی دعوت عرصہ دراز سے دی جا رہی ہے۔ مگر اب اسے عملی صورت میں ملت کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ جس کیلئے خاص توقعات کیساتھ اور جناب کے بلند اسلامی جذبہ کے پیش نظر اس تنظیم میں جناب کا نام نامی منتخب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جناب کو اس سے کلی اتفاق ہوگا۔ اور اپنے زریں مشوروں اور اسکے متعلق طریق کار سے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام خیر اندیش محمد ذاکر ناظم عمومی

---

[1] حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی اور مولانا اسعد مدنی کے خادم خاص خانقاہ مدنی کی رونق۔ [2] حضرت قاری اصغر علی صاحب۔

[3] غالباً مولانا فخر الدین احمد شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند مراد ہیں۔ [4] حضرت مدنیؒ کے صاحبزادہ

[5] ممتاز بزرگ عالم جامعہ کے بانی علاقہ سے ایم این اے بھی منتخب ہوئے۔ ماہنامہ الجامعہ کے بانی مدیر وسعت نظر اور رواداری کے قائل رہے۔ انکے بعد انکے صاحبزادہ قومی اسمبلی کے رکن بنتے رہے۔ علاقہ کا بااثر علمی اور سیاسی خاندان ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو

وزیر اعظم پرائم منسٹر ہاؤس راولپنڈی

(۱)

(پرائم منسٹر ہاؤس راولپنڈی تہنیت عید)

عیدالفطر کے موقعہ پر میں آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ یہ عید ہم سب کے لئے خوشیوں کا پیام لائے۔

ذوالفقار علی بھٹو

(۲)

۱۲/ اکتوبر ۱۹۷۲ء

عید مبارک

ذوالفقار علی بھٹو ایوان وزیر اعظم راولپنڈی

☆☆☆

مولانا رحیم اللہ باچہ صاحب[۱] اضاخیل بالا

(۱)

۱۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ

بگرامی خدمت حضرت جناب مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت از ہر دو طرفین نیک خیر باد عرض آنکہ چونکہ بندہ آج عذراً خود آنے اور حاضر ہونے سے مجبور ہے۔ اسلئے حامل رقعہ حاضر خدمت ہے۔ عرض یہ ہے کہ ہمارے جمعیت کے دو نفر مسمی اول خان، مسمی ملک محبوب خان نوشہرہ حوالات میں تقریباً دو ہفتہ سے بند ہیں۔ اور تقریباً ہر دونوں بیمار تھے اور ہر دونوں بے گناہ بھی ہیں۔ اور آپ صاحبان کے اور ہمارے پورے دل سے بھی مہربان و معتقد ہیں۔ لہٰذا آپ صاحبان بذریعہ سفارشی خط اور بذریعہ ٹیلیفون اے۔ سی نوشہرہ کو عرض فرمادیں تاکہ اِن دونوں کا ضمانت بروز پیر ہو جائے۔ اور بقایا مقدمہ سے بھی بری ہو جائے۔ انکے ساتھ تیسرا نفر مسمیٰ ملک فوجون بھی بے گناہ بند تھا۔ اُنکا ضمانت ۲۱/ جون ۱۹۷۵ء پر ہو گیا۔

فقط والسلام تابعدار شاگرد

بندہ رحیم اللہ عفی عنہ

---

[۱] اضاخیل بالا کے روحانی خاندان سے تعلق۔ سادگی، تقویٰ، اخلاص للّٰہیت کا پیکر مجسم فرشتہ صفت انسان، اسلاف کا نمونہ دارالعلوم حقانیہ سے اپنے بھائیوں سمیت تحصیل علم کیا اپنے شیخ شیخ الحدیثؒ کے فدائی جان نثار، ان کے بھائی مولانا نثار اللہ بادشاہ حقانی صاحب بھی ان کے قدم بہ قدم اور ایں خانہ ہمہ آفتاب کے مصداق ہیں۔ اللہ نے دارالعلوم الاسلامیہ کے نام سے گاؤں میں ایک اہم ادارہ چلانے کی توفیق دی۔ دو ایک سال سے بینائی سے محرومی مزید رفع درجات کا ذریعہ بنی۔ اور حالت نقاہت وضعف میں بھی اپنے مدرسہ کے لئے تگ و دو اور اپنے احباب و اساتذہ اور ہم ناچیزوں کے پرسان حال میں لگے رہتے ہیں۔ خطوط جیسے بھی سیدھے سادے ہیں مگر ایک نمونہ سلف انسان کے یادگار کے طور پر شامل کئے گئے ہیں۔

(۲)

۷ر مئی ۱۹۷۰ء

بگرامی خدمت حضرت جناب مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دام اقبالہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت از ہر دو طرفین نیک نصیب باد۔ عرض آنکہ ہمارے بیپر ملز امان گڑھ کے منیجر جناب مکاتی صاحب نے بیپر ملز امان گڑھ میں مدرسہ تعلیم القرآن درس قرآن مجید یکم مئی یوم جمعہ شریف ۵ وقت کی نماز جمعہ کے بعد شروع کیا ہے۔ جس کا افتتاح آپ صاحبان کا تابعدار شاگرد برادرم نثاراللہ طالب علم دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے ہمارے لئے کر دیا۔ افتتاح سے پہلے چائی نوش ومٹھائی کھلایا۔ پھر افتتاح کے وقت پہلے برادرم فرمان اللہ نے تلاوت قرآن مجید فرمایا۔ پھر برادرم نثاراللہ نے تلاوت قرآن مجید سورۃ اقرأ باسم ربک الذی سے قدرے تلاوت فرمایا۔ پھر دو بچوں طالب علموں کے ساتھ ایک کے ساتھ قاعدہ ا، ب، ت، ث، ج، ح، سے ی، ے تک پڑھایا۔ اور دوسرے کے ساتھ ایک پارے میں ایک آیات پڑھایا۔ اسی طرح افتتاح درس قرآن مجید ہوگیا۔ پھر مبارکی اُنکو دیدیا۔ چونکہ اُنہوں نے بندہ کو کسی بلوانے کا نہیں کہا تھا۔ اور نہ مجھے اُنکا ایسا کوئی انتظام معلوم تھا۔ اس لئے بندہ آپ کو مدعو نہ کیا نثاراللہ، فرمان اللہ احسان اللہ عاشق احمد ان چاروں کو بندہ نے خود اپنی طرف سے حاضر کئے تھے۔ نثاراللہ نے آخر میں اُردو میں اُنکو ترغیب قرآن مجید کے لئے قدرے وعظ بھی کیا جو حاضر تھے پورے مؤثر اور خوش ہوں گے مکاتی صاحب خود حاضر نہ تھے۔ صرف ۵ نفر پڑھے آدمی اور تقریباً ۳۵ عدد طلبا لڑکے لڑکیاں افتتاح میں شریک تھے۔ ۶ ر مئی ۷۰ء تک تعداد ۱۲۲ طلباء تک پہنچ گیا۔ چونکہ بندہ کو پورا تجربہ نہیں ہے۔ اسلئے آپ صاحبان بندہ کو اس بچوں کیلئے نصاب درس قرآن مجید تحریر فرما کر ارسال فرمادیں۔ دیگر آپ صاحبان بندہ کو یہ تحریر فرمادیں۔ کہ اس درس کو درس قرآن مجید نام رکھنا چاہیے یا مدرسہ تعلیم القرآن نام چاہیے۔ یا آپ صاحبان کوئی نام مقرر اور پسند فرما کر تحریر فرما کر ارسال فرمادیں۔ حالاً ۵ ر بجے سے ۲ گھنٹے ۷ ر بجے شام تک درس قرآن مجید ہوتا ہے۔ دیگر نثاراللہ کے افتتاح پر ہمارا ایسا تسلی ہوا گویا کہ آپ صاحبان نے ہمارے لئے اِس درس کا افتتاح کر دیا۔ اور بندہ کو آپ جملہ صاحبان دُعا فرماتے رہینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو کماحقہ پڑھانے کا اِس درس کا طاقت وتوفیق وفراغت صحت عطا فرمادیں۔ اور جملہ بچے کامیاب ہوتے رہیں۔ اور بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ شوق وفہم فکر عطا فرمادیں آمین۔ اگر آپ صاحبان بہتر سمجھتے ہیں تو مکاتی صاحب کو مدرسے کا مبارکی ارسال فرمادیں۔ اور آپ صاحبان کو جو دعوت افتتاح نہیں کیا ہے۔ اسکا گلہ بھی اُنکو تحریر فرمادیں۔ تاکہ آئندہ کیلئے امتحان وترغیب دینے کیلئے آپ صاحبان کو مدعو فرماتے رہیں۔ جملہ ناظمان ومدرسین مولانا گل رحمان صاحب وغیرہ کو دعا وسلام عرض ہے۔ خط طویل ہونا بندہ کی کم علمی ہے۔ معافی فرمادیں۔ فقط والسلام بندہ تابعدار شاگرد رحیم اللہ اضاخیل

☆☆☆

مولانا رشید الدین[1] مرادآبادی یوپی

(مرادآباد کے فسادات ○ مولانا سمیع الحق کا سفر چین)

۳۰ ر ستمبر ۱۹۸۰ء

حضرت المحترم زیدت عنایاتکم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: مزاج گرامی ! ا۔ جناب سے رخصت ہو کر پروگرام کے مطابق کراچی، کوئٹہ، دین پور شریف، ملتان، ساہیوال اور لاہور ہوتا ہوا ۱۷ ر ستمبر کو الحمدللہ آپ حضرات کی دعاؤں سے بعافیت تمام دیوبند پہنچا۔

---

[1] مولانا مرحوم ایک برگزیدہ فعال اور سرگرم علمی اور روحانی شخصیت حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے داماد جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد انڈیا کے سربراہ۔ (س)

۲۔ دارالعلوم دیوبند ۲۰ رشوال سے کھل گیا تھا۔ مگر طلباء کے کچھ مطالبات چل رہے تھے جو گزشتہ ہفتہ، مدرسین، طلباء اور اہتمام کے درمیان مصالحت کی صورت میں طے ہو گئے۔ مگر ابھی تعلیم نہیں شروع ہوئی ہے ممکن ہے کہ عیدالاضحیٰ کے بعد شروع ہو۔

۳۔ مرادآباد کے حالات الحمدللہ قابو میں ہیں۔ گزشتہ ہفتہ بھائی اسعد[1] صاحب مدظلہ کے ہمراہ مرادآباد جانا ہوا تھا مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان بہت ہوا کیونکہ مسلح پولیس نے اپنے ظلم اور تشدد کا شکار بنایا۔ جو آر۔ ایس۔ ایس اور جن سنگھ کے آلۂ کار ہیں۔ عدالتی تحقیقات ہو رہی ہے انشاء اللہ اسکے بہتر نتائج نکلیں گے۔ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہندوستان کو جنونیوں سے پاک کرے۔ امین،

۴۔ آپ حضرات نے اس سفر میں احقر کیساتھ جس محبت اور خلوص کا معاملہ فرمایا ہے اسکے نقوش کالجر ہیں۔ بالخصوص آپکی بزرگانہ شفقت نے تو دل میں گھر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو صحت اور عافیت کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت کے لئے تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین،

۵۔ مولانا سمیع الحق صاحب غالباً چین[2] کے دورے سے بعافیت واپس آ چکے ہونگے۔ خدا کرے کامیاب لوٹے ہوں۔ اللہ تعالیٰ افضل جہاد پر عمل کی توفیق سے نوازے آمین۔ سلام فرمادیں۔

۶۔ مولانا مجاہد صاحب سے اگر ملاقات ہو اور یاد رہے تو سلام فرمادیں۔ مدرسہ کے اساتذہ، واقفین اور پرسان احوال حضرات سے سلام فرمادیں۔ نیز دعاؤں میں یاد رکھیں بہت زیادہ محتاج ہوں۔ خدا کرے جناب کا مزاج بخیر ہو۔

فقط والسلام طالب دعا احقر رشید الدین

۳۰ رستمبر ۸۰ء

☆☆☆

ڈاکٹر رضی الدین صدیقی[3]

وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی

۱۵ رمارچ ۱۹۵۷ء (سائنس کانفرنس کی وجہ سے شرکت سے معذرت)

مکرمی و محترمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ مورخہ ۵ رمارچ شرف صدور لایا۔ یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا جلسہ دستار بندی ۱۷ رمارچ کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس مبارک و مسعود موقع پر میں ضرور حاضر ہوتا لیکن سائنس کانفرنس کے کاروبار کے ضمن میں میری موجودگی یونیورسٹی میں ضروری ہے۔ امید ہے جناب والا میری عدم حاضری کو معاف فرمائیں گے اس موقع پر جبکہ عمارت کا افتتاح ہو رہا ہے میں جناب والا کی خدمت میں ہدیہ تبریک گزارنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

نیازمند رضی الدین صدیقی

---

[1] مولانا محمد اسعد مدنی مرحوم۔

[2] حکومت چین کی دعوت پر پاکستان سے علماء کا ایک چار رکنی وفد چین گیا دنیائے اسلام سے رابطوں کے سلسلہ میں یہ کیمونسٹ چین کی پہلی کوشش تھی اور آہنی حصاروں میں بند چین کا یہ پہلا دروازہ اس وفد کے دورہ کے ذریعہ کھولا گیا وفد کو وی وی آئی پی پروٹوکول دیا گیا اور چین کے کلیدی شخصیات سے ملاقاتیں کروائی گئیں اور وفد اقصائے چین میں چینی ترکستان (سنکیانگ۔ ارومچی) کے مسلم علاقوں میں بھی گیا ناچیز کے اس دورے کی طرف اشارہ ہے۔

[3] مشہور سکالر فلسفی محقق سائنسدان۔

محمد رفیع الدین[1]

آدم جی پیپر بورڈ امان گڑھ نوشہرہ

۲۲/اگست ۱۹۸۱ء (میڈل ستارۂ امتیاز پر مبارکباد)

محترمی مولانا عبدالحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امسال یوم آزادی پر حکومت کی طرف سے آپ کو ستارہ امتیاز کا اعزاز ملنے پر دلی مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔آپ نے دینی علوم کی ترویج اور دینی امور میں رہنمائی کے لئے جس طرح اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے یہ خاص وعام پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ کوئی دنیوی اعزاز یا انعام آپ کی دیرینہ اور گراں قدر خدمات کا صحیح بدل ہو ہی نہیں سکتا البتہ اس کا صحیح اجر تو خدا تعالیٰ ہی عطا کریگا۔بہرحال اس اعزاز کے ملنے پر ہمیں بے حد خوشی ہوئی چونکہ اس سے آپکی بے لوث خدمات کا حکومت اور قوم کی طرف سے ایک طرح کے اعتراف کا اظہار ہوتا ہے۔خدا سے دعا ہے کہ آپ کو صحت اور طویل عمر عطا ہوتا کہ آپ کی خدمت سے لوگ مستفید ہوتے رہیں۔گزشتہ دو ہفتوں سے نوشہرہ میں غیر موجودگی کی بناء پر تہنیتی خط لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔

فقط دعا کا طالب محمد رفیع الدین

☆☆☆

مولانا محمد رمضان علوی[2] گلشن آباد راولپنڈی

(۱)

۵شعبان ۱۳۸۸ھ ۱۲۸ کتوبر ۱۹۶۸ء (لخت جگر بیٹی (زینب) کی تعزیت)

مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔طالب خیر مع الخیر بندہ قریباً نصف ماہ غریب خانہ رہا۔واپس آیا تو کل دارالعلوم عثمانیہ میں حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کی زبانی حادثۂ عظیمہ کی خبر ہوئی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔حضرت کی لخت جگر۔پھر سب اولاد سے پیاری اور اچانک چند منٹوں میں داغ مفارقت بوڑھے باپ کو دیکر رخصت ہونے والی تو یقیناً ایک شہادت کے درجہ میں ہے لیکن بتقاضائے بشریت اقارب اور پسماندگان کو جو صدمہ ہے اس کے لیے خالق حقیقی سے ہی دعا ہے کہ وہی صبر دیوے۔جس نے دیا ہے درد وہی دوا دے۔اور مرحومہ ومغفورہ کو اپنے جوار رحمت میں دار علیین میں جگہ نصیب فرما کر اپنی رحمت کی چادر میں لے لے۔سب پسماندگان خصوصاً آپ کو صبر عطاء فرما دے۔وارثان انبیاء کے سامنے حضرت زینبؓ،حضرت رقیہؓ،حضرت ام کلثومؓ،حضرت فاطمہؓ کی جدائی بھی ہے۔حضرت قاسمؓ،حضرت طیبؓ،حضرت طاہرؓ اور آخر میں وانا بفراقک لمحزونون یا ابراھیم (او کما قال) کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ تسلی دل کے لیے یہ سامان ہے اصل اللہ کی طرف سے معافی ہے۔برادرم مولینا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد مضمون واحد۔ والسلام...... احقر محمد رمضان علوی جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی

---

[1] آدم جی طرا امان گڑھ نوشہرہ کے جنرل منیجر جناب میکاتی صاحب مرحوم کا شیخ الحدیث اور دارالعلوم سے والہانہ تعلق تھا بڑی خدمات انجام دیں۔ان کے بعد مکتوب نگار نے مل کی ذمہ داری سنبھالی اور یہ تعلق قائم رکھا اور آخر تک نباہ رہے ہیں۔

[2] مولانا محمد رمضان علوی بھیرہ کے جید عالم،راولپنڈی جامع مسجد گلشن آباد کے خطیب دارالعلوم حقانیہ کے ترقی میں اپنے رفقاء قاری محمد امینؒ وغیرہ کی طرح کوشاں،مشہور صاحب تحریر وصحافت مولانا سعید الرحمٰن علویؒ مرحوم کے والد۔

(۲)

۱۰ دسمبر ۱۹۷۶ء

(والدہ مرحومہ کی تعزیت)

مخدومی المکرم حضرت اقدس قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض احباب سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس کی والدہ صاحبہؒ اس دارفانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحومہ ومغفورہ کی تقصیرات معاف فرماتے ہوئے اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمادے اور آپ کو اس حادثہ فاجعہ کے برداشت کی توفیق عطاء فرمادے میرے قبلہ: یہ درست ہے کہ مرحومہ سن رسیدہ بھی ہونگی اور فرمان خداوندی کل نفس ذائقۃ الموت بھی حق ہے لیکن بزرگوں کا سایہ رحمت خداوندی ہوتا ہے اس سے محرومی ہوگئی۔ نیز والدہ جس بے تکلفی سے اپنی اولاد کو بلاتی ہے وہ اسی کا حصہ ہوتا ہے اولاد کو وہ حلاوت کسی دوسری جگہ نصیب نہیں ہوتی۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نوراللہ مرقدہ کی والدہ کا وصال ہوا تو پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور فرماتے تھے آہ۔ آج مجھے "شبیر" کہہ کر بلانے والا کوئی نہیں رہا مکرر دعا ہے اللہ انکو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمادے اور آپ جملہ حضرات کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ افسوس کہ بروقت علم نہ ہوسکا۔ جنازہ میں شمولیت کی سعادت سے محروم رہا۔ چند دنوں تک حاضری کی سعی کرونگا۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے اور مضمون واحد

والسلام　　احقر ابوسعید رمضان علوی

☆☆☆

قاضی محمد زاہد الحسینی[1]
کیمبلپور اٹک شہر

(۱)

۱۲/۱۲ [2]

(دیوبند بھیجا گیا خط)

مکرمی ومحترمی ومعظمی زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھ کو پہلے یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ دیوبند پہونچ چکے ہیں بعد میں یہ مسموع خلاف واقع ثابت ہوا آپ ازراہ کرم اپنی خیریت اور دیگر کارلائقہ سے یاد فرمادیں۔ اگر جناب کو کسی وقت شمس آباد رونق افروز ہونے کی تکلیف دی جائے تو کیا چند گھنٹوں کیلئے منظور فرمادیں گے؟ کارلائقہ ودعوات صالحہ سے یاد فرمادیں۔ حلقہ متعلقین واحباب میں سلام عرض ہے۔

والسلام محمد زاہد

---

[1] حضرت قاضی صاحب قدس سرہ دارالعلوم دیوبند کے اجلہ فضلاء میں سے اور حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی شخصیت میں ڈوبے ہوئے عاشق زار حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ اجل جامعہ مدینہ اٹک ماہنامہ الارشاد اور اٹک میں دارالاشاعۃ والتبلیغ شمس آباد اٹک کے بانی، ساری عمر دعوت وارشاد روحانی اصلاح کے ساتھ قرآن کریم کے درس وتدریس کا مشغلہ عشق کی حد تک جاری رہا۔ صاحبزادگان میں مولانا ارشد الحسینی، مولانا راشد الحسینی، مولانا ابراہیم تا قب سب بھائی حقانیہ کے چشمۂ فیض سے فیضیاب ہیں۔

[2] خط پر سن درج نہیں لیکن مکتوب کا تعلق قیام پاکستان سے قبل مکتوب الیہ کے زمانہ تدریس دیوبند سے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ان مکتوبات میں پہلا خط ہے۔ خط کے پیڈ پر دارالاشاعۃ والتبلیغ شمس آباد اٹک (ہند) اور قاضی محمد زاہد الحسینی (فاضل دیوبند) مولوی فاضل لکھا ہوا ہے)

(۲)

۱۳ مارچ ۱۹۵۷ء (معارف کا سرچشمہ)

محترم العلماء حضرت مولانا صاحب زید مجدکم سلام مسنون، افتخار نامہ نے سرفراز فرمایا اللہ تعالیٰ آپکی اس جدو جہد کو ملت اور وطن کیلئے معارف کا سرچشمہ فرمادیں۔ آمین، اگر میری صحت درست رہی تو ان شاء اللہ اس تقریب مبارک[1] پر حاضر ہوسکونگا۔ فراغت پر معارف القرآن کے متعلق آپکی گرامی رائے کا بے چینی سے انتظار ہے۔ احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام مخلص خادم قاضی محمد زاہد الحسینی ایبٹ آباد

(۳)

۲۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء (دارالعلوم حقانیہ کا اولین خادم)

محترمی ومکرمی زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عرض آنکہ گرامی نامہ باعث شرف ہوا۔ افسوس ہے کہ میں آج اور کل بہت زیادہ مصروف ہوں ورنہ ضرور اس مقدس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا۔ امید ہے کہ جناب کو اس بات میں میرے ساتھ پورا اتفاق ہوگا کہ دارالعلوم حقانیہ کا اولین خادم ہونے کا شرف اس سیہ کار کو بھی حاصل ہے اور انشاء اللہ حاصل رہیگا۔ مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دینی مدارس کو ابدی استقلال عطا فرمادے جن سے اس لادینی کے دور میں دینی فہم کی اشاعت ہورہی ہے ان شاء اللہ جنوری ۵۶ء میں حاضر ہونگا۔ حضرت مولانا محمد ہاروت صاحب[2] مولانا سمیع الحق صاحب اور جناب کے مخلص جفاکش ناظم صاحب[3] کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام مخلص محمد زاہد الحسینی ایبٹ آباد

(۴)

۱۹ رشوال ۸۳ھ مطابق ۴ رمارچ ۶۴ء (جامعہ مدینہ کا آغاز)

محترمی ومکرمی زید مجدکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرض آنکہ، جناب معلوم فرما کر خوش ہونگے کہ اس سیہ کار نے یہاں پر بھی دینی تعلیمات کا سلسلہ شروع کردیا ہے جس کیلئے امسال ایسے مدرس صاحب کی خدمات کی ضرورت ہے جو شرح جامی، قطبی، کنزالدقائق وغیرھا، نصاب نظامی کی ابتدائی کتابوں کی تدریس اردو اور پشتو میں کرسکیں۔ اگر جناب کے تربیت یافتہ علماء میں سے کوئی محترم ہوں تو انکے مشاہرہ وغیرہ شروط سے مطلع فرمادیں۔ اتنا ضروری عرض ہے کہ عقائد میں نہ غالی ہوں اور نہ ہی بدعت پسند، بلکہ اکابر کے عقائد پر کاربند ہوں۔ دعا بھی فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس سیہ کار سے بھی کوئی دینی خدمت لیکر ذریعہ نجات اُخروی فرمادیں۔

والسلام مخلص خادم قاضی محمد زاہد الحسینی جامعہ مدینہ کیمبل پور

(۵)

۱۳ ستمبر ۱۹۶۷ء

محترم الاکابر والاصاغر دامت برکاتکم ! یادفرمائی کا شکریہ، انشاء اللہ اس بابرکت تقریب میں کچھ وقت کیلئے حاضر ہونگا۔

والسلام محتاج دعا، قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ، کیمبل پور

---

[1] غالباً دارالعلوم کا سالانہ جلسہ دستار بندی [2] مدرس دارالعلوم حقانیہ [3] مولانا سلطان محمود مغفور ومرحوم

(۶)

۱۲/جولائی ۱۹۶۹ء (مولانا اسعد مدنی ○ سفر پشاور)

محترم المقام شیخ الحدیث صاحب زید مجدکم، سلام مسنون! آج اخبارات سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی دامت برکاتہم ۱۵رجولائی کو پشاور تھوڑی دیر کیلئے قیام فرما ہوں گے۔ آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی بااعتماد اطلاع ہو تو مجھے پورے پروگرام سے مطلع فرمادیں۔ ممنون ہونگا۔ سب پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون۔ طالب دعا محمد زاہد الحسینی کیمبل پور

(۷)

۱۵ر رجب ۱۳۹۰ھ (خادم ہر خدمت کیلئے حاضر ہے)

محترمی و مکرمی زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض آنکہ گرامی نامہ باعث اعزاز ہوا، شکریہ، یہ خادم ہر خدمت کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ کارلائقہ و دعوات صالحہ سے یاد فرمادیں۔ واپسی عریضہ سے آپ نے نادم فرمایا۔ آئندہ مجھے معذور سمجھا کریں۔

والسلام مخلص خادم قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ

(۸)

۲۲ ذی الحجہ ۹۰ھ مطابق ۱۹ فروری (کسی کی ضمانت)

محترم العلماء زبدۃ الصلحاء دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ دستی باعث شرف ہوا تھا۔ ارادہ یہ تھا کہ ۱۴ رفروری کو پشاور جاتے ہوئے نیاز حاصل کرلونگا مگر وقت کی کمی کی وجہ سے آتے جاتے بھی زیارت نہ کرسکا جس کا افسوس ہے۔ مولوی حمد اللہ صاحب سے ایک واقف کار نے ملاقات کی وہ بار بار ضمانت کیلئے کہتے ہیں۔ ضمانت کے بارے میں یہاں کے دوست تو کچھ اعانت نہیں کرسکیں گے جیسا کہ میں نے ان طلباء کرام سے زبانی عرض کردیا تھا۔ زیادہ خیریت ہے۔ دعاؤں کا طالب ہوں۔ والسلام مخلص طالب دعا محمد زاہد الحسینی غفرلہ

(۹)

۱۵/جون ۱۹۷۱ء (ماہنامہ الارشاد کا اجراء)

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عرض آنکہ چند دیندار احباب کی کوشش سے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے درس قرآن مجید اور درس حدیث اور دیگر دینی تقاریر کی اشاعت کیلئے ایک رسالہ الارشاد ماہنامہ جاری کردیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبولیت حاصل کررہا ہے۔ آج کی ڈاک سے اسکے دو نمبر ارسال خدمت ہیں۔ جناب از راہ کرم چند کلمات دعائیہ سے سرفراز فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے اکابر کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

والسلام حافظ محمد سلیم ایف اے ناظم الارشاد کیمبل پور (برائے قاضی زاہد الحسینی صاحب)

(۱۰)

۲۲/اکتوبر ۱۹۷۳ء (دعوت شمولیت)

محترم العلماء قدوۃ الصلحاء جناب شیخ الحدیث صاحب زید مجدکم و فضلکم! بعد اہداء ما وجب! گرامی نامہ باعث عزت افزائی ہوا جناب نے کیمبل پور تشریف لانے کا وعدہ فرما کر خدام پر احسان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ کیساتھ حیات طویلہ عطا فرمادیں تا کہ ہم جیسے نااہل

جناب جیسے بزرگوں کی سرپرستی میں دین کا کام کرسکیں۔ ۱۰ر نومبر سے چند دن پہلے انشاء اللہ میں خود حاضر خدمت ہو کر آمد و رفت کی تفصیلات عرض کردونگا۔ اکابر کی خدمت میں سلام مسنون عزیزوں کو دعا۔ والسلام مخلص طالب دعا محمد زاہد الحسینی

(۱۱)

۴ رمضان المبارک ۹۴ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۷۴ء (عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مساعی)

محترم العلماء قدوۃ الصلحاء استاذ الاساتذہ جناب شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عرض آنکہ، امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے دعا ہے کہ خداوند قدوس ہم اصاغر کی راہنمائی کیلئے اکابر کو تادیر سلامت با کرامت رکھے۔ آمین، عقیدہ ختم نبوت[۱] کو پاکستان میں ابدی تحفظ قانونی شکل میں دینے کیلئے جناب نے جو مساعی فرمائی ہے ساری امت کی طرف سے آپ اسکے لئے شکریہ کے مستحق ہیں اس گناہ گار کی طرف سے بھی ہدیہ مبارک قبول فرمادیں۔ احقر کا اور احقر کے سب احباب کا مدت سے یہ تقاضا ہے کہ کسی وقت جناب چندمنٹ جامعہ مدنیہ کیلئے عنایت فرمادیں اسکے لیے احقر کی ایک درخواست پیش کی جاتی ہے کہ اگر جناب شوال کے دوسرے عشرہ میں کسی بھی دن کسی بھی وقت تھوڑی دیر کیلئے قدم رنجہ فرمادیں تو خوش قسمتی ہوگی میری دلی تمنا ہے کہ یہ تعلیمی سال آپ کی دعا سے شروع کیا جائے۔ ہم گنہگار اور نا اہل اگرچہ اس شرف کو حاصل کرنے کے قابل تو نہیں مگر جس ذات عالی سے جامعہ مدنیہ کو انتساب کا شرف حاصل ہے اسکے پیش نظر سے ہم نے یہ جرات کی اور اس درخواست کی منظوری کی امید ہے۔ جناب صاحبزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر احباب وغیرہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام محتاج دعا محمد زاہد الحسینی غفرلہ

(۱۲)

۷ نومبر ۷۴ء

محترمی و مکرمی جناب شیخ الحدیث صاحب زید مجدہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آداب خادمانہ کے بعد عرض آنکہ، انشاء اللہ ۱۰ر نومبر بروز اتوار صبح آٹھ نو بجے تک ہمارے مدرسہ کا ایک مدرس مولوی لال خان صاحب جناب کی خدمت میں پہنچ جائیں گے اور جناب کی ہمرکابی میں کیمبل پور آئیں گے۔ بزرگوں کی خدمت میں سلام مسنون عزیزوں کو دعا۔ والسلام مخلص دعا طلب محمد زاہد الحسینی کیمبل پور

(۱۳)

۱۸ اپریل ۷۵ء (مولانا عبیداللہ انور کی آمد اٹک)

محترمی و محترم العلماء والفضلاء دامت برکاتہم السامیۃ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہ گناہ گار مورخہ ۶ راپریل بعد از ظہر حاضر خدمت ہوا تھا مگر براہ راست حاضری کا موقع نہ ملا۔ ایک درخواست زبانی طور پر محترم المقام مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں پیش کرآیا تھا کہ حضرت مولانا عبیداللہ انور[۲] صاحب دامت برکاتہم انشاء اللہ ۲۶ راپریل کو یہاں رونق افروز ہورہے ہیں۔ جلسہ وغیرہ کا کوئی پروگرام نہیں اگر جناب بھی کرم نوازی فرماتے ہوئے ۲۶ راپریل بروز ہفتہ صبح دس گیارہ بجے تک تشریف لے آئیں اور صبح کا ما حضر حضرت کیساتھ تناول فرما کر نماز ظہر تک یہاں ہی قیام فرمادیں تو احقر کی سعادت مندی ہوگی۔ امید ہے اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمائی جائیگی۔ احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام مخلص طالب دعا زاہد الحسینی

---

[۱] قادیانیوں کے بارہ میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کے سلسلہ میں۔ [۲] جانشین شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری۔

(۱۴)

۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء (حضرت مدنی کے بارہ میں مودودیوں کی سازش اور نوائے وقت کی ہرزہ سرائی)

محترمی ومکرمی زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عرض آنکہ مورخہ ۲۶ اپریل کو حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے۔ الحمدللہ سارا دن پرنور رہا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو دوامی بنائیں۔ آمین، آپکا پرخلوص سلام حضرت کو پیش کر دیا گیا۔ جواباً سلام فرمایا اور دعائے صحت فرمائی۔ شاید جناب کو معلوم ہو کہ ایک خاص سازش کے ماتحت (جسمیں مودودیوں کا بڑا حصہ ہے) شیخ العرب والعجم حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کے خلاف رسوائے زمانہ اخبار نوائے وقت میں نہایت ہی گندہ ذہنی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے جسکا نمونہ خبیثہ اسی عریضہ کیساتھ ملفوف ہے۔ التجا ہے کہ آپ اپنی صوابدید کے مطابق اسکا دفاع فرمادیں۔ الحق اداریہ لکھے اور آپ اگر مناسب سمجھیں تو اسمبلی میں اس گندہ ذہنی کے خلاف کچھ ارشاد فرمادیں۔ مجھ جیسے بے دست و پاء تو یہی کرسکتے ہیں کہ اکابر کی خدمت میں اپنے دل کی جلن کو پیش کردیں۔ اگر جمعیۃ علماء جماعتی سطح پر اور متحدہ جمہوری محاذ نوائے وقت کو تنبیہ کردے تو بہت ہی بہتر نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ اپنی دعاؤں میں بھی یاد فرمادیں۔ والسلام مخلص طالب دعا محمد زاہد الحسینی غفرلہ

(۱۵)

۲۷ ذی قعدہ ۷۹ھ مطابق ۱۰ نومبر ۷۷ء (مولانا بنوری کی وفات)

محترم العلماء قدوۃ الصلحاء جناب قبلہ صاحب زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی قدر مقالہ باعث ذرہ نوازی ہوا۔ اس قدر تکلیف کے باوجود اس مقالہ کا بھجوانا حب جنی کا عکاس ہے۔ اللھم زد و بارک، انشاء اللہ مدنی نمبر کی زینت ہوگا۔ حضرت بنوری کی وفات حسرت آیات نے انمٹ داغ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو روح و ریحان سے نوازیں اور آپ بزرگوں کو صحت کیساتھ ہم جیسے گناہ گاروں کی راہ نمائی کیلئے تادیر سلامت رکھے۔ آمین، صاحبزادگان محترم اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

والسلام مخلص دعا گو عاجز زاہد الحسینی

(۱۶)

۱۷ محرم الحرام ۹۹ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۷۸ء (مولانا ارشد الحسینی کی شادی)

محترم المقام شیخ الحدیث دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، عرض آنکہ امید ہے جناب کی صحت اب روبہ اعتدال ہو چکی ہوگی دعا ہے کہ خداوند قدوس ہم گناہ گاروں کی سرپرستی اور دعاء کیلئے تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین، عزیزم محمد ارشد الحسینی[1] کی شادی ان شاء اللہ ۲۴، ۲۵ دسمبر کو ہوگی۔ ۲۵ دسمبر کو دعوت ولیمہ دی جائیگی اور بعد از نماز ظہر عزیز کی دستار بندی ہوگی جسکی سرپرستی کیلئے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم تشریف لارہے ہیں۔ اس تقریب کی باحسن وجوہ تکمیل کی دعا کا خواستگار ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر مولانا سمیع الحق صاحب تشریف لائیں تو احقر کو دلی مسرت اور روحانی تقویت ہوگی۔

والسلام مخلص طالب دعا زاہد الحسینی

---

[1] حضرتؒ کے فرزند جانشین

(۱۷)

(مدرسہ کی افتتاح درس بخاری سے کرنے کی خواہش)

۸ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۲/جولائی ۱۹۸۱ء

محترم العلماء استاذ الفضلاء حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتکم السامیہ !السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے مزاج گرامی بہ عافیت ہونگے دعا ہے کہ خداوند قدوس ہم گناہ گاروں کی راہ نمائی کیلئے تا دیر سلامت رکھے آمین ثم آمین، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے گزشتہ سال اس گناہ گار کو بخاری شریف جلد اول کے پڑھانے کی سعادت بخشی تھی اب امسال ان شاء اللہ بخاری شریف جلد دوم پڑھائی جائے گی میری اور ارکان مدرسہ ھذا کی درخواست ہے کہ جناب ہمارے مدرسہ کا افتتاح درس بخاری شریف سے فرمادیں ہم سمجھتے ہیں کہ جناب کی صحت ایسے امور کی اجازت نہیں دیتی مگر ہماری نظر میں کوئی اور ایسی شخصیت نہیں جو اکابر کی صحیح جانشین ہو میں عیدالفطر کے بعد خود بھی حاضر ہونگا۔ سردست تو جناب مولانا اوّل خان صاحب مدرس مدرسہ ھذا جناب سے ملاقات کررہے ہیں امید ہے جناب اس درخواست کو شرف قبولیت بخشیں گے جناب کی آمد ورفت میں سہولت کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ، ہمارے تعلیمی سال کا افتتاح انشاء اللہ بروز بدھ وار مورخہ ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۸۱ء بعد از نماز ظہر ہوگا۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا انوار الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ناظم صاحب و دیگر احباب کی خدمت میں ھدیہ تحیہ مسنون۔ والسلام طالب دعا قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہ

(۱۸)

۱۱ رشعبان، ۱۳/مئی ۱۹۸۲ء (مولانا سلطان محمود کی وفات عظیم اقدار کا انسان)

محترم العلماء والصلحاء حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اخبارات سے جناب ناظم صاحب [1] کی وفات کا معلوم ہوکر بہت ہی افسوس ہوا، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل سے نوازتے رہیں۔ دارالعلوم کو انکا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین، انشاء اللہ مرحوم نے جو خدمت دارالعلوم کی اخلاص اور عقیدت کیساتھ کی ہے وہ انکی مغفرت اور رفع درجات کیلئے کافی ہوگی۔ اس زمانہ میں ایسے مخلص اور جان نثار معاون کا ملنا ناممکن ہے۔ جناب کی تربیت نے مرحوم کو بہت ہی عظیم اقدار سے مشرف فرمادیا تھا۔ مگر کل من علیہا فان کا اعلان بھی برحق ہے۔ غفرہ اللہ مغفرۃ واسعۃ، احباب کی خدمت میں سلام مسنون، مخلص زاھد الحسینی غفرلہ

(۱۹)

(حقائق السنن کی اشاعت پر مسرت)

۷ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۴/اگست ۱۹۸۲ء

محترم العلماء والصلحاء استاذ الاساتذہ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت فیوضکم بعد اھداء ماوجب، الحق کے تازہ شمارہ سے حقائق السنن [2] کی پہلی جلد کی طباعت کا معلوم کرکے بے حد ایمانی اور روحانی مسرت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمادیں اور بقیہ جلدوں کی تکمیل کی سعادت عطا فرمادیں۔ آمین۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ

---

[1] مولانا سلطان محمود ناظم دارالعلوم۔ [2] حضرت شیخ الحدیثؒ کے افادات ترمذی کا جلد اول۔ یہ خط کتاب کے مرتب مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد قاسم کو میری علوم کی اشاعت کیلئے لسان (زبان) بنایا ہے (اوکما قال) اسی طرح اس گناہ گار کا یہ خیال ہے کہ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی قدس سرہ المحترم نے جو علم حدیث کی خدمت کی ہے ان علوم اور معارف کی اشاعت کیلئے اللہ تعالیٰ نے جناب کو منتخب فرمایا ہے [1] ۔وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء، اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت کیساتھ سلامت رکھے تاکہ تشنگان علوم نبوت سیراب ہوتے رہیں۔ آمین، مخدوم زادگان اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ محتاج دعاء حسن خاتمہ محمد زاہد الحسینی

☆☆☆

مولانا زاہد الراشدی [2]

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۱)

۲۲/۵/۱۹۷۶ء　　(حنیف رامے کے رسالے میں حضرت آدمؑ کی برہنہ تصویر)

مخدومی حضرت الشیخ زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی؟ ہفت روزہ ''نصرت'' لاہور کا تازہ شمارہ ارسال خدمت ہے یہ وزیراعلیٰ پنجاب حنیف رامے صاحب کا رسالہ ہے اور عرصہ دراز سے ان کی نگرانی میں شائع ہورہا ہے اسکے صفحہ ۲۲ پر سیدنا حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی عریاں تصویر شائع کی گئی ہے العیاذ باللہ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ازراہ کرم قومی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں اس کے بارے میں سوال اٹھا کر شکریہ کا موقع دیں، تاکہ کم از کم جمعیۃ کی طرف سے تو فرض کفایہ ادا ہوجائے۔ برادر مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دام لطفہم سے سلام مسنون عرض کرتا ہوں۔　　فقط والسلام، خاکپائے اکابر زاہد الراشدی

(۲)

۱۳/مارچ ۱۹۷۶ء　　(نظریاتی کونسل کا سوالنامہ)

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم زیدمجدکم، سلام مسنون! گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کے جید علماء کرام اور ماہرین معاشیات وقانون کی بھرپور باہمی مشاورت کے بعد اسلامی مشاورتی کونسل کے منسلکہ سوالنامہ کے مفصل جوابات تحریر فرما کر ۲۵/مارچ ۷۶ء سے قبل دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رنگ محل لاہور کو بھجوادیں تاکہ شرعی عدالتوں کے دوروزہ کنونشن منعقدہ ۲۸-۲۹/مارچ ۷۶ء کے موقع پر تمام جوابات کو سامنے رکھتے ہوئے متفقہ جوابات تحریر کرکے کونسل کو بھیجوائے جاسکیں۔ امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہونگے۔

فقط والسلام، خاکپائے اکابر زاہد الراشدی، ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۳)

۲۹/۱۱/۱۳۹۶ھ مطابق ۲۲/نومبر ۱۹۷۶ء　　(مرکزی شوریٰ کی رکنیت)

مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم زادمجدکم، ایم این اے اکوڑہ خٹک، سلام مسنون، اطلاعاً عرض ہے کہ امیر جمعیۃ علماء اسلام

---

[1] حضرت قدس سرہ کے بخاری وترمذی وغیرہ کے تدریس حقانیہ کے ذریعہ ہزار ہا ہزار علماء وفضلاء کی فیضیابی اور وعظ وتبلیغ کیساتھ اور حکومتی ایوانوں میں صدائے حق یہ سب قاضی صاحب کے ان الہامی کلمات کے شاہد عدل ہیں۔

[2] تعارفی کلمات احقر کے نام مکتوبات میں ملاحظہ فرمادیں۔

پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ نے آپ کو آئندہ ۳ سالہ مدت کیلئے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد کیا ہے۔امید ہے کہ آپ پابندی کے ساتھ مجلس کے اجلاسوں میں شرکت فرما کر پیش آمدہ امور میں اپنی گراں قدر آراء سے آگاہ فرماتے رہیں گے۔

فقط والسلام، خاکپائے اکابر

زاہد الراشدی　(ناظم نشر و اشاعت و دفتری امور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

☆☆☆

مرزا زخمی جگر[1] شاعر و ادیب

(صحت کیلئے دعا)

۹ راگست ۱۹۷۰ء

بشرف ملاحظہ محترمی و مکرمی حضرت شیخ الحدیث و مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دام فیوضکم و مجدکم! بعد از تعلیمات و تعظیمات تحریر خدمت اقدس یہ ہے کہ مشتقم مولوی عبدالقادر خان حامل خط کے زبانی معلوم ہوا کہ آنجناب بوجہ بیماری تقریباً ڈیڑھ مہینہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں بیمار تھے۔افسوس کہ مولوی عبدالقادر خان نے تغافل سے کام لیا تھا اور بندہ کو اطلاع نہیں دی ورنہ ضروری تھا کہ بندہ خود ہسپتال کو بہ غرض عیادت پُرسی حاضر ہوتا۔احقر و خیر خواہ کا بدرگاہ لم یزل استدعا ہے کہ موجودہ وقت اور زمانہ بلکہ دارالفتن میں جو کہ عوام تباہی اور بربادی کی طرف گامزن ہیں۔ان عوام کی اصلاح اور رہنمائی کیلئے آپ کو عمر خضرؑ نصیب فرمادیں۔آمین ثم آمین۔مکرر عرض آنکہ، سائل کیلئے بھی دعا میں یاد فرمادیں۔کہ موجودہ دوران فتن میں حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلنے اور اطاعت لم یزل کی توفیق عطا کریں۔آمین ثم امین بحرمۃ اشرف المرسلین۔　فقط والسلام مع الاحترام۔　منجانب: تابعدار و خیر خواہ،

مرزا زخمی جگر سید النجاری مقیم سرڈھیری بقلم خود

☆☆☆

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدظلہ[2]

(۱)

(حقانیہ کو ترقیات کارکنوں میں اخلاص کی دعا O لامع الدراری شرح بخاری مولانا مدنی کی تقریر بخاری O اظہار الحق اور ازالۂ اوھام)

۱۴ ررمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

محترم و مکرم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون! اس وقت گرامی نامہ موجب مسرت ہوا، مژدۂ عافیت اور مدرسہ کے احوال سے مسرت ہوئی۔حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمادے۔اور کارکنوں میں زیادہ زیادہ اخلاص عطا فرمائے۔یہ صحیح ہے کہ لامع الدراری جلد اول کتاب الجمعہ تک گزشتہ سال شائع ہوئی تھی، پاکستانی احباب کی فرمائشیں بھی کثرت سے آئیں مگر وہاں کتاب کے بھیجنے کی کوئی صورت سمجھ نہیں آتی۔اس لئے اگر قیمت وہاں کسی جگہ جمع بھی کرائی جائے تو اس کے منگانے کی بھی کوئی صورت نہیں۔اس

---

[1] حضور اقدسؒ کے نعت خوان اور پشتو کے قادر الکلام شاعر تھے۔دارالعلوم حقانیہ کے جلسوں میں پشتو مشاعروں کی بھی نشست ہوتی تھی۔ان کا کلام مجمع کو مسحور کر دیتا۔چارسدہ کے موضع سرڈھیری سے تعلق تھا۔

[2] تعارفی کلمات احقر کے نام خطوط میں

لئے اس کی دو صورتیں میں طالبین کو لکھتا رہتا ہوں، آسان تو یہ ہے کہ کوئی جانے والا وہاں سے آئے تو اس سے فرمادیا جاوے کہ وہ یہاں سے خرید کر اپنے ساتھ لیتا جاوے۔ عموماً ایسا ہی ہو رہا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کتب خانہ رشیدیہ متصل جامع مسجد دہلی کو فرمائش لکھی جائے ان کو چونکہ پاکستانی کتابیں بھیجنے کا پرمٹ ملا ہوا ہے وہ آسانی سے بھیج سکتے ہیں۔ حضرت مدنی قدس سرہ کی بخاری کی تقریر کا ابتدائی حصہ سنا ہے کہ دیوبند میں مولوی عبدالجلیل صاحب مدرس مدرسہ کے صاحبزادہ نے شائع کیا ہے جو کتاب الایمان کے ختم تک ہے، وہ بھی غالباً رشیدیہ کے ذریعہ سے منگایا جا سکتا ہے۔ لامع تو کتب خانہ رشیدیہ میں موجود ہے۔ اظہار الحق اور ازالۃ اوہام یہاں تو کسی کے پاس نہیں ہے شاید دہلی کے کسی کتب خانہ میں مل جاوے، اس کا حال بھی رشیدیہ سے معلوم ہو جائے گا۔ آپ ان کو اس ناکارہ کے حوالہ سے تحریر فرمادیں گے تو وہ انشاءاللہ زیادہ اہتمام کریں گے۔ فقط والسلام زکریا مظاہر العلوم

(۲)

(مولانا عبدالحفیظ دیروی مدرس مظاہر العلوم کی وفات اور انکے خوبیوں کا ذکر ○ آپکا تعزیت نامہ انکے اہل وعیال تک پہنچادیا)

۱۹ر ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

مکرم ومحترم مدفیوضکم بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نامہ پہنچا۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب[1] کے حادثۂ انتقال پر جتنا بھی غم ہو برمحل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم میں بہت خوبیاں رکھی تھیں اور ہمارے مدرسہ کے لئے تو مرحوم کا وجود بہت ہی اہم اور ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرماوے اور ان کے بچوں کی تربیت کا بہترین نظم فرماوے۔ ان کے اہل وعیال سہارنپور ہی میں ہیں۔ مدرسہ کے قریب ہی مکان ہے آپکا گرامی نامہ انکے ہاں بھیج رہا ہوں یہ ناکارہ آپ کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ دارین کی ترقیات سے نوازے اور اس ناکارہ کو بھی دعوات صالحہ میں یاد فرمادیں۔

فقط والسلام محمد زکریا بقلم عاقل

(۳)

(اوجز المسالک کا مقدمہ علی میاں نے ٹائپ پر چھپوایا پاکستان کے خصوصی احباب کو ترسیل)

۱۲ر جمادی الاول ۱۳۹۰ھ

بخدمت مکرمی ومحترمی جناب حضرت مولانا صاحب دام اللہ مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب مظاہر علوم سہارنپور کی تالیف اوجز المسالک کا مقدمہ لکھنو میں مولانا علی میاں صاحب مدظلہ نے ٹائپ پر چھپوایا اور حضرت شیخ کے فرمانے پر اپنے خصوصی احباب پاک کے نام متعدد نسخے نظام الدین دہلی بھجوائے۔ وہاں کے حضرات نے یہاں آنے والے عرب احباب کے ذریعہ ان نسخوں کو دستی یہاں بھجوایا۔ لیکن وہ نسخے یہاں نہیں آئے اب آپکا گرامی نامہ حضرت شیخ کی خدمت میں سہارنپور پہنچا کہ وہ مقدمہ آپکو مل گیا ہے۔ اس پر حضرت شیخ نے مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ وہ نسخے جب تمہارے پاس بھیجے گئے تھے اور تم تک پہنچے نہیں تو مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک تک کیسے پہنچ گئے تو یہ عریضہ صرف یہی دریافت کرنے کیلئے ارسال خدمت ہے کہ مذکورہ بالا مقدمہ اوجز جناب والا تک کون لے کر گیا؟ امید ہے جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔ اور دعاؤں میں بھی یاد رکھیں گے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام محمد احسان الحق

---

[1] مولانا عبدالحفیظ صاحبؒ (ریاست) دیر کے موضع اوچ کے باشندہ تھے اور وفات تک مظاہر العلوم سہارنپور میں تدریس کی اہم خدمات انجام دیتے رہے۔ (س)

(۴)

(گیارہ نسخے بھیجنے کی مولانا علی میاں کی مرتب کی ہوئی فہرست)

مکرم ومحترم مدفیوضکم، بعد سلام مسنون! گرامی نامہ موجب منت ہوا، مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اس سیاہ کار کے متعلق جو کچھ آپ نے اپنے حسن ظن سے لکھا ہے اللہ جل شانہ اس کو سچا فرمادے۔ حجازی احباب کے اصرار پر کہ وہ یہاں کی طباعت کو پسند نہیں کرتے۔ گزشتہ سال مکہ مکرمہ کے قیام میں اوجز[۱] اور لامع[۲] کے مقدمہ کو ٹائپ پر طبع کرانے کی وہاں تجویز ہوئی تھی مگر وہاں نظام نہ بن سکا۔ علی میاں[۱] بھی چونکہ اس ناکارہ کے ساتھ وہاں تھے، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ لکھنؤ جاکر میں ان دونوں کو ٹائپ پر طبع کرادوں گا۔ میں نے وہیں سے ہر دو مقدموں کی چند کاپیاں لکھنؤ بھجوادی تھیں جن کو علی میاں نے اپنی تمہید کے ساتھ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمادے۔ ندوہ کی ٹائپ میں طبع کرایا۔ مقدمہ اوجز تو ایک ماہ ہوا بلکہ اس سے بھی زائد طبع ہو چکا تھا۔ مقدمہ لامع زیر طبع[۲] ہے میں نے ان سے بھی عرض کردیا تھا کہ پاکستان حجاز کویت اور ممالک عربیہ میں جہاں جہاں آپ ہدایا بھیجنا چاہیں ضرور بھیجدیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں کہاں حدیث پاک کے اسباق ہوتے ہیں۔ مجھے جو فہرست انہوں نے مجھے بھیجی اس میں گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجنا لکھتا ہے کہ یہاں سے بذریعہ ڈاک جانا ممنوع ہے اور علیحدہ علیحدہ ہر شخص کے لیے قاصد کا ملنا بھی مشکل ہے مگر ایک غلطی ان کے منیجر صاحب سے یہ ہوئی کہ کتابوں پر المرسل کا نام لکھنے سے رہ گیا، چونکہ اس ناکارہ کا نام کتاب پر طبع شدہ ہے اس لئے مرسل الیہم کی رسیدیں اس ناکارہ کے پاس آرہی ہیں کہ جناب کے توسط سے کتاب پہنچی۔ مفتی شفیع صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب نعمانی، مولانا ظفر احمد صاحب وغیرہ حضرات کی طرف سے رسائد اس ناکارہ کے پاس پہنچیں۔ اتفاق سے علی میاں بھی جمعہ کی صبح یہاں آئے ہوئے تھے، یہ سب رسیدیں ان کے حوالہ کردیں اور آپ کا یہ گرامی نامہ بھی جو اس ناکارہ کے نام آیا آج ہی بذریعہ ڈاک لکھنؤ بھیج رہا ہوں، لفافہ پر پتہ اگرچہ اس ناکارہ کا ہے مگر خط کا مضمون بظاہر علی میاں کے نام ہے اس لئے اس میں لکھا ہے کہ آنمحترم کی وساطت سے شیخ الحدیث (صاحب) کی کتاب مقدمۂ اوجز پہنچی۔ آپ نے اس گرامی نامہ میں لکھا ہے کہ ایک نسخہ بندہ کے نام اور تین دیگر حضرات کے نام پہنچے، ان تین کی رسید تو پہنچ گئی جیسا کہ میں نے اوپر لکھا یہ معلوم نہیں ہوا کہ بقیہ نسخے کہاں بھیجے گئے، انہوں نے گیارہ ناموں کی فہرست لکھی تھی دوسرے کارڈ پر ملاحظہ فرمادیں۔　　　والسلام

(۵)

(چیدہ اکابر کو شیخ الحدیث کے ذریعہ اوجز المسالک کی ترسیل ○ گرامی نامہ علی میاں ؒ کو بھیج دیا)

۷؍جولائی ۱۹۷۰ء

مکرم ومحترم مدفیوضکم، بعد سلام مسنون! آپ کے خط کے جواب میں ایک کارڈ لکھنا شروع کیا تھا خیال تو مختصر کا تھا مگر اس کا اندازہ نہ ہوا کہ ایک کارڈ پر پورا نہ ہو سکے گا۔ شروع میں تو خیال اتنا ہی تھا کہ آپ کے خط کے مخاطب علی میاں تھے میں نے ان کو بھیجدیا لیکن شروع کرنے کے بعد خیال ہوا کہ معلوم نہیں کہ وہاں سے جواب میں کتنی تاخیر ہو اور آپ کو تشویش رہے۔ اس لئے عرض ہے کہ یہ تو اب تک نہ مجھے معلوم

۱؎ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی لکھنؤ (س)

۲؎ لامع الدراری شرح صحیح البخاری، ہر دو کتابیں کئی کئی جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں اور حضرت علامہ مدظلہ کے تبحر علمی، فقاہت اور مہارت فن حدیث، وسعت مطالعہ اور ژرف نگاری کے شاہکار ہیں۔

ہوا اور نہ علی میاں کو کہ آپ کے پاس کتنے نسخے پہنچے اور کس ذریعہ سے۔ لکھنؤ سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ گیارہ نسخے آپ کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں جن میں سے ایک آپ کا اور تین وہ جن کے نام پہلے کارڈ میں لکھے گئے ہیں، مولوی عبدالرشید نعمانی، مولانا ظفر احمد صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب، ان کی رسیدیں آگئی ہیں۔ ان کے علاوہ سات نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (۲) مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی (۳) مولانا خیر محمد صاحب (۴) مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتانی (۵) مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی (۶) مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی (۷) مولوی عبدالجلیل صاحب سرگودھا۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ کتابوں پر ان سب کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گرامی نامہ میں لکھا کہ چار نسخے مقدمہ اوجز کے پہنچے مگر کوئی خط نہ ملاحظہ آنے پر تین نسخے ان حضرات کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس چار ہی پہنچے بقیہ کا حال معلوم نہیں کہ کس کے پاس گئے اور ان تینوں کی رسید براہ راست میرے پاس پہنچ گئی جو آپکے توسط سے گئے۔ اگر جناب کے علم میں یہ ہو کہ بقیہ سات نسخے کہاں گئے اور یہ چار جو آپکی خدمت میں پہنچے کس ذریعہ سے پہنچے تو بقیہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ چونکہ آپکا گرامی نامہ علی میاں کی روانگی کے بعد پہنچا تھا اس لئے آج کی ڈاک سے علی میاں کے پاس بھیج رہا ہوں اور وہ کچھ آپکو تحریر فرمانا چاہیں گے تو براہ راست لکھیں گے۔ فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل

(۶)

(علالت کی خبر سے بہت رنج و قلق O آنکھ کا آپریشن کتابوں کی رسیدگی کے بارہ میں تشویش)

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ، ۲۴/۷/۱۹۷۰ء

مکرم و محترم مد فیوضکم، بعد سلام مسنون! اسی وقت گرامی نامہ پہنچ کر موجب منت ہوا، آپ کی علالت کی خبر سے بہت ہی رنج و فکر و قلق ہوا اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔ اس سے اور بھی زیادہ قلق ہوا کہ آنکھ کا آپریشن [1] کامیاب نہ ہوسکا۔ اس سلسلہ میں یہ ناکارہ بھی قریب قریب آپ کے ساتھ ہی ہے، ۱۳ / مارچ کو آنکھ کا آپریشن ہوا تھا مگر ابھی تک آنکھ میں صفائی نہیں آئی۔ کتابوں کے متعلق اس ناکارہ کو تفاصیل معلوم نہیں۔ میں نے علی میاں سے درخواست کی تھی کہ پاکستان کے اکابر محدثین کو جن کا حال علی میاں کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے، مقدمۂ اوجز [2] کے نسخے بھیج دیئے جائیں، ان کا جواب آیا کہ گیارہ نسخے وہاں کے اکابر محدثین کو بھیجدیئے گئے ہیں یہ پتہ نہیں مجھے کہ کس ذریعہ سے بھیجے گئے، اتنا معلوم ہے کہ جناب کا اسم گرامی بھی اس میں تھا اور چار نسخوں کی رسید جن میں ایک جناب کی بھی تھی مجھے پہنچ گئی تھی جس کی اطلاع علی میاں کو بھی کردی گئی تھی۔ جناب کا پہلا گرامی نامہ بھی میں نے علی میاں کی خدمت میں بھیج دیا تھا اور یہ بھی بھیج رہا ہوں اور تقاضا کررہا ہوں کہ آپ کے خط کا جلد جواب لکھوادیں۔ معلوم نہیں جناب کے پہلے گرامی نامہ کا جواب علی میاں کی طرف سے پہنچا یا نہیں، میں نے تو اسی دن لکھوادیا تھا۔ آخر میں پھر جناب کے لئے مکرر دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و قوت عطا فرمادے، خاص طور سے آنکھوں کی بینائی کے لئے دعا کرتا ہوں کہ حدیث پاک کا مشغلہ جاری و ساری رہے۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم احمد گجراتی

---

[1] ذیابیطس اور اس سے متعلقہ بیماریوں میں اضافہ ہوا تھا۔ بینائی بہت متاثر ہونے لگی تو پشاور میں ایک آنکھ کا آپریشن کیا گیا مگر خاص افاقہ نہ ہوا، گرامی نامہ میں اس طرف اشارہ ہے (س)

[2] مؤطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک (س)

(۷)

(کتاب اسلام اور عصر حاضر ساتھ لے کر مدینہ میں سنوں گا O سعی مشکور اور زیادہ متمتع فرمانے اور مزید دینی خدمات کی دعائیں O حقانیہ سے اکابر کا تعلق خوب معلوم ہے O اکابر کے ہاں حاضری موجب سعادت اکوڑہ آنے سے کیا انکار)

۸ رشوال ۱۳۹۶ھ

مکرم ومحترم زادمجدہ، بعد سلام مسنون الحاج محمود کے بدست جناب کا گرانقدر عطیہ "اسلام اور عصر حاضر" پہنچا میں کئی سال سے بیمار ہوں مگر رمضان کے بعد سے بخار نے دق کر رکھا ہے ہجوم بھی کافی ہے اور اب جانے کا ہجوم بھی ہو جائیگا اسلئے یہاں تو باوجود کوشش کے اسکا وقت نہیں ملیگا اسلئے میں نے اسکو اپنے مدینہ جانے والے سامان میں رکھوا دیا وہاں جا کر سنونگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرما کر زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے آپ کیلئے صحت جسمانی وروحانی دونوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔ حجاز جاتے ہوئے پاکستان آنا تو ۲، ۳ سال سے ضروری ہو گیا رائے ونڈ کے حضرات اپنا تبلیغی اجتماع اس موقعہ پر رکھا کرتے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کیساتھ اپنے اکابر کا تعلق خوب معلوم ہے ہمارے مولانا عبدالرحمان صاحب تو آپکے یہاں بھی رہے ہیں۔ پشاور تو نہ پہلے جانے کی نوبت آئی اور نہ آئندہ ارادہ ہے یہ ناکارہ تو امراض سے اتنا معذور ہے اور ٹانگوں کی معذوری سے چار آدمی اٹھاتے بٹھاتے ہیں اسلئے اپنی طرف سے تو میری کہیں جانے کی ہمت نہیں ہوتی چنانچہ پچھلے سال رائے ونڈ سے لاہور بھی نہ آسکا تاہم اگر آپ روانہ ہے تو اکوڑہ حاضری سے کیا انکار ہے میرے لئے تو اکابر کی جگہوں پر حاضری موجب سعادت ہے۔ صاحبزادہ سلمہ کی مرسلہ کتاب کا شکریہ خط کے شروع میں لکھ چکا اللہ تعالیٰ مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آپکے مدرسہ کیلئے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے۔

فقط والسلام حضرت شیخ مدظلہ بقلم شاہد غفرلہ

(۸)

(مولانا عزیر گل اسیر مالٹا کی زیارت کی تڑپ O آپ بیتی پر مولانا عبدالحق کی خوشی انکی محبت ہے)

۲۸ ردسمبر ۱۹۷۷ء

مکرم ومحترم مد فیوضکم بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ مولوی احمد الرحمٰن کا خط بھی پہنچا اس کا جواب براہ راست کراچی لکھ دونگا۔ مولانا عزیز گل صاحب کو تکلیف فرما کر میری طرف سے ایک کارڈ لکھ دیں کہ آپ کی زیارت کو تڑپ گئے ہیں مگر میں بھی معذور اور آپ بھی معذور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سیاہ کار کی مغفرت فرما دی تو انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں ملاقات ہوگی۔ اس پر تعجب ہوا کہ مولانا آپ بیتی پر بہت خوش ہوئے اسمیں تو کوئی ایسی بات نہیں یہ مولانا کی محبت کی بات ہے۔ اگر خط لکھیں تو مولانا عبدالحق صاحب کو بھی میرا سلام کہہ دیں۔ تکلیف تو ہوگی مگر مجھے یہاں سے خط وکتابت بہت دشوار ہے۔ محمد عارف کے حالات سے اور بھی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مزید صلاح وفلاح نصیب فرمائے۔ مولوی سعید الرحمٰن صاحب میر گوہر علی صاحب اور اپنے اہل وعیال سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ مدینہ منورہ

ا۔ شیخ الحدیث مولانا کاملپوری صدر المدرسین مظاہر العلوم ۲۔ خط حضرت کے مرید خاص الحاج محمود صاحب راولپنڈی کے نام ہے۔

(۹)

(رسائل پہنچنے پر مسرت O مدرسہ مکروہات سے محفوظ رہے O میرا سایہ بہت طویل ہو چکا حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں O بینائی پر کمی میں قلق)

۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء

الحمد وم المکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاد مجدھم بعد سلام مسنون، گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ میرے رسائل مدرسہ کیلئے پہنچ گئے اللہ تعالیٰ ان کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کو مکروہات سے محفوظ فرما کر داریں کی ترقیات سے نوازے۔ آپ کی گرفتاری کے زمانہ میں تو بہت فکر رہا، حاجی محمود کے خطوط میں سلام و دعوات بھیجتا رہا اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مدرسہ رو بترقی ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے اس سیہ کار کا سایہ بہت طویل ہو چکا اب طول کی گنجائش نہیں میرے لئے تو اب حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا فرمائیں کہ اس کا بہت محتاج ہوں اس سے بہت قلق ہوا کہ بینائی میں مزید کمی ہوگئی اللہ تعالیٰ انکی بصارت اور بصیرت دونوں میں ترقی عطا فرمائے آپ کے لئے اور اپنے سب دوستوں کیلئے حسن خاتمہ کی دعا تو بہت اہتمام سے کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے جب تک حیات ہے دین کی مزید خدمت لے۔ عزیزان مولوی سمیع الحق مولوی انوار الحق اور سلطان محمود سے سلام مسنون اور دعوات فرمادیں۔ فقط والسلام، حضرت شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ مدینہ طیبہ۔

(۱۰)

(شیخ الہند کی مولانا نانوتوی، حضرت گنگوہی اور حاجی امداد اللہ سے بیعت کے مسئلہ پر تحقیق)

۲۸ فروری ۱۹۷۸ء

مکرم و محترم مولانا الحاج عزیز گل صاحب۔ مدفیوضہم بعد سلام مسنون۔ آپ کا پیام پہنچا تھا جس کا جواب حاجی محمود کے واسطہ سے بھیج چکا ہوں جو پہنچ گیا ہوگا اس وقت ایک ضروری مسئلہ پیش آ گیا۔ حضرت مدنی کے حیات میں پیش آتا تو زیادہ آسان تھا وہ یہ کہ بچپن سے کان میں یہ پڑا ہوا ہے کہ حضرت شیخ الہند نے حضرت نانوتوی سے بیعت کی درخواست کی تھی اور حضرت کی تعمیل حکم میں حضرت گنگوہی سے بیعت ہوئے تھے اور اجازت حضرت حاجی صاحب اور حضرت گنگوہی دونوں سے ہے آجکل مولانا محمد میاں کی جدید تالیف اسیران مالٹا عصر کے بعد ہو رہی ہے اسمیں حضرت شیخ الہند کو حضرت نانوتوی سے بیعت اور خلافت لکھی تھی۔ اس پر جب تحقیق کی تو میاں اصغر حسین کی حیات شیخ الہند ایک جگہ سے منگا کر دیکھی تو اسمیں اور بھی زیادہ وضاحت سے یہ مضمون لکھا اور حضرت شیخ الہند کا شجرہ بھی حضرت نانوتوی کے واسطہ سے طبع ہوا ہے اس پر اور بھی تعجب ہوا کہ یہ کتاب جب چھپی تھی جب بھی میں نے دو تین دفعہ پڑھی تھی مگر تعجب ہے کہ اس وقت مجھے اسکی طرف تنبیہ کیوں نہیں ہوا اگر اس وقت تحقیق کرتا۔ اب تو آپکے علاوہ کوئی نہیں جس سے تحقیق کیجائے جناب کے علم میں اس سلسلہ میں کچھ ہو تو ضرور ایک پرچہ لکھوا کر حاجی محمود کو دیدیں معلوم نہیں اس ناکارہ کی کتاب تراجم بخاری آپ تک پہنچی یا نہیں اسکی پہلی جلد میں تو میں نے حضرت شیخ الہند کے تراجم بعینہ نقل کر دیئے تھے اور یاد پڑے کہ آپ کی خدمت میں بھیجی بھی تھی سہارنپور میں طبع ہو رہی ہے مگر میرے پاس نہیں ہے نہ پہنچی ہو تو میں کوشش کروں کہ سہارنپور میں جتنی طبع ہوگئی ہے منگا کر بھیج دوں آپ کی صحت و قوت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اب بزرگوں کی یادگار آپ ہی رہ گئے۔ اہل عیال سے بھی سلام مسنون کہدیں ان کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ

(۱۱)

مارچ ۱۹۷۸ء (مولانا گنگوہی سے بیعت اور حاجی صاحب کے مرضی سے اجازت)

بگرامی خدمت مولانا عزیر گل صاحب سلمہ بعد سلام مسنون۔ پہلا پرچہ لکھوایا تھا جو اس کیساتھ جارہا ہے اس کے بعد حضرت مدنی ؒ کے نقش حیات میں اس مضمون کو تلاش کرایا اسمیں لکھا ھے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب اکابر دیو بند کا قافلہ حج کرنے گیا جسمیں حضرت شیخ الہند بھی تھے تو حضرت نانوتوی کے ارشاد پر حضرت شیخ الہند نے حضرت حاجی صاحب سے بیعت کی لیکن علمی مشاغل کی وجہ سے سلوک کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی حضرت نانوتوی کے وصال کے بعد اسکی طرف جذبہ بہت بڑھ گیا اور حضرت گنگوہی کے یہاں مراتب سلوک ادا کیئے اور حضرت گنگوہی۔۔۔۔۔۔قابل اجازت سمجھا تو حضرت حاجی صاحب کو خط لکھا وہاں سے اجازت آئی۔حضرت گنگوہی کی عادت حاجی صاحب کی حیات میں یہ تھی کہ جسکو قابل اجازت سمجھتے تھے اس کے متعلق حاجی صاحب کو لکھا کرتے تھے اور وہاں سے اجازت آتی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام کا بیان تھانوی سلسلہ میں سب سے معتمد اور اہم ہے تاہم آپ کو اس سلسلہ مین کچھ معلوم ہو تو ضرور تحریر فرمائیں۔

(۱۲)

۱۰ شوال ۱۳۹۹ھ

مولانا عزیر گل صاحب کو خط لکھیں یا جانا ہو تو فرمادیں کہ آپکی بیماری سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے اور اپنے اپنے وقت آپکا اور میرا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ میں بھی دعاؤں کا بہت محتاج ہوں مولانا عبدالحق صاحب سے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کردیں۔ یہ ناکارہ بھی ان کیلئے دعا کرتا ہے۔ والسلام

(۱۳)

۱۰ شوال ۱۳۹۹ھ (دعائیں محبت کی علامت ادارہ کیلئے دلی دعائیں)

المخدوم المکرم حضرت الحاج مولانا عبدالحق صاحب بعد سلام مسنون حاجی محمود صاحب کے بدست گرامی نامہ ملا۔ رمضان میں میری طبیعت زیادہ خراب رہی اور اب واردین صادرین کے ہجوم سے خراب ہے۔ آپ نے مجھے جو دعائیں لکھیں وہ آپکی محبت کی علامت ہے مگر اب تو یہ ناکارہ طول عمر کے بجائے خاتمہ بالخیر کا زیادہ محتاج ہے۔ آپکے ادارہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے بالخصوص کام کرنے والوں میں اتباع سنت زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے۔ کارکنوں میں اسکا ذوق وشوق پیدا فرمائے۔ مولانا سمیع الحق مولانا انوارالحق اور اعزہ واقارب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط حضرت شیخ مدظلہ بقلم شاہد غفرلہ

(۱۴)

۱۲ مارچ ۱۹۸۰ء (صدسالہ جشن میں آنے کی خواہش ○ مولانا عبدالحق کی تقاریر دعوات حق بے حد مفید ثابت ہوئے مزید مجموعوں کی طلب)

مکرم ومحترم حاجی صاحب [1] مد فیوضکم بعد سلام مسنون۔ آپ نے تو مجھ سے ناامید ہو کر مجھے خط لکھنا ہی چھوڑ دیا کہ نالائق جواب تو دیتا نہیں واقعی یہ مرض مجھ میں ایسا ہے کہ سب ہی لوگ شکایت کرتے ہیں۔ اسوقت یہ خط بھی تقاضہ کے پیش نظر ارسال ہے وہ یہ کہ دارالعلوم دیوبند کا

---

[1] یہ خط بھی حاجی محمود صاحب کے نام حضرت داماد مولانا سلمان میاں کا ہے مگر دعوات حق کے مناسبت سے یہاں شامل کیا گیا۔

صد سالہ جشن ہو رہا ہے اس موقع پر پاکستان سے بہت لوگ آرہے ہیں خود آپ کے بہت سے جوڑی دار مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا سعید الرحمان صاحب سے بھی امید ہے کہ وہ تشریف لائیں گے اسلئے گذارش ہے کہ آپ ضرور ان کے ساتھ تشریف لائیں موقع بہت اچھا ہے۔ دیکھنے کے لائق منتظر ہوں گا۔

دوسری گذارش ہے کہ آپ نے دعوات حق کی جلد اول مجھے بھیجی تھی حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی تقریروں کا مجموعہ جو بے حد مفید ثابت ہوا اور خود مجھے قرب و جوار کے مدارس کے جلسوں میں تقریر کرنے کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوا۔ معلوم ہوا کہ اسکی دوسری جلد تیار ہوگئی ہے براہ کرم وہ دوسری جلد اور اس طرح حضرت مولانا کی اگر مختلف تقاریر کے اور دوسرے مجموعہ ہوں تو وہ بھی سب آپ بہت اہتمام سے صد سالہ جشن میں آنے والے کسی صاحب کے بدست میرے نام سے بھیج دیں۔ اُن کا ہدیہ جو ہوگا وہ پیش کر دیا جائیگا۔ امید ہے کہ آپ حسب عادۃ اس کا بہت اہتمام فرمائیں گے۔ فقط والسلام محمد سلمان

(۱۵)

۹ رجولائی ۱۹۸۰ء (دعوات حق بہت اہتمام سے سنا فیوض و برکات سے امت کو متمتع فرمائے)

مخدوم المکرم مولانا الحاج عبدالحق صاحب زاد مجدکم، سلام مسنون آپکا دستی گرامی نامہ پہنچا۔ امراض سے کلفت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ بھی بہت سے امراض کا شکار ہے۔ دس برس سے ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے۔ پیشاب پاخانہ دوسروں کے سہارے کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ذیابیطس دوران سر اور بہت سے امراض میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا سے اس ناکارہ کو بھی صحت عطا فرمائے اور آپ کو جملہ امراض سے شفا عطا فرما کر قوت عطا فرمائے کتاب دعوات حق پہنچا بہت اہتمام سے اسے سنا اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات سے امت مسلمہ کو متمتع فرمائے مولانا سلطان محمود صاحب کیلئے بھی دل سے دعائے صحت کرتا ہوں آپ کے بچوں کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے نقش قدم پر چلائے۔ اسی پرچہ کے ہمراہ مبلغ دوصد روپیہ ہدیہ ارسال خدمت ہے امید ہے قبول فرمائیں گے۔ فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم بقلم احسان (فیصل آباد)

(۱۶)

(۸۶ برس عمر صحت کا کیا محل حسن خاتمہ کی دعا ○ ضعف و عوارض میں درس حدیث جاری رکھنے پر خوشی)

مدینہ طیبہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء

مکرم و محترم حضرت مولانا عبدالحق زادت معالیکم بعد سلام مسنون! گرامی نامہ حاجی محمود صاحب کے لفافہ میں ملا میری طبیعت کئی سال سے خراب چل رہی ہے آجکل ضعف زیادہ ہو رہا ہے آپ اور دارالعلوم کے طلبہ میری صحت کیلئے دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، مگر حضرت مولانا! اب تو میری عمر ۸۶ سال ہوگئی اب صحت کا کیا محل رہا اب تو میرے لیے حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا کریں، آپ کی علالت کی خبر سے بالخصوص آنکھوں کی بیماری سے بہت قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے آپ اس حالت میں بھی درس حدیث جاری رکھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے یہ ناکارہ تو تقریباً ۱۲ سال سے اس خدمت سے بھی محروم ہے اور بھی کوئی کام ضعف کیوجہ سے نہیں ہو پاتا اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ میں آپ کیلئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے اور جب تک زندگی ہے حدیث پاک کی خدمت ملے اور جب وقت آجائے تو خاتمہ بالخیر فرمائے اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم میں خیریت ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مکروہات سے محفوظ فرمائے۔ آجکل تو بڑے فتن کا زمانہ چل رہا ہے میری طرف سے مدرسین سے بھی سلام

مسنون فرمادیں مولانا عزیر گل کے لیے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے، عزیزان سمیع الحق وانوار الحق نیز مولانا سلطان محمود صاحب سے سلام مسنون فرمادیں۔ حضرت شیخ الحدیث

(۱۷)

مدینہ طیبہ ۱۰/۱مارچ ۱۹۸۱ء

مکرم ومحترم مولانا عزیر گل صاحب زادمجدکم۔ بعد سلام مسنون۔ حاجی محمود کے خط سے اپریشن کا حال معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے یہ نا کارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ آجکل تقریباً پندرہ دن سے مولوی ارشد سلمہ بھی آئے ہوئے ہیں خیریت سے ہیں روزانہ ظہر کے بعد چند منٹ کیلئے میرے پاس بھی آتے ہیں کل کہہ رہے تھے کہ آج مکہ جارہا ہوں دو تین دن میں پھر واپس آؤں گا ان سے مولانا اسعد صاحب اور گھر والوں کی خیریت معلوم ہوئی۔ فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث

(۱۸)

۱۳/۱۱گست ۱۹۸۱ء

مکرم محترم بھائی محمود صاحب مدفیوضہم بعد سلام مسنون۔ عزیز ابراہیم سلمہ کے ہاتھ آپکا دستی گرامی ۱۳/۱۱گست کو پہنچا۔ یہ نا کارہ ۲۰ کو دہلی ۲۳ کو سہارنپور پہنچ گیا۔ مگر اب تک ہجوم بہت زیادہ ہے۔ اور اب رمضان بھی شروع ہوگیا ہے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ مولانا عبدالحق کا خط اکوڑہ بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ مولانا کی طبیعت کی ناسازگی سے قلق ہوا۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کے بعد لکھ دیں کہ یہ نا کارہ آپکی صحت کے لیے دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط شیخ الحدیث

(۱۹)

مخدوم ومکرم ومحترم بعد سلام مسنون۔ حسب الحکم آپ کے کمرہ میں حاضر ہوا تھا ملاقات نہیں ہوئی۔ مجھے ابھی حضرت ناظم صاحب کی طرف سے حکم ملا کہ رات ہی میں مدرسہ پہنچو کیونکہ یہاں سے بہت سے اہم مہمان مظاہر علوم پہنچ رہے ہیں۔ بندہ اسی وقت ٹرین سے جارہا ہے۔ ٹیکسی کے بارہ یہاں معلوم ہوا کہ سہارنپور آسانی سے مل جائیگی یہاں دشواری ہوگی آپ صبح ساڑھے سات بجے ٹرین سے سہارنپور پہنچ جائیں مولانا مالک صاحب وغیرہ حضرات سب اسی ٹرین سے آرہے ہیں وہاں سے وہ سب حضرات ٹیکسی سے دوسرے مقامات پر جائیں گے یہاں سے اُن لوگوں کے لئے بھی نظم نہو سکا۔ سہارنپور سے انشاء اللہ باآسانی ہوگا اسی سے تھانہ بھون وغیرہ دوسری جگہ کا سفر ہوگا انشاءاللہ فقط محمد سلمان[1]

ڈاکٹر اسماعیل المیمنی مدینہ منورہ (خلیفہ وخادم خاص شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ)

(۱)

المخدوم المکرم زادت معالیکم، بعد سلام مسنون، حادثہ جانکاہ کے بعد سے دماغ ایسا ہوگیا ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ جناب کی خدمت میں مناسب یکے بعد دیگرے دو عریضے ارسال کئے۔ دوسرے میں لکھنا بھول گیا کہ یہ تصحیح شدہ ہے اور پہلا منسوخ۔ تبدیلی صرف صفحہ نمبر ۲ میں

[1] یہ خط حضرت کے داماد اور معتمد مولانا سلمان میاں کا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے جشن صد سالہ میں شرکت کے دوران رہائش گاہ میں آمد سے نوازا۔ ہمارا پروگرام اس سفر میں مظاہر العلوم جانے کا تھا سفر پاکستان کے موقع پر حاجی محمود کے ساتھ اکوڑہ بھی تشریف لائے تھے۔

ہوئی تھی۔ لہٰذا گزارش ہے کہ جو تین صفحات ایک ہی کاغذ پر ہیں وہ منسوخ ہیں اور جو دو علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہیں وہ تصحیح شدہ ہیں۔ وہ عریضہ حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کے جملہ موجودہ متعلقین کی منظوری کے بعد ارسال کیا تھا۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔

فقط والسلام اسماعیل غفرلہ از مدینہ منورہ ۲۷ مئی

(۲)

(شیخ الحدیث مولانا زکریا کا سفر آخرت مرض وفات اور تجہیز و تدفین کی تفصیلات)

از مدینہ منورہ علی منورھا الف الف صلوٰۃ وسلام، المحترم المکرم زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، کل یکم شعبان ۲۴ مئی بروز دوشنبہ شام پانچ بجکر چالیس منٹ پر یعنی مغرب سے ٹھیک ڈیڑھ گھنٹہ قبل حضرت اقدس قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ کا وصال یہاں مدینہ منورہ میں ہوا۔ اسکی خبر تو بجلی کی طرح ساری دنیا میں پھیل گئی مگر ہر جگہ سے تفصیل کا مطالبہ ٹیلیفون پر برابر آرہا ہے اسلئے یہ کچھ تفصیل لکھ رہا ہوں۔

حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کی علالت کا سلسلہ تو کئی سال سے چل رہا تھا ۱۲ مئی چارشنبہ سے قبل صحت نسبتاً اچھی تھی کھانا بھی نوش فرماتے تھے پوچھنے پر مشورہ بھی حسب سابق دیتے تھے۔ مولانا عاقل صاحب مسلم شریف کی تقریر کا جو علمی کام کررہے ہیں وہ روزانہ کا کام بعد عشاء حضرت کو سناتے حضرت غور سے سنتے اور ضروری مشورہ بھی دیتے تھے۔ گویا صحت اچھی تھی البتہ ضعف بہت تھا جسکی وجہ سے حرم شریف میں صرف ایک نماز کیلئے تشریف لیجاتے۔ شروع میں ظہر کی نماز میں اور پھر دھوپ میں تیزی ہو جانے کی وجہ سے عشاء کی نماز میں حرم شریف جانیکا معمول تھا۔ چارشنبہ ۱۲ مئی کو حضرت کو بخار ۱۰۲ ڈگری تک ہوگیا۔ علاج وغیرہ سے بخار تو اتر گیا لیکن ضعف میں بہت اضافہ ہوگیا اور حرم شریف میں جانا چھوٹ گیا۔ استغراق زیادہ رہنے لگا۔ ۱۴ مئی کو نماز جمعہ حرم شریف کی جماعت کیساتھ مدرسہ علوم شرعیہ کے صدر دروازہ میں ادا فرمائی۔ جہاں تک حرم شریف کی صفوں کا اتصال رہتا ہے۔ بخار کے بعد سے کھانا تقریباً چھوٹ گیا پینا کسی نہ کسی درجہ میں جاری رہا۔

جمعہ ۱۴ مئی سے روزانہ صبح شام گلوکوز وغیرہ کی بوتلیں رگ میں دی جاتی رہیں جسکا سلسلہ وصال کے دن تک جاری رہا۔ دیگر علاج انجکشن وغیرہ بھی دیئے جاتے رہے۔ شنبہ ۱۵ مئی کو آنکھوں میں اور پیشاب میں یرقان محسوس ہوا۔ خون کا معائنہ کرایا گیا جس سے جگر اور گردہ میں مرض معلوم ہوا اور ان دونوں اعضاء کے عمل میں خلل کا بھی پتہ چلا۔ یک شنبہ ۱۶ مئی کی شب ہی نیم بے ہوشی تھی دوسرے روز فجر سے مکمل بے ہوشی ہوگئی اتوار کا سارا دن مکمل بے ہوشی میں گزرا کہ جس کروٹ پر لٹایا جاتا اس پر رہتے نہ آواز دیتے نہ حرکت نہ کھانسی وغیرہ۔ نبض اور بلڈ پریشر دیکھ کر اطمینان ہوتا کہ فوری خطرہ نہیں ہے۔ علاج وغیرہ کی مختلف تدبیریں ہوتی رہیں اتوار کی شام بخاری شریف کا ختم کرایا گیا جو اتوار پیر دو روز میں ختم ہوا جسکے بعد صاحبزدہ مولانا طلحہ صاحب نے بہت الحاح کیساتھ دعا کرائی۔ مکہ مکرمہ میں شیخ محمد علوی مالکی کے یہاں بھی یاسین شریف کا ختم ہوا۔ دوشنبہ ۱۷ مئی کو بے ہوشی تو تھی لیکن کل جیسی نہیں تھی بلکہ ہیجانی کیفیت تھی۔ صبح تو ''اللہ اللہ'' فرماتے رہے۔ ظہر کے بعد سے ''یا کریم یا کریم'' یا ''او کریم او کریم'' فرماتے رہے کبھی کبھی ''یا حلیم یا کریم'' بھی فرماتے رہے۔ یا کریم کی یہ آوازیں اخیر وقت تک وقتاً فوقتاً دیتے رہے۔ علاج کے سلسلہ میں یہ ناکارہ دیگر ڈاکٹروں سے بھی برابر مشورہ کرتا رہا بالخصوص ڈاکٹر سید اشرف صاحب، ڈاکٹر ایوب صاحب، ڈاکٹر سلطان صاحب، ڈاکٹر منصور، ڈاکٹر عبدالاحد وغیرہ خون وغیرہ کے معائنہ کیلئے ڈاکٹر انصرام صاحب بہت تعاون فرماتے رہے۔ منگل ۱۸ مئی کو بے ہوشی تو نہیں رہی گفتگو فرماتے رہے نمازیں بھی حسب سابق ادا فرماتے۔ البتہ جگر اور گردہ کا عمل برابر کمزور ہوتا گیا۔ خون پیشاب کا معائنہ اور علاج و دیگر تدابیر ہوتی رہیں۔ غذا تقریباً بند تھی۔ رگ میں بوتلوں کے ذریعہ ہی غذا پانی گلوکوز وغیرہ دیا جاتا رہا۔ ۲۱ مئی کو نماز جمعہ حرم شریف کی جماعت کیساتھ مدرسہ شرعیہ کے صدر دروازہ میں ادا فرمائی۔ اتوار ۲۳ مئی کی ظہر تک بظاہر طبیعت کچھ ٹھیک رہی۔ ۲۳ مئی کو بعد ظہر سوء تنفس کی تکلیف ہوئی جسکی فوری تدبیر کرلی گئی۔ مغرب سے آدھ گھنٹہ قبل جبکہ یہ ناکارہ اپنے

مطب میں تھا مولوی نجیب اللہ نے ٹیلی فون پر بتلایا کہ حضرت کی طبیعت خراب ہے چنانچہ نا کارہ فوراً حاضر ہوا تو دیکھا کہ سوء تنفس کی تکلیف بہت ہے جس کی وجہ سے حضرت کو بے چینی ہے سانس لینے میں بہت دقت محسوس ہو رہی تھی۔ بندہ نے معائنہ کر کے ضروری انجکشن لگائے جسکے چند منٹ کے بعد سکون مل گیا اور سانس طبعی حالت پر آ گیا۔ عشاء کے بعد بندہ کے گھر جانے تک طبیعت نسبتاً ٹھیک تھی۔ ۲۴ مئی فجر کیوقت بھی طبیعت نسبتاً ٹھیک تھی اور حضرت گفتگو بھی تھوڑی تھوڑی فرماتے رہے۔ البتہ تشویش کی یہ بات پیش آئی کہ کل ظہر کے بعد سے پیشاب بالکل نہیں آیا۔ صبح ۸ بجے دوبارہ سوء تنفس کی تکلیف شروع ہوئی اسکے لیے بھی اور پیشاب کیلئے بھی تدبیریں کیجانے لگیں۔

آکسیجن بھی لگائی تھی۔ ۸ بجے سے بارہ بجے تک بے چینی رہی کبھی فرماتے بٹھاؤ کبھی فرماتے لٹاؤ کبھی فرماتے دوا لاؤ، وقتاً فوقتاً "یا کریم" "اوکریم" بھی آواز سے فرماتے رہے۔ کبھی اس ناکارہ کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دباتے۔ تقریباً گیارہ بجے جبکہ الحاج ابوالحسن نے تکیہ اونچا کیا تو بندہ کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ ڈاکٹر صاحب ہیں' ابوالحسن نے کہا' ہاں یہ ڈاکٹر اسماعیل ہیں۔ یہ سنکر بندہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے یہ آخری گفتگو تھی جو حضرت نے فرمائی اس کے بعد "یا کریم" "اوکریم" فرماتے۔ ظہر تک یہ کیفیت رہی ظہر کے بعد سے مکمل سکون ہو گیا جسکو ڈاکٹر صاحبان مکمل بے ہوشی سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ سکون والی کیفیت آخر وقت رک رہی۔ یہ ناکارہ بار بار نبض بلڈ پریشر وغیرہ دیکھتا رہا۔

روح پرواز کرنے سے قبل صاحبزادہ مولانا طلحہ صاحب نے بندہ سے پوچھا کہ کیا یہ آخری وقت ہے بندہ نے سر ہلا کر ہاں کہا تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دیا اسی حالت میں حضرت نے دو مرتبہ آخری ہچکیاں لینے سے آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں اور روح پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللھم اجرنا فی مصیبتنا وعوضنا خیرا منھا لِلّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ بمقدار. ان العین تدمع والقلب یحزن ولانقول الا مایرضی ربنا وانا بفراقک یاشیخ لمحزونون۔

ٹھیک پانچ بجکر چالیس منٹ پر یعنی مغرب سے ٹھیک ڈیڑھ گھنٹہ قبل روح نے پرواز کی۔ جسکی ساری عمر اتباع سنت میں گزری اسکو تکوینی طور سے یہ اتباع بھی نصیب ہو گیا کہ دوشنبہ کو عصر کے بعد وصال ہوا اسوقت حاضرین کا جو حال تھا اسکو لکھنے سے قلم عاجز ہے۔ وصال کیوقت جو حضرات موجود تھے ان میں صاحبزادہ مولانا طلحہ، مولانا عاقل، انکے صاحبزادہ جعفر الحاج ابوالحسن، مولوی نجیب اللہ صوفی اقبال، مولانا یوسف، مولانا حکیم عبدالقدوس، مولوی اسماعیل بدات، مولوی نذیر ڈاکٹر ایوب اسعد، عبدالقدیر اور یہ ناکارہ تھے۔ فوراً تجہیز و تکفین کیلئے انتظامات شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر ایوب کو ہسپتال کا ورقہ لینے کیلئے فوراً بھیج دیا گیا۔ سب حضرات نے مشورہ کیا۔ مفتی عاشق الٰہی صاحب نے فتویٰ دیا کہ قانونی مجبوری کیوجہ سے تاخیر کی گنجائش ہے لوگوں کے آنے کے انتظار کیوجہ سے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ صاحبزادہ مولانا طلحہ، مولانا عاقل، مولانا یوسف متالا، مولانا نجیب اللہ صوفی اقبال، الحاج ابوالحسن وغیرہ نے مشورہ کیا اور سب نے متفقہ طور سے فیصلہ کیا کہ عشاء کی نماز میں حرم شریف میں جنازہ پڑھ کر اسکے بعد فوراً تدفین عمل میں لائی جائے کہ شریعت کا حکم بھی یہی ہے اور حضرت اقدس کا مسلک اور مزاج اور منشا بھی یہی تھا ہر جگہ ٹیلیفون سے اطلاع کر دی گئی۔ مغرب کے بعد غسل دیا گیا جو صوفی اسلم، مولوی صدیق ابوالحسن مولوی نجیب اللہ مولوی حسان اور شاہ عطاء المہیمن نے دیا۔ ڈاکٹر ایوب پورے دو گھنٹہ کے بعد آئے اور بتلایا کہ ورقہ حاصل کرنے میں کچھ قانونی رکاوٹ ہو رہی ہے اور صاحبزادہ مولانا طلحہ کا جانا ضروری ہے چنانچہ مولانا طلحہ کو بھی انکے ہمراہ بھیجا گیا۔ قبرستان والوں سے قبر کھودنے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ جب تک ہسپتال کا ورقہ نہ آ جائے ہم قبر نہیں کھود سکتے۔ اسوقت عشاء میں صرف پون گھنٹہ باقی تھا۔ دوبارہ مندرجہ بالا حضرات نے مشورہ کیا کہ اب بظاہر عشاء تک قبر کا تیار ہونا دشوار ہے لہٰذا فجر میں جنازہ ہو اسکے فوراً بعد سید حبیب صاحب تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ میں خود جا کر قبر کی جگہ بتلا کر آیا ہوں اور قبر کھودنا شروع ہو گیا ہے۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد ہسپتال کا ورقہ بھی آ گیا اور قبر تیار ہو جانے کی اطلاع بھی آ گئی اور قبرستان والے مخصوص چارپائی بھی لے آئے۔ گویا عشاء کی اذان سے پندرہ منٹ قبل جنازہ بالکل تیار تھا لہٰذا پہلے مشورہ کے مطابق جنازہ کو باب السلام سے حرم شریف لیجایا گیا۔ عشاء کے فرضوں کے متصل بعد یہاں کی عام عادت کے مطابق حرم شریف کے امام شیخ عبداللہ زاحم نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کی طرف باب جبرئیل سے نکل کر چلے۔ ہجوم بے پناہ تھا

ایسا ہجوم کسی اور کے جنازہ میں شاید ہی دیکھا گیا ہو۔ قبر شریف حضرت کی منشاء کے مطابق اہل بیت کے احاطہ اور حضرت سہارنپوریؒ کی قبر شریف کے قریب کھودی گئی تھی۔ صاحبزادہ مولانا طلحہ اور الحاج ابوالحسن قبر شریف کے اندر اترے اور اسکو بند کیا۔ اسطرح حضرت اقدس کی دیرینہ تمنا پوری ہوئی۔ ایک خاص بات یہ دیکھی کہ وصال سے ایک روز قبل حضرت والا ہر ایک سے فرداً فرداً دریافت فرماتے رہے کہ تم کیا کام کرتے ہو۔ صوفی اقبال، الحاج ابوالحسن سے اس ناکارہ سے براہ راست دریافت فرمایا۔ صاحبزادہ مولانا طلحہ دوسرے کمرے میں تھے تو خادم کو بھیجا کہ طلحہ سے پوچھ کر آ کہ تو کیا کام کرتے ہو ایک نے کچھ نہ کچھ پڑھنے ذکر و تلاوت وغیرہ کا جواب دیا تو سکوت فرمایا بندہ سے دریافت فرمایا تو بندہ سے قبل ابوالحسن نے جواب دیا کہ یہ تو ابھی مطب جا کر مریضوں کا علاج کرینگے تو فرمایا کہ "یہ بھی کوئی کام ہے" گویا آخری وقت تک بھی اپنے لوگوں کے متعلق فکر تھا کہ کیا کرتے ہیں۔

تدفین کے بعد حضرت نوراللہ مرقدہ کے ایک مجاز نے دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے یفتح له ابواب الجنة الثمانيه (یعنی ان کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں) ایک اور صاحب نے دوسرے روز صبح روضہ اقدس پر صلوۃ و سلام پڑھتے ہوئے محسوس کیا گویا حضرت اقدس ﷺ فرما رہے ہیں کہ "تمہارے شیخ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دی گئی ہے" ایسے انسان لاکھوں کروڑوں میں کوئی کوئی ہوتا ہے۔

فقط والسلام ڈاکٹر اسماعیل غفرلہ از مدینہ منورہ ۲ شعبان ۲۵ مئی

نوٹ: آخر میں آپکی خدمت میں اور آپکی وساطت اور حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کے ہمیشہ کے تعزیت کے معمول کے مطابق جو جتنا زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کرسکتا ہو ضرور کرے کہ یہی چیزیں حضرت کیلئے بھی نافع ہیں اور ایصال ثواب کرنیوالوں کیلئے بھی۔

☆☆☆

مولانا زکی الدین صاحب حقؒ صاحب رجڑ[1]

۱۷ / مارچ ۱۹۵۷ء (دستار بندی میں شرکت نہ کرسکنے پر معذرت)

بخدمت جلیل القدر مہربان بندہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب الحاج مهتمم دارالعلوم حقانیه اکوڑہ خٹک ادام الله عزکم۔

بعدازتحیۂ سلام که طریقه انیقه سیدالانام است. و آرزوئ ملاقات واضح و لائح رائ عالی بادطالب خیریت بخیریت است. و خیریت آن ستوده صفات ازرب العالمین میخواهم. حال این است دعوت آنصاحب برائے شمولیت جلسه و دستاربندی طلبه دارالعلوم حقانیه به بنده دروقت نیک رسیده بود. دراین سال بنده را اراده مکمل شمولیت بود. و دران مجمع عظیم که مشتمل برصلحاء و شرفاء و علماء کرام صاحبان و دیگر اهل شرف باشد. اراده شرکت ضرور داشتم. امابنابه عرفت ربی بفسخ عزی یک فوری عارض درپیش آمد. که ازان هیچ مخلص نبود. لهذا این عذرنامه روانه خدمت اقدس کردم. ازمدت مدید اراده ملاقات آنصاحب میدارم. انشاء اللّٰه تعالیٰ بعد از مرور عیدالفطر برائے ملاقات مسرت آیات شمایان و برائے مبارکبادی افتتاح تعمیر جدید حاضر میخواهم شد. الله تعالیٰ شمایان راعزت هردو جهان نصیب گرداند. و از آفات و بلیات و تکالیف زمانه الله تعالیٰ شمایان و مایان رامحفوظ داراد. آمین ثم آمین. فقط زکی الدین بقلم خود از رزڑ چارسده

[1] فاضل دیوبند، مہتمم دارالعلوم رجڑ۔ رؤیت ہلال رمضان وعید کے حوالے سے بڑی شہرت پائی۔

خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک[1] اکوڑہ خٹک

(۱)

اکوڑہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء (تفویض و رضا کے مقامات ○ شہنواز مرحوم کی تعزیت ○ مدرسہ تعلیم القرآن کا ذکر)

ہمہ نقدِ حیاتم رفتہ برباد — کہ جنسِ کاسدِ عصیاں خریدہ

محترم مولانا السلام علیکم! تعزیت نامہ سے قلب حزیں کو تسکین حاصل ہوئی۔ یہ کہن ویرانہ جس کا دوسرا نام محن سرائے دنیا ہے مصائب و نوائب کا گھر غموم و ہموم کا مسکن ہے، اس کا ملبہ خمیر اشک و خون سے اٹھایا گیا ہے، ایک بصیر آدمی کے لیے تو خاصا ماتم کدہ ہے، گونا گوں ابتلاؤں سے پُر اور مختلف آزمائشوں سے معمور ہے۔ کسی کو مال و دولت، عز و جاہ، تندرستی و اولاد کے دام زرین میں پھنسایا گیا ہے اور کسی کو درد و کرب، فقر و افلاس، امور دنیا میں ناکامی و نامرادی، بے کسی و بے اولادی کی جانگسل و حوصلہ فرسا پریشانیوں کا شکار بنایا گیا ہے۔ دونوں حالتوں میں تائید الٰہی کے بغیر انسان ظلوم و جہول شیوۂ شکر و صبر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جس کے پہلو میں درد آشنا دل رکھا گیا ہے اُس کو لذت کی چاشنی ملتی ہے، قاسی القلب غفلت شعار مردہ دل انسان اس وجدانی لذت و سرور سے بہرہ اندوز سعادت نہیں ہو سکتا۔ ایک قانع درویش باخدا جو سکینہ و طمانیت اپنے حق آگاہ قلب میں محسوس کرتا ہے، اس سے جاہ پرست شخص کا دل یکسر خالی ہوتا ہے۔ ابنِ آدم کو سفرِ حیات میں قدم بقدم پُر آشوب دشواریاں اور ہمت شکن مشکلات پیش آتی رہتی ہیں جن کا مقابلہ مرد عارف ہی روحانی طاقت سے کر سکتا ہے۔ ہم جیسے لفاظی کے شیدا اور محض قال کے دلدادہ جن کے دل ذوقِ عمل سے عاری اور ضمیر دُنیاوی کدورتوں سے مکدر ہو چکے ہوں، روحانی سرور اور قلبی طمانیت کا سرمایہ کھو چکے ہوں وہ تو بار زمین اور ننگِ انسانیت ہی کہلانے کے مستحق ہیں۔

مولانا! میں تو اعرابی کا عقیدۂ توحید چاہتا ہوں نہ کہ فلسفی کا استدلالی ایمان جو تزلزل اور تذبذب سے خالی نہیں ہوتا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی سی راسخ الایمانی، حضرت بلالؓ کی سی فدویت مطلوب ہے، اور بغیر کسی توشۂ آخرت مجانا عفو و بخشش کا امیدوار ہوں۔

مولانا! شہنواز مرحوم ایسے اوصاف حمیدہ کا علمبردار تھا جو معلوم عوام نہیں، وہ سیر چشم و قانع تھا، غیور و خوددار تھا، پابندِ صوم و صلوٰۃ شب زندہ دار تھا۔ اس کے فقدان سے ہمارے لیے ایسی خلا پیدا ہو گئی ہے جس کا پُر ہو جانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ آئیے کہ آپ اور ہم خلوص دل سے مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت طلب کریں۔

مدرسہ تعلیم القرآن کا ذکر۔ بحمد اللہ آپ کے قائم کردہ مدرسہ[2] اسلامیہ کا سالانہ امتحان ہو چکا۔ عربی جماعت خصوصیت سے لائق ستائش ثابت ہوئی جس پر آپ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ والسلام مع الاکرام — آپ کا نیازمند محمد زمان خٹک

---

[1] خاندانِ خٹک کے باکمال بزرگ اور خانوادہ محمد خوشحال خان خٹک مرحوم کے گل سرسبد، کمالات ظاہری و معنوی کی ایک دلآویز تصویر خان بہادر زمان خان خٹک رئیس اکوڑہ خٹک ۲ جنوری ۱۹۶۰ء مطابق ۷ رجب ۱۳۷۹ھ کو وفات پائی پشتو ادب سے ذوق اور مہارت ورثہ میں ملی تھی، اُردو اور فارسی ادب میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ کلام کے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مکتوب الیہ کے ساتھ نہایت درجہ شفقت تھی جو بالآخر بے حد عقیدت سے بدل گئی اور ان کی تربیت سے یہ چیز ان کے پورے خاندان میں منتقل ہو گئی۔ دار العلوم حقانیہ کے اجلاس دستار بندی کے موقع پر مولانا عبد الحنان ہزارویؒ نے ان کا زبان زد عوام لقب خان بہادر صاحب خانِ اعلیٰ سے تبدیل فرمایا اور اسی لقب سے بعد میں یاد کیے جاتے رہے۔ علماء اور اہل علم سے تعلق اور محبت شیفتگی کی حد تک پہنچ گئی تھی۔ پیش نظر مکتوب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے کسی تعزیتی مکتوب کے جواب میں ہے جو اُنکے زمانۂ قیام دیوبند میں اکوڑہ خٹک سے بھیجا گیا۔ (س)

مولانا مدنی کی آمد اور مدرسہ تعلیم القرآن کے بارہ میں مولانا مدنی کی رائے مبارک

[2] مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن قائم شدہ ۱۹۳۷ء جو اب میٹرک تک پہنچ چکا ہے اور دار العلوم حقانیہ کے ابتدائی درجہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُس وقت اس میں درسِ نظامی کی ایک کلاس بھی رکھی گئی تھی۔ یہ گویا ایک ابتدائی شکل تھی جسے قدرت نے بعد میں دار العلوم حقانیہ کی صورت میں ظاہر فرمایا۔ صاحب مکتوب ان تمام علمی و دینی کاموں میں مخلصانہ شریک رہے۔ مدرسہ کے ابتدائی ایام میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی بھی اکوڑہ خٹک تشریف لائے تو مدرسہ کے کتاب الآراء

میں حسب ذیل ارشاد گرامی تحریر فرمایا:- ان دنوں حضرت العلامہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی صوبہ سرحد تشریف لائے تھے انہوں نے مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک کا معائنہ فرما کر اس مدرسہ کے متعلق اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر فرمائی تھی۔'' میں اپنی خوش قسمتی سے ماہ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں اس مدرسہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں حاضر ہوا۔ اگر چہ اس مدرسہ کو جاری ہوئے ابھی ایک برس کا عرصہ نہیں ہوا مگر ظاہری احوال اور ترقیات امید افزا ہیں۔ بحمد اللہ بچے بھی بکثرت ہیں اور مدرسین کرام کی قربانی اور ایثار بھی اطمینان بخش ہے۔ میں اہل اکوڑہ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مدرسہ کے جاری رہنے اور روز افزوں ترقی کرنے میں ہر قسم کی امداد فرمادیں۔ وہ ہر طرح تمام اہل قصبہ کے لئے دین و دنیا کا ذخیرہ ہے۔ نیز میں امید کرتا ہوں کہ اہل قصبہ اپنے بچوں کو ضرور بالضرور یہاں کی تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کریں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

یادگار خٹک نامی کتابچہ میں ایک مشاعرہ کی روئداد میں خان اعلی مرحوم کی دارالعلوم حقانیہ اور بانی حقانیہ مولانا عبدالحق اور مولانا حسین احمد مدنی کے آمد پر کہے گئے ان کے اشعار سے ان روابط پر مزید روشنی پڑتی ہے:-

خان اعلیٰ صاحب ډیر علم دوست انسان وو. دَ علم مرتبه ورته معلومه وه نو څکه وائي چه۔

مـرتبـه دَ عـلـم ډيـر عـاليشـان ده	درجـه دَ عـالـم هُـم پـه دغـه شـان ده
روح افـزا حيـات لـه عـلـمـه حاصليږي	دَ عـالـم مـيـنـه مـخزون دُر مرجـان ده
دَ اسـرار پـنـهـانـي حـامـل عـالـم دے	مـلـكـه ورتـه حـاصلـه د بـيـان ده
كشـانـش نـيـے دَ عـالـم نو كو نـه كـانـد	مسـئـلـه چـه د وجـوب او د امكـان ده
د علـومـو تـشـنـه لـب دلـتـه سيراب شي	دفيـوضـو سـرچشـمـه دده آستـان ده
چـه عُـقـده ده سـر بـسـتـه متكـلـم تـه	حـلـوث او دَ قـدُوم ده تـه عيـان ده
معـالـج د روحـانـي امـراضـو دے دے	د عـالـم محتـاج، اصـلاح د هر انسان ده
طـريـقـه د پيـروي د عـالـمـانـو	اختيار كړي لا پخوا محمد زمان ده

شیخ الحدیث کو منظوم خراج عقیدت: جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب چه دما شرما نو بچو د ديني تعليم په غرض په اكوړې كښې د مدرسه تعليم القرآن بنياد كښېنو خان اعليٰ صاحب د غے اهم كارته ډيرپه درنه ستر ګه اُكتل او په دارنګےورسره حمايت اُكړو۔

دے چـه مـولانـا عـبـدالـحق خپـلـه مؤسـس د دے
داد تـرقـي دخپـل مـكـتـب قـوى بـرهـان ويـنـم
دا اَبـجـد خـوانـان بـه نـتـائـج عـمـده پيـدا كـانـد
نـن بـه دے مكتب كښـے مُـبـتـديـان صـبـا مفتيان وينم
اے مـحـمـد زمـانـه تـه د عـلـم قـدردان اُسـه
څـوک چه علم دوست وي د هغوږه بلند شان وينم

نيے يو نظم اُوے ۔

چشـمـه ده د كـوثـر، يـا دَ زمزم د سلبيل	يـا آبِ حيـات نـه اكـوړي كښـے دے سـيـل
يـا دارالشـفـا د روحـانـي امـراض ده دا	يـا د ازالـے د جـهـالـت دوا ده دا
يا پكښـے د عـلـم وعمل پيكر سازى ده	يا دلته اخلاق او دسيرت درس نوازى ده

خان بہادر زمان خان کا منظوم سپاسنامہ

په ۹ مئی ۱۹۳۸ء كښے حضرت مولانا حسين احمد مدني صاحبؒ د ديو بند نه اكوړي ته تشريف راوړے وو. څه وخت چه د بچو د تعليم القرآن مدرسے معائنه ئي كوله خان اعليٰ صاحب هم موجود وو او في البديهه ئې يو لوئې نظم د عقيدت په طور دَ ګران ميلمه په خدمت كښے پيش كړو. څوشعرونه يے داسے دي ۔

یہ مولانا حسین احمد ہیں یارو	جنہیں تم دیکھتے ہو چشم سر سے
رکھو پاس ادب خاموش ہو کر	بھرو دامانِ دل علمی گہر سے
کہاں یہ بطل حریت کہاں ہم	جو لاتے گر نہ عبدالحق ہنر سے
ہیں مولانائے عبدالحق جو ہم میں	رہیں گے اے خٹک فتح و ظفر سے

یہ مکتب درس اسلامی کا یارب
رہے محفوظ تر سوئے نظر سے

هم دداسې بزر گانو د دعا گانو دا اثر دے چه نن هغه و ره شان مدرسه د تعلیم القرآن مډل سکول پر نوم د دارالعلوم حقانیه په غیږ کښے د جرنیلی سړک په غاړه د علم پلوشے خوروی او واقعی چه د خان اعلیٰ د پیش گوئی مطابق د هغه وخت مبتدیان نن عالمانه، مفتیان او د اُوچتو ډگر و خاوندان دی.

په ۱۹۴۷ء کښے چه په اکوړی کښے د دارالعلوم حقانیه آغاز اُشو نو دا علم دوست ډیر خوشحال شو او د خوشحالئ اظهار ئے په دا رنگ اُکړو۔

مبارک دارالعلوم حقانی چه حضرت عبدالحق ئے دے بانی
مملکت پاکستان کښے لاثانی اکوړی ته رب کریم کړو ارزانی
په مخلوق د اکوړی د رب احسان دے
اکوړے منبع د علم و د عرفان دے

چه دیو بند نه شو محرومه پاکستان دروازه پر بانډ بند کړه هندوستان
اکوړی بانډ شو فضل د سبحان چه دریاب پکښے د علم شوروان
خدائے عطا کړو د دیو بند نعم البدل
اکوړے شو په تمام جهان افضل

شیخ الحدیث کا خان اعلیٰ کو خراج تحسین: د خان اعلیٰ صاحب د علم دوستی که هر څومره ستاینه اُشي نو کمه به وی. ددوی دژوند دا اَړخ درشک قابل دے. د گلزار خطک "په دیباچه کښے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مهتمم دارالعلوم حقانیه اکوړه خټک د خان اعلیٰ صاحب په باره کښے لیکی چه:-

علم دوستی او د علماؤ خیر خواهی په کښے دے حد ته موجوده ده چه ټول قوم او هر فرد د علم دین د نعمت عظمیٰ نه مالامال لیدل غواړی او دعلم دین د حاصلولو او د ترقی د پاره ورته مفید مشورے ورکوی. ماته په خپله که الله تعالیٰ د علم دین نه څه بهره راکړی ده هغه د دوی دخیر خواهان نصیحت او دنیکو مشورو نتیجه او ثمره ده. د دارالعلوم حقانیه د بنیاد ایښودو کښے دهغوی د نیکو او کامیابو تجویزونو او تدبیرونو نه مو نړ هر وقت هم ډیر مستفیض او بهرهمند گرځید حیدلي یو او دا نتیجه د هغوی دهغی مخلصانه کوششونو او دنیکو مشورو ده چه نن په تمام پاکستان کښے دارالعلوم ته دما درعلمی او مرکز دینی فخر حاصل دے.

اکوڑہ کا مقام اور اہالیان اکوڑہ کو نصیحت: اکوړی کښے یوخوا دارالعلوم حقانیه او بل خوا جامعه اسلامیه د دین د زده کړے او دخورو لو کوشش کښے لگیا دی. خان اعلیٰ د دین په دے ترقی خوشحال شو او بیا په دے لا زیات خوشحال وو چه دغه سعادت د سرائے یعنی د اکوړی په برخه شوے دے. د اکوړی اُسیدونکو ته نصیحت کوی چه ددے نعمت قدر اُکړی. وائی۔

سرائے شو بغداد د عجم خه نهر د علوم و حکم
دادے عروس البلاد اهل ئے اوسه بے غم
مدینه د علم سرائے گنجینه د علم سرائے
بخارا به ورته وایم خزینه د علم سرائے
اے د سرائے د باغ مالیانو د دے کلی ساکنانو
خدائے مو دین دنیا ښائسته کړه خدمت کړی د طالبانو

دا د انسانیت دوست ټول قوم په شرع درست لیدل غواړی نو وائی۔

ذات او ذریات م کړه محفوظ له مصیبت نه
قوم او پاکستان م کړه مامون له هر آفت نه

دوه دارالعلوم دی ترقی ئے کړه نصیبه
ټول مملکت ډک کړه له غلبے د شریعت نه

(مولانا اور حقانیہ کو خان اعلیٰ کا منظوم خراج عقیدت)

(سنہ ۱۹۵۰ء میں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس مشاعرہ میں خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک کا مولانا عبدالحق اور دارالعلوم حقانیہ کو منظوم خراج عقیدت)

را اوخیزه په برته ذ مذهب د علم ثمره
فضا ذ اکوړی ډ کړه له علمه منوره
راشه په مطلع د اکوړی هم نمودار شه
اے د قرطبے او د بغداد عالی اختره
تهٔ کښ ذ علومو طلب ګارنے راشه راشه
دلته حقانی دارالعلوم دے خوش منظره
دا ده ډ علمی کوثر چشمه تښنه لبانو
ساقی نے عبدالحق شیخ د حدیث دے برادره
ډیر د دهٔ د لاسه فاضلان اکوړی شو
دا سه ساله طفل دے بهتر تر معمره
خدایه دا علمی درسګاه ثانی اشبیله کړے
ده د روز افزونے ترقئ په لحاظ غوږه
درس کښ د جوامعُ الکلم عجیب اعجاز دے
هر لفظ نے دجله ذ معانی ده مستره
زربهٔ صلاح ور کړو ذ مغرب مستشرقینو ته
مشرق هم کړو پیدا دارالعلوم عرفان پروره
شمع د علومو شوه روښانه ستا ذ پاره
ته پر ذ پتنګ په شان شه تیر له مال وسره
مال خو هغه مال دے چه په خدائے رسول قربان شی
دین په کارئے صرف کړه جنت واخله له داوره
تاسو ته فاضلو الوداع په حسرت وایی
اهل د دے کلو، له فراقه دے مضطره
اے د هدایت او د ارشاد خداوندانو
تاسو عالمانو ته مو فرش ذ راح بصره
اهل د قربے ته ذ قصبے علماء واړه
دی په منزله د روحانی مادر پدره
عرض دے مرحبا او هر کلے عزیز مهمانو
ستاسو په خدمت کښے له جانب د سخنوره

(۲)

(مسلمانوں کی حالت زار کا ماتم)

۱۸ مئی ۱۹۴۶ء

محترم خانصاحب حافظ حقیقی کے حفظ وحمایت میں رہیں۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ ۱۰ مئی کا رقمودہ گرامی نامہ بسبیل ڈاک اور ۱۶ ماہ حال کا رحمت نامہ معہ کتب مقدسہ اسلامیہ آپکے معتمد خاص کے ذریعہ موصول ہوئے۔

سب سے پہلے سفر سے مع الخیر واپسی پر ہدیہ خوش آمدید پیش کرنے کی عزت چاہتا ہوں بیشک اقتصادی اور معاشی ذرایع کا دائرہ تیزی سے محدودیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ مزید بریں متنوع ابتلاؤں اور مصائب کے نزول کا سلسلہ جاری ہے۔ شاید معمورہ عالم خراب آبادی کی شکل اختیار کررہی ہے کل بعد نماز جمعہ سے جو تند آندھی فضا کو مکدر بلکہ تیرہ وتار بنارہی ہے۔ الامان والحفیظ، خاص کر دنیائے اسلام پر جو گونا گوں مصائب ونوائب کے حوصلہ فرسا پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ مسلمان کے پیمانہ صبر وشکر سے اغیار وا جانب کھیل رہے ہیں۔ علمبردار توحید کو حریف اپنے ہاتھوں کا کھلونا سمجھ کر بے دردی سے بگاڑنے میں سعی لاحاصل عمل میں لا رہے ہیں یہ تمام سامان تخریب اگرچہ بغایت حوصلہ شکن اور صبر آزما ہے لیکن بشارت ہائے قرآنی پر دلی یقین کرتے ہوئے۔ علامہ اقبال کا یہ لبریز تسلی مصرع "اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد" ڈھارس بندھاتی اور یقین دلاتی ہے کہ آخر کار مردے از غیب بروں آید وکارے بکند، صفحہ ہستی پر دین حنیف کا تاقیام قیامت باقی رہنا ہمارا ایمان ہے اور وہ مسلم کے وجود کے بقا سے ہوگا۔ انشاء اللہ موحد کیلئے مستقبل نہایت تابناک اور شاندار ہوگا۔ یہ قدح جو زمانہ حاضرہ کے مسلم خستہ جگر کو سامنے رکھا جاتا ہے اگرچہ زہر آپ سے لبریز ہے مگر انوش دارو اور آب حیوان میں بدل کر رہیگا۔

حافظ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ۔ اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

اے سعید الفطرت انسان آپکو خدمت کتاب مقدس اور کلام نبی اقدس کا جو خبط سودا لاحق حال ہورہا ہے یہ از بس سراسر سود و میمون ہے۔ قابل رشک وتقلید ہے آپ نے دنیا کے مشاغل سے وہ شغل شریف منتخب کر رکھا ہے جو تخلیق انسان کی حقیقی غرض وغایت میں داخل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتب موصولہ سے بچوں کو استفادہ حاصل کرانے کی کوشش کرونگا۔ مجھ پر جو واقعات اور واردات کا تواردا اور نزول ہے انکی بابت صرف یہ کہونگا دل میں دانم ومن دانم ودانند دل من باایں ہمہ مطمئن رہیں کہ مطمئن ہوں۔ والسلام

(۳)

(ایم اے بی اے قرآن اور سیرت سے بے خبر ہیں)

محلہ بہرہ خان خیل مردان [1] ۵ جون ۴۶

بزرگوارم خان بہادر صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں پورے آٹھ ماہ کے بعد پشاور گیا تھا اور دس بارہ یوم وہاں مصروف اور عدیم الفرصت رہا۔ اسلئے جواب عرض کرنے میں دیر واقع ہوگئی۔ جسکی معافی چاہتا ہوں سب سے پہلے تو والا نامہ کے ذریعہ یاد فرمائی کا شکریہ عرض کرتا ہوں۔ اور اسکے بعد بزرگانہ قدر دانی کے خیالات کا اظہار کا۔ اگر ہمارے نوجوانان (زن ومرد ہردو) مضمون قرآن۔ اور بعدہ آنحضرت۔ ازواج مطہرات دور خلفائے راشدین کے مختصر سوانح سے واقف ہوجائیں۔ تو دین وملت کیلئے بہت مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ اور موجودہ مردہ قوم کے دوبارہ زندگی کا باعث بن سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے بی اے، ایم اے بھی باوجود وسیع معلومات سے بے خبر ہیں کہ قرآن میں کیا لکھا ہے۔ رسول پاک ﷺ کون تھے اور انہوں نے زندگی میں کیا کیا۔ اور کیسے انہوں نے زندگی گزاری۔ اسلام دین فطرت ہے وہ تو جب تک زمین کا یہ کرہ قائم رہیگا تو روئے زمین پر کامیابی سے موجود رہیگا۔ غم ہے تو موجودہ مسلمان کا کہ یہ کسطرح تباہی سے بچیں گے۔ انگریز یا ہندو کی نقل کرکے نہ موجودہ مسلمان بچ سکتے ہیں اور نہ کامیاب ہوسکتے ہیں ہاں ہندو یا عیسائی بن کر ان کی تقلید شروع کریں۔

---

[1] خط خان بہادر صاحب مرحوم کے نام ہے اور مردان سے۔ کاتب کا علم نہ ہوسکا ہوسکتا ہے نوابان ہوتی میں سے کسی کا ہو اور خان اعلیٰ کے خط کے پشت پر لکھا گیا۔

(۴)

(جناب شاہنواز خان مرحوم کے وفات پر صبر کی تلقین اور تعزیت)

منبع الفیوضات جامع الکمالات عالی جناب خان بہادر صاحب دامت برکاتہم۔ بعد از سلام مسنون مئودبانہ التماس ہے کہ مولوی نثار الحق سے معلوم ہوا کہ جناب شاہنواز خان صاحب مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ اس جانکاہ خبر کو سنتے ہی ایک بے چینی واضطرابی کیفیت دل پر طاری ہوئی حقیقت یہ ہے کہ خان صاحب مرحوم میں جو خوبیاں موجود تھیں دیانتداری تواضع مکارم اخلاق خصوصاً علماء کی محبت صوم وصلوۃ کی پابندی ہروقت حیا کی صفت سے موصوف رہنا یہ انہی کا شیوہ تھا انکا بدل ملنا مشکل ہے۔ حضرت کے لئے ایسے اچھے رفیق اور محرم قریب اور خادم سے جدائی کا صدمہ یقیناً نا قابل برداشت ہے۔ مگر دنیا کے تمام صدمات ومشکلات مسلمان کے لئے باعث اجر ہیں اور نہ ختم ہونے والے ہیں۔ چند روزے جہد کن باقی بخند۔ اور والآخرۃ خیر لمن اتقی اور ان الدنیا خلقت لکم وانکم خلقتم للآخرۃ کا ارشاد ہے کہ باعث تسکین ہے۔ اس اپنے اصلی مستقر کی طرف سب کو یکے بعد دیگرے جانا ہے۔ اس ابتلا نقص من الانفس میں صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر اس کے ثمرہ سے محظوظ فرماوے۔ خداوند عالم حضرت کو صابرین کے زمرہ میں داخل فرما کر انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب کا مصداق قرار دیں آمین مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی خداوند عالم پسماندگان کو صبر واستقامت عطا فرمادیں آپ کا خادم خیر وعافیت سے ہے دعا کا طالب ہے اور آپ کی سلامتی اور عافیت کا درگاہ رب العزۃ سے مستدعی ہے جناب رسالدار صاحب وخان اعظم خان صاحب وجمیع احباب کی خدمت میں مودبانہ سلام عرض ہے۔ بندہ عبدالحق[1]

☆☆☆

مولانا مفتی زین العابدین[2] لائل پور

(۱)

(جلسہ دستار بندی میں شرکت)

۱۹ جنوری ۱۹۵۷ء

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت معالیکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ ملا، مسرت ہوئی رب کریم آپ کی اور تمام اراکین مدرسہ کی مساعی جمیلہ کو قبول اور بار آور فرماوے۔ دارالعلوم کا افتتاح اور فضلاء مدرسہ کی دستار بندی تو کسی مبارک ذات کے پاکیزہ ہاتھوں سے ہونی ضروری ہے۔ البتہ ایسے مبارک موقع پر حاضری اپنی سعادت سمجھتا ہوں تاریخیں نوٹ کرلی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز حسب ارشاد حاضر ہونگا۔ دعا کرتا ہوں اور دعاؤں کا محتاج ہوں۔ والسلام زین العابدین

(۲)

۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

محترم ومکرم حضرت مولانا زادت معالیکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ ملا، مسرت ہوئی جواباً عرض ہے کہ جمعہ شام کو نیلا گنبد کے جلسہ پر حاضری ہے لاہور سے ہفتہ شام کو میل سے یا رات کو ۱۰،۱۲ چلنے والی پسنجر سے اکوڑہ کیلئے انشاء اللہ العزیز روانہ ہونگا۔ امید ہے آپ بعافیت ہونگے۔ والسلام زین العابدین عبداللہ پور لائل پور

---

[1] خان اعلیٰ مرحوم کے کسی قریبی اہم دوست اور عزیز کے وفات پر تعزیتی خط جو غالباً دیوبند سے بھیجا گیا

[2] معروف داعی عالم مبلغ دارالعلوم فیصل آباد کے بانی، تبلیغی جماعت کے سرکردہ اکابرین میں سے تھے دنیا بھر کے تبلیغی اسفار کئے بڑی حکمت اور تدبر سے ملکی سیاسی گتھیوں کو سلجھانے کا سلیقہ بھی رکھتے تھے۔

(۳)

۱۷/اپریل ۱۹۶۰ء　　(مولانا محمد یوسف دہلوی کے دورۂ پاکستان کا پروگرام)

محترم المقام حضرت مولانا زادت معالیکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، طالب عافیت بعافیت۔ جیسے ملتان میں عرض کیا تھا۔ ۲/اپریل کو ڈھاکہ چلا گیا اور وہاں سے مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی کیساتھ کراچی اترا۔ تین دن وہاں قیام کر کے ۱۵/اپریل جمعہ کو لائل پور حاضر ہوا۔ جناب کا والا نامہ ڈاک میں دیکھا۔ حضرت مولانا محمد یوسف[1] صاحب مدظلہ کا پروگرام یہ ہے اور میرا پروگرام بھی بالکل انکے ساتھ ہے۔ ۱۹/۲۰/اپریل رائے ونڈ سے ۲۱ کو راولپنڈی جانا ہے۔ ۲۲/۲۳/۲۴ راولپنڈی قیام ہے اور ۲۵ کو غزنی خیل لکی مروت روانگی ہے۔ ۲۶ کو وہاں سے روالپنڈی واپسی ہے اور ۲۷ کو لاہور پہنچنا ہے۔ ۲۸ کو لاہور میں قیام ہے اور ۲۹/اپریل کو سہارنپور واپسی ہے۔ اندریں صورت آپکے ہاں حاضری کی سعادت سے محروم رہونگا اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کا پروگرام بھی عرض کر دیا ہے ہر جگہ اسکے مطابق انتظام بھی کر لیا گیا ہے اور پروگرام میں ردوبدل سے بڑی دقتیں پیش آتی ہیں اور ویزا کی مشکل نے تو ردوبدل ناممکن بنا رکھا ہے امید ہے آپ بعافیت ہونگے۔　　والسلام　زین العابدین عبداللہ پور لائلپور

(۴)

(مولانا محمد زکریاؒ سہارنپوری مرض وفات اور انتقال)

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدھم، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، میرے اس سال مسلسل سفر رہے انہیں اسفار کے درمیان ۲۹/اپریل ۱۹۸۲ء کو چند دن کے عمرہ وزیارت کیلئے حجاز حاضر ہوا ۸ مئی تک حضرت والا[2] کے پاس رہا اتنی اچھی صحت تھی کہ گزشتہ دس سالوں میں اتنی اچھی صحت نہیں دیکھی تھی۔ کمزوری کے بنا پر لکھنا پڑھنا عرصہ سے چھٹا ہوا تھا خصوصاً عربی کتب کا مگر اس مرتبہ مسلم شریف پر حضرت گنگوہیؒ کی نایاب عربی میں لکھی تقریر پر کام شروع کر رکھا تھا اور بڑی ہی تیزی سے اسکو کرا رہے تھے۔ ۸ مئی کو میں یورپ کے سفر پر روانہ ہو گیا انگلینڈ کے اجتماع سے فارغ ہو کر بلجیم کے اجتماع میں چلا گیا اجتماع سے ۲۳ مئی کو ایک سو جماعت رخصت ہوئیں ۲۴ مئی پیر کے دن دوپہر مشوروں میں بیٹھے تھے کہ شدت علالت کا فون آیا اور ظہر کے بعد انتقال کی خبر آگئی۔ جنازہ پہنچنے کی کوئی صورت نہ تھی اسلئے بقیہ پروگرام پورے کر کے ۴ جون کو مدینہ طیبہ پھر حاضر ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، پوری امہ قابل تعزیۃ ہے کس کس سے تعزیۃ کریں۔ رب کریم ان کو بدل واجر سے محروم نہ فرمائے وماذالک علی اللّٰہ بعزیز اور فتن سے محفوظ رکھے۔ امید ہے آپ بعافیت ہونگے۔ اعزاء واحباب سے السلام علیکم عرض ہے اور درخواست دعاء۔　　والسلام　زین العابدین

(۵)

۱۹/جون ۱۹۸۳ء　　(قابل اساتذہ حدیث کی طلب)

محترمی ومکرمی حضرت مولانا دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت موجود ہے اور خیریت مطلوب ہے گزارش یہ ہے کہ ہمیں دارالعلوم کیلئے بخاری اور ترمذی شریف پڑھانے والے استاد کی ضرورت ہے آپ کی نظر میں بخاری اور ترمذی کے معروف اساتذہ کرام میں سے جو فارغ ہوں یا آسانی سے فارغ ہو سکتے ہوں اگر کوئی ہو تو واپسی ڈاک میں اطلاع فرما دیں یا پرچہ تحریر فرما کر دستی ہمارے پاس بھیج

۱۔ امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلوی قدس سرہ

۲۔ حضرت اقدس مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث قدس سرہ کے مرض وفات اور انتقال کے بارہ میں اہم معلومات ہیں۔

دیں تاکہ انکے ساتھ تقرری کی بات ہوسکے۔دعا کی درخواست۔ فقط والسلام بندہ مفتی زین العابدین
مہتمم دارالعلوم فیصل آباد پیپلز کالونی نمبر۲ فیصل آباد

(۶)

۱۷ادسمبر ۱۹۸۵ء (سفر ہند سے واپسی پر حاضری کی نیت)

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالحق صاحب حفظا اللہ والمسلمین بحیاتکم العزیز! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والانامہ ملا بے حد مسرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ افسوس اسلئے کہ میرے دفتر سے کوتاہی ہوئی اور خوشی اس بنا پر کہ ایسا خط آگیا جس کی میرا جیسا آدمی توقع بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے اسے کہدیا ہے انشاء اللہ آج ہی ہدیہ معہود روانہ کرینگے اور اس غفلت کی تلافی تب ہوگی جب میں خود حاضر ہونگا۔ آج ہندوستان بھوپال کے اجتماع میں شرکت کے لیے جانے کا ارادہ ہے اسمیں لکھنو، سہارنپور، دیوبند بھی حاضری کا ارادہ ہے (اگر ویزہ ان مقامات کامل گیا) وہاں سے واپسی پر آپکے ہاں حاضری کی نیت کی ہے رب کریم بسہولت تمام اسفار کو پورا فرمائے حضرت مسلسل اسفار ہیں اور بہت ہی محتاج دعا ہوں مجھ سے زیادہ محتاج دعا نہیں ملیگا۔ مولانا سمیع الحق صاحب سے السلام علیکم عرض ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ۲۱ رنومبر کا آپ کا خط مجھے کل ۱۶ نومبر کو ملا ہے۔ والسلام زین العابدین

(۷)

(حضرت رائے پوری کی نعش مبارک کی انڈیا منتقلی کا مسئلہ اور استفتاء)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، طالب عافیت بعافیت، حضرت رائے پوری[1] کی نعش مبارک کو بعض لوگ تدفین کے آٹھ ماہ بعد ڈھڈیاں ضلع سرگودھا سے ہندوستان منتقل کرنے کی سعی کر رہے ہیں اسلئے شرعی فتوٰی کی ضرورت محسوس ہوئی میں نے یہ فتوٰی لکھا ہے اور اس پر تمام اکابر کی تصحیح وتصدیق کی ضرورت ہے۔ کچھ اکابر کے دستخطوں کے بعد آپکی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں براہ کرم اگر فتوٰی صحیح ہو تو اپنے اور اپنے دارالعلوم کے مفتی صاحب وصدر مدرس صاحب دستخط بھی کرادیں اور دارالافتاء کی مہر بھی ثبت فرمادیں۔ حامل عریضہ کو راولپنڈی سے صرف اسی لیے بھیج رہا ہوں براہ کرم اسے جلد فارغ کر کے واپس بھیج دیں۔ امید ہے آپ بعافیت ہونگے۔ والسلام زین العابدین لائل پوری از راولپنڈی

☆☆☆

قاضی زین العارفین[2] اکوڑہ خٹک

۲۹ فروری ۱۹۵۰ء (قاضی انوارالدین کی شادی)

مکرمی جناب مولانا مہتمم دارالعلوم حقانیہ جناب عبدالحق صاحب زیدمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش ہے کہ برخوردارم محمد انوارالدین کی شادی بروز آئندہ جمعرات بتاریخ ۲ رمارچ ۱۹۵۰ء مقرر ہے۔ آنجناب والاشان بمعہ جملہ مدرسین صاحبان ہمارے غریب خانہ بوقت دس بجے برائے تناول طعام ولیمہ تشریف آوری فرما کر ممنون فرمادیں۔ فقط والسلام محمد زین العارفین خادم شریعت اکوڑہ

---

1. تعبیہ نامرضیہ کی تفصیل مکتوبات مفتی احمد الرحمان بنام سمیع الحق میں ملاحظہ
2. مغلیہ دور سے خاندان قضاء کے منصب پر فائز رہے۔ ہمارے مولانا قاضی انوارالدین کے والد ماجدؒ علاقہ کی محترم شخصیت عید اور علاقہ کے جنازوں کے موقع پر امامت کرانے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

مولانا سرفراز خان صفدر[1] گکھڑ گوجرانوالہ

(کتاب تسکین الصدور کیلئے رائے اور قابل اصلاح مواضع کی اصلاح کی خواہش)

۱۴ اگست ۱۹۶۸ء

الی محترم المقام جناب حضرت مولانا صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ کہ کتاب تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور طبع ہو چکی ہے، ایک نسخہ ہدیۃً بذریعہ رجسٹری پارسل ارسال خدمت ہے۔ اپنی زرّیں رائے مبارک اور قابل اصلاح مواضع کی اصلاح سے جلدی آگاہ فرمائیں تاکہ اور آراء کے ساتھ اسکی بھی جلدی طباعت ہو جائے اور تصدیقات کتاب کے ساتھ شامل کر دی جائیں۔ جتنی جلدی ہو سکے بہتر ہوگا۔ صحت ان دنوں بفضلہٖ تعالیٰ قدرے اچھی ہے مزید دعا فرمائیں۔

والسلام

احقر محمد سرفراز گکھڑ گوجرانوالہ

---

[1] محقق بے بدل، ترجمان مسلک دیوبند، مناظر اسلام، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ، صاحب وعظ وارشاد، استاذ العلماء مولانا محمد سرفراز خان صاحبؒ سواتی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ علمی وتحقیقی تدریسی اور دعوت واصلاح کی خدمات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کا خط بنام مولانا سرفراز خان صفدر

(کتاب تسکین الصدور کے بارہ میں کلمات تحسین)

حضرت المکرم والمحترم فاضل مکرم شکر اللہ مساعیکم ودمتم للاسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ کتاب تسکین الصدور، سرور قلب اور تمرید بصر کا موجب بنی، الحمدللہ کہ خداوند تعالیٰ نے اس عظیم اور اہم کام کی تکمیل اور اسکی اشاعت پذیر ہونے کا موقع میسر فرمایا۔ آنجناب جیسے فاضل بے بدل اور محقق کے نگارشات کے بارہ میں کچھ کہنا گستاخی ہے جن کی تحقیق کا سکہ سب مان چکے ہوں۔ بہرحال تعمیل ارشاد میں اور استفادہ کی غرض سے کتاب کا مطالعہ کیا بحمداللہ کتاب میں جتنے مسائل کی تنقیح اور تشریح کی گئی ہے سب کو اہل سنت والجماعت خصوصاً اکابر دیوبندؒ کے مسلک کے موافق پایا، جس محنت اور عرق ریزی سے آپ نے ان مسائل کو تحقیقی دلائل اور اکابر امتؒ اور معتمد علماء کے اقوال سے مبرھن کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے اتحاد واتفاق اور ان مسائل میں مسلک حق کی پیروی اور تمسک بالکتاب والسنۃ کا ذریعہ بنا دے۔ مسئلہ حیات انبیاء میں طرفین کے دلائل کو جس تفصیل سے شرح فرمایا ہے، خدا کرے اگلے ایڈیشن میں دیگر مسائل از قسم توسل وغیرہ میں بھی فریق ثانی کے دلائل سے اس تفصیل سے تعرض فرمایا جاوے۔ والسلام (بندہ عبدالحق بقلم سمیع الحق)

حکیم محمد سعید (ہمدرد)[1]

(۱)

(طبی وفد کا دورہ چین O میڈیسن ان چائنا O طب مشرقی اور طب مغربی)

رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ، نومبر ۱۹۷۱ء

جناب محترم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے اندازہ نہیں ہے کہ آپ کے نقوشِ ذہن پر یہ ابھار ہنوز موجود ہیں یا نہیں کہ اس انجمن کا ایک طبی وفد ۱۹۶۳ء میں چین گیا تھا۔اس وفد کے قائد کی حیثیت سے میں نے ایک طویل و مفصل اور مثالی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی تھی اور پھر ایک کتاب "میڈیسن ان چائنا" تصنیف کی تھی (۴۲۵ صفحات) اور پھر اس انجمن کی دعوت پر ۱۹۶۶ء میں حکومت چین نے ایک طبی وفد بھیجا تھا جس کی میزبان پاکستان میں یہی انجمن تھی۔اور جس کے اعلیٰ حسنِ میزبانی کے نقوش وزارت خارجہ کے فائلوں میں مثال و تقلید کے لئے موجود ہیں۔ ہمدرد صحت بابت جولائی ۱۹۷۱ء آپ کی خدمت میں پہنچ چکا ہے جس کے صفحات ۲۲ تا ۲۵ آپ کی توجہ کے لائق ہیں۔اور جو "چین" باتصویر کی اس سال کی آخری اشاعت سے ماخوذ ہیں۔اگر آپ ان صفحات کو ملاحظہ فرمالیں گے تو میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ بالکل واضح ہو جائے گی، یعنی یہ کہ ہمیں اپنی دونوں ٹانگوں پر کھڑا ہونا چاہیے۔

چین پر قدامت اور قیانویست کی پھبتی اب کسی حال میں نہیں کسی جاسکتی۔وہ ہمارے ایک سال بعد آزاد ہونے والا ملک آج سارے عالم کے لئے مرکز توجہ بن چکا ہے۔اور دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور اقوام کے سامنے سینہ سپر ہو چکا ہے۔یہ دنیا کا سب سے بڑا ملک جو اقوامِ عالم کو امداد اور رہنمائی دینے کی پوزیشن میں ہے اور جو تحقیق اور ریسرچ کے میدان میں دنیا کی کسی طاقت سے پیچھے نہیں ہے، اپنے مسائل صحت کا حل دونوں ٹانگوں پر کھڑا ہونے میں ہی پاتا ہے یعنی طب مشرقی اور طب مغربی دونوں سے بھرپور استفادہ کر رہا ہے۔

آخر ہم میں کون سا سرخاب کا پر لگ گیا ہے کہ ہم منظم طور پر طب مشرقی کے خلاف سازشیں اور صف آرائی کر کر کے اور عطائیت کی تہمت لگا لگا کر اسے تباہ کر دینے کی فکر میں ہیں۔اور ذرہ برابر اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہمارا یہ عمل جسے ہم آزادی کے بعد گذشتہ ۲۴ برس سے تواتر و تسلسل کے ساتھ دہرا رہے ہیں ہرگز مفاد صحت ملی میں نہیں ہے۔اور ہرگز یہ ہمیں خود اعتمادی اور خود کفالتی کی منزل تک نہیں پہنچا سکتا۔

کیا یہ سمجھا جائے کہ جو قوم اپنے نظریہ ملی کی حفاظت سے عاری و عاجز ہو چکی ہے اس کا کردار یہی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی قومی ورثوں اپنی تہذیب و ثقافت اور حتیٰ کہ صحت ملی تک سے صرفِ نظر کرے۔اگر ایسا ہے تو ہمیں زوالِ امت کے اس المیہ پر فوراً غور کرنا چاہیے۔

آپ کا مخلص حکیم محمد سعید ہمدرد کراچی

(۲)

۲۴ جنوری ۱۹۷۵ء (دارالفکر الاسلامی کی تاسیسی رکنیت قبول کرنے کی خواہش)

جناب محترم زید مجدکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہم مقاصد اسلامیہ کی تکمیل و تحصیل کے لیے ایک منظم و جامع اور فعال ادارہ کو معرض وجود میں لانے کے لئے مجھے اہل فکر و نظر سے تبادلہ خیال کا شرف حاصل ہوا۔ مجھے عالی مرتبت حضرت محترم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی کی رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔ مطالعہ حالات اور تبادلہ افکار سے جو روشنی مجھے حاصل ہوئی ہے اس روشنی میں ایک لائحہ عمل مرتب کیا

[1] ہمدرد کے حکیم صاحب ایک نابغہ روزگار شخصیت، اپنی ذات میں ایک انجمن، زندگی کے عملی، علمی و فکری اور اصلاحی شعبوں میں کام کے نئے نئے راستے تلاش کئے۔ وہ سراپا ہمدرد ملت بنے اور ملک و ملت کی یہی ہمدردی بالآخر انکی شہادت پر منتج ہوئی، مدینۃ الحکمۃ قائم کیا جبکہ وہ اپنی ذات میں علم و حکمت کا ایک شہر تھے انکے مکاتیب علم و فکر اور دعوت و اصلاح کے میدانوں میں دعوت فکر و عمل دے رہے ہیں۔

جاچکا ہے۔ یہ لائحہ عمل اور دستور عمل میں اس تحریر کے ساتھ آپ کی خدمت اقدس میں بھجوانے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

دارالفکر الاسلامی موسس کی حیثیت سے جن علماء فضلاء[1] اور دانشوروں کے نام تجویز ہوئے ہیں۔ ان میں آپ کا اسم گرامی بھی ہے۔ میری عاجزانہ ومخلصانہ درخواست ہے کہ آپ اس لائحہ عمل کا مطالعہ فرما کر مجھے اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں نیز دارالفکر الاسلامی کے موسس رکن بننے کی قبولیت اور اس حیثیت سے اپنے مشوروں سے نوازیں۔ رائے گرامی قبول رکنیت اور مشوروں کے موصول ہونے کے بعد محترم ومحتشم موسس ارکان کا ایک جلسہ اساسی کراچی میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے 16/17 اپریل 1975ء (5.4 ربیع الثانی) تاریخیں طے کی گئی ہیں۔ میں تشکر وامتنان کے ساتھ آپ کے جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ احترامات فائقہ کے ساتھ

آپ کا مخلص حکیم محمد سعید

(۳)

(دارالفکر الاسلامی کے تاسیسی ارکان[1])

۹ مارچ ۱۹۷۵ء

جناب محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالفکر الاسلامی کی تاسیس کی اطلاع اس کے موسس رکن بننے کی درخواست اور اس کا لائحہ عمل آپ کی خدمت میں میں نے 24 رجنوری سنہ 1975ء کو ارسال کیا تھا۔ اور اس عزم کا اظہار بھی کیا تھا کہ گراں قدر مشوروں اور قبول رکنیت کی اطلاع موصول ہونے کے بعد ایک اساسی جلسہ 16.17 اپریل سنہ 1975ء کو منعقد ہوگا۔ آپ کا گرامی نامہ مجھے موصول ہوگیا۔ لیکن ہنوز اکثر ارکان گرامی کے جواب سے محروم ہوں۔ ایسی صورت میں جلسہ اساسی کا انعقاد مجوزہ تاریخوں میں ممکن نہیں۔ تمام حضرات کی رائے گرامی موصول ہونے کے بعد اطلاع ثانی آپ کی خدمت میں ارسال کی جائے گی۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا مخلص برائے حکیم محمد سعید (مسعود احمد برکاتی)

(۴)

(اجتماعات سیرت کو اخلاق نبوی کی ترویج کا ذریعہ بنایا جائے)

۲۰ نومبر ۱۹۷۵ء

جناب محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور ﷺ کی سیرت[2] پاک تمام مسلمانوں کیلئے نمونہ اور مثال ہے۔ اس نمونے کو پیش نظر رکھے

---

[1] اس فہرست میں یہ نام درج ہیں:۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب، مولانا ابوبکر غزنوی صاحب، مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی صاحب، اے کے بروہی صاحب، مولانا محمد یوسف بنوری صاحب، مولانا جمال میاں فرنگی صاحب، جناب خالد اسحاق صاحب، جناب جسٹس ایس اے رحمان صاحب، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا قاری طیب صاحب، مولانا عبدالحق صاحب، علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب، مولانا پیر کرم شاہ صاحب، مولانا کوثر نیازی صاحب، مولانا ڈاکٹر مظہر بقا صاحب اور مولانا منتخب الحق صاحب۔

(تذکار رسول اور شیخ الحدیث کا جوابی خط)

[2] حضرت المحترم جناب حکیم محمد سعید صاحب زید مجدہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تذکار رسول ﷺ کے سلسلہ میں گرامی نامہ موجب صد تشکر بنا۔ سیرت طیبہ کے اشاعتی پروگرام سے بے حد خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ ایسے ایسے خدمات جلیلہ کیلئے آپ کو توفیق مزید عطا فرمادے اور آپ کی مساعی جمیلہ ملک وملت کے لئے مثمر برکات ثابت ہوں۔ میں بوجہ علالت وامراض قلب کے کوئی نئے مضمون لکھنے سے تو قاصر ہوں۔ البتہ سیرت طیبہ کے بارہ میں کچھ چیزیں جو املاً تحریر کرائی گئی ہیں۔ ارسال خدمت ہیں، اس کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ اصل محبت رسول ﷺ وہ ہے جو اطاعت کا ذریعہ بنے اور اطاعت کے دائرہ میں رکھے، دوسرا حضور اقدس کے سیرت کے علمی، عملی اور عرفانی پہلو پر مختصراً کچھ عرض کیا گیا ہے جس میں بنیادی بات یہ ہے کہ اصلاح امت اور انقلاب احوال میں حضور اقدس ﷺ کی کامیابی کی اصل وجہ یہ تھی کہ آپ کے قول وعمل گفتار وکردار اور دعوت اور نجی زندگی میں عظیم الشان یگانگت تھی اور آپ کی داعیانہ جدوجہد ہر دنیوی لالچ اور طمع سے پاک تھی اگر آنجناب کو پسند آجاتے ہیں تو شائع فرمادیجئے ورنہ میری طرف سے تعمیل ارشاد تو ہو ہی جائے گی اور مجھے اس کا اجر مل جائے گا۔ یہ آپ کا حسن ظن ہے ورنہ میری تو اتنی حیثیت نہیں نہ اہلیت کہ حضور اقدس ﷺ کے بارہ میں ایسے مقدس مجموعہ میں شرکت کو سکوں۔

والسلام عبدالحق ممبر قومی اسمبلی مہتمم دارالعلوم حقانیہ

اور اسکے مطابق اخلاق و کردار کو ڈھالنے میں ملت اسلامیہ کی بھلائی ہے۔ اور اس سے دوری میں تباہی۔ آج ہم پاکستان میں اخلاقی زوال کے جس سنگین مرحلے سے دو چار ہیں اس سے نکلنے کی اگر کوئی صورت ہو سکتی ہے تو صرف یہی کہ ہم اخلاق نبوی کو دل و جان سے اپنانے کی کوشش کریں۔ ہر سال ربیع الاول کے ماہ مقدس میں تذکار رسول ﷺ کے نام پر ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ اس ذات اعلیٰ کے تو کیا ایک عام مسلمان کے شایان شان بھی نہیں ہوتا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہم اجتماعات سیرت پاک میلاد نبی ﷺ کو اخلاق نبوی کی ترویج کا ذریعہ، بنائیں تاکہ معاشرے کی تطہیر ہو سکے۔ نیشنل سیرت کمیٹی نے اس سلسلہ میں سعی شروع کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

<u>ائمہ کرام کو ذہنی غذا کی فراہمی:</u> ہر جمعہ کو ائمہ کرام جو وعظ فرماتے ہیں ان میں بھی اگر وہ اخلاق حسنہ کو اپنا موضوع بنائیں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے لیکن اس مقصد کیلئے ہمیں ائمہ کرام کی مدد کرنی ہوگی اور ان کی ذہنی غذا کیلئے رہنما مواد فراہم کرنا ہوگا میں اس مقصد کیلئے خبرنامہ ہمدرد کا ایک شمارہ مرتب کرنا چاہتا ہوں، جس میں اخلاق نبوی پر ملک کے ممتاز علما مفکرین کے افکار جمع ہو جائیں اور یہ شمارہ ایک لاکھ طبع کرا کر ملک کے گوشے گوشے اور قریہ قریہ میں ایک ایک امام مسجد اور دیگر علما کے پاس پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ ان علما و مفکرین کی ایک فہرست منسلک ہے جس میں آپکا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ازراہ کرم اخلاق نبوی کی عظمت اہمیت اور اس زمانے میں ان کو نمونہ بنانے کی اشد ضرورت پر ایک مختصر و جامع مضمون تحریر فرما کر دسمبر سنہ 1975ء کے وسط تک مجھے ارسال فرما دیں تاکہ میں ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی جانب سے ان کی فوری اشاعت اور پھر ائمہ مساجد اور علما کو ترسیل کا انتظام کرسکوں اور ان سے درخواست کروں کہ وہ ان خیالات کو اپنے مواعظ و خطبات میں شامل فرمائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی تحریر سے ائمہ و علما استفادہ کریں گے اور ان کے ذریعہ لاکھوں بندگان خدا کی اصلاح کا امکان پیدا ہو جائے گا۔ میں آپ کی مصروفیات کے علم کے باوجود اس دینی خدمت میں آپ سے تعاون کی التجا کروں گا۔

امید ہے کہ آپ صحت و عافیت سے ہوں گے۔ آپ کا مخلص حکیم محمد سعید

(۵)

۲۲ اگست ۱۹۸۱ء

(صدارتی ایوارڈ اعتراف عظمت)

عزیز محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ علم و حکمت کے میدانوں میں اعتراف عظمت اور فنون و ادب کے لیے اعتراف رفعت کی موجودہ فضاو پیش رفت بہر لحاظ قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے کہ جب پاکستان میں علم کا دور دورہ ہوگا اور عالم عظمت و رفعت سے ہم کنار ہوں گے۔ درحقیقت یہی وہ فضا ہوگی اور یہی وہ وقت ہوگا کہ پاکستان علم و عالم کی محبت سے سرشار ہو کر صف اقوام عالم میں اپنا مقام بلند و رفیع پائے گا اور خواب مقصدیت پاکستان شرمندہ تعبیر ہوگا۔ حکومت وقت اس باب میں بے حد سنجیدہ ہے۔ آپکے اعزاز و اکرام پر میں آپکو دلی مبارک باد دیتا ہوں۔ احترامات آپکا مخلص حکیم محمد سعید

(۶)

۱۷ فروری ۱۹۸۶ء

(یوم آزادی کے بارہ میں سینیٹ کی متفقہ قرارداد اور قومی اسمبلی کا فرض)

مکرمی و معظمی جناب محترم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پاکستان کے ایوان بالا نے یوم آزادی عید پاکستان منانے کیلئے شمسی تقویم کے بجائے قمری تقویم اختیار کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے۔ جواب قانونی شکل دینے کیلئے آپکے سامنے پیش ہوگی۔ یہ یقین کامل ہے کہ اس سے آپ کو بھی اتفاق ہوگا کہ یہ دن جو ہماری آزادی کے ساتھ ساتھ اسلامی نشاۃ ثانیہ کا مقدر قرار پایا تھا

اس کارشتہ اللہ تعالیٰ نے تقویم عالم میں پہلے ہی سے نزول قرآن اور شب قدر کی بابرکت ساعتوں سے جوڑ کر جود وکرم اور فضل واحسان سے امت مسلمہ کو سرفراز فرمادیا تھا۔لیکن یہ ہماری ناسپاسی تھی کہ ہم قرآن وپاکستان کے رشتہ ابدی سے صرف نظر کر کے مرتکب گناہ ہوتے رہے اور بدقسمتی سے اس عطائے ربانی کی اہمیت ہماری آنکھوں سے اوجھل رہی۔

میں گزشتہ بارہ برسوں سے جہدِ مسلسل کے ساتھ اور صدق دل سے اس حقیقت کی طرف ملتِ اسلامیہ کی توجہ مبذول کراتا رہا ہوں۔میری اس جہدِ مسلسل اور مہم میں آپ جیسے صاحبانِ فہم اسلامی اور سچے مسلمان بھی میرے معاون رہے اور قدم قدم پر اعانت کرتے رہے۔

اب انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی بصیرت افروزی اس حقیقت کو ایک قانونی صورت دینے کی سعی وکاوش کر کے یہ موقع ملتِ پاکستانیہ کو بالضرور عطا کرے گی کہ اسی سال یوم قیام پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کو منایا جاسکے۔

یہ بات مجھ سے زیادہ آپکے علم میں ہوگی کہ اِس متبرک فریضے سے عہدہ برآ ہو کر ہی ہم پاکستان کو مستحکم کر کے ایک اسلامی تشخص کا حامل بنا سکتے ہیں جس سے دینی روایات سے اس کے مثبت رشتے مضبوط کئے جاسکتے ہیں تاکہ ملتِ اسلامیہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی برکات فیوض سے عہدہ برآ ہوسکے۔یہ ملت پاکستان کا ہم پر فرض ہے جس کی ادائیگی کا فریضہ آپ کو انجام دینا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے اور اس کار ایمانی کی تکمیل کی سعادت آپ کو عطا فرمائے۔آمین امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔با احترامات فراواں۔

آپ کا مخلص حکیم محمد سعید

(۷)

۳۱ راگست ۱۹۸۷ء

(شریک حیات بیگم نعمت سعید کی جدائی)

عزیز محترم حضرت مکرم مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حیاتِ مستعار کے ایسے لمحات میں کہ جوڑ روح انسانی کو مضطرب اور مجروح کر دیتے ہیں۔ہم دردوں اور ہم نفسوں کے کلمات ہمدردی تلقین صبر اور شرکت غم سامان تسکین وہمت ہوتی ہے اور زخمی روح کو مرہم مل جاتا ہے۔میری شریک حیات بیگم نعمت سعید نے جہادِ زندگی اور خدمت خلق میں پوری خلوص وانس کے ساتھ میری رفاقت کی۔آہ! ۳۷ سال ۸ ماہ اور ۲ دن کے بعد میں اس نعمت سے محروم ہوگیا۔اس سانحہ ارتحال پر آپ کے کلمات تعزیت آپ کے تعلق خاطر کے مظہر ہیں، اور حُسنِ فکر وعمل دل دہی اور خیر خواہی جیسی اعلیٰ اخلاقی اقدار کی آئینہ دار ہیں، آپ کے اِس حسنِ سلوک سے ہماری روح کو قرار اور دل مضطر کو سکون نصیب ہوا! میں اور میری بیٹی سعدیہ راشد اور مرحومہ کے بھائی ڈاکٹر حافظ محمد الیاس آپ کے کلمات ہمدردی کے لئے ممنون ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔احترامات فائقہ

آپ کا مخلص محمد سعید

(۸)

(سیرت پر انٹرنیشنل کانگریس کیلئے مضمون اور شرکت کی دعوت)

جناب عالی۔میں آپ کو سیرت پر پہلے انٹرنیشنل کانگریس جو کہ پاکستان میں منعقد ہو رہی ہے۔۳۔۳۔۷۶ سے ۱۵۔۳۔۷۶ تک نیشنل کمیٹی کی طرف سے اور میرے جانب سے آپ کو دعوت دی جاتی ہے۔کہ اس میں حصہ لیں۔یہ رسول پاک کی تعلیمات کی یاددہانی اور دوبارہ اجاگر کرنا ہے۔مجھے اس کا خیال ہے کہ یہ نوٹس آپ کو دیر سے پہنچ رہی ہے اور اس مضمون کے لئے وقت بہت کم ہے مگر میں پوری صداقت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی کرم فرمائی اور مہربانی سے میری اس دعوت کو قبول کرینگے اور خوشی سے اس میں حصہ لیکر کوئی مضمون اس کے لئے تیار کرینگے۔

حکیم محمد سعید کراچی

(۹)

(مدافعتی منصوبوں پر مسرت کا اظہار، دعائیں ضعف کے وجہ سے سمیع الحق کے بھرپور تعاون کی پیشکش)

۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء

مخدومی ومحترمی ہمدرد ملک وملت، شکر اللہ مساعیکم گرامی نامہ باعث مسرت قلب ہوا۔ اس وقت دین کی تبلیغ کے لئے جس جدوجہد واشاعت کی ضرورت ہے، الحادوزندقہ کی مدافعت منصوبوں سے ہوسکتی ہے جس کا خاکہ آپ نے تیار فرمایا ہے۔ یہی بندہ کی دیرینہ آرزو ہے اور ہر دردِ دل رکھنے والے مسلمان کی بھی یہی تمنا ہے کہ موجودہ ماحول کی ظلمتوں کو دور کرنے کی منظم کوشش کی جائے آپ کو مبارک ہو البتہ بندہ کا نام جو آپ نے تجویز فرمایا ہے بندہ واقعتاً اس کا اہل نہیں۔ عوارض اور ضعف اس قدر ہے کہ شاید اس خدمت میں مکمل طور پر شریک نہ ہوسکوں البتہ کسی مناسب موقع پر آپ بہت ضروری سمجھیں تو تعمیل حکم باعث سعادت سمجھوں گا۔ میرا لڑکا سمیع الحق مدیر ماہنامہ الحق جس سے آپ متعارف ہوں گے ان سے بھی جتنا ہوسکے خود بھی الحق کے ذریعہ آپ سے اس کام میں مکمل تعاون کرتا رہے گا۔ آپ نے قدم اٹھایا انشاء اللہ خداوند کریم کی امداد شامل حال ہوگی۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم۔ آپ جیسے باہمت تجربہ کار اور بالخصوص حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی راہنمائی سے تیار کردہ خاکہ بہترین اور درست ہے۔ آپ نے جس عظیم الشان کام اٹھانے کا ارادہ کیا ہے حق تعالیٰ توفیق دولت اخلاص اور جوش عمل اور قبولیت سے نوازے۔ والسلام بندہ عبدالحق عفی عنہ[۱]

☆☆☆

مولانا سعید احمد اکبر آبادی[۲]

(دختر مرحومہ کی وفات پر صبر کی حکیمانہ تلقین)

۱۹ نومبر ۱۹۶۸ء باسمہ تعالیٰ

محب محترم ومکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کل الحق بابت ماہ نومبر ملا۔ آج میں نے اسے پڑھنا شروع کیا تو آخری صفحہ پر دختر نیک اختر[۳] کی جوانمرگی کی خبر وحشت اثر پڑھ کر بیحد صدمہ اور رنج ہوا۔ اس عمر میں اور ایسی نیک، صالحہ اور ہونہار بیٹی کا ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے جانا والدین اور بہن بھائیوں کیلئے کس درجہ روحانی درد وکرب اور اذیت کا باعث ہوسکتا ہے، ایسے کچھ وہی محسوس کرسکتا ہے جو ارشاد نبوی کے مطابق اس شنوق بھی ہوا ور اسی نوع کے صدمہ سے دوچار بھی ہوا ہو۔ لیکن صبر کی تلقین اور تعزیت کا حکم بھی اسی قسم کے مواقع کیلئے ہے اور آپ سے زیادہ اس حقیقت سے کون واقف ہوسکتا ہے کہ صبر اور تعزی کا حکم اور اس پر اللہ کی طرف سے اجر عظیم یہ سب کچھ انسان کی اپنی طبعی خصوصیت تاثر وانفعال کی وجہ سے ہے اور یہ خصوصیت ایسی عالمگیر اور فطری ہے کہ انبیائے کرام بھی اس سے نہ صرف یہ کہ مستثنیٰ نہیں ہیں بلکہ اس کے وجود کو انسان کے اخلاقی کمالات کا ایک جز بتایا گیا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد حق بنیاد افلا اکون عبداً شکوراً

---

[۱] حکیم صاحب ہر دم حالات کی اصلاح اور برائیوں کی مدافعت کے منصوبوں اور خاکوں میں لگے رہتے۔ ایسے میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم وغیرہ سے کسی منصوبہ میں حضرت کا نام بھی تجویز فرمایا۔ حضرت نے خط کے لفافہ کے پشت پر یہ مکتوب بالا بطور مسودہ لکھا جسے یہاں نقل کیا گیا۔ مکتوب نگار کے دل میں ہمدرد ملت کی قدر ومنزلت کا بھی اس سے اندازہ ہوسکتا ہے۔

[۲] مایہ ناز اہل کار محقق ومصنف 'برہان دہلی جیسے وقیع علمی مجلہ کے مدیر ندوۃ المصنفین دہلی کے عمید سیرۃ الصدیق سیرۃ ذوالنورین مسلمانوں کا عروج وزوال جیسے کتابوں کے مصنف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھارت کے شعبہ اسلامیات کے سربراہ دارالعلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ کے رکن انتقال کراچی میں ہوا۔ اور دارالعلوم کراچی میں مدفون ہوئے۔ [۳] تعارف کے لئے دیکھئے 'مشاہیر بنام مولانا سمیع الحق' [۴] ہمشیرہ زینب بی بی مرحومہ جن کا جوانی میں بحالت زچگی انتقال ہوگیا تھا۔

اور من لم یرحم لا یرحم سے واضح ہے لیکن انسانی فطرت کی اس کمزوری یا خصوصیت سے قطع نظر ایک مومنہ، صالحہ و منیبہ الی اللہ کی جوانمرگی خود اسکے حق میں اللہ کی ایک آئینہ رحمت ہے کہ وہ اس عالم سفلی سے نجات پا کر اعلیٰ علیین میں پہونچ جاتی ہے اور اسطرح اسے حظیرۃ القدس سے قرب کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس بنا پر اس حادثہ جانکاہ کے موقع پر تعزیت کیلئے وہی دو شعر پیش کرتا ہوں، جو ایک اعرابی نے حضرت عباس کی وفات پر حضرت عبداللہ بن عباس کے سامنے پڑھے تھے اور جن کو سنکر حضرت عبداللہ کو بڑی تسلی ہوئی تھی وہ شعر یہ ہیں:

اصبر نکن بک صابرین فانما — صبر الرعیۃ بعد صبر الراس

خیر من العباس اجرک بعدہ — واللہ خیر عنک للعباس

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آنمرحومہ کو اپنی مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے نوازے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔ آمین ثم آمین۔ لاہور میں پچھلے دنوں جامعہ اشرفیہ کے جلسہ کے موقع پر میرے داماد ڈاکٹر محمد اسلم نے آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ نے ازراہ کرم و محبت اس کے ذریعہ مجھ کو سلام مسنون پہونچایا تھا۔ اس کا بھی بہت شکریہ، میں نے اسلم کو آپ کے سلام کا جواب لکھ دیا تھا۔ میں عنقریب پاکستان آنے کا ارادہ کر رہا ہوں آیا تو آپ سے انشاء اللہ ضرور (ایک عرصہ دراز کے بعد) ملاقات کر کے خوشی حاصل کرونگا۔ اہلیہ محترمہ کو سلام پہونچا دیجئے اور میاں سمیع الحق اور ان کے دوسرے بہن بھائیوں کو دعائیں۔

والسلام آپکا شریک غم سعید احمد اکبر آبادی

☆☆☆

مولانا سعید الرحمٰن علوی[1] لاہور

۱۵ اگست ۱۹۷۶ء (مفتی محمود کا خدام الدین میں دورۂ تفسیر)

مکرم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید معالیکم مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! حضرت مولانا مفتی محمود صاحب امسال شیرانوالا لاہور میں دورہ تفسیر پڑھا رہے ہیں۔ موصوف کے اسباق 76-8-7 کو باقاعدہ شروع ہو رہے ہیں۔ اپنے طلبہ کو بتلا دیں نیز امتحانات میں مصروف طلبہ کے لیے بعد از فراغت داخلہ کی گنجائش ہوگی۔

والسلام سعید الرحمٰن علوی ہفت روزہ خدام الدین۔ لاہور

☆☆☆

مولانا سلطان الحق[2] ناظم کتب خانہ دارالعلوم دیوبند

۴ مئی ۱۹۶۵ء (مولانا ریاست علی اور مولانا فخر الدین مراد آبادی کی شرح ایضاح البخاری کا ذکر)

مخدوم بھائی! نہیں نہیں شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ پہنچا بے حد مسرت ہوئی، سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا، عرصہ ہوا اسی مضمون کا ایک خط پہنچا تھا اس وقت بھی ہدایت کر دی تھی مگر شاید یہ لوگ پھر بھول گئے

---

[1] مولانا سعید الرحمان ایک صاحب علم، صاحب قلم، صاحب درد، بہت حساس انسان، مولانا محمد رمضان علوی بھیرہ کے فرزند، جامع مسجد حضرو چھچھ میں خطابت کے ساتھ مختلف رسائل مجلات میں لکھتے رہے۔ ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی ادارت فرمائی۔

[2] کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے منتظم، دارالعلوم دیوبند کی ایک اہم شخصیت' مکتوب الیہ کے ساتھ گہرا مخلصانہ بے تکلفانہ تعلق خطوط سے نمایاں ہوتا ہے۔ (س)

یہ خط تو کتب خانہ سے ۴ بجے شام کو لکھ رہا ہوں چھ بجے گھر پہنچ کر ریاست علی[1] سلمہ کو بلا کر تاکید کردونگا انشاء اللہ خود تعمیل حکم کراونگا مطمئن رہیے۔ ریاست علی کو بلا کر کہہ دیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ لقمان سلمہ بنگلور مدراس سے بھی آگے مدرسہ سبیل الرشاد میں صدر مدرس ہو کر چلا گیا ہے۔ اس وقت سے انتظامی معاملات میں قاسم المعارف کے کافی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ ادھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی مسلسل بیماری ادھر ریاست سلمہ کا اکیلا رہ جانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہورہی ہے۔ خداوند عالم حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو سلامت رکھے۔ تو دیر سویر پوری ہوجائیگی۔ اگرچہ ساٹھ جلدوں میں سے نویں آرہی ہے خیر خدا بہتر کرے آمین ثم آمین۔ قاری اصغر علی[2] مدظلہ کیا گئے ہمیں منتشر کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون گھر میرے شیخ کا اب خالی ہوا اپنے پردوں میں ہمیں بیٹھا گئے تھے اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

حضرت نائب صاحب قبلہ نے آنکھیں بنوائی ہیں بیحد کمزور ہیں، سلام پہونچا دیا سلام فرماتے ہیں۔ بیٹے کو بہت بہت پیار۔

والسلام: مولانا سلطان الحق ناظم کتب خانہ دیوبند

☆☆☆

لیفٹیننٹ کرنل سلطان خان۔ لاہور کینٹ

(ذکر اللہ۔ اثرات ظاہر نہ ہوں تب بھی اللہ کے ہاں ثمرات کا ظہور ہوگا (شیخ الحدیث کا جوابی مکتوب حاشیہ میں)

۱۹/ جنوری ۱۹۶۵ء[3]

محترم ومکرم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے آپ خداوند کریم کے فضل وکرم سے بخیریت رمضان المبارک گزار رہے ہونگے۔ آپ کا والا نامہ موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ

---

[1] غالباً مولانا کے صاحبزادہ ہیں جنہوں نے شیخ الحدیث مولانا فخر الدین مراد آبادی کے آمالی کو ایضاح البخاری کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا، خط میں اس شرح کا تقاضا کیا گیا تھا۔ [2] حالات کیلئے مرحوم کے خطوط کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

[3] **شیخ الحدیث کا جواب (شیطان کے وساوس کو نظر انداز کریں)**

محترم المقام مہربان جناب سلطان خان صاحب زیدمجدکم السلام علیکم۔ گرامی نامہ باعث مسرت وافتخار بنا۔ اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو دین وعلوم دینیہ کی ترقی وامداد کا جو شغف عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکت دے اور آپ کے اعمال صالحہ وصدقات جاریہ دارین کی سرفرازی اور دین متین کی اشاعت کا باعث ہوں۔ آنمحترم کی اہلیہ محترمہ کو ذکر اللہ اور تلاوت وعبادت واعمال صالحہ سے جو شغل وانہماک ہے یہ واقعی اس دور میں قابل رشک ہے اور آپ کی خوش قسمتی ہے اس نعمت عظمیٰ پر آپ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتے رہیں تو کم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر اللہ کے اثرات وبرکات سے دارین میں انہیں نوازا جائے گا، تشویش اور بے چینی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس توفیق خداوندی پر خوش رہنا چاہیئے ذکر اللہ اور اذکار وعبادات کا ثمرہ تو مرضی خداوندی اور نجات آخرت ہے، وہاں پر ہر سانس اور ہر ہر کلمہ کے برکات کا ظہور ہوگا۔ یہاں اس کے کیفیات واثرات کا ظاہر نہ ہونا تشویشناک امر نہیں۔ کیا یہ کوئی کم احسان ونعمت خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنے یاد اور ذکر کی توفیق دے، ہمارے اعمال وعبادات بھی اُسی کی کرم نوازی ہے، اسی کی توفیق کا ثمرہ ہے، یہ اعمال خود ہی قیمتی ہیں۔ نفس وشیطان ذکر اللہ اور یاد خدا سے روکنے کیلئے طرح طرح کے وساوس وخطرات سے پریشان کرنا چاہتا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ رحمۃ سے کوئی ذاکر شکایت کرتا کہ ذکر سے نفع نہیں احوال طاری نہیں تو اطمینان وسکون محسوس نہیں ہوتا تو حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے کہ یہ کیا کچھ کم نفع ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا ذکر کررہے ہو، مولانا رومؒ نے ایک بزرگ کی شکایت لکھی ہے کہ اُسے اس قسم کے وساوس پیش آئے اُس نے ایک رات سب ذکر وشغل چھوڑ دیا اور سو گیا۔ خواب میں حق تعالیٰ نے اس کی وجہ پوچھی! اس نے جواب دیا کہ حضور عرصہ سے اللہ اللہ کرنا ہی ہمارا لبیک اور جواب ہے۔ اگر ہمیں پسند نہ ہوتا تو ایک بار کے بعد دوبارہ ہمارا نام نہ لے سکتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے محترم کو جو اعمال خیر کی توفیق دی اور جو دینی تڑپ ہے وہ حق تعالیٰ کے توجہات کی دلیل ہے اور انشاء اللہ العزیز حسب ارشاد خداوندی ذکر اللہ سے اطمینان قلب کی دولت بھی نصیب ہوجائے گی، یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے خداوند تعالیٰ آپ اور اہل بیت کو عافیت تامہ اور اپنی مرضیات سے نوازے۔ پریشانی ومایوسی بھی غلبہ خوف خداوندی کی وجہ سے ہے۔ جوانا عند المنکسرۃ قلوبھم کے بناء پر انکے لئے خوشخبری ہے۔ خداوند کریم کے رحمتوں پر نظر زیادہ فرمالیا کریں۔ آمین

آنمحترم کا قابل قدر عطیہ موصول ہوا تھا، رسید ارسال خدمت کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماوے۔ والسلام (شیخ الحدیث بقلم سمیع الحق)

عرض ہے کہ میری بیوی اکثر وقت عبادت وذکر اللہ میں مصروف رہتی ہے۔ لیکن اکثر اس کی طبیعت پریشان، مایوس وناامید رہتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ عبادت، ذکر اللہ سے انسان کو سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ مگر اسکی حالت زیادہ وقت پریشانی ومایوسی میں گزارتی ہے۔ لہٰذا آپ سے عرض ہے کہ مہربانی سے درس قرآن وحدیث کے بعد اور افطاری کے وقت دعا فرمایا کریں۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسکی اس پریشانی وناامیدی کو دور کرے۔ اور سکون قلب وتسلی عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین

آپ کے طلباء کی روزہ افطاری کے استعمال کے واسطے کچھ رقم بھیجی تھی۔ امید ہے مل گئی ہوگی۔ دعا کرتے رہا کریں کہ اس مبارک ماہ کی برکت سے مالک ہم دونوں گناہ گاروں کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمادیں اور میری بیوی کو سکون قلب نصیب ہو۔ آمین

طلباء وحاظرین کو ہماری طرف سے سلام علیکم قبول ہو۔ والسلام: احقر سلطان خان

☆☆☆

مولانا سلطان محمود[1] ناظم دفتر دار العلوم حقانیہ

(۱)

(وصایا پر عمل کرنیکی حتی المقدور کوشش ○ عمرہ کی ادائیگی)

مخدومی المحترم حضرت قبلہ مولانا المعظم مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس بخیر باد، بندہ ناکارہ مورخہ ۶۲/۳/۷ کو بحرین سے بذریعہ لانچ الخبر پہنچا، الخبر میں عوارض کے بناء پر دو رات ٹھہرنا پڑا۔ اور ۶۲/۳/۹ کو الخبر سے ریاض پہنچا۔ اور ۶۲/۳/۱۰ کو ریاض سے روانہ ہوکر طائف کے قریب سے ہوتے ہوئے منزل مقصود مکۃ المکرمہ زادھا اللہ تعظیما وتکریما وتشریفا ومہابۃ (دن کو عربی ٹائم ۱۲/۱ ۳ بجے، ۶۲/۳/۱۲ کو) میں حاضری کی دولت اس روسیاہ کے نصیب میں آئی اللھم لک الحمد شکرا ولک المن فضلا اپنے رفیق پیر بھائی شیخ محمد امین لاہوری کی وجہ سے معلم جو ضروری تھا عمرا کبر کیساتھ تعلق وابستہ کیا گیا۔ بغیر معلم کے کام نہ بن سکا بفضلہ تعالیٰ معلم صاحب کے مکان سے جاکر عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

یہاں کل بروز جمعہ نماز جمعہ مسجد حرام میں پڑھ کر ہفتہ یا اتوار کو مدینہ طیبہ علی صاحبہا التحیہ والتسلیم۔ روانگی کا ارادہ ہے۔ تفصیلات لکھنے کی طاقت اسوقت نہیں مختصرا عرض ہے تاکہ آپ حضرات کی تسلی ہو اور اس غرض سے کہ آئندہ بھی دعوات صالحہ میں یاد فرماتے رہیں۔ حضور آپ نے اور اراکین حضرات نے اور محترم مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا شیر علی شاہ، قاضی انوار الدین، مولانا گل رحمان صاحب، مولانا قمر صاحب اور مولانا محمد ہاروت صاحب اور مولانا عبدالغنی صاحب اور دیگر متعلقین نے جو وصایا فرما کر اس ناکارہ کو نمائندہ بنا کر بھیجا ہے انشاء اللہ بتوفیق الموفق بجالانے کی حتی المقدور کوشش کرونگا۔ واپسی خط حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی مدنی کے معرفت ارسال فرمائیں۔

(۲)

۲۰ ذیقعدہ، ۱۲/۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء (درس بخاری کے بعد دعاؤں کی درخواست)

بحضور مخدومی المکرم حضرت الشیخ جناب استاذی المحترم مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، بفضلہ تعالیٰ آپکی دعاؤں

[1] تعارف وحالات کیلئے دیکھئے مکتوبات بنام سمیع الحق

کی برکت سے بندہ بخیر وعافیت ہے کل مورخہ ۲۸/۱۲/۷۲ کو مولانا عبدالعظیم صاحب چلا جائیگا اور پرسوں ۲۹/۱۲/۷۲ کو مجھے پاسپورٹ اور کرنسی مل جائیگی انشاء اللہ اور مورخہ ۳۰/۱۲/۷۲ کو روانگی ہوگی آپ اور حضرات اساتذہ اور طلبہ کرام سے بالخصوص درس بخاری شریف کے بعد دعاؤں کا از حد محتاج ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مراحل سفر بخیر وخوبی آسان فرمادے اور احسن طریقہ سے مناسک حج ادا کرنے کی توفیق رفیق فرمادے۔ نیز بندہ کی صحت کیلئے دعا فرمانے کی درخواست ہے۔ غفران اللہ ین کے ذریعہ والدہ محترمہ کو تسلی دینے کی درخواست ہے۔

مبلغ چار ہزار روپے واپسی بذریعہ ڈرافٹ ارسال خدمت ہیں اور برادرم محمود الحق صاحب کی رقم نہ بھیج سکا۔ مہربانی کر کے اپنے اور دارالعلوم کے خیروعافیت سے پتہ ذیل پر مطلع فرمادیں۔ ناظم سلطان محمود پشاوری معرفت معلم عمر نوح محلۃ الفلق مکۃ المکرمہ رقم بنک میں داخل فرما کر بندہ کے نام سے جمع فرمایا جائے۔ خط میں رقم ملنے کی بھی اطلاع دیں تا کہ تسلی ہو۔

برادرم ناظم صاحب تسلیم کا پاسپورٹ بھی ارسال خدمت ہے۔ بندہ کے گھر میں بھیج دیں۔

مقامات مقدسہ بالخصوص ملتزم کے پاس مقام ابراھیمؑ پر عرفات اور مزدلفہ کے موقع پر آپکو دارالعلوم حقانیہ کو اور برادرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مولانا حافظ انوارالحق صاحب برادر عزیز محمود الحق صاحب برادرم اظہار الحق صاحب اور ہمشیرگان اور محترمہ والدہ مکرمہ، دادی محترمہ، پھوپھی صاحبہ، اور دارالعلوم کے اساتذہ کرام اور طلبہ حضرات اور اپنے مشفقین اراکین حضرات، دفتری رفقاء اور دیگر خدام کو بارگاہ الٰہی میں التجائے وقت یاد کرنا اس ناچیز کا فریضہ ہوگا، انشاء اللہ زیادہ کیا عرض کروں۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔ زیادہ آداب وتسلیمات۔

خویدکم سلطان محمود عفی عنہ از کراچی

(۳)

۵/ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ، ۱۹/جنوری ۱۹۷۳ء **(اپنے سفر حج کی تفصیل والدین سے آپ کا حق زیادہ ہے)**

بحضور مخدومی المکرم حضرت قبلہ مولوی المحترم جناب الشیخ الاستاذ مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، اللہ کرے کہ آپ بخیریت ہوں، بندہ نے کراچی سے عریضہ بھیجا تھا اور مبلغ چار ہزار روپے کا ڈرافت بھی اور ایک پاسپورٹ ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ ملے ہونگے بندہ مورخہ ۳۰/۱۲/۷۳ کو سفینۃ الحجاج سے روانہ ہوکر مورخہ ۶/۱/۷۳ کو جدہ بخیر وعافیت پہنچا۔ ۲۴ گھنٹے تک کسٹم سے فارغ ہوکر مورخہ ۷/۱/۷۳ اور ۸/۱/۷۳ کے درمیانی رات کو ۱۰ بجے جدہ سے روانہ ہوکر ۳ بجے رات مکۃ المکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا عبدالعظیم صاحب جدہ بھی آئے تھے۔ اور پھر بندہ سے پہلے جا کر مکہ مکرمہ میں انتظار کر رہے تھے، معلم کے مکان پر پہنچے سامان اتارا اور جلدی سے غسل کر کے بیت اللہ شریف زادہ اللہ تشریفاً وتکریماً وتعظیماً ومہابۃ وبرّاً میں حاضری کیلئے روانہ ہوئے، زہے قسمت، کہاں میں اور کہاں یہ سعادت۔ مگر محض اللہ عزوجل ارحم الراحمین کی فضل وکرم اور حضرت کی دعاؤں کی برکت سے یہ سعادت نصیب ہوئی طواف قدوم اور زم زم سے جب بہرہ ور ہوا تو چند منٹ بعد فجر کا اذان ہوا۔ چونکہ بندہ نے حج افراد کے احرام باندھا تھا اسلئے صرف طواف قدوم بغیر سعی کے کر لیا، صبح بارش ہوئی تمام دن تھوڑا تھوڑا بارش رحمت شام تک جاری رہا، میزاب الرحمت کے نیچے اپنے اوپر پانی ڈالنے کیلئے عشاق کا ہجوم رہا۔ حضرت آجکل عشاق کعبہ کی اسقدر ہجوم ہے کہ مقام ابراھیم کو بھی طواف میں گھرا جاتا ہے۔ بندہ جیسے کمزور کو ہروقت طواف کرنا مشکل ہے، دن رات میں ایسا کوئی ٹائم نہیں ملتا کہ ہجوم کم نظر آئے۔ البتہ بارش کے وقت قدرے کمی نظر آرہی تھی تو اسی بارش میں اگر چہ بارش زوردار تھا بندہ نے جا کر طواف کا سعادت حاصل کر لیا۔ آپ اور اساتذہ کرام اور طلبہ کرام کے خدمت میں درخواست ہے کہ اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے مناسک حج ادا کرنے کی توفیق رفیق فرمادے۔ نیز صحت کیلئے بھی دعا فرماتے

رہیں تا کہ ہاتھ آئے ہوئے موقع سے کچھ فائدہ حاصل کرسکوں۔ درخواست ہے کہ بندہ کیلئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حج مبرور و مقبول نصیب فرمادے۔

بزرگوارم، اپنے والدین سے آپکا حق زیادہ سمجھتا ہوں کسی وقت بھی مقام مقدس پر دعا کے وقت آپکو نہیں بھول سکتا اور صرف آپ نہیں بلکہ برادرم کو نام بنام اور ہمشیر ما گنم اور والدہ صاحبہ دادی صاحبہ کو بھی یاد رکھونگا۔ مگر آپ سے درخواست ہے کہ مقبولیت کیلئے دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں، بالخصوص سحری کے وقت دعوات مستجابہ میں ضرور یاد فرمادیں۔

بزرگوارم، مکان ملنا بہت ہی مشکل اور اگر معمولی جگہ ملے بھی تو بہت مہنگی، ابھی تک بندہ کو جگہ ملی نہیں، معلم کے دفتر میں رات کو کسی وقت بستر ہ کھول کر کچھ آرام ہو جاتا ہے اور دن کو تو۔ بہر حال یہ عارضی چیزیں ہیں، قیام و طعام کا وقت جسطرح بھی ہو گزر یگا مگر اللہ تعالیٰ سے مقبول عبادت کیلئے توفیق رفیق ہونے کی درخواست ہے۔ مہربانی کر کے اپنے اور مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اور اساتذہ و طلبہ کرام کے خیر و عافیت سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں، ابھی تک آپکی طرف سے کوئی خط نہیں ملا۔ انتظار ہے ڈرافٹ ۲۰۰۰ روپے کا مل گیا ہے یا نہ۔ حضور! دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ کی شکریہ ادا کرنے کی توفیق عنایت فرمادے۔ آمین

(۴)

(حرمین سے خط)

۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ، ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء

بحضور حضرت المجدد وم الشیخ المکرم استاذی المحتر م ادام اللہ اظلال شفقتہ علینا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلےٰ من لدیکم، الحمدللہ کہ آپکے دعوات مستجابہ اور بے پناہ شفقت کے طفیل رب رحیم نے اس ناکارہ سیہ کار کو بیت عظیم بیت اللہ الحرام زادہ اللہ شرفاً وعظمۃً کے زیارت سے مشرف فرمایا اور ارکان حج ادا کرنے کی توفیق رفیق فرمائی۔ فللّٰہ الحمد والمنۃ، اپنے اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کے خاطر ہر مقام مقدس پر بندہ نے بارگاہ الٰہی میں التجاء کے وقت پہلے آپ ہی کو یاد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دینی خدمت اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کے اشاعت کیلئے آپکو صحت و عافیت تامہ کی عمر خضری عطا فرمادے۔ آپکی صحت عالم کی صحت ہے اور آپکی علالت عالم کی علالت ہے، اللہ تعالیٰ آپکی روحانی صحت سے عالم اسلام کو صحت بخشے۔ جسکے لئے جسمانی صحت کی بھی ضرورت ہے اس ناچیز کی درخواست ہے کہ حسب سابق اس خادم کو اپنے دعوات مستجابہ میں یاد فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کو آداب بیت اللہ الحرام ملحوظ رکھنے اور بجالانے کی توفیق رفیق فرمادے۔ اور اللہ پاک اپنے بیت مقدس کے انوار و برکات سے اس ناکارہ کے دامن کو پر فرمادے۔

پتہ: معرفت مولوی الحاج محمد اسمٰعیل عطر جی شارع اشراف۔۔ مکہ مکرمہ، مولوی عبدالعظیم و سلطان محمود یا معلم عمر نوح محلۃ الفلق مکہ مکرمہ،

یہ ناچیز آپکے صاحبزادوں دامت برکاتہم انکی والدہ صاحبہ اور دادی صاحبہ مدظلہا پھوپھی صاحبہ لالا نور الحق صاحب کو بھی دعاؤں میں یاد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ جسکے گود میں اس ناچیز نے تربیت حاصل کی ہے کی ترقی کیلئے دعا کرنا اس گنہگار کا اولین فرض ہے۔

مخدوما! بندہ کے دل کو خاص طور سے اس بات کا صدمہ ہے کہ آج تک حضور والا کی جانب سے کوئی والا نامہ اس ناچیز کو نہیں ملا۔ بندہ نے فرض کیا تھا کہ سب سے پہلے حضرت الشیخ مدظلہ شفقت نامہ سے نوازینگے۔ بندہ نے ایک عریضہ کراچی سے بھیجا تھا، دوسرا عریضہ جب مکہ مکرمہ پہنچا اور تیسرا جب ارکان حج سے فارغ ہوا۔ نہ معلوم کہ آپکو ملے ہیں یا نہ۔ برادرم ناظم صاحب اور صابر علی شاہ صاحب کا خط ۳/۱۷ ر ۲۵ کو ملا۔ غفران الدین کے ۲ خط ملے ہیں، مہربانی فرما کر اپنے اور تمام اہل و عیال اور دارالعلوم حقانیہ، اساتذہ کرام، طلبہ حضرات، عملہ کے خیر و عافیت سے مطلع فرمادیں تا کہ تسلی ہو۔ بندہ کو ہر وقت آپکی صحت کے متعلق فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ سے نوازے۔

خویدم طالب دعا سلطان محمود عفی عنہ

مدینہ منورہ پہنچ کر حاضری کے وقت تعمیل ارشاد میں کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ الحمد للہ کہ حضرات کا والا نامہ شدید انتظار کے بعد موصول ہو کر اطمینان وسرور کا ذریعہ بنا۔

(۵)

۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ، ۱۴ فروری ۱۹۷۴ء (حرمین کی حاضری)

مخدومی المکرم صاحب المجد والشرف حضرت الشیخ مولائی المحترم شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج سامی بخیریاد، والا نامہ شرف صدور لایا۔ اعزاز نامہ کے پڑھنے سے قلبی مسرت ہوئی۔ الحمد للہ حضور والا باوجود علالت اور مشاغل کے اپنے قلم مبارک سے اس ناچیز کی دلجوئی کے خاطر ذرہ نوازی فرماتے رہتے ہیں شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔

بفضلہ تعالیٰ آپکے دعوات مستجابہ کی برکت سے بندہ بخیر وعافیت ہے بحمد اللہ زندگی کے کچھ لمحات بیت اللہ الحرام کے جوار میں حتی المقدور طواف اور نماز اور تلاوت قرآن مجید میں گزرتے ہیں، آپکی خصوصی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے۔ آپ اور آپکے متعلقین اور مادر علمی دارالعلوم حقانیہ ادامھا اللہ اور اسکے تمام متعلقین اراکین کرام اور اساتذہ حضرات، طلبہ اور عملہ خدام اور دیگر متعلقین کو دعاوں میں یاد کرنا میرا فریضہ ہے، خداوند کریم سے قبول فرمانے کی درخواست ہے آپ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کے دعاوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

حضرت کے والدہ محترمہ زیدمجدہا کے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے التجا ہے۔ آپ نے راولپنڈی تشریف لے جانے کے متعلق ذکر فرمایا ہے، برادرم صابر علی شاہ کے ذریعہ تفصیلی حالات سے مطلع فرمادیں دارالعلوم کے تفصیلی حالات بھی تحریر فرمانے کا حکم صادر فرمادیں برادرام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، حضرت مولانا انوارالحق صاحب، محمودالحق صاحب، اظہارالحق صاحب، والدہ محترمہ زیدمجدہا، پھوپھی صاحبہ، ہمشیرگان، اور دیگر اہل خانہ کے خیر وعافیت سے مطلع فرمادیں۔

محترم جناب حاجی محمد یوسف صاحب کا کیا حال ہے۔ حضرت الشیخ! دعا فرمادیں کہ یہ ناچیز اس نعمت کی قدر کر کے کچھ ساتھ لے چلے۔

مخدوما! آتے وقت حضرات اساتذہ کا جو معاملہ پیش تھا اسکا کیا ہوا۔ خدا کرے کہ کوئی پریشان کن امر پیش نہ ہو۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز، اپنی صحت کے بارہ میں تحریر فرمادیں تاکہ تسلی ہو۔ بارگاہ الٰہی میں التجا ہے کہ ارحم الراحمین اپنے دین متین کی خدمت کیلئے اور اپنے حبیب رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ نبی مجتبےٰ ﷺ کے احادیث مبارکہ کی خدمت اور اشاعت کیلئے آپکو کامل مکمل صحت وعافیت نصیب فرمادے آمین

مدینہ منورہ جانے کیلئے ابھی دن باقی ہیں، جاتے وقت عریضہ ارسال خدمت کردونگا اور روضہ اطہر پر حاضری کے وقت تعمیل حکم میں دریغ نہیں کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ، حضور! بعض حجاج واپس جانے کیلئے پریشان ہیں اور درخواستیں کر رہے ہیں کہ ہمیں اپنے تاریخ سے پہلے بھیجا جائے۔ بظاہر تو کفران نعمت معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بندہ کو اور دیگر حجاج کو استقامت نصیب فرمادے۔ اور اس نعمت عظمیٰ کے نصیب ہونے کی شکریہ ادا کرنے کی توفیق رفیق فرمادے۔ مولانا عبدالعظیم بخیر وعافیت ہیں دعاوں میں یاد کرتے رہتے ہیں۔

محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں ۳ خطوط بھیجے ہیں مگر انہوں نے ایک دفعہ بھی اس خادم کو یاد نہیں فرمایا، نہ معلوم بندہ سے ناراض ہیں۔ یا اور کوئی وجہ ہے۔ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا گرامی نامہ ابھی کسی ذریعہ سے پہنچا۔ نہ معلوم کس کے ہاتھ مدینہ

منورہ تک پہنچا ہے۔ فالحمد للہ

(۶)

۲۸ مارچ ۱۹۷۳ء **(بارگاہ رسالتؐ میں حاضری)**

بحضور حضرت المحدوم شیخی واستاذی المکرم ادام اللہ برکاتھم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، بفضلہ تعالیٰ یہ خادم آپ حضرات کی دعاؤں کے طفیل مدینہ طیبہ انشاء اللہ پہنچ کر مورخہ ۲۶، ۲۷ مارچ کے درمیانی رات کو مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام میں داخلے کی شرف حاصل ہوئی۔ اذان تہجد کے بعد بفضلہ تعالیٰ ریاض الجنۃ میں جگہ ملی، مگر مواجہ شریف میں اس وقت زیادہ ہجوم کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا بلکہ نماز فجر کے بعد یہ ناچیز خجالت اور شرمندگی کیساتھ سید الثقلین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین علیہ الف الف صلوۃ وسلام کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہوا صلوۃ وسلام پیش کرنے کی شرف سے مشرف ہوا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ۔

اس ناچیز نے آپ اور تمام احباب کے جانب سے بالخصوص جنہوں نے صلوۃ وسلام کا ہدیہ پیش کرنے کیلئے ارشاد فرمایا تھا، ان حضرات کا نام لیکر پیش کیا۔ اور شفاعت کیلئے درخواست پیش کی۔ خدا کرے کہ شرف قبولیت نصیب ہو۔ بقول اکابر جب بلایا گیا تو یقین رکھنا ہے کہ قبول ہوگی۔

یہ سعادت محض بفضلہ تعالیٰ اور آپ حضرات کے دعاؤں کے طفیل اس سیہ کار کو نصیب ہوا۔ ورنہ اس نا کارہ کی صورت اور سیرت کچھ اور۔ مگر جب دینے والا دینے پر آتا ہے تو اسکو کوئی روکنے والا نہیں۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ کے تحت ناچیز کے ذمہ فرض ہے کہ ارشاد کی تعمیل کروں۔ آداب شاہی سے تو یہ ناچیز کورا ہے مگر محتاج کی صورت بنا کر مانگ رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اور مادر علمی دارالعلوم حقانیہ بمعہ اساتذہ مدظلہم اور عملہ اور طلبہ حضرات اور عملہ تعلیم القرآن اور تعلیم القرآن کے طلبہ بخیر وعافیت ہونگے۔ اور اس ناچیز کیلئے دعا گو ہونگے۔ بشرط زندگی یہاں روضہ اطہر سے رخصت ہونے کے بعد عریضہ آپکی خدمت میں لکھونگا۔ چونکہ دن تھوڑے ہیں غالبا ۳/۷۳/۱۲ کو جہاز کی روانگی ہوگی اسلئے آپ خط لکھنے کی تکلیف گوارہ نہ فرمادیں دعاوں میں یاد فرمانے کی درخواست ہے حضرت مولانا عبدالحئی صاحب مدظلہ کی خدمت میں آپکی جانب سے ہدیہ تشکر پیش کیا۔ اور آپکا خط بھی دکھایا۔ حضرتؒ کے دولت خانہ پر ایک کمرہ میں قیام ہے، الحمد للہ دعا فرمادیں کہ بے ادبی کے جرم سے اللہ محفوظ فرمادے۔ نہایت نازک مقام ہے۔ خویدم سلطان محمود عفی عنہ مدینہ منورہ حضرات اساتذہ کرام کو نام بنام اور عملہ اور تمام طلبہ حضرات کی خدمت میں ہدیہ مسنونہ عرض ہے اراکین الحاج محمد یوسف صاحب، الحاج سید نور بادشاہ صاحب، الحاج غلام محمد صاحب، الحاج رضی الدین صاحب، امر الٰہی صاحب، کرم الٰہی، عبدالدیان صاحب، صاحب گل میاں صاحب، حضرت مولانا فضل المولیٰ صاحب کے خطوط پہنچا دیئے۔ مولانا عبدالعظیم صاحب سلام عرض کررہے ہیں۔

برادرم محترم محمود الحق، اظہار الحق کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

(۷)

(زیارت حرم مکہ مکرمہ)

بحضور مخدومی المکرم حضرت العلامہ الشیخ الاستاذ ادام اللہ اظلال شفقتہ علینا وعلی من لحق بدار العلوم حقانیہ صاننا اللہ من شر ما خلق، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، بفضلہ تعالیٰ ومنہ وکرمہ بندہ اور برادرم مولانا عبدالعظیم صاحب بخیر وخوبی ارکان حج سے فارغ ہوا مولائے کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سیہ کار بندہ کو اپنے بیت مبارک زادھا اللہ تشریفاً وتکریماً وتعظیماً ومہابۃً کی زیارت سے مالا مال فرمایا اور ارکان

حج ادا کرنے کی توفیق رفیق فرمائی۔ بزرگوارم، عرفات میں ہمارے معلم کا خیمہ جبل رحمت کے بالکل قریب ایک فرلانگ پر واقع تھا، عصر کی نماز اپنے خیمہ میں باجماعت پڑھکر جبل رحمت کے پاس حاضر ہوکر نچلے حصہ تک چڑھ کر بارگاہ رب العزت میں دعائیں کیں گڑگڑائے، نماز ظہر کے بعد بادل رحمت چھا گئی تھی عجیب منظر، عباد اور مولائے پاک ایک دوسرے سے قریب تر ہو کر باہمی مناجات کا سلسلہ شام تک جاری تھا۔ اس سیہ کار نے اولاً آپکو آپکے صاحبزادوں دولت خانہ کے چھوٹے بڑوں کو اور ثانیاً دارالعلوم کے تمام متعلقین اراکین کو فرداً فرداً، اساتذہ کرام کو نام بنام، عملہ کو نام بنام اور طلبہ کو اور تمام متعلقین کو اپنے دعاوں میں شامل کیا۔ مولائے کریم غفور اور رحیم کے لاانتہائی فضل واحسان سے قوی امید ہے کہ آپ حضرات کے دعوات مستجابہ کی برکت سے تمام حجاج کرام کی حج اور دعائیں قبول ہوئی ہونگی۔ امید ہے کہ آئندہ بھی اس ناچیز خادم کو اپنے خصوصی دعاوں میں یاد فرماتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس سیہ کار کو آداب حرمین الشریفین بجالانے کی توفیق رفیق فرمادے۔ اور حرمین الشریفین کے برکات وانوار سے مالامال فرمادے آمین، بندہ کے پاسپورٹ پر ۳۷/۳/۱۹ء کو واپسی درج ہے مہربانی فرما کر اپنی خیر وعافیت اور صحت کی کیفیت سے مطلع فرمادیں۔ بندہ نے ۳ خط ارسال خدمت کیے ہیں، مگر آج تک آپکی جانب سے ایک گرامی نامہ بھی نہیں ملا بندہ کو آپکی صحت کے متعلق ہمیشہ پریشانی رہتی ہے اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کیلئے آپکو عمر خضری اور صحت کاملہ عطا فرمادے اور بندہ ودیگر خدام دارالعلوم کو آپکے سایہ شفقت سے تازیست نوازے۔ حضرت قاری سعید الرحمان صاحب سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میاں تعریف اللہ صاحب، مصاحب گل صاحب، حاجی نور محمد صاحب پشاور، نظام الدین استاد صاحب سے ملاقات ہوئی ہیں سب بخیر وعافیت ہیں۔ محترم مولانا محمد اشرف صاحب سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ ایک دوسرے سے سنا ہے کہ بخیر وعافیت ہیں عید سے پہلے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور والے، حضرت میاں صاحب غلجی کنڈر خیل والے سے بھی ملاقات ہوئی۔ منیٰ میں افواہ پھیل گئی تھی کہ پاکستانی وفد جسمیں حضرت مفتی صاحب اور حضرت ہزاروی صاحب شامل تھے کے ساتھ آپ بھی تشریف لائے ہیں۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ افواہ غلط تھی۔ برادر عبدالقدوس کے متعلق معلوم ہوا کہ کسی قافلہ میں شامل ہوکر اخیری ایام میں حج کو آپہنچے ہیں مگر ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ آج بعد از نماز مولانا محمد اشرف صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بخیر وعافیت ہیں۔ یہاں سے مورخہ ۷۳/۱/۲۶ کو بعد از نماز روانہ ہونگے۔ انشاء اللہ ۷۳/۲/۱۰ تک واپس پشاور پہنچ جائینگے۔ آپ اور سمیع الحق اور تمام اہل خانہ کو سلام عرض کررہے ہیں۔

☆☆☆

مولانا سلیم اللہ خان[۱] ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(۱)

۱۴۰۰/۲/۳ (دعوت واصلاح اور امت کو بچانے کی فکر)

حضرت مخدوم ومعظم زیدت حسناتہم ومکارمہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! امت اسلامیہ کی دینی قیادت وراہنمائی حضرات

۱۔ شیخ الحدیث فاضل دیوبند بانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، صدر وفاق المدارس العربیہ، علوم نقلیہ وعقلیہ کا مجمع البحرین، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے زمانہ دیوبند کے اخص تلامذہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر کے آخری ادوار میں بڑے خدمات کی توفیق سے نوازرہے ہیں۔

علماء کرام کا فریضہ ہےاور بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر نے یہ فریضہ ہر دور میں بااحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔
آج دنیا کے حالات حیرت انگیز سرعت کیساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور مختلف اطراف سے فتنوں کی یورش ہے ہمارے ملک میں ظاہری سطح پر اگرچہ جمود کی سی کیفیت ہے مگر باطل قوتیں بڑی قوت وشدت کیساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں حالات کا تقاضا ہے کہ ہمارے اکابر اجتماعی طور پر دعوت واصلاح اور امت کو فتنوں سے بچانے کے لیے کچھ موثر تدابیر اختیار کریں۔ جناب والا سے استدعا ہے کہ دوسرے بزرگوں سے مشورہ فرما کر اسکی کوئی عملی صورت تجویز فرمائی جائے۔ والسلام

مولانا سلیم اللہ خان (جامعہ فاروقیہ فیصل کالونی کراچی)، مولانا محمد زکریا (مدرسہ انوار العلوم فیڈرل بی ایریا کراچی)، مولانا محمد اسفندیار (جامعہ صدیقیہ بکرا پیڑی کراچی)، مولانا مفتی احمد الرحمان (خادم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی نمبر ۵)

(۲)

۴رجب ۱۴۰۱ھ

(وفاق کے مجلس عاملہ کا اجلاس)

بخدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس بحکم صدر الوفاق حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ، ۹ شعبان ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۳ار جون بروز ہفتہ صبح ۹ بجے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی ۵ میں منعقد ہوگا۔ اس اہم اجلاس میں آپ ضرور شرکت فرمائیں تاکہ مجلس شوریٰ کے ایجنڈا پر غور کیا جاسکے اور سہ روزہ اجتماع کے لئے نظم مرتب ہو سکے۔

نوٹ:۔ اپنی آمد سے مطلع فرمائیں تاکہ استقبال کیا جاسکے اور جامعہ پہنچنے میں آپ کو دشواری نہ ہو۔

والسلام (مولانا) سلیم اللہ خان ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(۳)

۲۱/۹/۱۳۹۸ھ

(جلسہ دستار بندی میں شرکت کی خواہش)

بخدمت گرامی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جامعہ فاروقیہ کراچی میں جلسہ دستار بندی کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں ۵۰۔۶۰ سال کے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی جائیگی۔ کارکنان جامعہ کی انتہائی خواہش ہے کہ جناب والا اس مبارک پر مسرت موقع پر تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور فارغ التحصیل علماء کیلئے خیر خواہی اور سعادت کا ذریعہ بنیں گے۔ ۲۴/۲۵ر شوال المکرم ۹۸ھ مطابق ۲۸/۲۹ر ستمبر ۷۸ بروز جمعرات، جمعہ جلسہ رکھا گیا ہے۔ جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔ منظوری اور سفر کے پروگرام سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ اشتہار شائع کیا جاسکے۔ انشاء اللہ جناب والا کی سہولت کے مطابق سفر کا انتظام کیا جائے گا۔

والسلام خادم سلیم اللہ خان

احقر سمیع الحق کے بنام والد مکرم قدس سرہٗ

(۱۶)

(ملتان کا سفر O جلسۂ حقانیہ میں اکابر علماء قاری محمد طیب امیر شریعت بخاری مفتی محمود مولانا محمد علی جالندھری وغیرہ کو شرکت کی دعوت)

مخدومی المحترم دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مختصراً گذارش ہے آپ سے رخصت ہوکر ۴ بجے میں ملتان پہنچا۔ معلوم ہوا کہ کافی دھوڑ دھوپ کے باوجود یہاں اجتماع قاسم العلوم ممنوع ہونے کی وجہ سے ملتوی کردیا گیا ہے اور اس بناء پر تمام متعلقہ حضرات کو بذریعہ تار نہ آنے کی اطلاع دی ہے۔ بہرحال حضرت قاری صاحب بھی تشریف نہیں لائے تھے۔ مفتی محمود صاحب سے ملا معلوم ہوا کہ حضرت قاری صاحب آج اتوار کو کوئٹہ پہنچ رہے ہیں اور صبح اُن کے بچے یہاں مولانا خیر محمد صاحب کے پاس آجائیں گے۔ رات کو کوئٹہ سے مولانا عرض محمد صاحب کے طرف سے قاری صاحب کے نام نہ آنے کا تار آیا، آج صبح ہی میں نے مولانا خیر محمد صاحب کے ہاں جاکر معلوم کیا تو پتہ لگا کر قاری صاحب کے بال بچے صبح ہی یہاں سے ڈیرہ غازی خان گئے ہیں اور حضرت قاری صاحب مع اہلیہ کوئٹہ روانہ ہوئے ہیں آج بروز اتوار کسی وقت کوئٹہ پہنچیں گے اور ۱۰۔۱۶ اکتوبر تک ملتان تشریف لاکر ۱۷۔۱۸ اکتوبر کو لاہور پھر ڈیرہ غازی خان جائیں گے۔ بہرحال ۲۔۳ دن میں یہاں وہ تشریف لائیں گے میں نے قاری صاحب کے نام کا خط مولانا خیر محمد صاحب کو دے دیا کہ اُن کے پہنچتے ہی اُن کو دے دیں اور یہاں سے ابھی ایک ایکسپریس تار مولانا عرض محمد صاحب کے ذریعہ قاری صاحب کے نام کوئٹہ ارسال کردیا کہ "اکوڑہ حضرت قاری صاحب بہرحالت ۲۰ اکتوبر پہنچ جائیں اور وہاں اجتماع ہوگا" مفتی محمود صاحب بھی قاری صاحب کے پہنچتے ہی اُن کو پورے طرح تفصیلاً مطلع کردیں گے پھر انشاء اللہ قاری صاحب یہاں اپنے پروگرام اور پہنچنے کے وقت کی اطلاع دے دیں گے۔ انشاء اللہ اگر خدانخواستہ اجتماع نہ بھی ہوا لیکن قاری صاحب تشریف لے آئیں گے۔

۲۔　خوش قسمتی سے میرے آتے ہی خالد محمود صاحب بھی یہاں آئے، وہ تو عدم معروفیت اور کالج کے چھٹی نہ ہونے کی بڑی پس و پیش کررہے ہیں لیکن میں نے اصرار سے اُنکو قدرے راضی کرلیا ہے، اجتماع سے ایک دن قبل اُن کو واپسی تار دینا ہوگا تاکہ وہ اگر ہوسکے تو کالج سے رخصت لیکر ۲۲ کو اکوڑہ آسکیں۔

۳۔　شاہ جی تو اکثر فرض بھی بیٹھ کر پڑھتے ہیں، اس لئے معذرت کی ہے۔ مولانا محمد علی صاحب انشاء اللہ ۲۱ کو صبح کسی وقت پہنچیں گے میں نے ۳۰ روپے ان کو دے دئے، مولانا درخواستی کو اُن کا خط اور مفتی نعیم صاحب کو بھی بذریعہ ڈاک بھیج دیا کیونکہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ اگرچہ اب تو اجتماع کی اجازت مل گئی ہے لیکن ممکن ہے کسی وقت بھی ممنوع قرار دیں، تو حضرت قاری صاحب کی شمولیت ہی کافی اور غنیمت ہے انشاء اللہ اس علاقے میں کسی قسم اجتماع کی اجازت نہیں، اب چونکہ لائل پور جانے کوئی گاڑی نہیں مل رہی اس لئے خالد محمود صاحب کی رفاقت میں خانیوال جاتے ہوئے انشاء اللہ رات کو لائل پور جاکر پھر لکھوں گا۔ یہاں کے ایک مولانا صاحب محمد امین چترالی سلام عرض کرتے ہیں۔

والسلام　سمیع الحق غفرلہ　۱۱ اکتوبر ۵۸ء از ملتان

(۲)

۲۹ مئی ۱۹۶۱ء　(مدرسہ خدام الدین میں قیام)

مخدومنا فی الدارین السلام علیکم . آپ کی دعاؤں سے بخیریت لاہور پہونچا۔ فی الحال مدرسہ خدام الدین میں ہوں۔ کل یا

پرسوں ان شاءاللہ روانگی ہوگی۔ کیونکہ عید کی وجہ سے سٹیٹ بینک آج بند تھا۔ منزل مقصود تک بخیریت پہونچنے اور پھر واپسی کے لئے دعاؤں کا منتظر ہوں۔ خدام الدین کا چندہ کافی دنوں سے ختم تھا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کئی دفعہ نشان لگا کر اطلاع دی پھر بند کر دیا اب دفتر والے وفاق کے نمبرات کے بعد کے پرچے بھیج دیئے ہیں اور وی پی بھی وی پی وصول کرلیں۔ دعا کا منتظر سمیع الحق

(۳)

(سفر دیوبند کے حالات و خانوادہ مدنی اور اساتذہ دارالعلوم دیوبند اور اکابر کی شفقتیں O آل مسلم کنونشن دہلی میں شرکت)

۵رجون ۱۹۶۱ء ۲۰ رذی الحجہ بروز پیر دیوبند مدنی منزل

قبلہ و کعبہ دارین دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ ایک ملفوف پرسوں ارسال خدمت کر چکا ہوں خدا کرے مل چکا ہو۔ پرسوں اور کل سہارنپور مولانا اسعد صاحب کی معیت میں دینی تعلیمی کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی' رات کو جلسہ میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کا خطبہ صدرات اور حضرت مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن کی تقریر سنی اور پھر کل مولانا ارشد سلمہ کے ساتھ دیوبند واپس ہوئے۔ جلسہ کی وجہ سے دارالعلوم کے اسباق ابھی تک بند تھے۔ آج بروز بدھ ۵ جون کو اسباق شروع ہو رہے ہیں اکثر اساتذہ و طلبہ آج تک پہونچ جائیں گے۔ حضرت کے مکان پر قیام ہے، حضرت مولانا فخر الدین شیخ الحدیث بھی یہیں رہتے ہیں۔ خانقاہ میں ساری رونق حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب مدظلہ کے دم خم سے ہے۔ وہ بے پناہ شفقت اور محبت کرتے ہیں۔ حضرت مدنی کے صاحبزادے اور حتی کہ گھر والے تک ہر وقت ہمارے آرام کا خیال کرتے ہیں۔ اپنے گھر سے بھی زیادہ سکون وراحت میسر ہے۔ حضرت مولانا ارشد میاں تقریباً ہر وقت اور ہر جگہ ساتھ رہتے ہیں۔ یہ سب حضرت والا کی برکات ہیں۔ ورنہ مجھ جیسا کورعلم وعمل اور اتنی سعادتیں کہاں' وہی روحانی کیف اور چہل پہل ہے، مگر ان سب خوشیوں کے ساتھ ساتھ ہر وقت یہ حسرت اور درد دل میں اٹھتا ہے کہ حضرت اقدس کی حیات طیبہ میں وسائل ذرائع اور تعلقات کے باوجود ہم تہی دست اس متاع عظمی حاصل کرنے سے محروم رہے۔ تقریباً تمام ملازمین مطبخ وغیرہ پرانے ہیں۔ اور آپ حضرات کی یاد ان کے دلوں میں تازہ ہے۔ مولانا مبارک علی صاحب مدظلہ کل شام وطن سے واپس ہوئے' تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی' بے حد کمزور ہو چکے ہیں' انہوں نے آج اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی ہے۔ حضرت مہتمم صاحب سے کل سہارنپور میں جلسہ کے موقع پر ملاقات ہوئی تھی۔

آج دیوبند تشریف لائے ہیں، ان شاءاللہ اس کے مکان پر حاضری ہوئی۔ مولانا اسعد صاحب کی مصروفیتیں بے پناہ ہیں۔ جمعیت کی ساری ذمہ داریاں اور دوڑ دھوپ ان کے سر ہیں۔ خانقاہ میں بھی ان کے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہے۔ آج مظفر نگر میں جمعیۃ کا اجلاس شروع ہوگا سب حضرات وہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ مولانا اعزاز علی صاحب مرحوم کے صاحبزادہ سے ملاوہ بھی سلام فرماتے ہیں۔ ابھی تک دارالعلوم کے شعبوں اور دفاتر اساتذہ دیکھنے کا تفصیلی موقع نہیں ملا۔ کاش فرصت ہوتی تو ایک عرصہ یہاں رہ سکتا۔ گنگوہ اور تھانہ بھون جانے کا بے حد شوق ہے مگر ویزا نہیں اور بغیر ویزا اور رپورٹ کے ایک جگہ سے دوسرے جگہ نقل وحرکت مشکل ہوتا ہے پھر بھی کوشش ہے کہ یہ سعادت حاصل ہو۔ دو چار دن کے بعد ان شاءاللہ ایک دو یوم کے لئے دہلی جانا ہوگا اور پھر واپسی ہوگی۔ ان شاءاللہ ۱۰ جون کو تمام ملک کے اصحاب فکر وعمل اور اصحاب رائے کا آل مسلم کنونشن دہلی میں ہو رہا ہے۔ صاحبزادہ ارشد اور ان حضرات کا اصرار ہے کہ مسلم کنونشن میں ہمارے ساتھ شرکت کرلو تو سب اصحاب علم وفکر کو دیکھ لوگے، یہاں بحمداللہ خیریت ہے۔ لو بہت چل رہی ہے' دعا کا طالب ہوں۔ سب متعلقین اور پرسان حال کو سلام مسنون۔ یہ خط ناظم صاحب اور رفقاء کی خدمت میں بھی ہے۔ سمیع الحق

(۴)

(سفر وحج وزیارت حرمین)

۲؍جنوری ۱۹۶۴ء پہلا سفر حج (اکوڑہ سے کراچی کا سفر اور بنوری ٹاؤن میں قیام)

حضرت قبلہ وکعبہ دارین والد صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بحمد اللہ عزوجل آپ سے رخصت ہوکر ابھی تھوڑی دیر قبل ساڑھے چھ بجے بخیر وعافیت کراچی پہنچا۔

اکوڑہ سے کراچی: جہلم کے قریب سوہاوہ میں ریل کے ایک پھاٹک پر ایک بس پھنس گئی تھی جس کو ہٹانے پر ۵ گھنٹے لگے جس کی وجہ سے گاڑی ۵ گھنٹے کھڑی رہی اور لیٹ کی وجہ سے جگہ جگہ احباب کو انتظار کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ بحمد اللہ راستہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ اور لاہور سے آگے سونے کے لئے جگہ بھی ملی صبح ۷ بجے بہاولپور میں انوار الحق[1] قاضی فضل منان مولانا مظفر شاہ سے ملاقات ہوئی وہ بھی ساتھ خان پور تک آئے کراچی کے اسٹیشن پر قاری سعید الرحمٰن کے بھائی[2] دیگر احباب اور اکوڑہ کے حافظ عبدالدیان وغیرہ موجود تھے وہاں سے کار کے ذریعہ نیو ٹاؤن آئے ابھی مولانا بنوری صاحب[3] سے ملاقات نہیں کی۔ صبح نماز میں ملیں گے۔ ان کو ہمارے آنے کی اطلاع ہوچکی تھی بحمد اللہ گھر سے بھی زیادہ آرام ہے کل پھر مفصل احوال لکھوں گا انشاء اللہ، مولانا بنوری صاحب کی توجہ اور حضرت اقدس کے مبارک دعوات سے بہت ہی جلد کام مکمل ہوکر منزل مقصود روانہ ہوسکیں گے، امید ہے حضرت اقدس کی دعائیں ہر دم شامل حال رہیں گی۔ والدہ ماجدہ اور سب گھر والوں کو تسلی رکھنی چاہئے اور مطمئن رہیں، انوار الحق بھی بالکل ٹھیک اور بعافیت تھے، اس وقت رات کو ڈاک نکل رہی ہے بعجلت اس کارڈ سے اطلاع دے رہا ہوں تمام احباب ومتعلقین ناظمین اراکین برادران اساتذہ طلبہ اور سب حضرات کو سلام مسنون ودرخواست دعاء۔ مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵ کے پتہ پر احوال سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام۔ قاری سعید الرحمٰن[4] اور سب احباب سلام کہتے ہیں۔ سمیع الحق غفرلہ (حال وارد کراچی نمبر ۵ مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی) آٹھ بجے شب یوم الخمیس

(۵)

(کراچی میں سفری مشکلات طویل تگ ودو ○ تمام سفری مراحل میں مولانا یوسف بنوریؒ کا تعاون تگ ودو اور عنایات)

۹ جنوری بروز جمعرات ۱۹۶۴ء

سیدی ومطاعی فی الدارین زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ گرامی نامہ باعث صد اطمینان وسکون قلب بنا، احوال خیریت وعافیت سے بے حد اطمینان اور تسلی ہوئی، مدرسہ تعلیم القرآن[5] کے سنگ بنیاد رکھنے سے بھی انتہائی خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ حضرت والا کے وجود مسعود کو تا دیر صحیح وسالم رکھے تاکہ علوم نبویہ کا یہ حصار آپکے حیات میں عروج کمال تک پہنچے۔ سفر حج کے سلسلہ میں بعض کام ہوچکے ہیں اور اکثر ہنوز باقی ہیں ویزا کے سلسلہ میں مولانا بنوری صاحب[6] نے خود سفیر سے ملاقات کی انہوں نے

---

[1] برادر عزیز مولانا انوار الحق اور یہ حضرات بہاولپور میں اس وقت کے حکمرانوں کے ماڈل مدرسہ کے شوق میں قائم شدہ اسلامی یونیورسٹی میں پڑھنے گئے تھے اور وجہ کشش علامہ شمس الحق افغانیؒ سے استفادہ بنا تھا۔

[2] حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرحوم مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن۔

[3] حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ

[4] رفیق مکرم جو اس سفر کے ساتھی تھے

[5] دارالعلوم کا شعبہ تعلیم القرآن (سکول) جس کی بنیاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمدؒ نے رکھی تھی اور گاؤں کے ایک مختصر اور کچی عمارت میں چلی آرہی تھی اور اب اسے دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ عمارت میں منتقل کیا جارہا تھا' حقانیہ ہائی سکول کی موجود عمارت کی تاسیس کا ذکر ہے

[6] حضرت بنوری ویزہ' ٹکٹ' کرنسی وغیرہ سارے مراحل میں خود جاجا کر زحمت فرماتے رہے' اللہ تعالیٰ ہی ان شفقتوں کا صلہ دے سکتا ہے۔

خود وعدہ کیا پھر جب دوسرے دن ہم سفارتخانہ گئے تو سفیر کو پہنچنا ممکن نہ ہو سکا اور ماتحت عملہ کے کام کی رفتار بہت سست ہے، انہوں نے عام پاسپورٹوں کے ساتھ ہمارے پاسپورٹ ویزا فارم اور تین سو روپے کے ڈیپازٹ کی رسید لے کر ۱۴ تاریخ کو آنے کا کہا اور ادھر فارن کرنسی کے لئے بھی ہم تحریری درخواست نہ دے سکے۔ کیونکہ اس کے لئے بھی ویزے کا ہونا ضروری ہے جو ہمیں تا حال نہیں مل سکا آج بھی سفارتخانہ جائیں گے مولانا نے فرمایا ہے کہ میں دوبارہ فون کروں گا کہ جلدی تمہارا ویزا دیدیں۔ کرنسی کا ملنا بھی اب بظاہر نا ممکن الحصول ہے، ویزا ہمیں حج کا مل جائے گا جس کے لئے حکومت کرنسی بالکل نہیں دیتی اگر نہ مل سکی تو پاکستانی نوٹوں کو آدھے قیمت پر فروخت کر کے کام چلانا ہوگا جس کا نقصان ظاہر ہے، خدا کی حکمت ہے کہ اس سفر میں تعارف و رہنمائی کے باوجود بھی قدم قدم پر ابتلاء و آزمائش ہوتی رہتی ہے مجھ جیسے کمزور اور ضعیف الایمان کے لئے تو بہت مشکل ہے۔ حضرت والا اپنے مخصوص اوقات میں دعوات مستجابہ فرماویں۔ تو یقین ہے کہ سب کچھ آسان ہو جائے گا۔ ابھی تک اس ناکارۂ خلائق کو زمرۂ انسانیت میں بھی اگر شمار کیا گیا ہے تو وہ محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے مجھے تو اپنی حالت معلوم ہے۔

<u>مولانا انوارالحق کی جامعہ بہاولپور میں طالب علمی:</u> بہاولپور سے خان پور تک برادرم انوارالحق سے باتیں ہوئیں معلوم ہوا کہ وہ رمضان تک اکوڑہ چلے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور بہاولپور کو چھوڑ دینا چاہتا ہے، میرے خیال میں اگرچہ وہاں تعلیمی معیار اتنا اونچا نہیں مگر پھر بھی جب کہ اس نے آنے میں استعجال سے کام لیا تھا تو اب جانے میں جلدی اور عجلت بازی مناسب نہیں، صرف ایک سال اور رہنے کے بعد اسے درجہ الاجازۃ کی سند تو مل جائے گی جو کسی کام تو کبھی آجائے گی۔ ویسے تعلیم بھی وہاں کی اتنی گری ہوئی نہیں کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہوتا رہتا ہے سال ڈیڑھ سال بعد وہاں سے واپس دارالعلوم جا کر اپنے اسباق کی تکمیل کر سکتا ہے۔ بہرحال اس بارہ میں آپ کی جو بھی مرضی ہو اس سے انوارالحق کو مطلع کر دیں کہ وہ اس کے مطابق کام کرے۔ اب بلا وجہ وہاں سے چلے جانے سے خوانخواہ بدنامی بھی ہوگی۔ ویسے بھی وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ رمضان گھر میں گذار سکتا ہے۔ حاجی فریدالدین صاحب[1] سے تعزیت کیلئے حاضر ہوا تھا بڑے خوش ہوئے تھے۔ الطاف[2] نے فون پر کہا تھا کہ حضرت والا عینک کے لئے تشریف لا رہے ہیں اس کے بارہ میں اور اپنی بیماری کے بارہ میں مطلع فرمادیں تا کہ پریشانی رفع ہو۔ دعوات صالحہ کا انتہائی محتاج ہوں۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون پیش ہے۔

<u>کتب خانہ حقانیہ کی تجلید و تزئین:</u> ناظم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کتب خانہ دارالعلوم میں آئے ہوئے بوسیدہ قدیم کتابوں کی تجلید و تزئین کو خاص توجہ دیں طلبہ و ناتجربہ کار شخص سے ہرگز اس کی جلد بندی نہ کرائیں ورنہ گانٹھنے سے اس کے تمام اوراق پھٹ جائیں گے۔ یہاں میں نے جتنے کتب خانے دیکھے کتابوں سے زیادہ خرچ اس کی خوبصورت و بہترین مضبوط جلد بندی پر کیا جاتا ہے اگر آپ حضرات مناسب سمجھیں تو تمام قابل جلد کتابوں کی جلد بندی کو ایک تجربہ کار منگوا کر بہترین سیاہ چرمی جلد بندی ہر کتاب کے مناسب کروادیں دعا فرمادیں کہ جلد از جلد کراچی سے نکل جانے کی صورت نکلے۔

والسلام: احقر خدا اعلم ناچیز سمیع الحق غفرلہ جامعہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

---

[1] کراچی کے مشہور و مخیر تاجر اسلحہ کے والد الحاج وجیہ الدین میرٹھی کا انتقال ہوا تھا، جو حضرت سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔

[2] حاجی محمد الطاف صاحبؒ پشاور کے مشہور تاجر، میرے خسر الحاج میاں کرم الٰہی مرحوم کے فرزند تھے، اب ان کے صاحبزادگان الحاج فقیر حسین، الحاج ممتاز حسین اور الحاج اعجاز حسین بھی خیر کے کاموں میں اپنے والد اور دادا مرحوم کے نقش قدم پہ رواں دواں ہیں۔

(۶)

۱۹/جنوری یوم الاحد ۶۲ء ۱۳/رمضان (کراچی سے سعودی عرب تک سفری دشواریاں)

مخدومی وسیدی وسندی فی الدارین حضرۃ والد ماجد دام مجدہم وحفظنا اللہ والمسلمین بطول حیاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ابھی گرامی نامہ ملکر بے حد اطمینان کا باعث بنا آپ کے دست اقدس سے لکھے ہوئے چند سطور سے بھی طبیعت کو بے حد قرار ہو جاتا ہے۔ سفر کے سلسلہ میں سارے معاملات تقریباً طے ہو چکے ہیں مگر ہماری بدقسمتی سے جو بات بہت معمولی ہوتی ہے وہ اب ہمارے لئے مشکل بن گئی ہے۔

کراچی سے بحرین تک بحری کارگو جہاز اور ٹکٹ کا مسئلہ: یعنی ٹکٹ لینے کا مسئلہ۔ لوگوں کے اژدہام اور کثرت کی وجہ سے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ۱۶ تاریخ کو بھی جو جہاز[1] جا رہا تھا اس میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے اور پھر یہ کہ برطانیہ کے سفارتخانہ نے بحرین کا ویزا کے لئے ۴۔۵ دن تک پریشان کیا لوگوں کا ہجوم تھا اور وہ بداخلاق بے وعدہ قوم ہر روز لوگوں کو سارا سارا دن کھڑا کرنے کے بعد بھی آئندہ تاریخ دیتے تھے۔ اب بحمد اللہ سارا معاملہ مکمل ہے۔ ۲۴ تاریخ بروز جمعہ دوسرا جہاز جا رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی سینکڑوں لوگوں کی بکنگ پہلے سے ہو چکی ہے ہم نے بھی کل نام رجسٹرڈ کرالیا ہے مگر جب تک ٹکٹ نہ ملے تو کوئی یقین نہیں کیونکہ نام لکھنے کے باوجود بھی بہت بڑی بلیک رشوتیں اور سفارشیں ٹکٹوں کے لئے شروع ہیں۔ اور نام لکھے ہوئے لوگوں کی بجائے اور لوگ سیٹ حاصل کر لیتے ہیں بہرحال ہم بھی کوشش کر رہے ہیں اور آپ بھی خصوصی دعا فرمایا کریں کہ اس جہاز میں ہر ممکن طریقے سے سیٹ مل جائے۔ مدینہ منورہ کے ایک ایک روزہ سے محرومی اور یہاں بے مقصد جگہ میں وقت گذرنا بے حد شاق گذر رہا ہے۔

طبیعت کی بے قراری: میری طبیعت بھی انتہائی بے قرار واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے معمولی خلاف طبع بات سے طبیعت بے حد متاثر ہو رہی ہے ورنہ اس راہ میں تو بہت حوصلہ اور صبر کی ضرورت ہے۔ ۲۰ تاریخ کو کرنسی کی قرعہ اندازی ہو رہی ہے ۲۲ کو اس کا نتیجہ بھی نکل آئے گا مگر ہم اس سے مایوس ہو گئے ہیں اللہ ہی کارساز ہے یقین ہے کہ آپ کی دعائیں ہر منزل پر شامل حال رہیں گی۔ برف گرنے کا علم اخبارات سے بھی ہوا تھا وہاں کی شدید سردی کا اثر معمولی سا یہاں بھی ہوا مگر اب حالت معمول پر ہے کچھ اثر نہیں۔ رمضان المبارک کے روزے یہاں جمعہ سے شروع ہوئے۔ تراویح یہاں مصر کے ایک ممتاز قاری پڑھاتے ہیں۔ سوا دو گھنٹے میں ایک پارہ ترتیل سے پڑھتے ہیں

مولانا عبدالغفور عباسی سے کراچی میں ملاقات: کل رات بروز ہفتہ تراویح سے تھوڑی دیر قبل مسجد غفوری گئے، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی مسجد میں داخل ہو رہے تھے چلتے چلتے ملاقات ہو گئی بے حد خوشی ہوئی پشاور سے ناظم صاحب مولوی شیر علی شاہ[2] حاجی کرم الٰہی صاحب وغیرہ کے آنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میرا خود وہاں جانے کا شوق تھا مگر مجبوری پیش آئی جس کا احساس حضرت مولانا صاحب کو بھی ہوا تھا پھر فرمایا کہ ملاقات کے لئے آیا کرو آج ان شاء اللہ گیارہ بجے کے بعد ان کی قیام گاہ جانے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ کی دعا سے ٹکٹ مل گیا تو ۲۴ جنوری یوم الجمعہ کو روانگی ہوگی پھر ان شاء اللہ ہر منزل سے خط لکھدیا کرونگا۔ پشاور سے بھی خطوط آئے جس سے احوال خیریت کا علم ہوا۔ حضرت مخدومہ والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ (دادی صاحبہ) اور سب حضرات سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر جاودانی عطا فرمادے۔ والسلام خویدمکم سمیع الحق غفرلہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵

---

[1] میرے محترم مرحوم خسر محترم الحاج میاں کرم الٰہی پشاور جو پشاور کے انتہائی دیندار اور ممتاز اہل خیر تجار میں سے تھے حضرت مولانا عباسیؒ کی زیارت کیلئے کراچی گئے تھے۔ [2] ممبئی بھارت سے باربرداری انڈین بحری جہاز کراچی، مسقط، دبئی، قطر، بحرین ہوتے ہوئے خلیجی بندرگاہ بصرہ تک یہ کارگو جہاز جاتے تھے۔ یہ سفر دس بارہ دن میں طے ہوتا، ہمارے جہاز کا نام غالباً ''سنتھیا'' تھا اور کرایہ آنے جانے کا شاید ایک سو چالیس روپے تھا۔ (س)

(۷)

الخبر ۲ فروری ۱۹۶۴ء ۱۷ ررمضان المبارک یوم الاحد

سیدی وسندی حضرت اقدس والد صاحب بزرگوار زید کرمکم ومجدکم وحفظنا اللہ بطول بقاءہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کراچی سے روانگی کے وقت ایک عریضہ لکھ چکا تھا۔

کراچی سے بحری سفر: ۲۴ جنوری بروز جمعہ سوا سات بجے شام جہاز روانہ ہوا جو بہت بڑا تھا اور ڈیڑھ ہزار تک مسافر اس میں سوار تھے اتوار کے دن صبح مسقط پہنچا وہاں سامان کے اتارنے اور لادنے کے لئے تقریباً ۹ گھنٹے ٹھہرا وہاں سے روانہ ہو کر بروز پیر دوبئی میں لنگر انداز ہوا سمندر میں یہاں تلاطم تھا اور سواریوں اور مال کے اتارنے چڑھانے کا مسئلہ شامل تھا جس کی وجہ سے دو دن دو رات مسلسل دوبئی میں ٹھہرا رہا۔ بروز بدھ دوبئی سے روانہ ہو کر جمعرات کی صبح قطر پہنچا وہاں سے شام کو روانہ ہوا اور بروز جمعہ پورے آٹھ دن بعد صبح ۶ بجے بحرین پہنچا بحمد للہ راستہ میں جہاز میں کسی قسم کی تکلیف اور شکایت نہیں ہوئی اس سے قبل جو جہاز آیا تھا اس کے مسافروں کو بڑی تکلیف ہوئی تھی۔ ہمیں بالکل آرام رہا پورے سفر میں جہاز پُرسکون رہا صرف ایک رات معمولی حرکت سے بعض لوگوں کو قے وغیرہ کی شکایت رہی مگر بحمد اللہ میں تکلیف سے محفوظ رہا۔

بحرین میں آمد: بروز جمعہ بحرین پہنچ کر ایک ہوٹل میں رہنے کا انتظام ہوا کراچی کے ایک صاحب نے یہاں کے ایک تاجر کو تعارفی خط لکھا تھا وہ بڑے اخلاق سے پیش آئے رات کو افطار وطعام کی پرتکلف دعوت بھی انہوں نے کی حاجی منیر خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی وہ بھی بڑے اخلاق سے پیش آئے اپنی جگہ جانے کا اصرار کر رہے تھے مگر ایک ہی رات تھی ہم نے معذرت ظاہر کی رات[1] فندق رحیمیہ نامی ہوٹل میں ٹھہر کر کل بروز ہفتہ بحرین سے بذریعہ لانچ الخبر آئے۔

الخبر میں: چار گھنٹوں میں الخبر پہنچے یہاں بھی لانچ کا سفر موٹر کار سے بھی زیادہ آرام دہ رہا کسی قسم کی گھبراہٹ وتکلیف نہیں ہوئی۔ افطار کے قریب کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر ٹیکسی لے کر جناب فدا محمد خان صاحب کا پتہ معلوم کرنے نکلے۔ بہت آسانی سے ان کی جگہ مل گئی جناب حاجی غلام محمد صاحب نے ان کے نام خط لکھا تھا بے حد خوش اخلاقی سے پیش آئے اسی وقت کسٹم آفس ساتھ جا کر سامان اور رفقاء کو اپنی جگہ لائے اور نہایت آرام وراحت کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ برادرم عبدالغفور صاحب کا یہ تعارف بڑا کام آیا ورنہ عین افطار کے وقت ایک نئے شہر میں بڑی تکلیف ہوتی ہوٹلوں کا خرچ یہاں بھی ۵۰۔۶۰ ریال یومیہ ہے رات جناب فدا محمد صاحب کے ساتھ رہے آج بھی وہ ہماری رہنمائی فرمائیں گے وہ مُصر ہیں کہ آرام سے یہاں سے جاؤ مگر ہماری کوشش ہے کہ آج ہی ان شاء اللہ ریاض روانہ ہو جائیں گے۔ اور امید غالب ہے کہ دو چار یوم میں بارگاہ رسالت نبویؐ فداہ ابی وامی میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر اطلاع دوں گا۔ قدم قدم پر محض آپ کی دعاؤں اور برکات سے آرام وراحت رہی کسی جگہ اجنبیت تک محسوس نہیں ہوئی۔

الخبر سعودی عرب کا دروازہ ہے اور نجد علاقہ کا پہلا شہر ہے، یہاں سے تین چار سو میل دور ریاض تک نجد کی آبادی ہے، الخبر کے متصل تیل کا مشہور مرکز اور عالمی ہوائی اڈہ ظہران ہے بحرین اور الخبر۔ ظہران کی آبادی بازاروں میں بالکل یورپ کی طرح معلوم ہوتی ہے' ہر طرف یورپی تہذیب کا ایک سیلاب ہے، مردوں سے زیادہ موٹروں کی کثرت ہے، ایک معمولی مزدور کی ٹیکسی ہمارے ہاں کے صدر پاکستان کی موٹر سے بہترین اور قیمتی ہے، بازاروں میں بے حیائی اور عریانی اور نئے فیشنوں سے ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ یہ عربوں کا کوئی علاقہ ہے آپ دعا

[1] حضرت مولانا سید حامد میاں بانی جامعہ مدنیہ لاہور اور حضرت مولانا زین العابدین مدرس جامعہ اشرفیہ پشاور بھی رفیق سفر تھے اور یہاں ہم نے اکٹھے قیام کیا۔

فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کی صحیح برکات سے مالا مال فرمادے آمین۔ اور احسان واخلاص وللّٰہیت نصیب ہو اور بعافیت مقصد میں کامیابی ہو، یہاں بحرین الخبر وغیرہ میں کافی سردی ہے، اس دفعہ ہر جگہ یہی حالت ہے۔ حضرت والدہ ماجدہ بھائیوں بہنوں اماں جی اور گھر کے تمام افراد کو سلام مسنون اراکین حضرات ناظمین حضرات واساتذہ کرام اور متعلقین واحباب کی خدمت میں سلام مسنون جی تو چاہتا ہے کہ ہر ایک کو نام بنام خط لکھوں، مگر اس وقت سفر کی تیاری اور عدیم الفرصتی ہے امید ہے سب حضرات دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ والسلام

(۸)

(ریاض سے مدینہ تک جیپ کا دشوار گذار سفر ○ بارگاہ رسالت ﷺ میں پہلی حاضری)

مسجد نبوی مدینۃ الرسول ﷺ۔ ۲۴ رمضان المبارک بمطابق ۵ فروری ۶۴ء

سیدی وسندی بزرگوارم والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہوں گے۔ الخبر کو پہنچنے اور اجمالی بحری سفر کا حال وہاں سے لکھ چکا تھا۔

الخبر میں ایک رات رہ کر دوسرے دن بعد از نماز عشاء وہاں سے بذریعہ بس ریاض روانہ ہوئے صبح چار بجے الریاض سعودی دارالخلافہ جو ارض یمامہ میں واقع ہے اور مسیلمہ کذاب کے جگہ کے قریب ہے پہنچے، یہاں تک سفر بہت آرام دہ تھا بس بھی شاندار جدید قسم کی اور سڑک بھی پختہ تھا پیر کا تمام دن ریاض[1] میں مدینہ منورہ کی سواری کے انتظام میں گذرا، ریاض سے مکہ معظمہ تک بسیں ہر وقت جاتی ہیں مگر چونکہ مدینہ منورہ کا راستہ خراب ہے اور آمد ورفت اس راستہ سے کم ہے اس لئے سواری کی دقت ہوتی ہے صرف ٹرکیں جاتی ہیں ہم نے ٹرکوں کے لئے بھی کوشش کی اور ایک ٹرک میں سامان رکھ لیا مگر پھر ایک دوسری ٹرک قسم کی گاڑی جیپ مل گئی اس کے ساتھ بات طے کر لی بعد از عشاء مدینہ منورہ روانہ ہوئے ایک حد تک سڑک پختہ اور پھر عفیف تک جہاں پر مکہ کا راستہ الگ ہو جاتا ہے کچھ اچھا ہے پھر وہاں سے مدینہ تک یہ تمام علاقہ نجد بے آب وگیاہ ہے، سڑک بھی نہیں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہیں الخبر سے مدینہ تک یہ ۱۵ سو کلومیٹر راستہ ایک دشت وصحراء ہے، دو دن دو رات اس جیپ میں سفر کرنے کے بعد بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک (ہمارے حساب سے ۲۰ رمضان) بوقت ۳ بجے مدینہ منورۃ شرفہا اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ٹرک سے سامان اتار کر مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم کے مکان پر آئے۔ حضرت مولانا کے بھتیجے مولانا لطف اللہ صاحب نے دروازہ کھولا۔ بیٹھک میں سامان رکھوایا اور جلدی جلدی غسل کیا اور صاف کپڑے پہن کر مسجد نبوی شرفہا اللہ تعالیٰ میں پہنچے۔ مولانا مدظلہ معتکف تھے۔ نماز عصر کی ایک رکعت ہو چکی تھی باب عمر بن الخطاب سے داخل ہوئے مسجد کے دروازوں تک صفیں کھڑی تھیں نماز کے بعد میں بارگاہ رسالت فداہ ابی وامی میں بعد شرمساری حاضر ہونے کیلئے اٹھا ہی تھا کہ سب سے پہلے برادرم عبداللہ[2] صاحب سامنے آئے ملاقات ہوئی پھر دو قدم آگے بڑھا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہم کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ بڑی محبت اور شفقت سے سعادت ملاقات حاصل ہوئی سب سے پہلے اپنے معتکف دکھانے کیلئے لے گئے۔

<u>بارگاہ رسالت میں پہلی حاضری اور رفقاء کے معتکف میں قیام:</u> وہاں سے سردار دو جہاں شفیع المذنبین ﷺ کے مواجہ شریف میں حاضر ہوئے اس ارذل غلامان اور پھر حضرت والا اور دوسرے احباب ورفقاء ومحبین کا سلام وصلوٰۃ پیش کیا حضرت والا کی طرف

---

[1] اس وقت سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد ابراہیم آل الشیخ تھے بادشاہ کے بعد دوسری اہم شخصیت اور شیخ بن بازؒ کے استاد تھے۔ ان سے ملاقات کی ایک چھوٹی سی سادی سی مسجد میں ظہر کی نماز ان کی اقتداء میں پڑھی۔ ریاض اس وقت کے شاہانہ کروفر والا شہر نہیں تھا، نہ مشائخ آل الشیخ کا موجودہ طمطراق تھا۔

[2] مولانا عبداللہ کاکاخیل رحمہ اللہ

سےاور والدہ ماجدہ کی طرف سے بالخصوص حاضری سے متصل بعد صلوۃ وسلام ان الفاظ ماثورہ سے دن میں بار بار پیش کرتا ہوں۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ من والدی عبد الحق بن معروف گل الاکوروی یستشفع بک الیٰ ربک اس وقت جب کہ خط لکھ رہا ہوں روضہء اطہر کی جانب قبلہ والا ان میں حضرت سرور کائنات علیہ الف الف صلوۃ وتحیۃ کے مواجہ شریف میں بالکل محاذات میں چند قدم پر بیٹھا ہوں زائرین صلوۃ وسلام پیش کر رہے ہیں اور خط لکھتے ہوئے مواجہ شریف کی کھڑکی مبارک پر بار بار نظر پڑ رہی ہے۔نماز جمعہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ میں نے بھی روضہ من ریاض الجنۃ میں منبر مبارک کے سامنے جگہ رکھ لی ہے کہ امام کے خطبہ وزیارت کا پورا استفادہ ہو سکے پہلی حاضری میں گھر کے ایک ایک فرد تمام احباب اور بالخصوص اراکین حضرات جناب الحاج محمد یوسف صاحب الحاج غلام محمد صاحب الحاج سید نور بادشاہ جناب الحاج رحمان الدین جناب ملک امرالٰہی ملک کرم الٰہی صاحب اور جتنے یاد آسکے صلوۃ وسلام نام بنام پیش کیا اور دعائیں کیں، خدا کرے سید الکونین کی روح مبارک توجہات شفقت مبذول فرمادیں اور اس روسیاہ کی دعائیں قبول ہو سکیں۔ رمضان المبارک کی وجہ سے مسجد نبوی کا عجیب نظارہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت والا اور والدہ ماجدہ اور تمام متعلقین کو بار بار جنت کے ان نظاروں کی باریابی بخشے ہمارے احباب چونکہ اعتکاف میں ہیں ہم دیر سے پہنچنے کی وجہ سے مسنون اعتکاف تو نہ کر سکے مگر وقتی اعتکاف اور ایک گونہ مشابہت اعتکاف کی سعادت حاصل ہو گئی ہے۔ رفقاء کے معتکف میں ہم بھی دن رات مقیم رہے، تقریباً تمام وقت مسجد نبوی میں گذر رہا ہے ہر طرف معتکفین کے ڈیرے لگے ہوئے ہیں حضرت مولانا مدنی مدظلہ کی اقامت گاہ بھی متصل ہے حضرت کے اصرار کی وجہ سے افطار وطعام عشاء مسجد نبوی میں ان کے ساتھ ہوتا ہے دنیا کی ہر نعمتیں اہل مدینہ اور پھر حضرت کے دستر خوان پر فراوانی سے موجود رہتی ہیں بے حد شفقت کرتے ہیں سحری اپنے رفقاء کے ساتھ ہوتی ہے۔

رمضان میں مسجد نبوی کے ایمانی نظارے: تراویح کے دو گھنٹے بعد روضہ من ریاض الجنۃ میں امام مسجد اور ایک حبشی بزرگ با جماعت تہجد میں قرآن مجید سناتے ہیں، صاحب قرآن کے پہلو اور جہاں قرآن نازل ہوا میں قرآن کی تلاوت ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ نمازوں میں اقصائے عالم کے مختلف لوگ خصوصاً آج کل سیاہ فام، نائیجیریا، سوڈان، افریقی ممالک کے لوگ بھی بہت زیادہ آئے ہوئے ہیں اور ان کے پرسوز ایمانی نظاروں کو دیکھ کر رشک ہوتا ہے تہجد کا سلسلہ سحری تک ہوتا ہے تقریباً تین گھنٹے میں آٹھ رکعت پڑھے جاتے ہیں امام ایک ایک رکوع وسجدہ اور تعدیل ارکان میں ۵ دس منٹ لگاتا ہے اور پھر بعد از تہجد دو تسلیمتین سے تین رکعت وتر پڑھ کر آخری رکعت میں پرسوز لہجہ میں دعائے قنوت پڑھتا ہے۔ ہم تو وتر بعد از تراویح ہی اپنے مسلک پر پڑھ لیتے ہیں مگر اس دعا کی نرالی شان کی وجہ سے ان کی وتر میں بھی شریک ہوتے ہیں بحمد اللہ عزوجل نمازوں تہجد اور تراویح کے لئے روضہ من ریاض الجنۃ میں حضور پرنور علیہ الصلوۃ والسلام کے پہلو مبارک میں کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے حج کے زمانہ میں بے پناہ ہجوم کی وجہ سے مواجہ شریف میں سکون ویکسوئی میسر نہیں ہوتی مگر ان دنوں تو پوری یکسوئی کا موقع بھی مل سکتا ہے تراویح وتہجد کے درمیانی وقت مواجہ شریف میں حاضری کا تنہائی میں بھی موقع مل رہا ہے اس وقت دو چار افراد ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ قیام ہی مسجد نبوی میں ہے اگر رمضان میں یہاں آنا نہ ہوتا تو یہ سعادت ملنی مشکل تھی الحمد للہ عزوجل کہ اس کمترین کو خدا نے اس سعادت سے مشرف فرمایا ورنہ اپنی روسیائی کی وجہ سے اس دربار میں پہنچنے کے لائق نہ تھا محض آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اس دربار کا عجیب شان ہے شاہ وگدا اس شہنشاہ دو جہاں کے دربار میں ایک ہیں، لوگ جوق در جوق نماز جمعہ کے لئے مسجد میں باب جبریل اور دوسرے دروازوں سے داخل ہو کر مواجہ شریف سے گزرتے ہوئے جگہ پکڑ رہے ہیں، ان سطور کے لکھتے وقت مراکش مغرب اقصیٰ کے شاہ حسن اور اس کے وزراء وغیرہ عجز وانکسار سے مواجہ شریف میں آئے، اب روضہ من ریاض الجنۃ کی طرف جارہے ہیں، نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوکر وبیلوا آج کل مدینہ میں مقیم ہیں۔ نمازوں میں ہمارے پاس ہی مصلی روضۃ الجنۃ اور پھر مواجہ

شریف میں اس کی عجز و انکساری اور ایمانی جذبات سے طبیعت خوش ہوتی ہے، یہاں محمود و ایاز کے ایک ہی صف میں کھڑے ہونے کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں، بحمد اللہ عزوجل مصلی نبی کریم اور محراب نبوی میں بھی نماز اور نوافل تلاوت کا موقع معمولی کوشش سے مل جاتا ہے ماہ صیام اور مسجد نبوی سے زمان و مکان کی دونوں برکتیں جمع ہوگئی ہیں۔ مگر اپنی غفلت اور بے پرواہی اور روسیاہی کی وجہ سے طالب دعا ہوں کہ خداوند تعالیٰ یہاں کی برکات سے مالا مال کردے اور آداب کی توفیق عطا فرمادے تاکہ یہ حاضری خدانخواستہ بوجہ بے ادبی حبط اعمال کی باعث نہ ہو اور سارے اوقات یہاں مفید اور ضروری امور میں صرف ہوں، کل پرسوں رمضان ہی میں عمرہ کرنے کا ارادہ ہے مگر وہاں جاکر پھر پاسپورٹ وغیرہ کی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے اور مدینہ آنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ مگر ہم بہرحال کوشش کر رہے ہیں کہ یہ سعادت کسی دوسرے طریقے سے حاصل ہو سکے کیونکہ اشہر حج داخل ہونے کے بعد اگر عمرہ کریں تو پھر تمتع و قران عند الحنفیہ کرنے میں کراہت کا ارتکاب ہوگا اللہ تعالیٰ رمضان ہی میں توفیق عطا فرمادے امید ہے حضرت والا اور والدہ ماجدہ جدہ محترمہ اور گھر کے تمام افراد اور متعلقین دارالعلوم اراکین حضرات بخیر ہونگے اور دعوات صالحہ میں یاد فرماتے رہیں گے۔ دعوات الصالحہ کا محتاج۔

سمیع الحق غفرلہ (حال نزیل مدینہ طیبہ) مسجد نبوی مواجہ مبارک قبل صلوٰۃ الجمعہ ۲۴ رمضان المبارک ۸۳ھ

(۹)

(مدینہ کے مشاغل O صبح کی آمد اور مواجہہ رسول ﷺ کی نعمت)

یوم الجمعہ ۳۰ شوال المکرم ۸۳ھ ۱۳ مارچ ۶۴ء مدینہ طیبہ

برادرم عزیز حبی فی اللہ مولانا شیر علی شاہ صاحب[1] و مکرمی و محترمی مخدومی مولانا سلطان محمود صاحب و محترمی محبی قاضی صاحب[2] زید مجدکم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مختلف خطوط کے ذریعہ آپ حضرات کی خیر و عافیت کا علم ہوکر بے حد خوشی ہوتی ہے آپ حضرات یقین کریں کہ کسی وقت بھی نہیں بھولے جاتے، نہ دعاؤں سے کسی وقت آپ کو بھلایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہیں۔ آپ کے مقاصد دارین میں کامیابی کی دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے خدا کرے آپ بھی حرمین الشریفین کی زیارت سے بار بار باریاب ہوں سب ساتھی آپ حضرات کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب پر تو خوب مجلسیں گرم کی جاتی ہیں۔ مولانا عبداللہ[3] ان کا ایک ایک لطیفہ اور فکاہیہ مزے لے لے کر بیان کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں انہوں نے کیا دم ڈالا ہے کہ عبداللہ صاحب انہیں کسی لحظہ نہیں بھولتے۔ یہاں ہمارے آرام و راحت میں اکثر ان ہی کا حصہ ہے۔ باوجود طبعی سستی و آرام پسندی کے غریب جامعہ کے دروس سے فارغ ہوکر تھکے ماندے ہماری ضروریات میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس اخلاص و محبت کا اجر اسے عطا فرمادے شاید کوئی مخلص سے مخلص بھائی اور عزیز بھی اتنی طویل میزبانی اور محبت کے لئے آمادہ نہ ہوتا۔

<u>محشر انگیز دنیا میں مواجہہ رسول کی نعمت</u>: آج کل زائرین کا ہجوم ہے، حج کی آمد آمد ہے، ابھی تھوڑی دیر قبل جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر مکان پر آیا ہوں۔ نماز سے تین چار گھنٹے قبل مسجد بھر گئی تھی جگہ ملنی مشکل تھی نماز کے بعد مواجہہ سرور دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام میں جب امت محمدی کے بے تحاشا جتھے کے جتھے اور پرے کے پرے صلوۃ و سلام پڑھتے ہوئے گذرتے ہیں تو عجیب منظر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا

---

[1] مولانا شیر علی شاہ اور مولانا سلطان محمود کے نام ایسے خطوط میں بالواسطہ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ ہی سے مخاطبت مقصود ہوتی تھی اس لئے اسے بھی شیخ الحدیث کے نام میں شامل کیا گیا ہے۔

[2] محترم جناب قاضی انوار الدین صاحب خطیب عیدگاہ اکوڑہ و سابق مدرس و مفتی دارالعلوم حقانیہ

[3] ہمارے ہر عزیز سراپا محبت دوست مولانا عبداللہ کاکاخیل مرحوم پروفیسر جامعہ اسلامیہ اسلام آباد جو اس وقت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورۃ میں زیر تعلیم تھے

معلوم ہوتا ہے کہ میدان محشر میں حضور ؐ کے مختلف الالوان والانواع امتی نجات و پناہ کی تلاش میں ان کے دامن مبارک کو تھامنے کے لئے حیران وسرگرداں ہیں اور اس میں شک نہیں کہ آج کی اس محشر آفرین دنیا میں چین وسکون سوائے اس ایک در کے کہاں سے مل سکتا ہے، آج کل اکثریت انڈونیشیا کے لوگوں کی ہے اور پھر ان میں بھی مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے پھر تقریباً ایک ہی طرح کی شکلیں ہیں، ہم تو امتیاز بمشکل کر سکتے ہیں، اللہ نے عجیب عجیب مخلوق پیدا فرمائی ہے اور اس بکھرے ہوئے انسانیت کو مغرب ومشرق کے آخری حدود سے اس گنبد خضرا والے علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ آپس میں ملایا، قدرت نے ایمان ومحبت کے نظاروں کی ایک دنیا یہاں بسادی ہے، دل تو نہیں چاہتا کہ یہاں سے کبھی جانا ہو۔ مگر والدین اور گھر کی بعض مجبوریوں کی فکر نہ ہوتی تو یہاں بآسانی جامعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے کچھ عرصہ اقامت کا ارادہ کر لینا جس میں علمی ترقی بھی ہوتی اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ ہوتا اور اصل نعمت مجاورت بلدۃ الرسول بھی حاصل ہوتی مگر کیا کیا جائے ما کل ما یتمنی المرء یدرکہ الخ آخر[1] چار چار سال سے ہدایۃ النحو اور صغریٰ کبریٰ کے رٹانے اور بجائے ترقی کے ہر سال ترقی معکوس کرنے کی بہ نسبت یہاں کا قیام علمی لحاظ سے بہر حال ہزار درجہ مفید ہوتا حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ[2] کو سب حضرات کا سلام مسنون پہنچا دیا جاتا ہے بلکہ سنوایا جاتا ہے اور پھر دعا بھی کرائی جاتی ہے مولانا لطف اللہ صاحب مدظلہ[3] آپ کو خصوصی سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے خط لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شاید لکھ دیں اور میں جب مواجہ شریف میں جاتا ہوں تو ناظم صاحب کا چہرہ سامنے ہوتا ہے حضرت صاحب کو برادرم اصغر شاہ صاحب[4] کا خط بھی موصول ہوا تھا ان کے مشاغل سے بڑے خوش ہوئے میں نے بھی مزید روشنی ان کے احوال پر ڈالی ان کو میرا سلام مسنون پیش کر دیں ان کی خدمت میں مضمون واحد ہے قاضی صاحب کو بھی دعائیں کی جاتی ہیں شکر ہے کہ انہیں اجرت کتابت میں سے چند سطور لکھنے کا موقع ملا بہر حال میں شاکی نہیں ہوں اور ہر خطاب میں برادران کو اور دیگر احباب دفتر ومتعلقین کو التفات ہوتا ہے۔ دارالعلوم میں اسباق شروع ہو گئے خوب چہل پہل ہوگی امید ہے کہ سفر کے بالخیر اتمام اور حج مبرور نصیب ہونے کی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔ تمام اساتذہ اور دیگر تمام عملہ دارالعلوم اور طلبہ حضرات ومتعلقین کو تسلیمات مسنون پیش کر دیں۔ اراکین حضرات کے خطوط بھی پہنچے اللہ تعالیٰ بھیجنے اور لکھنے والوں کو اجر عطا فرمادے چونکہ ہر سہ حضرات کے ساتھ ایک ہی مضمون کا تعلق ہے اس لئے ایک ہی خط لکھا جا رہا ہے تاکہ وقت بھی بچ جائے اور پھر شاید مولانا شیر علی شاہ کو معلوم نہ ہو کہ یہاں سے ایک لفافہ پر ساڑھے بارہ قرش تقریباً سوا روپے پاکستانی لگتا ہے تو بے جا اسراف سے کیا فائدہ جب کہ طویل قیام وغیرہ ضروریات کی وجہ سے مصارف سفر میں مجبوراً بہت کفایت شعاری سے کام لینا پڑتا ہے امید ہے کہ میری سستی کو نہ دیکھتے ہوئے کم از کم ہفتہ وار مفصل احوال سے مطلع کرتے رہیں گے۔

<u>کتب خانہ حقانیہ کیلئے کتابوں کی تلاش:</u> ناظم صاحب کسی نئے سے نئے فہرست[5] کتب میں حسب ذیل کتابوں کی قیمتیں معلوم کر کے بھیج دیں اور اگر اس کی بہ نسبت یہاں ۵۲ ریال کے حساب سے ان کا خریدنا مفید ہو تو لے لوں ورنہ نہیں (1) سیرۃ ابن ہشام طبع جدید مع تعلیقات (2) کتاب الخراج لابی یوسف (3) احکام القرآن للجصاص (4) الاصابۃ (5) اسد الغابۃ (6) الرد علی الاوزاعی

---

[1] دارالعلوم میں ابتدائی درجات کو کراس کر کے بڑے اساتذہ کی موجودگی میں اونچے درجات کا حصول کارے دارد تھا۔

[2] مولانا عباسی مہاجر مدنی [3] مولانا مرحوم کے بھتیجے

[4] محترم پیر سید مہربان علی شاہ صاحب مرحوم کے فرزند جو پچھلے سال واصل بحق ہوئے۔

[5] کتب خانہ دارالعلوم کے لئے تحصیل کتب کا سلسلہ جاری رہتا۔

(7) المدخل لابن الحاج ۔۱۲/۔ (8) میزان الاعتدال للذھبی (9) مقامات للشریشی (10) المنقذ من الضلال (11) تہافت الفلاسفہ اور دیگر کتب امام غزالی کی قیمتیں (12) تذکرۃ الحفاظ للذھبیؒ (13) الاستیعاب لابن عبدالبر (14) اور چند دیگر ضروری کتب کی قیمتیں بھی تاکہ اس کے موازنہ کے بعد یہاں اگر فائدہ ہو تو دوستوں سے رقم لے کر کتابیں خرید لی جائیں گی۔ وہاں کی قیمتیں معلوم نہ ہوں تو ممکن ہے کہ یہاں خریدنے میں خسارہ ہو جائے اس لئے جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز حضرت صاحب مدظلہ کے نام یا میرے نام خدائی[1] نعمتوں کے حقوق اور اس کے تقاضے، ایک دو رسالے بذریعہ ہوائی ڈاک بھیج دیں میں بھول گیا تھا اور حضرت صاحب نے کئی دفعہ خواہش ظاہر کی۔

میری طرف سے والدین مکرمین اور اہل بیت کو خصوصی سلام و دعا پیش کر دیجئے۔ اور دعاؤں سے فراموش نہ کیجئے۔

والسلام جواب خط کا منتظر سمیع الحق یوم الجمعہ ۸۳ھ

(۱۰)

۲۳ ذی الحجہ ۸۳ بدھ ۱۶ مئی ۶۴ء (مدینہ کے الوداعی لمحات O مکہ مکرمہ منیٰ عرفات میں مشاہیر علم کی زیارت)

محبی و محترمی مولانا شیر علی شاہ صاحب و مشفق مہربانم حضرت ناظم صاحب۔ زید کرمکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مدینہ کے الوداعی لمحات: مدینہ طیبہ سے پابرکاب تھا احرام کی چادر باندھے ہوئے تھے کہ برادرم عبداللہ صاحب نے مولانا شیر علی شاہ کے مفصل مکتوب سے محظوظ فرمایا فرط شوق سے مدینہ منورہ کے "موقف مکہ" تک راستہ ہی میں سب رفقاء نے پڑھا اور محظوظ ہوئے۔ برادرم عبداللہ مولانا حسن جان صاحب اور مولانا لطف اللہ عباسی مدنی وغیرہ ساتھ تھے، شام کی نماز کے بعد ڈرائیور نے کہا کہ رات کو مکہ جانے کی ممانعت ہے موٹر سے سامان اتار کر اڈہ کے ایک ہوٹل میں رکھا، خدا نے اپنے حبیب طاہر علیہ السلام کے جوار میں ایک رات اور بھی نصیب کر دی۔ احرام کی چادر باندھے تھے تلبیہ اور نیت ذوالحلیفہ سے کرنی تھی تو چادر بدلے رات مدینہ میں گذاری، دوسرے دن غالباً ۳۰ ذی قعدہ کی صبح مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ سید عالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں الوداعی حاضری ۲۹ ذی قعدہ کو بعد از صلوۃ عصر ہوئی

وجلا الوداع من الحبيبِ محاسنا حسن العزاء وقد جلين قبيح

اور یہ سچ ہے کہ لمثل هذا يذوب القلب عن كمد أن كان في القلب إسلام وإيمان

اس حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر لاکھوں رحمتیں ہوں کہ جس نے ایک روسیاہ اور اقبح امت کو ڈھائی مہینے کی مہمانی سے نوازا۔ بعد از عشا بیت اللہ المکرم المعظم کے انوار سے مشرف ہوئے۔

منیٰ اور عرفات میں: آٹھویں ذوالحجہ بروز پیر صبح منیٰ کو روانگی ہوئی بستر دوستوں کے ساتھ بس میں بھیجا اور خود بحمد اللہ منیٰ تک پیدل چلے منیٰ میں مسجد خیف کے قریب اپنے معلم کی مرزوقی کے کیمپ میں ٹھہرے۔ پانچ نمازیں منیٰ میں پوری کیں نویں منگل کے صبح کو بعد از طلوع شمس روانگی ہوئی ہمارا جانا معلم کی بسوں میں نہ تھا اس لئے عرفات میں مرزوقی کا کیمپ ملنا مشکل ہوا۔ گھنٹہ بھر تلاش کی آخر ایک جماعت کے ساتھ معلم کا جھنڈا نظر آیا ہم ان کے ساتھ ہوئے کہ کیمپ پہنچا دے۔ وہ عزیز دراللہ کا بندہ ہمیں دن میں نو دس بجے جبل رحمت لے گیا اور بالکل چوٹی پر چڑھانے لگا حالانکہ ابھی وقوف کا وقت نہ تھا اور نہ جبل رحمت کے اوپر چڑھنا مسنون ہے مگر حسب رواج وہ اسے

---

[1] حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ کی دارالعلوم حقانیہ آمد کے موقع پر کی گئی تقریر جو ۱۸ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۶۱ء کو دارالعلوم کے اس وقت کے زیر تعمیر مسجد میں علماء صلحاء اور طلباء کے ایک بڑے مجمع میں فرمائی جسے ناچیز نے مرتب کر کے اسی نام سے شائع کر لی۔

اپنا فریضہ سمجھتا رہا کہ حجاج کو اوپر چڑھادے پہاڑ پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ہجوم تھا کہ ایک دوسرے پر گر رہا تھا پہاڑ کے سرے میں موٹے مصریوں اور سیاہ فام صومالی و نائیجیریوں میں بری طرح پھنس گیا چھتری ایک طرف چشمہ ایک طرف خدا نے بمشکل جان بچائی کہ ہجوم سے نکل کر نیچے آیا خدا خدا کر کے معلم کے کیمپ میں پہنچے جو مسجد نمرہ کے قریب تھا اور ہم جبل رحمت کے ارد گرد تلاش کرتے رہے ظہر کی نماز کیمپ میں پڑھی۔ مولانا زکریا صاحب[1]، مولانا یوسف صاحب[2] اور قاری طیب صاحب[3] اور سب تبلیغی حضرات چونکہ اسی معلم کے ساتھ تھے تو اکٹھی ہی نماز پڑھی نماز کے بعد مولانا یوسف نے دردناک تقریر کی اور پھر گھنٹہ بھر دعائیں کیں، رونے کا ایک کہرام تھا۔ خیمہ کے ایک گوشہ میں قاری طیب صاحب دوسرے میں مولانا زکریا صاحب اور بہت سے اہل علم لوگ بیٹھے تھے، زہے قسمت اگر ان بزرگوں کی بدولت دعائیں قبول ہو جائیں۔

منیٰ مزدلفہ اور عرفات کا دن: ظہر کی نماز جمع بین الصلوٰتین مسجد نمرہ میں اس وجہ سے نہ پڑھی کہ امام مقیم ہو کر بھی قصر کرتا ہے اور ہمارے بزرگوں کے فتویٰ کے مطابق اس صورت میں احناف کو خیموں میں صرف ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے۔ نماز ظہر کے گھنٹہ بھر کی مجلس کے بعد مجلس برخاست ہوئی اور اپنی مرضی سے سب اپنے اشغال میں لگ گئے۔ میں بھی وہاں سے جبل رحمت وقوف کے لئے گیا۔ بحمداللہ جبل رحمت کے دامن میں سکون کی جگہ ملی اور غروب شمس تک ایک ایک دوست اور ایک ایک فرد کو دعاؤں میں یاد کیا۔ قبولیت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ غروب شمس کے بعد اپنے کیمپ شام کے بعد پہنچا تو معلوم ہوا کہ رفقاء کیمپ جا چکے ہیں۔ اور میرا بستر ہ بھی ان کے ساتھ چلا گیا ہے۔ وہاں سے بس میں بیٹھ کر مزدلفہ آیا۔ مزدلفہ پہنچتے ہی سخت ترین سردی محسوس ہوئی۔ انتہائی سرد ہوا چل رہی تھی۔ اس دفعہ خداوند تعالیٰ نے مزدلفہ کی رات کی سردی سے اپنے بندوں کی آزمائش کی، یہ ایک یادگار سردی تھی اور اللہ کی شان ہے کہ جس طرح کبھی گرمی سے آزمائش کرے تو اس میدان میں سردی بھی پیدا کر سکتا ہے۔ پہلے سے بستر بھی ندارد، صرف احرام کی چادروں میں تھا میں نے تو ساری رات بس میں بیٹھ کر گذاری بس سے نماز کے لئے بمشکل اترا اما اکثر لوگ بغیر بستروں کے تھے۔ اور جن کے قریب بسیں نہ تھیں ان کو تو اور بھی تکلیف ہو گئی اور زکام وغیرہ لگ گیا۔ صبح یوم النحر یوم العید کو طلوع شمس کے بعد منیٰ آئے۔ جمرۃ عقبہ کی رمی کی نحر اور حلق سے بعد از ظہر فارغ ہوئے۔ بعد از شام مکہ معظمہ آکر طواف زیارت سے فارغ ہو کر رات کو واپس منیٰ چلے گئے۔ ہمارے قریب ہی منیٰ میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کا خیمہ تھا' ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہا۔ گیارہویں اور بارہویں کی رمی بھی بعد از عصر ان کے رکاب میں پورے اطمینان اور ان کی ہدایت پر ہوئی الحمدللہ مولانا اور حجاج کی غالب اکثریت فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ۔ ارشاد خداوندی سے فائدہ لیکر منیٰ سے بارہویں کو واپس ہوئی اور ہم بحمداللہ و من تاخر والوں میں سے رہے اور تیرہویں کو بروز ہفتہ بعد از زوال رمی کر کے منیٰ سے واپس ہوئے۔ اور اس طرح بحمداللہ عزوجل مناسک حج کی ادائیگی سے فارغ ہوئے۔ جئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا کاش خداوند قدوس کسی نیک بندے کے طفیل ہمارے ان حقیر اور قابل ننگ ظاہری رسوم کو بھی قبولیت عطا فرمادے اور حج مبرور کا بدلہ عنایت ہو۔ اس کے بعد جوار بیت اللہ الامین میں مقیم ہوں۔ موسم بھی اچھا ہے اور حجاج کی اکثریت بھی واپس ہو رہی ہے، پورا سکون ہے حرم کے قریب ہی اقامت ہے اقامت صلوٰۃ کی آواز سن کر بھی نماز میں شامل ہو سکتے ہیں اکثر رات کو بستر لیکر حرم جدید کی بالائی چھت پر کھلی فضا میں سو جاتا ہوں۔ چاندنی رات میں بیت اللہ شریف کو لیٹے لیٹے دیکھتے رہئے۔ اور لطف لیجئے۔ خداوند قدوس کے اس سادہ اور دلکش

---

۱ شیخ العصر مولانا زکریا سہارنپوریؒ
۲ امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلویؒ فرزند مولانا محمد الیاسؒ
۳ حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

بیت کے اردگرد ایسا لحظہ نہیں آیا کہ انسانوں کا ایک سفید اور سیال دائرہ گردش نہ کر رہا ہو۔ پرسوں جبل نور کے غار حرا میں جانا ہوا زیارت اور دوگانہ نفل ادا کرنے کی توفیق ہوئی۔ حضورؐ پرنور کی قربانیوں اور مشقتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اتنے اونچے پھر دشوار گذار پہاڑ میں اللہ سے رازونیاز میں ایک حصہ عمر خرچ کر دیا کہ جہاں ایک دفعہ جانے سے ابھی تک تھکاوٹ دور نہیں ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم دائما کثیراً کثیراً۔

وادیٔ فاطمہ اور سرف کی زیارت: اس سے قبل ایک دن لنڈیکوتل کے بعض رفقاء کے ساتھ ٹیکسی میں تنعیم سے پچیس کلومیٹر دور وادیٔ فاطمہ گیا، وادی فاطمہ ایک کھلی وادی ہے کھجور کے باغات اور چشمہ کے صاف وشفاف نہروں سے بھری پڑی ہے اللہ اکبر وادی غیرذی ذرع کے اتنے قریب ان باغات اور چشمہ کو دیکھ کر حیرانگی ہوئی، وہاں کے لوگ اس چشمہ اور نہر کو حضرت فاطمہؓ کی کرامات میں سے بتاتے ہیں، حضرت فاطمہؓ کے نام پر ایک مسجد کے آثار بھی دیکھے، جو ترکی کے بنے ہوئے لگتے ہیں۔ مگر مسجد کے عمارت کے کھنڈرات ہیں، اس وادی سے واپسی میں راستہ میں حضرت میمونہ ام المومنین کا مزار ہے جس کی زیارت کے لئے ہم گئے تھے سڑک کے کنارہ سیدتنا میمونہؓ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور زیارت مزار سے مشرف ہوئے۔ اس پر ترکوں کی بنی ہوئی عمارت تھی مگر اس حکومت نے اس کو منہدم کر دیا، اب اینٹوں پتھروں کا ڈھیر ہے اور سیدتنا میمونہؓ کی قبر کے اردگرد پتھر رکھدیئے گئے ہیں۔ کتابوں میں اس جگہ کا نام سرف پڑھا تھا، وہاں عندالاحناف حضور اقدسؐ سے احرام میں حضرت میمونہ کا نکاح ہوا اور بعد میں یہاں ہی ان کا انتقال ہوا اب مزار کی جگہ کوئی آبادی نہ دیکھی گھنٹہ بھر میں اس سفر سے واپس ہوئے اور تنعیم سے ہو کر حرم شریف آ کر عمرہ ادا کیا۔ انشاء اللہ کل پرسوں جبل ثور جا کر غار ثور دیکھنے کا پروگرام ہے۔ جو اونچائی میں جبل نور (غار حراء) سے بھی بڑھ کر ہے۔ مکہ معظمہ میں آپ دونوں حضرات کے گرامی نامے بھی پہنچے یاد فرمائی کا بہت ہی ممنون ہوں۔ آپ حضرات کے ملنے کا اب بہت اشتیاق ہے مگر ابھی خداوند تعالیٰ کی مرضی نہیں ہوئی اور جب تک وہ اپنے گھر میں رکھنا چاہے تو زہے نصیب۔ دوسرے تیسرے جہاز میں سیٹ لینے کی کوشش کر رہا ہوں اگر کامیابی ہوئی تو ۲۰۔۲۵ دن میں انشاء اللہ یہاں سے واپسی ہوگی۔ اور ان شاء اللہ آپ حضرات سے ملاقات ہو سکے گی۔ کامیابی وعافیت کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

شیخ سباعی، شیخ کتانی، شیخ ابوغدہ، شیخ سعید رمضان وغیرہ مشاہیر علم کی زیارت: اس سال واقعی علماء مشائخ کی کثرت رہی بعض سے ملاقات ہوئی اور اکثر کا حال معلوم نہیں ہوا، یہاں بیت اللہ الکریم کی عظمت وسطوت کے سامنے بڑے بڑے حضرات دب جاتے ہیں۔ اور عام لوگوں کی طرح مشہور ومعروف لوگوں کا بھی پتہ نہیں چل سکتا۔ ایک دن یہاں حرم کے متصل اور سب سے بڑے ہوٹل فندق شبرا میں ایک صاحب سے ملنے کے لئے جانا ہوا، اس کو تلاش کرتے ہوئے حیرت ہوئی کہ ہر کمرہ میں دنیا کی کوئی نہ کوئی مشہور مصنف داعی یا عالم یا لیڈر ٹھہرا ہوا ہے، اسی ہوٹل میں اخوان المسلمین کے مجلہ المسلمون کے مدیر سعید رمضان[1] شام کے اخوان کے مشہور داعی و مصنف شیخ مصطفیٰ السباعی اور شیخ الکتانی وغیرہ سے ملاقات ہوئی، شیخ سباعی سے بڑی مخلصانہ گفتگو رہی۔ مدینہ میں بھی ان[2] سے ملا تھا۔

(شیخ سباعی سے مولانا بنوری کی ملاقات)

[1] پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد سعید رمضان البوطی حالاً ڈین برائے شیعہ مذہب جامعہ دمشق شام

[2] انہوں نے ایک دفعہ اپنا وزیٹنگ کارڈ دیا اور اس پر دعائیہ کلمات لکھ کر کلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق اور میں نے اس کارڈ کی پشت پر لکھا: ''لاقیتہ بعد العصر یوم الجمعۃ ۲۸ رذیقعدہ ۸۲ھ فی المدینۃ المنورۃ فی غرفتہ بباب مجیدی'' ایک بار انہوں نے حج میں آئے ہوئے محمد یوسف نام کے تین بزرگوں کی توضیح اور تعارف مجھ سے کروانی چاہی میں نے مولانا محمد یوسف بنوری اور امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا محمد یوسف میرواعظ کشمیر کا تعارف کیا حضرت بنوریؒ کے ذکر پر ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا حضرت بنوری سے ذکر ہوا تو فرمایا ان کی خواہش پوری کرنے کیلئے ساتھ لے کر چلو چنانچہ ایک دن بعد از عصر مکہ کے اسی ہوٹل میں مولانا بنوری کو ساتھ لے کر چلا دیکھ کر باغ باغ ہوئے خود سباعی صاحب چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جنہیں میں نے دارالعلوم میں سپاسنامہ پیش کیا تھا بڑے محبت سے پیش آتے رہے، انہوں نے اپنی مرتب کردہ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کی کتاب الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل بھی اپنے دستخطوں سے مزین فرما کر عنایت فرمائی جو بہترین کاغذ اور شاندار طریقہ سے انہوں نے شام سے چھپوائی تھی اور جس کا چرچا میں نے کراچی میں سنا تھا، اس کتاب پر دارالعلوم کے مؤسس مدظلہٗ اساتذہ طلبہ کے حق میں جذبات محبت بھی تحریر فرمائے۔ ان کے ساتھ مکہ معظمہ کے عالم شیخ حسن مشاط وغیرہ سے بھی ملاقات ہوئی، ان حضرات کے علاوہ ہمارے صدر پاکستان اور علماء ومشائخ نے بھی حج میں شمولیت کی۔ پیر گولڑہ۔ پیر تونسہ وغیرہ بھی آئے ہیں۔ تورڈھیر کے صاحبزادہ محمد ظہور سے عجیب ملاقات ہوئی، جو بچپن کے دوست تھے اور پھر کافی عرصہ سے لندن چلے گئے تھے۔ مقام ابراہیم کے سامنے مغربی لباس میں سر جھکائے بیٹھے تھے، میرا شک آیا میں سمجھا کہ کوئی مراکشی ہوگا، میں نے پوچھا انتم من فین؟ (این) اس نے دیکھ کر پشتو شروع کی، لندن سے اپنی کار کے ذریعہ یہاں تک آیا ہوا تھا۔ ۵۔۶ دن یہاں رہا پھر بغداد وغیرہ کی راہ سے وطن جانے کے ارادہ سے چلا گیا ہے۔ یہاں اکثر میرے ساتھ رہا اور اصغر شاہ وغیرہ کے تذکرے کرتا رہا، برادرم عبداللہ کاکاخیل سے رخصتی ملاقات مدینہ میں ہوئی۔ پھر منیٰ میں ایک دو دفعہ بہت عرصہ بعد ملاقات ہوئی، وہ جامعہ کی نگرانی میں بمعہ دیگر طلبہ چار پانچ دن کے لئے آئے تھے پھر مکہ میں اس نے میرے ملنے کے لئے تلاش کی مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی، کل مدینہ سے ان کا خط آیا تھا۔ ان شاء اللہ آئندہ ان سے بھی ملک میں ملاقات ہوگی وہ بھی اپنی تعطیلات میں غالباً وطن آجائے۔ شیر علی شاہ صاحب کے کھیت میں خربوز وتربوز اس وقت بھی یاد آرہا ہے۔ اب ان شاء اللہ پھر وہ عصری ملاقاتیں رہیں گی۔ عمدہ تربوز اور ککڑیوں کا انتظام کیجئے۔ جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط میں حاجی غلام محمد صاحب و مولانا محمد عمر صاحب کے سطور بھی نظر سے گزرے ہر سہ حضرات کو سلام کہہ دیجئے۔ ناظم صاحب نے اضاخیل بادشاہ صاحب کے خط میں خط بھیجنے کا لکھا ہے مگر یہ خط تا حال نہیں ملا۔ آپ حضرات کا بہت سارا وقت ضائع کیا۔ نزلہ کی شدت کی وجہ سے دو چار سطور لکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر اپنی یادہ گوئی کی عادت میں بات لمبی ہوگئی۔ اب رخصت چاہتا ہوں۔ تمام احباب رفقا اساتذہ اکابر طلبا متعلقین رشتہ داروں والدین وغیرہ کو سلام مسنون پیش کر دیجئے۔ قاضی صاحب بھی منزوں میں ہوں گے۔ ان سے خصوصی سلام۔ اصغر شاہ صاحب کے ''ارشاد مبارک'' کی تعمیل دیارِ حبیب ﷺ میں داخلہ سے پہلے کی گئی ہے۔ ان سے سلام کہہ دیجئے۔ سید الرحمٰن صاحب سلام مسنون کہتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب۔ مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب اور دیگر اساتذہ کو بھی سلام۔

والسلام: سمیع الحق پشاوری معلم سید مکی مرزوقی۔ محلہ شامیہ۔ ۲۴ ذی الحجہ ۸۳ھ بروز بدھ۔ مکہ مکرمہ۔

(۱۱)

(مدینہ میں سکونت ○ رمضان میں عمرہ اور کیفیات)

۱۶ شوال جمعۃ المبارک ۸۳ھ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیدی وسندی فی الدارین حضرت والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کافی انتظار اور طویل مدۃ ہوئی مگر حضرت والا کا کوئی خط موصول نہ ہو سکا جس کی وجہ سے تشویش رہی پھر حاجی الطاف صاحب اور مولانا شیر علی شاہ کے خطوط سے آپ کی علالت کا علم ہو کر شدید صدمہ ہوا، انہوں نے علالت کی کیفیت بھی نہیں لکھی تھی جس کی وجہ سے تشویش کا ہونا لازمی ہے، میری دلی دعائیں ہیں کہ خداوند قدوس آپ کو ہم ناچیزوں کی تربیت وسرپرستی کے لئے تادیر صحیح وسالم رکھے تا کہ ہم آپ کے ظل ہمایونی میں بعافیت واطمینان زندگی کے لمحات گزار سکیں، آمین، براہ کرم اپنے احوال سے جلد از جلد مطلع فرمادیں تا کہ اطمینان ہو پرسوں اراکین حضرات کے نام خطوط کے ساتھ

برادرم اظہار الحق کے نام ایک رقعہ احوال خیریت کا بھیج چکا ہوں، امید ہے ملا ہوگا۔ برادرم شیر علی شاہ اور حضرت ناظم صاحب کے خطوط سے مفصل احوال خیریت معلوم ہوئے جس سے اطمینان ہوا۔ حسب الارشاد مولانا قاری محمد امین صاحب و مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی کی خدمت میں خط بھیج دیا گیا۔ یہاں پاکستانی روپے کی قیمت باون ساڑھے باون روپے ہے، ہم نے اس خیال سے کراچی نہ بدلوائے کہ شاید وہاں قیمت اچھی ہو۔ حالانکہ وہاں سو روپے کے ۶۰ ریال مل سکتے تھے، صرف ایک طالب العلم سے ۴۵ ریال مل گئے تھے۔ ۶۵ ریال کے حساب سے بہر حال ان شاء اللہ آپ کی دعا سے مصارف سفر وایام سفر پورے ہوسکیں گے۔ رہنے کیلئے حرم شریف کے قریب ایک مستقل مکان ایک پاکستانی طالب العلم سے سو ریال ماہوار پر مل چکا ہے اگرچہ جامعہ اسلامیہ میں رہائش کے لئے جگہ ہے مگر وہاں رہنے کی وجہ سے صبح کی نماز اور بعض دوسری نمازیں حرم کی چھوٹ جائیں گی۔ اسلئے ہم نے یہاں رہنے کی صورت اختیار کی۔ برادرم عبداللہ[1] ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ یہاں مقیم ہیں کھانا خود پکاتے ہیں اور بحمد للہ پوری آرام وراحت ہے گو حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ[2] نے بار ہا اصرار کیا کہ یہاں رہو مگر رفقاء کی جدائی بھی مناسب نہ تھی اور نہ سب کا وہاں رہنا مناسب تھا، ویسے ان کے ہاں اکثر اوقات آنا جانا رہتا ہوں، بڑی شفقت فرماتے ہیں۔

<u>مولانا بدر عالم میرٹھی مولانا شیر محمد سندھی:</u> نیز مسجد نبوی کے قریب ہی حضرت مولانا بدر عالم صاحب[3] مقیم ہیں، ان کی مجالس میں بھی بعض اوقات شرکت کرتا ہوں، کل بعد از عصر سب مجلس کو برخاست کیا تو مجھے ٹھہر جانے کا کہا اور پھر تنہائی میں آدھ گھنٹہ تک مشفقانہ اور بزرگوارانہ نصیحتیں اور ہدایتیں دیں آپ کو بھی دعائیں دیتے تھے اور سلام عرض کرتے تھے۔ بے حد شفقت کی۔ نیز ایک دوسرے گمنام مگر قطب وقت بزرگ حضرت مولانا شیر محمد صاحب سندھی[4] جنہوں نے حضرت گنگوہی کی کتاب زبدۃ المناسک کو مرتب و مشرح کیا ہے اور اس وقت مناسک کے پورے دنیا میں امام ہیں، بے حد سادہ متواضع اور فقیر انسان ہیں، ان کی خدمت میں بھی جاتا رہتا ہوں، وہ بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کرتے ہیں، حاجی فرید الدین کراچی والے معہ اہل وعیال کے اواخر رمضان ہی سے مولانا بدر عالم کے ہاں مقیم ہیں، شب و روز مولانا بدر عالم کے دروازہ پر خدمت کیلئے کھڑے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ جنت البقیع میں جب وہ بھی پہلی دفعہ حاضر ہوئے ان سے ملاقات ہوئی پھر اپنے والد ماجد حاجی وجیہہ الدین کے مزار پر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور وہاں فاتحہ پڑھی، عید کے دن بھی ان کے ساتھ حاجی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔

<u>بہ قصد عمرہ مکہ روانگی:</u> ۲۷ رمضان المبارک کو بہ قصد عمرہ مکہ معظمہ روانہ ہوا۔ محراب النبی میں نفل پڑھ کر مواجہ شریف میں حاضری کے بعد روانہ ہوا ظہر کا وقت قریب تھا ذوالحلیفہ میں دوگانہ اور تلبیہ اور نیت احرام کیا، ظہر کی نماز مقام بدر میں پڑھی اور ساڑھے چار گھنٹوں میں جدہ پہنچا، وہاں فوراً دوسری موٹر ملی اور آدھ گھنٹہ میں بالکل افطار اور اذان مغرب کے وقت مسجد حرام میں داخل ہوا، مدینہ سے مکہ اتنی بہترین کشادہ سڑک ہے کہ شاید کہیں نہ ہو بہترین سے بہترین موٹر کار کا زیادہ سے زیادہ کرایہ ۲۰ ریال ہے اور پانچ گھنٹے میں یہ چار سو میل کی مسافت طے ہو جاتی ہے، نماز مغرب کے بعد طواف وسعی اور حلق سے فارغ ہوا، دو دن دو رات مسجد حرام ہی میں ٹھہرا رہا، وہاں ایک عمرہ

---

[1] محب گرامی حضرت مولانا عبداللہ کاکا خیل رحمۃ اللہ　[2] مرشد عصر حضرت مولانا عباسی مہاجر مدینہ

[3] محدث جلیل مولانا بدر عالم میرٹھی مصنف ترجمان السنۃ وفیض الباری وغیرہ

[4] شارح زبدۃ المناسک حج وعمرہ کے موضوع پر اپنے وقت کے ملاعلی قاریؒ

جعرانہ سے اور دو تنعیم سے آپ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے کئے، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ پاسپورٹ پر نقل وحرکت کی پابندیاں ہوتی ہیں اور تحریر ہوتی ہے۔ مگر جامعہ [1] اسلامیہ کے تعارفی ورقات کوئی وقت نہ ہوئی۔ فارغ اوقات میں جامعہ اسلامیہ اور اساتذہ کے دروس میں شرکت کرتا ہوں، جناب میر حسن خان صاحب [2] سے اگر ملاقات ہوئی تو جو خدمت ہو سکے کروں گا۔ ان شاء اللہ حج کے بعد واپسی کیلئے جدہ [3] کی راہ سے خیال ہے مگر جگہ ملنے کا مسئلہ مشکل ہوتا ہے اور یہ معاملہ جناب حسن خان صاحب کے ہاتھ ہے۔ اور وہ ذرا سخت مشہور ہیں۔ گو ان سے یہاں ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر میں نے کہنا مناسب نہ سمجھا آپ جناب عبدالحمید خان صاحب [4] کو جلد از جلد ایک تاکیدی خط لکھدیں کہ وہ حسن خان صاحب کو اس خاص معاملہ کے بارہ میں نہایت تاکید کردیں کہ حج کے بعد سمیع الحق کو بمعہ ایک رفیق کے ضرور بالضرور پہلی جہازوں میں جگہ دیں، ان کو وہاں سے خط لکھنے کی وجہ سے شاید وہ اہمیت محسوس کر کے کام کرلیں۔ آپ عبدالحمید خان صاحب کو اس بارہ میں جلد جوابی خط لکھدیجئے۔ کیونکہ بحرین کا راستہ مشکل اور اس کے علاوہ بحرین جیسے بے کار جگہ میں مہینوں انتظار بہت مشکل ہے۔ اور پھر بلا سفارش و تعارف جدہ میں بھی مہینوں آخری جہاز کا انتظار کرنا پڑتا ہے امید ہے دارالعلوم کا داخلہ قریب الاختتام ہوگا یہاں عید بروز جمعرات ہوئی۔ دعوات صالحہ کا بے انتہا محتاج ہوں کہ خداوند قدوس یہاں کے آداب و برکات نصیب فرماوے اور آئندہ مراحل بھی آسان ہوں جواب کا شدید منتظر ہوں۔

(۱۴)

(جامعہ اسلامیہ مدینہ کا اہم مقصد فروغ سلفیت اکابر پاک و ہند کا اجتماع ○ خیبر کا رحلہ (سفر))

۲۳ راپریل ۱۹۶۴ء یوم الخمیس۔ از مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

برادرم عزیزی انوارالحق سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا گرامی نامہ چند دن قبل ملکر کاشف احوال بنا، میں نے خود کافی دنوں سے عریضہ بھیجنے کا ارادہ کیا تھا مگر موقعہ نہ مل سکا، والد صاحب مدظلہ کے گرامی نامہ کے ساتھ بھی آپ کے خط سے تسلی ہوئی الحمدللہ کہ خداوند تعالیٰ نے بہاولپور اور پھر اکوڑہ خٹک میں قرآن مجید سنانے کی توفیق دی، اس دفعہ ماشاء اللہ قرآن مجید آپ کو خوب حفظ تھا والد صاحب نے بھی خوشی ظاہر کی ہے اللھم زد فزد۔ آپ نے علالت کے بارہ میں تفصیل نہیں لکھی تھی، کل والد صاحب مدظلہ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کو بے خوابی کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وصحت کلی عطا فرماوے، میں نے ہر موقع پر آپ سب کے لئے دین اور دنیوی فلاح وکامیابی کی دعائیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ہمیں اپنے نعمائے ظاہری و باطنی کا مورد بنادے اور سلف صالح کے نقش قدم پر چل کر دین کے لئے کارآمد بنادے، آپ شب وروز شوق وذوق سے اپنے تعلیمی مشاغل میں لگے رہیں، اچھا ہوا کہ آپ آگئے کم از کم ایک سال تو پورا ہونا چاہیئے تھا بعد میں دیکھا جائے گا ورنہ آپ کا یہ پورا سال ہی ضائع ہو جاتا۔

---

[1] یہ تعارفی ورقہ عالم اسلام اور سعودی عرب کے برگزیدہ شخصیت شیخ بن باز رحمۃ اللہ کا لکھا ہوا تھا، جسے انکے خطوط بنام سمیع الحق میں دیکھا جا سکتا ہے۔

[2] مانکی شریف کی سرکردہ شخصیت جناب حج خان صاحب ’بیرسٹر امین خٹک وغیرہ برادران کے والد تھے‘ حج پر گئے تھے حضرت والد ماجد مدظلہ نے انکی خیریت دریافت کرنے اور خدمت کرنے کا لکھا تھا‘ مرحوم اسی سفر حج میں وفات پا گئے اور جنت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔

[3] میں براستہ بحرین انڈیا کے تجارتی جہاز سے گیا تھا۔ جدہ سے کراچی سفینۃ الحجاج نامی ایک بحری جہاز آتا جاتا تھا‘ اس میں سیٹ کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف تھا، یہ حسن خان صاحب حج آفیسر تھے۔

[4] حضرت والد ماجد کے خاص احباب میں سے تورڈھیر صوابی کے علم دوست شخصیت تھے۔ مذکورہ حج افسر حسن خان صاحب ان کے عزیزوں میں سے تھے۔

مدینہ کا جامعہ: یہاں جو جامعہ حکومت کی نگرانی میں ہے اس کا مقصد بھی صرف اپنے ایک خاص مسلک سلفیت وعدم تقلید کی تائید و تشہیر ہے اس کے دروس ومحاضرات میں شریک ہو کر میرا یہ یقین اور بھی پختہ ہوا کہ ہمارے ہاں کے مروج درس نظامی اور طریقہ درس و تدریس میں جو تصلب وتعمق ہے اس کا عشر عشیر بھی کہیں اور نہیں اور نہ اکثر جگہ اساتذہ میں جامعیت ہے، پڑھائی کا طریقہ یہاں بھی عصری تعلیم گاہوں کی طرح ہی ہے۔ ٹائم ٹیبل اور ڈسک ومیز پر یہ تعلیم ثمرآور نہیں ہو سکتی میں بحمد اللہ بخیر وعافیت تا حال مدینہ منورہ میں مقیم ہوں مدینہ طیبہ کے شب وروز بڑے آرام وراحت وسکون سے گذرے، بحمد اللہ عزوجل کہ خداوند قدوس نے دو ڈھائی مہینہ جوار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سعادت سے مشرف فرمایا۔ پچھلے ہفتہ جامعہ کی طرف سے ایک رحلہ میں ایک دن کے لئے یہاں سے بجانب شام ایک سو پچاس کلومیٹر دور خیبر بھی جانا ہوا، خیبر کے تاریخی قلعہ کے آثار و کھنڈرات دیکھے اور کھجور کے باغات دیکھ کر ما افاء اللّٰہ علی رسولہ من اهل القریٰ. اور ما قطعتم من لینة اور یخربون بیوتهم بایدیهم و ایدی المومنین کے مناظر مشاہدہ میں آئے والحمد للہ

اکابر پاک وہند کا اجتماع: اس دفعہ معمول سے زیادہ اکابر ومشائخ جمع ہو رہے ہیں۔ مولانا بنوری صاحب مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب نیز حضرت قاری طیب صاحب صاحبزادہ سالم صاحب اور دیگر حضرات یہاں مدینہ میں قریب ہی ٹھہرے ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مولانا محمد یوسف دہلوی اور مولانا اسعد مدنی صاحب وغیرہ جمع ہو رہے ہیں ہم بھی ان شاء اللہ یکم ۲ ذی الحجہ کو مکہ معظمہ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لوگوں کی چھٹیاں جون جولائی میں ہونگی اور پھر ممکن ہے کہ بہاولپور سے آگے کا سفر اکٹھا ہی ہو جائے، ابھی میری روانگی کے راستہ اور تاریخ کا تعین نہیں ہو سکا۔ اگر اپنے احوال سے مطلع کریں تو مولانا محمد یامین صاحب مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے معرفت خط بھیج دیں یہاں چند دنوں سے مولانا عبدالغفور مدنی صاحب کے ہاں مقیم ہوں، پہلے ایک الگ مکان کرایہ پر ملا تھا۔ والد ماجد کا خط کل آیا تھا خیریت سے ہیں۔ یہاں سے سب رفقاء سلام کہتے ہیں مولانا مظفر شاہ صاحب[1] کی اسٹیشن پر تکلیف فرمانے اور پھر ملاقات سے محرومی کا بھی افسوس ہے۔ مولانا صدیق شاہ صاحب اور دیگر واقف حضرات اور حضرت علامہ افغانی مدظلہ کو سلام مسنون کہہ دیجئے۔ والسلام : سمیع الحق (نزیل مدینہ طیبہ۔ ص ب نمبر ۱۸۵ مدینہ طیبہ۔ سعودی عرب)

(۱۴)

بروز منگل ۱۹؍ مئی ۱۹۶۴ء (بحری جہاز سفینۃ الحجاج میں جدہ سے واپسی کی کوشش)

حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد مدظلہ متعنا اللہ بطول بقاءہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ اس سے قبل ایک عریضہ مفصل ارسال کر چکا تھا شاید ملا ہوگا۔

جدہ کے راستے واپسی کی کوششیں: میں کل سے یہاں جدہ آیا ہوا ہوں کل دوسرا جہاز جا رہا تھا اگر کوشش کرتا تو شاید اس میں بھی جگہ مل جاتی مگر برادرم سعید الرحمٰن کے چچازاد بھائی مولوی عبدالرؤف سفینہ حجاج کے چوتھے جہاز سے آئے تھے اور وہ ان کی رفاقت میں جانے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے ہم نے ان کو چوتھے جہاز سے تیسرے میں شامل کرنے کی کوشش کی اور اپنے لئے بھی تیسرے جہاز

---

[1] حقانیہ کے قدیم فضلاء میں سے تھے جامعہ اشرفیہ میں تدریس اور چوک یادگار کی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ ہمارے صدیق ہم درس و ہم جماعت مولانا محمد صدیق شاہ الازھری مرحوم ماشوگگر بڈھ بیرہ سے تعلق تھا۔ پچھلے سال واصل بحق ہوئے۔ مولانا انوار الحق سمیت یہ حضرات شوق وفور علم میں بہاولپور کے جامعہ میں طالب علم بن گئے تھے۔

کے لئے درخواست دی تھی آج حسن خان صاحب سے ملا تھا بظاہر اس نے پختہ وعدہ کر لیا کہ تیسرے جہاز میں چلے جاؤ گے اب غالب امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ہم اکٹھے تیسرے جہاز سے جو ۳ جون کو جا رہا ہے روانہ ہو جائیں گے۔ یہ جہاز ان شاء اللہ دس جون کو غالباً کراچی پہنچ سکے گا، کراچی میں دو چار دن بحرین کے ٹکٹ کی واپسی اور ڈیپازٹ وغیرہ کی واپسی کے لئے ٹھہرنا ہوگا، روانگی کی اطلاع کراچی سے دیدوں گا۔ اور یہاں سے جہاز کی یقینی روانگی کی اطلاع دیدوں گا احتمال ہے کہ عین موقع پر تیسرے جہاز میں بھی جگہ نہ مل سکے آخری وقت تک یقینی حال جہازوں کا معلوم نہیں ہوتا۔ مگر بظاہر امید ہے الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے بیت المکرم و معظم کے جوار میں بھی وقت گذارنے کا شرف عطا فرمایا، آپ کی صحت کے بارہ میں تشویش رہتی ہے کافی دنوں سے آپ کے احوال سے بھی مطلع نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی عطا فرماوے۔ برادرم سعید الرحمٰن سلام مسنون کہہ رہے ہیں، ہم آج بعد از عصر ان شاء اللہ مکہ معظمہ چلے جائیں گے۔ ناظم صاحب کا گرامی نامہ ہسپتال سے لکھا ہوا ملا تھا، معلوم نہیں وہ پشاور میں ہیں یا واپس ہوئے ہیں، دوسرا عریضہ اگر وہ پشاور میں ہو تو انہیں بھی دے دیں، والدہ ماجدہ، جدہ محترمہ اور گھر کے سب بڑے چھوٹوں کو سلام مسنون اور درخواست دعا۔ اراکین حضرات اساتذہ دار العلوم ناظم صاحب دیگر ناظمین حضرات مولانا شیر علی شاہ صاحب وغیرہ کو سلام مسنون پیش ہے۔

والسلام: سمیع الحق غفرلہ (حال وارد جدہ) معرفت سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ مکہ مکرمہ

(۱۴)

ذیقعدہ ۸۳ء مارچ ۶۴ء (الوداع مدینہ ○ خیبر اور فدک کا علمی سفر مختصر سفرنامہ ○ مسجد نبوی کی علمی محفلیں)

از روضتہ من ریاض الجنۃ المعطرہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم

برادرم محترم حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب و حضرت مولانا سلطان محمود صاحب و حضرت مولانا قاضی صاحب زید کرمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والد ماجد مدظلہ کے نام عریضہ میں کچھ احوال خیریت لکھدیئے ہیں۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں، نماز کا وقت قریب ہے مختصراً عرض ہے برادرم شیر علی شاہ کے گرامی نامہ، وداد و محبت سے جتنی خوشی ہوئی اس کا اظہار نہیں کر سکتا بار بار پڑھ کر اپنے دیار مولد و مسکن کے اطراف و فضاؤں میں نہ صرف میں نے بلکہ رفقاء نے بھی اپنے آپ کو محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عطا فرماوے۔ غالباً دار العلوم کے مشاغل انتہائی نقطۂ عروج تک پہنچ گئے ہیں اس لئے ناظم صاحب کو خواہش کے باوجود موقع نہ مل سکا ہوگا۔ بحمد اللہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے قیام مدینہ طیبہ اب آخری مراحل میں داخل ہے الوداع الفراق یا رسول اللہ

صحبت یار آخر شد ۔ حیف در چشم زدن صحبت یار (ﷺ) آخر شد   روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

در حقیقت مدینہ طیبہ کے قیام کا لطف ان بیچاروں کو زیادہ محسوس نہیں ہو سکتا جو آتے ہی ایک ہفتہ میں بوریا بستر مجبوراً سمیٹ کر واپس ہوتے ہیں ابھی طبیعت اتنی جلد مانوس بھی نہیں ہوتی کہ ان کو نکالدیا جاتا ہے ہمیں تو چونکہ بفضل ایزدی تعالیٰ قیام کا موقعہ زیادہ ملا۔۔۔ (اب نماز کھڑی ہو رہی ہے باقی بعد از صلوٰۃ) بفضلہ تعالےٰ عز و جل ڈھائی مہینے مجاورت رسول علیہ السلام کے نصیب ہوئے تو گویا

(شیخ ناصر الدین البانی کا ذکر)

[1] ان اساتذہ میں ایک عالم اسلام کے معروف شخصیت اور علم حدیث بالخصوص علم اسماء الرجال اور الجرح والتعدیل میں اپنے وقت کے امام الشیخ ناصر الدین البانیؒ تھے، جن کے ساتھ اس علمی سفر میں اور پھر قیام مدینہ طیبہ کے دوران ان کے مکان پر ناچیز اور برادرم مولانا عبداللہ کاکاخیل (جو بوجہ ذہانت واستعداد کے ان کے چہیتے شاگرد تھے) کی ان کی متفردانہ آراء پر علمی نوک جھونک جاری رہتی تھی، شیخ البانی ہی اس سفر کے مشرف تھے۔

بوجہ مانوس ہونے کے اب مدینہ طیبہ اپنا ہی گھر معلوم ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے صحیح معنوں میں مالا مال فرمادے۔خداوند تعالیٰ وہاں مکہ معظمہ کے قیام میں سکون واطمینان سے محظوظ فرمادے تاکہ وہاں کے درودیوار سے بھی پوری شناسائی ہو۔

<u>خیبر وفدک کا علمی سفر:</u> ہم پرسوں بروز جمعرات دوپہر جامعہ کی آرام دہ شاندار بسوں میں علمی وتفریحی پکنک پر گئے ،دو بسوں میں تقریباً سو طلبہ ایک کار میں ایک دو اساتذہؒ اور ایک ٹرک میں سامان سفر لدا تھا،خیبر جہاں ہمارا جانا تھا شام وتبوک کے راستہ میں مدینہ طیبہ سے ۱۵۰ کلومیٹر ہے ،سڑک پختہ اور بہت ہی اچھا ہے تقریباً گھنٹہ بھر ہمارا قافلہ پیچ در پیچ پہاڑوں سنگلاخ اور سیاہ پتھر کی وادیوں سے گزرتا ہوا صلصلہ نامی جگہ پہنچا جو ایک کھلی وادی ہے ،یہاں رات ٹھہرنا اور قیام کرنا تھا۔یہاں تک دشوار گذار پہاڑ اور سنگلاخ تپتے ہوئے خشک بے آب وگیاہ وادیاں دیکھ کر حضور اقدس علیہ الف الف مرۃ تحیۃ اوران کے جان نثار صحابہ کرام کے عزم وہمت اخلاص وعزیمت اور جہاد فی الاسلام کے لئے قربانیوں کے تصور سے حیرت ہوئی کہ ان دشوار گزار پہاڑیوں میں جب کہ سڑکیں تھیں نہ راستے اور تلوار کی نوکوں کی طرح تیز پتھروں پر پیدل چلنا بھی مشکل تھا کس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر وتبوک کے غزوات کے موقع پر یہ راستے پیدل طے کئے جبکہ ساری دنیا ان کے خلاف اکٹھی ہوگئی تھی۔درحقیقت یہ راستے اور شاہراہ دیکھے بغیر حضور ﷺ کی قربانی اور جہاد فی سبیل اللہ کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔صلصلہ میں قافلہ ٹھہرا اور فوراً اس پرفزا وادی میں شامیانے لگادیئے گئے۔کھانے پینے اور آرام وراحت یہاں تک کہ بجلی پیدا کرنے کی مشین وغیرہ تک کا انتظام ساتھ تھا،شامیانے جماعتوں پر تقسیم کئے گئے۔اور تمام شامیانوں کو ایک ہال کی شکل میں لگادیا گیا۔بستر بچھادیئے گئے۔رات وہاں گذاری،زیادہ وقت اساتذہ کے ساتھ طلبہ کی علمی بحث ومباحثوں میں گذرا،رات کو تناوبا خیموں کی حراست طلبہ نے کی عجیب پرلطف رات تھی اور اتفاق سے یہاں کی چودھویں رات تھی طلبہ کی پریڈ وغیرہ کا پروگرام بھی تھا،کبڈی نشانہ بازی بھی ہوئی۔بندوق اور کارتوس سب جامعہ کی طرف سے تقسیم ہوئے تھے،وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ہمیں عربوں کا عشا یعنی عشاء کا کھانا کھلایا گیا۔جو عموماً پنیر بند ڈبوں کی مچھلی،خشک روٹی ،پیاز اچار اور لیمو وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔اس صحرا میں شام ولبنان کے پیک شدہ فواکہ تفاح وبرتقال بھی باربار تقسیم کئے جاتے رہے۔ یـجبیٰ الیه من کل الشمرات کی شان یہاں ہر جگہ نمایاں ہے،رات یہاں گذار کر بروز جمعہ صبح دس گیارہ بجے ہمارا قافلہ خیبر روانہ ہوا،سنگلاخ زمین خشک وادیوں میں دور دور تک آبادی کا نام نشان نہ تھا،کہیں کہیں اونٹوں کے چرنے سے دور کہیں آبادی کا اندازہ ہوتا تھوڑی دیر میں وادی القریٰ پہنچے،جہاں حضور ﷺ نے خیبر سے واپسی کے بعد اہل القریٰ سے جہاد فرمایا،اس وقت یہاں کی چھوٹی چھوٹی آبادیاں تھیں ،اب تو کچھ بھی نہیں۔یہ وادی سرسبز تھی اور پانی بھی جگہ جگہ بہہ رہا تھا۔کھجور کے باغات تھے۔وادی سے گذرتے ہوئے ہم نماز جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل خیبر پہنچے اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان اس سرسبز وشاداب نخلستان کو دیکھ کر حیرت ہوئی،دو تین میل تک کھجور کے باغات شاندار فضا عجیب وغریب ماحول تھا والنخل بسقٰت لها الخ. باغات کے نیچے چشمے بہہ رہے تھے۔وہاں کے بازار کی آبادی بالکل اپنے لنڈی کوتل کی طرح تھی،چھوٹا سا قصبہ تھا،اس جگہ کی سرسبزوشادابی کو دیکھ کر اندازہ لگا کہ کیوں یہود بنو قریظہ وبنونضیر نے اس اہم جگہ پر قبضہ کرلیا تھا۔نماز جمعہ سے قبل قصبہ سے متصل اس مشہور قلعے پر چڑھے جو وہاں ایک پہاڑی پر واقع ہے اور مرحب کے قتل اور محاصرہ کا واقعہ وہاں پیش آیا۔اور اس قلعہ کی مضبوطی اور مرکزیت کے وجہ سے آس پاس کی شکست کے بعد یہودی اس میں مقابلہ کے لئے جمع ہوئے تھے۔وظنـوا انهم ما نعتهم حصونهم من الله"حضور ﷺ سے قربان جایئے اتنی سخت ترین جنگی مورچوں پر اسلام کا جھنڈا کس طرح لہرایا۔ایسے قلعہ کا محاصرہ اور فتح واقعی نصرت خداوندی کا نتیجہ تھا۔حضور ﷺ کا ارشاد نـصـرت بـالـرعـب مسيـرة شهـر کی بداہت علی رائی العین ہوئی،ہم تو بمشکل اس پہاڑی قلعہ پر چڑھے۔پھر وہاں قلعے میں خوب

گھومے اور دور دور تک وہاں سے خیبر کے نخلستانوں کا نظارہ کیا۔ قلعہ کے نیچے ہی گاؤں کی جامع مسجد ہے۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھی۔ خطیب صاحب اور حاضرین اکثر اہل بداوۃ و قریٰ تھے۔ مسجد اور وہاں کے لوگوں کی سادگی میں خیر القرون اور عرب عرباء کا جھلک پایا جاتا تھا، بوجہ جمعہ کے دور دور قریٰ کے لوگ بھی آئے تھے، کھجور کے تنوں پر وسیع مگر سادہ مسجد بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر باغات اور چشموں کو دیکھنے کے بعد واپس ہوئے گھنٹہ بعد صلصلہ پہنچے جہاں ہمارے خیمے وغیرہ لگے تھے۔ عصر کے وقت ہمیں وہاں کھانا کھلایا گیا اصل کھانا پکنک کا ہی تھا۔ دو دنبے عربی طرز سے پکائے گئے تھے، وہاں سے عصر پڑھ کر روانہ ہوئے۔ اور عشاء کی نماز کو مدینہ طیبہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ مولانا شیر علی شاہ واقعی اب تو بہت ہی مصروف ہو گئے۔ الحمد للہ کہ مشکوٰۃ شریف کی وجہ سے احادیث رسول ﷺ کے ساتھ کچھ شغل کی توفیق ہوئی دل رابدل رھیست، میری درسگاہ میں درس دینے سے اور بھی خوشی ہوئی کہ کم از کم مکان کی وجہ سے ایک دور افتادہ مکین کی تذکیر و تذکر تو ہوتی رہے گی۔ مدینہ طیبہ اور دیگر تمام مواقع و مشاہد میں آپ برابر یاد کئے جاتے رہے ہیں۔ کاش آپ کی رفاقت ہوتی تو بڑا لطف آتا، کم از کم سفر میں آپ سے بہتر رفیق نہیں پایا، کیا عجب کہ میرا اس مرتبہ تنہا آنا آئندہ کیلئے رفاقت میں آنے کا پیش خیمہ ہو۔ **وما ذلک علی اللہ بعزیز۔**

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کو آپ کے برادرم اصغر شاہ حضرت قاضی صاحب سب حضرات کے تسلیمات پیش کئے جاتے ہیں۔ برادرم سعید الرحمٰن و برادرم عبداللہ کو بھی آپ کے خطوط پہنچا دیئے گئے۔ یہ خط ظہر کو شروع کیا تھا پھر آدھا رہ گیا اب بعد از عصر مسجد نبوی کے صحن سے لکھ رہا ہوں۔ اس وقت مدینہ طیبہ پر بادل چھایا ہوا ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ گنبد خضرا سے ٹکرا کر معطر ہواؤں سے مشام جان معطر ہوتا ہے۔ اس وقت برادرم عبداللہ بھی تھوڑی دیر کے لئے ملنے آ بیٹھے ہیں، وہ اس وقت بعد از عصر جامعہ سے آئے ہیں یہاں ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ بعد از عشاء واپس جامعہ چلے جاتے ہیں۔

<u>مسجد نبوی کی علمی محفلیں:</u> میرے سامنے صحن میں ایک غیر مقلد پاکستانی تقریر کر رہا ہے، اس نے عدم تقلید پر اور شاید پاکستان کے بریلوی طبقہ کے خلاف تقریر کی، اس سے بعض حضرات ناراض ہوئے اور پولیس دو تین دفعہ ارد گرد جمع ہوگئی۔ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب بھی دور دور سے اس مقرر کو غصہ میں گھورتا رہتا ہے۔ وہ آج کل یہاں آیا ہے، اکثر وہ نماز با جماعت کے بعد دوبارہ اعادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کی برکات اتفاق و اتحاد سے محروم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادے کاش حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے ارد گرد کسی باہمی بغض و عناد کا مظاہرہ نہ ہوتا اور افراط و تفریط سے علیحدگی اختیار کی جاتی۔

<u>علامہ محمود طرازی بخاری' علامہ فرغانی:</u> یہ دائیں طرف ایک بخاری ترکی مہاجر عالم ہیں، جو سید محمود طرازی کا مسند درس ہے، اس کے ارد گرد بوڑھے نورانی چہروں والے ترکستانی بخاری مہاجر مدینہ جمع ہیں ان کو دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ترکستانی علماء میں ایک شیخ محمد حامد فرغانی معمر عالم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری کے زمانہ سہارنپور کے شاگرد حدیث ہیں، وہ بڑی محبت کرتے ہیں اگلے دنوں انہوں نے اپنے مکان پر پُر تکلف دعوت دی۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کو ہماری دعوت میں شریک کیا ان کی سادگی اور غربت کے باوجود ان کی دینی عظمت عجیب ہے۔ بایں ہمہ کہ ایک اہم کتاب فقہ الفتح الرحمانی فی فتاویٰ ابی المعانی کے مصنف ہیں مگر خود گھر پر خیاطہ کرتے ہیں اور اولین علماء و مشائخ دباغ ساک، خیاط اور دیگر اہل کسب علماء کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، آج صبح بڑے اصرار پر ناشتہ کے لئے لے گئے تھے ان کے ساتھ انشاء اللہ دیگر علماء و مشائخ مدینہ جو پکے احناف مہاجر بزرگ ہیں سے ملنے کا پروگرام ہے۔ اب رخصت چاہتا ہوں، ان شاء اللہ اوائل ذی الحجہ میں مکہ معظمہ روانگی ہوگی، بات بہت طویل ہوتی جا رہی ہے۔ **لذیذ بود حکایت دراز تر گفتیم۔** میری طرف سے والدین مکرمین برخوردار امجد علی شاہ اور اہل بیت برادرم سردار علی شاہ اور دیگر تمام واقفین کو سلام مسنون۔

برادرم اصغر شاہ و برادرم قاضی انوارالدین، مولانا محمد قمر، مولانا گل رحمٰن (مجنون نبی محل) کی خدمت میں مضمون واحد ہے۔ برادرم شرح وقایہ اور دیگر کتابیں میری آمد تک تیزی اور شوق سے پڑھائیں تا کہ بوجھ میرا ہلکا ہو۔ کیونکہ اس دفعہ بمشکل میری طبیعت اس کو آمادہ ہوسکے گی۔ آپ پر بلاشبہ دفتر والد صاحب کی ڈاک اور تدریس کا بوجھ پڑ گیا ہے، اللہ تعالیٰ صبر اور اجر اور توفیق عطا فرمائے۔ مکرمی مخدومی حضرت ناظم صاحب کیلئے مضمون بھی واحد ہے، اسی وقت ان کا گرامی نامہ ملا بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ اجر دے، انشاءاللہ کسی وقت بھی دعا میں نہیں بھولوں گا۔ اور حضرت سے بھی کراؤں گا۔ اور آج کل تو حضرت کے مکان کے پہلے ہی بیٹھک میں مقیم ہوں عصر کے بعد اور بعض دیگر مجالس کے ملفوظات بھی قلمبند کرتا رہتا ہوں اور ان کو سنوا کر ان سے تصحیح و ترمیم کراتا ہوں آپ اور برادرم اصغر شاہ اور دیگر متعلقین کے لئے ایک محبوب تحفہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ آپ کی بیماری اور تکلیف سے صدمہ ہوا آپ نے تفصیل نہیں لکھی اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فردے۔ اشد الناس بلاءً الانبیاء الخ۔ آج کل لاہور کے شاہ علاء الدین صاحب، جمیل صاحب نعت خوان بھی حضرت کے مکان میں ہیں، مدینہ کے نعت اور مدینہ میں سبحان اللہ جب جمیل بعد از عصر نعت پڑھتے ہیں تو عجیب لطف ہوتا ہے۔

<u>شیخ عباسی کی معزوری میں جنت البقیع کی زیارتیں:</u> کل بعد از صبح میں اور شاہ علاء الدین حضرت عباسی صاحب کیساتھ بقیع الغرقد گئے۔ حضرت نے ایک ایک مزار مبارک پر معزوری کا کام کیا۔ خود سلام و دعوات پڑھواتے، حضرت نے بقیع میں شاہ ابوسعید مجددی، شاہ عبد الغنی مجددی حضرت سید آدم بنوری اور دیگر مشائخ سلسلہ کے مزارات کی بھی نشاندہی کرائی، اسی طرح مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور اپنی والدہ و اہل بیت کے مزارات پر بھی فاتحہ پڑھوائی۔ الحمدللہ حضرت مولانا لطف اللہ آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ انکا مکتوب ارسال ہے اگر جلد جواب دیں تو یہاں کے پتہ پر لکھ دیں ورنہ پھر مکہ معظمہ کے پتہ پر احوال جلد جلد لکھ دیا کریں حضرت والد ماجد کی صحت کے بارہ میں تشویش ہے براہ کرم ہر ممکن طریق سے انکے متعلقہ کتب میں تخفیف ہونی چاہئے۔ بخاری و ترمذی کی جلدین اخیرین تو ضرور ان سے الگ کر دیجئے۔ اگر خط لکھیں تو حکیم محمد عمر صاحب اور دیگر احباب کو میرا سلام لکھ دیا کریں، خط لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ تمام اساتذہ اور طلبہ و اراکین اور جن حضرات کے نام آپ نے خط میں لکھے ہیں سب کو سلام کہہ دیں نیز والد صاحب کے بارہ میں ضرور لکھ دیں اگر جیبی گھڑی پرانی ہے تو میں نئی لے آؤنگا۔ میں نے اگلے خط میں کتابوں کے بارہ میں لکھا ہے امید ہے کہ آپ نے اس کا جواب لکھ دیا ہوگا۔ یہ خط آج بروز پیر ڈاک سے ڈال رہا ہوں بحمد للہ صبح نماز سے ایک گھنٹہ قبل بارش شروع ہوئی ہے اور ابھی تک بوندا باندی ہے۔ بحمد للہ گنبد خضرا کے گرد پرنالوں کے نیچے کھڑے ہونے کا موقع ملا ہے۔ والسلام

(۱۵)

(مکہ مکرمہ آمد اور قیام حج کی آمد آمد اور گہما گہمی)

مکۃ المکرمہ۔ شرفہا اللہ تعالیٰ۔ از مسجد الحرام زادہ اللہ مجداً و شرفاً۔ ۷ ذی الحجہ اتوار ۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء

سیدی و سندی و والدی دامت برکاتہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ ۳۰ ذی قعدہ کو بخیر و عافیت اور بآرام و راحت مکہ معظمہ شرفہا اللہ و زادہا مجداً و مہابۃً پہنچا ہوں اور بآرام و عافیت ہوں، یہاں شام کے بعد مدرسہ صولتیہ میں بستر ے ڈالدئے وہاں بھیڑ زیادہ تھی اور جگہ بھی حرم سے قدرے دور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام کے متصل محلہ شامیہ میں سید مکی مرزوقی معلم کے ایک مکان میں جگہ نکالدی۔ دن کو وہاں رہتا ہوں اور رات کو مسجد حرام میں، مدینہ منورہ میں آنجناب کے تمام خطوط موصول ہوتے رہے آخری خط جو کئی حضرات کے رقعوں پر مشتمل تھا امید ہے مل چکا ہوگا، پھر بہت جلد خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر یہاں قیام مکہ معظمہ میں شدت اژدھام و ہجوم کی وجہ سے خط بھیجنا مشکل ہوا۔ کل جناب

سید نور بادشاہ صاحب کا خط مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر مل گیا ہے۔ان کی خدمت میں میرا اسلام عرض ہے، مدینہ منورہ میں عین روانگی کے وقت برادرم مولانا شیر علی شاہ صاحب کا خط بھی مل چکا تھا ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون اور مضمون واحد ہے، ان شاء اللہ بعد از حج ان حضرات کو خطوط لکھ سکوں گا، اس وقت وہ حضرات اسی پر اکتفا فرما دیں، یہاں کے سرکاری اعلان کے مطابق بروز منگل یوم عرفہ ہے کل صبح ان شاء اللہ العزیز ہم منیٰ جائیں گے اور جس وقت یہ خط ملے گا ہم بفضل ایزدی تعالیٰ مناسک حج سے فارغ ہو چکے ہونگے، وللہ الحمد حمداً کثیرا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

شدت ہجوم وازدحام کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہیں، ہر سال کے حجاج سابقہ سالوں کا ریکارڈ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس دفعہ یہاں اور مدینہ کے باشندوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سالوں سے مجموعی لحاظ سے اضعافاً مضاعفا کثرت ہے، حرم شریف کے جدید وقدیم حصوں میں گھنٹوں پہلے بھی جگہ ملنی مشکل ہو جاتی ہے بعض حضرات کے اندازہ کے مطابق مطاف میں ہر لحظہ ۷۰-۷۵ ہزار طائفین رہتے ہیں، اس سال صرف ترکی سے ۵۰ ہزار حجاج آئے اور مصر کا بند تو اچانک ٹوٹ گیا اور اس کے علاوہ عربی وافریقی ممالک اور ایران کے اہل تشیع کی کثرت کی وجہ سے بے حد ہجوم ہے۔حرم شریف کی توسیع زور شور سے جاری ہے نئی عمارت میں قدیم کی نسبت چار گنا گنجائش ہے مگر آج کل اس کی آخری چھت بھی بھری ہوتی ہے۔شاہ فیصل نے چند دن قبل سارے اختیارات پر قبضہ کر لیا ہے اس نے تھوڑی دیر قبل بیت الحرام کو غسل دیا۔کئی زعما اور امرا اس کے ساتھ تھے، یہاں کے خاص انعامات خداوندی میں سے اس سال کا موسم بھی ہے بعد از عصر ساری رات ایسی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں کہ رات کو چادر اوڑھنا پڑتی ہے، دھوپ میں بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی حالانکہ یہاں کا موسم شدید گرم مشہور ہے۔

<u>اکابرین علماء قاری محمد طیب قاسمی ؒ وغیرہ:</u> حضرت قاری حضرت محمد طیب صاحب سے مدینہ منورہ اور پھر یہاں بھی ملاقات ہوتی رہی یہاں ان کا قیام بھی ہمارے معلم کی مرزوقی کے ہاں ہے، میں نے ان سے بڑے اصرار سے پاکستان جا کر دارالعلوم کے جلسہ میں شرکت کا کہا۔حضرت قاری صاحب ۷ مئی کو یہاں سے دو تین دن کے لئے بچوں سے ملنے پاکستان جائیں گے مگر انہوں نے مختصر قیام اور جلد دیوبند پہنچنے کی وجہ سے معذرت کی ہے میں نے ان سے کہا کہ کئی سال سے جلسہ رکا ہوا ہے، فرمایا کہ وہاں لاہور قاری سراج احمد صاحب کے پتہ پر اُن دونوں خط لکھ دیجئے۔مگر بظاہر میں ٹھہر نہیں سکوں گا اور جلد ہی پاکستان سے دیوبند جاؤں گا، ان کے صاحبزادے مولانا سالم صاحب اور پیش کار مولانا عبدالحق صاحب اور خود قاری صاحب نے سلام و دعوات کے لئے بہت تاکید کی ہے، حضرت مولانا زکریا صاحب سے بھی ایک دو دفعہ ملا انہوں نے بھی آپ کو سلام لکھنے کی تاکید کی ہے اور دعائیں دیں، بعد از عصر تا بعد از عشاء وہ حرم شریف میں ہی رہتے ہیں اسی طرح مولانا یوسف دہلوی کی تقاریر بھی حرم میں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے مولانا بنوری صاحب' مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا ہزاروی صاحب سب خیریت سے ہیں۔حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بھی کل پرسوں آئے ہوئے ہیں۔مگر تا حال میری ملاقات ان سے نہیں ہو سکی۔

<u>میر حسن خان مرحوم مانکی کی وفات اور جنت المعلیٰ میں تدفین:</u> میر حسن خان مرحوم کی وفات کا علم مجھے مدینہ میں ہوا تھا میں ان کے انتظار میں تھا کہ وہ آئیں تو ان کی حتی المقدور خدمت کروں، مگر ان کا وقت مکہ مکرمہ میں پورا ہوا یہاں آکر ان کے خادم اجمل خان سے ملا، جو میری تلاش میں تھا ان سے آخری حالات معلوم ہوئے جو بہت ہی خوش آئند اور مبارک تھے، اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کر دے پرسوں اجمل خان جنت المعلیٰ میں ان کے مزار پر لے گیا اور فاتحہ خوانی کی ان کے صاحبزادوں نے یہاں لکھا تھا کہ آپ مانکی شریف تعزیت کے لئے تشریف لائے تھے بہرحال اس کی خوش قسمتی تھی کہ جنت المعلیٰ میں حرم کے پہلو میں جگہ ملی۔ڈاکٹر شیر بہادر اور بابو صاحب سے ملاقات ایک دو دفعہ ہوئی، خیریت سے ہیں، اسی طرح راحت گل صاحب اور خان سید سے بھی حرم میں ملاقات ہوئی ہے سب ٹھیک

ہیں، جناب سید نور بادشاہ صاحب کے خط سے دارالعلوم کے تعمیری حالات اور نئی زمین خریدنے کا علم ہوا اللہ تعالیٰ حضرت والا کی سرپرستی میں کل یوم ترقیات عظیمہ عطا فرمادے، بحمد للہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے بخیر و عافیت ہوں گھر میں سب حضرات خصوصاً والدہ محترمہ کو تسلیمات و تعظیمات پیش ہیں، میری حقیر دعائیں ہر لحظہ والدین مکرمین کے حق میں رہتی ہیں اسی طرح طواف میں بھی ان کو شریک کیا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کی دعاؤں کی بدولت کل اور پرسوں اور باقی ایام کے مناسک حج کی باحسن وجوہ تکمیل کی توفیق دے اور حج مبرور و مقبول نصیب فرما کر آپ کے حق میں باقیات الصالحات بنادے۔

رفقاء حج: یہاں سے سب حضرات قاری سعید الرحمٰن وغیرہ سلام کہتے ہیں، رفقاء جامعہ اپنے جامعہ کے انتظام میں آئیں گے۔ ہم ان سے الگ ہیں یہاں لنڈی کوتل کے حاجی گل حسن صاحب اور حاجی جمٹ آفریدی کے صاحبزادہ حاجی گل شیر[1] وغیرہ سلام مسنون کہتے ہیں بڑے مخلص انسان ہیں پہلا جہاز تو حج کے بالکل متصل جاتا ہے اور دوسرے تیسرے جہاز میں خدا کرے جگہ مل جائے حسن خان صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مولانا اسحٰق مصری باغ نہیں آسکے، ان کے ساتھی نے قرآن شریف پہنچادئے ہیں اور خیریت سے ہے۔

والسلام : سمیع الحق معرفت سید کی مرزوقی محلہ شامیہ۔

(۱۶)

(حج سے فراغت حرم سے متصل رہائش ○ بحرین کے بجائے جدہ سے واپسی کی کوشش)

۲۴ ذی الحجہ بروز بدھ ۸۳ء   باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

سیدی و سندی حضرت قبلہ و کعبہ والد ماجد دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج سامی بالخیر ہونگے پرسوں مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر ۱۵ ذی الحجہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ انتظار شدید میں ملا، احوال خیریت سے اطمینان ہوا۔ یوم الترویہ سے ایک دن قبل عریضہ ارسال خدمت اقدس کیا گیا تھا، وہ اس دوران مل چکا ہوگا۔ بحمد للہ عزوجل بخیر و عافیت تمام مناسک فریضہ حج سے فارغ ہوا۔ یہ محض آپ کی شبانہ روز دعوات مبرورہ ہی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ خداوند قدوس نے ایک ذرہ حقیر کو اس سعادت عظمیٰ سے نوازا۔

گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ   ذرہ آفتاب تابانیم۔

جس ذات سراپا قدس و رحمت عزوجل نے بے سروسامانی میں اس شرف سے نوازا اسی سے قبولیت کی بھی دعائیں ہیں، حج کے بعد فوراً عریضہ ارسال کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر سستی اور انتظار خط کی وجہ سے دیر ہوئی۔ اسی دوران جناب سید نور بادشاہ صاحب اور ناظم صاحب و مولانا شیر علی شاہ صاحب کے خطوط بھی مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر موصول ہوئے۔ ہم پہلے تو مدرسہ صولتیہ میں ایک دو دن ٹھہرے پھر بفضلہ تعالیٰ حرم شریف کے بالکل متصل اللہ تعالیٰ نے ایک مکان میں ٹھہرنے کی صورت نکالدی تو مدرسہ سے منتقل ہوئے۔ وہاں صرف ڈاک دیکھنے کے لئے دو چار دفعہ جانا ہوا اور حضرت شیخ الحدیث صاحب و دیگر حضرات کی زیارت بھی ہوتی رہی۔ آپ کا سلام بھی پہنچاتا رہا۔ اور ان سے آپ کی صحت و سلامتی کی دعائیں بھی کرائیں حضرت قاری طیب صاحب کے سفر پاکستان کے بارہ میں پہلے خط لکھ چکا تھا ان سے صبح نماز میں آخری ملاقات ہوئی تھی، وہ کل تشریف لے گئے ہیں اس دفعہ وہ جلسہ میں شمولیت سے معذور ہیں۔ دو چار دن پاکستان ٹھہر کر ہندوستان چلے جائیں گے۔ حضرت مولانا اسعد مدنی سے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی سلام لکھنے کی تاکید کرتے رہے۔ وہ بالکل آخر میں مکہ

---

[1] حاجی گل شیر بعد میں ایم این اے اور سینٹ کے ممبر رہے، گزشتہ سال انتقال کر گئے۔

معظمہ پہنچے اور پھر فوراً حج کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے اس لئے مفصل ملاقاتوں کا موقع نہ ملا۔ ڈاکٹر شیر بہادر صاحب وغیرہ آئے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ غالباً مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں وہاں سے سیدھے جائیں گے۔ سفینہ حجاج میں سیٹ کے لئے ایک دو دفعہ حسن خان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی مگر ابھی تک تسلی بخش صورت نہیں نکلی، ایک توجہ کے بعد ہر شخص جانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر حسن خان صاحب ہیں بھی سخت اور خشک قسم کے شخص بہرحال بظاہر تو دوسرے جہاز میں جگہ ملنی مشکل ہے جو ۱۸ مئی (ماہ حال) کو جارہا ہے۔ تیسرا جہاز ۳رجون کو جارہا ہے اس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور کوشش کررہے ہیں، شاید کل جدہ بھی اس سلسلہ میں جانا ہو آپ بھی دعا فرماتے رہیں۔ بحرین کے راستہ سے مشکلات اور سختی کے باوجود بحرین میں کافی انتظار کرنے کا احتمال ہے۔ اس لئے بیت اللہ عزوجل کے جوار میں انتظار کے یہ دن بجائے بحرین میں گذارنے کے سہل ہیں، ان شاءاللہ ۲۰۔۲۵ دن میں کوئی صورت جانے کی نکل آئے گی۔ بحمداللہ میں ہمہ وجوہ خیریت سے ہوں کوئی خاص تکلیف بھی نہیں ہم جوکہ آخری دنوں مکہ معظمہ پہنچے اس وقت بے حد اژدھام تھا، اب بھیڑ کم ہوگئی ہے اور حرم شریف میں بالکل سکون رہتا ہے۔ میری ہر مقام پر شبانہ روز یہی حقیر دعائیں ہیں، خداوند تعالیٰ محض اپنے ان مقامات مقبولہ و ماثورہ کی عظمت و برکت سے تمام پریشانیاں دور فرمادے۔ والدہ ماجدہ اور جدہ محترمہ کی صحت کے بارہ میں بھی تشویش رہتی ہے خدا کرے سب بخیر ہوں۔ بحمداللہ بہمہ وجوہ خیریت و عافیت ہے اور موسم بھی بہت اچھا ہے گرمی تا حال محسوس نہیں ہوتی۔ عرفات اور منیٰ کے ایام اچھے گذرے ہوائیں چل رہی تھیں اور گرمی تو کیا پسینہ بھی کسی کو شاید آیا ہو۔ یہاں کے لوگوں کا اندازہ ہے کہ امسال حجاج کی تعداد سابقہ ایام سے زیادہ تھی جناب سید نور بادشاہ، ناظم صاحب شیر علی شاہ صاحب کے خطوط سے دارالعلوم کے مفصل حالات معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی۔

والسلام: سمیع الحق (معرفت معلم سید مکی مرزوقی محلہ شامیہ۔ مکہ مکرمہ)

☆☆☆

مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیل[1] زیارت کاکا صاحب

(۱)

۲۰ رجب ۱۳۶۸ھ (دادا مرحوم کی وفات پر تعزیت)

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! چند روز ہوئے کہ کسی کے ذریعہ سے ایک غمناک وحسرت آفریں خبر کی اطلاع ہوگئی یعنی آپ کے والد ماجد[2] کے داغ مفارقت کی خبر کسی نے سنادی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ والدین کی سرپرستی اللہ تعالیٰ کا ایک سایہ رحمت وعاطفت ہوتا ہے اور اس کا اٹھ جانا یقیناً ایک بڑی مصیبت اور سخت ترین امتحان ہے۔ لیکن مصیبت کے اندازہ ہی سے صبر واستقلال پر اجر وثواب کی کثرت کا بھی دارومدار ہے، اسی متعین راہ پر ہر کسی کو جانا ہوتا ہے اور صبر وسکون اور دعا استغفار کے سوا اور کوئی علاج اس ہونے والے واقعہ کو نہ روک سکتا ہے اور نہ واقع ہوجانے کے بعد لوٹا جاسکتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا دوست وہمدرد بھی دعا

---

[1] عالم، فاضل، ادیب اور مدرس وخطیب، اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن۔ ۲۳ راپریل ۱۹۸۷ء میں پشاور سے اسلام آباد جاتے ہوئے حسن ابدال کے قریب بمع اپنے صاحبزادوں معین الدین، محی الدین کے کار کے حادثہ میں جاں بحق ہوئے۔ زندگی بھر جماعت اسلامی سے وابستہ اور اسکے منادر ہے۔

[2] جدامجد الحاج مولانا محمد معروف گل المتوفی ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء

کے سوا اور کچھ اظہار ہمدردی نہیں کرسکتا۔ میں صدق دل کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر اور دوسرے متعلقین کو صبر و استقامت نصیب فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس کی دائمی خوشیاں اور قبر کی نورانیت عطا فرمائے۔ آمین۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور تمام دوستوں کو سلام مسنون قبول ہو۔ سیاح الدین کاکاخیل ۔ از مدرسہ اشاعۃ العلوم جامع مسجد لائلپور شہر

(۲)

لائلپور۔ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ (حقانیہ کیلئے خدمات کی خواہش اور معذرت O لائل پور کے بعد اکوڑہ خٹک کو ترجیح O حقانیہ کا حق سب سے اولیٰ واحق ہے)

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! بعد از تسلیمات مسنونہ عرض ہے کہ پرسوں آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر باعث مسرت وابتہاج اور موجب تشکر و امتنان ہوا۔ جواباً عرض یہ ہے کہ آپ نے مجھ ناچیز کو یاد فرما کر بڑی مہربانی فرمائی ہے اور میں تہ دل سے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں' لیکن افسوس کہ میں فی الحال تعمیل ارشاد سے عاجز و مجبور ہوں۔ میں نے گزشتہ سال بھی آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں لائلپور کو کبھی چھوڑ دوں تو پھر ہر دوسری جگہ سے اکوڑہ خٹک کو ترجیح ہوگی۔ اس دفعہ بھی آپ نے جلسہ کے موقع پر اور سفر ٹل کے دوران میں اجمالاً و اشارۃً یہ فرمایا تھا اور اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد یہ شاید شان گل استاذ کے ساتھ تفصیلی ملاقات کا موقع مل گیا ہوگا اور آپ نے اس کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہوگا۔ شان گل استاد نے مجھے سارا واقعہ بیان کرکے مجھے بھی شوق دلایا کہ میں آپ کے ہاں حقانیہ میں خدمت دین قبول کروں۔ چنانچہ میں نے از خود ارادہ کرلیا کہ احسن طریقہ سے میں وہاں لائلپور کے حضرات سے اجازت حاصل کروں اور حاضر خدمت ہوجاؤں' میں نے حافظ عبدالمجید صاحب[1] کو ایک تفصیلی خط لکھا' جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مجھے اگرچہ بہت سے مقامات سے ہر سال خطوط آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ امسال مولانا خیر محمد صاحب نے خیر المدارس کے لئے ہر قسم کی ترغیبات و تشویقات کے ساتھ خود زبانی ارشاد فرمایا ہے اور بھیرہ کے مہتمم صاحب نے زیادہ تنخواہ کی اُمید دلا کر دعوت دی ہے' مگر میں نے سب حضرات کی خدمت میں یہی وجہ لکھ کر عذر پیش کیا کہ میں لائلپور کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اور اگر چھوڑنا پڑے تو پھر حقانیہ کا حق سب سے اولیٰ و احق ہے۔ اب بعض خانگی وجوہات کی بناء پر میں باہر سفر نہیں کرسکتا۔ لہٰذا اگر آپ حضرات مجھے بطیب خاطر اجازت دیں تو میں یہاں اکوڑہ کے مدرسہ عربیہ حقانیہ میں خدمتِ تدریس کی ذمہ داری قبول کروں گا۔ اور اس سلسلہ میں مَیں نے حقانیہ کی حیثیت و اہمیت بھی خوب واضح کی۔ ہفتہ آٹھ روز کے بعد حافظ عبدالمجید صاحب کا گرامی نامہ آیا' انہوں نے نہایت زوردار اور تاکیدی الفاظ میں لکھا تھا کہ آپ کا ہمارے پاس ہونا ضروری اور مفید ہے۔ یہاں رہ کر نہ صرف تدریس و تعلیم سے بلکہ تبلیغ و اشاعت ترجمہ و تفسیر اور دوسرے طریقوں سے دین کی جو خدمت کررہے ہیں وہ اکوڑہ میں نہیں ہوسکتی۔ وہاں صرف مدرسی ہوگی۔ لکھا تھا کہ میں نے ارکان مدرسہ سے اور بعض بہی خواہوں اور دوستوں سے تذکرہ کیا' سب نے کہا کہ کسی صورت میں ہم بخوشی اجازت نہیں دے سکتے' خواہ مخواہ بنا بنایا کام بگڑ جائے گا۔ اپنے اظہارِ شوق و محبت اور ضرورت و احتیاج کے بعد ساتھ ہی دوسرے رنگ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ سفر کی وجہ سے آپ کو ضروریاتِ زندگی کے لئے زیادہ اخراجات کی ضرورت پڑتی ہے' اور یقیناً موجودہ مشاہرہ آپ کے معیار کے مطابق نہیں' ہم کو اس کا بارہا احساس ہوا ہے مگر مالی حیثیت کے زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے اضافہ نہ کرسکتے تھے۔ لیکن آپ کے سفر کا خیال رکھ کر آئندہ سال سے مزید تیس روپے کا اضافہ کرتے ہیں۔ نیز اگر خارج کے اوقات میں دو گھنٹہ روزانہ مزید تصنیف یا تعلیم و تدریس کے لئے دو گے تو اس کے مزید پچاس روپے ماہوار کے حساب سے

---

[1] نابینا عالم فاضل حکیم' فاضل دیوبند' غضب کا حافظہ مدرسہ اشاعت العلوم فیصل آباد کے بانی (س)

آپ کو مطلع فرمایا کریں گے اور اسی طرح سفر کے گزارہ اور وطن آنے جانے کا کام آسانی ہو سکے گا۔ یہ سب کچھ لکھنے کے بعد پھر دوبارہ سہ بارہ تاکید کی تھی کہ ہمیں فوراً اطلاع دے کر مطمئن کردو کہ آپ عید کے بعد ضرور جلد از جلد آئیں گے۔ آپ کے گرامی نامہ سے تین چار روز پہلے یہ خط آیا تھا' اس کے مضمون کو دیکھ کر میں نے خود بھی سوچا' اپنے احباب و مخلصین سے بھی مشورہ کیا' سب نے یہی رائے دی کہ ان حضرات کے اس قدر اخلاص و محبت اور اصرار و تاکید کے بعد انکار مناسب نہیں' چنانچہ میں نے ان کو خط لکھ کر اطلاع دی کہ جب آپ حضرات بطیب خاطر اجازت نہیں دیتے تو میں ضرور آؤں گا اور انشاء اللہ عید کے بعد حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔ الغرض ان کو خوب مطمئن کر دیا۔ اس کے دو تین روز بعد آپ کا یہ عنایت نامہ موصول ہوا۔ اگر یہ پہلے پہنچ گیا ہوتا تو شاید وہاں تنخواہ کے نمایاں اضافہ اور ان حضرات کے اصرار کے باوجود میں وہ فیصلہ جلد طے نہ کر پاتا۔ میں اب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہوں۔ مدرسہ حقانیہ کی جو خدمت میں غائبانہ کر سکتا ہوں' انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی اس میں دریغ نہیں کروں گا' اس کی ترقی و فروغ کے لئے حسب استطاعت ہر ممکن کوشش کروں گا۔ اس سال تو میں معذور رہا۔ خدا کرے کہ پھر کبھی مجھے خدمت کا موقع نصیب ہو سکے۔ اب پھر میں اپنے محدود علم و تجربہ کی بناء پر مدرسہ کی کامیابی اور علم دین کی اشاعت کے لئے جو کچھ سوچ سکتا ہوں' وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا رہوں گا' آپ اس پر بھی توجہ فرمایا کریں۔

<u>نصاب مدارس وغیرہ کے اصلاح کا مضمون:</u> رسالہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ میں میں نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ افسوس کہ مکمل مضمون اصل مقصدی حصہ اس دفعہ شائع نہ ہو سکا وہ اگلے پرچہ میں آئے گا۔ صرف ابتدائی و تمہیدی حصہ شائع ہوا ہے اور انہوں نے وہ رسالہ آپ کی خدمت میں بھی ارسال کیا ہوگا۔ کیونکہ حال یہ تھا کہ تمام مدارس عربیہ کے مہتممین و مدرسین کی خدمت میں یہ رسالہ بھیج کر ان کو متوجہ کیا جائے' دوسری قسط اگست کے پرچہ میں آئے گی۔ آپ اس پر ضرور توجہ فرما دیجئے۔۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد نافع صاحب[1] کی خدمت میں آپ کا سلام پہنچایا انہوں نے جواباً سلام پہنچانے کا حکم فرمایا۔۔۔ اور نیز یہ کہ آپ تشریف لائے تھے اور میں موجود نہ تھا۔ کتاب ''تجدید[2] تعلیم و تبلیغ'' شاید آپ نے مطالعہ کر کے فارغ کر دی ہوگی' میں نے ابھی اس کا مطالعہ بھی نہیں کیا ہے۔ مدرسہ کی کتاب ہے' لہٰذا اگر آپ کسی معتمد شخص کے ہاتھ میرے نام شان گل استاذ کی دوکان کے پتہ پر بھیج دیں تو مہربانی ہوگی۔ اگر آپ کو اس کتاب کی یا اس سلسلہ کی دوسری دو کتابوں ''تجدید تصوف و سلوک'' اور ''جامع المجدد دین'' کی ضرورت ہوگی تو مجھے تحریر فرمائیے میں لائل پور جانے کے بعد وہاں سے آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ فقط والسلام۔ تمام دوستوں' رفقاء کار' احباب کرام کی خدمت میں سلام مسنون قبول ہو۔

سیاح الدین کاکاخیل زیارت کاکا صاحب۔ مؤرخہ ۲۱ رمضان ۱۳۷۰ھ

(۳)

۷ رجنوری ۱۹۵۲ء

(دارالعلوم حقانیہ کی خدمت کا بے پناہ جذبہ)

بخدمت جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از تسلیمات مسنونہ عرض ہے کہ آپ کا گرامی نامہ چند روز ہوئے موصول ہو کر باعث مسرت و ابتہاج ہوا۔ الحمدللہ آپ نے ذرہ نوازی اور حوصلہ افزائی سے مجھ بے بضاعت کی حقیر سی خدمت کو بہت قرار دے کر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ میں نے تو مولوی عبدالعظیم صاحب کے سامنے مقامی حالات اور خود اپنے مدرسہ کی وجہ سے اپنی مجبوریوں کا اظہار بھی کیا تھا اور بتایا تھا کہ مجھے اس کا احساس ہے اور میں اپنے اوپر یہ حق سمجھتا ہوں کہ میں مدرسہ حقانیہ کے لئے زیادہ سے

---

1. حال جامعہ محمدیہ جھنگ (س)
2. غالباً مولانا عبدالباری ندوی مرحوم کا حضرت تھانویؒ کے تجدیدی کام پر تصانیف کے سلسلہ کی ایک اہم تصنیف مراد ہے (س)

زیادہ خدمت کروں، مگر انہی اعذار کی بناء پر میں فی الحال کما حقہ خدمت نہیں کرسکتا، اور محض یہ حقیر سی خدمت ہوسکتی ہے۔ آپ یقین رکھیے کہ میں نے اپنی طرف سے مناسب حدود کے اندر رہتے ہوئے کمی نہیں کی ہے۔ مزید آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے زیادہ کرسکنے کے مواقع عطا فرمائے۔

دستار بندی جلسہ حقانیہ: سالانہ جلسہ کے موقع پر چند ممتاز حضرات کا بلانا مفید بھی ہے اور موزوں بھی۔ میرے خیال میں بہتر صورت یہ ہوگی کہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ کو ملتان میں خیر المدارس کا جلسہ ہے، اکثر اکابر اس جلسہ میں موجود ہوں گے۔ اگر آپ خود تکلیف کرکے وہاں تشریف لے جائیں تو نور علیٰ نور ہوگا، ورنہ کسی ذمہ دار و معتمد شخص کو ملتان بھیج دیں۔ وہاں ان حضرات سے مشافہۃً عرض کردیا جائے اور وعدہ لیا جائے۔ بخاری صاحب تو آپ کے خیال میں بھی ضروری ہونگے۔ اگر مولانا سید سلیمان صاحب زید مجدہم کو لایا جاسکا (اور غالباً اگر صحیح کوشش کی گئی تو مشکل نہیں) تو ان کی تشریف آوری سے علمی حلقوں اور سنجیدہ طبقوں میں خاص تعارف ہوسکے گا۔ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی اور مولانا احمد علی صاحب لاہوری کو بھی دعوت دی جائے۔ نیز مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی[1] اور مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری[2] کو بھی ضرور بلایا جائے، بس یہی حضرات کافی ہیں، البتہ سب سے وعدہ پہلے لیا جائے تاکہ وہ اور کہیں وعدہ نہ کر جائیں۔ معلوم نہیں کہ مولانا محمد چراغ[3] صاحب عام جلسوں میں شامل ہوتے ہیں یا نہیں، لیکن اگر ان سے بھی خط و کتابت ہوجائے تو وہ بھی مفید ہوں گے۔ چونکہ آپ نے تحریر فرمایا تھا اس لئے اپنا نظریہ پیش کردیا۔ باقی اپنے حالات کے مطابق جو آپ مناسب سمجھتے ہوں وہ کردیجئے۔ میں دعا کروں گا۔ بہرصورت جلسہ اچھی طرح کامیاب ہوجائے۔

جلسہ دستار بندی اور مشاعرہ کی ناپسندی: یہ مشاعرہ کے نام سے جو کچھ مدرسہ کے اسٹیج پر ہورہا ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں۔ مدرسہ کے خالص مذہبی جلسہ میں اس قسم کے رنگ برنگ اور مختلف نظریات و خیالات کے شاعر اور فی کل واد یھیمون۔ آزاد خیال جو کچھ ادھر ادھر کی ہانک لیا کرتے ہیں وہ کسی طرح مناسب نہیں۔ پس یا تو مشاعرہ وغیرہ کی اجازت بالکل نہ دیجئے، اور اگر بعض مصلحتوں کی بناء پر ناگزیر ہے تو پھر یہ تو ضرور ہونا چاہیے کہ جو شعر وہاں پڑھے جاتے ہوں وہ آپ خود یا کسی ذکی الحس دیندار یا عالم دین کے ذریعہ پہلے دیکھیں تاکہ مذہبی اسٹیج سے ترقی پسند شاعروں کو اشتراکیت کے جراثیم پھیلانے کا موقع نہ دیا جاسکے۔ گزشتہ سال بھی جو ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا یہ ہرگز مناسب نہیں، صرف وہ شعر پڑھے جائیں جن میں مذہبی علوم کی ترویج و اشاعت یا پاکستان میں نظام اسلامی کے قیام اور اسلامی نظام کی برکات کے متعلق کچھ ذکر ہو۔ میں نے آپ سے زبانی بھی عرض کیا تھا اور میرے خیال میں متعدد جہات سے یہ ضروری اور مفید بھی ہے کہ آپ اپنے ہاں طلبہ کو تعلیم و تدریس کی زبان اردو رکھیے، اردو اب مملکت کی قومی زبان ہے، تحریراً تقریراً ہر طرح سے اس کی مشق طلباء کو ضروری ہے اور اگر تدریس اردو میں ہوجائے تو اُردو ادب پڑھے بغیر از خود زبان حاصل ہوسکے گی۔

کاٹن ملز کے منیجر صاحب سے ملاقات کا موقع تو ابھی تک نہیں ملا، میں بھی ملاقات کرکے عرض کردوں گا۔ اگر رجب میں آپ زکوٰۃ کے لئے کوئی اپیل شائع کرتے ہوں یا مدرسہ کے اور کچھ کوائف وغیرہ مطبوعہ ہوں تو آپ "جنرل منیجر دہلی کلاتھ کاٹن ملز لائلپور" کے پتہ پر بھیج دیجئے۔ شاید اس سے بھی یاد دہانی ہوجائے۔ باقی خیر و عافیت ہے، تمام واقف حضرات کو سلام مسنون قبول ہو۔

سید سیاح الدین عفی عنہ از جامع مسجد لائلپور

---

1. مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اور ظرافت نگار ضیاء الحق قاسمی کے والد مولانا مرحوم سے زمانہ دیوبند سے تعلق تھا۔

2. ناموس صحابہؓ کے منادا ور مسلک اہل سنت والجماعت کے ترجمان اور بانی و سرپرست "تنظیم اہل سنت پاکستان" المتوفی ۵ رجنوری ۱۹۸۴ء (س)

3. مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی تقریر ترمذی کے مولف اور جامع بعنوان "عرف شذی" (س)

(۴)

۲۶ مارچ ۱۹۵۵ء　　**(جلسہ دستار بندی حقانیہ میں قاری طیب کی شرکت اور اپنی آمد کی اطلاع)**

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون عرض ہے ایک کارڈ ارسال کر چکا ہوں جس میں حاضری کا وعدہ کر دیا تھا۔ آپ نے اشتہار میں میرا بھی نام شائع کر کے خواہ مخواہ 'اشتہاری' بنا دیا۔ میں تو محض خدمت گزاری کے لئے اور تسوید سواد قوم کی خاطر حاضر ہوتا ہوں۔ طبیعت یہ ہے کہ جہاں بھی جتنی بھی نیکی ہو رہی ہو، خواہ برائے نام ہی سہی تھوڑی سی شرکت کر کے احب الصالحین...... الخ میں شامل ہو جاؤں۔ تاندلیانوالہ میں ایک مدرسہ ہے۔ ۳۱ مارچ کو وہاں جا کر امتحان لوں گا' مدرسہ کے مہتمم مولوی عبدالقوی صاحب کا اصرار ہے کہ میں یکم کو بھی وہاں رہوں اور جمعہ وہاں پڑھاؤں۔ مَیں نے تو عذر کر دیا ہے' خیر اگر وہ عذر مان گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ۲ رکی صبح کو چناب سے پہنچوں گا' اور اگر انکا اصرار غالب آیا تو میں ہر دوست کی بات مان لیتا ہوں۔ پھر یکم مئی کو روانگی مشکل ہوگی۔ یا تو ۲ ر کو صبح سویرے وزیر آباد کے راستہ سے ایکسپریس میں آؤں گا' جہانگیرہ پر اتر کر تانگہ لے کر عشاء کے قریب اکوڑہ حاضر ہوں گا۔ اور اگر یہ نہ ہو سکا تو پھر مجبوراً انشاء اللہ تعالیٰ شام کو چناب میں سوار ہو کر ۳ رکی صبح کو وہاں پہنچوں گا۔ یہ کارڈ خاص طور سے ایک اور مقصد کیلئے بھیج رہا ہوں۔ آج ہی ملتان سے ایک مستند ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ایک طالب علم نے مولانا خیر محمد صاحب کو تار دیا ہے کہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے ویزہ منظور کرا لیا ہے اور غالباً یکم یا ۲ اپریل کو لاہور پہنچنے والے ہیں' معلوم نہیں کہ انکا پروگرام کیا ہے۔ میں نے تو آج ہی دیو بند خط لکھ دیا ہے پروگرام معلوم کرنے کیلئے اور لائکپور آنے کی بھی دعوت دی ہے۔ وقت اگرچہ کم ہے لیکن بہتر ہوگا کہ آپ اس خط کے پہنچتے ہی فوری خط کے ذریعہ سے یا تار کے ذریعہ سے اپنے جلسہ کے موقع پر دعوت دیں۔ مَیں نے اپنے خط میں بھی آپکے جلسے اور ۳ ر۴ ر تاریخ کا از خود ذکر کیا ہے اور اشارہ بھی کر دیا ہے کہ معلوم ہونے پر وہ حضرات ضرور اکوڑہ تشریف لے جانے کا شدید تقاضا کریں گے لہٰذا آپ ضرور دعوت تو دیجئے' ممکن ہے کہ صورت بن جائے۔ تمام حضرات مدرسین کرام کو سلام مسنون قبول ہو۔

فقط والسلام　سیاح الدین عفی عنہ از جامع مسجد لائکپور

(۵)

۲ فروری ۱۹۵۷ء　　**(حقانیہ کی تشہیر کیلئے مضمون)**

بخدمت اقدس جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون عرض ہے گرامی نامہ موصول ہوا' آپ کی یاد آوری کا شکریہ تہہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ جلسہ کی اطلاع سے بہت بہت خوشی ہوئی۔ مَیں نے از خود دارالعلوم کے بارے میں ایک مختصر مضمون اخبارات کو بھیجا ہے شاید کہ وہ شائع ہو جائے۔ میری اپیل سے کیا فائدہ کی توقع ہے؟ لیکن محض اس لئے کہ مَیں بھی اس قدر خیر خواہی اور اعانت تو کر دوں۔ اپیل شائع کی ہے' خدا کرے کہ مؤثر ثابت ہو۔ آپ سے خط و کتابت اور دارالعلوم کے کوائف واحوال کے استفسار کو تو بہت جی چاہتا ہے مگر کچھ اسباق کی مصروفیت اور کچھ گھر کے احوال اور بیماریوں کی پریشانیوں کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی۔ بہر حال دعا ضرور کرتا ہوں اور آپ بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ گھر والوں کی وجہ سے شعبان میں وہاں آنا تو بظاہر مشکل ہے' سب تو وطن آ نہیں سکتے اور صرف میں حاضر ہو جاؤں تو اس میں مشکلات ہیں' اس لئے جلسہ کی حاضری کیلئے میرا حتمی وعدہ نہ سمجھیں اگر حالات سازگار ہوئے اور میں حاضر ہو سکا تو حاضر ہو جاؤں گا اور اس کو دینی خدمت سمجھ کر حاضر ہوں گا۔ اور اگر مجبوری رہی اور موقع نہ مل سکا تو آپ مجھے معذور تصور فرمائیں۔ دعا بہر حال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کو اور دارالعلوم کو کامیاب رکھے اور مزید ترقی عطا فرماوے۔

<u>روئیداد حقانیہ کا تمہیدی مضمون یا مستقل علمی مقالہ</u>:　روئیداد کے لئے جو ابتدائی مضمون ارسال کر دیا تھا اگر وہ سارا چھپ سکے تو بہتر

ورنہ مناسب طور پر اختصار کیجئے اگر سارا مضمون پڑھا نہ جاسکے تو کم از کم "انجام" میں[1] قسط وار شائع ہو تو اچھا رہے گا' جلسہ کے موقع پر یہ کوشش ضرور کیجئے کہ ٹھوس تبلیغی اور تعلیمی تقاریر ہوں' خواہ مخواہ سیاسی پارٹی بازی اور ہنگامہ آرائی کی باتیں نہ ہوں' تمام ارکان مدرسہ' اساتذہ کرام اور طلبہ کو سلام مسنون قبول ہو۔ فقط والسلام سیاح الدین عفی عنہ از جامع مسجد لائل پور

(۶)

(دارالعلوم حقانیہ کے بارہ میں مفصل تعارفی مضمون ○ محمد علی جوہر کے بقول مختصر لکھنے کی فرصت نہیں)

۱۹ رمضان ۱۳۷۵ھ بروز سہ شنبہ

بخدمت اقدس جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔

جلسہ حقانیہ کیلئے سنجیدہ مقررین: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! چند روز ہوئے گرامی نامہ موصول ہوا' اچھا ہوا کہ آپ نے جلسہ شوال میں رکھا۔ میں اس دفعہ بھی وطن نہ آسکا۔ شاید کہ شرکت کر سکوں' آپ نے جلسہ کی تاریخ اب مقرر کی ہوگی' یوں تو آپ عام لوگوں کے مذاق کا خیال رکھ کر مقررین کو دعوت دیتے ہیں' لیکن بہتر یہ ہوگا کہ ایسے حضرات کو دعوت نہ دی جائے جو محض جوش وخروش والے ہیں اور تقریر میں بلاضرورت تنقید کرتے۔ اور ادھر ادھر حملہ آور ہوتے ہیں' اس سے بدمزگی پیدا ہوتی ہے' گزشتہ سال کا تجربہ آپ کو خود بھی ہوگا۔ سنجیدہ عالم بلائے جائیں' جو لوگوں کو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے بھلے طریقے سے آمادہ کریں اور خاص کر علمی کاموں میں لوگوں کی دلچسپی کریں۔ حضرت مہتمم صاحب[2] کی آمد باعث برکت ہوگی' خدا کرے کہ وہ آجائیں۔

مختصر لکھنے کی فرصت نہیں: آپ کے ارشاد کے مطابق مضمون لکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر بقول مولانا محمد علی جوہر مرحوم مجھے مختصر لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی' جب لکھنے بیٹھتا ہوں تو بات طویل ہو جاتی ہے۔ اور کچھ میں نے خود ضرورت بھی محسوس کی کہ دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر جدید اور نئی آبادی میں مدرسہ کے منتقل ہونے کے اہم موقع پر مدارس عربیہ کے بارے میں کچھ تفصیل کے ساتھ لکھا جائے' اس لئے میں نے اپنے ذہن کے نقشہ کے مطابق جو کچھ شروع کیا ہے اس کا ایک حصہ ابھی بھیج رہا ہوں' اس کے بعد دیوبند کے برکات وفوائد' تقسیم ملک کا قصہ' دارالعلوم حقانیہ کا قیام' اس کی مختصر سابقہ کارگزاری' موجودہ ضروریات' اہل مدرسہ کے عزائم وغیرہ عنوانات ہوں گے۔ اگر آپ اس تفصیل کو غیر ضروری نہیں سمجھتے تو ارسال کردہ حصہ آپ کاتب کو دے دیجئے اور چند روز بعد باقی حصہ بھی ارسال کردوں گا اور اگر آپ اختصار ضروری سمجھتے ہیں (میرے خیال میں تو تفصیل مفید ہے) تو آپ اس میں سے ضروری اجزاء دوسرے کاغذ پر منتخب کردیجئے' کہ اصل مسودہ محفوظ رکھیئے کیونکہ میں نے اس کی تیاری کے لئے مختلف کتابوں سے حوالے تلاش کرنے کی محنت کی ہے تاکہ محنت ضائع نہ ہو۔ یہ مضمون علیحدہ مرتب کرکے میں پھر کسی رسالہ میں بھیج دوں گا۔ اگر مکمل مضمون کی آپ نے کتابت کرا کر شائع کردیا تو اجتماع میں آپ اسے خود سنائیں' اگرچہ میری شراکت کی توقع تو نہیں لیکن اگر کسی طرح ممکن ہوسکا تو آپ اجازت دیں تو میں خود ہی سناؤں گا۔

مضمون تیار کرنے میں کچھ دیر تو ہوئی' مگر وہاں تو سنا ہے موسم اچھا ہے' لیکن یہاں کافی گرمی پڑ رہی ہے۔ رمضان شریف میں شدید گرمی کے ساتھ کام کرنا مشکل ہے۔ میں صبح کو سردی میں تھوڑی دیر کچھ لکھتا ہوں پھر پسینہ شروع ہو جاتا ہے' نیز کتابوں کے حوالے تلاش کرنے میں بھی وقت خرچ ہوتا ہے۔ غرض میں نے دیر نہیں کی صرف روزہ کی وجہ سے دیر ہوگئی اور یہ حصہ اس لئے بھیج رہا ہوں تاکہ دوسری قسط تک اس کی

---

[1] جلسہ دستار بندی کے متعلق آپ کے مفصل مضامین اخبارات کی زینت بنے۔

[2] حکیم الاسلام مولانا قاری طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند (متوفی شوال ۱۴۰۳ھ)

کتابت تو ہو جائے' یہ صرف روئیداد کا مقدمہ نہ ہوگا بلکہ ایک مستقل علمی مقالہ ہوگا' جو آپ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر قیمتاً یا مفت تقسیم کر دیں تو بہتر ہوگا۔ تمام حضرات کو سلام مسنون قبول ہو۔ فقط والسلام: سیاح الدین عفی عنہ

(۷)

(حقانیہ کے وفاقی امتحانات کی نگرانی)

۵/دسمبر ۱۹۶۴ء

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اگر چہ اس دفعہ تو قطعی ارادہ تھا کہ وفاق کے کسی امتحان کی نگرانی کے لئے جانے سے انکار کر دوں گا۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے کراچی سے لکھا اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے یہاں تشریف آوری کے موقع پر خود بالمشافہ فرمایا اور جگہ آپ کی بتادی کہ حقانیہ جانا ضروری ہے' اس لئے ماننا پڑا۔ شاید اور کہیں ہوتا تو عذر پیش کرتا اور عذر موجود تھی کہ دو ماہ وطن میں گزار کر آیا ہوں' اسباق کا بہت ناغہ ہوا ہے۔ اب میرا ارادہ یہ ہے کہ میں بدھ کے روز ۹ دسمبر کو چناب سے روانہ ہو جاؤں اور نوشہرہ اتر کر ۱۰ کو زیارت چلا جاؤں' میرے پاس گھر کا کچھ سامان ہے اسے پہنچانا ضروری ہے' ۱۱ کو پھر اکوڑہ واپس آ جاؤں گا۔ اور امتحان کے انتظامات کروں گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مدرسہ سے کوئی ذمہ دار شخص ۱۰ کو اسٹیشن اکوڑہ پر تشریف لے آئے تا کہ اس سے بات چیت بھی ہو جائے اور کچھ سامان جو اکوڑہ میں رکھنا ہے میں اسے حوالہ کر دوں۔ جوابی پرچوں کا بنڈل مدرسہ کے نام ملتان سے آ جائے گا۔ مولانا محمد ایوب جان صاحب بھی میرے ساتھ شریک کار ہیں' وہ بھی شاید ۱۱ کو تشریف لے آئیں گے۔ مولوی عبدالعظیم صاحب چند روز قبل آئے تھے' کچھ دن یہاں رہے پھر لاہور تشریف لے گئے۔ عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب' مولانا محمد یوسف صاحب' دیگر اساتذہ کرام مولانا عبدالغنی صاحب' مولانا عبدالحلیم صاحب اور ارکان انجمن و ناظم صاحب کو سلام مسنون قبول ہو۔

فقط والسلام: احقر سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ جامع مسجد لائل پور شہر

(۸)

(مولانا منظور نعمانی کا فیصلہ کن مناظرہ، بریلوی اعتراضات کا جواب ٥ نفیس شاہ صاحب سے کتابت)

۱۶/شوال ۱۳۶۴ھ

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ آٹھ پودے اور اُن کی بلٹی رسید پرسوں بدھ کے روز روانہ کر چکا ہوں' امید ہے کہ وہ پہنچ گئے ہوں گے۔ خدا کرے صحیح وسلامت پہنچے ہوں اور لگانے کے بعد کامیاب ثابت ہوں۔ انکے اخراجات کا بل علیحدہ درج کر رہا ہوں۔ دو روپے ۲۳/ پیسے آپ کے میرے ذمے باقی رہ گئے۔ ڈاک سے کیا بھیجوں گا' کسی کے ہاتھ ارسال کروں گا یا خود دیدوں گا۔

دو سال قبل جب ملک میں دیو بندی بریلوی کشمکش زوروں پر تھی' میں نے مناسب سمجھا کہ اکابرؒ کے بارے میں بریلوی اعتراضات کا معقول و مدلل جواب شائع کر دیا جائے۔ ضدی اور معاند تو خیر کسی صورت میں نہیں مانتے' لیکن جن لوگوں کی غلط فہمی ہو وہ دور ہو جائے گی۔ اس بارے میں مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کا یہ رسالہ ''فیصلہ کن مناظرہ'' جامع اور مفید نظر آیا۔ لکھنؤ سے بار بار اور زیادہ تعداد میں منگوا کر شائع کرنے میں بے شمار دقتیں اور رکاوٹیں تھیں' اس لئے میں نے خط لکھ کر مولانا ممدوح سے باقاعدہ اجازت حاصل کی اور اگر اس میں کچھ منافع ہو سکا تو مولانا کو اُس میں شریک کرنے کی از خود پیشکش کی۔ مولانا نے شرط یہ لگادی کہ کتابت طباعت عمدہ ہونی چاہیے اگر چہ خرچ زیادہ کرنا پڑے۔ اس لئے میں نے لاہور کے مشہور کاتب نفیس صاحب کو کتاب حوالہ کر دی' اس اللہ کے بندے نے ۱۴ مہینے میں بمشکل کتابت ختم کر دی اور پھر چھ مہینے تصحیح میں لگا دیئے اس کے بعد چھ مہینے پریس والوں نے لگا دیئے اور بڑی مشکل سے ۲۶/ ماہ بعد رمضان

شریف میں کتاب تیار ہوگئی۔ وہ گرما گرمی تو اب بحمد للہ ملک میں نہیں رہی' لیکن یہ فتنہ اب بھی موجود ہے اور ہر وقت بھڑکنے کے لئے تیار ہے۔ نیز خود ہماری نئی نسل کے طلبہ کو بھی کچھ پتہ نہیں کہ ہمارے اکابرؒ نے اصل میں کیا لکھا تھا اور مولوی احمد رضا خان صاحب نے کیا سے کیا بنا کر طوفان کھڑا کیا تھا۔ اور آج تک تکفیر و تفسیق کا وہ بازار گرم ہے۔ اس لئے دارالعلوم دیوبند سے متعلق تمام مدارس کے طلبہ کو ان کے اعتراضات اور پھر تحقیقی جوابات سے مطلع ہونا ضروری ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے اس کی اشاعت ضروری ہے۔ میں آج کی ڈاک میں دو نسخے بھیج رہا ہوں' آپ ملاحظہ فرمائیں اور اگر آپ کی سمجھ میں بھی آ جائے کہ طلبہ میں خاص طور سے اس کی اشاعت مفید ہے تو آپ ان کو خریدنے پر آمادہ کیجئے۔ طلبہ کے لئے ہم اتنی رعایت کریں گے کہ قسم اول عمدہ کاغذ والی کتاب دو روپیہ کی بجائے ایک روپیہ چھ آنے' اور ایک قسم دوم نیوز پرنٹر والی ڈیڑھ روپیہ کی بجائے ایک روپیہ کو دے دیں گے۔ اس طرح اگر آپ سو کتابیں نکال دیں گے تو بہتر ہوگا۔ اس کے علاوہ مزید کوشش بھی کیا کیجئے۔ اس میں تجارتی نفع اندوزی سے بڑھ کر تکثیرِ اشاعت مقصود ہے' خود آپ کے لئے تو موقع نہیں ہوگا' عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب یہ کام بخوبی کر سکیں گے۔ اساتذہ کرام تشریف لائے ہوں گے اور اسباق شروع ہونے والے ہوں گے۔

سب حضرات کی خدمت میں میری طرف سے تسلیمات مسنونہ قبول ہو۔ ناظم صاحب اور ارکان و عمائدین مدرسہ کو بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام: احقر سید سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ مدرسہ اشاعۃ العلوم جامع مسجد لائلپور شہر

(۹)

(آم کے پودوں کا اہتمام)

۱۵ر فروری ۱۹۶۵ء

جناب محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہاں رہا' عید کے دن شام کو یہاں سے وطن گیا۔ حقانیہ کے پاس سے گزرتے ہوئے ہمیشہ آپ یاد آتے رہتے ہیں۔ مگر گھر میں ایسی معروفیت رہی کہ نہ آ سکا۔ میں کل اتوار کے دن دس بجے کی گاڑی تیز رو سے واپس ہوا۔ پہلے سے پروگرام متعین نہیں تھا۔ ورنہ آپ کو خط لکھتا اور عزیزم سمیع الحق کو اسٹیشن پر آ کر ملاقات کی تکلیف دیتا اور آم کے پودوں کے بارے میں بات ہو جاتی۔ میں رات بارہ بجے یہاں لائلپور پہنچا ہوں۔ صبح چائے کے بعد سب سے پہلا کام آپ کا پیش نظر تھا' آم کے پودوں کے بارے میں ''محکمہ اشجار'' کے ایک دوست آفیسر سے پہلے بات ہوگئی تھی۔ اس کے پاس ایک طالب علم سائیکل پر بھیجا' قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ''ایوب ایگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ'' میں یہ دفاتر ہیں۔ میں نے اسے لکھا کہ پودوں کے روانہ کرنے سے قبل آپ ان کے لگا دینے کے بارے میں مفصل ہدایات بھیج دیں تاکہ میں وہ روانہ کروں اور وہ حضرات جگہ پہلے سے تیار کریں۔ چنانچہ اس نے یہ رقعہ لکھ کر ابھی بھیج دیا۔ آپ ان ہدایات کے مطابق آٹھ پودوں کے لئے جگہ بنا دیں' گڑھے کھود کر اسی طرح بھر دیں' میں پرسوں بدھ کے روز صبح سویرے کسی طالب علم کو یا مولوی فتح الجمیل صاحب کو بھیج دوں گا۔ یہ صاحب محمد یونس خود اپنی پسند کے مطابق اچھے پودے منتخب کر کے دے گا۔ ہم پیکنگ بھی خوب محفوظ کر دیں گے۔ پھر عصر کو چناب سے روانہ کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں اگر اس وقت کوئی واقف بابو ڈیوٹی پر متعین مل گیا تو بغیر کسی مزید خرچ کے اسی دن کی گاڑی سے روانہ کر دیں گے۔ ورنہ اسی دن کی گاڑی سے روانہ کرنے کی غرض سے بابو صاحب کو کچھ دینا ہوگا۔ بہر حال امید ہے کہ ۱۸ر فروری جمعرات کے دن چناب ایکسپریس کے ذریعہ وہ پودے اکوڑہ خٹک کے اسٹیشن پر پہنچ جائیں گے۔ بلٹی کی رسید تو بدھ کے روز روانہ نہ ہو سکے گی کیونکہ شام کو ڈاکخانہ بند ہوگا' جمعرات کو وہ روانہ کریں تو شاید آپ کو وہ جمعہ یا ہفتہ کو پہنچے' اتنی دیر تک اسٹیشن پر پودے کیوں پڑے رہیں۔ اگر اسٹیشن پر متعین اسٹیشن ماسٹر واقف ہو تو وہ یہ رعایت کر سکتا ہے کہ بلٹی رسید کے بغیر ہی اسی دن آپ کو آپ کے پودے حوالہ کر دے گا۔ اور کاغذی کارروائی وہ پھر بلٹی رسید مل جانے کے بعد کریگا۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ بدھ کی شام کو اسے کہہ دیا جائے کہ کل کو ہمارے نام پر لائلپور سے آم

کے ۸عدد پودے آنے والے ہیں اور پھر جمعرات کی صبح کو کوئی معتمد اور بااثر آدمی یا آپ کا رقعہ لے کر کوئی چلا جائے تو وہ پودے وصول کر سکے گا۔اور آپ جمعرات کی شام کو پودے لگا دیجئے۔ فی الحال ان ہدایات پرعمل جاری رکھیئے۔اللہ کرے آئندہ موسم سرما تک سرسبز وشاداب ہوں تو پھر سردی شروع ہو جانے کے بعد آپ اگر یاددہانی فرمائیں تو اس موسم کے مطابق ہدایات اور طریق حفاظت معلوم کر کے روانہ کردوں گا۔جس دن آپ پودے وصول فرمائیں اسی دن مجھے اطلاع دیجئے تاکہ میرا اطمینان خاطر ہو جائے۔چالیس روپے میرے پاس مدرسہ کی امانت موجود ہے۔اخراجات کی تفصیل پھر عرض کروں گا۔تمام اساتذہ کرام اور مولوی سمیع الحق صاحب اور ناظم مدرسہ اور ارکان مدرسہ کی خدمت میں تسلیمات مسنونہ قبول ہوں۔

فقط والسلام: احقر سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ (جامع مسجد لائل پور شہر)

(۱۰)

(الحق کے میرے اداریہ[1] پر ناراضگی)

۹رمارچ ۱۹۷۰ء

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زیدمجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زبانی جو معروضات پیش کردی تھیں آپ نے فرمایا تھا کہ مولوی سمیع الحق صاحب کو بھی لکھ کر یہ بھیج دو۔چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں پہلے میں نے یہ خط ان کے نام لکھا۔معلوم نہیں کہ وہ اب بھی کراچی میں ہیں یا وہاں سے واپس آگئے ہیں۔آپ بھی اسے ملاحظہ فرما کر پھر یہ خط مولوی سمیع الحق صاحب کو دے دیجئے۔اصل مخاطب تو وہ ہیں کیونکہ رسالہ کی پالیسی اور مضمون نگاری ان کے ہاتھ میں ہے۔البتہ آپ سمجھا سکتے ہیں۔میں خود ضروری سمجھتا ہوں کہ رسائل واخبارات میں جوابی مضمون لکھنے کی نوبت نہ آئے تو یہ بہتر ہوگا۔مدرسہ کے مفاد کا خود مجھے خیال رہتا ہے، جو کچھ ہوگا' مجبوراً ہوگا۔

فقط والسلام: احقر سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ

(۱۱)

(۱۹۷۰ء الیکشن میں کامیابی دین اور علم دین کی جیت ہے)

۹ردسمبر ۱۹۷۰ء

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زیدمجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ ان حالات میں جبکہ پورے ملک میں انتخابات کا نتیجہ بہت ہی نقصان دہ انداز میں رونما ہوا اور اسلامی نظام کی مخالف قوتوں کو وسیع پیمانہ پر کامیابی ہوئی ہے۔سرحد میں آپ کی اور دوسرے چند علماء کرام کی کامیابی قابل صد مبارکباد اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا موجب ہے لہٰذا میں آپ کی کامیابی پر تہہ دل سے خوش ہو کر مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دستور سازی کے سلسلہ میں اسلامی نظام کی ترتیب وتدوین اور اقامت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مرحلہ پر حامی وناصر ہو۔اس پر مزید خوشی ہوئی کہ صوبہ سرحد سے علماء کرام منتخب ہو کر آرہے ہیں اور بھٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کے مقابلہ کرنے اور عزائم سامنے آنے کے بعد تو یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی ہے کہ علماء کرام کو بہرحال اس کا ساتھ نہیں دینا چاہیے اور اسے تقویت پہنچانا نہیں چاہیے۔اس سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام سے جو ہمارا اختلاف رائے رہا ہے۔وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ ختم ہو جائے گا۔میں ذاتی طور پر الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا قائل وعامل رہا ہوں۔اس لئے آپ کی اس کامیابی پر دینی اعتبار سے مجھے مسرت ہوئی ہے۔نیشنل اور پیپلز دونوں کے مقابلہ میں آپ کی جیت اس وقت دین اور علم دین کی جیت ہے۔آپ کے بارے میں میری رائے پہلے بھی یہی تھی اور اب بھی یہی ہے کہ آپ ہر موقع پر اسلام کی سربلندی کے لئے پوری کوشش فرمائیں گے اور

[1] اس معاملہ کی تفصیلات کیلئے مکتوب نگار کے مکاتیب بنام سمیع الحق میں ملاحظہ ہو۔

علم کے تقاضے پورے کریں گے۔ فقط والسلام احقر العباد سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ

(۱۲)

۱۳ فروری ۱۹۷۲ء (حکیم حافظ عبدالمجید نابینا کی وفات)

بخدمت جناب محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب' مہتمم حقانیہ زید مجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ ایک نہایت غم انگیز اور روح فرسا حادثہ فاجعہ کی اطلاع دے رہا ہوں' کل مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۲ء روز شنبہ مطابق ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ کو صبح دس بجے اچانک باتیں کرتے ہوئے مولانا حکیم حافظ عبدالمجید صاحب (نابینا) مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جو حضرات حکیم صاحب مرحوم کو جانتے ہیں وہ یقیناً یہ حادثہ پورے ملک کیلئے اور تمام دینی اداروں کے لئے ایک عظیم نقصان محسوس کرتے ہیں۔ تمام دینی مدارس کے ساتھ ان کا قلبی تعلق تھا اور دینی علوم کی نشر واشاعت میں وہ ہر طرح کی امداد واعانت کیا کرتے تھے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ تمام علماء کرام اور دینی مدارس کو اس حادثہ کی اطلاع دی جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے مدارس میں طلبہ سے دعائیں کرائیں اور ہو سکے تو ختم قرآن مجید کا اہتمام کر کے ایصالِ ثواب کرائیں۔

''الحق'' میں حافظ صاحب ؒ کے متعلق تفصیلی حالات شائع کرنے کے لئے کل پرسوں اطمینان کے ساتھ کچھ لکھ کر بھیجوں گا۔

احقر سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ (مدرسہ اشاعۃ العلوم جامع مسجد لائل پور شہر)

(۱۳)

۱۰ مارچ ۱۹۵۳ء (دارالعلوم حقانیہ میں شعبۂ قراءت کی ضرورت سیٹھ یوسف اور فن قراءت کی ترویج)

بخدمت اقدس جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ایک مفصل عریضہ بذریعہ لفافہ ارسال کر چکا ہوں۔

سیٹھ محمد یوسف اور فن قراءت کی ترویج: سیٹھ محمد یوسف صاحب کا پتہ معلوم کر دیا۔ اور آج میں نے ان کی خدمت میں ایک مفصل خط لکھ کر بھیجا ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ بھی آج ہی اُن کو مدرسہ حقانیہ کے پورے کوائف واحوال طلبہ کی تعداد وغیرہ لکھ کر بھیجیں۔ نیز اس مضمون کا خط لکھیں کہ طالب علموں کیلئے تجوید قرأت کا مکمل انتظام کرنا مدت سے پیش نظر تھا۔ مگر مالی وسعت کے نہ ہونے اور ماہر فن قاری کی خدمت حاصل کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے یہ ضروری اور اہم شعبہ جاری نہ ہو سکا تھا۔ میرا نام لکھ دیجئے کہ اُس نے اِس شعبہ کی طرف توجہ دلائی اور آپ کے متعلق بتا دیا کہ وہ اس سلسلہ میں امداد کر دے گا۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر ایک اچھے قاری کی ماہوار تنخواہ کا وعدہ فرما دیجئے تا کہ ہم کسی ماہر فن قاری کی تلاش کر کے مدرسہ میں باقاعدہ شعبہ تجوید قرآن کھول دیں' اگر حاجی صاحب نے امداد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ وہ عموماً فن قرأت کیلئے کیا کرتا ہے۔ تو پھر میں بھی کوشش کروں گا اور آپ بھی تلاش جاری رکھیں تا کہ اچھا ماہر فن قاری مل جائے خواہ یہاں پنجاب سے کسی کو بلانا پڑے، ہمارے ہاں اچھے قاری کم ملتے ہیں۔ اگر وہ مان گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ جتنی تنخواہ ہوگی وہ ادا کیا کرے گا۔ ورنہ اگر کچھ کمی رہ بھی جائے تو وہ مدرسے سے پورا کرنے کی سعی کی جائے۔ مگر بہر حال قاری صاحب خوب ماہر ہونے چاہئیں۔ جلسہ کیلئے میں نے چند حضرات کے نام پہلے تحریر کئے تھے۔ ملتان کے جلسہ کے موقع پر بیک وقت سب سے وعدے لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے اُس موقع پر کسی کو بھیج دیجئے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ ورنہ اپریل کے اوائل میں مدرسہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کا جلسہ ہوگا۔ وہاں کوئی آ جائے۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اِس مقصد میں بھی کامیابی حاصل ہو جائے۔ تمام مدرسین حضرات اور دوستوں کو سلام مسنون قبول ہو۔

فقط والسلام: سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ

(۱۴)

۲۳؍مارچ ۱۹۵۵ء (جلسہ دستار بندی میں شرکت)

جناب محترم حضرت مولانا صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ موصول ہوا۔ میں نے اس لئے عرض کر دیا تھا کہ میری وہاں کوئی خاص ضرورت نہ ہوگی اور خرچ خواہ میں اپنی طرف سے کروں خواہ آپ برداشت کریں۔ دونوں صورتوں میں بلاضرورت ہوگا۔ اس لئے میں نے لکھا تھا کہ خواہ مخواہ آنے جانے کے اخراجات کیوں برداشت کئے جائیں۔ اگر آپ مجھ ناچیز کی ضرورت محسوس فرماتے ہوں اور جلسہ کے موقع پر میری خدمات سے کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو پھر مجھے حاضر ہونے میں کوئی عذر نہیں۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ میں خدمت کیلئے حاضر ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یکم اپریل کو روانہ ہو جاؤں گا۔ اور ۲ کی صبح کو وہاں پہنچوں گا۔ اگر ۲ کو کسی وجہ سے نہ پہنچ سکا تو ۳ کی صبح کو پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ دُعا فرمایئے کہ کوئی عذر قوی مانع نہ ہو جائے۔ تمام ارکان مدرسہ مدرسین وطلبہ کرام خصوصاً مولانا محمد یوسف صاحب کو سلام مسنون قبول ہو۔

فقط والسلام: سیاح الدین عفی عنہ از جامع مسجد لائکپور

☆☆☆

مولانا سید احمد عرف شالفین صاحب حقؒ [1] مدرس دارالعلوم حقانیہ

(۱)

جون ۱۹۵۱ء (جورہ استاذ ○ برتھانہ مولوی صاحب اور شین مولوی صاحب عبدالغفور سواتی کا ذکر خیر)

السلام علیکم۔ بحضور جناب اقدس ذوالعزت حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دام اقبالہٗ الحمد للہ میں خیریت سے ہوں اور خیریت جناب کا خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں بعد از تحفہء سلام وتحیۃ الکرام عرض مندانہ خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ جس وقت میں آپ سے رخصت ہوا۔ الحمد للہ بخیریت اپنے گھر کو پہنچا ہوں، لیکن میں نے جو خط کا وعدہ کیا تھا۔ کہ میں فوراً خط ارسال کروں گا معطلی اسی وجہ سے ہوئی کہ تھوڑی سی مدت میں آپ کو مفصلاً حال تحریر نہیں کر سکتا تھا۔ تفصیلاً حال کے بعد ابھی میں آپ کو یہ مسرات پیش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ چند دن کا بعد میں دوسرے کنارے پر ہمارے واقف زیادہ تھے۔ خانان ہیں جورہ وغیرہ کے دولت مندوں کے ساتھ ملاقات کیا اور میں نے مدرسے کا حال

---

[1] مولانا دارالعلوم کے ان سابقین مخلصین اساتذہ میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے دارالعلوم کے علمی اساس کا ذریعہ بنایا۔ سید تھے، سادے تھے اہل اللہ کا نمونہ، المؤمن غرٌ کریم کا مصداق، ناچیز کو بھی منطق فلسفہ کی اہم کتابیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تعلق سوات کے موضع شالفین سے تھا۔ دارالعلوم میں تدریس پر تقرر ۱۶ شوال ۱۳۶۹ھ سے ہوا، موصوف کو صرف نحو، منطق، فلسفہ اور علم کلام میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ۱۳۷۷ھ میں سفر حج پر تشریف لے گئے۔ ۲۸ ذی قعدہ کو یہ خط بھیجا اسی سفر میں ۱۰ ذی الحجہ کو رمی جمرات کے دوران وصال ہوا۔ ساتھیوں کو ایک دو دن پہلے بتلایا کہ خواب میں ایک بڑے بقعہ نور میں گر گیا اور واپس نہیں نکل سکا۔ تعبیر ظاہر تھی جو سامنے آئی، سادگی اخلاص للّٰہیت اور تدریس میں قوت لایموت پر کفایت اور انہماک میں اسلاف کا نمونہ تھے۔ تقرر پچاس روپے مشاہرہ پر ہوا۔ ان کے وفات کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا محمد علی سواتیؒ نے ان کے خلا کو باحسن واتم پُر فرمایا، مکتوب رسوم وضوابط تحریر سے خالی مگر سادگی کی یادگار ہے۔

تفصیلاً اور حرفاً حرفاً بتایا تو وہ زیادہ خوشحال ہوئے اور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب آئندہ کیلئے حسب استعداد امداد کریں گا اور اس سے پہلے مولانا محمد قمر صاحب ساکن جوہ المسمی بہ استاذ صاحب نے زیادہ اشاعت عوام اور خواص کو کیا ہے، یعنی خانان کو، باقی برتانہ مولوی صاحب کا حال یہ ہے اس نے ہم کو کہا کہ میں جانے میں زیادہ خوشحال ہوں لیکن استاذ صاحب ان کو اجازت نہیں دیتا، اس لیے کہ مدرسہ کا کام خراب ہوتا ہے، باقی جو ہدایت آپ مدرسے کے بارے بھیج سکتا ہے یا ہے بعض نوا علماء کرام کے بارے میں یا ہر کام ہو سکیں تابعدار ہوں ہر وقت باقی ہم نے اخبار میں سنا ہے کہ مدرسے مہربانیہ کے جلسے کے بعد اس نے یہ انتظام کیا ہے۔ آئندہ سال کے لیے کہ یہ ایک حضرت مولوی حمد اللہ صاحب ڈاگئی یار حسین اور دوسرا جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب میرٹھ والا ہر ایک اس نے حال بھیجا ہے۔ کہ آئندہ سال ہمارے مدرسے میں تشریف لے آؤ۔ جو آپ نے بھی اس علماء کرام کا کچھ ارشاد فرمایا تھا میں زیادہ تشویش میں ہوں کہ یہ بات یقین ہے انہیں ضرور بتایئے۔ باقی شین مولوی صاحب بالکل خیریت سے ہے۔ جس وقت ہم مینگورہ پر جدا ہوئے میں پہلے گھر کو گیا۔ شین مولوی صاحب مینگورہ میں والی صاحب کے ساتھ رہ گیا پھر ابھی گھر پر ہے۔ اتنا مجھے معلوم ہے کہ خیریت سے ہے اور جس وقت گھر کو گیا پھر اس کے بعد میں نے نہیں دیکھا ہے۔ السلام علیکم منجانب سید احمد و مولوی غلام احمد صاحب و فضل احمد جناب شیخ الحدیث و جمیع اراکین مدرسہ و اساتذہ ناظمین ہر ایک کو دست بدست قبول ہو۔ جوابا پتہ یہ ہے ریاست سوات تحصیل و ڈاکخانہ خوازہ خیلہ موضع شالفین پاس سید احمد شالفین والے کو ملے

(۲)

(مکہ معظمہ سے خط[1])

من مكة المشرفة فى ....شهر ذو القعده ۲۸ سنة ۱۳۷۴ھ

كل عام وحضرتكم بخير، حضرة العلامة الشيخ الحديث محترم المقام جناب مهتمم صاحب المحترم زيدمجدكم، السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. وبعدفقدوصلت مكة المكرمة يوم سه شنبه الموافق ۱۳۷۴ھ مع الراحة التامة والسلامة ببركة دعوا تكم الصالحة وانى لم ازل ادعوالله تعالىٰ امام الكعبة الشريفة وخلف المقام وعقب شرب زمزم ان يجعلكم من القادمين الى هذه البلاد المقدسة كما وانى اطلب اليه جل جلاله وعلاان تكونوامن الزائرين حرم المدينة على ساكنها افضل الصلاة والسلام ويبلغكم الوقوف بعرفات لاداء المناسك ورمى الجمرات هذاوبلغو اسلامى لكل ولماوصلت الى الجدة ارسلت لكم قرطاساو بينت فيه احوالنا من الجهازبنيت احوالنافى القرطاس ارسلت الى محمديوسف صاحب وقيمت شيخ زاده ۱۵۰ اوينبغى ان ترسل قرطاس وتكتب احوال كم واحوال الحقانية وندعوالكم الملتزم ومقام ابراهيم وحجر اسماعيل وللمدرسة والاركان والمعلمين والمتعلمين بدرجات العالية فى الدنيا والآخرة ورزق لكم ملاقات المقامات المقدسة بحرمت هذا البيت آمين والسلام كلكم. وصلت الى المدينه المنوره.

والسلام على سيدنوربادشاه، وعلى سميع الحق وعلى كل ولدكم وجناب ناظم صاحب،مشر

سيداحمد عفى عنه من المكة المكرمة

---

[1] خط کا اکثر حصہ اس وقت کے مروجہ چھپے ہوئے لیٹر پیڈ کا ہے جو حجاج کرام خرید کر خالی حصے بھر کر بھیج دیتے، لیٹر کے پیشانی پر حرمین الشریفین کی تصویریں ہوتی تھیں۔

مولانا سیف الرحمٰن[1] (ویروی) مدرس اوکاڑہ

۱۰ محرم ۱۳۹۷ھ (دادی محترمہ کی وفات پر تعزیت)

بگرامی خدمت الاحترام شیخنا ومرشدنا۔ شیخ الحدیث صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ۔ حفظنا اللہ بطول حیاتکم۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی بخیر صاحب۔ گزارش بعداز سلام مسنون آداب بخدمت عالیجناب ہے یہ ہمیں خدام الدین کے اشتہار کے ذریعہ اطلاع ملی۔ کہ ہماری والدہ ماجدہ محترمہ اس دارفانی سے دارحقیقی میں انتقال کر چکی ہے۔اور سوائے افسوس کے اور بندہ کیا کرسکتا ہے۔ہاں ایک ختم قرآن پڑھا اور پنجگانہ نماز دعا میں یاد کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں اور تمام پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائیں۔الغرض۔ مولانا سید عبدالحنان صاحب[2] تاحال زیارت النبی وزیارت دیگر مقامات مقدسہ سے تشریف نہیں لائے۔ انکی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں اور امید کی جاتی ہے کہ چند دن تک واپس تشریف لے آئیگا۔اور میں زیادہ محتاج دعائے صالحہ ہوں امید ہے کہ اپنے دعوات مستجابہ میں مجھے یاد فرمائیں، باقی سب حاضرین کو اور جناب مولانا سمیع الحق صاحب وناظم صاحب کو دعا سلام قبول ہو۔ منجانب آپ کا تابعدار خاکسار تلمیذ

مولانا سیف الرحمٰن (ویروی) حال مدرس اوکاڑہ

☆☆☆

الحاج سیف الرحمان[3] جہانگیرہ صوابی

۳۰ رمئی ۱۹۴۵ء

بزرگوارم معظم جناب والاشان مولانا مولوی صاحب عبدالحق دام اللہ برکاتکم بعداز دعا وسلام مسنون، عرض پرداز ہوں کہ یہاں تادم تحریر ہذا من کل وجوہ خیریت ہے اور خیریت آں ذات بابرکات از مجیب الدعوات نیک مطلوب ہوں۔صورت حال یہ ہے کہ آپ کا نوازش نامہ خیریت نامہ موصول ہوا شکر الحمدللہ کہ آپ بمعہ کل لواحقین کے خیریت سے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے برکات اس سے بھی برتر اور رونما کرے بیشک آپکی برکت اور عزت والدین کیلئے دارین کی خوشی تو ہے لیکن کسی نسبت کی وجہ سے ہمارا بھی فخر اور شان ہے۔دیگر ہماری بھی امید قوی

---

[1] فاضل حقانیہ، مدرس اوکاڑہ

[2] مولانا عبدالحنان کے حالات کیلئے ملاحظہ ہو مکتوبات بنام شیخ الحدیثؒ

(ماموں سیف الرحمان اور خالو قاضی عزیز الرحمان اور خالو میاں عبدالمطلب شاہ کا ذکر خیر)

[3] میرے بزرگ اور محترم ماموں الحاج سیف الرحمٰن ولد عبدالغفار۔ جہانگیرہ کا یہ خط حضرت کو دیوبند ان کے زمانہ تدریس کے دوران بھیجا گیا تھا۔ جبکہ میری عمر آٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ ماموں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبدالحنان فاضل دیوبند کے بڑے بھائی، نہایت جفاکش، صاف دل، خدمت خلق سے سرشار، کھرے انسان، عبادت گزار، بڑھاپے میں بھی شدید گرمی کے ایام میں کم از کم تین ماہ روزے رکھتے۔ میرے نانا مرحوم سے وراثت میں کافی زمینیں ملی تھیں اسی کی زمینداری میں اور کبھی تجارت میں مشغول رہتے۔ چند سال قبل تک وہ ہمارے خاندان کے بزرگ ترین فرد تھے ۱۹۹۴ء میں انتقال ہوا۔

ہے کہ ہمارے لیے بھی آپکی برکات ودعا کا صلہ دین ودنیا میں ملے گا۔ دیگر برخورداران کا اس شیطانی دنیا سے بچ کر علم دین کا وسیلہ آپ ہی کی برکت سے ہے۔ ہمارے ہاتھ سے تو بغیر دعا کیا ہو سکتا ہے۔ خداوند عالم آپکی ذات کو مدت دراز تک زندہ بابرکت رکھے تاکہ دنیا داروں کے بچے آپکی ذات سے فیضیاب ہو جائیں۔ خداوند عالم آپکو کسی قسم تکلیف و درد نہ دیوے ہر قسم آفات وبلیّات سے بچائے اور اس مکاری دنیا کے شیطانوں سے اللہ آپکو محفوظ رکھے اور دیوبند جیسی جگہ میں اللہ تعالیٰ آپکو اظہر من الشمس بنادے۔ دیگر برخوردار [1] کے واسطے بھی دعا کرنا نگاہبانی تو بیشک آپکی ہے لیکن ہماری قسمت خراب کہ ہماری اولاد کچھ کم عقل و بیوقوف ہوتی ہے امید کہ آپکی دعا انکے لئے کارگر ہوگی۔ اور کوئی چارہ نہیں نصیحتوں پر اور ہماری دعا پر کچھ نہ ہوا۔ اور نہ ہماری دعا میں کچھ اثر ہے دیگر مولانا صاحب [2] اگر دیوبند میں قیام پذیر ہوں تو ان کے پاس برخوردار کو بھیجا کریں تاکہ ان کی دعا سے کچھ اثر ہو جائے دیگر حاجی صاحب [3] آج ہمارے پاس جہانگیرہ میں رات تھے۔ گھربار بالکل خیریت ہے بچے بالکل خیریت سے ہیں شاید سمیع الحق آج جہانگیرہ آجاوے کیونکہ آج جہانگیرہ میں شیخ صاحب [4] کا عرس ہے حاجی صاحب کو کہا تھا کہ ان کو بھیجدیں۔ بندہ تو زمیندار ہے کہ کام میں مشغول ہوں۔ بہت سخت ایام ہیں بیماری سے تو اب فارغ ہوں۔ جناب قاضی صاحب [6] کی حق میں دعا کرنا دن بہ دن صحت میں کمی ہے فائدہ نہیں ہے۔ خداوند کریم اپنا احسان کرے دوائی تو بہت کر چکے ہیں لیکن مرض کی کمی نہیں ہے۔ رات کو گیا آپ کا خط سنایا دعا کرتا ہے زبان سے کہا کہ ہماری دیری آپ کے آنے تک ہے خداوند عالم آپ سے ملاقات کرائے۔ میاں صاحب [7] بھی گھر میں خیریت سے ہیں۔ سید احمد شاہ بیمار تھا اب قدرے آرام ہے میعادی بخار ہے۔ برادرم عبدالحنان [8] کے گھر خیریت ہے۔ برادرم عبدالحمید وعبدالجمیل کو دعا وسلام۔

والسلام سیف الرحمان ۲۵/۵/۳۰

---

[1] برادرم مولانا حافظ لطف الرحمٰن جو تربیت وتعلیم کے لئے حضرتؒ کے ساتھ دیوبند بھیجے گئے تھے۔ برادرم مولانا انوار الحق کے خسر اور عزیزان حافظ سلمان الحق، حافظ بلال الحق وغیرہ کے نانا ہیں۔

[2] حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ مراد ہیں۔ [3] میرے دادا صاحب الحاج مولانا معروف گل قدس سرہ مراد ہیں۔

[4] وہاں کے ایک بزرگ جن کی یاد میں رواج کے مطابق میلہ قسم کی پُررونق تقریب ہوتی میری عمر اس وقت آٹھ برس کے لگ بھگ تھی کسی نہ کسی مناسبت سے ماموں صاحب ہمیں بلا لیتے۔ ننھیال آنے جانے کا یہ موقعہ ہماری زندگی کی سب سے بڑی تفریح ہوتی۔ ہمارے یہ گھر دریائے لنڈا اور دریائے کابل کے اتنے متصل ہیں کہ اکثر موجیں دیواروں سے ٹکراتی ہیں۔ جس کی یادیں ماضی کا حسین اثاثہ ہیں۔ دردِ الصبا ایام تجریر ذیولی بدار ائلة عودی

قاضی عزیز الرحمان جہانگیروی کا تذکرہ

[5] جہانگیرہ کے جناب قاضی عزیز الرحمان صاحب دبنگ بااثر شخصیت، حضرت شیخ الحدیث کے ہم زلف، مغلیہ دور سے ان کے اکابر میں قضاء کا اہم عہدہ چلا آرہا تھا۔ جہانگیرہ کے قریب اٹک قلعہ مغل حکمرانوں کا بڑا اڈہ تھا اور سنا ہے کہ جہانگیر بادشاہ کے نام سے جہانگیرہ موسوم ہوا۔ میرے بڑے خالو تھے۔ ان کے بڑے بیٹے قاضی ضیاء الرحمٰن دیوبند میں حضرتؒ کے ساتھ پڑھتے رہے۔ نوجوانی میں خاندان ہی کے ایک ظالم شخص قاضی عبدالودود کے ہاتھ راہ گزرتے والے دیگر افراد کے ساتھ شہید کردیئے گئے۔ شادی کے چند دن گزرے تھے، بیوہ کے ساتھ ایک بچی جوان کے بعد پیدا ہوئی چھوڑ گئے۔ دوسرے بھائی قاضی عطاء الرحمٰن سے نوبیاہتا بیوہ کا عقد ہوا اس بچی کے ساتھ میرے چھوٹے بھائی الحاج اظہار الحق صاحب ناظم دارالعلوم حقانیہ کا عقد ہوا جو برخورداران حافظ عرفان الحق، حافظ لقمان الحق وغیرہ کی والدہ ہیں۔

[6] قاضی صاحب ایک ہم زلف ہیں اور الحاج سیف الرحمٰن مرحوم شیخ الحدیثؒ کے بڑے سالے مگر عقیدت اور وارفتگی اور عظمت کا اعتراف لفظ لفظ سے نمایاں ہے۔ گھربار اور خاندان کی یہ گرویدگی مقبولیت من اللہ کا بین ثبوت۔

[7] شیخ الحدیث قدس سرہ کے دوسرے ہم زلف ہمارے خالو جناب میاں عبدالمطلب شاہ صاحب جہانگیرہ مراد ہیں۔ جن کا تعلق خوشحال خان خٹک کے تارک الدنیا بھائی فقیر صاحب کے خاندان سے تھا اور یہ سارا خاندان فقیر خیل میاں نگان کہلاتا ہے۔ سید احمد شاہ مرحوم ان کے بڑے فرزند اور میرے خالہ زاد بھائی تھے۔ دوسرے فرزند میاں چاند بادشاہ میرے سالے ہیں۔ ہمشیرہ زینب مرحومہ کا ان سے نکاح ہوا اور پہلے بچی کی ولادت کے وقت بحالت زچگی وفات پا گئیں جن کی تعزیت ان خطوط میں جگہ جگہ برصغیر کے جید اکابر علماء نے کی ہے۔

[8] میرے ماموں حضرت مولانا عبدالحنان فاضل دیوبند جو اب سو برس کے قریب ہے اور اب بقیۃ السلف ہیں حضرتؒ کے زمانہ طالب العلمی دیوبند میں دونوں رفقاء درس تھے۔

میاں شاکراللہ۔ گوجرگڑھی

(الحق اور موجودہ دور کے تقاضے)

۸/دسمبر ۱۹۶۸ء

محترم جناب مولانا صاحب سلمہ، السلام علیکم، خدا کا شکر ہے کہ وطن عزیز میں آپ جیسے مخلص اور علمی بصیرت سے کافی سے زیادہ لگاؤ اور تعلق ہے۔ آپکا ماہواری رسالہ نظر سے گزرا۔ کافی تسکین اور تسلی ہوئی کہ موجودہ دور اور حالات کی روشنی میں بعض مسائل کو حل کرنے کی سعی اور کوشش کی گئی ہے۔ خداوند قدوس آپکو طاقت و توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ موجودہ دور کے مسلمان جن مذہبی مسائل کے مشکلات سے گزر رہے ہیں آپ انکی درست اور مکمل راہنمائی پر وقتاً فوقتاً مسائل کی روشنی میں معاون اور مددگار ہوں۔ میں مشکور رہونگا۔ کہ ماہواری رسالہ الحق میرے نام پر جاری فرمادیں اور سالانہ چندہ سے مطلع فرمادیں۔ تاکہ خدمت میں روانہ کروں۔

والسلام آپکا مخلص میاں شاکراللہ گوجرگڑھی مردان

☆☆☆

مولانا محمد شریف جالندھری۔ تحفظ ختم نبوت ملتان

(۱)

(مولانا محمد علی جالندھری کا پروگرام)

۱۹/ستمبر ۱۹۵۸ء

حضرت محترم، سلام مسنون، مزاج گرامی، گرامی نامہ ملا، حضرت اقدس مولانا محمد علی صاحب کا پروگرام تقریباً دو ماہ قبل بن جاتا ہے۔ جناب کا گرامی نامہ دیر سے ملا۔ ۱، ۲ نومبر ۵۸ء مولانا کی فارغ نہیں۔ وہ ان دنوں رحیم یار خان کے ضلع میں جماعت کی قصباتی کانفرنسوں کیلئے وقت دے چکے ہیں، لہٰذا تعمیل ارشاد سے معذور ہیں۔ فقط والسلام، طالب دعا شریف جالندھری ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان شہر

(۲)

(تعمیل ارشاد باعث فخر ہے)

۴/اکتوبر ۱۹۵۸ء

حضرت اقدس زید مجدکم، سلام مسنون، مزاج گرامی، گرامی نامہ ملا داعی کی مقرر کردہ تاریخوں پر عمل اگر ممکن ہو۔ تو انکار نہیں کیا جاتا۔ بصورت دیگر اگر خود مقرر کریں۔ تو آسانی سے عمل ہو جاتا ہے۔ آپ حضرات کے ارشادات گرامی کی تعمیل میں کارکنان جماعت کیلئے فخر ہے۔ لیکن ۲، ۱ نومبر کی مجبوری عرض کی اب حضور والا کے ارشاد پر ۱۱ر نومبر کی تاریخ حضرت مولانا محمد علی صاحب زید مجدھم کی مقرر کرتا ہوں۔ واپسی منظوری سے مطلع فرمائیں۔ فقط والسلام طالب دعا شریف جالندھری ناظم و نگران ملتان شہر

(۳)

(۷ ستمبر کا فیصلہ اور فتنہ مرزائیت کا انسداد)

۱۵/نومبر ۱۹۷۴ء

اسلام دین فطرت ہے۔ جس کی تکمیل فخر موجودات حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری پر ہوگئی۔ مخبر صادق ﷺ نے جہاں امت مسلمہ کے لئے اندرونی و بیرونی فتن کی نشاندہی فرمائی۔ جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق شرح وبسط کے ساتھ ارشاد فرمایا۔ فتن چاہے کتنے ہی ہمہ گیر ہوں۔ ختم ہونیوالی چیز ہیں۔ اور باقی رہنے والا دین فطرت ہی ہے۔ طوفان چاہے کتنے ہی عظیم ہوں ان کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔

اما الزبد فیذھب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض فتنۂ مرزائیت امت مسلمہ کے لئے فتنۂ سوداتھا اور ہے۔ مرزائیت نے دشمن اسلام قوتوں کا آلۂ کار بن کر عالم اسلام کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ اور اغیار کے لئے خوشی وانبساط کا سامان پیدا کیا۔ ۷ ستمبر کے فیصلے نے اس فتنہ کی کمر توڑ دی۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ جو تمام مسلمان فرقوں کے اتحاد و اتفاق سے ہی انجام پذیر ہو سکتا ہے۔ مجلس عمل کا قائم رہنا اس کی تنظیم کا مضبوط سے مضبوط تر ہونا نہ صرف مرزائیت کے سیاہ فتنہ کی سرکوبی کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ وطن عزیز میں اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے بھی ناگزیر ہے۔

اگر خدانخواستہ اراکین مجلس عمل اپنے اپنے فرقوں کی تنگناؤں میں چلے گئے۔ درخت کی جڑوں کو سیراب کرنے کی بجائے اس کے پتوں پر پانی کے چھڑکاؤ میں مصروف ہو گئے۔ تو نہ صرف ۷ ستمبر کا فیصلہ محض کاغذی فیصلہ ہوگا۔ بلکہ دشمن ملک وملت تو تیں اس انتشار سے فائدہ اٹھا کر تمام کام پر پانی پھر دیں گی۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا (الآیۃ)

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ہی مسلمان فرقوں کے اتحاد اور تردید مرزائیت کے لئے ہے۔ مجلس تمام مسلمان فرقوں کے رہنماؤں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ ۷ ستمبر ۷۴ء کے فیصلے کی اجراء۔ کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کی علیحدگی ربوہ میں عملاً اہل اسلام کی سکونت کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو فعال جماعت کی حیثیت سے زندہ رکھیں۔ خادم ختم نبوت، شریف جالندھری دفتر ختم نبوت ملتان

(۴)

(تشریف آوری سے تحریک آگے بڑھے گی)

حضرت اقدس زید مجدکم! اسلام مسنون۔ مزاج گرامی! تین ہفتہ کی تگ و دو کے بعد بمشکل صوبائی حکومت نے چنیوٹ کانفرنس کی اجازت دی ہے۔ اس لئے دعوت ارسال کرنے میں تاخیر ہوئی۔ یہ کانفرنس تو آپ ہی کی ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے تحریک آگے بڑھے گی اور خدام کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ حضرت والا بوجہ مختلف عوارض و پیرانہ سالی کمزور ہیں بایں ہمہ بھی شرکت کی التجاء ہے۔ جو نسا وقت بھی شرکت کے لئے متعین فرمائیں۔ کانفرنس ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کو ہو رہی ہے۔ بخدمت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سلام مسنون عرض دعاء مضمون واحد۔ فقط والسلام طالب دعا احقر محمد شریف جالندھری دفتر ختم نبوت ملتان

☆☆☆

شریف فاروق[1] روزنامہ شہباز۔ جہاد

(۱)

(خصوصی اشاعت کیلئے مضمون کی خواہش)

مولانا عبدالحق صاحب رئیس المدرسین اکوڑہ خٹک۔ ہفت روزہ "جہاں نما" لاہور ۶ ستمبر کے موقع پر "اسلام میں جہاد" کے موضوع پر

---

[1] شریف فاروق بزرگ صحافی، اسم با مسمٰی، انتھک محنت سے صحرائے صحافت میں پیرانہ سالی کے باوجود مسلسل سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شہباز اخبار پشاور سے بھرپور ادارت کا آغاز کیا۔ اب جہاد اخبار چلا رہے ہیں۔

ایک جامع نمبر تیار کر رہا ہے۔ جس میں پاکستان کی مقتدر سیاسی، مذہبی، علمی اور فوجی شخصیات حصہ لے رہی ہیں۔آپ سے استدعا ہے کہ اپنی اولین فرصت میں مندرجہ ذیل سوالات کا انتہائی مختصر الفاظ میں جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ادارہ "جہاں نما" اور میں خود آپ کے دلی شکر گزار ہوں گے۔

(۱) کیا اسلام میں جہاد فرض ہے؟

(۲) کیا ایک اسلامی مملکت میں ہر مسلمان کا مجاہد ہونا ضروری ہے؟

(۳) کیا پاکستان کے مخصوص جغرافیائی حالات کے پیش نظر پاکستان کے ہر باشندے کو لازمی فوجی تربیت دی جانی چاہیے؟

زیادہ حد آداب! آپ کا نیاز مند شریف فاروق مدیر اعلیٰ

(۲)

۱۳/دسمبر ۱۹۷۶ء (والدہ کی وفات پر تعزیت)

محترم المقام جناب مولانا صاحب، سلام مسنون۔آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی۔اناللّٰہ وانا الیہ راجعون! بلاشبہ مرحومہ بہت ضعیفہ تھیں لیکن آپ کے سر پر توان کا سایہ تھا اور یہ سایہ رحمت خداوندی سے کم نہیں ہوتا۔آپ کو ان کے رحلت کر جانے سے جو صدمہ پہنچا ہے میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ والسلام نیازمند شریف فاروق

☆☆☆

مولانا محمد شعیب[۱] ڈسٹرکٹ خطیب مردان

(۱)

۲۱/جنوری ۱۹۶۱ء (مولانا عبدالمالک صدیقی کی آمد کی اطلاع)

بعالیخدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکرمی! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔حضور معلی حضرت علامہ مولانا المکرم محمد عبدالمالک صاحب صدیقی کے حکم کی تعمیل میں آپ کو یہ اطلاع عرض کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔کہ حضور والا بخیریت تمام از سفر ہندوستان مورخہ ۲۴/۱/۱۹ کو دھلی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور تشریف لائے ہیں۔اور کچھ استراحت کیلئے کوٹھی نمبر ۶ میں قیام فرمائیں گے۔اور ۲۴/۱/۲۱ کو بذریعہ موٹر کار خانیوال روانہ ہوئے لہٰذا آپ کو اطلاعاً عرض ہے۔خدمات لائقہ سے ضرور مجھے یاد فرمایا کریں گے۔ والسلام آپکا مخلص محمد شعیب خطیب مردان

(۲)

۹/دسمبر ۱۹۷۰ء (قومی اسمبلی رکنیت پر مبارکباد)

حضرت مولانا محترم عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔سلام مسنون۔مکرمی! قومی اسمبلی کے انتخابات میں آپ کی

---

[۱] مردان کے ڈسٹرکٹ خطیب، سیاسی امور میں سرگرم تحریک پاکستان کے حامی، مولانا مدرار اللہ مدرار مرحوم کے بھائی اور ہمارے ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی اکرام اللہ شاہد کے عم محترم تھے (مرتب)

نمایاں اور باوقار کامیابی پر خدائے ذوالجلال کالاکھ لاکھ شکر ہے۔ میں اس تشکر کے ساتھ اس باعزت کامیابی پر تہہ دل سے آپ کو تہنیت دیتا ہوں۔ یہ عز و شرف آپ کو ہزار بار مبارک ہو۔ محترمی! آپ کی، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مفتی محمود صاحب، مولانا نعمت اللہ اور مولانا صدرالشہید کی مثال قومی اسمبلی میں کنور القمر فی اللیل ہے۔ اس کی تابندگی سے ہمیں یقین ہے کہ اس دفعہ قرآن وسنت کے مطابق آئین وقوانین کی تدوین ونفاذ اس سرزمین پاک میں آپ اور ہمارے سب کی خاطر خواہ ہوجائیگا۔ خدائے تعالیٰ آپ سب کو اس کامیابی سے سرفراز وممتاز فرمائے۔ آمین

والسلام فقط آپ کا مخلص محمد شعیب

☆☆☆

مولانا مفتی محمد شفیع[1] مفتی اعظم پاکستان کراچی

(۱)

۲۵ فروری ۱۹۵۳ء، ۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ (حج اور حجاج پر پابندی کا تدارک)

کرم فرمائے محترم دامت مکارمہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کو معلوم ہے کہ زمانہ دراز سے حجاج اور حج پر بہت سی پابندیاں حکومت کی طرف سے عائد ہیں جن کی وجہ سے حجاج کو سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور چند سال سے حجاج کا ایک خاص کوٹہ مقرر کر دیا جاتا ہے اور ہر سال اسمیں کمی کا سلسلہ جاری ہے۔ جسکی وجہ سے بہت سے حضرات جن پر حج فرض ہے ادائیگی فرض سے محروم رہتے ہیں۔ ان کڑی پابندیوں کو اُٹھانے کیلئے حج کمیٹی کے حضرات اور دیگر مقتدر اصحاب کی طرف کوشش جارہی ہے۔ لیکن اب تک عوامی لوگوں کے مطالبات حکومت تک نہیں پہنچے۔ ان کوششوں کا بارآور ہونا مشکل ہے اس غرض کیلئے کچھ فارم طبع کرائے ہیں۔ ایک کام تو یہ ہے کہ ان فارموں پر زیادہ سے زیادہ ہر طبقہ کے مسلمانوں کے دستخط کرا کر واپس یہاں بھیج دیا جائے۔ واپس بھیجنے کا پتہ یہ ہے:۔ دفتر انجمن قرآن عظیم پوسٹ بکس نمبر ۷۲۵۸ کراچی نمبر ۳

دوسرا کام یہ ہے کہ عوامی جلسوں میں اور وہ دشوار ہو تو جامع مسجدوں میں عوام کی طرف سے منسلکہ مطالبہ کا ایک ریزولیشن پاس کرا کر وزیر خارجہ پاکستان کی طرف اور وزیراعظم پاکستان کے نام بذریعہ تار یا کم از کم بذریعہ رجسٹری خط بھیج دیئے جائیں اور اُن کی نقول انجمن قرآن عظیم پوسٹ بکس نمبر ۷۲۵۸ کراچی صدر نمبر ۳ کو روانہ کر دی جائیں۔ اُمید ہے کہ آنمحترم اس کام کی اہمیت اور ضرورت کو ہم سے زیادہ محسوس فرما کر اس کام میں پوری سعی فرمائینگے۔

والسلام بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

(۲)

۷۶/۴/۶ھ، ۱۳ نومبر ۱۹۵۶ء (جمعیۃ علماء اسلام کے نام پر نئی جمعیت کا قیام)

کرم فرمائی محترم مولانا عبدالحق صاحب دامت فضائلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے وقتی ہنگامی اور اہم اجلاس کا دعوت نامہ اور بذریعہ اخبارات اطلاع غالباً جناب کو مل چکی ہوگی۔ اسمیں مصر کے جہاد کا قضیہ تو اہم ہے ہی۔ ایک دوسرا تنظیمی مسئلہ بھی بڑی

---

[1] اکابر دیوبند کے محفل کا ایک تابندہ ستارہ، محقق، مدرس، مصنف، مفسر قرآن، مفتی دوراں فقیہ زماں، دیوبند سے کراچی تک خدمات کا تسلسل، دارالعلوم کراچی جیسے عظیم ادارہ کے مؤسس صدقات جاریہ میں مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا محمد رفیع عثمانی، مولانا ناز کی کفی مولانا ولی رازی اور رضی عثمانی جیسے اخلاف صدق جن میں ہر ایک علم کے میدان میں آفتاب و ماہتاب ہیں۔

اہمیت رکھتا ہے کہ ملتان کے اجتماع اور اسکے پروگرام نے درحقیقت جمعیۃ علماء اسلام کو بالکل ختم کر کے ایک نئی جمعیۃ اسی نام پر بنائی ہے۔ اسکے عواقب ونتائج علماء کیلئے خصوصاً علماء دیو بند کیلئے بلکہ پوری ملت کیلئے انتہائی مضرت کا سبب ہو سکتے ہیں۔ ابھی ابتدا میں اگر اس وقت ملکر اس معاملہ کو سلجھا لیا گیا تو حالات انشاء اللہ قابو میں رہ سکیں گے اور علماء کا احترام جو دین کیلئے اہم ضروری ہے۔ انشاء اللہ محفوظ رہ سکے گا۔

اسلئے اس اجلاس میں آپکی شرکت نہایت ضروری ہے ضروری کاموں کا حرج کر کے اس میں شرکت کا اہتمام فرمائیں۔

امید ہے کہ میری اس درخواست پر خاص توجہ دینگے۔ والسلام دعاء کا محتاج محمد شفیع عفی اللہ عنہ

اگر خدانخواستہ اس تاریخ پر آنا ممکن نہ ہو تو برائے کرم بذریعہ تار مجھے اطلاع دے دیں۔

(۳)

۶/۲۶-۷۶ھ **(جلسہ دستار بندی میں شرکت کی کوشش)**

مولانا المحترم دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ نے مسرور فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ دستار بندی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ چونکہ ۲۰ رشعبان کو دارالعلوم جدید کا افتتاح یہاں بھی کرنا ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے وقتی مشاغل بے حد ہیں۔ اسلئے مشکلات بہت ہیں۔ تاہم کوشش کرونگا کہ کس طرح حاضر ہوسکوں۔ والسلام : محمد شفیع

(۴)

۷رشعبان ۷۶ھ **(اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو روز افزوں ترقیات ظاہری وباطنی سے نوازے)**

کرم فرمائی محترم مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے دارالعلوم میں حاضری کو سعادت سمجھ کر قصد تھا۔ مگر اتفاقاً اپنے دارالعلوم کراچی کی افتتاح کی تاریخیں بھی تقریباً یہی ہیں، اسلئے حاضری سے مجبور ہو گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو روز افزوں ترقیات ظاہری وباطنی عطا فرمائیں۔

غیر حاضری سے خود بھی تاسف ہے مگر بہ تقاضائے حالات چارہ نہیں۔ والسلام : بندہ محمد شفیع عفی عنہ

(۵)

۴/۲۱ ۸۵ھ **(تغیر تاریخ غیر مقدور)**

مولانا المحترم مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج گرامی نامہ موصول ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ اب تو سب حضرات کو اطلاع دیتے ہوئے بھی کافی دن گزر گئے اور وقت قریب آگیا، ایسی حالت میں تغیر تاریخ بالکل غیر مقدور ہے۔ امید ہے معاف فرمادینگے اور وقت پر تشریف آوری سے ممنون فرمادینگے۔ والسلام : محمد شفیع عفی عنہ

(۶)

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ **(دارالعلوم لانڈھی کے اہم اجتماع میں شرکت)**

مکرمی! سلام مسنون! ازراہ کرم جناب والا اپنے کراچی پہنچنے کے دن تاریخ، ٹرین اور اسکے وقت سے مطلع فرمائیں تاکہ سٹیشن سے آپکو دارالعلوم (لانڈھی) پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ مبادا آپ کو تکلیف کا سامنا یا پریشانی اُٹھانی پڑے۔

والسلام منجانب (۱) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی (۲) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مدظلہ العالی

مولانا محمد شفیع ۔قاسم العلوم ملتان

(سالانہ جلسے میں شرکت کی دعوت)

گرامی قدر مخدوم مکرم زید مجدکم ۔ بعد سلام مسنون ، مزاج گرامی ، مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۳، ۴، ۵ ذی قعدہ ۸۲ھ بروز جمعہ ہفتہ اتوار (۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۶۳ء) منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں جناب کی شمولیت باعث برکت ہے ۔لہٰذا التماس ہے کہ دعوت منظور فرما کر واپسی جواب سے مطلع فرمادیں تاکہ آپکا نام نامی اشتہار میں شائع کیا جاسکے ۔تمام حضرات تسلیمات عرض کرتے ہیں ۔

احقر العباس محمد شفیع عفی عنہ،

☆☆☆

محمد شفیع قریشی ۔رائے ونڈ

(طلبہ دارالعلوم کی فارغ اوقات میں تبلیغ کی خواہش ○ شیخ عبدالفتاح[1] ابوغدہ کی حقانیہ میں آمد)

از ،مدرسہ عربی ۔رائے ونڈ جنکشن

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم امید ہے کہ حضرت والا کے مزاج سامی بعافیت ہونگے ۔ بندہ جناب والا کی خدمت میں حاضری اور شرف زیارت کا از حد متمنی اور خواہاں تھا ۔مگر کچھ عوارض اور معروفیات کے بر بنا معذور رہا ،امید ہے کہ حق تعالیٰ شانہ جلد ہی مستقبل میں حاضری کی توفیق مرحمت فرمائیں ۔ جناب عالی کے توعلم میں ہوگا کہ شیخ ابوالفتاح ابوغدہ شام کی جناب والا کے درسگاہ میں آمد کے وقت کچھ طلباء وغیرہم نے تبلیغ کیلئے اوقات فارغ کرنیکا ارادہ فرمایا تھا اور اب کیونکہ امتحانات کے بعد یہ احباب فارغ ہونگے تو امید ہے کہ جناب والا کی یاددہانی توجہ اور دعا سے احباب اپنے اوقات کو فارغ فرماسکیں بندہ حاضر ہوکر ہی یہ سعادت حاصل کرتا مگر فی الحال اپنی معروفیات کیوجہ سے معذور ہوں محترم بشیر صاحب[2] یہاں مشورہ میں تشریف لائے تھے انکی وساطت سے اپنے مدعا کا جناب والا کی خدمت میں اظہار کیا ہے ،امید ہے کہ حضرت والا توجہ فرما کر مساعدت فرمادیں گے اور آنے والوں کی ہمت افزائی فرمائینگے ۔

فقط والسلام محتاج دعا وتوجہ بندہ محمد شفیع قریشی

☆☆☆

مولانا محمد شفیق مرحوم[3] مدرس حقانیہ

وہ زمانہ کیا ہوا کہ جب میرے گریہ میں اثر تھا ۔۔۔۔ یہی چشم خون فشاں تھی یہی دل یہی جگر تھا

محترم المقام استاذنا المکرم صاحب زید معالیکم .السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !بار بار آپ صاحب کو تکلیف دینا مناسب نہیں ہے ،اب عرض

---

[1] شیخ کی آمد کی تفصیل مکتوبات مشاہیر عالم عرب بنام احقر سمیع الحق میں ملاحظہ فرمادیں۔

[2] حاجی بشیر صاحب اور مکتوب نگار تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے سرکردہ افراد، پاکستان کے امیر تبلیغ بھی رہے ،مولانا الیاس کاندھلوی کے رفیق سفر وحضر....

(مولانا محمد شفیق مغلکی کا ذکر خیر)

[3] مرحوم حضرت مکتوب الیہ کے خاص شاگرد دیوبند میں ساتھ رہے اور ساتھ آکر خصوصی تلامذہ کی جماعت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ کے اولین سال قیام میں تدریس کی ذمہ داری سنبھالی ۔اکوڑہ کے قریب موضع مغلکی کے باشندہ تھے ۔ دل کی بیماری جس کا خط میں ذکر ہے ہدا ولپنڈی میں دل کا آپریشن ہوا ،مگر جانبر نہ ہوسکے فرحمۂ اللہ ۔ ایک دو ابتدائی درجہ کے کتابوں میں میرے بھی استاذ رہے اور نام کی طرح شفیق بھی تھے اور مشفق بھی ۔

ہے کہ آج انشاء اللہ میں گھر جا رہا ہوں کیونکہ بندہ کو بے انتہاء تکلیف ہے آج رات میں نے صرف دو گھنٹہ نیند کیا ہے، تمام رات دل دھڑ کتا تھا اب راولپنڈی جانے کیلئے نہ بندہ کا جانی طاقت ہے اور نہ مالی، ظاہری اسباب میں صحت یاب ہونے کا بہت کم امید ہے، زندگی میں مجھے صرف تین باتوں کا انتہائی افسوس ہے۔ ایک جناب کے مجلس سے جدا ہونا۔ دوسرا دارالعلوم سے جدائی۔ اور تیسرا شرم کی بات ہے مگر لکھ رہا ہوں۔ ایک لڑکی[1] کا شادی کیلئے انتظار کرنا بندہ کے صحت یابی تک اور نہ بندہ کا مال ہے نہ جائداد اور نہ یہ افسوس کی چیزیں ہیں۔

اب آپ صاحب سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی تقصیرات معاف فرما دیں۔ کیونکہ اس آسمان دنیا کے نیچے مجھ سے زیادہ عاصی کوئی بشر نہیں ہے۔

آپ صاحب بندہ کے ہاں آنے کے تکلیف نہ فرمادیں۔ کیونکہ میرا قلب برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ صاحب سے دعا جو شفیق غفرلہ

☆☆☆

میر شکیل الرحمان[2] روزنامہ جنگ کراچی

(اسلام میں عورتوں کے کھیل کود کا مسئلہ O حدود قیود)

حضرت مخدوم و مکرمی مولانا عبدالحق، زیدت افضالہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گزشتہ دنوں لڑکیوں کا ہاکی میچ ہوا۔ جس پر مختلف حلقوں کی جانب سے مختلف آراء کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ہمارے اکابرین علماء و مشائخ کی طرف سے اس سلسلہ میں کسی شرعی نقطہ کی وضاحت سامنے نہیں آئی۔ ادارہ "جنگ" کی طرف سے "اسلامی صفحہ اقرا" میں ہم اسکی شرعی نقطہ نظر سے وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعدد بزرگان گرامی سے رابطہ قائم کیا گیا جن میں جناب ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ ہم جناب سے ملتمس ہیں کہ آپ اپنی رائے عالی سے جہاں تک ممکن ہو جلد مطلع فرمائیں۔ جناب کے عوارض اور بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر یہ زحمت دینا گستاخی ضرور ہے لیکن وقت کے ایک اہم مسئلہ میں قوم کی راہنمائی ضروری ہے اسلئے زحمت دینا پڑی۔ والسلام مخلص (میر شکیل الرحمان)

نوٹ: سوالات کی کاپی منسلک ہے۔

سوالات

۱) کیا اسلام میں عورتوں کیلئے کھیل کود کی اجازت ہے؟

۲) اسلام عورتوں کیلئے ایسے کھیل کود کی اجازت دیتا ہے جس میں مرد بھی شامل ہوں؟

---

[1] مالی عدم استطاعت کی وجہ سے شادی نہ کر سکنے کا افسوس۔

[2] بانی جنگ میر خلیل الرحمان مرحوم کے ہونہار فرزند جو اس وقت جنگ گروپ اور جیو ٹی وغیرہ کے سربراہ ہیں۔ شیخ الحدیث کے آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں جناح ہسپتال کراچی میں قیام کے دوران میر صاحب حضرت کے عیادت اور ملاقات کیلئے آتے رہے۔ اس وقت کے اس جوان رعنا میں اہل علم و فضل اور علمی و دینی مسائل سے بڑی دلچسپی دیکھی۔

۳) کیا اسلام میں ایسے کھیلوں کی اجازت ہے، جس میں عورتوں کو جسم کے کچھ حصے عریاں کرنے پڑیں۔ مثلاً (سوئمنگ) تیراکی وغیرہ؟

۴) کیا اسلام میں عورتیں علیحدگی میں ہر قسم کا کھیل کھیل سکتی ہیں؟

۵) کیا عورتیں ایسے کھیل مردوں کے سامنے کھیل سکتی ہیں؟

۶) عورتوں کے کھیل کود کے حدود کیا ہیں؟

۷) اسلام کے ابتدائی دور میں عورتوں کے تفریحی مشاغل کیا تھے اور انہیں کس حد تک کھیل کود کی اجازت تھی، اگر پابندی اسلام نے نافذ کی تو کن مراحل میں پابندی عائد کی گئی؟

۸) ایرانی تہذیب اور رومی تہذیب سے رابطہ بڑھنے کے بعد کیا اسطرح کے کھیلوں کیلئے کوئی گنجائش پیدا ہوئی؟

۹) جدید دور میں جبکہ ہم اسلامی تعلیمات کے بارے میں ہر شعبہ زندگی میں اجتہاد کی بات کرتے ہیں تو کیا اس سلسلہ میں بھی کوئی اجتہاد کیا جاسکتا ہے؟

۱۰) پاکستان میں مختلف کھیلوں میں عورتیں جسطرح شمولیت اختیار کر رہی ہیں کیا وہ مناسب ہے؟

۱۱) عورتوں کے ھاکی میچ کرکٹ میچ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۱۲) اسلامی نقطہ نظر سے آپ کھیلوں کی موجودہ صورتحال میں عورتوں کے صحیح مقام کے بارے میں کیا تجویز کرتے ہیں؟

☆☆☆

مولانا شمس الحسن دیوبند

(ایک معمر بزرگ مولانا عبدالمعبود کے بارہ میں استفسار)

۱۴/ اکتوبر ۱۹۷۸ء

محترمی گرامی محترم عالی جناب مولانا صاحب دام ظلکم اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! اس ناچیز کا تعلق دیوبند ضلع سہارنپور سے ہے اور اس تعلق کی بناء پر یہ عریضہ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ میں گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہونے پر گزشتہ ماہ جون میں وطن گیا تھا۔ عرصہ دراز کے بعد دارالعلوم کو دیکھا، حضرت قاسم العلوم جناب مولانا نانوتوی صاحبؒ، حضرت شیخ الہندؒ، اور جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ، اور دیگر اکابرین دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں فاتحہ کی سعادت ملی۔ حضرت علامۃ العصر محدث دوران جناب مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے مرقد مبارک پر حاضر ہوا۔ نیز تھانہ بھون میں حضرت حکیم الامتؒ کے مزار مبارک اور خانقاہ میں حاضر ہوا۔ مظفر گڑھ کے قیام کے دوران ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے بتلایا کہ پاکستان میں ایک بزرگ ہیں جو نہایت معمر ہیں مولانا عبدالمعبود صاحب اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کیؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ انہوں نے ان کو خلافت عطا فرمادی ہے۔ یہ سن کر مجھے سخت حیرت اور تعجب ہوا۔ حضرت حکیم الاسلام جناب قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم اسوقت ایشیائی اسلامی کانفرنس کے سلسلہ میں پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسوجہ سے ان سے

دریافت نہیں کر سکا۔ یہاں واپسی پہنچنے پر چند روز ہوئے اخبار میں خبر پڑھی کہ صاحب موصوف کی عمر ۱۵۰ سال ہے اور ۸۷ واں حج کرنے حجاز مقدس تشریف لیجا رہے ہیں اور حاجی صاحبؒ کے خلیفہ ہیں مگر امداد المشتاق۔ شمائم امدادیہ۔ مکتوبات امدادیہ اور ضیاء القلوب میں حضرت مہاجر مکیؒ کے خلفاء میں ان صاحب کا تذکرہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں تذکرۃ الرشید، تذکرۃ الخلیل وغیرہ میں بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔[1] خدمت عالی میں یہ عرض ہے کہ براہ کرم اس سلسلہ میں صحیح رہنمائی فرمادیں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ آخر میں ناچیز اپنے لئے حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ فقط والسلام مع الاکرام

☆☆☆

علامہ شمس الحق افغانیؒ [2]

(۱)

(بلوچستان کے وزارت معارف میں مرکزی قضا یا سیکرٹری محکمۂ معارف اسلامی کے عہدہ کی پیشکش علامہ محمد شریف کشمیری کی تلاش)

از شاہی کیمپ ڈھاڈر بلوچستان ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء

بخدمت فضیلت فضائل پناہ جناب مولوی عبدالحق صاحب زاد مجدہٗ وعلیکم السلام! آپ کی تار اور خط موصول ہوئے، مولوی محمد شریف کے دریافت حال کے لیے مولوی غلام اکبر صاحب جو تنگزئی سے یہاں تک میرے ساتھ آئے تھے، کو علاقہ پونچھ میں ان کے مسکن پر بھجوایا گیا مگر باوجود کما حقہ، جستجو کے وہ نہ مل سکے۔ اب مولوی صاحب موصوف کا آپ کی جگہ پر موجود نہ ہونا مزید تشویش میں ڈال رہا ہے، خدا کرے کہ وہ بخیر و عافیت ہوں۔ ہمیں ریاست ہذا کی خدمات کیلئے ان کی اشد ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے پوری سعی و کوشش کر کے ان کا سراغ نکالیں اور بذریعہ تار اطلاع دیویں یا ان کو بلاتاخیر یہاں بھجوادیں، اگر خدانخواستہ ان کا پتہ نہ لگ سکے تو کیا آپ خود ریاست ہذا میں بطور قاضی مرکز یا سیکرٹری محکمہ معارف اسلامی خدمات بجالانے کے لیے تشریف لاسکتے ہیں، یا نہ؟ اگر ارادہ آنے کا ہو تو کم از کم کس مشاہرہ اور شروط پر آنے کو تیار ہیں اور کب تک؟ براہ مہربانی مولوی محمد شریف صاحب[3] کے متعلق پوری جستجو فرما کر اور اپنے متعلق بھی مناسب جواب سے جلد مطلع فرمادیں، بخدمت جملہ حضرات سلام علیکم۔

شمس الحق افغانی وزیر معارف اسلامی قلات از شاہی کیمپ ڈھاڈر بلوچستان، ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء

---

[1] مولانا عبدالمعبود مرحوم کے بارہ میں محررہ باتیں زبان زد عام تھیں۔ حقیقت اللہ کے علم میں ہے، ہم نہ تصدیق کر سکتے تھے نہ تردید۔

[2] شمس العلوم والمعارف، فیلسوف اسلام علامہ شمس الحق صاحب افغانی سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند، سابق وزیر معارف ریاست قلات بلوچستان، سابق صدر مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، سابق شیخ الحدیث والتفسیر اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ، سابق شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور، خلیفہ مجاز حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ، المتوفی ۱۶ راگست ۱۹۸۳ء

[3] حضرت علامہ مولانا محمد شریف کشمیری جو تقسیم ہند سے قبل دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے، معقولات و منقولات کے جید عالم طویل عرصہ تک مدرسہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث رہے۔ مکتوب الیہ سے گہرے روابط زمانہ دیوبند سے تھے جو آخر تک قائم رہے، فاضل مکتوب نگار ریاست قلات کے لیے مکتوب الیہ اور علامہ محمد شریف صاحب کی خدمات حاصل کرنا چاہتے تھے۔

(۲)

۴ رفروری ۱۹۴۸ء (مشاہرہ کے بارے میں وضاحت)

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ موصول ہوکر کاشف احوال ہوا۔ یہاں پر عموماً مشاہرہ کا تعلق عہدہ سے وابستہ رہتا ہے آپکی تحریر سے میں متفق ہوں۔ گرانی اشیاء کی روز افزوں رفتار کے پیش نظر مناسب عہدہ پر تقرر کے موقعہ پر پیش آجانے کی صورت میں مناسب شرائط طے کرانے کیلئے خط وکتابت کیجا سکے گی ترقیات دارین کی دعا کرتا رہتا ہوں اور خود دعا کا طلبگار رہوں۔ شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ (وزیر معارف ریاست قلات)

(۳)

(ریاست ہائے بلوچستان کی اہم ذمہ داریاں)

جامع الفضائل والفواضل محترم المقام مولانا صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ۱۶ جمادی الثانیہ کا گرامی نامہ موصول ہوکر کاشف احوال ہوا، احقر نے سال رواں میں وزارت معارف ریاستہائے متحدہ بلوچستان کا عہدہ سنبھالا، یعنی ریاست قلات کے علاوہ مزید تین ریاستوں (فاران، مکران، لاس بیلا) کے فرائض میرے ذمہ سپرد کردیئے گئے جن کے نظم ونسق درست کرنے کے لیے ان ریاستوں کا دورہ کرنا بھی ضروری ہے۔ دفتری فرائض میں بھی کافی اضافہ ہو چکا ہے صوبہ سرحد میں آپ کی مساعی کی میرے دل میں بے حد قدر واحترام ہے۔ اس بنا پر ان تمام دشواریوں کے باوجود اگر مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں رخصت حاصل کرسکا تو اپنی آمد کی اطلاع دے دوں گا۔ دعا کرتا ہوں اور طلبگار دعا ہوں۔ شمس الحق افغانی وزیر معارف ریاستہائے متحدہ بلوچستان

(۴)

۱۴ ررجب المرجب ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۰ء (ترقیات مدرسہ اخلاص کا ثمرہ ہے)

محترم المقام برادرم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں یکم اپریل ۱۹۵۱ء بغایت ۲۸ ر اپریل ۱۹۵۱ء رخصت پر قلات سے گھر آیا ہوں۔ مکتوب گرامی آپ کا قلات سے واپس آکر یہاں ترنگزئی میں مجھے کل ملا۔ مندرجات سے بے حد مسرت ہوئی، دینی خدمت کی توفیق نعمت عظمیٰ ہے جو صرف اخلاص کا ثمرہ ہے، ترقیات مدرسہ کے لیے بارگاہ الٰہی سے دعا ہے۔ شرکت اجلاس کے لیے ایسی صورت میں کہ ۲۷ ر اپریل ۱۹۵۱ء مطابق ۲۱ ر رجب ۱۳۷۰ھ پشاور سے قلات کے لیے روانگی ہے اور سیٹ ریزرو کرا چکا ہوں، نہایت افسوس کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔ زیادہ دعا۔ ترقیات مدرسہ کے لیے دعا کے سوا کیا لکھوں۔ احقر شمس الحق از ترنگزئی ضلع پشاور

(۵)

۵ رصفر ۱۳۷۱ھ، ۱۹۵۱ء (مولوی عبدالحق ترنگ زئی کی سفارش)

محترم المقام مولانا عبدالحق زیدہ مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! باخیریت جانبین نصیب۔ برخوردارم عبدالحق[۲] جو کہ میرے عزیزوں میں سے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر ریاستوں اور حکومتوں کے زیر سایہ خدمات دینی کا کام لینے کی بجائے مکتوب الیہ سے بے سروسامانی میں آزادرہ کر عظیم تجدیدی کام لینے کا فیصلہ فرمالیا تھا، اس لیے حضرتؒ نے بوجوہ معذرت پیش کردی تھی۔ (س)

۲۔ حکیم مولوی عبدالحق فاضل حقانیہ جو مشہور مدرس وعالم مولانا شہزادہ صاحب، ترنگ زئی کے فرزند ہیں۔ انکے فرزند ہمارے تلمیذ رشید مولانا محمد ادریس بھی حقانیہ سے فارغ ہوئے ایم پی اے بھی بنے اور درس وتدریس میں اعلیٰ شہرت رکھتے ہیں۔

ہیں دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم پذیر ہیں لیکن حجرات کی تبدیلی سے اس کو تکلیف ہے، اس لیے آئندہ اس کی تعلیمی وتربیتی نگرانی کے علاوہ اس امر کا لحاظ فرمایا جائے کہ وہ اپنے مسکن اور قیام گاہ میں استقراری طور پر مقیم ہو اور ردّ وبدل قیام گاہ کی نوبت نہ آئے۔

شمس الحق افغانی ۵؍صفر ۱۳۷۱ھ

(۶)

۲۳؍رجب ۱۳۷۱ھ (ظلمت کدۂ سرحد میں آپکی احیاءِ دین کی سرگرمیاں مجھے افتان وخیزان آپکے جہادِ علمی ودینی میں شرکت کرکے زادِ آخرت کا سامان کرنے پر مجبور کررہی ہیں)

محترم المقام زادکم اللہ سوددا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکتوب گرامی موصول ہوکر موجب ابتہاج ہوئی۔ ظلمت کدہ سرحد میں آپکی احیاء دین کی مساعی اور علوم دینیہ کی نشریاتی سرگرمیاں اس امر کیلئے موثر ترین جاذبیت رکھتی تھیں کہ جیسا کچھ مجھ سے بن پڑے افتان وخیزان میں آپکے اس جہادِ علمی ودینی میں شریک ہوکر زادِ آخرت کا سامان کروں لیکن یہ میری بدقسمتی ہے کہ ریاست کے نظام شرعی کے سلسلے میں مجھے شرعی ضابطہ دیوانی اور ضابطہ فوجداری عربی زبان میں لکھنا پڑا، اب شرعی ضابطہ دیوانی کا عربی سے اردو میں خود میں نے ترجمہ کیا، جسکی طباعت اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرانے کے سلسلے میں حسب الامر مجھے ۱۵؍اپریل سے ۱۱؍جون تک کراچی رہنا پڑیگا جسکی وجہ سے میری شرکت دارالعلوم حقانیہ زادہا اللہ رفعۃ ونماء کے سالانہ اجلاس میں نہو سکے گی۔ برخوردار عبدالحق کو بعد از دعا یہی عذر کردیں۔ آپکی عافیت اور مزید توفیق خدمات علوم دینیہ کیلئے دعا کرتا ہوں اور خود آپ سے اپنے لئے طلبگار دعا ہوں۔ شمس الحق وزیر معارف از قلات بلوچستان

(۷)

۱۹۵۳ء (دو طلبہ کی سفارش)

محترم المقام مولانا عبدالحق صاحب زیدہ مجدہ۔ سلام مسنون! حافظ محمد حسین وحافظ محمد شفیع جو کہ غیر بالغ ہیں قبل ازیں دارالعلوم ٹنڈوالہ یار میں پڑھتے تھے۔ اب آپ کے مدرسہ میں ان کو تعلیم پانے کا خیال ہے۔ دونوں کو ہمارے محکمہ سے آپ کے توسط سے فی کس ۱۵ ماہوار وظیفہ بھی بھیجا جائے گا۔ تعلیم نگرانی اور بعوض خوراک رقم وظیفہ میں وضع کردہ رقم کی مقدار کی اطلاع جوابی ٹکٹ کے ذریعہ ارسال کی جائے تاکہ بعد میں مناسب کاروائی کی جاسکے۔ شمس الحق وزیر معارف ریاست قلات (۲۴؍اگست ۱۹۵۳ء)

(۸)

۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء (اجلاس میں شرکت کی اطلاع)

برادرم محترم القدر جناب مولانا صاحب زیدہ مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت جانبین نصیب۔ گرامی نامہ کاشف احوال ہوا۔ تواریخ نوٹ کرلی گئیں، مقررہ تواریخ پر انشاء اللہ حاضر اجلاس ہوں گا۔ دعا کرتا ہوں اور طلبگار دعا ہوں

شمس الحق عفا اللہ عنہ از ترنگ زئی ضلع پشاور (۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء)

(۹)

۱۳؍مارچ ۱۹۵۷ء (اجتماع اکوڑہ میں شرکت)

محترم ومکرم زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ موصول ہوا کاشف احوال ہوا، نہایت افسوس کے ساتھ معذرت خواہ ہوں کہ میں

سابق منظور کردہ دعوتوں کی وجہ سے اکوڑہ کے اجتماع، خواہ دارالعلوم حقانیہ کا ہو یا جامعہ اسلامیہ کا، محروم رہوں گا۔ شعبان کا تقریباً پورا مہینہ پنجاب، سندھ اور سرحد کی منظور کردہ دعوتوں کی وجہ سے پُر ہے۔ شمس الحق عفا اللہ عنہ از ترنگ زئی۔ ۱۳ر مارچ ۱۹۵۷ء

(۱۰)

اپریل ۱۹۶۲ء (دوست محمد خان کے داخلہ کی سفارش دارالعلوم میں تحصیل علم کا مشورہ)

محترم المقام جامع الفضائل والفواضل مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کو معلوم ہوگا کہ میں ۳ر مئی کو خیبر میل سے اسلامی اکیڈمی کوئٹہ جانے والا ہوں۔ حامل رقعہ ہذا دوست محمد خان آف تنگی جو کہ میٹرک تک تعلیم حاصل کر چکا ہے اور خوانین تنگی کے شریف اور معزز ترین خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ہدایت الٰہی نے اس کی دستگیری فرمائی ہے، وہ اب عربی علوم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تحصیل علم کا مشورہ دیا۔ لہٰذا برائے مہربانی آپ ان کو اپنے مدرسہ میں داخل فرما کر ان کی تعلیم و تربیت کا خصوصی طور پر خیال فرماویں اور اقامت بھی ایسی جگہ ہو کہ وہ اطمینان کے ساتھ تعلیم جاری رکھ سکے۔

فقط والسلام شمس الحق افغانی از ترنگ زئی (اپریل ۱۹۶۲ء)

(۱۱)

۱۸ر جون ۱۹۶۲ء (حقانیہ سرحد کا چمکتا ہوا ستارہ ہے، جس سے قلبی وابستگی ہمیشہ رہیگی)

جامع الفضائل والفواضل زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! شرکت اجلاس کی دعوت پہنچی جو موجب تشکر ہوئی، دعا ہے کہ اجلاس کامیاب ہو اور دارالعلوم حقانیہ صوری و معنوی ترقیات سے بہرہ یاب ہو۔ اکیڈمی علوم اسلامیہ کی نوعمری ہے اور زیادہ تر مدار کار احقر ہی ہے بنا برآں حاضری ضروری ہوتی ہے، اس لیے شرکت سے معذور فرمائیں گے۔ حقانیہ سرحد کا چمکتا ہوا ستارہ ہے جس کے ساتھ قلبی وابستگی ہمیشہ رہے گی، جملہ متعلقین دارالعلوم کو سلام عرض ہے۔ شمس الحق افغانی اکیڈمی علوم اسلامیہ، سریاب، کوئٹہ: ۱۸ر جون ۱۹۶۲ء

(۱۲)

۳ر دسمبر ۱۹۶۳ء (برادرم مولانا انوار الحق کے بارہ میں)

گرامی مقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدہ مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ کاشف احوال ہوا۔ برخوردارم انوار الحق[1] کی نگرانی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی، میں اس کو اپنے فرزند کی طرح سمجھتا ہوں، آپ بالکل بےفکر رہیں، آپ بھی اس کو تعلیم کے سلسلہ میں لکھ دیا کریں کہ وہ خوب محنت کر کے پڑھیں، یہ اچھا موقع ہے ممکن ہے پھر ایسا کوئی موقعہ نہ آئے، لہٰذا دل لگا کر پڑھنا چاہیے۔ بہرحال میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس کا خیال رکھوں اور وہ خود بھی ماشاءاللہ فہمیدہ ہے۔ سب احباب کو سلام

شمس الحق افغانی از (بہاولپور) ۳ر دسمبر ۱۹۶۳ء

(۱۳)

۷ر اپریل (موزوں اہل علم کی تلاش ○ مولانا عبدالحنان یا مولانا جمال الدین)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاد لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!۔ مزاج گرامی! میں ایک ضروری کام سے کوئٹہ سے

---

[1] میرے چھوٹے بھائی مولانا حافظ انوار الحق مدرس دارالعلوم حقانیہ، دارالعلوم سے فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ بہاولپور (جس کے قدیم وجدید نصاب کا امتزاج کا بڑا چرچا تھا، اور علامہ افغانی مرحوم ہی بنیادی وجہ کشش بن گئے تھے، حافظ انوار الحق بھی استفادہ کے لیے بہاولپور گئے اور کچھ عرصہ وہاں زیر تعلیم رہے۔ (س)

لاہور آیا ہوں۔مولانا نیاز محمد صاحب حامل ھذا روانہ خدمت ہیں،ایک دارالعلوم کے لیے شیخ الحدیث کی ضرورت ہے۔براہ کرم اس مدرسہ کے لیے کوئی موزون اور اہل علم تجویز فرمایا جائے۔اگر مولانا عبدالحنان صاحب[1] یا مولانا جمال الدین صاحب فارغ ہوں تو ان میں سے کسی صاحب کو ان کے ساتھ بھیجوایا جائے۔باقی سب خیریت ہے۔ ثم السلام مخلص شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ از لاہور: ۷را پریل

(۱۴)

(ٹیپ شدہ تقاریر کی الحق کیلئے پیشکش)

۱۵اگست ۱۹۶۵ء

گرامی قدر جناب مولانا صاحب زید مجدہٗ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں ۱۲دن پشاور یونیورسٹی کی دعوت پر باڑہ گلی میں مقیم رہا۔خطوط کا اس قدر رجع ہو گیا ہے کہ جوابات لکھنے میں کم از کم ایک ہفتہ لگے گا،معیاری مضمون کا اس تنگ وقت میں لکھنا مشکل ہے،اہم موضوعات پر میری تین تقاریر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے ٹیپ ریکارڈ کی ہیں۔کراچی خط لکھ کر منگوائے جائیں انشاءاللہ بہت مفید ہوں گے۔ امید ہے معذرت پذیری سے ممنون فرماویں گے۔ شمس الحق افغانی از ترنگ زئی (۱۵اگست ۱۹۶۵ء)

(۱۵)

(جلسہ حقانیہ میں شرکت کا مسئلہ)

۱۴جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ، ۱۹۶۵ء

گرامی قدر زید معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!مکتوب سامی کاشف احوال ہوا،تاریخیں درج ڈائری کر دی گئیں،لیکن حالات سفر کیلئے غیر موزوں ہیں،بالخصوص جبکہ بچے ان حالات میں یہاں بے آسرا رہیں گے۔لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرًا۔اگر اس وقت تک حالات معمول پر آ گئے تو شرکت[2] اجلاس کے لیے وقت نکال سکوں گا۔ فقط والدعا شمس الحق افغانی بہاولپور ۱۴جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

(۱۶)

(پہلے شمارہ الحق کیلئے مضمون پر اصرار پر آئندہ کیلئے وعدہ)

۲۵جمادی الاول ۱۳۸۵ھ،۱۹۶۵ء

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق زید مجدہٗ۔بعد از سلام مسنون آنکہ! آپ کا مضمون[3] پر اصرار تھا اور میں سخت مصروف تھا،اسی کشمکش میں علوم اسلامیہ کے لیے ایک مضمون لکھا تھا جو نہیں بھیجا گیا۔ممکن ہے کہ آئندہ جو میرے مقالات شائع ہوں اس میں ان کی ضرورت پڑے۔لہٰذا ارسال کرتا ہوں دو شرطوں پر،ایک یہ کہ یکجا ہی شائع ہو،دوم یہ کہ مجھے اس کی نقل محفوظ یا مطبوعہ مل جائے۔قسط وار اشاعت غیر مفید ہے۔ شمس الحق افغانی از بہاولپور ۲۵جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

(۱۷)

(الحق کی تحریری امداد جاری رہے گی)

گرامی قدر جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید فیوضاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!خط سامی موصول ہو کر کاشف احوال ہوا،۲۵ دن کے علاج سے کافی فائدہ ہوا،تکمیل صحت کیلئے دعا فرمایا کریں۔آپ کے تعلیمی مشاغل کے پیش نظر صرف دعا کافی ہے۔بشرطِ صحت الحق

---

[1] غالباً مولانا عبدالحنان تاجک اٹک یا میرے ماموں مولانا عبدالحنان جہانگیروی فاضل دیوبند

[2] دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسہ کے لیے (س)

[3] ماہنامہ الحق کے ابتدائی پرچہ (جو اکتوبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا) کیلئے مضمون کی فرمائش کے جواب میں ہے۔بعد میں علامہ کے افادات ونگارشات کی اشاعت کی سب سے زیادہ سعادت الحق کو ملی اور علامہ نے بھی اسی پرچہ کو سب سے زیادہ سراہا اور مستحق سمجھا (س)

کی تحریری امداد کا سلسلہ جاری رہے گا، دیگر ہر طرح خیریت ہے نقل و حرکت اور ماکول و مشروب کے سلسلہ میں ڈاکٹر کی طرف سے شدید پرہیز کی قیود عائد ہیں۔ خون کا ٹیسٹ دو چار دن میں ہوگا۔ امید ہے کہ نظر بہ آثار و علامات نتیجہ اچھا نکلے گا۔ برخوردار مولوی سمیع الحق و انوار الحق کو دعا و سلام تمام فرزنداں کی طرف سے دعا۔ احقر شمس الحق افغانی ترنگ زئی۔

(۱۸)

۵ شعبان ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۶ء (الحق میں شائع شدہ فلسفہ معراج پر مضمون)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے کہ آپ تندرست ہوں گے، میں بھی روبصحت ہو رہا ہوں، علاج جاری ہے۔ الحق رسالہ میں معراج کا مضمون میرے حوالہ سے درج تھا جس میں غلطیاں تھیں، اس کے علاوہ میرے مضمون کی روح سے بھی خالی تھا۔ اس لیے آئندہ میری طرف منسوب کسی مضمون کو اس وقت تک شائع نہ کیا جائے۔ جب تک کہ میری نظروں سے نہ گذرے اور میں اس کی تصدیق نہ کرلوں۔ سخت معروف ہوں، تاہم فلسفۂ معراج کا مضمون لکھ کر بھیج دوں گا۔ اور اگر ہو سکا تو وقتاً فوقتاً دوسرے مضامین بھی بھیجتا رہوں گا۔ افسوس ہے کہ میں خود مصروف ہوں اور سمجھدار لکھنے والا موجود نہیں ورنہ تعارف علوم القرآن کے مضامین کو قسط وار بھیج دیتا۔ مولوی سمیع الحق کو سلام۔ نوٹ۔ معراج کا موقع گذر گیا، فلسفۂ حج کا مضمون بھیجا جائے گا۔

شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۵ شعبان ۱۳۸۶ھ

(۱۹)

۸ دسمبر ۱۹۶۶ء، ۲۳ شعبان ۱۳۸۶ھ (الحق کے بارہ میں بہاولپور کے ایک ڈاکٹر کے تبصرہ پر بے حد خوشی)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب بارک اللہ فی فیوضاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! آپ کی صحت کے لیے دعا کرتا ہوں، میں خود اس مرض میں مبتلا ہوں، اس لیے آپ اور آپ کے اہل مدرسہ سے دعاء صحت کا طلب گار ہوں۔ الحق رسالہ دین کی اچھی خدمت کر رہا ہے۔ اس لیے فلسفۂ حج کا مضمون باوجود شدید مصروفیت کے روانہ کر رہا ہوں، اس کی نقل میرے پاس نہیں ہے اور نہ ہی نقل لینے کی فرصت ہے، روانہ کر رہا ہوں، لہٰذا براہ مہربانی اشاعت کے بعد یہ مضمون مجھے بذریعہ رجسٹری بھیج دیں۔ ان مضامین کی طباعت کے لیے بہت سے احباب کا اصرار ہے یہاں تک کہ ادارہ معارف قرآنیہ دارالعلوم دیوبند نے بھی باصرار لکھا ہے۔ فلسفۂ معراج کی نقل میں اگرچہ خامی تھی لیکن بحمد اللہ پھر بھی اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ ایک بچی کی بیماری کے سلسلہ میں بہاولپور کے ہسپتال میں جو پشاور ہسپتال سے بڑا ہے، جانا پڑا، وہاں کے ایک بڑے ڈاکٹر ریاض اختر کے ہاتھ میں فلسفۂ معراج پر مشتمل الحق رسالہ تھا۔ اُس نے کہا اس مضمون سے مجھے بڑا فائدہ ہوا اور عمر بھر کے شکوک رفع ہوئے۔ اس کو سنکر میں بہت خوش ہوا۔ ہمارا وقت آخر ہے خدا کرے کہ یہی کچھ ذریعہ نجات بن جائے۔ مضمون کی رسید گی سے اطلاع دے دیں۔ مولوی سمیع الحق، انوار کو سلام شمس الحق کان اللہ لہ ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء، ۲۳ شعبان ۱۳۸۶ھ

(۲۰)

("خدمت خلق اور دینی درسگاہیں" پر سمیع الحق سے مضمون لکھوا دیں)

گرامی مقام جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث وبانی دارالعلوم حقانیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا گرامی نامہ پہنچا، مسرت

ہوئی۔ ماہ اپریل میں علماء اور علوم عصریہ کے ماہرین کا ترقی دیہات اکیڈمی پشاور میں اجتماع ہو رہا ہے۔ آپ کے متعلق جو مضمون ہے وہ ''خدمتِ خلق اور دینی درسگاہیں''۔ آپ کی معذرت سے میں واقف ہوں، آپ برخوردارم مولوی سمیع الحق سے مضمون لکھوا دیں تاکہ فروری کے آخر تک چھپ جائے اور اپریل میں اس کو مجمع میں سنایا جاسکے۔ آپ کی جگہ آپ کا قائم مقام بھی سنا سکتا ہے۔

شمس الحق افغانی از پشاور

(۲۱)

۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء (۲۰ سے زیادہ جلسوں کی دعوت روک کر آپ کے جلسہ میں شرکت کی کوشش O عالمی معاشی نظریات کے تین اقسام پر الحق کیلئے مضمون)

تقدس مآب جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت معارفہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ نے مسرور کیا۔ آپکے جلسے کی تاریخوں میں یہاں میٹنگ رکھی گئی۔ میری کوشش ہوگی کہ اس کو تبدیل کر کے آپکے جلسہ میں شریک ہوسکوں، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ آپ پریشان نہ ہوں میں نے بیس سے زائد جلسوں کی دعوت رد کی ہے لیکن آپکے جلسہ میں آنا[1] ضروری سمجھتا ہوں۔ (۲) الحق کیلئے کیمونزم اور اسلام کا مضمون سخت مشغولیت کے باوجود لکھ رہا ہوں، میں نے عالمی معاشی نظریات کو تین قسموں میں تقسیم کیا۔ (۱) اکتنازیت یعنی سرمایہ داری نظام معیشت (۲) اشتراکیت یعنی شیوعی نظام معیشت اول مغربی بلاک کا نظام ہے اور دوئم مشرقی بلاک کا (۳) سوئم اعتدالیت یعنی اسلام کا اعتدالی معاشی نظام، پہلے دو حصہ پورے ہو چکے ہیں جو کل یا پرسوں روانہ کرونگا۔ تیسرا مضمون زیادہ مفصل ہے، وہ قسط دوم کی صورت میں ہفتہ عشرہ کے بعد روانہ کرونگا۔ تمام احباب حضور مولوی سمیع الحق و انوار الحق کو دعا و سلام عرض کریں۔

نوٹ: مضمون کی صحت طباعت کا لحاظ رکھا جائے۔ احقر العباد شمس الحق افغانی کان اللہ لہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۲۲)

۲۴ شعبان ۱۳۸۸ھ (صاحبزادی کی وفات پر تعزیت O ابن عباسؓ کو ایک اعرابی کا تعزیتی شعر)

محترم المقام جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم و بانی دارالعلوم حقانیہ زید مجدھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، خیریت جانبین نصیب، الحق کے مطالعہ سے آپکی دختر عزیزہ کی وفات کی اطلاع سے دل کو کوفت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی مغفرت فرمادیں اور پسماندگان کو اجر جزیل سے نوازے للہ ما اعطی ولہ ما اخذ، وفات حضرت عباس پر ابن عباس کو ایک اعرابی کی طرف سے پیش کردہ تعزیتی شعر پر اکتفاء کرتا ہوں۔ خیر من العباس اجرک بعدہ واللہ خیر منک للعباس،

تمام افراد خاندان کو میری طرف سے دعاء و تعزیت عرض کریں۔ مرحومہ کے حق میں اجتماعی و انفرادی دعاء مغفرت کی گئی۔

احقر شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(دارالعلوم کو زبردست خراج تحسین)

[1] ایسے ہی ایک موقعہ پر جب تشریف لائے معائنہ کیا تو ان کلمات کو سرمایۂ آخرت قرار دیا اور اپنے صدارتی تقریر میں خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''کہ مجھے مبالغہ آمیز باتوں کی عادت نہیں مگر جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے پاکستان بھر میں دارالعلوم حقانیہ دینی علوم و فنون کا سب سے بڑا مرکز ہے یہ خداوندی طاقت ہے کہ میری زمانہ وزارت میں قلات جو یہاں سے پندرہ سو میل دور ہے میں بھی لوگ اس دارالعلوم کے وجہ سے اکوڑہ خٹک کو جانتے ہیں یہ اسلامی نور پھیلانے والی شمع ہے کوشش کرنی چاہیئے کہ کہیں یہ بجھنے نہ پائے''۔

(۲۳)

(شمالی وزیرستان میں آپکے شاگرد ملا دیندار[1] کے بے جا تشدد اور طرز عمل سے علماء کا وقار مجروح ہوگا O اس فتنہ کے انسداد کیلئے کوشش کریں)

۲۰ رشوال ۱۳۸۸ھ

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، خیریت جانبین نصیب گزارش ہے کہ حامل رقعہ ہذا مولوی محمد ایوب صاحب ساکن شمالی وزیرستان آپکی خدمت میں آرہے ہیں آپکے شاگرد اور دارالعلوم حقانیہ کے ایک فاضل ملا دیندار نے وہاں کے مسلمانوں میں انتشار پیدا کیا ہے اور خانہ جنگی تک نوبت پہنچنی والی ہے، بیجا تشدد اور جرمانے لگانے کے طرز عمل سے علماء کا وقار بھی مجروح ہوگا اور آپکی ذات اور دارالعلوم حقانیہ کی بھی بدنامی ہوگی اسلئے آپ حامل رقعہ کی درخواست پر اس فتنے کے سدباب کیلئے امکانی موثر کوشش فرمادیں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ، بہاولپور جامعہ اسلامیہ

(۲۴)

۵ رستمبر ۱۹۶۷ء　## (میٹنگ تبدیل کرا کر پہنچنے کی اطلاع O کمیونزم اور اسلام پر مضمون)

محترم المقام جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضاتہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تاریخ میٹنگ تبدیل کرا کر آج نوشہرہ کیلئے ریزرویشن کررہا ہوں۔ ۶ را کتوبر بروز جمعہ خیبر میل سے نوشہرہ پہونچونگا۔ کمیونزم اور اسلام کا مضمون ارسال

(وزیرستان کے موجودہ حالات اور حضرت کی دوراندیشی کی شہادت)

[1] وزیرستان کے مولانا دیندار حقانیہ کے اولین فضلاء میں سے ہیں انہوں نے نفاذ شریعت اور اصلاح رسوم ورواج میں انتہا پسندانہ انداز سے کام شروع کیا جس سے عوام میں انتشار کی صورت پیدا ہوئی۔ علامہ افغانیؒ کے اس خط میں توجہ دلانے پر شیخ الحدیث نے اپنے تلمیذ کو حسب ذیل خط بھیجا جس کا لفظ لفظ حکمت و تدبر کا غماز ہے وزیرستان کے موجودہ پرتشدد حالات میں شیخ الحدیث کی تلامذہ کو حکمت اور توازن واعتدال کی تلقین اور باہمی اتحاد وہم آہنگی میں بڑا سبق ہے اور شیخ کی دوراندیشی کی شہادت ہے۔

(اپنے شاگرد مولانا دیندار کو شیخ الحدیث کے حکیمانہ نصائح باہمی اختلاف سے گریز اور حکمت واعتدال سے دین کی دعوت)

حضرت مولانا دیندار صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداوند کریم کا احسان عظیم ہے آپ پر کہ آپکو دین کی تبلیغ واحیاء کی توفیق عطا فرمائی ہے اور بعض مخلصین احباب آپ کیساتھ کردیئے ہیں۔ برادرم آپ جو کام بھی کرتے ہیں اس میں آپ کی نیت خالص للہ ہے اور جو جوان آپ کے ساتھ ہیں ان میں جذبہ عمل وجوش جوانی ہے خداوند کریم اسے صحیح مصرف میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ برادرم میں نے سنا ہے کہ آنجناب و مولانا محمد یعقوب کے درمیان کچھ اختلاف پیدا ہو چکا ہے اگر یہ اختلاف علماء کے درمیان مسائل کے بارے میں ہے تو اختلاف رحمت ہے لیکن اگر دونوں جانب عوام شامل ہیں تو پھر عوام کا اعتدال پر رہنا مشکل ہوتا ہے وہ اس نزاعی کیفیت کو کفر واسلام کا رنگ دیکر یا کم علمی سے جان کر لڑائی شروع کردینگے۔ دونوں جانب مسلمانوں کا خون بہے گا اور اس خون کی ذمہ داری عند اللہ دونوں طبقوں کے علماء پر ہوگی اور امت مسلمہ میں افتراق کا باعث ہوگا اور اس کے نتیجہ میں دین کی خدمت رہ جائیگی اور خانہ جنگی پر تمام طاقتیں مصروف ہوکر تباہی دنیا وآخرۃ کا موجب بنے گا۔ برادرم جو کام حکومت کا ہے وہ حکومت انجام دے اور جو کام علماء کا ہے تبلیغ بوجہ احسن ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم پر عمل درآمد ہونا چاہیے آپ دونوں علماء ہیں اور ایک ہی چشمہ سے سیراب ہوئے ہیں۔ آپ حضرات حکمت سے کام لیں عوام کو جمع کر کے دین کے رستہ پر چلنے کی تبلیغ وترغیب دیں طاقت کا استعمال ہرگز نہ کریں تا کہ مسلمان اپنے جھگڑوں کی ذمہ داری آپ پر نہ ڈالیں۔ دو سو برس سے ہمارے ملک میں علماء رہے ہیں اور رائے کا اختلاف بھی ہے مگر مسائل دین کی علمی تحقیق ہوتی رہی ہے مگر خانہ جنگی بحمد للہ نہیں ہوئی۔ اسلاف واکابر کا رویہ اپنے شدید مخالف کے ساتھ بھی مصلحانہ رہا ہے عوام کو درمیان میں دخل نہیں دیا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ دین اس ملک میں باقی ہے ورنہ اگر لڑائی جاری ہوتی تو دین چند یوم میں ختم ہو جاتا۔ آپ سے درخواست ہے کہ عوام کو کہہ دیں کہ تمہارا ان مسائل میں دخل نہیں اور آپ حضرات کا جو اختلاف ہے اس کو مدلل لکھ کر جواب علماء حقانیہ کو لکھدیں۔

خدمت ہے آخری حصہ تیار کر کے دوسرے ماہ کی اشاعت کیلئے بھیجونگا، مرسلہ حصہ جب فارغ ہو تو میری آمد پر مجھے اکوڑہ میں دیدیں یا اگر فارغ نہ ہو تو بعد اذان رجسٹری کر کے روانہ کیا جائے ، اسکے ساتھ دوسرے حصے کے مضمون کا ربط ہے اسلئے اسکی موجودگی ضروری ہے عزیزان مولوی سمیع الحق وانوارالحق کو دعا وسلام عرض کریں۔ ۹ ر اکتوبر بروز پیر خیبر میل میں واپسی کی سیٹ ریزرو کرائی جائے پشاور سے اور پہونچنے کی سیٹ۔ شمس الحق افغانی عفا اللہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۲۵)

۲۰ رشوال ۱۳۸۹ھ ، مطابق ۳۰-۱۲-۱۹۶۹ء (مضمون، سائنس اور اسلام کی تکمیل برائے الحق)

گرامی قدر جناب شیخ الحدیث صاحب حضرت مولانا عبدالحق صاحب، بعد از سلام مسنون و دعاء صحت آنکہ سائنس اور اسلام کے اوراق تکمیل نقل کیلئے جس شخص کے حوالہ کئے ہیں وہ اب تک واپس نہیں آئے پھر الحق کو بھیجا جائیگا۔

(۲) شیخ مولوی فتح الرحمان صاحب نے جو اسوقت نوشہرہ چھاؤنی میں استاذ ہیں، وہ میرے شاگرد ہیں، اس نے ۱۹۶۸ء میں مجھ سے تخصص فی التفسیر والحدیث کرلیا ہے آدمی مستعد اور صالح ہیں۔ اگر انکے علمی خدمات سے استفادہ کیا جائے تو موزوں ہوگا۔

شمس الحق افغانی

(۲۶)

۲۸ رشوال ۱۳۸۹ھ (ایک عزیز کے ملازمت کیلئے تعاون کی خواہش)

محترم المقام جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت برکاتکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، میں فی الحال اچھا ہوں ذیابیطس کا علاج جاری ہے آپکے لئے بھی دعاء صحت کرتا ہوں، حامل رقعہ میرا ایک عزیز ہے جو چیف انجینئر شاہنواز خان صاحب جہاں ہم اور آپ گئے تھے[1] اسکے ڈیم میں ملازمت کا خواہاں ہیں، میں نے اسی سلسلے میں انکو خط لکھا تھا انہوں نے جواب دیا کہ انکو میرے پاس بھیج دو اور درخواست بھی دلوائی۔ اگر چیف انجینئر صاحب ان سے ملاقات کرلیں یا انکی درخواست پر جلدی کارروائی فرمادیں تو بہتر ہوگا، اس سلسلے میں اگر جناب کا مکتوب گرامی بھی بطور سفارش شامل ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ کام جلد انجام پذیر ہوگا۔ مولوی سمیع الحق کو سلام، انوار الحق کو بھی سلام، جامعہ کی یونیورسٹی ہونا حکومت نے طے کر دیا ہے آرڈر عنقریب آئیگا۔ فقط والسلام شمس الحق افغانی اسلامی یونیورسٹی بہاولپور

(۲۷)

۵ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ (اسلام اور سائنس کا مسودہ اور کتاب علوم القرآن)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے سائنس اور اسلام کا مسودہ باوجود وعدہ کرنے کے بروقت اسلئے نہ بھیج سکا کہ ایک دوست اسکو انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے لے گیا، تھا جو بہ مشکل آج واپس ہوا۔ چونکہ نقل اسکی اب تک نہیں لی گئی اور مسلسل بیماری اور زیر علاج رہنے کی وجہ سے نظر ثانی کی نوبت بھی نہیں آئی ، لہٰذا آپ برخوردارم مولوی سمیع الحق صاحب کو تاکید کریں کہ کسی معتمد اہل علم کی نظر ثانی سے اسکو شائع کریں اور اصل مسودہ احتیاط کیساتھ محفوظ رکھیں، علوم القرآن کا پہلا حصہ چھپ کر آیا ہے میں اسکا ایک نسخہ بھی پبلشر سے لیکر بھیج رہا ہوں، اس کے بھی جو اجزا مناسب سمجھیں شائع کریں امید

---

[1] تربیلا ڈیم کالونی میں سیرت پر اجتماع میں شرکت

ہے کہ الحق کیلئے کافی عرصہ تک کافی ہوگا۔ان مضامین سے میں نے کسی کو کوئی مضمون باوجود اصرار کے نہیں بھیجا۔ذیابیطس فل ہے لیکن روزانہ انسولین کے انجکشن اور گولیوں کا استعمال جاری ہے دعاصحت فرمایا کریں رسید کی مسودہ و کتاب سے فوری اطلاع دیں۔برخوردارم انوارالحق کو بھی دعاوسلام۔　شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۲۸)

(الیکشن ۷۰ء میں پانچ اکابر کی کامیابی کی خصوصی دعائیں O لیبر پارٹی سے جمعیۃ علماء اسلام کے معاہدہ اور سوشلزم کی بالواسطہ تائید کے منحوس نتائج اور وبال)

۲۹رشوال ۱۳۹۰ھ، ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء

محترم المقام جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت فیوضاتھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، انتخاب[1] کے سلسلے میں علماء کے وقار کے پیش نظر احقر پانچ حضرات کیلئے کامیابی کی خصوصی دعا کرتا رہا ایک آپ ایک درخواستی صاحب اور مولانا ہزاروی اور مفتی محمود اور مولوی عبیداللہ انور تین حضرات کے حق میں دعا قبول ہوئی آپکی کامیابی سے خصوصی دلچسپی رہی اور کامیابی کی اطلاع گھر کے خط سے ملی آپ کو اللہ صحت عطاء فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حضرات کو بصیرت عطا فرمادیں یہ انتخاب درس عبرت تھا، لیبر پارٹی کیساتھ معاہدہ ہوا جو علماء دیوبند کی تفریق پر منتج ہوا اور سب وشتم کے معاصی کا ارتکاب ہونے لگا یہ منفعت عاجلہ تھی اور انتخاب میں لیبر پارٹی کے ایک فرد نے جمعیت علماء کو ووٹ نہیں دیا یہ تھی وہ موہوم منفعت آجلہ تھی علماء دیوبند کے ایک گروہ کے ایک سو تیرہ علماء نے سوشلزم کے خلاف فتوی دیا جسپر کم از کم اگر خاموشی اختیار کیجاتی تو بھٹو اس مقام پر نہ پہنچتا جس پر آج پہونچا اور اسکی مقبولیت کی وجہ سے دریائے اٹک سے کراچی تک قومی اسمبلی کی ایک سیٹ بھی جمعیۃ علماء اسلام کو نہ مل سکی اور دینی فتوی کا وقار الگ مجروح ہوا جب ہم نے فتوی کی تردید کی اور بالواسطہ سوشلزم کی تائید شروع کی پنجاب اور سندھ میں یکجاہی روداہی سیالوی جمعیۃ کو جو کامیابی ہوئی وہ ہماری جمعیۃ کو نہ ہوئی ہم نے شورش کو چڑھایا قدرت نے اس سے پٹوایا پھر بھٹو کی بلاوجہ حمایت کی اس کے ہاتھوں زخمی ہوئے من التمس رضاء المخلوق فی سخط الخالق سلط اللہ علیہ ذالک المخلوق (اخرجہ احمد عن عائشہ مرفوعا) اب عادت قدیمہ کے مطابق خطرہ ہے نیپ سے جوڑ کا خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ورنہ علماء کا وقار صوبہ سرحد میں ختم ہو جائیگا نیپ سے ایفاء عہد اور علماء دشمنی کے خاتمے کی توقع۔۔۔آدمی کا کام نہیں بہر حال میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور توفیق خدمت اور اپنے گروہ کو صحیح راہ پر گامزن ہونے کی دعا کرتا ہوں برخورداران مولوی سمیع الحق و انوارالحق کو سلام۔　شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بھاولپور

(۲۹)

۸رذوالحجہ ۱۳۹۰ھ　(الحق سے قلبی تعلق ہے O الیکشن میں سربلندی دین کیلئے آپکی قربانی بے مثال O اسلامی دستور کے خاکہ کی تکمیل O نیپ سے گٹھ جوڑ سے جماعت کو بچائیں)

تقدس مآب جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب ادام اللہ فیوضاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپکا گرامی نامہ موجب سرور ہوا، ضعف بینائی

---

[1] ۱۹۷۰ء کے انتخابات کا معرکہ عظمیٰ اور کارزار حق و باطل جس میں حضرت شیخ الحدیث شدید مزاحمتی امیدواروں (اجمل خٹک اور نصراللہ خٹک وغیرہ) کے باوجود کامیاب ہوکر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

سے قلب کو صدمہ ہوا میں خود اس مرض میں مبتلا ہوں، جس سے اعصاب بیحد کمزور ہو گئے، رسالہ الحق سے قلبی تعلق ہے کچھ وقت نکال کر لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ الیکشن کے سلسلے میں آپکی قربانی بے مثال ہے کہ بیحد مصروفیات پیرانہ سالی ہجوم امراض اور بے سروسامانی میں آپ نے اس سنگلاخ میدان میں رضاء الٰہی اور سربلندی دین کے خاطر قدم رکھا اور امداد الٰہی نے آپکو کامیابی عطاء فرمائی اور جمعیۃ کا وقار بھی قائم ہوا۔

(۲) آئین اسلامی کے لئے اجتماع پشاور میں مفتی محمود صاحب سے ٹیلیفون پر جو گفتگو ہوئی اسوقت میں خود اپنی دختر کو ہسپتال کے بڑے ڈاکٹر کے پاس لیجا رہا تھا اور احتمال تھا کہ شاید آپریشن کی نوبت آئے اسلئے میں نے جب حال بیان کیا تو مفتی صاحب نے مان لیا کہ اسوقت آپکا آنا مناسب نہیں، لاہور کی مجلس آئین کمیٹی میں آنا ضروری ہے چنانچہ دختر مذکور اچھی ہوئی اور آپریشن کی ضرورت نہ ہوئی۔ اور جب مفتی محمود صاحب نے آدمی بھیجا تو میں نے ۲۵ رجنوری ۷۱ء سے ۳۰ رجنوری ۷۱ء تک لاہور میں دن اور رات کام کر کے اسلامی دستور اور آئین کو مکمل کر دیا اور پشاور کی کارروائی کو بھی مجھے سنایا، اس کی بھی اصلاح کی گئی چنانچہ ۳۰ رجنوری کو میں نے مفتی محمود سے کہا کہ اب تکمیل آئین اسلامی کا اعلان کر دیں، چنانچہ انہوں نے اعلان تکمیل کر دیا اب صرف اس مرتب کردہ آئین کا انگریزی ترجمہ کرا کر اسکو طبع کرانا ہے تا کہ اجلاس ڈھاکہ میں تمام قومی ممبران اسمبلی میں اسکی کاپیاں تقسیم کیجائے۔

(۳) نیپ سے ملنے کے سلسلے میں زبانی بھی گفتگو کر دی گئی قومی اسمبلی کی کوئی سیٹ ہماری جمعیۃ علماء اسلام کو اٹک سے لیکر کراچی تک نہ مل سکی، جبکہ بریلوی جمعیۃ کی چند روزہ کارروائی سے انکو کافی سیٹیں مل گئیں، ہمیں کچھ سیٹیں صرف صوبہ سرحد اور برائے نام بلوچستان میں ملیں اسکو بھی اللہ کا فضل سمجھنا چاہیے۔ لیکن اگر ہم سے اس سیاسی پالیسی میں ذرہ بھر لغزش ہوئی تو ہماری جمعیۃ کا وجود سرحد میں بھی ختم ہو جائیگا مثلاً اگر ہم نے نیپ سے گٹھ جوڑ کیا، تو اس گروہ کی فطرت میں جو ہوگا پراپیگنڈہ داخل ہے تو وہ مشہور کر دینگے کہ سرحد کے عوام نے مولویوں کو ووٹ دیا، ہم نے انکو دو لاکھ روپے دیکر اپنے ساتھ شامل کر دیا یعنی انکو خرید لیا، اسطرح وہ علماء کو بدنام کر کے صوبہ سرحد کی سیاست پر قبضہ کر لینگے اور علماء منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔ اور پھر وہ کسی اور سے گٹھ جوڑ کر لینگے۔ یہ حقیقت قابل اشاعت نہیں صرف ایک راز ہے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ایسا کرینگے۔ برخوردار اتم مولوی سمیع الحق مولوی انوار الحق کو سلام۔ شمس الحق افغانی بہاولپور جامعہ اسلامیہ

(۳۰)

۲۷ رشعبان ۔۔۔۱۳ھ

(کسی عزیز کی سفارش)

صاحب الشریعت والطریقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپکی صحت کی دعا کرتا ہوں اس سال شوگر کے علاوہ چار مرتبہ یرقان کا حملہ ہوا علاج جاری ہے۔ میرے لئے بھی دعا صحت کریں۔ حامل رقعہ جو میرے قریبی رشتہ دار ہے مسعود الرحمان نام ہے اور قبائلی علاقہ میں ٹیچر ہے ترنگ زئی سے دوری کی وجہ سے والدہ کی خدمت سے محروم ہے، اس علاقہ کا ڈائرکٹر الحاج ہدایت اللہ آپ کے متعلقین سے ہے اگر ادھر قریبی علاقہ میں تبدیلی کی سفارش کیجائے تو میری خوشی ہوگی اور وہ بھی دعا دیتے رہینگے۔ باقی حال درخواست میں بھی ہے اور زبانی بھی عرض کر دیگا۔ شمس الحق افغانی ترنگ زئی چارسدہ

(۳۱)

۵ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

(مختلف امراض ڈاکٹروں کی توجہ عوام کی دعائیں)

تقدس و معارف مآب جناب بانی و شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا عیادت نامہ بشکل جوابی تار موصول ہوا، ایسے دیگر مخلصین احباب واخوان کا بھی آیا ۵ مئی ۷۱ء لغایت ۱۴ رمئی مختلف امراض کے حملے کا شکار رہا (۱) ہچکی جو اس عمر

میں مضر ہے (۲) بخار (۳) پیٹ کا درد (۴) قبض (۵) سقوط اشتہا طعام، گھر سے باہر نکلنے کا قابل نہ تھا صبح سے شام تک جتنے عیادت کنندگان آتے تھے سب کو باہر ہی سے احوال پرسی کا جواب ملتا تھا متعدد معتقد ڈاکٹر اور حکیم مصروف علاج تھے میرا قلب مطمئن تھا کہ یہ تکلیف علاوہ ذیابطیس کے ذریعہ کفارہ ذنوب ہے انشاء اللہ تعالیٰ انجام بخیر ہوگا۔ ۱۵ رمئی کو اچانک سب امراض دور ہوئے اور حالت درست ہوئی میں نے گھر میں بھی اطلاع نہیں دی کہ پریشانی ہوگی اور کوشش کی کہ اس خبر کی اشاعت بھی نہ ہوتا کہ احباب کو پریشانی نہ ہو پھر بھی ملتان خانپور، دین پور شریف اور دیگر مواضع سے احباب آئے اور کسی نے بغرض دعا اشاعت خبر مرض بھی کی بہرحال اس پر خطوط اور تار آئے اور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ صحت کا اسقدر فوری اعادہ دعاوں کا نتیجہ تھا اللہ تعالیٰ آپکو بھی صحت و عمر دراز عطاء فرمادیں آج ایک ہمارے شاگرد نوشہرہ سے امتحان کیلئے آئے ہیں اس سے آپکی صحت دریافت کی غالباً فتح الرحمان نام ہے اس نے بتایا کہ صحت اچھی ہے بڑی خوشی ہوئی۔ برخوردار انم مولوی سمیع الحق و مولوی انوار الحق کو سلام و دعاء عرض ہے۔ دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی، جامعہ اسلامیہ بھاولپور

(۳۲)

۴ رمئی ۱۹۷۲ء (صاحبزادوں کی شادی پر مبارکباد O سیرت اور مستشرقین پر مضمون کا تتمہ)

تقدس مآب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گرامی نامہ موصول ہوکر موجب مسرت ہوا۔ شادی صاحبزادگان پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں برخوردارم عزیز مولوی سمیع الحق صاحب نے سیرۃ النبی و مستشرقین کا باقی مضمون طلب کیا تھا۔ مصروفیت و کمزوری و مرض کے باوجود بھیج رہا ہوں، بچوں کی دعا صحت کا ممنون ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو شفاء عاجل نصیب فرمادیں و دینی خدمت کیلئے آپکی عمر دراز فرمادیں۔ شمس الحق افغانی بہاولپور جامعہ اسلامیہ

(۳۳)

۷ ررمضان ۱۳۹۵ھ (علالت کی اطلاع پر تشویش قلبی اور اضطراب O قحط الرجال میں آپکا وجود)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث زید معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپکی بیماری کا علم پہلے جرائد سے معلوم ہوا تھا، بعدازاں ہسپتال میں داخلہ اور بندش ملاقات کی اطلاع کا علم ہوا۔ پھر گھر میں تشریف آوری کا علم ہوا لیکن بندش ملاقات کی اطلاع کیا تھا، اس دوران عیادت کیلئے خود حاضر ہونا ضروری سمجھتا تھا لیکن بیماری کی حالت میں شاید ڈاکٹری مشورہ کے تحت عیادت کنندہ گان کو بندش کا تصور حائل رہا اور دعا صحت اور تشویش قلبی میں وقت کٹتا تھا اور اسی دوران خط بھی نہیں لکھا، اب صحت کی خبر سے کسی قدر بے چینی دور ہوئی لیکن پوری دور نہیں ہوئی۔ لہٰذا دعا صحت و عافیت کیساتھ ساتھ چند وضاحت بخش کلمات تحریر کرواکر حقیقت مرض اور معالجہ کے پر امید عواقب پر روشنی ڈالیں تاکہ اضطراب دور ہو اللہ تعالیٰ اس قحط الرجال میں صحت کیساتھ آپکو خدمت دین کیلئے تادیر سلامت رکھے آمین، المرء مادام حیًّا یستھان بہ و یعظم الرزء فیہ حین یفتقد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

(۳۴)

(والدہ مرحومہ کی وفات اطلاع پر صدمہ اجتماعی دعائیں O ماں کی شفقت)

۱۷ رذیقعدہ ۱۳۹۶ھ، ۱۱ ردسمبر ۱۹۷۶ء

حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ رزقکم اللہ وایانا العافیۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آج صبح کی نماز کے بعد احباب

میں سے ایک ریڈیو سننے والے نے ایک المناک خبر پہونچائی کہ آپکی والدہ ماجدہ[1] نے رحلت فرمائی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انکو مغفورہ ومرحومہ فرما کر انکی قبر کو انوار رحمت سے منور فرمادیں۔ جماعات میں انکے لئے دعاء مغفرت جاری ہے رحمت الٰہی اور شفقت نبوی ﷺ کے بعد دوم درجہ ماں کی شفقت ہے بقول اقبال

سیرت اقوام را صورت گر است شفقت او شفقت پیغمبر است،

امہات کی وفات اور انکی دعاؤں سے محرومی حسرتناک ضرور ہے لیکن تقدیر کے آگے عبد مومن کا سر خم ہے۔ اللھم اغفرھا وارحمھا ونور قبرھا وفریحھا دولایارب، اللہ تعالیٰ سب اولاد اور اقارب صبر جمیل واجر جزیل سے نوازے آمین۔ تمام افراد خانہ سے تعزیت قبول ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ ترنگزئی پشاور

(۳۵)

یکم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ　(مولوی فضل حق ایک عزیز کے داخلہ دارالعلوم کی سفارش)

جناب حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، بعد از سلام مسنون ودعاء صحت عرض ہے کہ حامل رقعہ ہذا فضل حق جو مولانا سمیع الحق صاحب مرحوم کے صاحبزادے صالح اور صحیح معنوں میں علم دین کا طالب ہے حتیٰ قطبی شرح جامی کنز کی جو مقدار اس نے رائے ونڈ کے مدرسہ میں پڑھی اس درجہ میں داخلہ سے شروع شدہ اسباق مدرسہ کیساتھ تقریباً متوازن اور متقارب رہیگا لہٰذا اگر اس کو اس درجہ میں داخل کیا جائے تو دارالعلوم کیلئے مفید ہوگا موصوف نے دارالعلوم پہونچکر تناسب کتب ثلاثہ زیر درس کے تقارب کا اندازہ لگایا ہے۔ موصوف ہمارے خاص متعلقین میں سے ہے۔　شمس الحق افغانی عفا اللہ

(شیخ کی والدہ یعنی میری دادی اماں کا مختصر تذکرہ)

[1] مکتوبات میں جگہ جگہ ان کی وفات پر مشاہیر کے تعزیت نامے شریک ہیں مناسب ہے کہ ان کی جدائی پر الحق میں لکھا گیا میرا تعزیتی شذرہ یہاں شامل کیا جارہا ہے:-

سرچشمۂ خیر و برکت ۔ دادی اماںؒ

فرصت غم کہاں زمانے میں

آج رولیں تیرے لئے دم بھر

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ سے کچھ دیر قبل میری دادی صاحبہ مرحومہ ومغفورہ اور حضرت قبلہ والد بزرگوار شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی والدہ ماجدہ قدس اللہ سرہا العزیز واصل بحق ہوئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور یوں ہم خیر وبرکت کے اُس عظیم الشان سرچشمہ سے ظاہر طور پر محروم ہو گئے جس سے تقریباً پچاسی برس سے زائد عرصہ تک پورا خاندان مستفید ہوتا رہا۔

موت حق ہے اور سب نے اس دنیا سے جانا ہے لیکن مرحومہ کی عمر اور ضعف ونقاہت سب باتیں اسے ایک طبعی حادثہ بنادیتی ہیں۔ بظاہر یہ ایک ذاتی سانحہ ہے مگر درحقیقت دارالعلوم حقانیہ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تمام کاموں میں پس پردہ دادی صاحبہ مرحومہ کی پرسوز، مسلسل اور شبانہ روز دعائیں جس انداز میں کارفرما تھیں اور جو مضبوط روحانی سہارا حاصل تھا اس لحاظ سے یہ سانحہ صرف ایک گھرانے کے لئے نہیں بلکہ پورے ادارہ اور اسکی علمی و دینی سرگرمیوں اور دارالعلوم سے

وابستہ ہزاروں لاکھوں فضلاء متوسلین ومحبین کے لئے باعث رنج وغم بن گیا۔ قارئین الحق اور متعلقین میں سے بہت کم حضرات کو اس وجود باجود کی موجودگی کا علم تھا، اور جب وصال کا علم ہوا تو بہت سے اہل اللہ، علماء وصلحاء نے اس امر کا اظہار کیا کہ دارالعلوم کی ترقیات اور اس کے خدام کا دین کی سربلندی کے لئے حقیر مساعی کا راز اب سمجھ میں آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے ایک تعزیتی اجتماع میں برسبیل تذکرہ فرمایا کہ مجھے یہ یقین کامل ہے کہ اس پسماندہ بے آب وگیاہ سرزمین وادی غیر ذی زرع میں دارالعلوم کا قیام اور دین کی اشاعت میری اس ضعیف والدہ ماجدہ کی سوز وتڑپ تعلق مع اللہ اور ہر لحہ دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

پس دادی صاحبہ مرحومہ کی جدائی بلاشبہ اس لحاظ سے بھی موجب غم ہے کہ اس پرفتن و پرآشوب دور میں دارالعلوم اس سے وابستہ شعبے اور ادارے ایک بہت بڑی روحانی قوت سے (جو پس پردہ تھی) اور اسکی برکات اور دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو مرحومہ کے روحانی برکات وفیوضات سے پرفرمادے۔

ہر شخص کو اپنے خاندان کے بزرگوں سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے مگر راقم الحروف جب ان تمام طبعی عوامل اور دواعی سے ہٹ کر بھی مرحومہ کی طویل زندگی پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو ایمان ویقین، صبر وشکر اور عبدیت فضائیت کے ایسے ایسے مظاہر میں اس پوری زندگی کو ڈوبا ہوا پاتا ہے۔ جو ہر لحاظ سے ایک مومن کامل کی زندگی کہلائی جاسکتی ہے۔ اس عہد ظلمات میں جبکہ مردوں میں بھی ایمان واعمال کے معیار پر پورے اترنے والے عنقاء ہیں۔ دادی صاحبہ مرحومہ کی ذات میں ہمارے لئے ایک ایسی مومنہ قانتہ کی مثال موجود تھی کہ بلا مبالغہ ان کا کوئی لمحہ اور کوئی لحظہ یاد خداوندی اور فکر آخرت سے خالی نہ رہتا فرائض سنن تو بڑی بات ہے، نوافل ومستحبات اور اوراد اذکار میں بھی شدت حرص اور انہماک وشغف کا عالم جب تک قویٰ نے مکمل جواب نہ دیا فرائض سے کم نہ تھا۔ معمولی سے معمولی مسئلہ اور کسی شرعی حکم میں اتنا تصلب ہوتا کہ کسی کے کہنے پر اپنی رائے میں لچک نہ پاتیں، عزیمت کا یہ حال کہ رخصت یعنی تیمم اور اشارہ سے یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی ہم بمشکل انہیں آمادہ کر سکتے ایک مدت مدید سے رمضان المبارک میں اعتکاف کا شدت سے اہتمام فرماتیں، یہاں تک کہ گذشتہ سے پیوستہ رمضان المبارک میں بھی اس سنت کو پورا فرمایا جبکہ بیماری اور ضعف ونقاہت کی وجہ سے تمام تیماردار روزہ نہ رکھنے پر بھی مصر تھے، اس سال بھی جب کہ استغراق اور نیم غنودگی کی وجہ سے دن اور رات کا امتیاز بھی مشکل ہو گیا تھا۔ رمضان المبارک کے روزے پورے کئے جبکہ جسم سانس لینے کا متحمل نہ تھا۔ مگر عین افطار کے وقت بھی بڑی مشکل سے روزہ کھولتیں اور یہ کھٹکا رہتا کہ شاید یہ لوگ قبل از وقت ترس کھا کر میرا روزہ کھلواتے ہیں۔

قرآن کریم کا ایک معتدبہ حصہ بچپن سے از بر تھا۔ ادعیہ مسنونہ کے کئی مجموعے مثلاً گنج العرش وغیرہ طفولیت سے حفظ تھے۔ اذکار واوراد کا ایک بڑا ذخیرہ ان کے دماغ میں تھا۔ مگر اس کے باوجود نئی نئی دعاؤں اور اذکار مسنونہ کی تلاش میں رہتیں اس ضمن میں کسی دعاؤں کی کتاب میں جبکہ ان کی بینائی قائم تھی کوئی دعا یاد ورد یاد کیا تھا اور بعد میں اسے کچھ بھول گئیں اور کتاب کا نام بھی حافظہ میں نہیں رہا تھا۔ مگر پچھلے دس پندرہ سال میں ایک بار نہیں بار بار جب بھی موقع ملا اس کتاب کی جلد وغیرہ کی نشانیاں بتلا بتلا کر مجھ سے تقاضا کرتیں کہ اسے ڈھونڈ کر دعا کی تصحیح کرادوں۔ یہی حال قرآن کریم کی نئی نئی سورتوں کے حفظ کرنے کا تھا۔ لیٹے لیٹے بھی زیادہ وقت قرآن کریم کی تلاوت اور ادعیہ مسنونہ اور ذکر اللہ میں گزرتا۔ اب جبکہ میں حافظہ پر زور دیکر اپنے عہد طفولیت کی یادوں کو دیکھتا ہوں تو کمرے میں دادی صاحبہ مرحومہ کو سحری کے وقت چکی پیستے ہوئے پرسوز اور مترنم لہجہ میں تلاوت قرآن کریم کی آواز کو اپنے کانوں میں آج بھی گونجتا ہوا محسوس کرتا ہوں۔ چکی کی آواز قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ایک عجیب سماں باندھتی، وہ خود فرماتی تھیں کہ ہمیں ہمارے والد صاحبؒ تاکید کرتے کہ صبح جب چکی پیسنی ہوتی ہے۔ (اور اس زمانہ میں یہ سب کام خواتین کرتیں) تو بے کار خاموش رہنے کی بجائے قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہنا، اس طرح لطف بھی آئے گا اور تلاوت کی برکت اور لذت میں کام بھی آسان ہو گا۔ فرماتیں کہ اس طرح ہم وقت نماز تک ۶، ۷ سیر گندم بھی پیس لیتیں اور تلاوت کا ثواب بھی حاصل ہوتا رہتا۔ پھر صبح صبح لسی وغیرہ بنانے سے بھی فارغ ہو جاتیں بعد میں بھی خوش قسمتی سے دادی صاحبہ کا کمرہ میرے کمرہ سے متصل تھا، بیچ میں ایک دروازہ بھی تھا، پچھلے سال تک سردیوں کی طویل راتوں میں جب بھی میری ادھر وجہ ہو جاتی تو دادی صاحبہ کی تلاوت، اللہ تعالیٰ سے مناجات ذکر اللہ اور پشتو زبان کے عارفی شعراء رحمان باباؒ وغیرہ کی منظوم مناجات اور استغفار وتسبیحات کی ایک عجیب گونج سنائی دیتی، رات بھر یہی شغل رہتا۔ بالخصوص موت کے شدائد جہنم سے پناہ مرضیات ربانی کی التجاء کا عجیب عالم تھا، جب بھی ہم نے مزاج پرسی کی تو یہی کہا کہ یہ تو سب گذر جائیگا اس دنیا کی بات کرو اور خاتمہ بالایمان کی دعائیں مانگتیں، سکرات موت کا انہیں بے حد ڈر تھا۔ اور یہ مرحل ایسے گذرا کہ کسی کو محسوس نہ ہوا کہ سوگئی ہیں یا وصال ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر نے وفات کے بعد یقین دلایا کہ وصال ہو چکا ہے۔

وفات کے لئے انہیں جمعہ کا دن بہت محبوب تھا وہ فرماتیں کہ میری دادیؒ کا وصال یوم العرفہ کو صبح صادق سے قبل ہوا تھا، والد مرحوم بھی جمعہ کو فوت ہوئے اور والدہ مرحومہ بھی عین اس وقت جبکہ تہجد پڑھتیں جمعہ کو فوت ہوئی تھیں، میں بھی اللہ سے یہی مانگتی ہوں، چنانچہ یہ تمنا خدا نے پوری فرمائی اور جمعۃ المبارک جسے والیوم الموعود و شاهد و مشهود کا بھی مصداق کہا گیا ہے۔ نماز جمعہ سے کچھ قبل شہود حق کی دولت جاودانی سے سرفراز ہوئیں۔ عبادات میں انہماک زہد عن الدنیا کی یہ دولت انہیں اپنے والد ماجد اور بالخصوص اپنی والدہ ماجدہؒ سے ورثہ میں ملی تھیں وہ اپنی والدہ مرحومہ کی عبادات اور ریاضات کے وہ وہ حالت بیان کرتیں کہ رونگٹے

کھڑے ہو جاتے، فرماتی تھیں ذی الحجہ اور محرم کے دس دس دن اور اس کے علاوہ ہر سال تین ماہ سات دن روزوں کا معمول تھا جسے تقریباً زمانہ صحت میں مرحومہ نے بھی اپنایا۔

یہی حال دادی صاحبہ کا عبادات کے علاوہ دیگر اخلاقی قدروں میں بھی تھا۔ حیاء عفت کا یہ عالم تھا کہ ان کی بینائی کسی تکلیف سے ۳۰، ۳۵ برس قبل زائل ہو گئی اندازہ یہ تھا کہ علاج اور اپریشن سے بینائی بحال ہو سکتی ہے اور پردے وغیرہ کا عارضہ ہے، اس کے لئے حضرت والد ماجد مدظلہ نے بار بار اصرار آمادہ کرنا چاہا مگر صرف اس وجہ پر آمادہ نہ ہوتیں کہ میں اپریشن وغیرہ کے دوران نامحرم مردوں کو کیسے منہ دکھاؤں مجھے اُس دنیا کی آنکھیں چاہئیں یہ دنیا گو گذر جائے گی۔ زندگی بھر میں نے کوئی نامناسب اور سخت جملہ ان کی زبان سے سنا نہ غصہ اور غضب میں ڈوب کر کوئی ناشائستہ بات زبان سے نکلی، جب تک صحت اچھی تھی سحری سے اشراق تک مصلی پر بیٹھ کر اپنے وظائف پورے کرنا اور پھر اس کے بعد آس پاس کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانا پھر عصر کے بعد عشاء کے بعد تک اپنی عبادتوں میں مصروف رہنا اور رات کو سونے سے قبل بچوں بچیوں کو دینی احکام بزرگوں کے واقعات عالم آخرت، برزخ، جہنم، پل صراط اور میدان محشر کی باتیں سنانا یہ روز و شب تھے۔

جب ناچیز اپنے حقیر سے دینی جذبات اور احساسات پر غور کرتا ہے تو ان باتوں کی اولین مربیہ اپنی دادی اماں ہی کو پاتا ہے جو میرے بر وشعور رہی ہے۔ رات کو سونے سے قبل خدا اور رسول ﷺ اور آخرت کی باتوں جنت و جہنم کی تفصیلات فرشتوں کے حالات صحابہ کرامؓ اور بزرگوں کے عجیب و غریب واقعات میں مجھے مگن کر دیتیں۔ یہ میری وہ عمر تھی کہ میرا ذہن ان باتوں کا قطعی صحیح ادراک نہ کر سکا اور میں حیرت کی وادیوں میں اپنے آپ کو گم پاتا۔ یہی نہیں بلکہ غزوات رسول اور فتوحات مصر و شام اور کربلا کی داستان کرب و بلا کی اولین جھلکیاں اپنے دماغ میں اپنی دادی اماں ہی کے ذریعہ محسوس کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ عمل کی ہزارہا دامنی اور تہی دستی کے باوجود اگر دادی اماں مرحومہ نے بچپن سے معصوم دینی جذبات اور احساسات کا بیج دل میں نہ بویا ہوتا تو شاید عمل کے ساتھ ساتھ عقیدہ کی کتنی کوتاہیوں کا شکار ہوتا۔ وہ میرے دینی جذبات کی پہلی معلمہ اور مربیہ تھیں حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

اتانی ھوا ھا قبل ان اعرف الھوٰی

فصارف قلباً خالیاً فتمکنا

خداوند کریم نے اپنی اس عابدہ اور شاکرہ کو دنیا میں بھی آنکھوں کی ٹھنڈک سے نوازا یعنی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جیسا فرزند دیکھا اور ان کی علمی و دینی برکات سے خوش ہو کر اس دنیا سے گئیں، وہ مجھے فرماتی تھیں کہ وہ اور میرے دادا مرحوم آپس میں باتیں کرتے کہ ہم نے حضرت مدظلہ کی شکل میں ایک پودا دین کے لئے لگایا ہے، کاش! یہ پودا ایک گلشن سر سبد بن جائے، اس پودے کو دادی صاحبہؒ نے خون پسینہ سے سینچا اسکی آبیاری کی اور اسے اتنا سر سبز و شاداب بنا ہوا دیکھا کہ اس کے ثمرات ہزاروں فضلاء اور علماء جیسی روحانی ذریت کی شکل میں انہیں ملے جو انشاء اللہ اب عالم آخرت میں رہتی دنیا تک ان کے لئے صدقہ جاریہ بنیں گے۔

وفات کے وقت حضرت شیخ الحدیث مدظلہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مصروف تھے اطلاع ملنے پر شام کو گھر پہنچے، احقر راقم الحروف کراچی میں تھا۔ ہفتہ کے روز رات کو گھر پہنچا، نماز جنازہ ہفتہ کے دن گیارہ بجے پڑھی گئی بدقسمتی سے میں اس سعادت اور آخری دیدار سے محروم رہا۔ وفات کی خبر راتوں رات اکثر علاقوں میں پہنچ گئی۔ ریڈیو نے اس خبر کو رات کو اور پھر صبح کو نشر کیا، اخبارات میں بھی اطلاع آ گئی۔ اکثر حضرات کا کہنا ہے کہ ایسا پر شکوہ نورانی جنازہ اس علاقہ میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک عجیب نورانی مخلوق علماء و صلحاء مشائخ طلبہ علوم دینیہ اور دیگر دیندار مسلمان فوراً پہنچ گئے۔ ہر شخص تجہیز و تدفین کی سعادت میں شریک ہونا چاہتا تھا۔ مقامی ٹاؤن کمیٹی اور شہریوں نے ہر طرح سے تعاون کیا۔ اکثر دو کانیں بند رہیں علماء و مشائخ کے علاوہ بے شمار عمائدین، شرفاء اور معززین ملک پہنچ گئے بعد میں تعزیت کا سلسلہ بھی بے حد دراز رہا۔ تعزیت کے لئے آنے والوں میں گورنر سرحد کئی وفاقی اور صوبائی وزراء، قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان تعلیمی اداروں سے وابستہ حضرات بالخصوص پشاور یونیورسٹی کہ جس کے وائس چانسلر سے لیکر اکثر شعبوں کے سربراہوں، پروفیسروں لیکچراروں اور طلبہ نے بہت بڑی تعداد میں قدم رنجہ فرمایا۔ ملک بھر سے مدارس عربیہ بالخصوص فضلاء دارالعلوم حقانیہ نے ختم کلام پاک اور روحانی والدہ کے لئے ایصال ثواب و دعائے مغفرت کی اطلاعیں دیں۔ ملک کے سرکردہ اکابر ملت نے دعاؤں سے نوازا، بندہ ناچیز ان تمام حضرات کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

اپنی اماں جی (جنہیں ہم اس نام سے پکارتے تھے) کے ہم اہل خاندان پر بے حد احسانات اور حقوق ہیں جسکی وجہ سے یہ چند سطور بطور "نذر عقیدت" اپنے معزز قارئین نقش آغاز سے اس بار مستعار لینے پڑے کہ شاید وہ اپنے اس خادم دیرینہ کو ایک ذاتی سانحہ میں اظہار جذبات کا حق بڑی خوشی سے دیں گے۔

اللھم نور قبرھا دبرد ضریحھا شابیب الرحمۃ والرضوان الی یوم القیامۃ — الحق دسمبر ۱۹۷۷ء

مولانا شمس الدین شہید[1] ڈپٹی سپیکر بلوچستان

(۱)

(بھائیوں کے داخلہ کی سفارش)

۱۱/۱۱ کتوبر ۱۹۷۳ء

محترم المقام واجب الاحترام حضرت استادی مولانا عبدالحق صاحب سلامت باشد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنونہ میں بخیریت وعافیت ہوں۔ خیریت جناب کی خداوند کریم سے مطلوب ہوں صورت احوال یہ ہے کہ میرے دو چچازاد بھائی جن میں عبدالوہاب امسال ۱۲ جماعت پاس کر چکا ہے۔ اور دوسرا داؤد شاہ ۱۱ جماعت میں کامیاب ہو چکا ہے۔ لہٰذا جناب کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم جاری رکھنے کیلئے ہمارا انتہائی شوق ہے۔ جناب سے ملتمس ہوں کہ جواب سے نوازیں۔ انکے سکونت وغیرہ کا معقول انتظام ہو جائے۔

جناب برادرم مولانا سمیع الحق صحب جملہ اساتذہ کو سلام   جناب کا شاگرد محمد شمس الدین ڈپٹی سپیکر

(۲)

(دارالعلوم کے انوار و برکات)

بحضور جناب استادنا المکرم ذوالمجد والھمم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام گزارش ہے کہ خیریت طرفین نصیب باد، صورت احوال یہ ہے کہ جن طالب العلموں کے متعلق مولوی شمس الدین صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں۔ اور دینی اخلاقی لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔ ان کا بھی یہی شوق ہے۔ بلکہ ہمارے سارے خاندان کا یہی شوق ہے کہ وہ آپ صاحب کے زیر سایہ تربیت حاصل کریں۔ کیونکہ دارالعلوم کے انوار اور فیوضات اور محترم کے کرامات تو میں نے اور مولوی شمس الدین صاحب نے اپنے آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اول تو وہ دونوں حاضر خدمت ہوں گے۔ بصورت دیگر داؤد شاہ تو ضرور حاضر ہوگا۔ امید ہے کہ میں یا مولوی شمس الدین بھی داخلہ کے وقت اس کے ساتھ حاضر ہو جاؤں گا۔ لیکن محترم سے یہ پُرزور اپیل ہے کہ ان کو مدرسہ میں جگہ دیں گے۔ اور ایضاً داخلہ کا صحیح تاریخ تحریر فرما کر مستفیض فرمادیں کہ ہم صحیح وقت پر حاضر خدمت ہو جائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ جناب محترم مولانا سمیع الحق صاحب ودیگر برادران، خصوصاً مخدومنا المکرم ناظم اعلیٰ صاحب ودیگر مخلصین صاحبان کو سلام دعا قبول ہو۔

شمس الدین   پتہ: مولوی احمد شاہ، ملٹری مسجد جامع فورٹ سنڈیمن صوبہ بلوچستان

☆☆☆

قاضی شمس الدین درویش[2] ہزارہ

(۱)

(ڈاکٹر عمر فروخ، ڈاکٹر مصطفیٰ خالدی کی کتاب "التبشیر والاستعمار" کا ترجمہ)

دوشنبہ ۱۱ صفر ۱۳۸۷ھ

بخدمت گرامی مخدومی ومکرمی جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف امید کہ جناب والا کی صحت مبارک بہ افادہ عوام وافاضہ خلائق کیلئے بعافیت ہوگی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس منبع فیض وکرم کو دیر گاہ سلامت با کرامت رکھے۔

ع   این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

باعث تصدیع یہ ہے کہ بیروت کے دو جدید تعلیم یافتہ ڈاکٹروں ڈاکٹر عمر فروخ اور ڈاکٹر مصطفیٰ خالدی نے آج سے ۱۴ برس قبل ایک کتاب

---

[1] بلوچستان کے ژوب سے تعلق تھا، دارالعلوم سے پڑھے ہوئے جوش عمل سے سرشار نوجوان، جمعیۃ کے سرگرم عمل رہنما، بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئے۔ نامعلوم افراد کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

[2] درویش ہزارہ کے اکابر علماء میں سے تھے، مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ کے خصوصی احباب میں سے تھے۔

بزبان عربی "التبشیر والاستعمار" لکھی تھی، اس کتاب کی دو سال پہلے تیسری اشاعت شائع ہوئی ہے نیز اس کتاب کا انگریزی، روسی اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ کتب خانہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی میں بھی موجود تھا۔ ایک ماہ قبل جب فقیر خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی حاضر ہوا تو حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف دامت برکاتہم نے یہ کتاب فقیر کو عطا فرمائی اور فرمایا کہ یورپ کے عیسائیوں نے مشنوں، ہسپتالوں، کالجوں، اسکولوں اور دوسرے ادارہ ہائے خیر کی آڑ میں مشرق اور اسلام کو جو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے، اس کا یہ مفصل مصدقہ کچا چھٹا ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ اسکا اردو ترجمہ بھی ہو جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا کہ ہمارا ملک پاکستان بھی مشن کے اسی قسم کے جالوں میں جکڑا ہوا ہے اور وہ کتاب فقیر کو عنایت فرمادی۔ فقیر نے تو کلا علی اللہ اس کتاب کا اردو ترجمہ شروع کر دیا اور ساتھ ہی دونوں مصنفوں کو بیروت کے پتہ پر ایک خط لکھا، جس میں اس کتاب کے اردو میں ترجمہ کرنے کی اجازت اور حق اشاعت پاکستان اور ہندوستان میں اردو طباعت کیلئے حصول کی استدعا تھی۔ الحمدللہ کہ بفضلہ تعالیٰ دونوں حضرات نے احقر کو ترجمہ کی اجازت اور حق اشاعت بذریعہ رجسٹری خط عطا کر دی۔ جزاھما اللہ خیراء

اسکے بعد اب طباعت کا سوال درپیش ہے کچھ دوسرے ادارے جو طباعت کا کام کرتے ہیں فقیر کے پیش نظر ہیں مگر پہلی تجویز یہ ہے کہ اگر ماہنامہ "الحق" میں ماہوار اس ترجمہ کی ایک قسط شائع ہو اور اسی قسط کے ایک دو ہزار نسخے زیادہ چھپوالئے جائیں تو ایک ڈیڑھ سال بعد پوری کتاب "الحق" کے ذریعے ملک میں متعارف ہو جائے گی اور پھر طباعت میں بھی سہولت رہے گی کہ بتدریج کتاب آہستہ آہستہ معرض ظہور میں آتی رہے گی، اسطرح اخراجات بھی نسبتاً کم اور کام سہل تر ہو جاتا ہے۔ بہت سے ادارے اسی طرح سے کتابیں چھاپ لیتے ہیں اور باطمینان سال ڈیڑھ سال بعد کتاب مکمل ہو جاتی ہے اگر برادرم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں تو انشاءاللہ تعالیٰ بسہولت تمام کام بخیر وخوبی مکمل ہو سکتا ہے۔ **وھو المیسر لکل عسیر**

امید کہ جناب والا مولانا موصوف سے مشورہ فرما کر اپنی بہترین قیمتی رائے سے بواپسی مطلع فرمائینگے، فقیر منتظر رہے گا۔ امید کہ دارالعلوم حقانیہ بفضلہ تعالیٰ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی طرف تیزی سے گامزن ہوگا۔ فقیر کی ایک اور کتاب "داڑھی کی اسلامی حیثیت" کی چوتھی اشاعت بھی ختم ہو چکی ہے، اس کتاب کا ایک نسخہ مولوی گل جنان صاحب بنوی متعلم دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے پاس ہے اس سے وہ نسخہ ملاحظہ فرمایا جائے اگر دارالعلوم کی طرف سے وہ کتاب بھی طبع ہو سکے، تو انکے متعلق بھی تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔ والختم بالخیر والعافیۃ، آمین خویدم مکرم فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ، موضع درویش ڈاک خانہ ہری پور ہزارہ

(۲)

چہار شنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ (مولانا غلام غوث ہزاروی کی قاہرہ میں کی گئی تقریر کا ذکر)

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتکریمات احقر الخدمہ فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ کی طرف سے بخدمت اجل واکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، گزارش آنکہ طالب خیریت بحمداللہ سبحانہ وتعالیٰ بہمہ وجوہ بعافیت ہے چند ماہ قبل ایک کتاب "التبشیر والاستعمار" کے اردو ترجمہ کو ماہنامہ "الحق" میں شائع کرانے کے متعلق ایک عریضہ تحریر کیا تھا جس کے جواب میں جناب کا مکتوب گرامی زیر ۱۳۷۱ (تاریخ ندارد) موصول ہوا تھا اسکے آخر میں جناب نے تحریر فرمایا تھا کہ "ترجمہ کا کچھ حصہ ارسال فرما دیجئے تا کہ قارئین الحق کو ملحوظ رکھ کر اسکے متعلق کوئی فیصلہ ہو سکے۔"

حسن اتفاق سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی قاہرہ کی ایک تقریر کا ترجمہ اردو میں فقیر نے کیا جو اخبار "جنگ" راولپنڈی ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ھ کی اشاعت میں مکمل شائع ہو چکا ہے۔ عموم انتفاع کیلئے احباب کا خیال ہے کہ اس مضمون کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیے ممکن ہے جناب کی نظر مبارک سے وہ مضمون گزرا ہو۔ اہل علم حضرات کو مضمون بہت پسند آیا۔ احتیاطاً اس مضمون کی ایک کاپی بصیغہ عام بک پوسٹ ارسال ہے۔ امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس عریضہ کے ہمراہ مل جائیگی۔ برائے کرم ماہنامہ الحق میں شائع

ہونی چاہیے۔ اہم قیمتی مضمون ہے عوام کو بہت فائدہ ہوگا۔ نیز جناب کو راقم الحروف کے طرز ترجمہ وانداز تحریر کا بھی اندازہ ہوسکے گا۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو سلام۔ والسلام محتاج دعوات فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ از درویش ڈاکخانہ ہری پور ہزارہ

☆☆☆

سردار شوکت حیات[1] اسلام آباد

(قاتل کی معافی کا شرعی حکم)

۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء

محترم حضرت مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ آنجناب بخیریت ہونگے۔ یہ عریضہ ایک عزیز کے کہنے پر لکھ رہا ہوں۔ ان کے بھائی کو سزائے موت ہوئی ہے۔ مقتول کے والد نے قاتل کے بیوی بچوں پر رحم کر کے عدالت میں معافی کا بیان داخل کیا ہے۔ مگر افسر صاحبان اسلام کے قوانین کو نہیں سمجھتے۔ اب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے پاس رحم کی اپیل کی ہے۔ اس معاملے میں آنجناب کا فتویٰ ایک غریب باپ کی جان بچا سکتا ہے۔ اور اس خاندان کو تباہی سے نکال سکتا۔

عین مشکور ہونگا کہ اگر تکلیف فرما کر شرعی فتویٰ صادر فرمادیں میں ایک ماہ ہسپتال میں گزار کر آپریشن کے بعد اب گھر پر آرام کر رہا ہوں۔

اِس عاجز کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ والسلام خاکسار خلائق (سردار) شوکت حیات

☆☆☆

مولانا شیر علی شاہ[2] (اکوڑہ خٹک)

(۱)

(دعا کی درخواست)

۲۱ رشوال المکرم ۱۳۷۸ھ

مخدومنا المحترم المکرم شیخنا ومولٰنافی الدارین شیخ الحدیث صاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمة الله وبركاته، مولای المکرم، لثم ایدکم بالاحترام، التمس مؤدباً ان تدعواللحقیر لحسن الخاتمة وشرح الصدر لفهم القرآن المجید .والسلام لسائر شرکاء الدرس.

طالب دعاء خویدکم وتلمیذکم شیرعلی شاه المدرس بدار العلوم الحقانیه،

---

[1] پنجاب کے معروف سیاسی رہنما مسلم لیگی لیڈر

[2] محبی وخلیلی ومخلصی حضرت علامہ مولانا شیر علی شاہ ولد مولانا قدرت شاہ مرحوم ساکن اکوڑہ خٹک معروف شخصیت، حضرت شیخ الحدیث کے اولین تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت کی خصوصی تربیت میں رہے، سفر وحضر میں رفاقت وخدمت کا شرف حاصل کرتے رہے۔ حقانیہ کی اعلیٰ تدریس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم وتعلم کا طویل موقعہ عطا فرمایا جو دراصل قیام مدینہ کی تمنا اور خواہش کی تکمیل کا ایک وسیلہ بنا۔ حضرت نے حسن بصری کے تفسیری روایات پر ڈاکٹریٹ کیا۔ قیام مدینہ کے بعد دوبارہ اپنے مادر علمی میں حدیث وتفسیر کے اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علم وعمل، عربی زبان پر عبور تحریر وتقریر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا اور میرے لئے اس ہمدم دیرینہ کی رفاقت ملاقات مسیحا وخضر کے برابر ہے۔ بچپن سے ذہنی یگانگت محبت ورفاقت کا سلسلہ قائم ہے۔ بہت سے خطوط کا تعلق قیام حرمین شریفین سے ہے اور میرے نام بہت سے خطوط میں انکے عرب ممالک کے اسفار کی تفصیلات ہیں جو بڑے کار آمد ہیں۔

(۲)

السادس من رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ (رمضان کی دعاؤں میں یاد رکھیں)

منبع الفیوض والبرکات مخزن المکرمات والخیرات مخدوم المشائخ وأسوة المحدثین شیخ الحدیث المکرم متعنا اللہ وسائر المسلمین بطول حیاتھم، السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته، غبّ اهداء التحیات العاطرة. اسأل من فضیلتکم الطیبة بکل الأدب والاحترام وباکمل التواضع والانکسار ان لا تنسونی من صالح دعواتکم فی شهر رمضان شهر الرحمة والبرکة فانی اعتقدوا الیقن ان اللہ تعالیٰ یقبل ماتسألونه ویجیب ادعیتکم خصوصاً دعائکم فی حق التلامیذ والخدام. دعاء الایمان والعمل الصالح وحسن الخاتمه. واللہ اسأل ان یدیمکم بصحة وسلامة ویتقبّل جهودکم الضخمة لنشر العلوم النبویة واشاعة الدعوة الاسلامیة والوعی الدینی مع کبر السن وضعف البدن حرصاً علی محافظة کیان الشعب المسلم فی الباکستان وماوراه. ویوفقنا لخدمتکم دائماً ابداً تحیاتی الی الاخ سمیع الحق وانوار الحق المحترمین والسید الناظم المحترم والی سائر الاخوان. المفتقر الی دعواتکم والمتمنی لکم الصحة التامة.

خویدکم وتلمیذکم شیر علی شاہ کان اللہ له نزیل المدرسة العثمانیة ورکشاہی محله راولپنڈی

(۳)

(والدہ شیخ الحدیث کی وفات پر تعزیت مسجد نبوی میں دعائیں اور ایصال ثواب)

یکم محرم ۱۳۹۲ھ، الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ

بگرامی خدمت مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب، دامت برکاتہم وتوجہاتکم وضاعف اللہ أجورھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برادرم سردار علی شاہ کے مکتوب سے یہ المناک خبر موجب صد رنج ہوا کہ بزرگوارم کی والدہ محترمہ "نوراللہ مضجعھا" اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ "اناللہ وانا الیہ راجعون"

والدین کرام اور گھر والے اور دیگر احباب اس خبر سے ازحد رنجیدہ ہوئے، مسجد نبوی شریف میں مرحومہ کے رفع درجات اور مغفرت کیلئے انفرادی اور اجتماعی طور پر بار بار دعائیں کیں، بزرگوارم کے تمام فرزندان علمی اور ابنائے دارالعلوم حقانیہ اور متعلقین کو قلبی صدمہ ہوا ہے۔ رب غفور ورحیم بزرگوارم اور جملہ پسماندگان کو صابرین کے اجور عظیم نصیب فرمادے اور مرحومہ کی روح پاک کو جنت الفردوس کے اعلیٰ وارفع مقامات میں جگہ نصیب فرمادے۔ والدین کرام اور امجد علی شاہ کی والدہ وجملہ احباب اور واقفین بالخصوص حضرت مولانا عبدالحق[1] صاحب عباسی اور محترم مولانا محمد انعام کریم[2] صاحب تعزیت وہمدردی کا اظہار فرماتے ہیں۔ آج مولانا ارشد صاحب صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی وہ بزرگوارم اور برادرم سمیع الحق صاحب کو بہت بہت سلام کہہ رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت الشیخ مولانا عزیر گل صاحب مدظلہ کی زیارت کیلئے پاکستان تشریف لیجائیں۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ویزہ وغیرہ کے بارے میں انکو اطمینان دلایا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آکوڑہ بھی تشریف لیجائیں گے۔ فرمانے لگے کہ ضرور وہاں بھی جانا ہوگا۔

---

1. حضرۃ الشیخ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے فرزند مرحوم
2. مولانا مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے، دیوبند سے تعلق تھا۔

شاید وہ بزرگوارم کے نام یا مولانا سمیع الحق صاحب کے نام خط بھی لکھدیں۔آج دیر تک ان کے ساتھ حرم نبوی شریف میں باتیں ہوتی رہیں۔حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی دامت برکاتہم بھی تشریف لائے تھے۔اور بزرگوارم کو تسلیمات کہہ رہے تھے حج کے موقعہ پر بھی اور یہاں مدینہ منورہ میں بھی بزرگوارم کو دعاوں میں یاد کیا کرتے ہیں اور حضرت والا کے مشفقانہ توجہات سے قوی توقع رکھتے ہیں کہ ہم خدام کو اپنے دعاوں میں یادفرمائی سے نوازتے رہا کریں گے۔والدین کرام کے بارے میں ارادہ ہے کہ ماہ محرم میں انکو بذریعہ ہوائی جہاز یا پھر بذریعہ بحری جہاز انشاء اللہ تعالیٰ بچوں سمیت بھیجونگا۔اس دفعہ والدین کرام اور بچوں نے بہت آسانی سے فریضہ حج ادا کیا۔جملہ صاحبزادگان اور محترم مولانا انوار الحق صاحب اور اہل بیت واقارب کی خدمت میں ہمدردی سلام عرض ہے۔

والسلام شیر علی شاہ طالب دعا

اراکین کرام اور اساتذہ محترمین ومحترم مولانا سلطان محمود صاحب ودیگر ناظمین وعملہ کی خدمت میں تسلیم وتکریم عرض ہے۔

والسلام خویدکم شیر علی شاہ

(۳)

۲۴ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ (سفر مدینہ کے دشوار گزار مراحل)

بحضور اقدس مخدومنا المکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب متعنا اللہ وسائر المسلمین بطول حیاتکم مع السلامۃ والعافیۃ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،بزرگوارم کو کافی تاخیر سے یہ خط لکھ رہا ہوں بعض مشاغل کے بناء پر خط لکھنے کا موقعہ نہ مل سکا۔آپ سے رخصت ہونے کے بعد لاہور میں ایک ہفتہ قیام رہا۔کاغذات مکمل ہونیکے بعد سعودی ایکسپریس ایرلائنز والوں کے پاس ٹکٹ کیلئے گیا تو انہوں نے کہا ایک ہفتہ انتظار کرنا ہوگا تاکہ جدہ سے ٹکٹ کی کاپیاں موصول ہوجائیں،میں نے کراچی کا ارادہ کیا یہاں آکر ویزا کیلئے سفارت خانہ گیا تو انہوں نے رجسٹر دیکھ کر جواب دیا کہ آپ کا ویزا نمبر ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہوا۔روزانہ قونصلیٹ جاتا تو یہی جواب ملتا،مکمل ہفتہ گزرنے کے بعد میں نے لاہور والوں کو خط بھیجا اور تار بھی دیا کہ آپ نے ہمیں بھیجدیا ہے اور ادھر ویزا کا نام ونشان تک نہیں۔پھر اس نے کراچی والوں کو ٹیلیگرام دیا کہ ان کو فلاں فلاں نمبر پر ویزا دیدیں۔

چنانچہ ویزا تو مل گیا ہے اب سٹیٹ بنک سے PTO فارم لینا ہے،اس کے بعد سیٹ بک کرانی ہوگی اگر فضل ایزدی شامل حال رہا اور بزرگوارم کے دعاؤں نے دستگیری فرمائی تو انشاء اللہ تعالیٰ عیدالفطر مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں نصیب ہوجائیگی تمنا تو یہ تھی کہ اعتکاف کی سعادت حرم نبوی ﷺ میں نصیب ہو مگر قضاوقدر کے فیصلے الگ تھے،یہ بھی اچھا ہوا کہ کراچی پہنچے ورنہ وہاں ویزے کے انتظار میں ہوتے اور ویزے کی مدت ختم ہوجاتی ہمارے ویزے ۷ ارشعبان کو موصول ہوئے ہیں مگر قونصل والوں سے وہ ٹیلگرام ہی کاغذات میں گم ہوگیا تھا جس پر ویزا کا نمبر تھا۔یہاں ایک عالم جو اسلام آباد سے آیا ہے تین ماہ سے نیوٹاون میں مقیم ہے اس بے چارہ کا ویزا آیا تھا مگر اسکو اطلاع نہ ملی تین ماہ بعد اسکو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ایک دوست کا خط آیا کہ آپکو فلاں نمبر ویزا آج سے تین ماہ قبل بھیجا گیا ہے اور آپ کیوں نہیں آتے وہ بے چارہ جب کراچی پہنچا تو قونصل والوں نے بتلایا کہ آپ کے ویزا کی مدت ختم ہوگئی ہے آپ دوبارہ درخواست دیں تاکہ نیا ویزا آپکے لئے آجائے چنانچہ وہ بے چارہ اسلام آباد میں اپنی ملازمت چھوڑ کر ادھر معلق ہوگیا ہے کراچی میں دارالعلوم حقانیہ کے بے شمار فضلا اچھے عہدوں پر فائز ہیں اور ملاقات کے موقعہ پر مجھے تاکیدی طور پر مطالبہ کرتے ہیں کہ خط لکھتے وقت ہماری درخواست بھی حضرت مدظلہ کو پیش کریں کہ وہ ہمارے لئے دعائیں فرما کر سرفرازی بخشیں۔اس دن عظمت اللہ خان صاحب نیوٹاون میں ملے اور تاکید کی کہ

حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں میری درخواست پیش کریں کہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصی دعا فرمادیں۔ نیز اس نے محترم ناظم صاحب سے بھی یہی درخواست کی ہے اور مجھے دعوت دی ہے کہ میرے گھر آجائیں مگر میں ابھی تک وہاں نہ جاسکا۔ مودبانہ گزارش ہے کہ بزرگوارم اس ادنیٰ خادم کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائی سے نوازا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کے آداب وتعظیمات کی توفیق بخشے اور دارالعلوم حقانیہ کی صحیح ترجمانی ونمائندگی کی اہلیت عطا فرمادے۔

یہ محض فضل ایزدی ہے اور حضرت قبلہ دامت برکاتہم اور دارالعلوم حقانیہ کی خدمت کے برکات ہیں، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے سایہ شفقت کو ہم خدام کے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے اور بزرگوارم کو صحت تامہ کاملہ کیساتھ دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی کیلئے حیات طویلہ بخشے اور جملہ صاحبزادگان کرام کو والدین کی سعادتوں سے نوازے۔

ناظم اعلیٰ محترم مولانا سلطان محمود صاحب اور مولانا ناظم گل رحمان صاحب برادر سید صابر علی شاہ صاحب اور محترم مولانا انوار الحق صاحب و دیگر اصحاب مجلس کو تسلیمات عرض ہیں۔ حضرات اراکین کرام کو بھی تسلیمات عرض ہیں۔ تراب الاقدام، شیر علی شاہ کان اللہ لہ

(۵)

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ **(خواب میں زیارت اور اعتکاف کیلئے مدینہ ٹھہرنے کی تلقین)**

بگرامی خدمت مخدومی المحترم المکرم شیخنا المؤقر حضرت شیخ الحدیث صاحب متعنا اللہ وسائر المسلمین بطول حیاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے کہ بزرگوارم بعافیت ہوں۔ کئی دنوں سے حضرت والا کی خدمت میں عریضہ پیش کرنیکا ارادہ ہے مگر طبعی تکاسل حائل ہے حضرت والا کا مکتوب گرامی باصرہ نوازی کا ذریعہ ہوا تھا۔ حسب الحکم جب بھی سید المرسلین خاتم الانبیاء ورحمت کائنات ﷺ کے روضہ اطہر پر اس روسیاہ کو حاضری کی سعادت میسر ہوتی ہے تو بزرگوارم کی طرف سے بصد ادب تسلیمات پیش کیا کرتا ہوں اور بارگاہ الٰہی میں دعا کیا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سایہ عاطفت کو ہم خدام کی حوصلہ افزائی اور دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی، ملک وملت کی مذہبی رہنمائی کیلئے تادیر قائم رکھے اور ایوان بالا میں کلمہ حق بلند کرنے کیلئے بزرگوارم کی آواز کو موثر ترین بنادے۔

مخدوما! بندہ نے اس دن خواب میں بزرگوارم سے ملاقات کی سعادت حاصل کی ہے۔ بندہ آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا جب کہ گھر میں تعمیری کام شروع تھا، آپ چارپائی میں تشریف فرما ہیں میں قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا تو بزرگوارم نے کمال شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا اور مجھے یہ یقین ہوا کہ آپ مجھ سے بہت خوش ہیں پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ ''اعتکاف'' کیلئے مدینہ منورہ میں رہ جاؤ، نیند سے اٹھ کر عجیب کشمکش میں مبتلا ہوا۔ ابھی تک اُقدم رجلاوا ُاخر اخری کی بات ہے کیونکہ قبل ازیں میں نے والد بزرگوار مدظلہ سے اجازت طلب کی تھی کہ تعطیلات میں میں مدینہ منورہ میں رہنا چاہتا ہوں تاکہ حدیث وتفسیر کی بعض نادر کتب سے استفادہ کرسکوں، مگر والد صاحب کی طرف سے والا نامہ ملا جسمیں تعطیلات میں گھر آنیکا لکھا ہے اس سلسلہ میں بزرگوارم کی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ماھوالالیق کی توفیق عطا فرمادے۔

''الحق'' ماہ ذوالحجہ کا دو دن ہوئے ہیں کہ موصول ہوا ہے رسائل بہت دیر سے پہنچتے ہیں۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب اگر منیجر الحق کے ذریعہ کویت، دوبئ، ابوظہبی، قطر وغیرہ میں ''الحق'' کے جتنے خریدار ہیں ان کے پتوں کی فہرست بذریعہ ڈاک بھیج دے تو ممکن ہے کہ تعطیلات میں میں پندرہ بیس دن کیلئے ان خریداروں سے ملکر مزید خریداروں کو تلاش کرسکوں کیونکہ ان ممالک میں کافی پاکستانی موجود ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے جمیع اساتذہ کرام، اراکین حضرات، ناظمین کرام ودیگر عملہ احباب کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ والسلام، تراب اقدامکم تلمیذکم وخویدکم، شیر علی شاہ کان اللہ تعالیٰ

<u>ناظم سلطان محمود کا خط پر حاشیہ</u>۔ بندہ نے مورخہ ۲۰ ربیع الثانی کو غالباً حضرت قبلہ اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کو ملاقات کرتے دیکھا جبکہ مولانا شیر علی شاہ سفر سے آپہنچے تھے دونوں نے کمال حد درجہ سفیدی اور نفاست والے کپڑے پہنے تھے (سلطان محمود)

(۶)

(قاری محمد طیب اور مولانا محمد زکریا کے ہاں شیخ الحدیث کا ذکر O ابن تیمیہ کا ۲۸ جلدوں میں مجموعۃ الفتاوی اور دیگر کتابوں کا حقانیہ کو عطیہ)

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ

مخدومی المحترم المکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت توجہاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ بزرگوارم بعافیت ہوں گے۔ میں نے ایک خط کل ایک حاجی کے ذریعہ بزرگوارم کو بھیج دیا ہے۔ اسلئے بذریعہ برید سعودی یہ خط بطور احتیاط لکھ رہا ہوں۔ قبلہ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات ہوئی بزرگوارم اور دارالعلوم حقانیہ کے حالات میں نے ذکر کئے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کو میری طرف سے لکھدیں کہ آپ حضرات کی ملاقات کیلئے جی چاہتا ہے اور سفیر کو درخواست پیش کی ہے انہوں نے حکومت کو یہ مسئلہ پیش کردیا ہے، فرمایا کہ اگر اجازت ملی تو کچھ مدت کے لئے پاکستان میں قیام رہیگا۔ فرمایا کہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۴ء کو میں جدہ سے سعودی ایرلائنز پر روانہ ہونگا جو کراچی کے راستہ سے جائیگا۔ نیز حضرت اسوۃ السلف الصالحین حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ کو آج سے تین چار دن قبل بزرگوارم کا سلام پیش کیا تھا از حد خوش ہوئے تھے اور حضرت والا کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تھا، میں نے کہا: انہوں نے آپ سے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انکی قوت بصارت وبصیرت کو مزید قوت وتوانائی بخشے۔ فرمایا کہ میرا اسلام انکو لکھدیجئے اور ان سے بھی میرے لئے دعاؤں کی درخواست پیش کیجئے۔ یہاں بہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت مولانا محمد انعام کریم صاحب، حضرت مولانا لطف اللہ صاحب اور مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب العباسی بزرگوارم کو بہت بہت سلام عرض کرتے ہیں۔

تربیہ والوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا مجموعۃ الفتاوی جو ۳۷ جلدوں میں ہے اور درر السنیہ جو ۱۲ جلدوں میں ہے اور ایک شرح عقیدہ طحاویہ دیا ہے جو میں نے حاجی غلام قادر صاحب کو دیا ہے اور نوشہرہ کے نعت خوان سرفراز صاحب کو وہ انشاء اللہ لے آئیں گے۔ نیز حضرت ناظم صاحب کیلئے ایک ٹیپ ریکارڈ کیلئے غلام قادر صاحب نے ۱۵۰ ریال دیئے تھے اسپر ایک ٹیپ ریکارڈ خرید کر قاری محمد امین صاحب کے حوالہ کردیا ہے، ان شاء اللہ قاری امین صاحب ۲۲۔۲۴ کے آس پاس اکوڑہ پہنچیں گے۔ اکوڑہ کے مولانا فضل الرحیم صاحب خیریت سے ہیں آجکل مدینہ منورہ میں ہیں اکوڑہ کے تمام حجاج بخیریت ہیں سب اساتذہ کرام اور ناظمین محدثین وجملہ کرام کی خدمت میں تسلیمات عرض ہے۔ بزرگوارم کے سرپرستانہ توجہات سے قوی توقع ہے کہ اپنے دعاؤں میں اپنے اس ادنیٰ ترین خادم کو یادفرمائی سے نوازیں گے۔

ومن منانابقاء کم ابدا ؎ حتی یعزی بکل مفقود

والسلام شیر علی شاہ کان اللہ لہ

(۷)

۲۵ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ (سعودی جامعات میں دارالعلوم حقانیہ کے سند کے معادلہ کی کوشش)

بگرامی خدمت محترم ومکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس، امید ہے بزرگوارم بعافیت ہوں گے۔ کافی عرصہ سے حضرت والا کی خدمت میں عریضہ پیش کرنیکا ارادہ ہے لیکن سستی کیوجہ سے تاخیر ہوگئی ہے بزرگوارم کی

طرف سے علی الالتزام رحمت کائنات ﷺ کے بارگاہ سراپا خیر و برکت میں تسلیمات پیش کیا کرتا ہوں اور باری تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم خدام کو بزرگوارم کی سرپرستی سے تادیر نوازتا رہے اور بزرگوارم کو علوم نبویہ ﷺ کی اشاعت و ترویج کیلئے صحت و عافیت کے ساتھ طویل زندگی نصیب فرمادے اور جملہ صاحبزادگان اور بچوں کی مسرات دنیوی و اُخروی سے سرور بخشے۔ ہمارے امتحانات شروع ہیں۔ بزرگوارم کی دعاؤں کی ضرورت ہے، میں نے بھائی سمیع الحق کے خط میں بھی اور مستقلاً محترم ناظم صاحب کو بھی لکھا تھا کہ جامعہ ازھر نے دارالعلوم حقانیہ کے سند کو جو منظوری دی ہے ان کے سند کا فوٹو سٹیٹ کر کے مجھے بھیج دیں۔ تاکہ میں یہاں کے جامعات اور وزارت تربیہ میں اسکے نقول نکال کر بمعہ درخواست پیش کروں، اگر آپ کی رائے مبارک میں یہ کام اچھا ہو تو خط ملتے ہی ناظم صاحب کو فرمادیں کہ وہ اس سند کا نقل روانہ کریں کیونکہ ۹ جمادی الثانی کو ہمارا امتحان ختم ہونے والا ہے۔ ۱۲ر تک میں انشاء اللہ یہاں رہونگا پھر محمد حسین پیر سباق والے کے کام کے سلسلہ میں مجھے الخمر جانا ہے، اس سے فارغ ہونے کے بعد انشاء اللہ وطن جانے کا ارادہ ہے۔ جملہ اراکین کرام اور اساتذہ کرام کی خدمت میں تسلیمات عرض ہے۔ شرکاء دورہ حدیث شریف کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے جامعات میں دارالعلوم حقانیہ کے سند کو معادل بنادے جو دارالعلوم کیلئے اور فضلاء کیلئے کارآمد رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

والسلام　خویدکم شیر علی شاہ کان اللہ لہ

(۸)

۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ　**(مواجہ شریف میں صلوۃ وسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے دعائیں)**

بحضور اقدس مخدومنا المکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم و توجہاتکم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا کرے کہ بزرگوارم کی طبیعت اچھی ہو۔ برادرم صابر علی شاہ کے زبانی بزرگوارم کی بیماری کا علم ہوا اس ناچیز اور والدین کرام اور بچوں کو قلبی صدمہ ہوا خداوند قدوس حضرت والا کو جملہ بیماریوں اور آلام سے محفوظ فرمادے اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے بزرگوارم کو صحت و عافیت کاملہ کیساتھ طویل زندگی نصیب فرمادے، والد صاحب فرماتے ہیں کہ آنجناب بھی ہم گنہگاروں کو اپنے دعاوں میں یاد فرمائی سے نوازا کریں بزرگوارم کا وجود مسعود اس دور میں خداوند قدوس کی عظیم نعمت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے تادیر نوازتا رہے یہ ناچیز مواجہ شریفہ میں بار بار حضرت والا کی صحت و عافیت، دنیوی اخروی فلاح و نجات کیلئے دعائیں کرتا رہتا ہے اور گا ہے گا ہے رب السموات والارضین کے محبوب ترین اور اجمل ترین محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ (فداہ ابی وامی) کے بارگاہ یمن و سراپا برکت میں حضرت والا کی طرف سے تحیات و تسلیمات بصد ادب پیش کرتا رہتا ہے۔ یقیناً اس ناچیز پر بزرگوارم کے لاتعداد احسانات ہیں جن میں سے ایک عظیم احسان رحمت کائنات ﷺ کے پیارے شہر میں بمعہ اصول و فروع کے یہ چند روزہ قیام ہے اللہ تعالیٰ بزرگوارم کے ظل سعادت کو تادیر قائم رکھے اور دارالعلوم حقانیہ کو تا قیام قیامت قرآن و حدیث کی اشاعت و ترویج کی خاطر عظیم ترقیاں نصیب فرمادے۔ اور آپ کے صاحبزادگان کو دنیوی اُخروی سعادتوں سے نوازے۔ جملہ اراکین، اساتذہ کرام ناظمین مکرمین اور عملہ، طلبہ بالخصوص مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا انوار الحق صاحب، محترم ناظم سلطان محمود صاحب اور ناظم گل رحمان صاحب، محترم حاجی یوسف صاحب کو تسلیمات عرض ہیں۔ ہمارے امتحانات چار دن بعد ۱۴ر جمادی الثانی کو شروع ہوں گے اور یکم رجب تک ہوں گے۔　والسلام　خویدکم والمفتقر الی دعواتکم، شیر علی شاہ کان اللہ لہ

(۹)

۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ یوم الاحد　**(مسجد نبویؐ میں اعتکاف، اکابر علماء کا سلام و پیام)**

بحضور اقدس مخدومنا المکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت توجہاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بزرگوارم کا شفقت نامہ کل

بروز ہفتہ بعد صلوٰۃ التراویح قلب وجگر کے سکون کا ذریعہ ہوا۔ اس روسیاہ نے امسال مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کا ارادہ کیا تھا۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ مسجد نبوی شریف تو ویسے بھی زوار وواردین سے معمور رہتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے نورانی لمحات میں اور خاص کر عشرۂ اخیرہ میں تو دور دراز سے عشاق پروانوں کی طرح شمع کے آغوش میں جمع ہو جاتے ہیں۔ گھر سے آتے وقت مصمم ارادہ تھا کہ بزرگوارم سے دعائیں لیکر روانہ ہونگا۔ لیکن بزرگوارم اسلام آباد تشریف لے گئے تھے، سیلابوں کیوجہ سے ہوائی جہازوں پر بے پناہ ہجوم ہوگیا تھا اسلئے قبل از وقت جانا پڑا۔ تین دن لاہور میں متعدد سفارشوں سے ۲۴ کو سیٹ ملی کراچی ۳ بجے پہنچا اور ۲۵ اگست کو کراچی سے روانہ ہوا۔ یہاں روزہ ۲۶ اگست (بروز جمعرات) سے شروع ہوا۔ ممکن ہے عید جمعہ کے دن ہو جائے ویسے تو ہفتہ کے دن ہونا ہے۔ لیکن یہاں یہ افواہ بھی ہے کہ شاید چاند ۲۹ کا ہو۔ اور یہاں ہمیشہ ۲۹ کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔ بزرگوارم کی طرف سے سرور کونین رحمۃ للعالمین ﷺ کی آستانہ رحمت پر تسلیمات وصلوات پیش کئے ہیں۔ اور رب السموات والارضین سے دعائیں مانگی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بزرگوارم کی حیات طیبہ میں برکت عطا فرمادے اور دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی کیلئے صحت تامہ وشفاء کامل کیساتھ طویل زندگی نصیب فرمادے اور دارالعلوم حقانیہ کو علوم نبویہ ﷺ کی اشاعت وترویج کیلئے روزافزوں ترقی بخشے اور تاقیام قیامت یہ ادارہ بزرگوارم اور جملہ متعلقین کے حق میں صدقہ جاریہ اور باقیات الصالحات کا عظیم ذخیرہ بنادے، بزرگوارم کے توجہات اور مسلسل شفقتوں سے قوی توقع ہے کہ اپنے اس ادنیٰ ترین شاگرد اور خادم کو دعاؤں سے محروم نہ فرمادیں گے کہ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت سے نوازے اور خاتمہ بالایمان کی نعمت سے سرفرازی بخشے، والدین کرام بھی دعاؤں کی درخواست پیش کررہے ہیں اور بزرگوارم کے لئے ہر وقت دست بدعا رہتے ہیں، بچے بحمد اللہ تندرست ہیں۔ صابر علی شاہ ودیگر اصحاب بھی بخیریت ہیں اور تسلیمات کہہ رہے ہیں حضرت مولانا عبدالحق عباسی مدظلہ اور حضرت مولانا لطف اللہ صاحب عباسی سے ملاقاتیں ہوئی انہوں نے بزرگوارم کی صحت اور دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں استفسارات کئے، میں نے سب احوال بیان کئے اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ خط میں ہماری طرف سے بھی تسلیمات پہنچادیں۔ اسطرح حضرت مولانا سعید خان صاحب امیر جماعت تبلیغ اور حضرت قاری فتح محمد صاحب مدظلہ اور جامعہ رشیدیہ کے مولانا حبیب اللہ صاحب اور مولانا منظور چنیوٹی جو میرے قریب اعتکاف کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں تسلیمات کہہ رہے ہیں اور دعاؤں کی درخواست پیش کررہے ہیں، نیز میرے ایک دوست اختر گل صاحب جو دمام میں ملازم ہیں اور اعتکاف کیلئے تشریف لائے ہیں اور مولانا عبدالحلیم دیروی کے تلامیذ ومعتقدین میں سے ہیں، بہت بہت سلام کہہ رہے ہیں اور دعاؤں کا طلبگار ہیں دارالعلوم کے جملہ اراکین، ناظمین اور اساتذہ وعملہ کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں بالخصوص محترم ومکرم مولانا سلطان محمود صاحب کی خدمت میں تسلیم وتکریم عرض ہے۔ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور محترم مولانا انوار الحق صاحب کو بھی تسلیمات وتحیات پیش خدمت ہیں۔ مدینہ منورہ میں کافی مکانات کو گرایا جارہا ہے پاکستانی ہوٹل کے قریب حیدر الحیدری کے دفتر اور ملحقہ آبادی کو گرا کر وسیع میدان بنادیا گیا۔ مسجد نبوی شریف سے بجانب مغرب جہاں حضور اکرم ﷺ کے والد بزرگوار کا روضہ تھا، اس تمام محلہ کو گرادیا گیا ہے گویا مسجد غمامہ تک ایک میدان ہوگیا۔ البتہ محلہ شونہ جہاں قاری عباس کا مدرسہ تھا اب تک گرانے سے محفوظ ہے اس دفعہ تر کی سے دولاکھ سے زائد حجاج آنے کا اندازہ بتایا گیا ہے، جبکہ ایرانی ۲۰ ہزار آئیں گے، امسال مسکن کا مسئلہ مشکل ہوگا۔ گرمی روبہ تنزل ہے یہاں بارش نہیں ہوئی ورنہ گرمی میں کافی کمی ہو جاتی انشاء اللہ تعالیٰ موسم حج میں معتدل موسم ہوگا اس دفعہ حضرت بنوری صاحب اعتکاف کیلئے نہ پہنچ سکے، معلوم ہوا ہے ان پر پابندی لگ گئی تھی، ظہر کے اذان کا وقت ہے اسلئے اخیر میں بزرگوارم سے دوبارہ درخواست ہے کہ دعوات مستجابہ میں یاد فرمائی سے نوازتے رہا کریں۔ ادام اللہ ظلّ حمایتکم علی رؤس الخدام وبارک فی جھودکم للاسلام والمسلمین۔ آمین،

خویدکم شیر علی شاہ کان اللہ لہ

(۱۰)

۴ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ (ایک مخلص پاکستانی ڈاکٹر کا حقانیہ میں ایک کمرہ تعمیر کرنے کا جذبہ)

بگرامی خدمت مخدومی المحترم المکرّم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت توجہاتہم والطافہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ بزرگوارم بعافیت ہوں گے۔ خداوند قدوس بزرگوارم کے اظلال رافت وشفقت کو ہم خدام وتلامیذ کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ اکوڑہ خٹک کے حجاج کرام مدینہ منورہ میں دو روزہ قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس چلے گئے ہیں، سب خیریت سے تھے اور تسلیمات کہہ رہے تھے۔ یہاں مدینہ منورہ میں ایک دوست ڈاکٹر سید بہادر شاہ صاحب جو پشاور کے شاہ جی ڈاکٹر کے بھتیجے ہیں اور یہاں مستشفی الملک میں ملازم ہیں۔ وہ اس خواہش کو مدت سے ظاہر کررہے ہیں کہ میرے جدّ امجد (سید مظفر شاہ (مرحوم)) میاں بابا، مقام میاں عیسٰی) کے نام دارالعلوم حقانیہ میں ایک کمرہ بنایا جائے جو مرحوم کیلئے صدقہ جاریہ وباقیات الصالحات ہوں۔ میں نے اسکو کافی سمجھایا کہ کمرہ پر اب کافی رقم خرچ ہوتی ہے اس نے کہا کہ میں بالاقساط چھ ہزار روپیہ پاکستانی دونگا۔ چنانچہ ۵۰۰ پانچ صد ریال اس نے مجھے دیدئے، میں نے وہ رقم محترم حاجی صاحب گل صاحب کو دیدی۔ ویسے تو بینک کے ذریعے ۲۶ ۱۲ یا ۲۷ ریال کے بدلے سو پاکستانی ملتے ہیں لیکن حاجی لوگ ۳۵ ریال کے بدلے سو پاکستانی دیتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب حج کیلئے مکہ مکرمہ جاونگا تو وہاں ۳۵ کے حساب سے تبدیل کرکے حاجی صاحب گل صاحب کو دیدینگے۔ دارالعلوم کی طرف سے اسکو ایک شکریہ کا خط لکھ دیں اور اسمیں دعائیہ کلمات ہوں اور ترغیب دیدیں کہ وہ یہ رقم بلکہ زیادہ دیدے تاکہ ایک بہترین کمرہ ان کے جدامجد کے نام تیار ہوجائے۔ ڈاکٹر صاحب کا پتہ یہ ہے۔ الدکتور السید بہادر شاہ، المختبر. مستشفی الملک المدینۃ المنورۃ، باقی یہ ناچیز بمعہ بچوں کے بحمد للہ بعافیت ہے۔ بزرگوارم کے دعوات کا ازحد محتاج ہے۔ رب العزت حضرت والا کو ملک وملت کی سرپرستی کیلئے ہمت تامہ کیساتھ طویل زندگی نصیب فرمادے اور جملہ صاحبزادگان کو دنیوی اخروی ترقیوں سے نوازے۔ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور محترم مولانا انوار الحق صاحب محترم مولانا سلطان محمود صاحب اور محترم مولانا گل رحمان صاحب اور جملہ اساتذہ کرام اراکین کرام کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ والسلام شیر علی شاہ عفی اللہ عنہ

حاجی سید نور بادشاہ صاحب وحاجی رحمان الدین صاحب، کو تسلیمات عرض ہیں۔

(۱۱)

المدینۃ المنورۃ۔ ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ (دعائیں اور شکریہ)

بگرامی خدمت مخدومنا المکرّم ومطاعنا الموقر حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم وتوجہاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ بزرگوارم کے ظل شفقت اور مبارک توجہات سے ہم خدام کو تادیر شرف سرفرازی بخشتا رہے۔ بزرگوارم کا یہ ادنیٰ ترین خادم وخوشہ چین پانچوں وقت حضرت والا کو اپنے دعاؤں میں یاد کرتا ہے کیونکہ آنجناب کے احسانات وکرم گستریاں اس سیہ کار پر حد سے زیادہ ہیں اور یہاں مدینہ منورہ میں قیام بھی آنجناب کی توجہات وتلطفات سے رب العزت نے نصیب فرمایا ہے۔ کئی دنوں سے بزرگوارم کی خدمت میں درخواست پیش کرنیکا ارادہ ہے لیکن بعض عوارض حائل رہے بعد ادب گزارش ہے کہ بزرگوارم اپنے دعوات مستجابہ میں اپنے اس ادنی خادم کو یاد فرمائی سے نوازا کریں کہ اللہ تعالیٰ علم دین کی خدمت کی توفیق دے اور نیک اعمال سے دل ودماغ کو روشنی بخشے اور قیام مدینہ منورہ کو سعادت دارین کا ذریعہ بنادے۔ میرے گھر والے اور بچے بھی دعاؤں کی درخواست پیش کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت تامہ کاملہ کیساتھ طویل زندگی بخشے اور دارالعلوم حقانیہ اور تمام علاقہ کو آنجناب کی سرپرستیوں سے تادیر محظوظ فرماتا رہے۔ محترم مولانا سمیع الحق

صاحب اور محترم مولانا انوارالحق صاحب اور محترم مولانا ناظم سلطان محمود صاحب اور محترم مولانا گل رحمان صاحب وتمام اساتذہ کرام وطلبہ واراکین حضرات کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ والسلام

حضرت الشیخ مولانا عبدالحق صاحب عباسی اور حضرت مولانا انعام کریم صاحب تسلیمات کہہ رہے ہیں۔

اخکم الخادم شیر علی شاہ عفی اللہ عنہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

(۱۲)

المدینہ المنورہ ۱۷ رصفر ۱۳۹۹ھ (دعاؤں کی درخواست)

بحضور اقدس مخدومنا المکرم وشیخنا الموقر حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم وتوجہاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے کہ بزرگوارم بخیر وعافیت ہوں یہ ادنیٰ خادم وتلمیذ ہر وقت مسجد نبوی شریف میں حضرت والا کی صحت وسلامتی کیلئے دعائیں کر رہا ہے کہ رب العالمین آنجناب کے سایہ شفقت کو ہم خدام کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی اور ملک وملت کی رہنمائی کیلئے بزرگوارم کو تادیر زندہ وسلامت رکھے۔ حضرت الشیخ مولانا عبدالحق العباسی اور حضرت مولانا محمد انعام کریم صاحب اور محترم قاری محمد عباس صاحب بزرگوارم کی صحت وسلامتی کیلئے دعا گو ہیں یہ ناچیز تادم تحریر بخیریت ہے۔ بزرگوارم کے الطاف وعنایات کے پیش نظر گزارش ہے کہ اپنے دعوات مستجابہ میں اپنے اس دور افتادہ شاگرد اور خادم کو یاد فرما کر ممنون فرمادیں۔ نیز امجد علی شاہ کیلئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو عالم دین بنادے۔ اس دفعہ مدینہ منورہ میں سردی کا موسم مختصر رہا۔ آج کچھ بارش ہورہی ہے محترم القام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، اور محترم ومکرم مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ اور برادرم محمودالحق صاحب اور اظہارالحق صاحب اور تمام اراکین کرام کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ والسلام خویدکم وتلمیذکم شیر علی شاہ عفا اللہ عنہ ص ب ۱۴۱۴ المدینہ المنورۃ

(۱۳)

(اظہارالحق کی سفر حج سے واپسی برادرم محمودالحق کی شادی O مولانا محمد علی سواتیؒ کی وفات)

المدینہ المنورہ ۳ رصفر ۱۴۰۱ھ

بگرامی خدمت مخدومنا المکرم وشیخنا المعظم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم وتوجہاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے کہ بزرگوارم بعافیت ہوں۔ بزرگوارم کا شفقت نامہ باعث سرفرازی ہوا، کئی دنوں سے آنمحترم کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا ارادہ ہے۔ لیکن بعض مشاغل حائل ہوجاتے ہیں برادرم اظہارالحق صاحب کے پہنچنے سے ازحد خوشی ہوئی بندہ کی طرف سے اظہارالحق صاحب کا یہ مبارک سفر حج مقبول کی ادائیگی، اور منیٰ میں حادثہ آتشزدگی سے سلامتی کیساتھ نکلنا اور پھر اپنے وطن مالوف کو پہنچنا، ان تمام سعادتوں کی مبارک باد بزرگوارم اور تمام اہل خانہ کو بندہ کی طرف سے قبول فرمادیں۔ اب اللہ تعالیٰ برادرم محمودالحق صاحب کی شادی خانہ آبادی کو بصد خیریت وسلامتی کیساتھ سرانجام دیدے اور اسکو بھی حج مقبول کی یہ نعمت عطا فرمادے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اور بزرگوارم کے دعوات مستجابہ ہیں کہ تینوں صاحبزادگان اس عظیم رکن کی ادائیگی سے فارغ ہوئے۔ مخدومی ومکرمی حضرت العلامہ مولانا محمد علی نوراللہ مرقدہ وضریحہ واعلیٰ درجتہ فی علیین کی وفات سے ازحد رنج ہوا۔ رب العالمین مرحوم کے علمی، تدریسی خدمات کو ان کے حق میں باقیات الصالحات وصدقات جاریات بنادے۔ ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ۔ اس دور قحط الرجال میں بڑے بڑے علماء کا جانا قرب قیامت کی نشانی ہے۔ بار بار ساتھیوں سے ان کی مغفرت ورفع درجات کیلئے دعائیں کیں، دارالعلوم حقانیہ کے تمام متعلقین واساتذہ کرام وارا کین، وناظمین حضرات

اور طلباء دارالعلوم کے ساتھ اس عظیم صدمہ میں بندہ برابر کا شریک ہے، بزرگوارم کا صلوۃ وسلام بصد ادب بارگاہ سراپا یمن و برکت میں پیش کیا اور رب العالمین سے دعائیں مانگیں کہ وہ اپنے خصوصی فضل و کرم بزرگوارم کی تمام بیماریوں کو دور فرمادے اور بزرگوارم کے ظل شفقت سے ہم جملہ خدام کو تادیر شرف سرفرازی بخشتا رہے اور دارالعلوم حقانیہ کو علوم نبویہ علی صاحبہا الف الف سلام وتحیۃ کا عظیم قلعہ بنادے۔ یہ خادم تادم تحریر بعافیت ہے از راہ کرم اپنے دعوات صالحہ میں یاد فرمائی سے نوازا کریں، محترم قاری فتح محمد صاحب اور محترم قاری عباس صاحب اور محترم مولانا عبدالحق عباسی صاحب بزرگوارم کو سلام مسنون کہہ رہے ہیں جملہ اراکین، اساتذہ کرام اور ناظمین ذوی الاحترام کو تسلیمات عرض ہیں۔ بالخصوص حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا انوار الحق صاحب اور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور ناظم گل رحمان صاحب اور ناظم محمد ایوب صاحب و دیگر احباب کی خدمت میں تسلیمات عرض ہیں۔ برادرم محمود الحق صاحب اور الحاج اظہار الحق صاحب کی خدمت میں تسلیمات۔

المفتقر الی دعواتکم خویدکم شیر علی شاہ عفی اللہ عنہ ۳ رصفر ۱۴۰۱ھ

(۱۴)

(نائب رئیس الجامعہ شیخ عبداللہ الزائد[1] کی حقانیہ آمد اور شیخ الحدیث سے ازحد تاثر ٥ سمیع الحق کی مجلس شوریٰ کی رکنیت پر مبارکباد)

المدینۃ المنورۃ ۶ رصفر ۱۴۰۲ھ، یوم الجمعہ

بحضور اقدس مخدومنا المکرم وشیخنا المعظم حضرت شیخ الحدیث صاحب حفظنا اللہ وجمیع المسلمین بطول حیاتکم الطیبۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بزرگوارم کے مکاتیب سامیہ باعث صد مسرت و افتخار ہوئے، یہ ناچیز اور بزرگوارم کا ادنیٰ ترین خادم و تلمیذ ہمیشہ سے حضرت والا کے مشفقانہ توجہات اور پدرانہ تلطفات سے شرف سرفرازی حاصل کرتا رہا ہے۔ درحقیقت مشائخ و اساتذہ کرام میں یہ مابہ الامتیاز خصوصیت اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو عطا فرمائی ہے کہ اپنے خدام وخوشہ چینوں کو اپنے نگاہ کرم، عواطف نبیلہ، نامہائے گرامیہ، اور دعوات مستجابہ سے نوازتے رہا کرتے ہیں۔

ومن عادات السادات ان یتفقدوا اصاغرهم والمكرمات عوائد
سليمان ذو ملك تفقد طائراً وكانت اقل الطائرات الهداهد

برادرم محمود الحق سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی، نائب رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا دارالعلوم حقانیہ میں ورود مسعود اور دارالعلوم کے کارنامہائے نمایاں سے گہرا تاثر اور مولانا سمیع الحق صاحب کو مجلس شوریٰ میں رکنیت کا اعزاز ان ہر سہ مسرات پر یہ خادم بزرگوارم کو اور جمیع صاحبزادگان اہل بیت، اراکین دارالعلوم اور اساتذہ کرام اور ناظمین ذوی الاحترام کو مبارکباد پیش کررہا ہے۔

عيد وعيد وعيد اجتمعا وجه الحبيب ويوم العيد والجمعا

اللہ تعالیٰ اس شادی کو جانبین کیلئے دنیوی، اخروی سعادتوں کا باعث بنادے اور بہترین ثمرات ونتائج مرتب فرمادے اور دارالعلوم حقانیہ روز افزوں ترقیوں سے نوازے اور تمام عالم اسلام کی ممتاز شخصیتوں کو اس کی علمی، عملی، تبلیغی خدمات کو بچشم خود معائنہ کے مواقع میسر فرمادے اور برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کو مذھب وملت کی خدمت کیلئے اپنی خصوصی تائید وتوفیق سے سرفرازی بخشے۔ امجد علی شاہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور بزرگوارم کے دعاؤں کے بدولت منگل کے شام کو مدینہ منورہ پہنچ گیا ہے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں علم دین کا شوق پیدا فرمادے اور علم باعمل کے زیور سے آراستہ فرمادے، محترم نائب رئیس صاحب اور محترم قاری عبدالقوی صاحب

---

[1] تفصیلات غیر ملکی مشاہیر بنام سمیع الحق میں ملاحظہ ہوں

دارالعلوم حقانیہ اور بزرگوارم کی بابرکت شخصیت سے ازحد متاثر ہوئے ہیں اور بزرگوارم کو اپنے احاسیس طیبہ اور تحیات مسنونہ پیش کررہے ہیں۔ میری طرف سے بزرگوارم اور جملہ اہل بیت، اراکین، متعلقین ونظماء کرام اور اساتذہ کو ان افراح ثلاثہ پر مکرر وسہ کرر ہدیہ تبریک اور تسلیم عرض ہے اور بزرگوارم سے دعاوں کیلئے مؤدبانہ درخواست پیش خدمت ہے۔

ومن منانابقاء کم ابدا — حتی یعزی بکل مفقود

خویدکم وتلمیذکم، شیرعلی شاہ عفی اللہ عنہ ص ب ۱۴۱۴ المدینۃ المنورہ

(۱۵)

(مولانا عبدالحق عباسی مدنی کا والا نامہ لکھوانا O اکابر دیوبند ہی کو اپنے اسلاف سمجھتے ہیں)

مخدومی المحترم المکرم حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب دامت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ بزرگوار بعافیت ہوں گے۔ کل حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی کے پاس گیا تھا انہوں نے بزرگوارم کے نام خط لکھنے کے بارے میں کہا جو منسلکہ ہذا ارسال خدمت ہے۔ یہ حضرت کے الفاظ ہیں میں نے صرف نقل کئے ہیں بزرگوارم ان کے دلجوئی کیلئے ایک خط ان کو بھیجدیں۔ خوش ہوجائینگے وہ ہمیشہ اپنے مجالس میں دارالعلوم حقانیہ اور بزرگوارم کی تعریف کیا کرتے ہیں اور دعائیں فرماتے رہتے ہیں میں نے انکو پاکستان میں بریلویوں کے ناپاک عزائم اور فتنوں سے مطلع کیا ہے وہاں یہ لوگ اس قسم کی پراگندہ عقائد رکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم اکابرین دیوبند کو اپنے اسلاف سمجھتے ہیں لیکن یہ نازک وقت ان چیزوں کا نہیں ہے آج حضرت قاری سعیدالرحمان صاحب کے مکتوب سے یہ خوش خبری موصول ہوئی کہ بزرگوں نے بزرگوارم کو انتخاب میں حصہ لینے پر مجبور کیا ہے۔ والد بزرگوار اور والدہ صاحبہ اور تمام بچے اور طلبہ اور رفقاء دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرما کر اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے بہت علماء کرام کو کامیابی بخشے۔ کاش کہ اس دفعہ بزرگوارم کی خدمت سے سعادت اندوزی کے مواقع نصیب نہ ہوں گے۔ بجز دعاوں کے اور کونسی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں آخری سال میں طالب العلم کو چھٹی نہیں ملتی ورنہ پندرہ بیس دن کے تعطیلات حاصل کرکے اپنی خدمات کو پیش کرتے والد بزرگوار بہت دعائیں دے رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ ان کے اور والدہ صاحب کے دوووٹ استعمال ہوسکیں گے۔ ارادہ ہے کہ ان کو فروری کے ماہ میں بذریعہ ہوائی جہاز بھیجدیں۔ والدین کرام اور بچے دعوات کیلئے درخواست پیش کررہے ہیں کہ حضرت والا اپنے مقبول دعاوں میں یادفرمائی سے نوازدیں۔ حضرت والا کی والدہ مرحومہ ''نوراللہ مرقدھا'' کی وفات پر ایک تعزیتی خط ارسال کیا تھا امید ہے موصول ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمادے۔ اور جنت الفردوس میں مراتب اعلیٰ سے نوازے اور ان کی دعاوں کی برکات تادیر قائم رکھے۔ والسلام خویدکم شیرعلی شاہ عفا اللہ لہ

(۱۶)

(۸۵ء میں شیخ الحدیث کی انتخابات میں کامیابی پر تبریک O نوشہرہ کے عوام کی غیرت ایمانی کا ثبوت)

۱۲ر جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

بگرامی خدمت مخدوم العلماء والمشائخ اسوۃ المحدثین حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم وتوجہاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بزرگوارم کے ممتاز نجاح وفلاح پر صد ہزار تہنیت قبول فرمادیں، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے حضرت والا کو اس پیرانہ سالی میں اعلاء کلمۃ الحق اور دینی اقدار کی ترویج واستحکام کیلئے بے مثال کامیابی نصیب فرمائی، یہاں تمام خدام وتلامیذ دن رات بارگاہ الٰہی میں دست بدعا تھے کہ اللہ تعالیٰ شریعت مطہرہ کی تنفیذ کیلئے بزرگوارم کو نمایاں کامیابی عطا فرمادے اخبارات سے بزرگوارم کی کامیابی کا علم

ہوگیا تھا۔آج برادرم سردار علی شاہ کے خط سے تفصیلات معلوم ہوکر از حد مسرت نصیب ہوئی۔یہاں سے تمام احباب تہنیت پیش کررہے ہیں اور بزرگوارم کیلئے دعائیں کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنمحترم کی حیات طیبہ میں برکت عطا فرما کر ہم خدام کے سروں پر بزرگوارم کے سایہ عطوفت کوتا دیر قائم و دوائم رکھے۔امجد علی شاہ بھی مبارکباد پیش کررہا ہے بزرگوارم کے تمام متعلقین اور حلقہ انتخاب کے جملہ وفا شعار فرزندان توحید کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں،الحمدللہ کہ تحصیل نوشہرہ کے غیور مسلمانوں میں حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنیکا مادہ موجود ہے یہ محض فضل ایزدی متعال ہے اور پھر بزرگوارم کے خلوص وللہیت کا ثمرہ ہے اور دینی،مذہبی مساعی جمیلہ کے نتائج ہیں محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور محترم مولانا انوار الحق صاحب اور تمام اساتذہ کرام میں قبل ازیں دو عریضے ارسال خدمت کئے تھے،خدا کرے کہ دونوں عریضے دست بوسی کا شرف حاصل کر چکے ہوں۔آخر میں گزارش ہے کہ اپنے ان دورافتادہ تلمیذ و خدام کو اپنے دعوات مستجابہ میں یاد فرمائی سے نوازیں۔ والسلام مع الف الاحترام،شیر علی شاہ عفا اللہ تعالیٰ،المدینۃ المنورہ ۱۲رجمادی الثانی ۱۴۰۵

(۱۷)

(کراچی میں ویزا کیلئے تگ ودو ○ سفیر حقانیہ مولوی عبدالعظیم کی صلاحیت اور کوششیں)

بگرامی خدمت مخدومی المحترم المکرمی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت الطافکم ومعالیکم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،کراچی کو خداوند کریم کے فضل سے بخیریت پہنچ گیا ہوں،مولانا عبدالعظیم صاحب بآسانی مل گئے ہیں اور ان کے ہاں قیام پذیر ہوں۔محترم عظمت اللہ خان صاحب نے ایک سفارشی خط سعودی سفارت خانہ کے سیکرٹری شاذلی صاحب کے نام دیدیا،مولانا عبدالعظیم میرے ساتھ چلے گئے پہلے دن تو وہ بخوشی مل گئے اور ماتحت عملہ کو کاغذات معائنہ کے متعلق ہدایت کی اس کے ماتحت نے تمام کاغذات وغیرہ معائنہ کئے بحمد اللہ درست نکلے،مگر انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ دارالعلوم کا سند میں مدت تعلیم درج نہیں کہ کتنے سال آپ کی تعلیم وہاں رہی ہے،بہر حال اس کا کچھ جواب دیدیا انہوں نے کہا کہ کل آجاؤ آج جب چلے اور کاغذات شاذلی کو اپنے ماتحت نے پیش کئے تو اس نے کہا ''انا مشغول جدا'' مجھے فرصت نہیں۔میری تبدیلی ہوگئی ہے مصروفیات بڑھ گئے ہیں اسلئے دوسرے نئے سیکرٹری کے آنے کا آپ انتظار کریں وہ آئندہ اتوار پیر کو آجائیں گے،مایوسی کی حالت میں سفارت خانہ سے آج واپسی ہوئی،عظمت اللہ خان صاحب کے مشورے کے مطابق آئندہ عمل کریں گے بزرگوارم کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے،میرا عقیدہ ہے کہ خداوند قدوس حضرت والا جیسے بزرگوں اور اللہ والوں کی دعاوں کو قبول فرماتا ہے میری قسمت سے مخدومی حضرت بنوری صاحب مدظلہ کل لاہور تشریف لے گئے ہیں خدا خبر وہ کب واپس آئیں گے میں انشاء اللہ العزیز ۱۶-۱۷ اشوال کو وہاں دارالعلوم پہنچنے کی کوشش کرونگا اور اگر کام پہلے ہوگیا جلد واپس ہوجاؤں گا مولانا عبدالعظیم صاحب اپنے کام میں مصروف ہیں حالات ہنگامی وجوہات کے بناء پر نازک ہیں تاہم مولانا کی مخلصانہ جدوجہد اور اپنے فن میں خداداد قابلیت دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ وہ پوری بے باکی اور دلیری سے بڑے بڑے کارخانہ داروں کو دارالعلوم حقانیہ کی دینی مذہبی خدمات کا سرگزشت اور تعارف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دارین کی سعادتوں سے نوازے۔

حسب عنایات سابقہ اسباق تقسیم کرتے وقت اس ناچیز کا خیال بھی فرمادیں اور فدوی کو مشکوۃ ج اول،اور جلالین کا کوئی حصہ دیدیں،باقی جو بھی آنمحترم مناسب سمجھیں،شاید مولانا عبدالعظیم صاحب بھی ۱۶ شوال کو میرے ساتھ واپس دارالعلوم آجائے۔حالاً مشرقی پاکستان جانے کا اس کا پروگرام نہیں ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ دو ہزار تک روپیہ ڈرافٹ کے ذریعہ کل بھیجدیں گے کامرس بینک کے ذریعے،میں نے تو عبدالعظیم صاحب کو کہا کہ آپ مشرقی پاکستان یا ایران چلے جائیں لیکن اب تک وہ حتمی فیصلہ نہیں کرتے۔آج معلوم ہوگیا ہے کہ عبدالمنعم دارالعلوم پہنچ گئے ہیں آج ان کے ایک ہم وطن نے یہ بات ان کو بتائی ہے کہ کراچی سوات والوں سے بھری ہوئی ہے اور سب کے سب

مولانا عبدالعظیم کے مرید ہیں ۔عبدالعظیم کے مکانات دیکھے ان سے کافی آمدن ہے، ویسے بھی تجارتی ذرائع سے اسکوپوری آمد ہے آج باوانی کے ڈائریکٹر اور داؤد صدیق کاٹن مل والوں سے مولانا نے ملاقاتیں کیں، میں بھی ان کے ساتھ تھا وہاں اگرچہ داخلہ کی پابندی تھی مگر انکو اجازت ملی اور انہوں نے انکو زوردار الفاظ میں بتایا کہ تم نے اس دفعہ کیوں اعانت نہیں کی۔ انہوں نے مجاہد فنڈ میں تمام خیراتی رقم دینے کی وجہ سے امسال معذرت کی اور کہا کہ جولائی کے مہینے میں آپ ہمیں یاددھانی دیدیں ہم سے جو کچھ ہو سکے اعانت کریں گے، کل مولانا عبدالعظیم غنی ڈائز ٹیکسٹائل ملز والوں سے ملیں گے ابھی دارالعلوم کی رو پٹی صابن مولانا بھیجنے والے ہیں ۔ ذوالفقار والوں کا صابن تو مل گیا ہوگا ان سے دوبارہ ملاقات کریں گے ۔منسلکہ ہذا پچاس روپیہ کا چک ارسال ہے، مولانا عظیم کہتا ہے کہ جتنے چک موصول ہوئے ہیں ان کی تفصیل سے مجھے اطلاع بخشیں ۔محترم حضرت ناظم صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب مولانا محمد قمر صاحب اور قاضی صاحب مولانا گل رحمان صاحب و مولانا محبوب علی شاہ کو تسلیمات عرض ہیں۔ والسلام محتاج دعا شیر علی شاہ عفی اللہ لہ

(۱۸)

اپریل ۱۹۸۹ء (جامعہ مدینہ میں ڈاکٹریٹ کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی)

بفضل اللہ العظیم و بتوفیقہ و احسانہ، اور پھر بزرگوارم کے مستجاب دعاؤں کے بدولت مدینہ یونیورسٹی میں دکتورہ کے امتحان میں درجہ شرف اولیٰ کے ساتھ کامیابی نصیب ہوئی، جسکے سلسلہ میں بزرگوارم کو سب سے پہلے مبارک باد پیش کر رہا ہوں ناچیز کی یہ نمایاں کامیابی دارالعلوم حقانیہ کے ثمرات کثیرہ کے ایک ادنیٰ ثمرہ کی کامیابی ہے جو حضرت والا کے مشفقانہ توجہات اور مقبول دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مناقشہ پانچ گھنٹے مسلسل جاری رہا جسمیں جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ اور مدینہ منورہ میں پاکستانی باشندوں میں اہل علم طبقہ کی اکثریت نے شمولیت کی۔ (مولانا) شیر علی شاہ (فاضل حقانیہ) مدینہ منورہ۔

☆☆☆

بریگیڈئیر صادق اللہ۔ کمشنر پشاور ڈویژن

مارچ ۱۹۵۷ء (جلسہ میں شرکت نہ کرسکنے کی معذرت)

جناب مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا مراسلہ موصول ہوا۔ یہ سن کر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی ۱۷ مارچ کو منعقد ہوا۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اس جلسہ میں شرکت نہ کرسکا، کیونکہ آپکا مراسلہ مجھے وقت پر نہ مل سکا۔ اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً اس دارالعلوم کے اقبال میں ترقی فرمائے۔ فقط والسلام، خیراندیش صادق اللہ

(کمشنر پشاور ڈویژن)

☆☆☆

مولانا صدرالشہید صاحب[۱] بنوں

۱۶ فروری ۱۹۷۱ء (سے یو آئی کا ڈھاکہ جانے سے قبل عوام سے مشورہ)

مکرمی و محترمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب منتخب ممبر قومی اسمبلی ضلع پشاور نمبر ۲۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض خدمت ہے۔

۱؎ مولانا صدرالشہید مدرسہ معراج العلوم بنوں کے مدیر، جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما، قومی اسمبلی کے رکن، جمعیۃ میں اختلاف کے بعد مولانا عبیداللہ انور مرحوم کی جگہ سیکرٹری جنرل بنے۔ ان کے بعد ذمہ داری احقر پر ڈالی گئی، آخر وقت تک حضرت درخواستیؒ کی قیادت میں ناچیز کا ساتھ دیتے رہے۔

کہ بنوں کے عوام کی اکثریت کا جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اب پوشیدہ امر نہیں رہا ہے۔اور جمعیت علماء اسلام بنوں بھی ہر وقت عوامی خدمت میں سرگرم عمل رہتی ہے۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی مورخہ 21 فروری 1971ء بروز اتوار بوقت دس بجے بمقام جناح پارک بنوں منعقد ہونیوالا عظیم الشان جلسہ عام ہے۔اس جلسہ میں ملک کو درپیش مسائل خصوصاً مسئلہ آئین سازی اور ملک میں صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل پر تقاریر ہونگے۔اور ڈھاکہ جانے سے پیشتر ہم عوام سے مشورہ کرینگے جلسہ ہذا میں آپ صاحبان کی تشریف آوری از حد ضروری ہے۔کیونکہ بنوں کے عوام آپ صاحب کے ملاقات کرنے کیلئے بہت خواہشمند ہیں۔اور بار بار مطالبہ بھی کرتے ہیں۔لہٰذا آپ صاحب تشریف آوری فرما کر مشکور فرمائیں۔جناب کی آمد ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی۔اور دعوت قبولیت کی یقین رکھتے ہوئے آمد کی منتظر ہونگے۔

فقط والسلام منجانب: صدر الشہید ایم این اے بنوں

☆☆☆

صاحبزادہ محمد صدیق شاہ حقانی الازہری[1] پاڑا چنار

از قاہرہ جامع ازہر (جامع ازھر اور حقانیہ کے سند کا معادلہ ○ ازھر میں لاحق پریشانیاں)

بحضور جناب قبلہ و کعبہ حضرت شیخ المشائخ دامت فیوضکم و برکاتکم ،السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، وبعد، بندہ خیریت سے ہے اور امید واثق ہے کہ جناب بھی مع الاولاد والاحباب خیریت سے ہونگے۔جناب عالی آپ تو ناراض ہوئے ہونگے کہ بندہ نے کوئی دوسرا خط ارسال خدمت نہیں کیا صرف جناب نے جو عنایت فرمایا تھا تصدیق تدریس بندہ نے اسکا جواب ارسال خدمت کیا ہے اور امید قوی ہے کہ مل چکا ہوگا۔جناب عالی قاہرہ میں آکر بہت پریشانی لاحق ہوئی ہے ایک تو ازھر کا قانون بہت سخت ہوا ہے جب تک وظیفہ نہ ہو تو داخلہ کا نام لینا بھی حرام ہے اور وظیفہ ملنا بھی مشکل ہے ،اس طرح اقامہ کا مسئلہ بھی بہت مشکل ہے پہونچتے ہی تین مہینے کا اقامہ دیتے ہیں ، ختم ہونے کے بعد کہتے ہیں کہ اب نکل جاو الا یہ کہ وظیفہ ہو جائے اور ازہر میں داخلہ ملجائے تو پھر اقامہ ملتا ہے۔

جناب عالی میں ۱۱ نومبر قاہرہ پہونچ گیا تھا اور ۱۱ فروری تک ان اقامہ تھا اس تین مہینوں میں بندہ نے وظیفہ کیلئے بہت کوشش کی لیکن کچھ نہ ہوا آخر جب اقامہ ختم ہوا تو سفارت سے رجوع کیا پہلے بھی کئی بار رجوع کر چکا تھا لیکن مجبوری کے وقت سفارت کے دل میں کچھ رحم آیا اور سیکنڈ سیکرٹری میرے ہمراہ اس شخص کے پاس گیا جو وظیفہ کا اختیار رکھتا تھا چنانچہ اس نے وعدہ کیا اور کہا کہ سفارت سے خط لاؤ کہ پاکستانی وظائف میں سے اسکو ایک دیدو چنانچہ خط دیا اور پھر اقامہ بھی دو مہینوں کا ملا اور داخلہ کیلئے درخواست بھی پیش ہوئی ابتک مجھے ملا نہیں وظیفہ لیکن انشاء اللہ مل جائیگا۔جناب عالی بندہ کا تو یہ خیال تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کی سند ازھر میں بی۔اے کے برابر ہے اور پھر تصدیق تدریس بھی موجود ہے تو بندہ کو دکتوراہ میں داخلہ ملجائیگا ورنہ ایم اے میں تو ضرور ملیگا لیکن جب اوراق اس شخص کے پاس گئے جس کے ہاں تمام سندوں کے معادلہ کی کتاب موجود ہے تو اسنے لکھا کہ اس سند کا معادلہ[2] ہمارے پاس موجود نہیں ہے حیران ہوا اور کہا کہ شمس القمر کو اسپر داخلہ ملا ہے یہاں تک ہوا کہ شمس القمر کے اوراق جو ازھر کے دفتر میں موجود تھے وہ نکال لایا تو معلوم ہوا کہ اسنے سفارت سے اسطرح خط لایا تھا کہ منہج دارالعلوم حقانیہ منہج دارالعلوم دیوبند کے برابر ہے اور سند بھی دونوں کا برابر ہے اور اسی بناء پر اسکو تخصص التدریس میں داخلہ ملا تھا جو کہ ایک

۱؎ دارالعلوم کے فیض یافتہ میرے ابتدائی کتب کے ہمدرس۔تکمیل علم جامعہ ازھر میں کی پشاور یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے، پھر دینی مدارس میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔مرحوم کا تعلق بڈھ بیر نزد پشاور سے تھا۔

۲؎ بعد میں تفصیلات معلوم ہونے پر معادلہ کر دیا گیا، جس کا تحریری ثبوت حقانیہ کے عربی تعارف میں موجود ہے۔

سالہ کورس تھی اور پھر ایم اے اصول الدین میں داخلہ ملا تھا اب وہ شعبہ ہی ختم ہوا ہے اور اسی طرح ازھر والے کہتے ہیں کہ ہم یہ نہیں مانتے بلکہ پہلا داخلہ بھی خلاف قانون ہوا ہے اسکے متعلق سفارت سے رجوع کیا انہوں نے بھی انکار کیا اور کہتے ہیں کہ ہمکو دارالعلوم حقانیہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہم کسطرح تصدیق کریں اب بندہ کو یہ دوسرا مشکل پیش آیا جناب سے مودبانہ التماس ہے کہ ایسی تصدیق مختومہ ختم دارالعلوم الحقانیہ وختم اہتمام ارسال فرمائیے۔ کہ اسمیں مندرجہ ذیل امور کی تفصیل موجود ہو۔

(۱) منہج دراسی میں دارالعلوم حقانیہ اور منہج الدراسی دارالعلوم دیوبند (الہند) برابر ہے۔

(۲) سندالفراغ دونوں کے برابر ہے اگر دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند یا حضرت مہتمم صاحب کی طرف اس بات کی تصدیق یا انکا کوئی ضمنی قول موجود ہو جس سے اس بات کی وضاحت ہو سکے تو وہ بھی تحریر فرمادیں۔

(۳) حکومت مغربی پاکستان نے دارالعلوم حقانیہ کی سند الفراغ کو جو درجہ دیا ہے (مثلا فوج وغیرہ میں) نیز یہ کہ دونوں سندوں میں حکومت کے نزدیک کوئی فرق نہیں تحریر فرمادیں اور اگر حکومت کی طرف کوئی چٹی آئی ہو تو اسکا حوالہ بھی ضروری ہے۔

(۴) منہج دراسی بھی اگر مناسب ہو تو روانہ فرمائیے اور شعبہ تعلیم القرآن (پرائمری) کا منہج بھی ضروری ہے تا کہ دارالعلوم کی حیثیت مکمل طور پر ازھر میں بھی اور سفارت کو بھی واضح ہو جائے۔

☆☆☆

جنرل ضیاء الحق صاحب[۱] صدر پاکستان

(۱)

(قومی اسمبلی کی رکنیت پر مبارکباد)

۲۸ فروری ۱۹۸۵ء

مولانا عبدالحق۔ ایم۔ این۔ اے۔ اکوڑہ خٹک۔ حکومت میں اپنے ساتھیوں اور اپنی طرف سے مجھے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ کہ آپ کو قومی اسمبلی کے لیے منتخب ہونے کیلئے مبارکباد پیش کروں۔ میں آپ سے ملکر آپ کے تعاون سے ان مقاصد کی خاطر کام کرنے کا منتظر ہوں۔ جس کیلئے آپ ممبر اسمبلی منتخب ہوئے ہیں۔

جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان

(۲)

(قومی اسمبلی کو درپیش اندرونی اور بیرونی مسائل)

۹ رجمادی الثانی ۱۴۰۵ھ ۲/ مارچ ۱۹۸۵ء

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ملک میں عام انتخابات ہوئے اور آپ ان میں کامیاب ہوئے میں اس کامیابی پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انتخابات منعقد ہونے کے بعد پاکستان اپنی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہو گیا ہے اور آئندہ چند روز میں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس ہونے والا ہے جس میں آپ عوام کے ایک مقتدر اور منتخب نمائندے کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے اور رکن اسمبلی کے طور پر اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ میں اس موقع پر یا اس سے قبل آپ سے ذاتی ملاقات کا متمنی ہوں تا کہ اس نئے دور میں باہمی اعتماد اور تعاون کے

---

[۱] مختصر تاثرات احقر کے نام خطوط میں ملاحظہ ہو۔

ساتھ ملک وقوم کی خدمت کر سکیں۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے وطن عزیز کو بہت سے مسائل درپیش ہیں جن میں سے کچھ اندرونی ہیں اور کچھ بیرونی۔ اندرون ملک ہمارا سب سے بڑا مسئلہ عوام کے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنا اور اندرونی استحکام کو فروغ دینا ہے جبکہ بیرون ملک ہمیں وطن عزیز کو درپیش خطرات سے محفوظ رکھنا اور اس کی سلامتی کو یقینی بنانا ہے مجھے امید ہے کہ جب آپ سمیت ملک کے کونے کونے سے عوام کے منتخب نمائندے جمع ہوں گے اور یوں ملک کی مجموعی بصیرت اور دانش یکجا ہوگی تو ان مسائل کو حل کرنے میں یقیناً مدد ملے گی۔ آپ کو اس بات کا بھی احساس ہوگا کہ ہم اس وقت اپنی تاریخ کے ایک دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ہمارے پیچھے ایک طویل ماضی اور ہمارے سامنے ایک روشن مستقبل ہے جس سے عوام کو بڑی توقعات ہیں ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم نہ صرف کسی رکاوٹ کے بغیر نہایت امن وسکون کے ساتھ نئے جمہوری دور میں داخل ہو جائیں بلکہ حتی الامکان عوام کی توقعات بھی پوری کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نئی ذمہ داریاں مبارک کرے اور نئے دور کو پاکستان کے لئے خوشحالی اور استحکام کا دور بنائے۔ آمین! آپ کا خیر اندیش محمد ضیاء الحق

(۳)

(پارلیمنٹ کے لئے غور طلب مسائل O ایوان کے وقار بلند کرنے میں اراکین کی ذمہ داریاں اور کردار)

۲۷رجمادی الثانی ۱۴۰۵ھ/۲۰رمارچ ۱۹۸۵ء

مکرمی! السلام علیکم، قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاس کے لئے دارالحکومت میں آپ کی آمد پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ موسم بہار میں اسلام آباد میں آپ کا قیام خوشگوار اور مفید رہے گا۔

چند روز قبل میں نے انتخابات میں آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارک باد کا ایک خط لکھا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہوں۔ میں نے مذکورہ خط میں چند ایک اندرونی اور بیرونی مسائل کا بھی ذکر کیا تھا جو میرے خیال میں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے لئے غور طلب ہیں۔ قومی سلامتی اور ملکی یکجہتی جیسے مستقل معاملات کے علاوہ جن کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں اس طرف بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کہ ملک میں جاری کردہ نفاذ اسلام کے عمل کو آگے بڑھایا جائے۔ رشوت خوری، مہنگائی، دروغ گوئی اور اقرباء پروری جیسی سماجی لعنتوں کو دور کیا جائے اور عوام کو سستا اور سہل انصاف مہیا کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس مؤقر ایوان کی رکنیت کے دوران جہاں اپنے اپنے حلقہ انتخاب کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے وہاں ان قومی اور سماجی مسائل پر بھی بھرپور توجہ دیں گے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہر ملک میں پارلیمنٹ کا ایک خاص مقام ہوتا ہے۔ اس ایوان کا منصب ووقار بلند کرنے میں دوسروں کی بجائے اس کے اپنے اراکین کا سب سے زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ اگر اراکین کی اپنی سوچ بلند ہو، ان کا کردار بے داغ ہو اور ان کا طرز عمل باوقار ہو تو پارلیمنٹ کا وقار خود بخود بلند ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس اجلاس میں اور آئندہ موقعوں پر، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے اندر اور باہر ایسی سوچ، کردار اور طرز عمل کا مظاہرہ کریں گے جس سے نہ صرف آپ کو منتخب کرنے والے اہل وطن خوش ہوں گے بلکہ قومی سطح پر اس ادارے کو بھی قابل رشک مقام حاصل ہوگا۔

ذاتی کوائف کی تفصیلات: پارلیمانی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے سیکرٹریٹ کے پاس پارلیمنٹ کے اراکین کے ذاتی کوائف (Bio Data) محفوظ ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ابلاغ عامہ کے ذریعے اراکین کو متعارف کرانے میں مدد ملتی ہے بلکہ بوقت ضرورت دیگر معاملات میں بھی اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ لہذا اس خط کے ساتھ ایک فارم بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ

اپنی اولین فرصت میں اسے پُر کرکے، پاسپورٹ سائز کی دو تصویروں سمیت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹری کے پاس جمع کرادیں گے۔

اب ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے جو میرے خیال میں سابقہ مرحلوں سے کہیں زیادہ اہم اور نازک ہے اس نئے جمہوری دور کی کامیابی کا دارومدار بہت حد تک نئی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے منتخب نمائندوں اور ان کی کارکردگی پر ہے۔ میری دعائیں، تمنائیں اور تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ انشاءاللہ اس نئے دور میں آپ سے ملاقات اور رابطے کا شرف رہے گا اور ہم قومی معاملات سلجھانے میں ایک دوسرے کی سوچ سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

آپ کا خیر اندیش محمد ضیاء الحق

(۳)

(۲۳ مارچ کی تاریخی تقریب اعزازات میں تمغہ وصول کرنے کی دعوت)

31 March 1982

From : Mr Zahur Azar,
Cabinet Secretary.

To : Maulana Abdul Haq,
Mohtamim, Darul Uloom,
Akhora Khattak, Distt Peshawar

Subject: PAKISTAN DAY INVESTITURE CEREMONY TO BE HELD ON 23RD MARCH, 1981

Sir,

On the occasion of Independence Day 14 August 1981, the president was pleased to confer upon you the award of Sitara-i-Imtiaz. Investiture Ceremony to be held at 1500 hours, on 23rd March 1982 at the Aiwan-e-Sadr, constitution Avenue, Islamabad.

2. You are requested to kindly arrive in Rawalpindi/Islamabad by the morning of 22nd March, 1982 at the latest, in order to take part in the rehearsal of the Investiture Ceremony to be held that day at the Aiwan-e-Sadr, Islamabad. The detailed programme of the Ceremony is enclosed.

3. You are entitled to invite one guest for witnessing the

Ceremony. Confirmation for attending the Investiture Ceremony, alongwith the name of your guest (if any), may please be sent to the Cabinet Division as well as to OSD (Administration), President's House, Rawalpindi. Formal invitation cards will be issued by the President's House. In case the invitation is not received by you in time, please treat this letter as an invitation.

4. You will be entitled to draw one economy class return air fare or first class (ACC) railway fare from your place of residence to the place of Investiture. In addition, daily allowance @ Rs 165/- per day for 3 days and taxi fare from temporary residence at Rawalpindi/Islamabad to the place of Investiture and back from residence to the airport or railway station will be permissible.

5. I am also to request you to kindly get in touch with any of the following officers of the Cabinet Division immediately on arrival at Rawalpindi and give your local address for facility of contact :-

a.	Mr Riaz Ahmed Sipra, Officer on Special Duty (General)	63217 (Office)
b.	Section Officer (Awards)	62096 (Office)
c.	Duty Assistant	62409 (24 hours) ۱؎

(تمغہ وصول کرنے کی تاریخی تقریب میں شرکت سے صدر کے نام معذرت نامہ)

۱؎ یوم پاکستان ۲۳ مارچ کے تاریخی تقریب میں یہ تمغہ خود صدر پاکستان پیش کرتے ہیں حضرت شیخ الحدیث کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی مگر حضرت نے اس میں شرکت مناسب نہ سمجھی اور حسب ذیل خط میں حاضر ہونے سے معذرت کی:۔

محترم المقام جناب کرمفرمائے ملک وملت صدر پاکستان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ محررہ ۳ مارچ ۱۹۸۲ء نمبر 4/1/81 ایوارڈ زاور کارڈ نمبر 75 مجھے موصول ہوکر باعث تشکر بنا۔ جس میں مجھے ۲۳ مارچ کو تمغہ امتیاز وصول کرنے کا کہا گیا ہے۔ میرے لئے اس تقریب میں شمولیت اور آپ سے ملاقات موجب صد مسرت ہوتی مگر بدقسمتی سے میں کافی عرصہ سے کئی جسمانی امراض وعوارض میں مبتلا ہوں۔ جن میں ان دنوں مزید شدت پیدا ہوگئی ہے چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی تقریبات میں شمولیت سے بالکل معذور ہوں۔ اس وجہ سے اس باعث عزت وافتخار موقع پر حاضر نہیں ہوسکتا آپ کی اس علمی قدر افزائی کا اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمادیں۔ ۱۴/ اگست کو اس اعزاز کے اعلان کے بعد میں نے ایک عریضہ تشکر بھیجا تھا آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ والسلام مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

6. The dress for the occasion would be national (black sherwani / ackan, white kames and shalwar, preferably with Jinnah or Karakuli cap)

Your Obedient Servant,

(ZAHUR AZAR)

(۵)

(صدر ضیاء الحق کے طرف سے شیخ الحدیث کو ستارۂ امتیاز کا تمغہ)

I am directed to inform you that the Presidnet of Pakistan has been graciously pleased to confer on you the award of Sitara-i-Imtiaz on the occasion of Independence Day, 1981. This Honour has been published in the Gazette of Pakistan Extraordinary, dated 14th August, 1981.

2. The conferement of this Honour entiltles you to use the abbreviation "S.I." after your name.

3. The medallion of this award will be presented to you in due course.

Your obedient servant,[1]

(ZAHUR AZAR)

(اس خط کا اردو میں ترجمہ)

۱۷ر ستمبر ۱۹۸۱ء

محترم جناب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ صدر پاکستان نے یوم آزادی ۱۹۸۱ء کے مبارک موقع پر آپ کو ستارہ امتیاز دینے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

۱۔ یہ اعزاز پاکستان کے گزٹ میں مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۸۱ء کو شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ یہ اعزاز آپ اپنے نام کے ساتھ مخفف S.I استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۔ اس ایوارڈ کا تمغہ آپ کو کورس کے مطابق دیا جائے گا۔ آپ کا تابع خادم ظہور ازر

(اعزازی تمغہ پر میرا اداریہ اور شیخ الحدیث کا ضیاء الحق کو خط)

[1] مولاناؒ نے یہ اعزاز خود وصول کرنے سے معذرت کی جسے بعد میں ان کی خدمت میں بھیجا گیا اس کے جواب میں انہوں نے جو خط لکھا اور میں نے الحق میں اداریہ لکھا اس کے کچھ حصے یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

۱۴ اگست ۱۹۸۱ء کو یوم آزادی کے موقع پر صدر پاکستان جناب جنرل ضیاء الحق صاحب کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب

مدظلہ بانی دارالعلوم حقانیہ و سرپرست ماہنامہ الحق کو انکی علمی و دینی خدمات کے اعتراف کے طور پر ''ستارۂ امتیاز'' دینے کا اعلان کیا گیا۔ ستارۂ امتیاز اعزازی تمغوں میں ایک بہت بڑا سول تمغہ ہے۔ یہ اعلان ریڈیو، ٹیلی وژن کے ذریعہ ہوا اور ہم لوگوں کو بھی ان ذرائع ابلاغ ہی سے اسکا علم ہوا۔ اس سے قبل نہ ہمیں اسکی کوئی اطلاع تھی نہ کوئی مشورہ لیا گیا، نہ ایسے تحسینی امور میں اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فطری طور پر اعتراف و تحسین کے اس مظاہرے پر دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے وابستہ ہزاروں تلامذہ و معتقدین کو خصوصاً اور ایک خادم دین متین سے محبت رکھنے والے دینی درد سے سرشار عامۃ المسلمین کو عموماً قلبی مسرت ہوئی اور تبریک و تہنیت کے بیشمار پیغامات موصول ہونے لگے یہ مسرت اور تبریک اس حد تک تو بجا ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے دین اور اہل دین کی قدر افزائی اور دینی خدمات کے اعتراف و تحسین کا پہلو عیاں ہوتا ہے۔ جس سے اسلام کے نام پر قائم کیا گیا۔ یہ ملک ایک طول طویل عرصہ تک محروم رہا۔ یہ رسمی قدر افزائیاں بھی اگر ہوتی رہیں تو فن و کلچر آرٹ و ثقافت کے نام پر ان طبقوں کی جنکی اس ملک کے مقصدِ قیام بلکہ انسانی قدروں تک سے کوئی مناسبت نہ ہوتی۔ علم و دین سے وابستہ مخلص طبقوں کی مختلف طریقوں سے قدر افزائی، تحسین و اعتراف اور حق بحقدار رسید کی یہ روایتیں بالکل نئی ہیں جسکی بنیادیں پچھلے دو چار سالوں میں رکھی جارہی ہیں۔ اس اعتبار سے ایسے اقدامات نہایت تحسین و تشکر اور حوصلہ افزائی کا موجب ہونے چاہئیں کہ دیر آید درست آید۔ قیام پاکستان کے پہلے ہی دن سے یہاں جن چیزوں کا دور دورہ ہونا چاہیے تھا آخر کچھ اسکا عملی احساس شروع ہو چکا ہے اور اصل احترام و اکرام تمغوں اور اعزازات کے مستحق یہی مخلص اہل دین ہیں کہ العزة لله ولرسوله و للمومنين۔

اللہ والوں کی نظر اعزازات و اکرامات پر نہیں رضائے مولیٰ پر: لیکن ایک پہلو اور ہے کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں دین اور علوم نبویہ کی خدمت کرنے والے افراد، جماعتوں اور ملت اسلامیہ کی سرخروئی سے سرشار اور نشاۃ ثانیہ کیلئے مصروف کار خدام دین کا مطمح نظر ہرگز ہرگز یہ ظاہری شان و شوکت عہدے و مناصب اور دنیوی اعزازات و اکرامات نہیں رہا۔ انکی نظر ہمیشہ اجر آخرت پر ہوتی ہے وہ جس وراثتِ نبوت کے حامل ہوتے ہیں اُن کے مورثین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اعلان ہمیشہ یہی رہا ہے۔ وما اسئلكم عليه من اجر ان اجرى الا على رب العالمين۔ وہ ہر قسم کے اجر و مزد کی امید سے بے نیاز اجر آخرت پر نظر رکھے ہوتے ہیں۔ دنیا کا بڑے سے بڑا اجر و منصب جس کے مقابلہ میں پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ انکی ساری جہد و عزیمت، جہاد و عمل اور کد و کاوش کا مقصود و مطلوب رضائے مولیٰ ہوتی ہے۔ وہ دنیا جہان کی حکومت و سلطنت سے بھی یہ کہہ کر صرف نظر کر دیتے ہیں کہ اتمدونن بمال وما آتانى الله خير مما اتاكم بل انتم بهديتكم تفرحون۔ وہ ہفت اقلیم کو بھی متاع الدنیا قلیل سمجھتے ہیں کہ اصل اجر اجرِ اُخروی ہے۔ ولاجر الآخرة خير و ابقى۔ اقلیم نیم شب کی حلاوت و طمانیت سوز و ساز اور قرب و وصال کی لذتیں ملک نیم روز کو انکی نگاہوں میں حقیر بنا دیتی ہیں۔ ایسے لوگ اپنی ذات میں ایک جنت سموئے ہوتے ہیں جسکی وسعت و پنہائیوں کے مقابلہ میں دنیا کی ساری وسعتیں ہیچ ہیں۔ ان فى الدنيا جنة من لم يدخلها لم يدخل جنت الآخرة دنیا کی یہ چندروزہ رعنائی اور آب و تاب انکی نگاہوں کو خیرہ نہیں کرسکتی۔ کہ

ستم ہست گر ہوست کشد کہ بہ سیر سرو و چمن در آ

تو زغنچہ نہ دمیدۂ درِ دلکشا بہ چمن در آ

مطلوب و مقصود فانی شان و شوکت نہیں بلکہ اجر آخرت: کتنے گھاٹے اور خسارے میں ہوں گے وہ جنکی ساری دینی تگ و دو کا مطلوب و مقصود دنیائے فانی کا یہ چندروزہ شان و شوکت اور نام و نمود بن گیا ہو اور اسکے لئے وہ دین جیسی متاع گرانمایہ کو ثمن بخس بنا دیں اور کائنات کی سب سے قیمتی دولت کو دنیائے حقیر پر نثار کردیں۔ ہمارے اکابر دعوت و عزیمت کی ہمیشہ یہ سنت رہی ہے کہ دین کی راہ میں وہ نہ کسی اجر و تحسین کے طلبگار رہے نہ کسی کی طعن و تشنیع اور مزاحمت انکے پائے صبر و ثبات کو دلغزش دے سکی۔ راہِ عمل میں نہ تو پتھر اور کانٹے انکے دامن کو الجھا سکے اور نہ اعزاز و اکرام کی سیج انہیں منزل مقصود سے غافل کرسکی بلکہ وہ ہر دم جوشِ عمل سے سرشار اصل کامیابی اور دائمی اجر کیطرف گامزن رہے۔

الحمدللہ کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ذات بھی اپنے اکابر اسلاف کا ایک حسین نمونہ ہے۔ وہ نہ تو اپنی ذات کو ان چیزوں کا سزاوار سمجھتے ہیں نہ اپنی خدمات کو اس اعتناء و اکرام کا مستحق۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیمی و دینی دعوتی اور اصلاحی میدانوں میں بے بہا توفیق سے نوازا جسکے عہد ساز اور عہد آفرین نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور آگے چل کر اور ظاہر ہوں گے لیکن اگر اسکی کوئی قیمت اور صلہ مل سکتا ہے تو خدائے رب العالمین کی بارگاہ ہی سے ہوسکتا ہے دنیا کا ایسا کوئی اعزاز اور تمغہ خود اس اعزاز کا اعزاز ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ اس عظیم سول اعزاز کی اتنی عزت افزائی کبھی نہ ہوئی ہوگی جو ایسے اکابر علم و فضل سے نسبت قائم ہو جانے سے ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کیطرف سے اس صدارتی ایوارڈ پر صدر پاکستان کو جو پیغام شکر یہ بھیجا گیا۔ اُس میں بھی تواضع و عبدیت اور اصل قدر و منزلت اجر آخرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے جسکا متن یہ ہے۔

''یوم آزادی پر مجھ جیسے ناچیز اور گمنام شخص کو ستارۂ امتیاز جیسے معزز ایوارڈ سے نوازنا آپکے دین پروری اور علم نوازی کا واضح ثبوت ہے۔ آپکے دور میں دینی علم اور اہل علم کی قدر دانی کی لائق تقلید روایات قائم ہوگئی ہیں۔ میں نے کچھ بھی دین کی

خدمت نہیں کی اگر کچھ حقیر خدمت کی بھی ہے۔ تو میرا کمال نہیں محض اللہ کا کرم ہے مگر اسکا اصل اجر وار آخرت میں ملنے کی تمنا ہے۔ پھر بھی ناسپاسی ہوگی اگر اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا نہ کروں اللہ تعالیٰ آپکو دینی وملی خدمات کی توفیق دے۔ صحیح رہنمائی سے نوازے اور اسکا اجر بھی آخرت میں عطا فرمادے۔ آمین"۔

"صدر پاکستان جناب جنرل ضیاء الحق کے شیخ الحدیث سے روابط پر بعض واقعات سے روشنی پڑتی ہے اس سلسلہ میں کچھ تفاصیل ضیاء الحق کے مکتوبات بنام سمیع الحق میں ملاحظہ ہوں"

(صدر پاکستان کی شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضری اور شیخ الحدیث کی اہم امور پر گفتگو)

۲۳ مارچ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے اجلاس کے ایام میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی جب کہ دیگر ارکان اسمبلی سے گروپوں کی صورت میں ایوان صدر میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ حضرت مدظلہ نہیں جا سکے تھے۔ تو خود صدر پاکستان کو از راہ علم پروری احساس ہوا کہ حضرت کے پاس جایا جائے۔ چنانچہ شدید مصروفیات کے باوجود کئی بار خود چل کر آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ملٹری سیکرٹری سے وقت نکالنے کا کہتے رہے۔ ۲۳ مارچ جو سرکاری تقریبات پریڈ مارچ، تمغہ انعامات کی تقسیم اور ایوان صدر میں رات گئے تک ارکان پارلیمنٹ کو ضیافت اور شام کی نشست میں پارلیمنٹ سے خطاب کے شدید مصروفیات کا دن تھا۔ گذرا تو رات پونے گیارہ بجے صدر محترم نے گورنمنٹ ہاسٹل میں آکر حضرت مدظلہ سے ان کے کمرہ نمبر ۸۸ میں ملاقات کی۔ اور نہایت عجز وانکساری سے حضرت کی چارپائی پر انکے ساتھ پالتی بیٹھ کر نہایت عقیدت ومحبت کا اظہار فرماتے رہے۔ یہ ملاقات جس میں مولانا سمیع الحق بھی موجود تھے تقریباً چالیس منٹ جاری رہی اور متعدد دینی، علمی اور قومی وملی مسائل زیر بحث آئے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے صدر پاکستان کو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں انکی عظیم ذمہ داریوں پر توجہ دلائی۔ اور دینی اقدامات میں ہر طرح تعاون اور دعاؤں کا یقین دلایا۔ اسلامی نظام کے سلسلہ میں وعدوں اور اقدامات کی جلد تکمیل پر حکیمانہ انداز میں زور دیا۔ دوران گفتگو قادیانیت، سودی نظام کے خاتمہ، اسلامی یونیورسٹی آرڈیننس سے دینی مدارس بورڈ کا حصہ حذف کردینے اور محمد اسلم قریشی کے قتل کی تفتیش کرنے والی ٹیم کا محاسبہ کرنے کا ذکر بھی ہوا۔ صدر پاکستان کی شیخ الحدیث مدظلہ سے یہ پہلی مفصل ملاقات تھی۔ دوسرے دن ریڈیو نے بے خبری سے یہ خبر نشر کی کہ صدر صاحب مولانا کی علالت کی وجہ سے عیادت کے لئے گئے تھے۔ جس سے تشویش پھیل گئی جب کہ صدر پاکستان نے محض ملاقات اور علم کی قدر افزائی کی وجہ سے خود حضرت کی قیام گاہ پر آنا مناسب سمجھا۔

☆☆☆

لیفٹیننٹ کرنل ضیاء الحق [1]

(۱)

۱۵ اگست ۱۹۸۱ء　　(ستارۂ امتیاز اور ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری پر مبارکباد)

بخدمت اقدس شیخ الحدیث جناب مولانا صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! صدر پاکستان کی جانب سے دیئے جانے والے اعزاز ستارۂ امتیاز پر آپ کو اسی خوشی اور مسرت کے موقع پر دلی مبارکباد عرض ہے۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو صحت اور عمر درازی کے ساتھ مزید اعزازات سے نوازے جو ہمارے اور اہلیان اکوڑہ کیلئے باعث امتیاز اور فخر ہو۔

میری جانب سے سب لواحقین اور برخورداران کو مبارکباد عرض ہو۔　　والسلام　آپ کا مخلص ضیاء

(۲)

۲ نومبر ۱۹۸۷ء

قبلہ جناب شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم، آپ کو ڈاکٹر آف ڈیوینٹی اعزاز گرانقدر ملنے پر دلی مبارکباد پیش ہو۔ آپ کا یہ گرانقدر اعزاز نہ

---

[1] کرنل صاحب کا تعلق اکوڑہ خٹک کے قریشی خاندان سے تھا۔

صرف آپ کے لیے بلکہ سب گاؤں کیلئے باعث صد افتخار ہے اور اس عطیہ پر ہم سب جس قدر ناز اور فخر کر سکتے ہیں کم ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عزت میں دعا ہے کہ وہ آپ کو باصحت اور تا ابد زندہ وجاوید رکھے تاکہ آپ کی شخصیت کی بدولت اقبال کا ستارہ مزید چمکے اور ہمارے لیے موجب صدو افتخار رہے۔ آمین۔ سب عزیزوں کو مبارک عرض ہو۔ آپ کا مخلص ضیاء الحق (سکندر ٹاؤن پشاور)

☆☆☆

مولانا ضیاء القاسمی ؒ [۱] فیصل آباد

(اکابر دیوبند کے خلاف منظم سازش کا تدارک)

جون ۱۹۷۹ء

مکرمی ومحترمی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، سلام مسنون۔ پاکستان میں جس منظم اور گہری سازش کے تحت اکابرین دیوبند کو بیجا اور لچر تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ملک کے گلی گلی کوچہ کوچہ میں جس جارحانہ انداز سے اکابرین دیوبند کو ننگی گالیوں سے نوازا جارہا ہے۔ اکابرین کی سنہری اور تابناک تاریخ کو جس بھونڈے انداز سے مسخ کیا جارہا ہے۔ اس پر ہر ذی شعور دیوبندی کا قلب وجگر نوحہ کناں ہے۔ ہماری مصلحت کوشی اندرونی انتشار اور دشمن کی یلغار کی اگر یہی حالت رہی تو خطرہ ہے کہ ملک میں اکابرین دیوبند کا نام لینا ناقابل معافی سنگین جرم بن جائیگا۔ اس صورت حال سے نبرآزما ہونے کیلئے پنجاب کے نوجوان خطیب حضرات اور بیدار مغز دیوبندی احباب کا 18 جون 1979ء بروز پیر صبح نو بجے۔

جامعہ قاسمیہ۔ غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد میں ایک خصوصی اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ جو رات گئے تک جاری رہیگا۔

میری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اپنے قیمتی مشوروں سے سرپرستی فرمائیں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ دیوبند سے حق نسبت وحق نمک ادا کرنے کے لئے موجودہ سنگین صورت حال کے پیش نظر ضرور تشریف لائینگے۔ میں دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے سراپا انتظار ہونگا۔ اس تاریخ ساز کنونشن کے لئے آپ کا پیغام اور دعا نہایت ضروری ہے۔

خاکپائے اکابرین دیوبند محمد ضیاء القاسمی مہتمم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

☆☆☆

مولانا طالب حق [۲]

ایڈیٹر ہفت روزہ پیام اسلام، پیام مشرق لاہور

۲۹ جولائی ۱۹۶۴ء

محترم ومکرم جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف گزارش ہے کہ ماہنامہ تنظیم اہلسنت کا اگست کے آخر میں معاویہ نمبر شائع ہورہا ہے۔ اسلئے گزارش ہے کہ خواہ کم ہی مضمون کیوں نہ ہو کچھ نہ کچھ ضرور لکھ کر بھیج دیں۔ شکر گزار ہوں گا۔ امید ہے کہ جناب توجہ فرما کر جلد کچھ لکھ کر ارسال فرمادیں گے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، کارلائقہ اور دعوات صالحہ سے یاد فرمادیں۔ والسلام علماء حق کا ادنیٰ خادم طالب حق

۱۔ مولانا قاسمی شعلہ بیان خطیب ملک وملت کے درد سے سرشار ہمارے ہر ملی وقومی اور دینی جدوجہد کے پرجوش ساتھی خلوص ومحبت سے آخر دم تک نوازتے رہے زندگی بھر اہم میدانوں میں خدمات انجام دیں ملی یکجہتی کونسل ہو یا تحریک تحفظ مدارس دینیہ اور شریعت بل کی جدوجہد ہو یا متحدہ دینی محاذ کا پلیٹ فارم بھرپور ساتھ دیا۔ سپاہ صحابہ کے اہم اور اساسی سرپرستوں میں سے تھے اس کے علاوہ سیکرٹری جنرل سواد اعظم اہل سنت پاکستان رئیس الجامعہ القاسمیہ غلام محمد آباد۔ کنوینر دیوبند انقلابی محاذ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان رہے۔ ان کے جانشین ہونہار نوجوان رہنما عزیزم زاہد قاسمی فیصل آباد میں ان کے کاموں کو بڑھا رہے ہیں اور سیاسی پلیٹ فارم جے یو آئی سے ناچیز کا ساتھ دے رہے ہیں۔

۲۔ لاہور سے ایک جریدہ نکالا۔

قاری محمد طیب قاسمی [1] مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۱)

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ (مجلس انتظامیہ کی استقلال کی سفارش ○ آپکی ذات میرے لئے نمونہ)

محترم و معظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم! گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ آپ کے بے ریا خلوص، جذبۂ خدمت اور سمع طاعت کا اعتراف میرے صحیفۂ قلب پر ثبت ہے، آپ کی ذات میرے لیے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔ مجلس انتظامیہ نے آپ کے استقلال کی پُر زور سفارش کی ہے، اُمید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہوگی۔ بحمد اللہ خاندان میں خیریت ہے، دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے، شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں، دُعائے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہٗ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔ عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد [2] صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستدعاء دعا عرض فرما دیجئے۔

(۲)

ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ (دیوبند کی تدریس حسن کارکردگی کا اعتراف)

گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ۔ بعد سلام مسنون آنکہ! گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے جس محنت اور تعلیمی سلسلہ میں حُسنِ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے، خدام دارالعلوم اسکی قدر کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے جناب سے اچھی توقع رکھتے ہیں۔ ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ چنانچہ جناب کی قابلیت، شہرت اور مقبولیت کے پیشِ نظر یکم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو [3] مستقل کیا جاتا ہے اور یکم ہی سے جناب کی اصلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

(۳)

۹ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ (دیوبند فوری پہنچنے کی خواہش)

برادرم محترم زید مجدکم السامی۔ بعد سلام مسنون عرض ہے گرامی نامہ مورخہ ۶۔۱۰۔۶۲ھ موصول ہو کر کاشفِ حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں کیوں کہ ۱۶۔۱۷ کو اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے، اس لیے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے، میرا عریضہ آپکو انشاء اللہ پرسوں گیارہ شوال کو مل جاوے گا، آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جاویں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب کی خدمت میں سلام نیاز۔ حضرت نائب [4] صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔

---

[1] حکمت قاسمی کے وارث اور علم و دانش ولی اللّٰہی کے امین شریعت کے اسرار و حکم کے شارح و ترجمان بجا طور پر "حکیم الاسلام" کے مصداق دارالعلوم دیوبند کے مہتمم جن کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم نے ہر شعبے میں عظیم الشان ترقی کی۔ المتوفی شوال ۱۴۰۳ھ، حضرت کے بارے میں میرے تاثرات اگلے خطوط میں خط نمبر ۴۰ کے حاشیہ پر ملاحظہ فرماویں۔

[2] حضرت قبلہ الحاج محمد معروف گل صاحب مرحوم۔ راقم الحروف کے جد بزرگوار۔ (س)

[3] مکتوب الیہ مدظلہٗ ۱۳۴۷ھ سے ۱۳۵۱ھ تک بغرض تحصیل و تکمیل علم دارالعلوم دیوبند میں مقیم رہے۔ مولانا عبدالسمیع مرحوم، مولانا مبارک علی دیوبندیؒ نائب مہتمم کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اساتذۂ دیوبند کے اصرار اور تقاضوں پر شوال ۱۳۶۲ھ میں بغرض تدریس دارالعلوم دیوبند میں آپ کی تقرری ہوئی اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دو ڈھائی ماہ کا عرصہ بھی آپ کی تدریس پر نہیں گذرا تھا کہ شہرت اور مقبولیت کے پیشِ نظر محرم ۱۳۶۳ھ سے آپ کو مستقل کیا گیا، تنخواہ سے اس دور کے دارالعلوم کے اساتذہ کے زہد و قناعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کی تدریس کے تمام زمانہ میں صاحب مکتوبات حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم رہے، ان کے خطوط سے آپ کے حُسن کارکردگی اور ربط و تعلق پر بخوبی روشنی پڑے گی۔ (س)

[4] مولانا مبارک علیؒ نائب مہتمم (المتوفی ۱۳۸۸ھ) ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔ (س)

(۴)

۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ (اہم امور پر گفتگو کیلئے فوری آنے کی دعوت)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمداللہ مع الخیر رہ کر متدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے اور اس میں عجلت بھی ہے، اس لیے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمالیں اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ ہو جائیں، آمد و رفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرما کر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام احقر محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۵)

۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ (تشریف آوری میں زیادہ عجلت نہ ہونے کی اطلاع)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ بعد سلام مسنون عرض ہے کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں جس میں تشریف آوری کے لیے استعجال ظاہر کیا تھا، اب زیادہ عجلت نہیں رہی، اس لیے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ کیونکہ ابتدائی عریضہ مجمل صرف طلب پر مشتمل تھا اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے، اس لیے جناب بھی غور فرمالیں اور میرے عریضہ کا انتظار فرمالیں۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور مزاج پرسی فرما دیجئے۔ مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ احقر محمد طیب

(۶)

۱۰ شوال ۱۳۶۵ھ (رخصت کی منظوری)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم! گرامی نامہ موصول ہوا حسب قواعد رخصت[1] مطلوبہ منظور ہے امید ہے کہ آپ مع الخیر ہونگے۔ والسلام

(۷)

۳۰ ذیقعد ۱۳۶۶ھ (تقسیم ہند کے بعد دیوبند جانے کیلئے اکابر دیوبند کی کوششیں)

محترم المقام زید مجدکم۔ بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمداللہ احقر مع الخیر رہ کر متدعی خیریت مزاج گرامی ہے۔ دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں لیکن آپ[2] کے اور مولانا عبدالحق[3] صاحب نافع اور مولانا محمد شریف[4] کے نہ پہنچنے سے سخت حرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے کہ آپ اور دو حضرات وہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمالیں اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں لیکن اس میں آپ کا آنا کسی

۱۔ تعطیل رمضان پر گھر سے مزید رخصت طلب کرنے کے سلسلہ میں (س)

۲۔ ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلات رمضان ۶۶ ۱۳ھ میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکا یک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اُس کا پر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں، مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیت ایزدی کو اسی سرچشمۂ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرانا منظور تھا اور بہت جلد بغیر اسباب وسائل پردہ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔ (س)

۳۔ علامہ مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل جو گھر پر مقیم ہیں (س)

۴۔ حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان (س)

طرح مناسب نہیں ہوگا کہ وہ آپکو دہلی پہنچائے گی اور دہلی خود خطرناک حالات سے گذر رہی ہے، نیز دہلی سے دیو بند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے بااثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیو بند کا سفر بھی گو کسی حد تک مشکل ہے لیکن بہر حال آمد و رفت جاری ہے اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے، آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کر دے گا۔ امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلت کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمالیں گے اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمالیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اس کی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں، تاکہ آپ ان سے براہِ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیشِ نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمالیں گے اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین ہے کہ وہ بخیریت آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا، دارالعلوم میں بحمداللہ خیریت ہے، امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔

والسلام محمد طیب ۳۰-۱۰-۶۶ھ

دونوں حضرات کے پتے (۱) مولانا عبدالحق نافع، مقام زیارت کا کا صاحب، تحصیل نوشہرہ، صوبہ سرحد

(۲) مولانا محمد شریف صاحب کشمیری، مقام رام پتن کٹھر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ، کشمیر

(۸)

۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ (تقسیم ہند کے بعد ہنگامے فسادات)

حضرت المحترم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ صادر ہوا، آپ کی خیریت سے اطمینان ہوا، دارالعلوم میں تو بحمداللہ اس پورے دور بے اطمینانی[1] میں امن و اطمینان رہا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمدللہ کلی امن و سکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبّر سے کام لیا اور اِک دم امن قائم کر دیا، اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن و اطمینان ہے، جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دور بے امنی میں البتہ جو جانیں، آبروئیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے، صوبہ کا صوبہ ہی اُکھڑ گیا، دہلی گیارہویں مرتبہ اُجڑی، اور اس کے آثار تمدّن برباد ہوئے، مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی، بحمداللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے، البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے، آپ کے اسباق باہم بانٹ لیے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجزاء و اعضاء نے قیامِ امن کے لیے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کیے۔ والحمدللہ

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن و سکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے، ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے۔ آمین۔ آپ حضرات بہر حال قیامِ امن کے بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں کہ یہ موانع اٹھ جائیں اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں، اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرمادیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سعی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے اور امن و اتحاد پیدا کرنا ہے، اب تک کی پیدا کردہ منافرت[2] نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ سیدین[3]

---

[1] تقسیم پاک و ہند کا پُر آشوب زمانہ۔ (س)

[2] اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی ہیں۔ (س)

[3] دیو بند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اس پُر آشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جام شہادت نوش کیا ایک کا نام سید محتشم تھا، دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا (س)

مرحومین کا حادثہ حقیقۃً شدید ہوا، اللہ کی مرضی تھی۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ دعا میں یاد فرمایا جاوے۔ والسلام۔ محمد طیب ۲-۱۰-۶۷ھ

(۹)

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ (دیوبند تعلیمی سلسلہ میں کمی کا احساس)

حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم۔ بعد سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، یاد آوری کا ممنون ہوں، آپ حضرات کی جدائی شاق ہے، مگر مجبوری ہے کیا کیا جاوے، تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کمی محسوس ہو رہی ہے تاہم اسباق کا بندوبست کرلیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے، وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں، حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سالِ آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہوگی۔ پُرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے، کل سالم [1] کا نکاح ہے بعد جُمعہ دعا خیر و برکت فرمایئے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام مسنون۔ طلبہ [2] کی جمعیۃ کی طرف سے رسالہ دارالعلوم [3] کا شکریہ پہنچا تھا، ان سب سے میرا اسلام فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ انہیں علمِ نافع عطا فرماوے۔ محمد طیب از دارالعلوم دیوبند پنجشنبہ ۳-۵-۶۷ھ

(۱۰)

۱۸-۷-۶۸ھ (دیوبند آنے کیلئے کلکٹر کا اجازت نامہ)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! عرصہ سے آپ کا خط نہیں آیا اور میں بھی اپنے کثیر مشاغل کی وجہ سے آپ کو خط نہیں لکھ سکا۔ بہر حال امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے اور اطمینان کے ساتھ اپنے مشاغل میں لگے ہوئے ہوں گے۔ دارالعلوم کی طرف سے کلکٹر ضلع سہارنپور کے یہاں ان پاکستانی مدرسین کو دیوبند بلانے کے لیے اجازت نامہ کی درخواست دی گئی ہے جنہیں دارالعلوم نے واپس بلانے کی تجویز کی ہے، امید ہے کہ جلد ہی یہ اجازت نامہ آجائے گا، آپ اس کے ذریعہ پاکستان سے پرمٹ حاصل کرسکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ دارالعلوم میں الحمد للہ خیر و عافیت ہے اپنی خیریت کی اطلاع دیجئے۔ والسلام محمد طیب غفرلہ دارالعلوم دیوبند

(۱۱)

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ (دارالعلوم حقانیہ کے قیام پر مسرت اور دعائیں)

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم، سلام مسنون، کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا میں اس دوران میں عدیم الفرصت رہا اور چند سفر بھی پیش آگئے اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ [4] قائم فرمایا ہے اسکے حالات معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنایت فرماوے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں۔ حسب الطلب فارم جدید [5] و قدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے۔ دستور جدید ابھی تک طبع نہیں ہوا۔

---

[1] حضرت مدظلہٗ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند۔ (س)

[2] دارالعلوم حقانیہ کی جمعیۃ الطلبہ مراد ہے۔ (س)

[3] دارالعلوم دیوبند کا علمی و دینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔ (س)

[4] دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

[5] مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند ہی کی نہج پر چلانا تھا اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذات طلب کئے جاتے تھے (س)

طباعت کے بعد ارسال خدمت ہوگا۔ دارالعلوم میں الحمدللہ خیر و عافیت ہے۔ جناب نائب مہتمم صاحب، اہل دفتر اور تمام پرسان حال حضرات سلام فرماتے ہیں۔ اپنی خیریت اور حالات سے آگاہ بنا ہے اطلاع فرماتے رہیں۔　والسلام　محمد طیب ۲۷۔۱۱۔۶۸ھ

(۱۲)

نحمدہٗ ونصلی

مخدوم و محترم زادمجدکم السامی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ آج صبح ۶ بجے الحمدللہ بھوپال پہنچ گیا۔ دیوبند میں شملہ سے واپس ہوکر قدرے تحریک نزلہ تھی وہ کل بڑھ گئی اور سفر کی ہوا نے اُسے اور تیز کردیا۔ ریل میں شب کو تمام رات بخار رہا، صبح بخار ہی کی حالت میں بھوپال اترا، یہاں اسٹیشن پر سب حضرات موجود تھے، مولوی محمد یحیٰی سلمہٗ نے معالجہ شروع کیا ہے، آج مسہل دیا ہے، سر بہت بھاری ہے اور بخار ہے۔ جمعہ کے دن یہاں کے حضرات نے پہلے ہی سے تقریر کی منادی کررکھی ہے، دیکھئے جمعہ تک طبیعت صاف ہوتی ہے یا کیا صورت بنتی ہے۔ دعا فرمایئے طبیعت صاف ہونے ہی پر کسی سے ملنا جلنا کام کے سلسلے میں ہوسکتا ہے۔ آپ کا پارسل کردہ سفرنامہ تو آج تک یہاں موصول ہوا نہیں، اگر پرسوں واقعی روانہ ہوا ہے تو آج اُسے حتمی طور پر یہاں آجانا چاہیے تھا۔ حضرت مولانا[1] مدظلہٗ کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے، میری تکلیف کے سلسلہ میں گھر اطلاع نہ کی جائے۔　والسلام

(۱۳)

۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ　(تعلق و محبت ○ محبوب ادارہ)

محترم المقام زیدمجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ نے مجھے ممنون فرمایا، آپ کی یادآوری اور محبت و خلوص سے بیحد خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ حضرات کے اس تعلق و محبت کو قائم رکھے اور آپ کا یہ محبوب ادارہ ہمیشہ آپ کی خدمات انجام دیتا رہے۔ یہاں بحمداللہ خیر و عافیت ہے اور حالات روبہ اعتدال ہیں، دارالعلوم میں سب اساتذہ و طلبہ عافیت سے ہیں۔ جملہ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے، امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔　والسلام

(۱۴)

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ　(چترالی چوغہ بھیجنے کی خواہش)

حضرت المحترم زید فضلکم۔ بعد سلام مسنون عرض ہے! احقر بحمداللہ مع الخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع متعلقین بعافیت ہوگا۔ عرصہ سے ارادہ کررہا تھا کہ مافی الضمیر لکھوں مگر سہو و نسیان کا اللہ بھلا کرے اس محنت سے سبکدوشی رہی۔ آج ایک محرک پیدا ہوگیا، اس لیے عرض

---

[1] حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس خط کی تاریخ نہیں پڑھی جاسکی۔ (س)

۷۔۶۔۱۳۷۲ھ　(چوغہ کی فراہمی کی اطلاع)

بخدمت مخدومنا المکرم حضرت قبلہ مولائی المحترم دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ موصول ہوا۔ حضرۃ کے یاد فرمانے کا از حد شکرگذار ہوں۔ رب العزۃ حضرۃ کو عظمت و جلالت شان عالیہ و مدارج عالیہ میں ترقیات عطا فرماوے۔ چند یوم باہر سفر پر رہا واپسی پر گرامی نامہ ملا۔ عریضہ لکھنے میں تاخیر ہوئی معاف فرمائیے گا۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق چوغہ خرید کر انشاء اللہ مکتوبہ پتہ پر ارسال کردونگا۔ بندہ ناچیز و دارالعلوم کی ترقی کیلئے دعوات مستجابہ میں یاد فرما کر ممنون فرمایا جاوے۔ بندہ مخدومی کا دیرینہ ممنون و جناب عالی کا کفش بردار ہے۔ آپ کے دعوات مبارکہ کا ثمرہ ہے کہ بندہ بعافیت ہے۔ چوغہ خریدنے کے بعد دوسرا عریضہ ارسال خدمت کردونگا۔ حضرت مولانا محمد سالم صاحب دامت برکاتہم کے خدمت میں سلام عرض ہے۔

آپ کا ناچیز خادم عبدالحق از دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۷۔۶۔۷۲ھ

کرنے کی نوبت آگئی۔ مجھے ایک چوغہ یا لمبے کوٹ کی ضرورت ہے جو عموماً اُونی پٹو کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔اُون پر آستین اور پشت اور سامنے ساز بھی سلا ہوا ہوتا ہے۔میرے پاس چترال کے پٹو کا ایک چوغہ ہے ابھی، مگر وہ پندرہ سال کے استعمال سے اب نا قابلِ انتفاع ہو گیا ہے، نئے کی ضرورت ہے کہ یہ چوغے عموماً شتری رنگ کے ہوتے ہیں۔اس لیے حسب ذیل امور کی رعایت فرما کر ایک چوغہ خرید لیا جائے۔ چوغہ کا رنگ وہی شتری ہو یا بادامی رنگ کا مائل بسفیدی یا سرمئی رنگ جو مائل بسفیدی ہوتا ہے اس پر جس ساز یعنی حاشیہ پر بیل داغ اور دامنوں کے کونوں پر جو (پان وغیرہ) سلے ہوئے ہوتے ہیں چوغہ کے رنگ سے الگ اور ممتاز ہوں، یعنی کپڑے اور ساز کا رنگ ایک نہ ہو ورنہ وہ ساز نمایاں نہیں رہتا۔چوغہ کا انداز شروانی کا سا ہو مگر گھیر یعنی دامنوں کی چوڑائی کافی ہو، گھیرا اچھا ہو، اس میں چار جیبیں ہوں دو نیچے مگر دو سامنے نہ ہوں بلکہ ان کا دہانہ پہلو میں ہو، اور دو سینہ پر جس میں گھڑی وغیرہ رکھی جا سکے۔میرا بدن آپ کے بدن ہی کی پیائش کا ہے لہٰذا آپ پہن کر اپنے بدن سے اُسے مطابق فرمالیں۔اکثر بنے بنائے بھی مل جاتے ہیں یا بنوالیا جائے۔اسکی جو قیمت ہو بندہ کو لکھ دیا جائے وہ آپکے پاس پہنچ جائے گی۔چوغہ کے بھیجنے کی صورت یہ ہے کہ جناب یہ چوغہ حسب ذیل پتہ پر بھجوا دیں، وہاں سے میرے پاس پہنچ جائے گا بشرطیکہ مارچ کے مہینے کے اندر اندر لائل پور پہنچ جائے حضرت مولانا محمد صاحب[1] لائل پور محلہ سنت پورہ مدرسہ تعلیم الاسلام امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ جب سے یہ چترالی چوغہ پھٹا روئی کا چوغہ نہیں پہنا جاتا اس لیے تکلیف دی گئی، تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں سب حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون۔والسلام امید ہے کہ جواب سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

(۱۵)

(تبرک، تزین، تجمل اور تذکر)

۱۶ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

سلام مسنون نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ بحمد اللہ مع الخیر رہ کر متدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔آج بذریعہ بھائی محمد اختر صاحب لاہور سے چوغہ پہنچا تبرک بھی ہے، تزین بھی ہے، تجمل بھی ہے اور تذکر بھی ہے۔انتہائی خوشی و مسرت ہوئی۔جناب کا اتنی توجہ فرمانا اور زحمت فرمانا باعثِ مسرت و ابتہاج ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب میں بلندی اور ترقی عطا فرماوے۔بدن پر بھی مطابق آیا، ہر طرح سے اعلیٰ و بہتر ہے۔اب بے تکلف عرض ہے کہ اس کی قیمت بھی تحریر فرما دی جائے۔ یہاں بحمد اللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔نائب صاحب سلام فرماتے ہیں، اور سب طرح خیریت ہے۔پُرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام فرما دیں۔آپ حضرات کی جدائی واقعہ یہ ہے شاق ہے، مگر مرضی خداوندی۔مدرسہ میں خیریت ہے۔مدرسہ حقانیہ کے حضرات کو سلام مسنون اور استدادعا۔ والسلام

(۱۶)

(پاکستان آنے میں مشکلات)

۱۸ شوال ۱۳۷۷ھ

حضرة المجد دم المحترم زیدت معالیکم۔سلام مسنون نیاز مقرون! آں محترم کے کئی والا نامے شرفِ صدور لائے اور احقر نے جوابات تحریر کر کے سپردِ ڈاک کیے مگر اس والا نامہ سے جو ۱۰ شوال ۱۳۷۷ھ کا تحریر فرمودہ ہے، معلوم ہوا ہے کہ میرے عرائض دستیاب نہیں ہوئے۔ مخدوما! بندہ تو آپ حضرات کی زیارت کا خواہشمند ہے۔مگر آپ حضرات گھر بلاتے ہیں اور گھر کے دروازہ پر مضبوط قسم کا قفل لگا کر۔ جب ویزا نہ ملے تو کس طرح حاضر ہوں۔گذشتہ سال ذیقعدہ کے مہینہ میں ویزا ملا تھا مگر کئی ماہ کی سعی کے بعد! اس سال وہ سعی جو کئی ماہ سے جاری

---

[1] مولانا محمد انوری تلمیذ رشید علامہ انور شاہ کشمیری

ہے، بے سُود ثابت ہوئی۔ اس لیے بجز حسرت وافسوس اور کیا کیا جائے۔ میری غرض پاکستان حاضر ہونے سے آپ ہی بزرگوں کی زیارت اور اقرباء سے ملاقات ہوتی ہے، میں تو دل و جان سے حاضری کے لیے مستعد ہوں مگر میرے بس میں کچھ نہیں۔ اس وقت سعی بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ امسال حج کا قصد ہے، انشاءاللہ وسط ذیقعدہ میں دیوبند سے روانگی ہوگی جسکے کُل ستائیس اٹھائیس دن باقی ہیں۔ اس لیے اب جو بھی سعی ویزہ کے لیے ہوسکتی ہے وہ حج سے واپسی کے بعد ہی ممکن ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ حج مبرور کے ساتھ مع الخیر واپسی نصیب فرما دیں اور پھر آپ حضرات کی زیارت کا موقع بھی عطا فرماویں۔ ڈیرہ غازیخاں سے بڑی لڑکی اور کراچی سے چھوٹی لڑکی بار بار لکھ رہی ہیں، انھیں بھی یہی لکھا ہے کہ تم لوگ اگر یہاں آسکو تو آ کر مل جاؤ، میری حاضری سردست جوئے شیر لانے کے برابر ہو رہی ہے۔ بہرحال دعا کا خواستگار ہوں اور زیارت کا خودطلبگار۔ بُرسانِ حال حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۱۷)

(مولانا مدنی ؒ[1] کی وفات ہمہ گیر غم O تعزیتی خط کا جواب)

۱۳۷۷ھ، ۱۹۵۷ء

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! تعزیت نامہ باعثِ تسلی ہوا۔ آپ نے اس ہمہ گیر غم میں ہم لوگوں کو یاد رکھا اور ہمارے شریکِ غم ہوئے، اس کا دلی شکریہ قبول فرمایئے۔ آپ کے پیغامِ تعزیت سے مجروح دلوں کو بہت تسلی اور تسکین حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت مدنی ؒ کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم بخشے۔ پسماندوں کو صبر جمیل دے اور دارالعلوم اور ملک کو حضرت ؒ کا بدل نصیب فرمادے، آمین۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۱۸)

(انسانی فضیلت کا راز O حقانیہ میں کی گئی تقریر کا مسودہ)

۳۱ شوال ۱۳۷۸ھ

نحمدہٗ ونصلی حضرت المخدوم المحترم زید مجدکم السامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مکرمت نامہ مع عباء سالم [2] ومسودۂ تقریر [3] شرفِ صدور لایا، ہدیۂ مؤقرہ کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ وہاں [4] کے قیام میں سیری نہیں ہوئی۔ آپ کو حق تعالیٰ سے جن امورِ خیر کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، حق تعالیٰ برکت دے اور دارالعلوم حقانیہ کو روز بروز ترقیات عطا فرمائے۔ مسودۂ تقریر پہنچ گیا ہے۔ اس قیام کے دوران میں بہت ہی مشکل معلوم ہو رہا ہے کہ میں اس مسودہ کو دیکھ سکوں، ہروقت لوگ گھیرے رہتے ہیں، یا پھر جلسے اور مجامع ہیں۔ تاہم سعی کروں گا کہ اس قیام کے دوران اس مسودہ کو دیکھ سکوں۔ اگر دیکھ پایا تو بذریعہ ڈاک رجسٹری کردوں گا۔ صاحبزادہ [5] صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ چوغہ [6] کا بہت بہت شکریہ عرض ہے۔ دعا کا متدعی ہوں۔ والسلام

---

[1] حضرت شیخ الاسلام مولانا سیدنا حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کے سانحۂ ارتحال پر تعزیتی خط کے جواب میں، جو علم وعرفان اور جہاد وعزیمت کی دنیا کے لیے ایک ہمہ گیر دعالمگیر غم کا واقعہ تھا۔ (س)

[2] حضرت مولانا محمد سالم قاسمی حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کے فرزند اکبر حال مدرس دارالعلوم دیوبند۔ (س)

[3] دارالعلوم حقانیہ کے تاریخی اجلاس دستار بندی مورخہ ۷۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۰۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں حضرت حکیم الاسلام نے رات کی نشست میں علم کی فضیلت اور انسانیت کے امتیاز اور شرافت کے موضوع پر ایک نہایت ہی عالمانہ تقریر فرمائی، جسے مولانا شیر علی شاہ نے حتی الوسع قلمبند کرنے کی سعی کی، پھر حضرت مدظلہٗ کی خدمت میں نظر ثانی کیلئے بھیجی گئی، حضرت نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے نظر ثانی ہی نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں گویا سارا مسودہ از سرِ نو خود ہی لکھ دیا اور اس کا عنوان "انسانی فضیلت کا راز"۔ تجویز فرمایا جسے احقر نے عنوانات وغیرہ دے کر ۱۰۴ صفحات میں اسی نام سے شائع کیا۔ بعد میں لاہور کے ایک مکتبہ نے بھی نام، تعارف وغیرہ سب حذف وتبدیل کرکے اسے "انسانیت کی امتیاز" کے نام سے شائع کیا۔ (س)

[4] اکوڑہ خٹک میں (س) [5] احقر راقم الحروف۔ (س) [6] مولانا محمد سالم صاحب کے لیے۔ (س)

(۱۹)

(مسودہ کی از سرِ نو تبییض)

۱۶ ذی یقعدہ ۱۳۷۸ھ

حضرۃ المحترم زید مجدکم العالی سلام مسنون نیاز مقرون! تقریر کا مسودہ نظرثانی کرنے کے بعد ارسال ہے۔ کاتب نے نہایت ہی ظلم کیا کہ چھوٹے چھوٹے اوراق پر مسودہ لکھا، نہ حاشیہ چھوڑا نہ صفحہ بڑا رکھا، اس لیے مجھے حذف و ازدیاد میں سخت دشواری پیش آئی۔ پھر میری تعبیر پوری طرح ادا نہیں کی، اس لیے گویا مجھے سارا مسودہ از سرِ نو خود ہی لکھنا پڑا۔ تاہم باوجود غیر معمولی مصروفیت کے رات دن لگ کر اسے مرتب کیا۔ کئی راتیں ایک ایک بجے اور دو دو بجے تک جاگ کر مسودہ میں ترمیمات کیں کیونکہ دن میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا رات ہی کو کچھ وقت ملتا تھا۔ اب آپ اسے نہایت احتیاط سے صاف کرائیں، سمجھدار قسم کا کاتب ہوگا تو لکھ سکے گا۔ اور پھر مقابلہ کرایا جائے، تب کاتب کا پی نویس کے حوالہ کی جائے۔ نام اسکا انسانی "فضیلت کا راز" مناسب ہوگا یا جو آپ حضرات مناسب سمجھیں۔ ریل پر جانے میں صرف ۲ گھنٹہ باقی ہیں اس لیے بعجلت عریضہ لکھ کر مع مسودہ کے رجسٹری ارسال ہے، سب سے سلام عامیہ ہے دیوبند مطلع فرمادیں۔ والسلام محمد طیب ۱۶۔۱۱۔۵۸ء

(۲۰)

۱۹۵۸ء مجمدہٗ ونصلی[1] (جلسہ حقانیہ اور سفر اکوڑہ خٹک کے بارہ میں مفتی محمد نعیم لدھیانوی کو وضاحتی مکتوب)

حضرت المحترم المعظم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ میں احقر کے سفر اکوڑہ خٹک کی تفصیلات دریافت فرمائی گئی ہیں۔ بجواب مکرمت نامہ عرض ہے کہ عرصہ سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ مہتمم دارالعلوم حقانیہ یاد فرما رہے تھے کہ میں اکوڑہ کے اس دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کروں، دیوبند بھی مولانا کے کئی والا نامے پہنچے، بندہ نے بھی بشرطِ حاضری پاکستان وعدہ کر رکھا تھا کہ ضرور حاضری کی سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ کراچی پہنچتے ہی احقر نے اطلاع دی، مگر دارالعلوم کا جلسہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو طے شدہ تھا جس کا اخبارات میں اعلان بھی شائع ہو چکا تھا۔ ان تاریخوں میں میری شرکت کی کوئی صورت نہیں تھی کہ بجز اسکے میں ۲۱، اکتوبر کا دن وہاں گذار سکوں۔ حضرت مولانا نے بکمال عنایت جلسہ کی شائع شدہ تاریخوں کو منسوخ کر کے جلسہ کی تاریخیں ۲۱، ۲۲، اکتوبر ۱۹۵۸ء رکھیں اور دوبارہ اعلانات جاری کیے۔ چنانچہ احقر ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو شب میں اکوڑہ پہنچا، اسٹیشن پر دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ

(احقر کے نام مفتی محمد نعیم کا مکتوب)

[1] یہ خط مشہور عالمِ دین اور مجاہد جنگِ آزادی مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم کے نام لکھا گیا ہے۔ پچھلے خط میں حضرت کی آمد دارالعلوم حقانیہ کا ذکر آیا ہے۔ ان کے واپس جانے پر ایک مقامی مدرسہ نے حسب معمول قاری صاحب مدظلہٗ کے سفر کی رپورٹنگ ایسے انداز میں کی کہ سب کچھ اپنے کھاتہ میں بلاوجہ ڈالنے کی سعی کی گئی تھی۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم بھی جلسہ دستار بندی میں حسب معمول شریک تھے۔ انہوں نے اخبارات میں یہ غلط رپورٹنگ پڑھی اور قلبی تعلق ومحبت کی بناء پر اس کی وضاحت حضرت قاری صاحب مدظلہٗ ہی سے کرائی۔ یہ خط "ترجمانِ اسلام" میں بھی شائع کرایا اور پھر اصل خط کو اپنے مکتوب ذیل کے ساتھ ناچیز کے نام ارسال فرمایا (س)

برخوردار طولعمرہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے ہر طرح خیریت سے ہوں گے، روانگی کے وقت اسٹیشن پر جو وعدہ کیا تھا یاد ہوگا لیکن ایفاء کی توفیق نہ ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ والوں کا کارنامہ نظر سے گذرا، دارالعلوم اسلامیہ لاہور کی خصوصی دعوت پر جانا ہوا تو "ترجمانِ اسلام" کا وہ پرچہ ساتھ لیتا گیا۔ قاری طیب صاحب دام لطفہٗ کو دکھلایا تو حیران ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا تدارک ضروری ہے، فرمایا کہ کیا صورت ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں چند سوالات لکھتا ہوں آپ اس کا جواب تحریر فرمادیں تو کسی اخبار کو روانہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے اس کو پسند فرمایا چنانچہ آپ نے جواب مرحمت فرمادیا جو سوال و جواب کی شکل میں "ترجمانِ اسلام" میں مطیع الحق کے فرضی نام سے شائع کرا دیا گیا ہے، اصلی جواب میرے نام مرحمت فرمایا ہے جو کہ بغرض ثبوت آپ کو روانہ کر رہا ہوں، اپنے والد ماجد مدظلہٗ کی خدمت میں پیش کریں اور میرا سلام بھی عرض کر دیں اور دُعا کی درخواست بھی پیش کریں۔ اور اپنی خیریت اور دیگر ضروری حالات سے مطلع فرماتے رہیں، آپ کو لکھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اس جواب پر جامعہ اسلامیہ والوں کے تاثرات بھی ضرور تحریر فرمادیں، فرضی نہ ہوں واقعی ہوں، آپ کے نہ ہوں بلکہ ان کے ہوں۔ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ بندہ محمد نعیم عفی عنہ خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین (۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء)

موجود تھے۔ انتہائی محبت وخلوص سے خیر مقدم فرمایا اور میں دارالعلوم کے نوتعمیر شدہ عمارت میں فروکش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جب دعوت نامہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی طرف سے پہنچا تھا تو قیام بھی دارالعلوم ہی میں ہوسکتا تھا کہیں اور ٹھہرانے کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ اکوڑہ کی حاضری کا مقصد بھی محض دارالعلوم ہی کے جلسہ کی شرکت تھی۔ تقریباً چوبیس گھنٹے قیام رہا اور یہ مدت دارالعلوم ہی میں گذری، ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو شب کے اجلاس میں حسب پروگرام شرکت ہوئی۔ اس نشست میں دارالعلوم کے تقریباً ۳۷ فارغ شدہ فضلاء کی دستاربندی ہوئی، وہ احقر کے ہاتھوں عمل میں آئی، دستاربندی کے بعد تقریباً تین گھنٹہ احقر کی تقریر ہوئی، جسے دارالعلوم کے فضلاء نے قلمبند کیا۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے تقریر کا یہ مسودہ آدمی کے ہاتھ میرے پاس لاہور بھیجا ہے تاکہ احقر اس پر نظر ڈال کر اس میں ضروری ترمیم واصلاح کرلے، دارالعلوم اس کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہرحال اکوڑہ کی حاضری صرف دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ کے لیے ہوئی، اس کی دعوت پر ہوئی اور اس میں چوبیس گھنٹہ قیام رہا اور اس کے پروگراموں میں پورا وقت صرف ہوا۔ اس دوران میں مولانا (بادشاہ گل) نے جامعہ میں حاضری کیلئے کئی بار فرمایا، مگر وقت نہیں تھا اس لیے معذرت کرتا رہا، لیکن پیہم اصرار پر اتنا عرض کرسکا کہ واپسی میں روانگی کے وقت اسٹیشن جاتے ہوئے پانچ منٹ کیلئے جامعہ کی عمارت میں اتر کر دعا میں شرکت کروں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ چونکہ واپسی کے وقت اسٹیشن کے راستہ میں جامعہ کی عمارت پڑتی تھی، احقر اُترا جامعہ کے حضرات اساتذہ وطلبہ نے خیر مقدم فرمایا اور سپاسنامہ بھی پیش فرمایا، جس کے جواب میں پانچ چھ منٹ میں احقر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے نصیحت کے طور پر چند کلمات بھی عرض کیے اور اُسی وقت اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ جہاں دارالعلوم کے ذمہ دار اکابر پہلے سے موجود تھے۔ اس طرح یہ سفر پورا ہوا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۲۱)

۳ جمادی الآخر ۱۳۹۷ھ (والدہ ماجدہ کی وفات O جلسۂ حقانیہ میں شرکت نہ کرسکنے کی معذرت)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ سفر افریقہ سے واپس ہوتے ہوئے میں پاکستان میں دس بارہ دن کیلئے لڑکیوں اور بچوں سے ملنے کے لیے اترا تھا۔ پانچ چھ دن کراچی میں چھوٹی لڑکی کے پاس قیام رہا اور دو دن ڈیرہ غازی خان بڑی لڑکی کے یہاں ٹھہرا، دو دن لاہور کے احباب نے یاد فرمایا۔ رواروی میں آنا ہوا، وقت زیادہ نہ تھا اور ویزہ میں بھی گنجائش نہ تھی۔ واپسی میں عجلت حضرت والدہ صاحبہ قبلہ کی علالت کی وجہ سے تھی، چنانچہ میرے پہنچنے کے پانچ چھ دن بعد ان کی وفات ہوگئی۔ جناب نے بمحبت و شفقت سے دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ میں یاد فرمایا ہے۔ میری تمنا ہے کہ جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کروں، لیکن قبضہ کی بات نہیں، ویزہ ملنا ممکن ہوگا تو حاضری کی سعی کروں گا ورنہ میری جگہ میری دُعائیں شریکِ جلسہ رہیں گی۔ جلسہ کی تاریخیں مقامی مصالح ہی سے متعین ہونی چاہئیں کسی پر معلق نہیں ہونی چاہییں۔ سالم واسلم واعظم سلمہم سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرات اساتذہ وحاضرینِ مجلس کی خدمت میں سلام مسنون واستدعاء دعاء عرض ہے۔ والسلام محمد طیب غفرلہ ۳۔۶۔۹۷ھ

(۲۲)

۲۴ ستمبر ۱۹۵۸ء (اکوڑہ خٹک کیلئے ویزے میں توسیع کا ارادہ)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون! ایک عریضہ دیوبند سے بجواب گرامی نامہ پیش کرچکا ہوں، ملاحظہ سے گذرا ہوگا۔ کل ۲۳ ستمبر ۱۹۵۸ء کو الحمدللہ بعافیت کراچی پہنچا جلسہ کی تاریخ جناب نے کیا رکھی ہے بواپسی مطلع فرمادیں تاکہ اگر ممکن ہوا اور ویزہ میں توسیع ہوجائے تو اکوڑہ خٹک کا پروگرام بنا سکوں یا ان تاریخوں میں پہنچنا ممکن نہ ہوا اور کسی قبل و بعد کی تاریخ میں ممکن ہو تو آپ کی اجازت کے بعد حاضری کی اس میں سعی کروں گا۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام محمد طیب از کراچی سولجر بازار مرزا قلیچ بیگ سٹریٹ امین منزل

(۲۳)

۱۵۔۳۔۸۷ھ (حقانیہ تشریف آوری کا پروگرام)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، جناب کا اور مجلسِ شوریٰ کا شکر گذار ہوں کہ اس ناچیز کو یاد فرمایا ورنہ میں تو خود ہی خواہشمند تھا کہ اپنے بزرگوں اور دوستوں سے مل کر شرف حاصل کروں۔ گرامی نامہ آنے سے اس ارادہ میں مزید پختگی پیدا ہوگئی۔ میں آج ڈھا کہ جارہا ہوں، وہاں سے انشاء اللہ تین دن میں واپسی ہوگی۔ واپس ہوکر پروگرام بنانا ہے، واپسی کے بعد پہلا کام پروگرام بنا کر اطلاع دوں گا، واپسی کے بعد آٹھ دس دن کراچی میں قیام ہوگا اور راستہ میں ایک دو جگہ اترنا ہے۔ اس طرح اندازہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن میں جناب تک پہنچ سکوں گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تاخیر اتنی ہو کہ آپ ہی کی مقرر فرمودہ تاریخوں میں پہنچوں مگر یقین سے نہیں عرض کرسکتا۔ بہر حال حتمی بات ڈھا کہ سے واپس پہنچ کر عرض کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

والسلام محمد طیب از کراچی، سولجر بازار مرزا قلیچ بیگ روڈ امین منزل کراچی۔

(۲۴)

۲۹ ستمبر ۱۹۵۸ء (اکوڑہ حاضری دے کر دیو بند پہنچنے کا قصد)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! آج ایک گرامی نامہ دستی نظر سے گذرا، جس میں تذکرہ تھا کہ احقر کے نام کوئی رجسٹری آنمحترم نے روانہ کی ہے اور ابھی نہیں ملی، تاہم مضمون پر اطلاع ہوگئی۔ دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ یکم نومبر کو ہے، احقر کا قیام اتنا طویل نہیں ہے کہ یکم تک ٹھہروں اس لیے جیسا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ پھر کوئی درمیانی تاریخ جو احقر مناسب سمجھے اکوڑہ کے لیے رکھ لی جائے، اس لیے حسبِ تحریر جناب والا یہی قصد کرلیا گیا ہے کہ اکوڑہ حاضری دے کر دیو بند پہنچوں۔ آج ڈھا کہ جارہا ہوں، واپسی پر پروگرام بنا کر مطلع کروں گا اور تعیین تاریخ کی اطلاع دوں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعا کا مستدعی ہوں۔

والسلام محمد طیب از کراچی سولجر بازار مرزا قلیچ بیگ روڈ، امین منزل مکان سیٹھ عبداللطیف باوانی

(۲۵)

۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ (مسجد حقانیہ کی تعمیر پر مبارکباد)

محترم المقام زاد مجدکم۔ سلام مسنون! گرامی نامہ صادر ہوا، اس طویل فصل کے باوجود آپ دارالعلوم اور ماہنامہ دارالعلوم پر جو خصوصی توجہات مبذول فرماتے رہتے ہیں، ان پر بیساختہ دل سے دُعا و تحسین نکلتی ہے، خدام دارالعلوم اس کے لیے سراپا سپاس گذار ہیں۔ مسجد[1] کی تعمیر و تکمیل پر آپ کو جتنی بھی مبارکباد پیش کی جائے کم ہے۔ در حقیقت آپ کے ذریعہ سے یہ ایک بہت بڑا دینی کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائیں اور آپ کے عزائم اور کاموں میں خیر و برکت بخشیں۔ عرصہ سے پاکستان حاضری کا ارادہ ہے مگر ویزہ کی قانونی مشکلات راہ میں سنگِ گراں بنی ہوئی ہیں، دعا فرمایئے کہ حق تعالیٰ ان موانع کو دور فرمادے۔ اگر کسی وقت پاکستان میں حاضری کا موقع میسر آسکا تو آپ کے یہاں بھی حاضری کی ضرور سعی کروں گا۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی بعافیت ہو۔ والسلام محمد طیب غفرلہ

---

[1] جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ (س)

(۲۶)

۳ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ　(مولانا عزیر گل اور مولانا عمادالدین کا پتہ مطلوب ہے)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! الحمدللہ بعافیت رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں، ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء کو پاکستان پہنچ گیا تھا۔ والدۂ سالم سلمہٗ بھی ساتھ ہیں، جی چاہا کہ خط کے ذریعہ نصف ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ خدا کرے کہ مزاج سامی مع متعلقین بعافیت ہو۔ میں مولانا عمادالدین[1] صاحب کا پتہ بھول گیا ہوں، اس لیے زحمت دیتا ہوں کہ اگر اُن کا پتہ معلوم ہو تو تحریر فرمادیں۔ نیز مولانا عزیر گل[2] صاحب کا پتہ بھی اگر معلوم ہو تو وہ بھی تحریر فرمادیں۔ کراچی میں پندرہ بیس دن قیام ہوگا۔ جواب سامی پتہ ذیل پر ارسال فرمایا جائے۔ کراچی جمشید کوارٹرس بنگلہ نمبر ۳۵۶ معرفت حاجی موسیٰ گنگات

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اساتذۂ دارالعلوم سے سلام مسنون فرمادیں۔　والسلام　محمد طیب غفرلہ

(۲۷)

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ　(اکوڑہ میں اکابر دیوبند مولانا عزیر گل کاکاخیل وغیرہ سے ملنے کی خواہش)

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، جلسہ کی دعوت سے سرفراز ہوا، انشاء اللہ جلسہ میں حاضری ہوگی۔ ویزہ مل چکا ہے، اور اکوڑہ کا ویزہ جناب ہی کی زیارت کی وجہ سے لیا ہے۔ میں دو تین دن میں ڈھاکہ جانے والا ہوں، دو چار دن لگیں گے، واپسی کراچی ہی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تقریباً یکم جون سے یہ سفر شروع ہوگا۔ درمیان میں چار پانچ جگہ اتر کر ایک ایک شب ٹھہرنا ہوگا اندازہ یہ ہے کہ ۱۵، ۱۶ جون تک اکوڑہ حاضری ہو سکے گی، صحیح وقت اور تاریخ کی اطلاع بعد میں دوں گا، جلسہ کی تاریخ متعین ہو جانے پر اگر مولانا عزیر گل صاحب و مولانا نافع گل[3] صاحب اور مولانا عمادالدین[4] صاحب کو بھی مدعو کر دیا جائے تو ان حضرات سے بھی ملاقات ہو جائے گی، ویزہ تو پشاور کا بھی مل گیا ہے مگر وہاں سے کسی کا دعوت نامہ نہیں ہے، اکوڑہ ہی میں ملاقات ہوگی۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ دُعا کا مستدعی ہوں۔　والسلام　محترمی جناب قاری[5] سراج احمد صاحب سلام مسنون فرماتے ہیں۔ از کراچی جمشید کوارٹرز نمبر ۳۵۶

(۲۸)

۶ جولائی ۱۹۶۳ء　(پاکستان کے پروگراموں کی رپورٹنگ میں احتیاط ○ حقانیہ میں معجزات انبیاء پر خطاب ○ تنظیم فضلاء دیوبند کا جلسہ)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! الحمدللہ بعافیت تمام اس طویل سفر کا دورہ کرکے کل لاہور پہنچ گیا ہوں اور پرسوں ۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو انشاء اللہ دیوبند روانگی ہوگی۔ آج اخبار ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۳ء میں یہ خبر پڑھ کر حیرت ہوئی کہ مہتمم

---

[1] مولانا عمادالدین انصاری مرحوم ہجرت کے بعد پشاور میں مقیم ہوئے، کچھ عرصہ البلاغ کے نام سے ایک ہفت روزہ نکالا اور کتب خانہ انصاریہ کے نام سے ایک مکتبہ بھی قائم کیا۔ اس ہفت روزہ نے دارالعلوم حقانیہ کے ایک جلسۂ دستار بندی کے موقع پر ایک معیاری خاص نمبر بھی نکالا تھا۔ پشاور ہی میں وفات پائی۔ مولانا سعیدالدین شیرکوٹی انکے فرزند ہیں۔ صاحب مکتوبات کے مولانا انصاریؒ سے گہرے دیرینہ مراسم تھے (س)

[2] خادم، رفیق وتلمیذ خاص حضرت شیخ الہندؒ۔ اب مرحوم ہو چکے ہیں۔ (س)

[3] مولانا عزیر گل کے چھوٹے بھائی، جید ومحقق عالم سابق استاذ دارالعلوم دیوبند جواب واصل بحق ہوئے ہیں۔ (س)

[4] ابھی خط کے نوٹ میں جن کا ذکر ہوا (س)

[5] لاہور کے ایک مشہور قاری، قراءت وتجوید کے ایک مدرسہ کے نگران بھی ہیں (س)

دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں جامعہ حقانیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں عیسائیت پر پابندی، پرویز کی تکفیر[1] وغیرہ کے بارہ میں تجاویز پاس ہوئیں۔اس خبر کے خلاف واقعہ ہونے کے ساتھ ساتھ خبر دہندہ کی بے بصیرتی بھی نمایاں ہے، میری شرکت جامعہ حقانیہ کے صرف ابتدائی شبینہ اجلاس میں ہوئی جس میں میں نے معجزاتِ انبیاء[2] پر تقریر کی، اس اجلاس میں بھی میری صدارت نہ تھی غالباً مولانا نصیر الدین[3] صاحب صدر بنائے گئے تھے، اگلے دن گیارہ بجے میری روانگی پشاور ہوگئی۔اس کے بعد کے جلسوں میں حاضری اور موجودگی ہی نہ تھی چہ، جائیکہ صدارت ہوتی نہ مجھے ان تجاویز کا کوئی علم ہے۔اس قدر بے بنیاد اور خلاف واقعہ خبر شائع کرنے پر حیرت ہے، بالخصوص جب کہ اس قسم کی خبروں سے ایک شخص مشتبہ اور مبتلا بھی ہوسکتا ہے۔دوسرے دن علی الصبح تنظیم[4] فضلاء دیوبند کا جلسہ تھا جس کا تعلق جامعہ کے جلسوں سے کچھ نہ تھا۔میں نے آج اس خبر کی تردید اخبارات کو بھیج دی ہے۔اچھا ہوا کہ آپ کے دفتر کی طرف سے بھی اس کی تردید چلی جائے اور جس پرچہ میں یہ تردید شائع ہو اس کے دو تین پرچے میرے پاس ہندوستان بھیج دیئے جائیں۔امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا، جواب دیوبند ارسال فرمایا جاوے۔سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام (از لاہور سمن آباد سخاوت منزل)

(۲۹)

۱۲صفر المظفر ۱۳۸۲ھ (گرانی کے اظہار پر وضاحت رپورٹر کے بارہ میں تھی آپ کے بارہ میں نہیں)

حضرت المحترم زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! گرامی نامہ نے شرف فرمایا جو باعثِ تسلی وطمانیت ہوا، آنمحترم کی توجہ فرمائی کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔میرے سابقہ عریضہ میں جس گرانی کا اظہار کیا گیا تھا وہ درحقیقت ناظم دفتر اور اخبارات کو رپورٹ بھیجنے والے صاحب سے تھا، جناب کی طرف ایک لحہ بھی نہ یہ گمان ہوا نہ ہوسکتا تھا کہ اس قسم کی رپورٹ آپ کی اجازت یا ایماء سے اخبارات میں گئی ہوگی اور وہی بات آپ کے گرامی نامہ سے واضح بھی ہوگئی کہ یہ رپورٹ آپ کے معائنہ اور اذن سے بالا بالا بھیج دی گئی۔بہر حال اس گرامی نامہ سے تسلی ہوئی اور میں ان پرچوں کا منتظر رہوں گا جس کے ارسال فرمانے کی طرف گرامی نامہ میں ایماء فرمایا گیا ہے۔حق تعالیٰ جناب کے مراتب بلند فرمائے۔امید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

عزیز سالم سلمہٗ الحمدللہ بعافیت ہیں، ان کا سلام قبول فرمایا جائے۔جناب نائب مہتمم صاحب اور مولانا معراج الحق صاحب بھی اس وقت یہیں تشریف فرما ہیں، سلام کہتے ہیں۔

---

[1] اس جلسۂ دستار بندی کی آخری نشست میں چند ایک ایسی قرار دادیں پاس ہوئیں۔حضرت مدظلہ اس نشست میں شریک نہ تھے، نہ اس کی صدارت کی تھی۔بعض اخبارات نے اجلاس میں حضرت کی شمولیت کی بناء پر صدارت بھی ان سے منسوب کردی۔حضرت کی آمدِ پاکستان بہت سے اہلِ فتن کو کھٹکتی رہی اور غیروں سے زیادہ اپنوں کا ملک پاکستان طرح طرح کی حیل وحجت کر کے رکاوٹیں کھڑی کرتا رہتا، اس خبر سے اور بھی مشکلات بڑھ سکتے تھے، اس لیے تصحیح ضروری تھی، ورنہ قرار دادوں کا نفسِ مضمون سے جو قطعی دینی، اجتماعی اور متفقہ مسائل سے متعلق تھیں، عدم موافقت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔(س)

[2] یہ تقریر کتابی شکل میں دارالعلوم سے شائع ہوئی (س)

[3] مشہور محدث وشیخ الحدیث، شارح مشکوٰۃ مولانا نصیر الدین غورغشتوی مرحوم (س)

[4] جلسۂ دستار بندی کے دوران ایک خصوصی اجلاس تنظیم فضلاء دیوبند کا ہوا، جس میں حضرت مدظلہ نے دارالعلوم دیوبند کی عظمت اور قدر و قیمت اور تنظیمی مسائل پر موثر خطاب فرمایا جو معجزات انبیاء نامی تقریر کے ساتھ ہی شائع ہوا۔(س)

(۳۰)

۱۴ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ (لاہور میں آمد اور مشاغل ○ سمیع الحق کی ملاقات پر مسرت کا اظہار)

حضرت المحترم المکرم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! مکرمت نامۂ دستی نے سرفراز فرمایا۔ صاحبزادہ[1] سلمہٗ کی ملاقات مزید خوشی و مسرت کا باعث ہوئی۔ اس موقع پر پاکستان کی حاضری بلا کسی سابقہ منصوبہ اور ارادہ کے ہوئی۔ میری حقیقی بھانجی کے انتقال کا سانحہ اس فوری سفر کا باعث ہوا اس لیے ویزہ بھی صرف کراچی کا لیا گیا، واپسی پر البتہ کراچی سے لاہور کا ویزہ حاصل کیا گیا۔ سفر میں کچھ بھی گنجائش ہوتی تو اکوڑہ حاضر ہو کر زیارت سے ضرور مشرف ہوتا لیکن دارالعلوم کے بعض ضروری اور ہنگامی مشاغل کی وجہ سے فوری واپسی ضروری ہے۔ پرسوں انشاء اللہ اتوار کے دن دیوبند کو روانگی ہو رہی ہے۔ وہاں پہنچ کر بعض طویل سفر پہلے سے طے شدہ ہیں، اس لیے پاکستان جلد واپسی نہ ہو سکے گی، لیکن اگر ایسی صورت پیدا ہوئی اور کوئی صورت جلد ہی عود کی نکلی تو جناب کو ضرور اطلاع دوں گا، مگر اس وقت اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ سالم سلمہٗ بھی جناب کی ملاقات اسٹیشن[2] پر اور شفقت کا ذکر کرتے تھے، میں ہر حالت میں دعاء کا محتاج ہوں، سالم کی والدہ بھی ساتھ ہیں، وہ سلام عرض کرتی ہیں اور دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے سب بزرگوں اور حضرات اساتذہ کی خدمت میں نیاز مندانہ سلام عرض ہے۔ اس توجہ فرمائی اور صاحبزادہ سلمہٗ کو بھیجنے کی عزت افزائی پر شکر گذار ہوں۔

والسلام محمد طیب غفرلہ (از لاہور، ملتان روڈ، نواں کوٹ، کاشانہ قاسمی نمبر ۱۵۶)

(۳۱)

۴-۳-۷۸ء (آپ جیسے بزرگ فضلاء سے دیوبند کا نام روشن ہے ○ ملنا سعادت ہے)

حضرت المحترم زید مجدکم سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، تحریکِ حج کا شکر گذار ہوں۔ حق تعالیٰ مبارکباد دینے والوں کو سلامت با کرامت رکھے۔ آپ ہی جیسے بزرگ فضلاء سے دیوبند کا نام روشن ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرما دے اور آپ کے علمی اور عملی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

آپ سے ملنا خود سعادت ہے اور سعادت کا خواہاں کون نہیں؟ مگر "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"۔ کل کراچی کے قصد سے روانہ ہو رہا ہوں، دس پندرہ دن کراچی میں قیام رہے گا، دو چار دن ڈیرہ غازی خان اور دو ایک دن لاہور میں ویزہ میں یہی تین مقامات درج ہیں، معلوم نہیں کہ نومبر میں ویزہ ملے یا نہ ملے، مل گیا تو جلسہ میں حاضری کی سعی کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ حضرات اساتذہ وارا کینِ مدرسہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام محمد طیب از دیوبند ۴-۳-۷۸ء

(۳۲)

۲۸ مارچ ۱۹۷۸ء (دارالعلوم کی ضرورتوں کی وجہ سے جلد واپسی ○ عدم ملاقات پر افسوس)

حضرت المحترم جناب زید مجدکم سلام مسنون نیاز مقرون! الحمد للہ مع الخیر رہ کر متدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ ایک مفصل عریضہ حاضری کے بارہ میں بقید تاریخ عرض کر چکا ہوں۔ جس میں ۲۰ اکتوبر حاضری کے لیے متعین کی تھی لیکن اس دوران میں احقر کو دارالعلوم کی شدید ضرورتوں کی بناء پر جلد واپس ہونا پڑ گیا ہے جس کی وجہ سے کئی پروگرام کینسل کر دیئے ہیں۔ جناب سے عدم ملاقات کا سخت افسوس رہے گا لیکن الضروریات تبیح المحذورات ایسے ہی اوقات کے لیے کہا گیا ہے۔ دعا کا متدعی اور بہر حال ملتجی ہوں کہ حق تعالیٰ پھر کسی موقع پر باحسن احوال ملاقات نصیب فرما دے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ پرسانِ حال حضرات سے سلام مسنون۔ حضرات اساتذۂ کرام واہلِ شوریٰ کی خدمت میں سلامِ نیاز عرض فرمایا جاوے۔ میں کل یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا۔ والسلام محمد طیب غفرلہ از کراچی

---

[1] اس موقعہ پر راقم الحروف دستی دعوت نامہ لے کر لاہور حاضر ہوا تھا (س)

[2] پشاور جاتے ہوئے اکوڑہ خٹک کے ریلوے اسٹیشن پر۔ (س)

(۳۳)

۱۱-۱۱-۸۲ھ (زیارت ولقاء کیلئے دل بیتاب)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ نے مشرف فرمایا، بے حد خوشی ہوئی۔ اس سے پہلے دعوت نامہ کے جواب میں عریضہ ارسال کر چکا ہوں، اس والا نامہ سے واضح ہوا کہ وہ ابھی تک نہیں ملا ہے۔ اُس میں عرض کیا تھا اور اب بھی وہی عرض ہے کہ آپ حضرات کے پاس حاضری خود اپنا مدعی ہے، زیارت ولقاء کے لیے واقعہ یہ ہے کہ دل بیتاب ہے، اسی وجہ سے پاسپورٹ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر یہ سلسلہ اتنا طویل اور اتنا الجھا ہوا ہے کہ سمٹنے نہیں آتا، تاہم سعی جاری ہے، بات قبضہ کی نہیں، میں نے عرض کیا تھا کہ جب بھی اس کی تکمیل ہو گئی اطلاع دوں گا، خدا کرے یہ قصہ جلد سمٹ جائے، کہتے ہیں کہ درخواست جانے کے دو ماہ تک تو یاد دہانی کی بھی اجازت نہیں ہے۔ بہرحال جب بھی یہ معاملہ مکمل ہو گیا تب ہی عرض کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ یاد فرمائی اور احقر کی صحت اور بحالی بینائی پر تبریک موجب ممنونی ہے۔ حق تعالیٰ آپ بزرگوں کو قائم رکھے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ سالم سلمہٗ کی والدہ آجکل کراچی ہیں۔ شاید بقرعید کے بعد یہاں واپسی ہوگی، میری سعی یہ ہے کہ انہیں لینے میں خود آؤں مگر نہیں کہہ سکتا کہ اُس وقت تک پاسپورٹ کی صورت بنے گی یا نہیں، دعا کا خواستگار رہوں۔ والسلام محمد طیب غفرلہ

(۳۴)

۱۸ شوال ۱۳۸۳ھ (مقالہ ''علماء دیوبند کے مسلک'' کے بارہ میں مشاورت)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی، بعض محرکات کے تحت جس کی طرف منسلکہ مقالہ کی تمہید میں اشارے کیے گئے ہیں یہ مقالہ سپرد قلم کیا گیا ہے جو علماء دیوبند کے مسلک [1] سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلک شخصی اور انفرادی چیز نہیں بلکہ جماعتی بات ہے اور تحریر مسلک میں کسی فرد پر نہیں بلکہ پوری جماعت کے دینی رُخ پر حکم لگایا گیا ہے۔ اس لیے یہ تحریر اُسی وقت قابل اشاعت ہو سکتی ہے جب جماعت کے اہل الرائے اور اہل بصیرت وفکر حضرات اس کے بارہ میں اظہار خیال فرمادیں۔ اس لیے یہ مقالہ ارسال خدمت گرامی کر کے مُستدعی ہوں کہ اسے سرسری نظر سے نہیں بلکہ ناقدانہ طریق پر گہری نظر سے ملاحظہ فرما لیا جائے اور اس میں جو کمی بیشی یا ترمیم وتنسیخ ذہن سامی میں آئے بے تکلف فرمادی جائے، حاشیہ اسی لیے کافی چھوڑا گیا ہے۔ نیز اصل موضوع تحریر یعنی خود مسلک کے بارے میں بھی جو پہلو رہ گیا ہو یا تشنہ ہو اس کا بھی اضافہ فرمادیا جائے۔ یہ اصلاح وترمیم بندہ کے حق میں سعادت وعزت اور جماعت کے حق میں ایک بڑی خدمت ہوگی جس کی اس وقت ضرورت ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی گذارش ہے کہ اگر یہ مضمون بحیثیت مجموعی صحیح اور قابل قبول ہو تو چند سطریں بطور توثیق وتصویب الگ سے بھی تحریر فرمادی جائیں جو مقالہ کے ساتھ شائع کی جائے گی تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ مقالہ کا یہ بیان کسی کی شخصی اور انفرادی رائے نہیں بلکہ علماء دیوبند کا متفقہ مسلک ہے، اور پھر یہ تحریر آنے والی آئندہ نسل کے لیے حجت وبُرہان اور معیار کا کام دے سکے۔ اگر تاریخ وصولیابی سے پندرہ بیس دن کے اندر اندر جواب گرامی وصول ہو جائے تو بہتر ہے، غیر موقت انتظار دشوار اور مخل کار ہوگا، امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(علماء دیوبند کا مسلک علامہ اقبال کا قول ہر معقول پسند دیندار کا نام دیوبندی ہے)

[1] صحابہ کرامؓ، تصوف صوفیاء، فقہ اور فقہاء، حدیث اور محدثین، کلام اور متکلمین، سیاست اور خلفاء کے بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک کیا ہے؟ بالفاظ دیگر دیوبندیت اور قاسمیت کیا چیز ہے؟ اس مقالہ میں اس کی توضیح وتشریح حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ نے اپنے مخصوص حکیمانہ رنگ میں فرمائی اور کتابی شکل میں اشاعت سے قبل استصواب اور اظہار رائے کے لیے علماء دیوبند کے مشاہیر کو یہ مقالہ بھیجا گیا۔ بعد میں یہ مقالہ پاکستان وغیرہ میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا، حضرت قاری صاحب مدظلہٗ نے مقالہ کے اختتام میں علامہ اقبالؒ کا ایک جامع اور بلیغ جملہ نقل کیا ہے جو بقول مقالہ نگار مسلک دیوبندیت کی صحیح تصویر کھینچ دیتا ہے۔ علامہ اقبالؒ سے کسی نے پوچھا کہ دیوبند کیا کوئی فرقہ ہے؟ کہا نہیں! ہر معقول پسند دیندار کا نام دیوبندی ہے۔ اقبال مرحوم کے اس جملہ کی جامعیت کا اندازہ مسلک دیوبند پر مشتمل یہ مقالہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ (س)

(۳۵)

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ **(آپکا حسن ظن میرے لئے ذخیرۂ آخرت اور فوزِ دنیا O زیارت کو دل تڑپتا ہے)**

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! دعا نامہ نے مشرف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دُعائیں اور آپ کا حُسنِ ظن میرے لیے ذخیرۂ آخرت اور فوزِ دُنیا فرمادے۔ پروانہ راہداری ملتے ہی میں اطلاع دوں گا۔ درخواست گئی ہوئی ہے، منظوری آتے ہی انشاء اللہ خبر دلائی جائے گی، دعا جناب بھی فرماتے رہیں۔ میں بحمد اللہ بعافیت ہوں۔ آپ حضرات کی زیارت کو دل تڑپتا ہے، حق تعالیٰ آسان فرمادے امید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۳۶)

۸ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ **(جلسہ مبارکہ کی شرکت باعث سعادت)**

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ مورخہ ۸۴/۱۲/۲۹ھ نے مشرف فرمایا، جلسہ مبارکہ کی شرکت باعثِ سعادت ہے، برابر تہیہ کیے ہوئے ہوں اور منتظر ہوں کہ پاسپورٹ کب ملتا ہے، اس کی سعی جاری ہے ابھی تک نہیں بنا ہے، اس کے بنتے ہی اطلاع دوں گا، مگر اس کی منظوری کی مُدت کا تعین دشوار ہے، تخمینہ اور اندازہ ہے کہ شاید ایک ماہ تک مل جائے۔ واللہ اعلم! خدا تعالیٰ باحسنِ احوال آنحضرت کی زیارت و برکت سے مستفید فرمائے۔ دعا جناب بھی فرمادیں۔ اور بحمد اللہ سب خیریت ہے۔ والسلام

(۳۷)

۳ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۶ء **(دیوبند کی سوسالہ تاریخ)**

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ موسومہ حضرت نائب مہتمم صاحب نظر نواز ہوا، آپ کی خیریت وعافیت سے دل مسرور ہوا۔ احقر سفرِ حج سے ۲۱ اپریل ۱۹۶۶ء کو دیوبند بعافیت پہنچ گیا تھا اور الحمد للہ تا دمِ تحریر بعافیت ہے۔ خدا کرے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ چونکہ واردین وصادرین دارالعلوم میں بکثرت آتے رہتے ہیں اور وہ دارالعلوم کے بنیادی اور اساسی حالات پوچھتے رہتے ہیں، جس کا زبانی بیان کرنا اور روزانہ بیان کرتے رہنا مشکل تھا، اس لیے احقر نے ایک سو[1] سالہ تاریخ مرتب کر کے چھپوادی ہے جس سے

---

[1] "دارالعلوم کی صد سالہ زندگی" کے نام سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ دارالعلوم کی تاسیس کے وجوہات تعلیمی، تبلیغی، انتظامی اور عام افادی کوائف کا مختصر اور جامع مرقع، جس سے دارالعلوم کی ہمہ گیر اور عالمگیر خدمات پر روشنی پڑتی ہے (س)

۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دیوبند کا عظیم الشان صد سالہ جشن انمٹ اثرات اور نقوش چھوڑ کر بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی یادگار میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب نے "ارمغان اجلاس صد سالہ" کے نام سے ستر صفحات پر مشتمل ایک نظم لکھی جو اسی نام سے شائع ہوگئی ہے۔ اس نظم میں دارالعلوم دیوبند کو مخاطب بنا کر اس کی خصوصی برکات، اس کے مشاہیر سلف وخلف میں سے اسی (۸۰) شخصیتوں کی خصوصیات اس کی مروجہ درسی غیر درسی کتب میں سے ایک سو چھ کتابوں کے اسماء وصفات، اس کے مسلک اعتدال کے امتیازات، اس کے اجلاس صد سالہ کے حالات اور غیر معمولی انتظامات، اس کے عالمگیر اور دوررس اثرات، اس کے ذمہ دار منتظمین کے اسماء اور خدمات، ان کے حق میں ادعیہ وترحیبات، اس کے معاونین کے حق میں تہنیات، دارالعلوم کے حق میں دعا وتبریکات اور اس کی ترقیات کی تمنیات اور مہمانوں کے حق میں نیک خواہشات وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چند اہم شخصیات کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کے بارہ میں آپ کے رشحات ذکر یہ ہیں:-

مولانا عبدالحق اکوڑوی شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک
سابق مدرس دارالعلوم دیوبند

ازاں ہم عبدِ حق یک شیخ حاذق — بدار العلم بود اُستاد سابق
بعلم حق زحق آراستہ شد — باخلاق کرم پیراستہ شد
اکوڑہ شد بہ پاکستان منور — بہر لحظہ بر اُیش علم یاور
چو نورش صورت محسوس بربست — ہموں دارالعلوم حقانیہ گشت

دارالعلوم کا اجمالی نقشہ اک دم سامنے آجاتا ہے، ایک نسخہ جناب کے لیے ارسال ہے۔ جس طالب علم کی نقل سند کیلئے تحریر فرمایا گیا ہے۔ اسکے بارہ میں تعلیمات کو لکھ دیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں سے نقل سند پہنچ جائے گی۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ حضرات اساتذہ کرام کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اگر حسنِ اتفاق سے جمع شدہ موجود ہوں دعا سے فراموش نہ فرماویں۔ والسلام محمد طیب ۳-۲-۸۶ھ

(۳۸)

۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۸۷ھ (دیوبند میں شیخ الحدیثؒ کی کمی کا احساس)

حضرت المحترم المعظم دامت معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! مکرمت نامہ نے سرفراز فرمایا۔ آپ حضرات سے ملنے کو اتنا ہی دل تڑپتا ہے۔ جتنا کہ پیاسے کا دل پانی کے لیے تڑپ سکتا ہے۔ حاضری میں دیری کسی تساہل کی بناء پر نہیں بلکہ مجبوری کی بناء پر ہے۔ ایسے پابند لوگوں پر کسی جلسہ کا توقف سوائے اس کے کہ آپ حضرات کی محبت و خلوص کا مرقع ہے، اور کیا عرض کیا جاسکتا ہے۔ میرے بس میں ہوتو اُڑ کر حاضر ہو جاؤں۔ اس کے سوا جو تاریخیں تجویز فرمائی گئی ہیں وہی تاریخیں بمبئی میں میرے نواسے کی شادی کی ہیں جس میں سب اہلِ خانہ جانے والے ہیں، اس لیے رجب کا پہلا عشرہ اس میں مصروف رہے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر ویزہ بس کا ہوتا تو میں خود ناخیر کے لیے عرض کرتا۔ اس لیے جلسہ میں احقر کی دعائیں شرکت کر سکتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے کسی موقعہ پر حاضری سہل فرمادی تو میں حاضر ہو کر مستقل جلسہ کرلوں گا۔ صاحبزادہ سلمہٗ کو دُعا اور حضرات اساتذہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب فرمائے۔ جلسہ میں اگر پُرسان حال حضرات آئیں تو میرا سلام پکار دیا جائے۔ عزیزان سالم و اسلم سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام محمد طیب از دیوبند

(۳۹)

یکم اگست ۱۹۶۸ء (اکوڑہ اور بالاکوٹ جانے کی خواہش O تقریروں پر پابندی اب دل ہر جھگڑے سے بچنا چاہتا ہے O مولانا عزیر گل سے قلبی تعلق)

حضرت المحترم المجد دم زیدت معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! مکرمت نامہ باعثِ شرف سرفرازی ہوا۔ آپ حضرات سے زیادہ میں زیارت احباب کے لیے بے چین ہوں، ویزہ ملنے کی کوئی توقع نہ تھی، قضاء وقدر سے مل گیا تو صرف دس دن کا ملا، لاہور میں دس بیس دن اور اضافہ ہو گئے جس سے کراچی کے عزیزوں میں آسکا، اب توسیع مزید کی سعی کررہے ہیں۔ اگر یہ توسیع ہوگئی تو مولانا عبید اللہ[1] صاحب اور احقر خود پروگرام بنا رہے ہیں کہ اکوڑہ اور بالاکوٹ چلیں گے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں۔ کراچی سے بظاہر ۱۲ جولائی کو روانگی ہوگی اور وہاں سے جناب کے یہاں کا پروگرام بنے گا۔ بشرطیکہ ویزہ مل گیا اور ساتھ ہی پاسپورٹ کی مدت میں بھی اضافہ ہو گیا کیونکہ پاسپورٹ بھی ۵ اگست ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہا ہے، اس لیے دو کوششوں میں لوگ لگے ہوئے ہیں اور آئندہ کے یہ سارے پروگرام اس توسیع پر موقوف ہیں۔

آپ کی علالت سے فکر ہے۔ حق تعالیٰ آپ جیسے مفتاح خیر حضرات کو تا دیر زندہ سلامت رکھے اور آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

اب دل ہر جھگڑے سے بچنا چاہتا ہے: تقریروں پر کچھ احقر نے اور کچھ احوال نے پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ چنانچہ اب تک لاہور، کراچی میں نہ کسی جلسہ میں شرکت کی نہ تقریر کی، بظاہر یہی صورتِ حال وہاں کی حاضری کی صورت میں بھی رہے گی۔ میں اب کچھ کمزور بھی ہو گیا ہوں، اس لیے اس سے بچنا کچھ عمر کا بھی تقاضا ہے اور اب تو ہر جھگڑے سے بچنے اور علیحدہ رہنے ہی کو دل بھی چاہتا ہے۔

دریں زمانہ رفیقے کہ خالی از خلل است   صراحی مے ناب و سفینۂ غزل است

مولانا عزیر گل سے قلبی تعلق: دوسرے مقصود اصلی زیارتِ احباب و بزرگان ہی ہوگا، سو اس میں تقریروں سے وہ مفاد بھی حاصل

[1] مولانا عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، ابن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہٗ (س)

نہیں ہوگا۔ کاش! اس موقعہ پر حضرت مولانا عزیر گل صاحب [1] کی زیارت بھی میسر آجائے، اُن سے ایک قلبی تعلق ہے، اس لیے دل میں قدرتی تقاضہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر احقر کی حاضری مقدور ہو تو خط یا تار سے اطلاع دوں گا۔ اگر اس موقع پر مولانا بھی تشریف لے آویں تو سبحان اللہ ورنہ کوشش کریں گے کہ وہاں کا ویزہ مل جائے۔ سب اکابر جامعہ اور شہر کے دوستوں اور بزرگوں کو سلام مسنون۔ حافظ انوار الحق [2] سلمہٗ سے لاہور میں ملاقات ہوگئی تھی، مل کر خوشی ہوئی، حق تعالیٰ انہیں سعادتِ دارین سے نوازے اور ماں باپ کے دل کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔ والسلام

(۴۰)

(مہتمم دارالعلوم دیوبند پر الحق میں اداریہ اور دعائیں درس قرآن علم کا ذخیرہ ہے)

حضرت المحترم المعظم مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہٗ زیدت مکارمکم شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ زادھا اللہ افادۃً سلام مسنون نیاز مقرون! کل جامعہ حقانیہ کا رسالہ [3] ملا، پڑھا۔

---

[1] اسیرِ مالٹا تلمیذ حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ خیر و برکت قائم رکھے۔ مقیم سیانگانو کلے سخا کوٹ مالاکنڈ ایجنسی (س)

[2] راقم کے تیسرے بھائی حافظ مولوی انوار الحق فاضلِ حقانیہ، ایم اے اسلامیات، مدرس دارالعلوم حقانیہ (س)

(دارالعلوم دیوبند اور مہتمم دیوبند کے بارہ میں میرے احساسات)

[3] ماہنامہ الحق کے نقشِ آغاز شمارہ ستمبر ۱۹۶۸ء میں احقر راقم نے حضرت صاحبِ مکاتیب کی پاکستان آمد اور اس سلسلہ میں تقریر وغیرہ کی بعض بے جا پابندیوں پر ایک شذرہ لکھا، جو حضرت کی نظر سے گذرا تو اس کی تحسین فرمائی۔ راقم کے بارہ میں کلمات محبت محض ذرہ نوازی اور اصاغر کی حوصلہ افزائی کا ایک نمونہ ہے

(الحق کا یہ شذرہ یہاں پیش ہے)

یہ سطور لکھتے وقت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی دامت برکاتہم سرزمینِ پاکستان پر جلوہ افروز ہیں، اور ہم دل کی گہرائیوں سے انکی خدمت میں مرحبا اور خوش آمدید کہتے ہیں، حضرت قاری صاحب عالمِ اسلام کی قابلِ احترام شخصیت، علومِ نبویہ کے جید عالم، حقائق اسلامیہ کے ترجمان اور خود اپنے اولوالعزم جد بزرگوار حجۃ الاسلام امام محمد قاسم نانوتوی کی حکمت قاسمیہ کے مظہر اور امین ہیں۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ تقریباً نصف صدی سے حضرت قاری صاحب عالمِ اسلام کی اُس عالمی اور مرکزی نشرگاہِ علوم رسالت دارالعلوم دیوبند کے مدیر ہیں، جسکی حیثیت عالمِ اسلام کے لئے بمنزلہ قلب و روح ہے اور جس کا شریک و ہمسر ادارہ دین کے تحفظ اور دینی اقدار کی اشاعت کے لحاظ سے اس وقت پورے عالمِ اسلام میں نہیں ہے۔ اپنی اس عالمگیر اور بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر دارالعلوم دیوبند صرف ہندوستان کا نہیں پورے برصغیر اور پورے عالمِ اسلام کا مشترکہ اثاثہ ہے اور اس لحاظ سے حضرت قاری صاحب کی ذات پوری اسلامی دنیا کے لئے مایہ ناز اور تمام مسلمانوں میں لائقِ احترام ہے، پھر خوش قسمتی سے پاکستان جغرافیائی لحاظ سے برصغیر کا ایک اہم حصہ رہا اور اس مرکزِ علمی سے سب سے زیادہ اور اسکے فیوضات سے براہِ راست مستفید ہوتا رہا۔ اس ملک کی کیا بلکہ پورے برصغیر کے مسلمانوں کی اسلامی، دینی، علمی اور پھر سیاسی زندگی اس ادارہ اور اسکے اکابر کے مساعی کی رہینِ منت رہی ہے۔ اس لئے بجا طور پر پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے قلوب میں دارالعلوم دیوبند اور لاکھوں افراد کے دلوں میں حضرت قاری صاحب اور دیگر اکابر دیوبند کے لئے بے پناہ جذبہ عقیدت واحترام پایا جاتا ہے۔ اور طبعی طور پر اس روحانی، علمی اور ثقافتی روابط کی بناء پر سب کے دلوں میں حضرت قاری صاحب کی زیارت اور انکے فیوضات سے استفادہ کی تڑپ رہتی ہے۔ مگر اس دفعہ عقیدتمندوں کے اس شوق اور روحانی تعلق کو ہمارے ہاں جس بُری طرح مجروح اور پائمال کیا گیا اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے، پہلے تو سالہا سال سے حضرت کے متوسلین اور اعزہ واقارب کی کوششوں کے باوجود ویزا پر پابندی رہی، پھر جب ویزا ملا تو پاکستان داخل ہوتے ہی انکی زبان بندی کی گئی۔ یہ صورتحال ہماری سمجھ سے بالاتر ہے مگر اتنی بات تو یقینی ہے کہ

ع کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

اس لحاظ سے یہ صورتحال اور بھی بے حد افسوسناک ہے کہ حضرت کی شخصیت اس وقت نہ کوئی سیاسی شخصیت ہے، نہ نزاعی اور نہ انکے ارشادات کا ہدف کسی خاص فرقہ کی تائید اور دوسرے فرقہ پر تنقید رہا ہے۔ انکی تقاریر اور خطبات کا ریکارڈ اس امر کی کھلی شہادت دے گا کہ حضرت نے ہمیشہ نہایت سلجھے ہوئے سنجیدہ اور متین انداز میں کتاب وسنت کی ترجمانی کی ہے۔ انکا محور ٹھوس علمی مضامین کا حکیمانہ بیان اور اصلاحِ امت ہی رہا، کسی سیاسی موضوع یا مذہبی فرقہ کو ہرگز نشانہ نہیں بنایا۔ پھر مسلمانانِ برصغیر کے نشاۃِ ثانیہ میں حضرت قاری صاحب نے اپنی صوابدید کی بناء پر جو کچھ کیا وہ بھی خواب وخیال کی باتیں نہیں ہیں کہ اتنی جلد بھلائی جائیں۔ تو کیا اکابر امت اور قاری صاحب کے یہ تمام علمی مزایا اور فضائل، دینی کارنامے اور اسلامی خدمات اور بین الاقوامی حیثیت اس سلوک اور پذیرائی کی مستحق ہے؟ کیا "سرزمین پاک" کے مقدر میں یہی رہ گیا ہے کہ اسکے دروازے نام نہاد "سیّدنا" قسم کے بزرگوں اور خود ساختہ فرقوں اور گروہوں کے "امیروں" اور "اماموں" کیلئے تو چوپٹ کھلے ہوں عیسائی "قادر" اور ظلی و بروزی خلفاء تو ہر اعزاز واکرام کے مستحق سمجھے جائیں، ثقافتی طائفوں کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کیا جائے اور قوم کی دولت ان پر فدایانہ نثار کی جائے مگر پابندی ہو تو اُن لوگوں کی نقل وحرکت پر جن کے دم قدم سے آج اس سرزمین میں خدا اور اسکے رسول کا نام گونج رہا ہے اور جس نام کے صدقے سے آج ہم مسندِ حکومت وامارت پر براجمان ہیں۔ واللّٰہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

الحق کا اداریہ میرے لئے دستاویز نجات: اس ناچیز اور ناکارہ کے بارے میں مضمون متعلقہ میں جو وقیع الفاظ تحریر فرمائے گئے ہیں وہ حوصلہ افزائی کی اعلیٰ ترین مثال ہے، ورنہ یہ ناکارہ کس قابل ہے، بزرگوں کا محض حسنِ ظن ہے، حق تعالیٰ اس ظن کے مطابق اس نالائق کو بنا دے۔ البتہ دارالعلوم کے بارے میں جو کچھ تحریر فرمایا گیا ہے وہ ایک حقیقت واقعہ ہے، اللہ تعالیٰ صاحب مضمون کو درجات عالیہ دارین میں عطا فرمائے۔ انشاء و ادب بھی ماشاء اللہ زبان اور سلاستِ بیان کے بارے میں قابلِ قدر اور لائق صد تحسین ہے۔ یہ مضمون لوگوں کو اتنا پسند آیا کہ رسالہ مجھ سے چھین کر لے گئے اور میں اس دستاویز نجات سے خالی رہ گیا، اس لیے درخواست ہے کہ اگر اس رسالہ کی دو تین کاپیاں مزید ارسال فرما دی جائیں تو عین لطف و کرم ہوگا اور لوگ بھی اس کے خواہشمند نظر آتے ہیں انہیں بھی دکھلا اور دے سکوں گا۔

آپکا درس قرآن علم کا ذخیرہ ہے۔ جناب محترم کا تقریری مضمون[1] بھی سب پڑھا جو پشاور میں درس قرآن کا افتتاح فرماتے ہوئے القاء فرمایا گیا ہے۔ سبحان اللہ علم کا ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو بایں افادہ و تعلیم تا دیر زندہ و سلامت رکھے اور اپنے دین کی خدمات اس سے زیادہ لے۔ آمین۔ اُمید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ میری حاضری اکوڑہ انشاء اللہ ضروری ہے۔ یہاں اعزہ کے کچھ معاملات درپیش ہیں جن کی تکمیل کے لیے سب عزیزوں نے مجھے روک رکھا ہے، ورنہ دلی شوق اور داعیہ یہ ہے کہ جلد سے جلد حاضرِ خدمت ہوں۔ دُعا کی درخواست ہے۔ مولوی سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون دعاء مقرون۔ والسلام

(۴۱)

(اب زیارت میسر ہوتی ہے یا نہیں؟)

حضرت المحترم زیدت معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون، گرامی نامہ عرصہ دراز کا آیا ہوا سامنے ہے اور یاد یہ پڑ رہا ہے کہ جواب عرض کر چکا ہوں، ممکن ہے غلط یاد ہو، اس لیے احتیاطاً پھر جواب لکھنا ہی ضروری سمجھا۔ آنمحترم کی خیریت و عافیتِ مزاج کا خط سے اندازہ ہو کر بے غایت مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ جناب کو بایں افادیت قائم و دائم رکھے۔ آمین

جامعہ حقانیہ کے جلسہ کی شرکت عین سعادت ہے مگر اختیاری نہیں ہے۔ اور اب تو اس سے بھی کچھ مایوسی سی ہو رہی ہے کہ دیکھئے زندگی میں زیارت میسر ہوتی ہے یا نہیں۔ اس لیے جلسہ کا توقف غیر اختیاری حالات پر نہ رکھا جاوے اور یوں حق تعالیٰ حاضری سہل فرما دے اور اسے سب قدرت ہے، وہ ملک القلوب اور مالک الرقاب ہے۔ تو اس میں کسی جلسہ کی قید نہیں، میری حاضری خود ہی جلسہ بن جائے گی۔ بہر حال، دعاؤں کا خواستگار ہوں اور خود دعا کرتا ہوں۔ صاحبزادوں کو دُعا۔ حاضرینِ وقت کی خدمت میں سلام مسنون، ریل میں خط لکھ رہا ہوں۔ الہ آباد کانپور کا سفر ہے مُستدعی دعا ہوں۔ والسلام محمد طیب ۱۱۔۷۔۸۶ھ

(۴۲)

(پاکستان کا ویزا دینے سے انکار)

۸۸/۲/۲۹ھ

حضرت المحترم زید مجدکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ باعثِ افتخار ہوا، پاسپورٹ تو مل گیا ہے، ویزہ سے انکار کر دیا گیا ہے، اس لیے حاضری سے پھر معذوری ہو گئی ہے، دعا کی درخواست ہے، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام محمد طیب از دیوبند

---

[1] تقریر دعوات عبدیت حق کے سلسلہ کی ایک تقریر تھی جو "قرآن ایک لافانی کتاب" کے عنوان سے اسی پرچہ میں شائع ہوئی تھی۔ (س)

(۴۳)

۸/۳/۸۸ھ (اب کمزور ہو گیا حسن خاتمہ کی دل سے دعا فرمادیں)

حضرت المحترم زیدت معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا، الحمدللہ بعافیت ہوں، دعا گو اور دعا جو ہوں۔ جون کے پہلے ہفتے میں حاضری کا قصد ہے، اگر ویزہ مل جائے تو روانگی کی اطلاع دوں گا۔ دعا کی ہر وقت درخواست ہے، اب کچھ کمزور بھی ہو گیا ہوں۔ حسنِ خاتمہ کی دعا دل سے فرمادیں۔ یہاں الحمدللہ سب بعافیت ہیں۔ اہلِ جامعہ کی خدمات میں سلام مسنون عرض ہے۔ محمد طیب

(۴۴)

۲/۸/۸۸ھ (پاکستان سے دیوبند پہنچنے کی اطلاع)

حضرت المحترم زیدت معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون! مزاج گرامی، جناب گرامی سے رخصت ہو کر بعافیت تمام دیوبند پہنچا۔ باڈر پر دس گیارہ حضرات مع مولوی سالم و مولوی اسلم سلمہٗ موجود تھے۔ پھر سہارنپور اسٹیشن پر ایک بڑا مجمع حضرات علماء کرام کا موجود تھا، سہارنپور کار آ گئی تھی اس سے دیوبند پہنچا، الحمدللہ سب خیریت ہے۔ آپ کی محبتیں اور خلوص دل پر نقش ہیں۔ ہر وقت دُعا گو ہوں اور دُعا جو ہوں۔ سالم و اسلم و اعظم سلمہ[1] سلام عرض کرتے ہیں اور دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ یہاں بحمداللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ پرسوں سورت راندیر کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ امید ہے کہ جناب بعافیت ہوں گے۔ والسلام محمد طیب ۶۔۸۔۸۸ھ

(۴۵)

۳۰ شعبان ۱۳۸۸ھ (صاحبزادی کی وفات پر اظہارِ تعزیت)

حضرت المحترم المحد وم زیدت معالیکم، سلام مسنون نیاز مقرون! گرامی نامہ بجواب عریضہ احقر صادر ہو کر موجب سعادت و برکت ہوا لیکن اس والا نامہ میں خبر وحشت اثر انتقال پُر ملال صاحبزادی[2] صاحبہ سے بیحد قلق و صدمہ ہوا، اور اس میں اضافہ خورد سال بچی[3] کا بے ماں کے رہ جانے سے ہوا۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقامِ بلند نصیب فرمائے اور اس کی نشانی اس بچی کو زندہ سلامت رکھے اور خوش نصیب بنائے۔ اولاد اور اس میں بھی بچی کا اور اس حالت میں گذر جانا حقیقتاً ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ لیکن حق تعالیٰ نے جو علم و فضل اور اخلاق بلند جناب کو عطا فرمائے ہیں، وہی اس موقع پر جناب کے لیے اور سب پسماندوں کیلئے وجہِ تسلی ہو سکتے ہیں۔ ان للّٰہ ما اخذ و لہٗ ما اعطی انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ میری طرف سے سارے اہلِ خانہ بالخصوص عزیزم سمیع الحق صاحب سلمہٗ کو مضمونِ تعزیت پیش فرما دیا جاوے۔ حق تعالیٰ آپ سب حضرات کے قلوب کو صابر و شاکر بنا کر اپنے دین اور علم کا کام زیادہ سے زیادہ لے اور آپ سب حضرات کو توفیق میسر فرمائے۔ آمین

ہیچ مدان کارہ بحمداللہ بعافیت ہے۔ پاکستان سے واپس ہو کر دو ہی دن کے بعد بمبئی، بڑودہ سورت وغیرہ کا سفر پیش آ گیا۔ ابھی دو چار دن ہوئے

۱۔ حضرت کے تینوں صاحبزادگانِ گرامی مرتبت (س)

۲۔ ہمشیرہ مرحومہ زینب بی بی کی وفات (مورخہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب) پر یہ تعزیتی والا نامہ لکھا گیا۔ (س)

۳۔ عزیزہ ثمینہ جو پیدائش کے فوراً بعد والدہ کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئی۔ (س)

وہاں سے واپس ہوا ہوں۔ اہلِ بمبئی کا اصرار ہے کہ رمضان شریف وہاں گذاروں، قصد کرلیا ہے، حق تعالیٰ پورا فرمائے اور کام کی توفیق بخشے۔ مستدعی دعا ہوں۔ بچی مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دارالعلوم میں ختم کرایا جارہا ہے۔[1] حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

(۴۶)

۸ رشعبان ۷۴ھ (دیوبند سے روانگی کی اطلاع)

محترمی زید مجدکم، سلام مسنون، تار حضرت مہتمم صاحب کے نام موصول ہوا۔ حضرت کل شام کو یہاں سے روانہ ہوئے ہیں اور آج کسی وقت لاہور پہونچیں گے۔ تین جلسے لاہور میں انہی تاریخوں میں ہورہے ہیں۔ ویزا حضرت کا سیالکوٹ کا ہے جہاں بڑی صاحبزادی مقیم ہیں امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام محمد عبدالحق پیش کار حضرت مہتمم صاحب

(۴۷)

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (اکوڑہ آمد کی تاریخ)

سندھ ایکسپریس سے ۲۰ اکتوبر کو پہنچ جاؤنگا۔ ۲۱ اکتوبر جلسہ کے لئے مقرر کرلیں۔ مولانا محمد طیب

(۴۸)

۶/۷/۷۶ (رنگون کا پتہ)

حضرت محترم زید مجدکم، سلام مسنون، گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ میں دہلی گیا ہوا تھا اس وجہ سے جواب میں دیر ہوئی۔ خیال یہی ہے کہ حضرت مدظلہ فروری کے ختم تک واپس تشریف لاویں گے، واپس ہوکر کیا پروگرام ہوگا؟ ابھی کچھ عرض نہیں کیا جاسکتا۔ رمضان سے پہلے صرف ایک ہی مہینہ ہے اُس میں دارالعلوم کے جلسہ شوریٰ وغیرہ بھی ہیں، بہرحال آخری فیصلہ حضرت کی واپسی پر ہی ہوسکتا ہے۔ رنگون کا پتہ یہ ہے: Mulana Mohammad Tayyab Sahib C/o Baggia Sons & Co.59, 26th street Rangoon.، امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ والسلام محمد عبدالحق ----

(۴۹)

۱۹ راپریل ۶۰ء (حقانیہ اکوڑہ پہنچنے کا پروگرام)

مخدومی المکرم حضرت مولانا صاحب زید مجدھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے ایک ہفتہ سے درد گردہ کا دورہ آرہا ہے۔ اسلئے تحریر جواب میں قدرے تاخیر ہوگئی، اب بفضلہٖ تعالیٰ تخفیف شروع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ راپریل جمعہ کو لاہور جامعہ اشرفیہ پہونچنے کا ارادہ ہے۔ ۲۳ راپریل شنبہ صبح کو کراچی ایکسپریس سے سوار ہوکر شام کو ۷ بجے اکوڑہ خٹک پہنچنے کا قصد ہے، بطور احتمال ضعف عرض ہے کہ اگر خدانخواستہ اس ٹرین سے نہ آسکا تو شنبہ کو خیبر میل سے سوار ہوکر یکشنبہ صبح نوشہرہ اتر کر پسنجر ٹرین سے اکوڑہ خٹک پہونچ جاؤنگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ،

والسلام قاری محمد طیب

---

[1] مرحومہ کی اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہوگی کہ برصغیر کے اہم علمی ودینی اداروں اور مراکز میں دُعائیں کی گئیں۔ (س)

(۵۰)

۲-۱۱-۶۱ (مدرسہ اور قصبہ میں خیریت ہے)

حضرت محترم زید مجدکم، سلام مسنون، گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ الحمدللہ مدرسہ میں اور قصبہ میں سب خیریت ہیں۔ یہاں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ بالکل امن وعافیت ہے۔ دعا فرماتے رہیں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

والسلام محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۵۱)

۱۰-۱۶-۹۰ھ (خلاصہ تقریر فلسفہ نماز کا ذکر)

حضرت المحترم زید مجدکم، سلام مسنون نیاز مقرون، گرامی نامہ وسط رمضان میں شرف صدور لایا۔ میں تقریباً رمضان بھر علیل رہا اور رمضان کے بھی یہ سلسلہ کچھ ممتد رہا اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی معاف فرمادیں۔ خلاصہ تقریر فلسفہ نماز رسالہ دارالعلوم میں بھیج دیا ہے امید ہے کہ وہ اسے طبع کردیں گے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کلمات احقر کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں وہ میری نظر سے نہیں گزرے۔ شاید وہ ایڈیشن ہی مجھ تک نہیں پہنچا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ میں اس وقت ریل میں ہوں اور بمبئی کا سفر کررہا ہوں اسلئے یہ عریضہ بمبئی سے ارسال کیا جارہا ہے۔ دعا کا محتاج ومتمنی ہوں۔ والسلام محمد طیب از بمبئی

(۵۲)

(شیخ الہند کے ضمن میں مولانا عزیر گل کا تذکرہ ○ اہم مصروفیات آپ حضرات کی یاد دلوں میں نقش)

۲۳-۷-۴، ۹۴ھ

حضرت المحترم المعظم مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم، سلام مسنون نیاز مقرون، گرامی نامہ مورخہ ۱۳ر جمادی الثانی ۹۴ھ آخر جمادی الثانی ۹۴ھ (۹۴/۲۹/۶ھ) موصول ہوکر باعث صد مسرت ہوا۔ ایک مدت دراز کے بعد مراسلت کی یہ نصف ملاقات بہت غنیمت محسوس ہوئی۔ احقر الحمدللہ بعافیت ہے لیکن عمر طبعی کو پہنچ چکا ہے اسلئے ضعفی اور کمزوری برابر لاحق رہتی ہے اور اسمیں کچھ اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ تاہم اس زمانہ کے صحت کے معنی کام ابھی تک کوئی نہیں رکا، برا بھلا ہوتا رہتا ہے، سفر وحضر دونوں ساتھ لگے رہتے ہیں، مقامی مصروفیات کافی ہیں اوران مصروفیات میں ایک اہم مصروفیت آپ حضرات کی یاد بھی ہے، خیال تھا کہ شاید جون جولائی تک راستے کھل جائینگے تو حاضری کا قصد کئے بیٹھا تھا لیکن، اے بسا آرزو کہ خاک شدہ، اللہ تعالیٰ باحسن احوال زیارۃ وملاقات نصیب فرمائے۔ یہاں تمام اساتذہ وکارکنان وطلبہ بحمدللہ اپنے اپنے کاموں میں معروف ہیں۔ مولانا معراج الحق صاحب اور مولانا نصیر احمد صاحب (برادر خورد مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم) نیز عزیز مولوی محمد سالم سلمہ اور مولوی محمد اسلم سلمہ کا سلام مسنون قبول فرمادیں۔ وہاں حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام نیاز کے بعد دعا کی درخواست پیش فرمادیں اگر مولانا عزیر گل صاحب سے ملاقات ہوجائے یا خط لکھنے کی نوبت آئے تو میرا بہت بہت نیاز مندانہ سلام عرض کردیا جائے، یہاں عموماً احقر کی مجالس میں مولانا ممدوح کا تذکرہ بضمن تذکرہ حضرت شیخ الہندؒ آتا رہتا ہے اور یہ حضرات اسی طرح دلوں میں منقش ہیں جیسے خارج میں آنکھوں کے سامنے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو بایں افادات دینی واخلاقی تادیر سالم وبا کرامت رکھے۔ آمین، پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون، اور تمام اہل خانہ کی خدمتوں میں سلام واکرام عرض ہے۔

والسلام محمد طیب از دیوبند

(۵۳)

۱۸۔۱۔۹۵ھ (لاہور میں اکابر علماء اور شیخ الحدیث کو احادیث مسلسلہ وغیرہ کے سند کی اجازت)

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لانبی بعدہ، وبعدفان بعض اخوانی [1] الصلحاء استجازنی للاحادیث المسلسلة بالسند المتصل من العبدالضعیف الی رسول رب العالمین. منهم الشیخ محمدمشرف علی التهانوی والشیخ المولوی ممتازاحمدالتهانوی والمفتی عبدالشکور الترمذی والمولوی محمدشریف الجالندهری والمولوی الشیخ محمدعبدالحق الحقانی والشیخ محمدمالک الکاندهلوی شیخ الحدیث بالجامعة الاشرفیه والشیخ محمدصدیق البرمی والشیخ محمدعبیداللّٰه المدیربالجامعة الاشرفیه والشیخ عبدالرحمان نائب المدیر بالجامعه الاشرفیه، فاجزتهم جمیع مافی مجموعة المسلسلات والدرالثمین باجازه مجملة والروایة المسلسلة بالمصافحة والمسلسل بالاسودین الماء والتمرعملا باجازة مفصلة بمااجازنی الشیخ الجلیل مولاناخلیل احمدالسهار نفوری واوصیهم بتقوی الله فی السروالعلن وباداء حقوق العلم واهل العلم وباشاعة العلوم الدینیة وباللّٰه التوفیق وهوخیررفیق والحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الصٰلحات.

محمدطیب مهتمم دارالعلوم دیوبند نزیل لاهور

(۵۴)

۳/۷/۹۵ھ (خلوص ومحبت کی یاد بھلائی نہیں جاسکی)

محترم زید مجدکم، سلام مسنون، گرامی نامہ سے شرف ہوا۔ یادفرمائی کاممنون اور شکر گزار ہوں۔ آپ حضرات کے خلوص ومحبت کی یاد بھلائی نہیں جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ جزاء خیراور فلاح دارین سے سرفراز فرمائے۔ مولانا عبدالرحمان صاحب کی درخواست تعلیمات میں بھیجدی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ بخیروعافیت ہوں گے۔ والسلام قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۵۵)

(جشن صد سالہ دارالعلوم دیوبند)

بخدمت جناب نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محترم المقام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ دارالعلوم کے اکابر کی یہ بڑی دیرینہ آرزواور وقت کا اہم ترین تقاضا تھا کہ قیام دارالعلوم کی ایک صدی کے اختتام کے ساتھ ہی ساتھ جدید حالات ومسائل سے عہدہ برآ ہونے اور مستقبل کے لئے لائحہ عمل کی ترتیب وتعیین کے لئے فضلائے دارالعلوم ودانشوران ملت اور راہنمایان قوم کے ایک عظیم الشان اجتماع کا انعقاد عمل میں آجائے، لیکن متنوع مسائل اور حالات کی ناساعدت کے باعث ایسے کسی اجتماع کے انعقاد کا مسئلہ تعویق میں پڑتا رہا۔ تاہم سعی مسلسل جاری رہی۔

حق تعالیٰ جل شانہٗ کا احسان ہے کہ مخلصین ومحبین کے تعاون معاصرین محترم کی حوصلہ افزائیوں اور مفید مشوروں نیز ایثار پسندارباب کار کی اس سمت میں مسلسل جدوجہد اور بزرگوں کے روحانی تصرفات ودعاؤں کے باعث بحمداللہ وہ مبارک ومسعد ساعت آ گئی ہے اور ایشیاء کے مشہورترین وقدیم مرکز اسلامی دارالعلوم دیوبند کے اجلاس صد سالہ کی تقریبات کا انعقاد از مؤرخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء تا مؤرخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء عمل میں آرہا ہے۔ یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد ہورہا ہے جبکہ چودھویں صدی کا اختتام ہورہا ہے، اور پندرھویں صدی

(ناچیز کو اکابر کے طفیل سند حدیث کی اجازت)

[1] الحمدللّٰہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں اس اجازت سند کی تقریب میں احقر بھی شریک تھا، اور اکابر کے طفیل سے ناچیز کو بھی اس اجازت کی سعادت ملی۔

بے شمار تصفیہ طلب مسائل کو اپنے جلو میں لئے تاریخ کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ ہادیانِ قوم وراہنمایانِ ملت، محبانِ انسانیت اور مجتہدینِ امت کو اپنے علم وعمل کی قوتوں کو مجتمع بھی کرنا ہے اور منظم بھی تا کہ جدید تقاضوں اور حالات کے پیش نظر ایک ایسے لائحہ عمل کی ترتیب وتدوین کے لئے آغاز کار ہو جائے جو مستقبل کی نسلوں کے لئے موجب اتحاد اور خدمتِ انسانیت کا ذریعہ بن جانے کے ساتھ ہی ساتھ ان نسلوں کو اسلاف کے علوم کا بھی امین بنائے رکھے۔ دارالعلوم کا یہ اجلاس انشاء اللہ احیائے علوم اسلامیہ، اجتماع علمائے مسلمین اور اعلائے کلمۃ اللہ کا نقیب ہونے کے ساتھ ہی اس دانشگاہ کی موجودہ نئی ذمہ داریوں کا بھی تعین کرے گا، اس موقع پر اسلامی دنیا کی بھرپور نمائندگی متوقع ہے۔ اندرون وبیرون ملک کی تعلیم گاہوں اور اہم علمی ودینی مراکز اور جنوب وشمال کے جملہ نمایاں مشرقی ومغربی طرز تعلیم کے اداروں یعنی مدارس اسلامیہ اور کالجوں کے نمائندہ حضرات کو بھی دعوت شرکت دی جارہی ہے۔

اس عظیم ومبارک اجتماع میں آنجناب کی شرکت نہایت اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ اس موقع پر کبار علماء، صلحاء، زعما، عمائدین اور دانشورانِ اسلام کی موجودگی میں منجانب دارالعلوم دستار فضیلت بھی پیش کی جائے گی۔ جس کے آنمحترم بہرنوع مستحق بھی ہیں۔

آپ کے قیام وطعام کے (حتی المقدور) انتظامات کی عزت دارالعلوم حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

نوٹ:- براہ کرم منسلکہ کارڈ کے ذریعہ اپنے مکمل پروگرام اور آمد کی تاریخ ووقت سے دفتر اجلاس صد سالہ کو درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ دستخط براہ کرم واضح اور خوشخط کئے جائیں۔ محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۵۶)

(اکوڑہ آنے کا قصد مصمم)

حضرت المحترم المعظم دستِ معالیکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ الحمدللہ بعافیت آپکو متدعی خیریت مطلع گرامی ہوں۔ اس سفر میں اکوڑہ کا قصد مصمم اور پختہ ہے۔ ویزہ میں بھی کافی گنجائش ہے یہاں خاندان میں بعض رشتے منگنے جو عزیزوں نے مجھ پر معلق کرر کھے تھے، ان میں پھنسا ہوا ہوں، ورنہ ارادہ اس سے پہلے ہی حاضری کا تھا، بہر حال ماہ ستمبر ہی میں اُمید ہے کہ حاضر ہوسکونگا۔ سب بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مخلص حضرات کے اخلاص ومحبت کو میرے لئے ذریعۂ نجات وترقی درجات فرمائے۔ آمین پروگرام بن جائے گا تو خط یا تار سے اطلاع دونگا۔ والسلام

دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا رابطہ وتعلق خاطر

جب ۱۸ جنوری ۱۹۷۵ء کو مدینہ طیبہ سے ایک دو خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیو بند ۲۲ جنوری کو براستہ کراچی سعودی عرب سے ہندوستان جارہے ہیں اور یہ کہ پاکستان میں مختصر قیام کی اجازت کے لئے پاکستانی سفارت خانہ سے رابطہ قائم کیا گیا ہے، کچھ امیدیں تو قائم ہوگئی تھیں، مگر بظاہر ایسے حالات میں کہ نہ سفارتی تعلقات قائم ہوں، نہ آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہو۔ حضرت حکیم الاسلام جیسی مشہور ومعروف شخصیت کو پاکستان آنے کی اجازت دونوں حکومتوں سے کیسے مل سکے گی؟ مگر قدرت نے غیبی انتظام فرمادیا تھا اور چند اہل درد، دین اور علم کی محبت سے سرشار افسران کے تعاون سے یہ سارا مسئلہ آسانی سے حل ہو گیا تھا اور حضرتؒ نے کئی سال کے طویل وقفہ کے بعد سرزمین پاکستان میں قدم رنجہ فرمایا۔ ہزاروں لاکھوں معتقدین اور محبین کے لیے یہ خبر واقعی ایک خوشگوار حیرت سے کم نہ تھی کہ فاصلوں کے فصیل، ضابطوں اور رکاوٹوں کی سرحدات ان سب کو پھلانگ کر حضرتؒ کی آمد کیسے ممکن ہوگئی؟ اللہ تعالیٰ جب چاہے تو دلوں کی دنیا کی طرح جسمانی اور مادی رکاوٹیں بھی یکا یک دور فرمادیتا ہے۔

<u>حکیم الاسلام کی حقانیہ آمد اور مشغولیت:</u> حضرت حکیم الاسلامؒ کراچی میں اعزہ واحباب سے مل کر لاہور تشریف لائے وہاں ایک دن قیام تھا، مگر یہ کب ہوسکتا تھا کہ اتنی قریب آئی ہوئی نعمت سے دارالعلوم حقانیہ کے در ودیوار مشرف نہ ہوں، جبکہ آج تک بمشکل ایسا ہوا کہ حضرت

پاکستان آئے ہوں اور دارالعلوم حقانیہ قدم رنجہ نہ فرمایا ہو۔ خود حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کا ارشاد تھا کہ میں تو اکوڑہ خٹک کا تصور لے کر ہی وہاں سے چلتا ہوں مگر وقت کی کمی، ادھر ویزا کی مشکلات اور حضرتؒ کی علالت اور ضعف، یہ سب خدشات تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ بغرض ملاقات لاہور تشریف لے گئے تھے، اکوڑہ خٹک کا ویزا بھی اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیا۔ ادھر حضرتؒ کی پاکستان تشریف آوری ہی سے دارالعلوم حقانیہ میں حضرتؒ کی آمد آمد کا غلغلہ تھا، پورا دارالعلوم سراپا شوق اور مشتاق دید بنا ہوا تھا کہ اچانک حضرت کے دارالعلوم آنے کا پروگرام طے ہو گیا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے بروقت لوگوں کو اطلاع نہ دی جاسکی صرف اخباری اطلاع دی گئی۔ اتوار ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۷۵ء شام کو لاہور سے چل کر سات بجے شام پشاور ایئرپورٹ پہنچے، کئی احباب ساتھ تھے، ہوائی اڈہ پر حضرت شیخ الحدیثؒ کے علاوہ سرحد اور پشاور کے بے شمار علماء، شرفاء اور معتقدین چشم براہ تھے۔ پشاور سے چل کر رات ساڑھے دس بجے دارالعلوم حقانیہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ سخت سردی اور رات کا اندھیرا چھا جانے کے باوجود بھی دارالعلوم سے باہر علماء، اساتذہ، طلباء اور شہر و بیرون شہر سے آئے ہوئے دیندار مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت چشم براہ تھی، نہایت والہانہ استقبال ہوا۔ دارالعلوم کے درودیوار حضرت نانوتویؒ، اکابرین دیوبند اور حضرت حکیم الاسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھے۔

۲۱ محرم ۱۳۹۵ھ دوسرے دن صبح ۹ بجے تک حضرتؒ کا قیام دارالعلوم ہی میں رہا۔ صبح معززین کے ساتھ دفتر اہتمام میں چائے میں شرکت فرمائی۔ اس دوران مولانا سمیع الحق کے صاحبزادگان حامد الحق اور راشد الحق کی رسم بسم اللہ بھی فرمائی۔ دارالعلوم کا معائنہ فرمایا اور حسب سابق دارالعلوم کی ترقیات پر نہایت خوشی اور مسرتوں کا اظہار فرماتے رہے۔ علماء صالحین اور طلبہ متعلقین سے ملاقات فرمائی۔ صبح واپسی سے قبل دارالعلوم کی طرف سے استقبالیہ تقریب میں شمولیت فرمانے کے لیے آپ جامع مسجد دارالعلوم میں تشریف لے گئے نہ صرف مسجد کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ باہر بھی اہل علم اور دور دراز سے پہنچنے والے عشاق دیوبند کا ہجوم تھا۔ حضرت قاری صاحبؒ نے وقت کی کمی اور بہت جلد واپسی کی وجہ سے مختصراً ہی خطاب فرمایا اور اختصار پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ پھر کبھی اس کی تلافی کی جائے گی۔ خطاب فرمانے کے بعد آپ نے طلبہ دورۂ حدیث شریف کی خواہش پر شمائل ترمذی شریف شروع کرایا اور دعا کے بعد نو بجے حضرت کو طلبہ، اساتذہ اور مشتاقان دید نے دھڑکتے دلوں کے ساتھ الوداع کہا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ اور ایڈیٹر ماہنامہ الحق مولانا سمیع الحق صاحب بھی راولپنڈی تک ساتھ تھے اور اُسی دن رات ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ طیارہ حضرتؒ راولپنڈی سے عازم کراچی ہوئے۔

حکیم الاسلام کا خطاب: دوران قیام حضرتؒ کے علم و حکمت سے لبریز بعض مجالس کی گفتگو بھی ریکارڈ کر لی گئی۔ حضرتؒ کی تقریر کا متن حسب ذیل ہے:۔

حکیم الاسلام علامہ قاری محمد طیبؒ قاسمیؒ کے خطاب کا اقتباس

الحمد لله و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی.

بزرگان محترم اور برادران عزیز، طلبہ کرام! وقت بہت کم ہے، تھوڑی دیر بعد روانہ ہونا ہے۔ میرا مقصد پاکستان کی حاضری سے صرف آپ بزرگوں کی زیارت اور آپ حضرات سے ملاقات تھی۔ سات آٹھ برس پہلے حاضری پاکستان میں ہوئی تھی اور اس وقت دارالعلوم حقانیہ میں بھی حاضری کی سعادت ملی تھی۔ تو بے اختیار دل چاہ رہا تھا کہ کوئی صورت پیدا ہو کہ میں حاضر ہوں اور آپ حضرات کی زیارتیں ہو جائیں۔ اسباب کے درجے میں کوئی صورت نہیں تھی، ویزا بھی پاس نہ تھا۔ بمبئی کے قصد سے میں چلا تھا سعودی جہاز سے، لیکن کراچی کے ایئرپورٹ پر بعض عزیز اور بعض دوست پہنچے اور اُترنے پر اصرار کیا، تو میں نے کہا کہ میرے پاس نہ ویزا ہے نہ پاسپورٹ، تو کیسے اُترنا ہو؟ تو کہا کہ بس ہمیں ہی ویزا سمجھ لیں ہم حاضر ہیں۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ چند دن یہاں مل گئے اور یہاں حاضری کی سعادت ہوئی۔ میرا مقصد نہ جلسہ ہے نہ تقریر نہ وعظ، وہ تو یہاں کے بزرگ بالکل کافی ہیں۔ آپ حضرات کے وعظ کرنے کے لیے، تلقین کرنے کے لیے اور بالخصوص ہمارے محترم بزرگ حضرت مولانا عبدالحق صاحب حق تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے اور ان کے فیضان میں برکت ہو، وہ کافی ہیں اور وافی ہیں۔ آپ حضرات کی نصیحت کیلئے اور وعظ کے لیے مولانا کو حق تعالیٰ نے جو فضل و کمال دیا ہے وہ تو ظاہر ہے اور علم و فضل ہر حیثیت سے بڑے ہیں۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میں ہر حیثیت سے ان سے چھوٹا ہوں تو عمر میں بھی شاید چھوٹا ہوں گا۔ مگر ابھی معلوم ہوا کہ مولانا کی عمر زیادہ نہیں۔ تو ایک فضیلت تو مجھے حاصل ہے کہ میں کم سے کم عمر میں زیادہ ہوں اگرچہ علم و فضل میں ان سے زیادہ نہیں۔ تو بہرحال ان کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور آپ حضرات

کے لیے جذبات محبت وخلوص جو پہلے بھی دل میں تھے اور زیادہ بڑھ گئے۔

حقانیہ کے بارہ میں تحریری تاثرات: حسب سابق اس دفعہ بھی دوران قیام دارالعلوم حقانیہ میں حضرت حکیم الاسلامؒ نے مختصراً کتاب الآراء میں اپنے تاثرات اور دعائیہ کلمات تحریر فرمائے یہاں نہ صرف حالیہ تاثرات بلکہ قبل ازیں دو مرتبہ آمد کے تاثرات بھی پیش کرنا چاہتے ہیں تا کہ حضرتؒ کے تاثرات اور دعوات طیبہ یکجا محفوظ ہوسکیں اور دارالعلوم سے اور اس کے بانی مرحوم سے حضرتؒ کے تعلق خاطر کی ایک جھلک سامنے آسکے:۔

۲۰محرم ۱۳۹۵ھ

نحمدہ ونصلی۔ آج بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں حاضری کی سعادت میسر ہوئی۔ اس علاقہ میں یہ دارالعلوم حقانیہ روشنی کا ایک مینارہ ہے جس سے ہر طرف علوم نبوت کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اس روشنی کا مخزن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام ظلہ (رحمہ اللہ) کی ذات گرامی اور ان کی ذریت طیبہ ہے۔ یہ نسبت اس دارالعلوم کی عظمت کے لیے کافی ہے۔ آج سے تقریباً سات سال قبل بھی یہاں حاضری ہوچکی ہے۔ اس مختصری مدت میں دارالعلوم نے جونمایاں ترقیات کی ہیں وہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ دارالعلوم بحمد اللہ متدین ہاتھوں میں ہے اور مسلمانوں کی پاک کمائی اپنے صحیح مصرف میں صرف ہورہی ہے۔ حق تعالیٰ اس دینی ادارہ کو یوماً فیوماً ترقیات ظاہری وباطنی عطافرمائے اور اس کے ذریعہ اس علاقہ میں دینی فضاء پیدا فرمائے۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد طیب غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

۲۰رجب ۱۳۸۸ھ

آج بتاریخ ۲۰ رجب ۱۳۸۸ھ احقر دارالعلوم حقانیہ کی عظیم الشان عمارت آنکھوں کے سامنے ہے اور اس عمارت کی روح، تعلیم وتربیت اور دینی معاشرت دل کے سامنے ہے۔ میں یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہوں گا کہ دین ودیانت اور علم وفراست میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دیوبند ثانی ہے۔ اس دارالعلوم کے بادیانت نظم کی روح حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام ظلہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ ان کا دیکھ لینا حقانیہ کی حقانیت کو دیکھ لینا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ سلف صالحین کا علمی ترکہ یہاں پوری طرح سے محفوظ ہے۔ یہ اس علاقہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس میں مولانا جیسی شخصیت اور حقانیہ جیسی درسگاہ موجود ہے۔ طلبہ کا بحمداللہ رجوع عام ہے اور سب پر دین کے آثار اور خشیت اللہ کا رنگ نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس درس گاہ کو قائم ودائم رکھے اسے علم کا روشن مینارہ بنائے رکھے۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

بذیل حال اکوڑہ خٹک ۲۰رجب ۱۳۸۸ھ

اس موقعہ پر شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے تلمیذ خاص اسیر مالٹا مولانا عزیر گلؒ بھی موجود تھے۔ انہوں نے بھی اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"حضرت مولانا محمد طیب صاحب چونکہ ہمارے سردار ہیں اس لیے اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ اپنے طرف سے کچھ عرض نہ کروں، صرف حضرت مولانا نافر کور الصدر کی دعاؤں پر آمین کہوں۔ والسلام بندہ محمد عزیر عفی عنہ (اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گلؒ)

۶ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

نحمدہ ونصلی: آج بتاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ احقر حسب دعوت حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حاضر ہوا اور دارالعلوم ہی میں قیام کیا۔ آٹھ سال کے بعد اس سرچشمہ علم میں حاضری کا یہ دوسرا موقعہ ہے۔ ۱۹۵۰ء میں احقر اس وقت حاضر ہوا تھا جبکہ اس مدرسہ کیلئے نہ کوئی مستقل جگہ تھی نہ مکان۔ ایک مسجد میں غریبانہ انداز سے اساتذہ وتلامذہ نے کار تعلیم شروع کردیا تھا لیکن آٹھ سال کے بعد آج

دارالعلوم کو اس شان سے دیکھا کہ اس کے پاس شاندار عمارت بھی ہے، وسیع میدان بھی ہاتھ میں ہے، اس کے وسیع نظم ونسق کے لیے مختلف انتظامی شعبہ جات بھی ہیں، شعبہ تعمیر مستقل حیثیت میں اپنا کام بھی کر رہا ہے اور تعمیرات بھی روز افزوں ترقی پر ہیں، طلبہ کی کثرت ہے، اساتذہ ماہرین فنون کافی تعداد میں جمع ہیں، ۲۶ طلبہ فارغ التحصیل کی دستار بندی بھی ہوئی جن میں مختلف پاکستانی علاقوں کے علاوہ کابل وقندھار کے طلبہ بھی ہیں ایک عظیم الشان مسجد کی بنیاد بھی رکھی جارہی ہے۔ خلق اللہ کا رجوع ہے۔ اعتماد ہے اور وہ پورے بھروسہ کے ساتھ۔ پروانہ وار اس شمع علم کے اردگرد فدائیت وعقیدت کے ساتھ ہجوم کر کر کے آرہے ہیں، حتی کہ مدرسہ کے جلسے نے ایک ''عظیم الشان علمی جشن'' کی صورت اختیار کر لی ہے اور بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ آج اسے صوبہ سرحد کی سب سے بڑی اور مرکزی درسگاہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ سات سال کی مختصر مدت میں یہ ظاہری و باطنی ترقیات بجز اس کے کہ کارکنوں کے اخلاص وللّٰہیت کا ثمرہ کہا جائے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟ ان مخلصین میں راس المخلصین حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی ہیں جن کے ایثار واخلاص کو میں اُس وقت سے جانتا ہوں جب سے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کے ایک طالب علم اور اس کے بعد کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند کے ایک ماہر فن اُستاد کی حیثیت سے دارالعلوم دیوبند میں مقیم تھے۔ تقسیم ملک کے بعد بہ مجبوری اکوڑہ میں مقیم ہوئے اور دارالعلوم دیوبند آج تک ان کی جدائی پر نالاں ہے۔ ان کی سادہ، بے لوث اور مخلصانہ طبیعت اور خدمت نے ہی اس سات سال کی قلیل مدت میں اس مکتب کو مدرسہ اور مدرسہ سے دارالعلوم بنادیا ہے۔ اس دارالعلوم کے احاطہ میں پہنچ کر احاطہ دارالعلوم دیوبند کا شبہ ہونے لگتا ہے اور بالآخر یہ شبہ یقین سے بدل جاتا ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ حقیقتاً اس نے اپنی صورت وسیرت میں دارالعلوم دیوبند کی صورت و سیرت کو سمولیا ہے اور وہ دارالعلوم دیوبند ہی بن گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سرچشمہ فیض اور اسکے بانی کو اپنے فضل وکرم کے سایہ میں تادیر قائم رکھے اور مسلمانان پاکستان کے لیے یہ مدرسہ نور ہدایت اور مینارۂ روشنی ثابت ہو۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند حال نزیل: اکوڑہ خٹک

۱۳-۱۴/اکتوبر ۱۹۶۸ء

(احقر سمیع الحق کو انٹرویو)

جب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ نے اپنے سفر پاکستان کے دوران اپنی خاص محبت اور تعلق خاطر کی بناء پر دارالعلوم حقانیہ کو بھی اپنی تشریف آوری سے نوازا اور دارالعلوم حقانیہ کی فضائیں حضرت ؒ کی آمد کی وجہ سے پرنور مجالس اور محافل سے سراپا نور بن گئیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے حضرت قاری صاحب ؒ مرحوم سے ایک مفصل انٹرویو لیا، جو اپنی جامعیت اور نافعیت کے اعتبار سے تمام طبقوں میں پسند کیا گیا، جس سے فکر وعمل کی نئی راہیں متعین ہوتی ہیں۔ انٹرویو کے آخر پر جب مولانا سمیع الحق مدظلہ نے دریافت فرمایا کہ حضرت! اس مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کے بارہ میں بھی کچھ نصیحت؟

تو حضرت حکیم الاسلام ؒ نے ارشاد فرمایا: -

آپ لوگ اختیار کیے ہوئے ہیں، بحمد اللہ مدرسہ چل رہا ہے، غالب ہو رہا ہے، مولانا (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ) موجود ہیں، ہر وقت قال اللہ وقال الرسول ﷺ ہے اس سے زیادہ کیا روحانیت ومعنویت ہوگی، خدا نے مدرسہ کو ایسے بزرگ اور اساتذہ دیئے ہیں جو بحمد اللہ دین مجسم ہیں۔

(تعزیتی اجتماع میں شیخ الحدیث کا اخراج عقیدت)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مرحوم کے سانحہ ارتحال کے موقعہ پر

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کا ایک تعزیتی اجتماع سے خطاب کا اقتباس

محترم بھائیو! اکابر دیوبند کا ذکر بھی اسی مناسبت سے چل پڑا ہے کہ ابھی پچھلے دنوں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ؒ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت قاری صاحب ؒ ایک پاکباز اور باکردار انسان تھے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم ؒ کے علوم (جبکہ ان کی ہر کتاب علوم و معرفت کی ایک بحر ذخار ہے اور انکی تصنیفات جو علم الکلام، علم الحدیث پر لکھی گئی ہیں، کو سمجھ لینا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے) کے ترجمان تھے۔ الولد سر لابیہ کا مظہر تھے۔ حضرت قاری صاحب ؒ اکابرین دیوبند کے علوم بالخصوص علوم قاسمیہ ؒ، علوم شیخ الہند ؒ اور علوم تھانوی ؒ کا ایک عظیم خزانہ، جامع ماہر اور شارح تھے تحریر وتقریر میں ان کو زبردست ملکہ حاصل تھا اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کو جو خدا تعالیٰ نے علمی لحاظ سے، طلباء کے لحاظ سے اساتذہ اور علماء کے لحاظ سے، اقتصادیات اور تعمیرات کے لحاظ سے اور ہر لحاظ سے جو خوبیاں عطا فرمائی ہیں اور

ترقیات سے نوازا ہے، یہ سب کچھ حضرت قاری صاحبؒ کے دورِ اہتمام اور ان کے زیر نگرانی انجام کو پہنچا ہے۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے زمانہ میں حضرت العلام مولانا انور شاہ کشمیریؒ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس رہ چکے ہیں، پھر ان کے بعد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ حضرت قاری صاحبؒ ہی کے زمانہ اہتمام میں تدریس کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے اس زمانہ میں جو عروج اور ترقی حاصل کی ہے، یہ تاج اور اس کا سہرا حضرت قاری صاحب مرحوم کی مساعی جمیلہ کے سر ہے اور یہ ان ہی کے مخلصانہ شبانہ روز مساعی کا ثمرہ ہے۔ بہر تقدیر حضرت قاری صاحبؒ ایک پاکیزہ شخصیت، جامع العلوم اور بہترین کمالات سے متصف تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان میں اور ان کے دیگر نائبین کے خاندان میں حضرت قاری صاحبؒ والے تمام اوصاف وکمالات پیدا فرمادے اور خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس خلا کو پورا فرمادے۔ آج شہر شہر بستی بستی قریہ قریہ جو آپ کو یہ دینی علوم کے مدارس و مراکز نظر آتے ہیں اور ہر گاؤں اور ہر بستی میں جو آپ کو دارالعلوم دیوبند کا فاضل، اکابر اساتذہ کا تلمیذ یا تلمیذ التلمیذ نظر آتا ہے یہ سب دارالعلوم دیوبند کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اور یہ سب دارالعلوم دیوبند ہی کی برکات ہیں۔ ایشیا بھر میں پھیلے ہوئے مدارس، ان کے اساتذہ و منتظمین کا تعلق بغیر واسطہ کے یا بلاواسطہ دارالعلوم دیوبند سے وابستہ ہے۔

دارالعلوم حقانیہ اور اسکے بانی سے تعلق: حضرت قاری صاحب مرحوم دارالعلوم حقانیہ سے حد سے زیادہ شفقت اور حد سے زیادہ محبت تھی جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو دارالعلوم حقانیہ ضرور تشریف لاتے جب ہم سالانہ جلسہ دستار بندی کرتے (جو اب کافی عرصہ سے سالانہ اجتماع اور دستار بندی وغیرہ کا نظام متروک ہو چکا ہے، بفضل اللہ حلقہ کی وسعت اور فضلاء کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ جس کی وجہ سے جلسہ کا کنٹرول ایک بڑی سطح کے منصوبہ اور بڑے پیمانہ کے انتظام کے بغیر انجام کو نہیں پہنچ سکتا) تب بھی حضرتؒ تشریف لاتے، ایک مرتبہ اس سامنے والی گیلری (دارالحدیث کے سامنے برآمدے کے اوپر والا بالاخانہ یا گیلری جو کافی عرصہ تک حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ کی قیام گاہ رہا ہے) میں بھی قیام فرمایا اور غالباً ایسے ہی ایک موقعہ پر جب آپ نے دارالعلوم حقانیہ اور اس کے مختلف شعبوں اور طلبہ کی قیام گاہوں کے مختلف احاطوں کا معائنہ کیا تو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے ارشاد فرمایا۔" مجھے دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند سے جدا نظر نہیں آتا، بلکہ دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم دیوبند کو اپنے ضمن میں لے رکھا ہے، سارے پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کے نمونہ اور نقش قدم پر دارالعلوم حقانیہ گامزن ہے اور یہ دیوبند ثانی بن چکا ہے"۔

اور ایک مرتبہ تو یہاں تک فرمایا کہ: "میں دارالعلوم حقانیہ آکر یوں محسوس کرتا ہوں جیسے دارالعلوم دیوبند آگیا ہوں اور گویا اپنے گھر میں موجود ہوں"۔ یہ تاثرات دارالعلوم کی کتاب الآراء میں بھی قلمبند فرمائے ہیں۔ بہر حال یہاں آکر حد درجہ خوشی اور محبت کا اظہار فرماتے اور جو نئے مسائل پیش آتے اس میں بھی دارالعلوم حقانیہ کی رائے کو شامل فرمالیتے۔

میں عرض یہ کررہا تھا کہ حضرتؒ کو دارالعلوم حقانیہ خاص کر مجھ ناچیز پر حد درجہ شفقت تھی۔ دارالعلوم دیوبند میں میں نے جو زندگی کے لمحات گذارے ہیں خاص کر تدریس کا زمانہ جو تقریباً ساڑھے چار سال ہے اور اس زمانہ میں ہر فن میں تقریباً کوئی ایسی کتاب نہ ہوگی جو میں نے نہ پڑھائی ہو۔ دیگر اساتذہ کی شفقت ومحبت کے باوجود چونکہ اختیارات مہتمم صاحب کے ہوتے ہیں تو حضرت مہتمم صاحبؒ ہر معاملہ میں ترجیحی سلوک میرے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ اسباق اور تدریس کا مسئلہ بھی یوں تھا کہ جب بعض اساتذہ حج کو تشریف لے جاتے یا کسی اور عذر سے وہ اسباق نہ پڑھا سکتے تو ان کے اسباق اور کتابیں (جو زیادہ تر فقہ، حدیث، فلسفہ، منطق، معانی اور تفسیر کی ہوتی تھیں) کی تدریس کی ذمہ داری بھی مجھے سونپ دی جاتی اور فرماتے کہ یہ نوجوان ہے اور کام اچھا چلا سکتا ہے اور یہ محض ان کا حسن ظن تھا۔ تو حضرت مہتمم صاحب مرحوم نے بحیثیت مہتمم دارالعلوم دیوبند مجھ ناچیز پر جو شفقت فرمائی ہے اور خاص کر دارالعلوم حقانیہ سے اور ایک موقعہ پر فرمایا کہ "دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کا بیٹا ہے"۔

حضرت قاری صاحب مرحوم دارالعلوم حقانیہ کو بہت ترجیح دیتے تھے اور اس کے ذکر پر فخر فرمایا کرتے تھے اور یہ خدا تعالیٰ کا اپنا فضل و کرم ہے کہ تمام اکابر اساتذہ، دارالعلوم دیوبند کو دارالعلوم حقانیہ سے ایک خاص محبت تھی، اور سب فرماتے کہ "یہ ہمارا اپنا دارالعلوم ہے"۔

حضرت قاری صاحب مرحوم کا سب سے بڑا کارنامہ دارالعلوم دیوبند کو ترقی اور عروج کے بلند معیار پر پہنچا دینا ہے کہ آج تمام دنیا کے لیے دیوبند مشعل راہ ہے۔ تکثیر علماء، تکثیر طلباء، تدوین کتب اور تعمیرات ہر لحاظ سے دارالعلوم دیوبند ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

جس کی خدمات اور شہرہ کالشمس فی نصف النہار ہے۔ آج ہم اُن کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے ہیں یہ تمام اہل علم کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند تمام اہل علم کی مادر علمی ہے۔ اس لیے دارالعلوم حقانیہ کے لیے یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سینیٹر سید محمد ظفر (ایس ایم ظفر)[1] وزیر قانون و پارلیمانی اُمور

(بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں دعوت)

نزولِ قرآن پاک کی چودہ سو سالہ برسی کے جشن کے سلسلہ میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے زیر اہتمام صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب، نشان پاکستان، ہلال جرأت ۱۰ فروری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بمقام ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل راولپنڈی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس مبارک موقع پر میں آپ کی شرکت کا متمنی ہوں[2]۔

سید محمد ظفر وزیر قانون و پارلیمانی امور و چیئرمین بورڈ آف گورنرز ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

☆☆☆

ظفر اللہ رانا بی اے۔ لاہور

(ماؤزے تنگ کے سرخ کتاب کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے فرامین کا سبز کتاب مرتب کیا جائے)

یکم جون ۱۹۷۰ء

قبلہ گرامی۔ دام لطفہ، زادِ عنایات۔ سلاماً کثیراً۔ خالق اکبر محافظ و ناصر ہوں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ماؤزے تنگ صاحب کے اقوال سرخ کتاب کی صورت میں چھاپ کر برائے نام قیمت پر عام کرنے کی تحریک زوروں پر ہے۔ ہماری سیاہ بختی سمجھئے کہ اسلام پسند عناصر نے اس کے ردعمل پہ کوئی توجہ نہیں دی۔ لازم ہے کہ اس دنیاوی خدا کے اقوال کے مقابلے میں ہم حقیقی خالق اکبر اور ختم الرسل ﷺ مولائے کل کی فروگزاشتیں پیش کریں۔ عوام بفضل تعالیٰ اس ہمہ گیر تاریکی کے باوجود دین پاک سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں جس سے دین سے ناواقفیت کا پردہ دن بدن گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مجھ حقیر کی تجویز ہے۔ کہ ایک کتاب کی صورت میں نہایت خوشنوا انداز سے آیات ربانی اور فرمودات

(بقیہ پچھلے صفحہ سے) میں کیا عرض کروں؟ حضرت قاری صاحب کی وفات سے ہمارے قلوب کو صدمہ پہنچا۔ ہم ایک بڑے مشفق، ایک بڑے مہربان، ایک بڑے تجربہ کار، بڑے عالم اور خاص کر دار العلوم دیوبند اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے علوم کے حامل سے محروم ہو گئے۔ قیامت کی علامات سے من جملہ ایک علامت یہ بھی ہے کہ یرفع العلم، جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس جانب اشارہ فرمایا ہے کہ جب علم ناپید ہو جائے اور لوگ علوم دینیہ سے محروم ہو جائیں تو دین ختم ہو جائے گا۔ دین ہم کو علم ہی بتلاتا ہے۔ ہم جو یہاں جمع ہوئے ہیں ہمارا مقصد علم حاصل کرنا ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے احکام و مسائل سیکھ لیں، جب مسائل معلوم ہو جائیں تو اولاً ان پر خود عمل کریں، پھر ان کی حفاظت و اشاعت کی کوشش کریں۔ اسی تبلیغ و اشاعت کے نتیجہ میں انشاء اللہ عالم آباد رہے گا اور اگر یہ کام چھوڑ دیا جائے تو عالم برباد ہو جائے گا۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

(مفتی اعظم فلسطین سے امین الحسینی سے ملاقات ○ روشن خیالوں سے پہلی جھڑپ)

1. جناب ایس ایم ظفر ایوبی دور کے وزیر قانون بعد میں تا حال سینٹ کے سرکردہ رکن بنے۔ سینٹ کے خارجہ کمیٹی کی رکنیت کے ناطے میرے کولیگ اور دنیا کے مختلف ممالک کے دوروں میں شریک سفر۔ بڑے خوبیوں والے انسان قانون کے بہترین ماہر۔

2. اس دعوتی کارڈ کے پشت پر میری یہ تحریر موجود ہے:۔ ''بندہ نے اس اجتماع اور اس کے بعد کے مناقشاتی مجلس میں تا اختتام ۱۳ فروری شمولیت کی اور باہر کے وفود سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ ۱۳ فروری کی شام کو مفتی اعظم فلسطین امین الحسینی صاحب سے بھی انٹر کانٹیننٹل میں انکے سوٹ میں ملاقات ہوئی۔ اجتماع میں بحمداللہ رد منکرات اور تغیر منکر باللسان کی توفیق بھی ملی۔ ۱۴ فروری ۱۹۶۸ء کو غالباً یہ وہی اجتماع تھا جس میں مولانا مفتی محمود وغیرہ اکابر نے استشراق و تجدد اور روشن خیالی کی ترجمانی کرنے والے بعض مقررین کو آڑے ہاتھوں لیا، اس شور شغب میں ہم نے بھی لسانی حصہ لیا۔ مولانا مفتی تقی عثمانی وغیرہ بھی ساتھ تھے۔

حضور سرور کائنات کو چھپوا کر لاکھوں کی تعداد میں سبز کتاب کے طور پہ عوام میں پھیلا جائے۔ آپکو حق تعالیٰ نے چونکہ دینی بصیرت وعلم عطا فرمایا ہے اس لیے ازراہ کرم اس ضمن میں مجھ حقیر کی راہنمائی فرمائیں اور ایسا مجموعہ تجویز فرمائیں۔ جو عوامی اذہان کیلئے قابل قبول بھی ہو۔ اور رشد وہدایت کا باعث بھی۔ مگر یہ کام فوری کرنے کا ہے۔ تاکہ کم ازکم پانچ لاکھ چھپوا کر طلباء واساتذہ اور خواندہ طبقہ میں پھیلائی جاسکے۔ لہٰذا معروض ہوں کہ ازراہ کرم تمام کام چھوڑ کر پہلے اس پر توجہ دیں اور مجھے پندرہ بیس روز کے اندر مواد برائے اشاعت ارسال فرمائیں۔

آئندہ جو منظور خالق اکبر		احقر العباد

☆☆☆

سید ظفر علی شاہ[1] پشاور

(۱)

(الحق اور دعوات حق سے دلچسپی)

۱۹ نومبر ۱۹۷۶ء

مکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب قبلہ مدظلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے رسائل مجھے مسلسل موصول ہورہے ہیں۔ جن کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ آپ کی نیک کارگذاری سے ہم سب مستفید ہورہے ہیں۔ جس کا اجراللہ تعالیٰ کی ذات آپ کو دے گی۔ آپ کے رسالہ الحق کی اشاعت میں آپ کی ایک تصنیف دعوات حق میری نظروں سے گزری۔ جو میری لائبریری کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اور اس کے بغیر میں اپنی لائبریری کو نامکمل سمجھتا ہوں۔ ازراہ کرم آپ اپنے فرزند ارجمند مولوی سمیع الحق صاحب کو ارشاد فرمائیں کہ میرے لئے بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں۔ میرا ایڈرس مندرجہ ذیل ہے۔ (معرفت سرحد اسٹیل کارپوریشن)

(۲)

یکم اپریل ۱۹۸۱ء

Respected Maulana Abdul Haq, Thank you very much for your letter congratulating me on my appontment as Minister in the Provincial Cabinet. I pray to God to give me strength and wisdom to prove myself worthy of the confidience, reposed in me. I hope that with your goodwill and cooperation, I will be able to discharge the heavy responsibilities entrusted to me.		SYED ZAFAR ALI SHAH

۱۔ جواب میں لکھوایا گیا خط

حضرت المحترم مزید مجدکم۔ سلام مسنون۔ گرامی نامہ ملا۔ دینی وملی جذبات اور پاکیزہ ارادہ سے بے حد مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ عزائم کو مثمر برکات بنادے۔ تعمیل ارشاد میرے لیے دنیا اور آخرت کے سعادت کا باعث ہے مگر ان دنوں دیگر عوارض اور بیماریوں کی وجہ سے بینائی کے ضعف اور آپریشن کا مسئلہ درپیش ہے اس لیے مواد فراہم کرنے سے معذور ہوں اس سلسلہ میں اگر آپ حضرت مولانا شمس الحق افغانی حضرت مفتی محمد شفیع حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری یا ان جیسے دیگر متبحر حضرات سے رجوع فرمالیں تو اپنے وسعت علمی کی بناء پر وہ بہتر مدد فرماسکیں گے۔ احادیث کے سلسلہ میں حضرت تھانویؒ کا مجموعہ ''اصلاح المسلمین'' اور حضرت مولانا بدر عالم مرحوم کے ترجمان السنۃ ہر سہ جلد اور مولانا منظور نعمانی کے معارف الحدیث سے بھی استفادہ فرمادیں، تو بہتر رہے گا، امید ہے میرے واقعی اعذار کے بناء پر کبیدہ خاطر نہ ہوں گے۔		والسلام عبدالحق عفی عنہ (بقلم سمیع الحق)

۲۔ پشاور کے سرکردہ تاجر، دینی، تبلیغی کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ ادارہ تبلیغ الاسلام قائم کیا، جو ربیع الاول میں سیرت کے تقاریب میں سرگرم رہتا ہے مؤتمر عالم اسلامی صوبہ سرحد کے صدر رہے اور گورنر فضل حق کے دور میں صوبائی وزیر بھی۔

محمد عالم الدین۔ فاضل دیوبند

۱۳ صفر ۱۳۹۷ھ (دادی مرحومہ کی تعزیت)

واجب الاحترام قبلہ استاذی المکرم دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد ازیں! قبلہ دادی صاحبہ کا سانحہ ارتحال سن کر بیحد حزن والم طاری ہوا فالی اللہ المشتکی ثم الی اللہ الرجعیٰ .فانا للہ وانا الیہ راجعون. ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ . کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الملک والیہ ترجعون دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس نصیب فرمائے آپکو مولانا سمیع الحق صاحب وجملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ بندہ اس حادثہ فاجعہ کے اندر شریک غم ہے۔

والسلام مع الاحترام آپکا ادنیٰ خادم وتلمیذ فقط غمزدہ محمد عالم الدین غفرلہ فاضل دیوبند

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم باڑہ بجور خان پوسٹ آفس ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر

☆☆☆

جناب الحاج محمد عباس خان خٹک[۱] اکوڑہ خٹک

تارگاڈں، ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء (شیخ الحدیث کے انتخابی مہم کی فکرمندی)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا صاحب سلامت رہو۔ السلام علیکم۔ خیریت جانبین نیک نصیب باد۔ احوال آنکہ آپ کے الیکشن کا ہر وقت خیال رھتا ہے اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپکو کامیابی نصیب کرے میری پوزیشن عجیب ہے میں عموماً ۳۱ اگست کو سلیپر پانی میں پھینک لیتا اور دس بارہ دن میں درویش کو یہ ۲۳ میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچ جاتے ان دنوں میں پانی کافی چلتا تھا اسلئے زیادہ تکلیف نہ ہوتی تھی۔ بدقسمتی سے اس سال مزدوروں کے کمی کے باعث ۸ ستمبر کو سلیپر پانی میں گرانے شروع کئے اور کہیں ۱۸ ستمبر تک پانی میں سب سلیپر گر گئے اور پانی۔ کام شروع کیا۔ آج تک میں نے تقریب ۱۳ میل فاصلہ طے کیا ہے بوجہ پانی کے کم ہونے کے اور نالے میں بڑے بڑے پتھر ہیں سو سلیپر پھنستے ہیں نہایت ہی تکلیف ہو رہی ہے اور ساتھ ہی اخراجات بھی بہت زیادہ ہو رہے ہیں مجھے تقریباً دس دن اور بھی لگیں گے کو سخت علاقہ سے نکل آیا ہوں۔ آج جمعہ کا دن ہے صبح سے بارش ہو رہی ہے اسلئے کام بند ہے موقعہ ملا آپ کو خط لکھنے کا۔ ورنہ صبح سے شام تک کام میں لگا رہتا ہوں اور پھر آجکل دن بھی چھوٹے ہیں۔ لکڑی کے بہت زیادہ اخراجات ہوتے ہیں لہٰذا کوشش جلدی ہے کہ مارکیٹ کو لکڑی پہنچ جائے خدا کرے اور آپ بھی دعا میں یاد کریں کہ جلد یہ مال درویش پہنچ جائے اور پھر لواری سے بھی پاس ہو جائے تا کہ مجھ پر بوجھ کم ہو جائے کہ مجھے ہر وقت خیال رھتا ہے آپکے الیکشن کا کہ جلد یہاں سے فارغ ہو جاؤں اور آپ کی کچھ خدمت کروں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے آپ پر آپکو صحت بھی اللہ تعالیٰ نصیب کرے اور ساتھ ہی الیکشن میں کامیابی بھی نصیب کرے آمین، میری اسقدر مشغولیت ہے کہ پچھلے ۱۵ دن میں مجھے موقعہ نہ ملا کہ گھر خط لکھوں۔ لہٰذا گھر سے حبیب اللہ ملازم میرے خیریت پوچھنے کیلئے گھر والوں نے بھیجا۔ خدا کرے کہ دوست اور احباب سب آپ کے الیکشن کے معاملہ میں مشغول ہوں۔ سب کو اللہ تعالیٰ ہمت نصیب کرے۔ میرے طرف سے حاجی یوسف صاحب حاجی شیخ میاں حاجی نور بادشاہ حاجی سمیع الحق، حاجی غلام محمد، حاجی ناظم صاحب دارالعلوم، حاجی شیر علی شاہ صاحب برادران وجملہ لواحقین کی خدمت میں السلام علیکم قبول ہو۔ آپکے دعاؤں کا طالب۔ محمد عباس خٹک

---

[۱] خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک کے فرزند جناب اعظم خان کے چھوٹے بھائی، خلیل عباس ایم پی اے اور مسعود عباس خٹک ایم این اے اور خالد جان کے والد، شمالی علاقہ جات کے پہاڑوں سے لکڑی کا کاروبار تھا جس کا ذکر ہے ایسے حالات میں شیخ الحدیث کے انتخابی مہم کیلئے فکرمند تھے سارے خاندان کا ایسا ہی تعلق رہا۔ خاندان کی تفصیل خان اعلیٰ زمان خان خٹک کے خطوط میں دیکھئے۔

مولانا عبدالباقی[1] (وزیر اوقاف سرحد)

۱۳/مئی ۱۹۸۵ء (اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی یقین دہانی)

محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب، السلام علیکم! آپکی جانب سے مبارکباد کا پیغام موصول ہوا جس کیلئے میں آپکا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرماوے اور اس ملک خداداد پاکستان میں جلد از جلد شرعی نظام مکمل طور پر رائج ہو جیسا کہ آپکو علم ہے پہلے بھی میری یہ سعی رہی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی حتی المقدور کوشش کرونگا کہ جس مقصد کیلئے ہمارا ملک پاکستان قائم کیا گیا تھا وہ جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچے اور اسمیں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو کر ہم سب کیلئے دینی اور دنیاوی سعادتوں کا باعث بنے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں آپکا تعاون مجھے حاصل رہیگا۔

والسلام آپکا نیازمند (مولوی عبدالباقی)

☆☆☆

مولانا عبدالجلیل[2] ڈھڈیاں

کیم جولائی ۱۹۷۰ء (مقدمہ اوجز المسالک O سہارنپور میں ملاقات)

مخدوم المکرم حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب مدظلہ، از احقر عبدالجلیل، السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ طالب خیر بعافیت ہے ڈاکیہ پارسل لیکر آیا وصول کرتے وقت تو یہ خیال تھا کہ یہ ماہنامہ الحق کا خاص نمبر ہے جسکو مولانا ابوالحسن علی کے اشارہ پر آپ نے روانہ فرمایا ہوگا کھولنے پر مقدمہ اوجز[3] نکلا اللہ تعالیٰ آپکو جزاء خیر دے حضرت کی خدمت میں بھی تحریر کردونگا سب سے پہلے تو آپ کی زیارت حضرت شیخ کے مکان پر سہارنپور[4] میں ہوئی تھی آپ دیوبند سے آئے تھے اسکے بعد بھی کئی دفعہ ہوئی اب پنڈی[5] میں جب آپ آئے تھے احقر وہاں بھی موجود تھا احقر آپکے لئے ہر طرح سے دعا گو ہے۔ آپ بھی دعوات صالحہ میں یاد کرلیا کریں۔ عبدالجلیل

والسلام از ڈھڈیاں ڈاکخانہ جھاوریاں ضلع سرگودھا

---

1. مولانا عبدالباقی کوہستانی کئی دفعہ جمعیت کے ٹکٹ پر صوبائی ممبر منتخب ہوئے۔ ۷۰ء میں مفتی محمود کی وزارت میں وزیر بنائے گئے اور اس کے بعد پیپلز پارٹی اور جنرل فضل حق کی کابینوں میں رہے نہایت خوش مزاج اور باسلیقہ زیرک انسان تھے۔
2. حضرت رائے پوریؒ کے اور شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ کے خاص وابستگان میں سے تھے۔ حال ہی میں تقریباً سو سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔
3. مؤطا امام مالک کی شرح اوجز المسالک
4. جشن صد سالہ دارالعلوم دیوبند کے موقع پر
5. حضرت شیخ سہارنپوری کے آمد کے موقع پر

مولانا عبدالحفیظ دیروی [1]

مدرس مظاہر العلوم سہارنپور

(۱)

(کتب خانہ حقانیہ کیلئے اہم شروح حدیث کی خریداری ○ حقانیہ ایک عظیم الشان چھاؤنی اور چشمہ علم ثابت ہوگا)

۶ رمضان ۱۳۸۳ھ یوم

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب مدظلکم العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ باعث سرفرازی ہوا تہہ دل سے یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضرت والا ایسے وقت میں والا نامہ باعث سرفرازی ہوا کہ بندہ صاحب فراش تھا یکم شعبان سے معمولی بخار شروع ہوا تھا ۱۲ ر شعبان کو باقاعدہ بیماری نے دبالیا آٹھ رات متواتر نیند نہیں آئی بخار کی تیزی اور بدن میں کچاوٹ خون کا کافی رہا شروع میں حکیم کا علاج رہا کچھ فائدہ نہ ہوا پھر ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا چنانچہ ڈاکٹر کو بلایا مسلمان نیک ڈاکٹر ہے اور مشہور ڈاکٹر ہے انہوں نے پندرہ منٹ تک معائنہ کیا الحمدللہ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے بڑا فائدہ ہوا اور اب بھی دوا جاری ہے کمزوری حد درجہ ہے الحمدللہ کہ روزہ بھی قضا نہیں ہوا اگرچہ ڈاکٹر کے رائے کے خلاف ہے کام سے بالکل منع کیا ہے امتحان کے پرچے بھی نہیں دیکھ سکا عریضہ ہذا بڑی مشکل سے تحریر کیا جارہا ہے چونکہ دیر ہوگئی امید ہے کہ معاف فرمائیں گے حضرت کا والا نامہ کتب خانہ یحیوی میں بھیجا تھا جہاں سے یہ کتابیں ملتی ہیں انہوں نے جواب میں یہ پرچہ لکھا جو بعینہٖ عریضہ کیساتھ ملفوف ہے ملاحظہ فرمالیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اوجز المسالک جلد رابع عنقریب آپکے پاس پہنچ جائیگا۔ لامع الدراری جلد دوم شوال بعد تیار ہوکر انشاء اللہ تعالیٰ روانہ کیا جائیگا۔ بذل المجہود کتب خانہ میں تین جلد اول وثالث ورابع موجود ہے لیکن ثانی وخامس بالکل نہیں ہے مولوی نصیرالدین صاحب بہ سلسلہ عیادت مکان پر تشریف لائے تھے کتابوں کے متعلق بات چیت ہوئی فرمانے لگے کہ بذل کے طباعت میں بہت ہی دشواریاں ہیں فی الحال کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اگر مندرجہ صدر جلدوں کی ضرورت ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی بھیج دیا جائیگا۔ لیکن کتاب نامکمل رہے گی باقی ایک صاحب کے پاس بذل مکمل موجود ہے ان سے بات چیت تا حال نہیں ہوئی کیونکہ ملاقات نہیں ہوئی ایک اور صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ وہ فروخت کر رہا ہے لیکن ۱۳۰ روپیہ قیمت مانگ رہا ہے۔ اسکے متعلق تحریر فرمادیں کہ خریدا جاوے یا نہیں۔ کوشش تو میں کرونگا اور کہوں گا کہ مدرسہ کیلئے خریدا جائے ممکن ہے کہ قیمت میں کمی کردے ممکن ہے کہ نہ کرے باقی تبادلہ رقم کے متعلق کیا عرض کروں مظاہر علوم کی تنخواہیں بہت کم ہیں بہ نسبت دارالعلوم دیوبند کے۔ چونکہ عیالداری بھی ہوگئی ہے اس وجہ سے تنخواہ بھی قابل کفایت نہیں لیکن پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ کرونگا۔ احقر نہایت شرمندہ ہے کہ یہ اپنا مدرسہ ہے اللہ تعالیٰ نے صوبہ سرحد کیلئے ایک عظیم الشان رحمت بنایا ہے۔ جتنا شکر کرے اتنا بھی کم ہے شکر ادا نہیں کر سکتے کہ یہ ایک عظیم الشان چھاؤنی بن گئی عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت آنے والا ہے کہ وہاں کے کثرت سے اعلیٰ علماء بن جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ ایک زمانہ وہ تھا کہ دیوبند کے آس پاس کوئی عالم نہیں ملتا تھا۔ جس سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاوے لوگ منگلور مسئلہ دریافت کرنے جاتے تھے ایک وہ زمانہ تھا اور اب تمام عالم اسلام کیلئے چشمہ علم بن گیا تمام دنیا کے پیاسے یہاں آکر اپنی پیاس کو بجھاتے ہیں ایسا ہی دارالعلوم حقانیہ انشاء اللہ تعالیٰ ثابت ہوگا احقر اسکو بالکل اپنا مدرسہ سمجھ رہا ہے لیکن افسوس ہے کہ ناداری باعث شرم ہوگئی ہے۔ ہمیشہ یہاں خیال آتا ہے کہ دارالعلوم کا کس طرح امداد

---

[1] ریاست دیر اوچ کے ممتاز تدریسی عالم، مظاہر العلوم سہارنپور میں پڑھاتے رہے اور شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے خاص مقربین میں سے تھے

کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ جو کتابیں دستیاب ہوگئیں روانہ کیا جائیگا بذریعہ ڈاک تو مشکل ہے آمد ورفت لوگوں کی رہتی ہیں انکے ذریعہ سے کوشش کیا جائیگا۔امید ہے کہ احقر کے صحت کیلئے دعا فرمائینگے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمادیں، آمین۔تمام مدرسین خصوصاً مولانا سمیع الحق، مولانا محمد علی سواتی کی خدمت میں سلام مسنون۔ حضرت شیخ الحدیث[1] بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

فقط والسلام احقر عبدالحفیظ غفرلہ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

(۲)

۲۵ رشوال ۱۳۸۳ھ (لامع الدراری شرح بخاری وغیرہ بھیجنے کی اطلاع)

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عریضہ ہذا سے قبل بھی ایک عریضہ روانہ خدمت کر چکا ہوں۔لیکن جواب باصواب سے تاحال محرومی ہے امید ہے کہ حضرت والا اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں گے کچھ کتابیں بھی بھیجی گئی تھیں ان کی رسید اگر لفافہ میں ملفوف فرمایا جائے تو بعید از نوازش نہ ہوگا لامع الدراری جلد ثانی بھی تیار ہوگئی ہے عنقریب ارسال کیا جائیگا تسلی فرمادیں امید ہے کہ اپنی خیریت سے مطلع فرمائینگے ہمارے یہاں مدرسہ میں داخلہ تاحال جاری ہے اسباق شروع نہیں ہوئیں۔ مولانا سلطان محمود و مولانا محمد علی صاحب دیگر حضرات اہل پرسان کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے امید ہے کہ احقر کا اپنے دعاؤں میں یاد فرمائینگے بہ نسبت پہلے کے حالاً طبیعت اچھی ہے باقی مرض نکلا نہیں۔ فقط والسلام احقر عبدالحفیظ دیروی (از سہارنپور یوم سہ شنبہ)

(۳)

۲۸ ررجب ۱۳۸۴ھ یوم جمعہ (بذل المجہود شرح ابوداؤد خرید کر بھیجنے کا شکریہ)

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب مدظلہم العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرصہ دراز کے بعد عریضہ ہذا تحریر کیا جارہا ہے یہاں خیریت ہے امید ہے کہ آپ بخیریت ہونگے۔یہاں ایک صاحب کے پاس بذل المجہود موجود ہے وہ فروخت کرنا چاہتا ہے' قیمت ۱۵۱ روپیہ کہتے ہیں فروخت کرنے والا عالم ہے اپنی ضرورت کی بناپر فروخت کررہا ہے مستعمل ہے' اگر ضرورت ہوتو تحریر فرمادیجئے تا کہ خرید اجاوے چونکہ کتاب بالکل نایاب کے حکم میں ہے اس وجہ سے خریدار زائد ہے احقر نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اس وجہ سے گزارش ہے کہ اگر جلدی کیساتھ احقر کو مطلع کیا جاوے تو بعید از نوازش نہ ہوگا باقی احقر کا ارادہ ہے کہ امتحان ختم ہونے کے بعد حاضر ہوجائے تو اپنے ساتھ لیتے آونگا۔ورنہ کسی کے ہاتھ انشاء اللہ تعالیٰ روانہ کیا جاویگا جلدی سے احقر کو مطلع فرمایا جائے۔ فقط والسلام احقر عبدالحفیظ از سہارنپور

(۴)

۱۹ رشعبان ۱۳۸۴ھ

بخدمت اقدس حضرت مخدوم المکرم مولانا صاحب، زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی،

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا یاد آوری کا شکریہ حسب الحکم بذل المجہود خریدی گئی خیال یہ تھا کہ رمضان شریف سے قبل حاضری ہوجائیگی لیکن تقدیر کارها کند تدبیر مصلحتها اندیشه ارادہ ملتوی ہوگیا انشاء اللہ عید کے بعد حاضری ہوجائے گی اگر کوئی معتمد آدمی مل گیا تو بذل انکے ہاتھ روانہ کیا جائیگا۔باقی خیریت ہے امید ہے کہ حضرت والا بخیریت ہونگے ہمارا امتحان ۲۹ ررجب ۸۴ھ سے ۱۶ شعبان تک رہا عریضہ لکھنے میں دیر ہوگئی معافی کا خواستگار ہوں۔مولانا محمد علی ودیگر اساتذہ حضرات و مولانا شمس الحق صاحب کی خدمت میں سلام۔

---

[1] مولانا زکریا قدس سرہ

مولانا محمد عبدالحق حقانی دواخانہ ٹانک

حقانی دواخانہ

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم' السلام علیکم! مزاج گرامی بخیر باد! کافی عرصہ سے شوق زیارت دامن گیر رہتا ہے اس دور قحط الرجال میں اللہ والوں کی مجالست عنقا ہوگئی ہے ملکی حالات اور علماء کی چپقلش اور بیان بازی سے طبیعت بیحد پریشان ہے ادھر کافی عرصہ سے بیماری نے ایسا گھیرا ہوا ہے کہ کہیں آنے جانے اور بولنے تک کی اب طاقت نہیں رہی، زبان پر بیحد بوجھ ہے سینہ میں تکلیف رہتی ہے' کھانسی نزلہ کا زور ہے بس آپ حضرات جو بقیہ السلف ہیں استدعاء ہے کہ اس حقیر کے لئے دردول سے دعا فرمادیں کہ اللہ جل جلالہ اس مصیبت عظیمہ سے نجات عطا فرمادیں اور خاتمہ بالخیر عطا فرمادیں مہربانی ہوگی حامل عریضہ ایک غریب شریف مولوی کی اولاد ہے اس پر ہروقت نظر شفقت فرماتے رہیں۔ شاید کہ یہ اس علاقہ میں آپکی صحیح یادگار ثابت ہو۔

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں تسلیمات کے بعد طلب دعاء۔ فقط والسلام محمد عبدالحق۔ از ٹانک

☆☆☆

خانزادہ مولانا محمد عبدالحق خان[1] شیدو

(جلسہ حقانیہ میں مسلم لیگ پر مولانا غلام غوث ہزاروی کی تنقید پر شکایت کا اظہار)

یاایھاالذین آمنو لایغتب بعضکم بعضاً الخ

مکرم ومحترم جناب علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکو یاد ہوگا کہ میں نے ایک ماہ قبل اور نیز اجلاس کے باقاعدہ شروع ہونے سے قبل تقریباً پانچ منٹ اس امر کی درخواست کی تھی کہ یہ مقدس اجتماع کسی بھی سیاسی مقرر کے سیاسی اغراض کے تکمیل کیلئے اکھاڑہ نہ ہو اور کسی بھی مقرر کو سیاسی تقریر یا مدح وذم کی اجازت نہ ہو۔ شاید آپکا مشورہ اور رائے اس سے خلاف تھا آپ نے حتمی طور پر اس کے متعلق صراحتاً چھوڑ کر اشارۃً وکنایۃً بھی کچھ نہ کیا۔ اور مقررین نے جسمیں مولوی غلام غوث کو اولیت کا درجہ حاصل رہا ہے نے مسلم لیگ اور مسلم لیگ کے زعماء کو برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ اور وہاں پر مسلم لیگ کے عقیدت مندوں کو مسلم لیگ کے متعلق ایک بھی ناجائز فقرہ نہ سننے کا برداشت اور کافی اشتعال دلایا گیا۔ اگرچہ اس وقت بعض مخلص اور صحیح مسلم لیگی اور ایماندار اشخاص اس کو ایسا کہتے ہوئے یہ اجلاس روک سکتے تھے مگر بے انتہاء بدمزگی پیدا ہو جاتی اور افراتفری پھیل جاتی۔ مجھے حیرانگی ہے کہ ان لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ قرآن وحدیث کی آڑ لیکر زعمائے قوم یا نفس عامۃ المسلمین کی غیبت کرتے ہیں اور خدا سے خوف تو نہیں عوام کی ملامت کی بھی پرواہ نہیں کرتے

(خانزادہ مولانا عبدالحق کا تذکرہ)

[1] مولانا کا تعلق اکوڑہ کے مضافاتی گاؤں شیدو سے تھا۔ عربی مدارس ہندوغیرہ میں پڑھے ہوئے جید عالم تھے۔ تجارتی کاروبار میں کامیابیوں کے وجہ سے درس وتدریس وغیرہ سے ہٹ گئے علاقہ کے خوانین کے اثرات سے خانزادہ کا عرف اختیار کیا' سیاسی وابستگی مسلم لیگ سے رہی جبکہ یہاں مسلم لیگ خان عبدالقیوم خان کا دوسرا نام تھا مولانا سرحد کے لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنے جنہیں اس وقت ایم ایل اے کہا جاتا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث سے مخلصانہ اور برادرانہ تعلق تھا حقانیہ کے تاسیسی ساتھیوں میں سے تھے۔ دارالعلوم کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی حکومت اور مسلم لیگ پر کھلی اور غیر محتاط نقد وجرح (جو ان کے افتاد مزاج کے مطابق ہوتی تھی) پر ناراض ہو گئے خط میں اُسی کی شکایت ہے۔ جبکہ حضرت شیخ الحدیث ایسے امور میں نہایت محتاط رہتے تھے۔

ع بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا اسلئے میں اسوقت خاموش رہا کہ میں بھی ایک میزبان تھا۔اور کچھ دیر تک اپنے سینہ پر پتھر رکھ کر بیٹھا رہا۔اور پھر کھسک گیا اور دوسرے روز احتجاجاً شامل نہ ہوا کیونکہ میرے دل میں اس اجتماع کے متعلق اب وہ خیالات نہ رہے جو چند گھنٹے پہلے تھے بلکہ میں سمجھوں گا کہ میں بہت بڑا بدقسمت تھا کہ میں اس اجلاس میں شریک ہونے کے بعد اپنے ساتھ بعض اشخاص کے متعلق تمیں سالہ فیصلہ تبدیل کر کے واپس لایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مجھے ایک بار پھر اس بدنظمی بے انتظامی اور مسلم لیگ کی دیدہ دانستہ بے حرمتی کرانے پر افسوس ہے اور مجھے توقع ہے کہ میں اس مسئلہ کو انشاء اللہ آپکے جواب موصول ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے اجلاس میں اٹھاونگا۔اور جماعت جو بھی مناسب فیصلہ کریگی ہم اسکے پابند ہونگے۔ والسلام ختام محمد عبدالحق کان اللہ لہ

نوٹ: میں آپکو یہ خط ہرگز نہ لکھتا اور خود کو الگ تھلگ کر کے بیٹھا رہتا مگر کئی اصحاب میرے پاس آئے اور انہوں نے میری موجودگی میں اسوقت کے واقعات کو بہت زیادہ مذموم کیا اور مجھے بالفاظ دیگر مجبور کر رہے ہیں کہ میں رکنیت سے مستعفی ہو جاؤں اور اسطرح اس بے عزتی کا ازالہ ہو۔ والسلام : عبدالحق

☆☆☆

مولانا عبدالحق نافع گل میاں صاحب کا کاخیل[1]

(۱)

۷ محرم ۱۳۶۶ھ (تقسیم ہند کے بعد دارالعلوم دیوبند پہنچنے کیلئے اکابر دیوبند کی کوشش

O لاہور تا سہارنپور فوجی طیارے کا انتظام)

گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ابدائے مسنون کے بعد گزارش ہے ۳۰ محرم ۶۶ ھ کو دفتر اہتمام کا حکم نامہ ۳۰ ذیقعدہ کا لکھا ہوا پہنچا۔اس میں جو حکم تحریر ہے۔اسکا اقتباس درج عریضہ ہے براہ کرم اپنی رائے سے مطلع فرمائیے۔چونکہ قاصد کھڑا ہے اس لئے نہایت عجلت سے لکھ رہا ہوں۔حضرت مہتمم صاحب[2] فرماتے ہیں کہ آپکے اور مولانا عبدالحق اور مولانا محمد شریف صاحب[3] کے نہ پہنچنے کی وجہ سے سخت نقصان اور حرج واقع ہو رہا ہے۔دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے آپ اور دو حضرات باہمی مراسلت کے بعد باہم ایک تاریخ طے فرمائیں۔اور اسی تاریخ میں تینوں لاہور پہنچ جائیں لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس چلتی رہتی ہے۔جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔لیکن اس میں آپکا آنا کسی طرح مناسب نہ ہوگا۔وہ آپکو دہلی پہنچائیگی اور دہلی کچھ

---

[1] اسیر مالٹا مولانا عزیز گل کے برادر اصغر، حضرت علامہ جامع المعقول والمنقول عبدالحق نافع دارالعلوم دیوبند میں آپ اور مکتوب الیہ دونوں بیک وقت مدرس تھے، دونوں ہم نام تھے فرق کیلئے طلبہ نے ایک کا نافع تخلص ہونے کی وجہ سے دوسرے کو انفع کا لاحقہ لگا دیا۔ جو کہ شیخ الحدیثؒ نے خود کبھی استعمال نہیں کیا۔

[2] حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

[3] علامہ محمد شریف کشمیری جو بعد میں خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث ہوئے اجلّہ علماء علم وفضل اور مکتوب الیہؒ کے قریبی احباء میں سے تھے۔

سے ۱۹۴۷ء تقسیم برصغیر کی وجہ سے دیوبند جانا ممکن نہ ہو سکا یہ حضرات اجلہ اساتذہ تھے خلا آسانی سے پُر نہیں ہو سکتا تھا۔ اکابر دارالعلوم بہرطور ان حضرات کے دیوبند آنے کیلئے کوشاں تھے خط میں ایسی ہی ایک تجویز کا ذکر ہے جبکہ قدرت کو شیخ الحدیث قدس سرہ سے جامعہ حقانیہ کی شکل میں کام لینا منظور تھا۔ میرے جد امجد الحاج محمد معروف گل قدس سرہ سفر کے مخدوش حالات کی وجہ سے اجازت دینے پر تیار نہ ہو سکے۔

خطرناک حالات سے گزر رہی ہے نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ کچھ سخت مشکل اور خطرناک ہے البتہ لاہور سے دہلی تک فوجی ہوائی جہازوں کی آمدورفت لاہور کے بااثر افراد کے کوشش سے کسی فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپکو سہارنپور پہنچا دیگا سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی کسی قدر مشکل ہے لیکن بہرحال آمدورفت جاری ہے اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاءاللہ ممکن ہوسکے گا لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کا کرایہ جو آپ دیں گے آپکے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کردیگا۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار مجھے اطلاع دی جائیگی" انتہائی بلفظہ اسکے بعد آپ دونوں حضرات کے پتے لکھے ہیں اور تاکید بھی لکھی ہے۔ میں مولانا محمد شریف صاحب کو بھی لکھتا ہوں اور آپ بھی اپنی رائے سے مطلع فرمایئے۔ دوبارہ مطالعہ نہیں کرسکتا۔ فقط: والسلام عبدالحق نافع جملہ حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔

(۲)

(حاجی صاحب اکوڑہ کا وصال O شیخ الحدیث کو ملتان وغیرہ سے تدریس کی دعوت O عربی مدرسہ کی بنیاد مبارک خیال اعلیٰ عزم بہترین تجویز)

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ

گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہدائے مسنونہ کے بعد گزارش ہے عرصہ سے شوق تھا کہ حاضر ہوجاؤں اور گذشتہ دور کا کچھ یاد کر کے لذت اندوز ہوں ہر چند ارادہ کیا اور مصمم ارادہ کیا مگر لجوائے وما تشاؤ ون الا یشاء اللّٰہ، ناکام رہا رمضان المبارک سے ایک عشرہ پہلے برادرم سیاح الدین[1] اور میاں صاحب مراد گل[2] کے ساتھ اپنے گاؤں جانا تھا' میاں صاحب موصوف کے کام پر خیال تھا روز دو روز میں واپس ہوسکیں گے خلاف توقع ایک ہفتہ صرف ہوا۔ واپسی پر بطور تالیف موصوف سے کہا آپکی وجہ سے اکوڑہ کا سفر رہ گیا تو فرمانے لگے میں ساتھ ہولیتا مجھے بھی خوشی ہوتی مگر ہلال رمضان میں قطعی ایک دن اور مشکوک طور سے دو دن کا فاصلہ تھا زیارت پہنچنا ضروری سمجھا گیا۔ میں اور برادرم سیاح الدین بدھ کے دن بعد از عشاء زیارت پہنچے اور صبح سویرے دونوں راولپنڈی کے ارادہ سے نکلے خیال تھا راستہ میں اکوڑہ ہوکر جائیں اور اس نزول میں ایک اور علت کا اضافہ ہوگیا۔ کسی سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب[3] کا وصال ہوا چونکہ مرحوم ہمارے تحصیل کے ایک معزز بزرگ تھے تو خیال ہوا کہ فاتحہ خوانی بھی ہوجائیگی۔ مگر گاڑیوں کی کمی اور واپسی میں سرعت کے باعث یہ ارادہ راستہ میں ترک کرنا پڑا چنانچہ مذکورہ ارادہ کے بناء پر باچا گل صاحب کو تحریری تعزیت نامہ بھی روانہ نہ کرسکا۔ دل میں یہ دغدغہ ہے۔ رمضان شریف میں ہو آؤں' دیکھیئے خدا کو کیا منظور ہے' شعبان المعظم کے اوائل یا رجب المرجب کے اواخر میں ملتان سے ایک خط آیا ہے ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ جو معقولات کی آخری کتابیں اچھی طرح پڑھا سکیں خدا جانے مقصد انکا کیا تھا میں نے ایک دو حضرات کی نشاندھی کی۔ آپکا نام اس لئے پیش نہ کیا۔ دارالعلوم[4] کا استاد اسکو کب پسند کریگا۔ اسکے بعد دوسرا خط آیا مولانا عبدالحق صاحب

---

[1] مولانا سیاح الدین کاکاخیل مرحوم جو صاحب علم وقلم بزرگ تھے۔ مدرسہ اشاعت العلوم فیصل آباد میں خدمات انجام دیتے رہے۔

[2] میاں مراد گل کاکاخیل دارالعلوم کے رکن رکین نہ صرف والد ماجد بلکہ ماموں صاحب اور جد امجد کے حلقہ احباب میں سے تھے۔

[3] حاجی سید مہربان علی شاہ بخاری اکوڑہ خٹک کے معروف بزرگ مولانا سید بادشاہ گل کے والد جن کا ان دنوں انتقال ہوا تھا۔

[4] دارالعلوم دیوبند مراد ہے۔

کیسے ہیں اور آنے پر آمادہ ہو جائیں گے؟ میں نے آپکے متعلق جو میں جانتا تھا لکھ دیا اسکے بعد تیسرا خط آیا تمھارا خط ہم نے مجلس شوریٰ میں پیش کیا اور انکے رکھنے کی منظوری ہو گئی۔ اب تم بھی انکے لانے میں ہماری معاونت کرو اور یہ بھی لکھئے انکا مشاہرہ دارالعلوم میں کیا تھا اس تیسرے خط کا جواب ابھی تک نہیں دیا۔ اس اثناء میں میرے کان میں یہ بات بھی پڑ گئی کہ آپ عربی[1] مدرسہ کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں یا موجودہ مدرسہ[2] کو ترقی دینے کے خواہاں ہیں۔ مبارک خیال اعلیٰ عزم اور بہترین تجویز ہے اللھم بارک فبارک۔ تو پھر وہاں جانا خود بخود کٹائی میں پڑیگا۔ بہرصورت کوائف اور صحیح حالات سے مطلع فرمائیے۔ حضرت والد صاحب کے خدمت ہدیہ پیش کردے۔

برادرم مولوی حبیب اللہ صاحب، مولوی عبدالجلیل صاحب و دیگر احبہ و اعزہ کو سلام مسنون عرض ہے۔ فقط: والسلام عبدالحق نافع

(۳)

۱۰ رصفر ۱۳۶۶ھ (شورش زدہ وقت میں دیوبند جانا حزم واحتیاط کے خلاف ہے)

گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب زیدت مآثرکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہدائے مسنون کے بعد گزارش ہے آپکا گرامی نامہ جواباً مل گیا۔ مجھے آپکی رائے سے اتفاق ہے۔ یہ حزم واحتیاط کے بالکل خلاف ہے۔ کلی اطمینان ہوا اور خواہ مخواہ خطرات بلا کسی اشد ضرورت کے مول لیے جائیں حضرت مہتمم صاحب نے بھی احتیاط سے لکھا ہے غالباً اطمینان کے حاصل ہونے پر وہ خود حتمی طور سے تحریر فرمادینگے۔ جناب قبلہ والد صاحب و برادرم مولانا عبدالجلیل صاحب[3] و مولانا حبیب الرحمٰن صاحب[4] و دیگر واقفین سے سلام مسنون عرض ہے۔ فقط : والسلام ازمحمد عبدالحق نافع عفی عنہ

(۴)

۱۲ رشعبان ۱۳۶۸ھ (جلسہ حقانیہ میں شرکت سے معذرت)

محترم گرامی قدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلام مسنون کے بعد ملتمس ہوں۔ برادرم نور محمد آئے تھے معلوم ہوا آپ نے گاؤں بھی دعوت نامہ[5] بھیجا ہے۔ میں عجیب کش مکش میں گھر گیا یقین جانئے بے انتہائی چاہتا تھا اس اجتماع میں شریک ہو جاؤں مگر میرے اپنے ضروریات میرے کسل اور کچھ سماوی اسباب کی وجہ سے اتنے جمع ہو گئے تھے کہ ان کو نظرانداز کرنا نقصان تھا ادھر وقت اتنا تنگ آپہنچا کہ حواس باختہ ہو گئے۔ کہاں سے عہدہ برآ کیسا ہونگا۔ اسکے علاوہ ارادہ ہو رہا ہے۔ آئندہ رمضان المبارک کسی سرد مقام پر گزاروں باعث

---

۱ دارالعلوم حقانیہ کے تاسیس کے ابتدائی مراحل تھے۔

۲ یہ انجمن تعلیم القرآن کے نام سے اسلامیہ سکول میں درس نظامی ایک شعبہ کے طور پر کام کر رہا تھا۔

۳ **قاضی حبیب الرحمٰن اور مولانا عبدالجلیل ماموں کا تذکرہ:** مولانا عبدالجلیل صاحب لوندخوڑ مردان کے حضرت شیخ الحدیثؒ کے ننھیال ہونے کے ناطے دیوبند میں 'ماموں' کے نام سے پکارے جانے لگے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خاص خدام اور شورش کے زمانہ میں سفر وحضر کیلئے خصوصی باڈی گارڈ میں شامل کئے گئے تقسیم ہند کے بعد شیخ الحدیث قدس سرہ کے ساتھ وطن رہ گئے اور حقانیہ سے تکمیل کرنے والی پہلی جماعت میں تھے بعد میں حضرت شیخ کے خاص خدام اور سفر وحضر میں معاون رہے ہم سب کے لئے خاندان میں ایک بارعب مشفق تھے اور وجیہ شخصیت سے اللہ نے نوازا تھا۔

۴ مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند، دارالعلوم کے شعبہ درس نظامی کے اولین اساتذہ میں سے تھے اور اس زمانہ میں ان سے تحصیل علم کی سعادت ناچیز کے علاوہ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا قاضی انوار الدین وغیرہ کو حاصل ہوئی بعد میں سرکاری سکولوں میں گئے اور آخری زندگی پشاور بہانہ ماڑی میں مولانا غلام جیلانی، مولانا محمد ایوب بنوری، مولانا محمد یوسف بنوری وغیرہ کے تاریخی مسجد میں گزاری اور دارالعلوم سرحد میں درس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

۵ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں کے سلسلہ میں دعوت دی جاتی رہی جس کا جگہ جگہ ذکر ہے۔

بچوں سے اس مہینہ میں بھی کام لینا ہے اور اگر اس ارادہ میں کامیاب ہوگیا تو ۲۰ شعبان المعظم کو مجھے روانہ ہونا چاہئے۔ بہر حال پھر بھی خیال تھا کہ نوشہرہ میں کچھ حل نکال دونگا وہاں کچھ فیصلہ نہ کرسکا تو خیال ہوا کہ مردان ضروریات پورے کر کے جمعہ کے دن اکوڑہ آجاؤں گا مگر مجھے بھی اور بعض احبہ کو بھی یہ خیال ہوا کہ جلسہ دراصل رات کو ہے تو جمعہ کو واپسی ممکن نہیں پہلے ادھر معلوم ہوا جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ خوب کامیاب ہے۔ میرے جیتنے دس بیس نہ بھی ہوں تب بھی انکے احیاز کو کوئی بھر دیگا۔ غرض یہ کہ آج ظہر کو فیصلہ کیا کہ احباب کے سامنے یہ اعذار پیش کردوں گا اور مشہور مقولہ ہے العذر عند اکرام الناس مقبول ، عذر ضرور منظور فرمائیں گے اس لئے ملتمس ہوں کہ ان اعذار کے بنا پر میری غیر حاضری سے درگزر فرمائیے۔ اور میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے نیک مقاصد کو کامیاب فرمادے۔

والسلام: ازمحمد عبدالحق نافع عفی عنہ

(۵)

۷ر صفر الخیر ۱۷ھ

(سفر حج سے شیخ الحدیث کی واپسی پر مبارکباد)

کرم فرمائے زیدت مکارمھم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہدائے مسنون کے بعد گزارش ہے کہ جناب[1] کی تشریف آوری سے اطلاع پا چکا ہوں مگر میں چند امور کی وجہ سے حاضری سے قاصر رہا اور ہر روز ارادہ کررہا تھا کہ حاضر ہوکر اس سفر مبارک سے بخیر وعافیت واپسی ہونے کی مبارکباد پیش کروں مگر تا ہنوز وہی اعذار حتی کہ گذشتہ جمعہ کو برادرم عبدالقدوس[2] کا ارادہ ہوا مگر ان کو بھی عارضہ ایسا پیش آیا تھا کہ اس سے اغماض ان کے لئے دشوار تھا۔ پھر اسکی رخصت ختم ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ اب مجھے خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ تاخیر اور طول پکڑے اس لئے یہ عریضہ پہلے روانہ کررہا ہوں تاکہ اعتذار کا کام دے۔ والسلام محمد عبدالحق نافع

(۶)

ار جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

(عوامی عرف کے استعمال پر ناگواری)

گرامی قدر جناب مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اہدائے مسنون کے بعد ملتمس ہوں کہ گرامی نامہ نے نوازا یاد آوری کا شکر گزار ہوں اور تعمیل حکم کے لیے تیار۔ غالباً کاتب[3] کو میرا نام معلوم نہیں تھا اس لئے عرف استعمال کیا اور جناب کو معروفیت کی بنا پر خیال نہ رہا ہوگا تصحیح کی ہدایت فرمادیں۔ والسلام محمد عبدالحق نافع

(۷)

۲۹ر رجب ۱۳۷۷ھ

(دارالعلوم کے نئے عمارت کی افتتاحی تقریب)

محترم المقام زاداللہ معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہدائے مسنون کے بعد ملتمس ہوں۔ کہ نامہ نامی نے نوازا یاد آوری کا ممنون ہوں الحمدللہ کہ یہ کار خیر اتمام پذیر ہوا۔ اللہ آپ کو اور جملہ اراکین کو جزائے خیر دے تاریخ مقررتک اگر یہاں[4] سے فارغ ہوکر وطن پہنچا تو

---

۱ حضرت شیخ الحدیثؒ کی پہلی اور آخری سفر حج سے واپسی مراد ہے۔

۲ مولانا قاضی عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند ساکن زیارت کاکا صاحب شعبہ عربی اسلامیہ کالج پشاور کے صدر

۳ عوام میں نافع گل میاں کے نام سے زیادہ متعارف ہوئے جبکہ موصوف کو صرف عرفی نام کا ذکر کرنا گوارا گزرا ہوگا۔

۴ غالباً موصوف اس وقت جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کراچی میں اپنے جگری دوست حضرت علامہ بنوریؒ کے اصرار پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ نیوٹاؤن میں مقیم تھے۔

حاضری فرض ہو جائے گی۔ باقی افتتاح لے کے لئے آپ حضرات اور آپ جیسے بزرگ ہی موزوں ہیں اور الحمدللہ اس وقت کافی ہیں۔ باقی سُنا ہے کہ اس میں درس دیا گیا ہے تو باقاعدہ افتتاح کا مفہوم وہاں حاضر ہو کر معلوم کرسکونگا۔ بہرحال اس کار خیر اور قدیم آرزو کی تکمیل کی مبارک باد آپ اور حضرات اراکین قبول فرمالیں۔ والسلام عبدالحق نافع

عزیزم سمیع الحق سلمہ کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام عبدالحق نافع عفی عنہ

(۸)

۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ (قاری طیب سے ملاقات نہ ہوسکنے پر افسوس)

کرم فرمائے بندہ زیدت مکارمہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اہدائے مسنون کے بعد ملتمس ہوں کہ آپ کا دعوت نامہ مجھے ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو زیارت سے واپس ہو کر گاؤں میں ملا۔ ایسے زرین موقع کے فوت ہونے پر بے اندازہ رنج اور بے حد افسوس ہوا افواہ کے درجہ میں سُنا تھا اور گرامی قدر مولانا محمد ایوب صاحب[2] نے جب کہ ہمارے گاؤں تشریف لائے تھے تصدیق ہوئی۔ کہ حضرت مہتمم صاحب[3] تشریف لا رہے ہیں۔ دونوں بھائیوں[4] کا مصمم ارادہ تھا مگر ایسے اسباب پیش آئے کہ ہماری خوشی حسرت میں بدل گئی بہرحال مقدر یہی تھا اور اسی میں تسلی ہے۔ لکیلا تا سوا علی مافاتکم۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ محمد عبدالحق نافع عفی عنہ

(۹)

۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ (حضرت قاری محمد طیب کا پروگرام معلوم نہ ہونے پر صدمہ)

محترم المقام زید کرماً و مجداً السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامہ گرامی نے نوازا۔ اس عزت افزائی کا شکر گزار ہوں۔ ضرور حاضر ہونگا۔ وَلَوْ حَبْوًا۔ حبو کا ذکر اس لیے کیا کہ انگلی پر ایک پھوڑا نکلا ہے۔ اس کو اردو میں انگل بیٹر کہتے ہیں۔ زیارت میں شہ دانہ اور درگئی سوات میں خنو بی۔ اب اس کا ابتدائی مرحلہ ہے ارادہ ہے گاؤں جانے کا بعد میں اس کی اذیت بہت بڑھ جاتی ہے مگر حاضری فرض ہے۔ مہربانم مولانا محمد ایوب صاحب کے مدرسہ میں خدام الدین کا رسالہ آیا تھا اس میں حضرت مہتمم صاحب[5] کی تقریر چھپی تھی سب کو تعجب ہوا۔ کہ اخبارات میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں پروگرام شائع نہیں ہوا۔ خدا جانے اب کہاں تشریف فرما ہوں گے۔ اس کے بعد کسی ذریعہ سے یعنی برادرم مجاہد خان[6] سے معلوم ہوا کہ محترم قاری صاحب[7] نے لکھا ہے کہ حضرت مہتمم صاحب پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۷ جگہ کا دیزا حاصل کرلیا ہے۔ اس میں پشاور بھی ہے۔ پھر بھی تردد اور حیرانی کہ تشریف آوری کی تاریخ کیا ہے۔ دوسری جگہ سے بھی معلوم ہوا کہ تشریف لا رہے ہیں مگر تاریخ کا پتہ نہیں آپکے والا نامہ سے تردد رفع ہوا نہ معلوم کہ کوئی پابندی ہے اسلئے اخبار میں پروگرام شائع نہیں ہوا یا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ ملفوف میں کارڈ بھی تھا کہ میں اپنی حاضری کی تاریخ لکھوں میں تو خاندان کا فرد ہوں مہمان نہیں جس وقت حاضر ہوا ما حضر پر شکر ادا کیا اپنے مکان پر تکلفات کے کیا معنی۔ عزیزم سمیع الحق کی خدمت میں تسلیمات، والسلام : عبدالحق نافع عفی عنہ

---

[1] دارالعلوم حقانیہ گاؤں کی مسجد قدیم سے اپنی موجودہ عمارت میں منتقل ہو چکا تھا۔ اکابر کے ہاتھوں رسمی افتتاح اور جلسہ دستار بندی کا انعقاد تھا حضرت علامہ مولانا احمد علی لاہوریؒ، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ، علامہ قاری محمد طیب دیوبند جیسے مشاہیر علم و فضل کے علاوہ مشہور سرخپوش رہنما خان عبدالغفار خان وغیرہ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ [2] مولانا محمد ایوب جان بنوری فاضل دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد [3] مولانا قاری محمد طیب مرحوم [4] دوسرے بھائی اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کاکا خیل [5] مولانا مجاہد خان الحسینی نوشہرہ کلاں فاضل دیوبند خانوادہ مولانا مدنی کے خاص وابستگان میں سے، ایم ایم اے کے پلیٹ فارم سے صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ [6] مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے معتمد خاص پرسنل سیکرٹری مولانا قاری اصغر علی دیوبندی مراد ہیں۔ [7] قاری محمد طیب صاحب مرحوم، تقریر حقانیہ کے جلسہ دستار بندی میں کی گئی تھی۔

(۱۰)

۲۸رذوالحجہ ۱۳۸۱ھ (رگ ظرافت پھڑک اٹھی [۱])

محترم المقام زاداللہ معالیکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حکمنامہ پہنچا ضرور حاضر ہوں گا آپ نے ایسے شخص کو یاد فرما کر عزت افزائی فرمائی ہے پھر بھی اگر حاضر نہ ہوگا تو بڑی ناشکری ہوگی۔کاتب نے لکھا ہے کہ ملحقہ کارڈ پر اپنی تشریف آوری اور ٹرین سے مطلع کریں شاید مسودے سے یہ جملے نقل کرائے ہونگے ورنہ ہم کون ٹرین والے ہیں۔ٹرین والے بڑے بڑے مقرر ہونگے۔باب ظرافت ہے معاف فرمایئے گا۔

والسلام: عبدالحق نافع عفی عنہ

(۱۱)

۲۳رجمادی الثانی ۱۳۸۷ھ (اجتماع میں شرکت سے معذرت)

گرامی قدر محترم مولانا عبدالحق صاحب زیدت مکارمہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گرامی نامے یکے بعد دیگرے پہنچے یادآوری کا منت گذار ہوں۔جناب نے شمولیت جلسہ کے بارہ میں جو فرمایا ہے علاوہ تعمیل حکم کے مجھے خود بھی شرکت کی خواہش ہے تا کہ اس دینی علمی اجتماع کی تکثیر سواد ہو اور اس کے برکات سے ناچیز بھی بہرہ ور ہو جائے مگر شومئ قسمت سے ایسے مسائل میں گھرا ہوا ہوں۔(غالباً عزیزی سمیع الحق کو اس کا علم ہوگا) کہ کسی کام کا نہ رہا تاہم کوشش کرونگا۔عزیزی سمیع الحق اور جملہ رفقائے کار کی خدمت میں تسلیمات۔

والسلام : عبدالحق نافع عفی عنہ

☆☆☆

مولانا عبدالحکیم [۲] ایم این اے، کرتار پورہ راولپنڈی

(۱)

۲۷-۱-۸۱ھ بمطابق ۱۱-۷-۱۹۶۱ء (مولانا عبدالحکیم اور مولانا محمد رمضان کا مشترکہ خط)

محترم المقام حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔طالب خیر مع الخیر

۱۔ حضرت کا گرامی نامہ ابھی ابھی ملا مافیھا سے آگاہی ہوئی۔میں نے اس وقت دستور کے متعلق وعدہ کیا تھا لیکن بالکل نسیان کا شکار ہو گیا۔معاف فرمادیں۔اب اسی عریضہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ ۲۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب [۳] صحت یاب ہو کر

---

[۱] گاؤں زیارت کا کا صاحب، اکوڑہ خٹک کے جنوب میں چند میل پر واقع ہے۔ دور دراز مدعوین والا خط انہیں بھی گیا۔قرب مکانی کی وجہ سے مولانا مرحوم کی رگ ظرافت پھڑک اٹھی جس کا کوئی موقع بے تکلفی کی وجہ سے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

[۲] مولانا جمعیۃ کے سرکردہ اور سیاسی اکابر میں سے تھے مولانا مفتی محمودؒ کے دور میں ان کا مدرسہ فرقانیہ کرتار پورہ راولپنڈی پارٹی کے اہم مراکز میں سے تھا۔مولانا غلام غوث ہزاروی کی رفاقت میں ہزارہ شگرام وغیرہ کے بڑے بڑے بتوں کو گرا کر قومی اسمبلی میں پہونچے اس اسمبلی کے آخری دور میں سیاسی اختلاف سے اور کچھ اس وقت کے حکومت کے نفس ناطقہ مولانا کوثر نیازی کے اثر سے مفتی محمود صاحب سے الگ ہو کر مولانا غلام غوث ہزاروی کے ہمرکاب ہو گئے۔مفتی محمود کے بعد جمعیۃ انتشار کا شکار ہو گئی تو آپ مولانا درخواستی کے ساتھ رہے۔میرے سر پر ذمہ داری نظامت کا بوجھ ڈالا گیا تو کھل کر نہ صرف سرپرستی فرماتے رہے بلکہ جمعیۃ کے مرکزی نائب امیر کا عہدہ سنبھالا۔

[۳] مولانا ہزاروی مرحوم راولپنڈی

سوموار کو ہسپتال سے نکلے اور منگل علی الصباح وطن تشریف لے جاچکے ہیں۔دعا فرمائیں خدا انکو آئندہ بھی صحت سے رکھے۔ ۳۔ احقر محمد رمضان[1] (راقم الحروف) محلہ اکال گڑھ راولپنڈی ۱۴/۷ پہنچ گیا ہے دعا کا ملتجی ہے اللہ تعالیٰ خدمت دین اور خلوص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ ۴۔ قاری محمد امین صاحب[2] تادم تحریر کوئی خط نہیں آیا۔اگر تیسرے جہاز میں آئے تو ۱۵ جولائی کو پہنچے گا۔ورنہ تیس کو خدا انکو صحت سے لائے۔راقم الحروف محمد رمضان کی طرف سے دست بستہ ہدیہ مسنون قبول فرمائے۔مولانا شیر علی شاہ (مدرس) آپکے صاحبزادگان کی خدمت میں سلام قبول ہو۔مولانا عبدالحکیم صاحب کی طرف سے شیر علی شاہ صاحب سلطان محمود صاحب و حضرات۔والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (مولانا) عبدالحکیم

(۲)

(مولانا تاج محمد کے داخلہ کی سفارش)

۱۱رشوال ۹۱ھ

مخدومی المکرمی قبلہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔امید ہے کہ حضرت کے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔دیگر عرض ہے کہ حامل رقعہ ہذا عزیزم مولوی تاج محمد صاحب ہمارے علاقہ کے نوجوان ساتھی ہیں' اچھے قابل استعداد ہیں۔ان کی دلی خواہش ہے کہ آپ کے ہاں دورۂ حدیث پڑھیں۔اس لئے ان کو داخل فرما کر ممنون فرماویں' مہربانی ہوگی۔محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور دوسرے احباب کی خدمت میں سلام عرض فرماویں۔دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام عبدالحکیم عفی اللہ عنہ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ' راولپنڈی

(۳)

(مولانا مفتی محمود کی وفات مسلک کیلئے علمی سیاسی نقصان O مولانا ہزاروی کو انکے منصب پر رکھوانے کی خواہش)

۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء

بخدمت اقدس استاد الکل شیخ الحدیث سیدی و مرشدی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس بخیر، حجاز کے سفر مقدس میں آپکی صحت اور درازی عمر کیلئے خود اور تمام دوست احباب سے دعا کراتا رہا ہوں۔خدا آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔آمین، مرحوم ومغفور مفتی اعظم پاکستان کی وفات سے دیوبندی مسلک کو جو علمی سیاسی نقصان پہنچا ہے خدا اسکی تلافی فرمائے۔ہماری گرتی ہوئی قابل رحم مجموعی حالات کے اصلاح کیلئے آپ جیسے بزرگوں کا وجود مبارک بہت بڑی ڈھارس ہے۔قبلہ حضرت آپ کی دوراندیش بصیرت اور آپ کا تجربہ جو ہم خردوں کی راہنمائی کیلئے بمنزلہ آفتاب ہے۔راولپنڈی اسلام آباد کے ہم مسلک تمام علماء بندہ ناچیز کے ذریعہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ حضرت مولانا ہزاروی صاحب کو مرحوم مفتی صاحب کی پوسٹ پر رکھنے کیلئے نظام العلماء کی مجلس شوریٰ سے آپکا رابطہ کرنا اور ان بزرگوں کو آمادہ کرنا تاکہ حضرت مدنیؒ کی جماعت میں اتفاق ویکجہتی پیدا ہو اور مسلک کیلئے بھرپور کام ہوسکے۔ہزارہ ڈویژن کے تمام علماء کی بھی آپ سے یہی درخواست ہے میں ہزارہ کا دورہ کر کے واپس آرہا ہوں۔امید ہے کہ آپ اپنے عقیدتمند علماء کی اس درخواست پر توجہ فرمائینگے۔بندہ پہلی فرصت میں دست بوسی کی کوشش کریگا۔

والسلام (مولانا) عبدالحکیم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ

---

[1] بزرگ عالم دین مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم کے والد ماجد

[2] مولانا قاری محمد امین مرحوم راولپنڈی

حافظ قاضی عبدالحلیم حقانی[1]

نائب مدیر و نائب مفتی مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

۲ شعبان ۱۴۰۸ھ (والدہ ماجدہ کی وفات پر تعزیت)

مخدومی و مخدوم العالم سیدی و شیخی امیر المومنین فی الحدیث حضرت اقدس مولانا صاحب مدظلۂ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس مخدوم زادہ گان حضرت مولینا سمیع الحق صاحب، حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہم کی والدہ محترمہ نوراللہ مرقدہا (جو درحقیقت ہم سب خدام حقانیہ کیلئے بدرجۂ ام محترمہ تھیں) کے آغوش رحمت میں پیوست ہونے کی اطلاع ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ مرحومہ ومغفورہ کے درجات بلند فرمادے اور اُن کے درجات انشاء اللہ یقیناً بلند ہوں گے کہ حضرت اقدس مولینا سمیع الحق صاحب، مولانا انوارالحق صاحب جیسے ذی علم مجاہد اور دین کے مناد حضرات کے تربیت میں ان کا بہت بڑا دخل تھا۔

آج اُنہیں اپنے صاحب علم وفضل اولاد کے تمام نیک اور مجاہدانہ کارناموں کا انشاء اللہ ثواب مل رہا ہوگا۔ نجم المدارس میں ان کے ایصال ثواب کیلئے ختم کلام پاک کا اہتمام کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی بیشک اولاد کیلئے والدہ ایک عظیم سایۂ رحمت ہوتا ہے مگر اِس راہ کے بغیر کوئی دوسری راہ ہی نہیں ہے۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب. بہرحال اِس صدمہ میں احقر اور برادر عزیز حافظ محمد نسیم حقانی بلکہ تمام نجم المدارس آپ کے ساتھ شریک غم ہیں۔

اللہ تعالیٰ آئندہ حوادثات ظاہریہ وباطنیہ سے حفاظت فرمائے۔ محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے گوندل میں حادثہ سے بچایا تھا اُس کے متعلق احقر نے ٹیلگرام دیا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا بلکہ پنڈی میں مولانا سمیع الحق صاحب کی ایک جھلک بھی نصیب ہوئی تھی اور باہم دو چار کلمات بھی ایک دوسرے کے سنے تھے اور بس۔ حضرت سمیع الحق صاحب کی مختلف ذمہ داریاں اور مصروفیات کو دیکھ کر (کہ جن کی بناء پر اب ہم لوگ تقریباً قصہ پارینہ بن چکے ہیں) شاعر کا یہ شعر یاد آتا ہے کہ

ے پختہ ہو کر اپنی شاخ و بن سے ہوتا ہے جدا — ای ثمر چشم محبت میں تری خامی بھلی

عبدالحلیم عفی عنہ

---

[1] مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی کے خلف الصدق ہونہار صاحب فکر ونظر دل درومند رکھنے والے قاضی عبدالحلیم حقانیہ میں استفادہ کے بعد افادہ درس وتدریس کا بھی موقع ملا۔ شیخ الحدیث سے والہانہ عقیدت اور ہم خدام سے بے پناہ محبت، خطوط کے ایک بڑے ذخیرہ سے چند ایک بطور تذکرہ وتذکیر محبت شامل کئے جارہے ہیں۔

[2] شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی کامیابی پر الحق میں شائع شدہ نظم (جلد ۶ شمارہ ۵) فروری ۱۹۷۱ء

عبد حق تجھ سے کھلا ہے سوشلسٹوں کا بھرم — حضرت حق نے کیا تجھ پر اچانک جب کرم
عبد حق کو مبارک ہو کہ چمکا حق ترا — ہے دعا میری کہ چمکے عمر بھر تک حق ترا
نصف صدی سے قرآن پاک تیرا مشغلہ — نصف صدی سے حدیث یارؐ تیرا غلغلہ
شیخ مدنیؒ کے فیوض وعلم کا تو ہے امین — تو حدیث یارؐ کا اس ملک میں کامل مبین
عبد حق تو اب تلک تھا منبر ومحراب میں — اب گرج ہوگی تری آئین کے ابواب میں
چاہتا ہے رب کہ اب تو حدیث یارؐ کو — جا کے بتلا دے حکومت کے در و دیوار کو
ہے دعا میری یہ ہر نظم میں منشور میں — ہو ترے حق کا اجالا مجلس دستور میں

مولانا عبدالحلیم قاسمی [1] لاہور

(۱)

۲۳رشعبان المعظم ۱۳۸۸ھ (دورۂ حدیث کے استاذ کی ضرورت)

بخدمت گرامی جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمدللہ طالب خیر مع الخیر ہے۔ اور آنجناب کی خیر وعافیت ہروقت نیک مطلوب ہے۔ جامعہ ہذا میں آئندہ سال دورۂ حدیث شریف کا اجرا کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں خصوصی دعا فرمائی جائے تاکہ حق تعالیٰ اس مبارک سلسلہ کیلئے تمام انتظامات مکمل فرمادے۔ آمین ثم آمین۔ دورۂ حدیث شریف کے اساتذہ کیلئے آنمکرم کی خدمت میں استدعا ہے کہ کوئی موزوں ترین پرانے دوستوں میں سے ہوں تو انکو تجویز فرما کر ممنون فرمایا جائے۔ مجھے آپکے کریمانہ اخلاق سے توقع ہے کہ آپ اس سلسلہ میں جامعہ کی خصوصی مدد فرمائینگے۔ والسلام مع الاکرام طالب دعا محمد عبدالحلیم قاسمی کان اللہ لہ ولوالدیہ

محترم المقام مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون قبول باد ہے۔

(۲)

۱۶رصفر ۱۳۹۰ھ (جمہوریت اور جماعت اسلامی کے بارہ میں الحق کے مضمون پر ناراضگی)

بخدمت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب، مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمدللہ طالب خیر مع الخیر ہے اور آنمکرم کی خیر وعافیت ہروقت بارگاہ صمدی سے مطلوب ہے۔ آنجناب کو معلوم ہے آج ہم جن نظریاتی کشمکش میں مبتلا ہیں اس میں جب تک راہ اعتدال اور عدل وانصاف سے اگر کام نہ لیا جائے تو ایک ہی خانوادہ کے افراد کو مزید نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے آپکی مساعی جمیلہ اتحاد کے سلسلہ میں جو ہوتی ہیں ان کو سب حضرات قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپکے مجلہ الحق میں بعض ایسی باتیں شائع ہوجاتی ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے آنمکرم کو علم ہے کہ یہ عاجز ربع صدی سے زائد عرصہ اکابر علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے ہمیں انتہائی قلق ہے کہ جو حضرات ایک طرف تو ۳۱ علماء اسلام کے ۲۲ نکات کو پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف لادین عناصر کی پشت پناہی میں مصروف ہیں انکی تعریف وتوصیف میں الحق رطب اللسان ہے اور دوسری طرف جو بحالی جمہوریت اور آمریت کو ختم کرنا چاہتے ہیں انکو مورد الزام ٹھہرا کر انکی تضحیک وتخفیف کی جاتی ہے تازہ الحق میں پاکستان میں جمہوریت کو برطانیہ کی جمہوریت پر قیاس کرکے مذاق اڑایا گیا ہے حالانکہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی جانتا ہے کہ یہ قیاس مع الفارق ہے جن سلطنت کے بنیادی اصول اسلام کے مطابق طے شدہ ہوں وہاں کے نمائندوں کا دائرہ کار محدود ہے وہ ان حدود سے تجاوز نہیں کرسکتے جو متفق علیہ ہیں سابقہ نمائندوں کے حوالہ جات تو وہی دے سکتا ہے جس کو علم بھی نہیں کہ ہمارے ہاں ابتک جو کچھ ہوتا رہا وہ ۳۵ کے ایکٹ کے تحت لہذا استدعا ہے کہ اول تو ان کے مسائل میں ان کی ضرورت نہیں اگر ہے تو شعوری طور پر ہونی چاہیے۔ طالب دعا : محمد عبدالحلیم قاسمی

---

[1] مولانا اور ان کے کئی بھائی لاہور گلبرگ کے جامعہ حنفیہ قاسمیہ وغیرہ کے ذریعہ خدمات انجام دیتے ہیں۔ تقریباً سب حضرات جماعت اسلامی کے متاثرین میں سے تھے خط میں اس بنا پر شاکی ہیں۔

مولانا عبدالحلیم[1] مردانی

صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ

(۱)

(سفر حج کے دوران کراچی میں قیام)

محترم المقام جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بندہ آپ حضرات کی دعاؤں کی برکت سے بفضلہٖ تعالیٰ صبح نوشہرہ میں عوامی ریل گاڑی میں سوار ہوکر ساڑھے بارہ بجے کراچی پہنچا۔ بخیر وعافیت، راستے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ملی والحمدللہ، کل بروز اتوار حاجی کیمپ میں کثیر ہجوم حجاج کے باعث سرکاری کاغذی کارروائی میں قدرے دقت ہوئی اور ۱۸ تاریخ جنوری کو پاسپورٹ ملے گا۔ میرے گاؤں والوں نے حاجی کیمپ میں قیام کو میرے لئے پسند نہیں کیا لہٰذا میں کیماڑی کراچی ایک عزیز کے گھر رہتا ہوں۔ آپ حضرات دعا فرمادینگے کہ مولائے کریم بقیہ سفر کامیابی کیساتھ سرانجام فرمادے اور سفر کو باعث سعادۃ دارین اور رضاء الٰہی کا سبب بنادے۔

سب مدرسین حضرات اور ناظم اعلیٰ و دیگر ناظمین وعملہ کو سلام عرض ہے اور درخواست دعا ہے۔ فقط والسلام : بندہ عبدالحلیم عفی عنہ

(۲)

(سفینۃ الحجاج میں)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج مورخہ ۱۹ر جنوری بروز پیر ۱۲ بجے سفینۃ الحجاج سے یہ تحریر لکھ رہا ہوں تقریباً ۴۔۵ بجے یہاں سے روانہ ہوجائیگا۔ سب مدرسین وناظمین وعملہ سے سلام مسنون کے بعد درخواست ہے کہ کامیابی کی دعا فرمایا کریں۔ فقط والسلام : از بندہ عبدالحلیم

(۳)

(مکہ معظمہ کے مولد رسولؐ میں ماہنامہ الحق حضورؐ کے ارشادات کا عملی جواب اور تحریری لبیک، حقانیہ ارشاد نبوی کا ہمہ گیر مجسم امتثال)

محترم المقام جناب مولانا و مخدومنا مہتمم دارالعلوم حقانیہ عبدالحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض خدمت یہ کہ کراچی سے جہاز میں سوار ہوتے وقت جناب کے نام خط بھیجا تھا۔ امید ہے ملا ہوگا۔ آپ کے دعاؤں کی برکت بفضلہٖ تعالیٰ بہت آرام سے سمندر کا سفر طے ہوکر ۲۵ر جنوری بروز سنیچر بوقت ۱۲ بجہ جدہ شریف میں اترے۔ اور یہاں رات گزر کر اتوار کو بعد از ظہر مکہ مکرمہ پہنچے۔ کثرت ورود حجاج کی وجہ سے مکانات ملنے میں دقت تھی۔ رباط البخاریہ طورہ قل میں ایک کمرہ ایک ہزار ریال میں کرایہ کیا۔ ساتھی تحصیل صوابی والے ہیں۔ تاحال آپ کی دعاؤں کی برکت ایام بخیر وعافیت گزر رہے ہیں۔ مقامات اجابت دعا میں جناب اور دارالعلوم کو فراموش نہیں کرتا۔ بینائی کیلئے بالخصوص دعا کرتا ہوں کیونکہ آپ کی ذات اور صحت جسمانی دینی خدمت کیلئے بے حد ضروری ہے۔ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب[2] چند روز ہوئے کہ مدینہ منورہ سے واپس ہوئے ہیں۔ دریافت کے بعد ان کو بھی عرض کیا کہ مولانا صاحب کی بینائی

---

[1] استاد محترم حضرت مولانا عبدالحلیم زروبی ضلع صوابی، فاضل دیوبند و مدرس مدارس دہلی' دارالعلوم حقانیہ کے صدر المدرسین، حدیث وعلم کلام معانی واصول فقہ سارے علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ درس علم وحکمت کا آئینہ دار ہوتا ان کے فرزند مولانا محمد ابراہیم فانی فاضل وادیب اردو فارسی پشتو کے شاعر' دارالعلوم کے مدرس ہیں جنہوں نے حیات صدر المدرسین کے نام پر ان کی ضخیم سوانح مرتب کی۔ احقر کو بھی ان سے کئی کتابوں میں شرف تلمذ حاصل ہے۔

[2] شیخ طریقت مولانا صدیقی نقشبندی جو مکتوب نگار کے بھی مرشد تھے۔

بہت کمزور ہو رہی ہے۔ دعا فرماویں کہ مولائے کریم ان کو صحت بخشے اور آپریشن کی حاجت نہ رہے۔ انہوں نے افسوس کیا اور دعا کرلی۔
پرسوں مکہ مکرمہ کے دارالمطالعہ گیا جو کہ بنا بر مشہور مقام ورود مسعود فخر موجودات علیہ السلام ہے۔ وہاں الحق کے دو تازہ پرچے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کہ مہبط جبرئیل میں سید الکونین ﷺ کے الاھل بلغت کا عملی جواب ہے۔ اور ارشاد بلغوا عنّی کا مرکز اسلام میں تحریری لبیک ہے جس طرح کے خود دارالعلوم حقانیہ ارشاد نبوی کا ہمہ گیر مجسم امتثال ہے۔ مولائے کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ روسیاہ نا اہل کو اپنے بیت کی زیارت کا موقع میسر فرمایا۔ اس کے احسان وکرم سے امید ہے کہ اس نعمت کی تکمیل فرماوے۔ یہ سب کچھ آپ کی مستجاب دعاؤں کے اثرات ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مجھ گنہگار غریب الوطن کو آئندہ بھی دعا سے محروم نہ فرماویں گے۔ تمام حضرات مدرسین وحضرات ممبران واراکین وناظمین ودیگر عملہ و پرسان حال کو میرے طرف سے دعا وسلام عرض ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب سے بعد از سلام مضمون بالا عرض ہے۔ چونکہ ابتداء یہاں پر پہنچنے کے بعد مکان کی تلاشی اور ناواقفیت کی پریشانی تھی اسلئے خط میں دیری ہوئی۔

بندہ عبدالحلیم : سعودی عرب مکہ مکرمہ، رباط البخاری، طورہ قل، محلہ مسفلہ مکان نمبر ۵۳ معلم عبدالقادر نصیر

☆☆☆

مولانا عبدالحمید صاحبزادگان خانقاہ پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان

(دادا مرحوم کی وفات پر تعزیت)

ہفتہ ۳۱ مئی ۱۹۶۹ء

باسمہ تعالیٰ حامداً مصلیاً مسلماً۔ ذوالمجد والاقرام۔ الحری بالاکرام۔ جناب مولانا صاحب زیدت معالیکم وعمتنا اللہ بحسن مساعیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت طرفین مطلوب القلوب۔ مزاج اقدس۔ صورت حال آنکہ جناب کے قبلہ والد صاحب مرحوم کے وفات حسرت آیات کے اندوہگین اطلاع نے بیقرار سا کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم آپ کے ساتھ اس درد وغم میں شریک ہیں۔ بجز صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس میں مقیم فرماوے۔

رحمہ اللہ وارضاہ وجعل الجنۃ مثواہ وجعل آخرتہ خیراً من اُولاہ وصانہ من شدائد برزخہ وعقباہ ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفاً من کل فائت فعلیکم بالصبر الجمیل واحتسبو الاجر الجزیل وانا العبد الضعیف المفتقر الی اللہ الصمد المدعو بحمد لازال محفوفاً برحمۃ ربی الاحد وخادمکم الحقیر عبدالحمید صانہ ربہ من شر الشیطان المرید نسئلکم باللہ ان لا تنسونا بدعاء حسن الخاتمہ والنجاۃ من النار الحاطمۃ. والسلام

برادر محمود جان کو سلام مسنون بشرطیکہ خط کو خود مطالعہ کرلے ورنہ آپ کے ذمہ واجب نہیں۔

☆☆☆

عبدالحمید خان۔ صدر آزاد کشمیر

(مصروفیات کی وجہ سے معذرت)

یکم جولائی ۱۹۶۸ء

محترم پیر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۸ جناب خان عبدالحمید خان صدر آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کے ملاحظہ فرما کر راقم کو شکریہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حسب ہدایت عرض خدمت ہے کہ جناب صدر کی مصروفیات کی بناء پر پشاور آنے کے بارہ میں اسوقت یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اگر اتفاق ہوا وہ ضرور دارالعلوم میں تشریف لائینگے۔

آپ کی دعا کا طالب عبدالرحمان معاون ذاتی

جناب سید عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور نمبر ۳۰۵۵/ صدر/ ۶۸ مورخہ ۱۔۷۔۶۸

جناب عبدالحمید خان[1] کراچی

(۱)

(دادی مرحومہ کی تعزیت)

۴ رجنوری ۱۹۷۷ء

مکرمی و محترمی مولانا صاحب زادلطفکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایک گاؤں والے صاحب سے بر سبیل تذکرہ والدہ محترمہ کے انتقال کا علم ہوکر رنج وصدمہ ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔رب العزت مرحومہ کو جنت بریں میں عالی مقام عطافرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

مرحومہ مغفورہ آپکے لئے بالخصوص اور دیگر اہل خانہ کیلئے بالعموم دعائے خیر کا ایک ذریعہ تھیں ۔انکے برکات اللہ تعالیٰ آپکو نصیب کرے۔ آمین آپکی صحت کے متعلق بھی اس نے کوئی حوصلہ افزاء بات نہیں بتائی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی صحت کو ثانوی حیثیت دے رکھی ہے۔ جانے کا وقت تو مقرر ہے۔لیکن اس وقت معین تک صحت ہی کی بدولت دین اور دنیا کے امور خوش اسلوبی سے طے پائے جاتے ہیں اگر اپنے لئے نہیں تو دوسروں کی خاطر اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں ۔امید ہے کہ برخورداران اور اراکین دارالعلوم خیر وعافیت سے ہوں گے ان سب کو بالخصوص حاجی یوسف صاحب کو سلام مسنون قبول باد۔ فقط والسلام: دعاؤں کا طالب عبدالحمید

(۲)

(ایوارڈ پر مبارکباد)

۱۵ راگست ۱۹۸۱ء

مکرمی و مشفقی مولانا صاحب زادمجدکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سول ایوارڈ ستارہ پاکستان کے لئے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اگرچہ آپ کی ذات اِن دنیاوی نمود کی چیزوں سے بالاتر ہے۔ تاہم خوشی اس بات کی ہے کہ آپ کے ذریعہ جو دین کی خدمت ہورہی ہے۔ اس کا اعتراف کرنے والے موجود ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ اور عمر دراز سے نوازے تاکہ دین کی خدمت کا سلسلہ آپ کی موجودگی میں دیر تک جاری وساری رہے۔ آمین ۔ برخورداران اور اراکین مجلس کو بھی مبارکباد عرض ہے۔ یہ سب کی عزت افزائی ہے۔

فقط والسلام: دعاجو عبدالحمید

☆☆☆

مولانا عبدالحمید سواتی[2] گوجرانوالہ

(الحق وقت کی ایک بنیادی ضرورت ○ آپ کی سرپرستی نورعلی نور ○ اللہ نے آپ سے بہت کام لیا)

۲۵ جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بخدمت گرامی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ۔وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب والا کا مکتوب گرامی دستیاب ہوا یاد فرمائی کا شکریہ اس سے دو دن قبل رسالہ اپنی ظاہری اور معنوی خوبیوں کی بنا پر بہت اچھا معلوم ہوا وقت کی ایک اہم اور بنیادی ضرورت تھی

---

[1] حضرت ؒ کے خاص اور قریبی احباب میں سے تھے۔تورڈھیر سے تعلق تھا۔ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے بعد میں کراچی جا کر کوئی اہم ملازمت اختیار کی (س)

[2] مولانا جید عالم محقق اور بہت سی کتابوں کے مصنف' گوجرانوالہ کے مشہور معیاری مدرسہ نصرۃ العلوم جامع مسجد نور گوجرانوالہ کے مہتمم اور اعلیٰ ترین مدرسین میں سے تھے' مشہور محقق علامہ محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کے بھائی ہیں ۔شاہ ولی اللہ کے علوم سے خاصا شغف رہا اور شاہ صاحب کے افادات سے مجلہ الحق کو عرصہ تک نوازتے رہے۔ میرے نام کے مجموعہ مکتوبات میں جگہ جگہ ماہنامہ الحق اور ناچیز کے بارہ میں جن انتہائی وقیع جذبات کا اظہار کیا گیا ہے وہ میرے لئے سرمایۂ دارین اور متاع افتخار ہے (س)

خدا کرے کہ دینی اور ملی تقاضوں کو یہ رسالہ پورا کرتا رہے پھر جناب والا کی نگرانی اور سرپرستی میں تو مزید نور علی نور ہے۔ آپکی ذات گرامی سے اللہ تعالیٰ نے بہت کام لیا ہے۔ ذالک من فضل اللّٰہ. اسی مکتوب کے ہمراہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ بندہ فقیر کے نام پر مستقل طور پر رسالہ جاری کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔ امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔

والسلام: احقر عبدالحمید سواتی (خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

☆☆☆

مولانا عبدالحنان[1] جہانگیرہ، فاضل دیوبند

(مدینہ منورہ کے مشاغل رمضان میں عمرہ)

از مدینہ منورہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک

مخزن الجود والکرم منبع الفنون والحکم حضرت محترم مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت شامل حال ہے اور خیریت آنجناب مع تمام لواحق وتوابع از درگاہ خداوند قدوس نیک چاہتا ہوں۔ صورت حال یہ ہے کہ جب سے ہم پہنچے ہیں روز خیال رہتا تھا کہ ایک عریضہ پیش خدمت کروں مگر کچھ تو عدیم الفرصتی کیوجہ سے اور کچھ سستی کیوجہ سے آجکل میں اتنے روز گزر گئے محترم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سیہ کار کو محض اپنی فضل سے اپنے دربار عالیہ میں دوبارہ حاضر ہونے کا موقع دیا ہے۔ میں کس زبان سے اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کروں۔ الحمدللّٰہ علی ذالک ، ساتھ ہی ساتھ رمضان شریف کے عمرے اور طواف اور رات کو تراویح اور تہجد میں دوہرے ختم کلام پاک اپنی زندگی میں یہ ایک نادر موقع ہاتھ آیا ہے محترم مقامات مخصوصہ میں ہمشیرہ[2] اور آپکی صحت کیلئے بار بار دعائیں کرتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو تا دیر دین کی خدمت کا موقع عطا فرمادیں آمین، البتہ اس مرتبہ یہاں کی روایات اور موسم کی وجہ سے رمضان میں گرمی کی تکلیف بہت زیادہ رہی ہے اب کچھ فرق محسوس ہوتا ہے مورخہ ۱۸/۱ اکتوبر مطابق ۲۲ رمضان المبارک بروز جمعرات ہم مدینہ منورہ آگئے ہیں اور حضور سرداردوجہاں کی چوکھٹ پر حاضری دے رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ۱۵ رشوال تک مدینہ ہی میں ٹھرنے کا خیال ہے۔ بعدازاں واپسی مکہ مکرمہ جائینگے دعا فرمادیں کہ مناسک حج خیر وعافیت سے پورے ہوں سفر میں بیماری ذرا زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے ہمشیرہ صاحبہ کو اور بی بی صاحبہ[3] کو اور ہمشیرہ گان کو اور برخورداروں کو نیز ناظم صاحب ومبران صاحبان کو سلام مسنونہ عرض ہو۔ لڑائی کے متعلق نیز ملکی حالات کے متعلق ہمیں کچھ اطلاع نہیں ملتی کیونکہ نہ اخبار ہے اور نہ ریڈیو اور نہ ہماری توجہ اس طرف ہے اللہ تعالیٰ حافظ وناصر ہو۔ تابعدار محمد عبدالحنان از مدینہ منورہ بمعرفت معلم محمد یوسف یمانی پوسٹ بکس نمبر ۱۵۷،

ماموں مولانا عبدالحنان کا ذکر

۱ـ بڑے ماموں الحاج سیف الرحمان مرحوم اور چھوٹے ماموں یہی مولانا عبدالحنان ہیں اللہ تعالیٰ نے عمر میں برکت عطا فرمائی۔ الحمدللّٰہ بقید حیات ہیں۔ عمر کی ایک صدی پوری کر رہے ہیں اور صحت قابل رشک ہے۔ زمینداری ذریعہ معاش ہے فراغت کے بعد گھر پر رہے۔ کراچی کے مولانا زرولی خان وغیرہ نے گاؤں میں ہی ان سے پڑھا۔ حضرت شیخ کے رفیق درس دیوبند سے تکمیل وتحصیل کی ہردم کسی نہ کسی مناسبت سے اکابر اساتذہ دیوبند اور قیام دیوبند کے واقعات عجیب کیف ومستی میں سناتے رہتے ہیں اس وقت فضلاء دیوبند میں بقیۃ السلف ہیں پہلا حج حضرت شیخ کی رفاقت میں کیا۔ دوسرے سفر حج میں یہ خط مدینہ منورہ سے لکھا گیا ہے۔

۲ـ میری والدہ ماجدہ مرحومہ

۳ـ میری دادی یعنی حضرت شیخ" کی والدہ ماجدہ جسے خاندان میں بی بی صاحبہ سے یاد کیا جاتا تھا۔

مولانا عبدالحنان صاحب تاجک[1]

(۱)

سہ شنبہ رجمادی الاخری ۳۷ھ (دارالعلوم کیلئے دلی شب وروز دعائیں)

بشرف ملاحظہ نامی گرامی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعافیتہ، مزاج گرامی بخیر جناب کانوازش نامہ چندروز سے ملا ہے مگر طبیعت کی ناسازی اور پریشانی سے آج تک تاخیر ہوتی رہی۔ جناب کی یادآوری کاشکریہ۔ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ ادامہا اللہ واقامہا اللہ کیلئے میری دلی دعائیں شب وروز وقف ہیں۔ مگر بوجہ عدم اطمینان طبیعت کے رکنیت کے ذمہ داری سے قاصر ہوں۔ اسلئے مجھے معذور سمجھیں۔ دیگر مدرسہ کے قواعد وضوابط امید کہ آپ جلد ارسال فرمادینگے۔ اپنی طبیعت کی حالت مرض وغیرہ سے مطلع فرمادیں۔ مولانا عبدالغفور صاحب[2] مولانا سید احمد صاحب[3] مولانا محمد سید ابرار شاہ صاحب[4] کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے حبیب الرحمان کی جانب سے آپ حضرات کوالسلام علیکم قبول ہو۔ بندہ محمد عبدالحنان عفی عنہ یوم سہ ۳۷ھ ج ۲، تاجک رنگو ضلع کیمل پور

(۲)

۲۷ررمضان المبارک ۱۳۸۹ھ دوشنبہ (دارالعلوم حقانیہ کیلئے اہل خیر سے چندہ)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ مزاج گرامی، قبلہ حضرت مولانا سید عبدالحنان صاحب بانی مدرسہ کے ارشاد کے مطابق دوچار کلمات لکھنے کا موقع ملا۔ وہ قدرے علیل ہیں اسلئے مجھے ہی حکم ہوا رمضان میں حضرت صاحب یہیں اوکاڑہ میں تھے خیال تھا کہ بعض مخلصین شہری حضرات سے اسی موقع پر کچھ رقم وصول کر کے گھر جانے سے پیشتر ہی آپکو ادارے کے لیے بھیج دی جائے۔ چنانچہ مبلغ ۲۲۰ (دوسوبیس روپے) جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ آج ۲۷ررمضان المبارک بوقت صبح بذریعہ منی آرڈر وہی رقم ادارہ دارالعلوم حقانیہ (اقامہا اللہ وادامہا) کیلئے آپکے نام روانہ کئے۔ مندرجہ ذیل معطیان حضرات کے نام رسیدات کاٹ کران کو بھیجی جائیں۔ اللہ قبول فرمائے۔ آج ہم سب بمعہ حضرت صاحب گھر کیمبل پور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں شوال کے نصف تک واپسی قبلہ السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ احقر فدا محمد برائے حضرت مہتمم جامعہ حنیفہ انوریہ اوکاڑا۔

(۳)

۵ررمضان المبارک یوم بدھ ۹۱ھ (دارالعلوم کیلئے مولانا عبدالقدیر کیمبلپوری کے خدمات کی کوشش)

گرامی قدر محترم المقام حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب زیدت معالیکم بورکت ایامہ ولیالہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ والانامہ پر اپنی رائے ناقص لکھ کر مولانا رکن الدین صاحب کو غور غشتی ارسال کردیا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اقامہا اللہ وادامہا جیسے بے مثل ادارہ میں جہاں دیگر

---

1. حضرت مولانا مرحوم دیوبند کے اکابر علماء اور اکابر دارالعلوم کے چشمہ فیض سے سیراب ہونے والے علاقہ چھچھ کے موضع تاجک سے تعلق رکھتے تھے، حضرت شیخ الحدیث مرحوم ان سے اپنے اساتذہ جیسا سلوک کرتے تھے طویل طالب علمانہ سفر میں ان سے کہیں تلمذ کا موقع ملا، مولاناؒ بھی خصوصی شفقت فرماتے۔ مدرسہ کے مجلس شوریٰ کی رکنیت پر معذرت فرمارہے ہیں۔

2. حقانیہ کے اولین صدر مدرس مولانا عبدالغفور سواتیؒ 3. مولانا شائقین صاحب حق صاحب المتوفی مکہ مکرمہ متی ۔

4. مولانا دارالعلوم کے جید مدرس فاضل دیوبند، کیا کبل ہزارہ سے تعلق تھا۔ مزید حالات کیلئے ان کے خطوط کے حاشیہ پر۔

علماء جبال العلم رونق افروز ہیں۔ حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر صاحب[1] مدظلہ جیسے عالم بے بدل بھی زیبا ہیں۔اللھم زدفزد آمین ثم آمین،اہل مجلس حضرات سے السلام علیکم۔ فقط: محتاج دعا محمد عبدالحنان عفی عنہ

(۴)

۱۸محرم الحرام ۱۳۹۵ھ (جامعہ انوریہ اوکاڑہ کیلئے تجربہ کار معلم کی فرمائش)

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم ،السلام علیکم،مدرسہ جامعہ انوریہ رجسٹرڈ اوکاڑہ کیلئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے۔ جو تجربہ کار ہو۔کتب درسیہ اعلیٰ اوسط وغیرہ کے تعلیم کا تجربہ ہو۔اردو زبان پر خوب دسترس ہو۔بلکہ اسباق بھی اردو میں پڑھا سکتا ہو۔ہمراہ طلباء کم از کم ۶یا ۷ ہوں۔زیادہ کی قید نہیں۔مشاہرہ حسب لیاقت بمعہ خورد ونوش و کمرہ وغیرہ۔البتہ بستر ہ (چائے ناشتہ) خود انکا اپنا۔طلباء کو ماہانہ وظائف حسب ترتیب کتب اور طلباء اور اساتذہ کو کھانا مطبخ سے۔جلد از جلد کاروائی کی ضرورت ہے۔ عزیزم مولوی سمیع الحق کو سلام۔

فقط والسلام : بندہ محمد عبدالحنان عفی عنہ خادم مدرسہ ہذا از اوکاڑہ

(۵)

(عنایت اللہ مشرقی کے بارہ میں کفر حقیقی کے فتوے سے اختلاف ○ فتوؤں میں تبیین واحتیاط کا ذکر ○ مشرقی کے متنازعہ خیالات اکوڑہ خٹک کا مناظرہ)

مکرمی مشفقی مولوی عبدالحق صاحب زید مجدکم ،آمین،السلام علیکم ورحمۃ اللہ،بعد از سلام مسنون عرض آنکہ آج کل ملک سے خاکساران کے متعلق بڑے زور شور کی خبریں آرہی ہیں۔رسالہ "الارشاد" امرتسر سے معلوم ہوا کہ اکوڑہ خٹک میں مناظرہ بھی ہوا۔اور آج قبلہ والد صاحب مدظلہم کا والا نامہ[2] موصول ہوا تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳ ماہ مارچ کو علماء ہندوستان بالخصوص پنجاب کا اجتماع کیمبل پور میں اس غرض سے ہوگا کہ عنایت اللہ خان مشرقی کافر ہے آپ کا نام بھی تحریر فرمایا ہے آپ سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ نے کفر حقیقی پر کوئی دلیل قطعی غیر محتمل التاویل دیکھی ہے آپ کو معلوم ہے تو تحریر کریں مجھے تو اس کے فاسق فاجر اہل ہوا کفر زجری میں کوئی بحث اور کلام نہیں البتہ کفر حقیقی میں ضرور توقف ہے۔کیونکہ جو اشیاء اس کی طرف مولوی احمد علی صاحب یا مولوی غلام غوث وغیرہ نے منسوب کی ہیں۔اور موجب کفر حقیقی قرار دیا ہے واقعات اکثر میں نے اس کی تصنیفات پر منطبق کی ہیں اسکی مراد سیاق وسباق سے یا دیگر مقامات سے وہ نہیں معلوم ہوتی جو کہ نسبت کردی گئی علاوہ ازیں کوئی اور امر موجب کفر ہو وہ میں کہہ نہیں سکتا۔آپ نے اسکی تصنیفات دیکھی ہونگی۔آپ کو اگر کوئی اور ایسا معلوم ہو تحریر کریں۔اکوڑہ خٹک کے مناظرہ میں جو عبارت زیر بحث لاکر موجب کفر قرار دی گئی محض زبردستی ہے۔سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے امور

---

[1] بقیۃ السلف تلمیذ رشید مولانا انورشاہ کشمیریؒ مولف فیض الباری شرح بخاری غالباً انہیں دارالعلوم حقانیہ میں منصب تدریس کو زینت بخشنے کی خواہش کی گئی تھی اور مولانا رکن الدین فرزند شیخ نصیر الدین غورغشتی اور صاحب مکتوب سے سفارش بھی کرائی گئی تھی۔(س)

[2] یہ خط بہت ہی اہم ہے اور مشہور زمانہ علامہ مشرقی اوران کے متنازعہ خیالات اور مناظرہ اکوڑہ خٹک اور علامہ مشرقی کے بارہ میں جمہور علماء امت اور اکابر کے فتوؤں اور آراء سے اس کا تعلق ہے مگر صاحب مکتوب نے علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے فیض صحبت کے حوالہ سے ایسے معاملہ میں انتہائی احتیاط اور تحقیق وتبیین کا ذکر کیا ہے۔غالباً ۳۷ء کے لگ بھگ زمانہ میں لکھا گیا ہے۔ جبکہ حضرت مرحوم مدرسہ مطلع العلوم سورت ڈابھیل انڈیا میں پڑھا رہے تھے اس مجموعہ مکاتیب میں مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ کے حوالہ سے اس مسئلہ پر مزید روشنی پڑ سکتی ہے۔(س)

سے جو کہ محتمل التاویل اور دیگر مقامات کو دیکھنے سے واضح المراد ہیں ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے کیسے خارج قرار دیا جارہا ہے۔ الغرض اس وقت اتنی مختصر عرض ہے کہ آیا موجب کفر یہی عبارات ہیں جو کہ رسائل میں تحریر کر دی گئیں اور مناظرہ میں زیر بحث آئیں یا کوئی اور امر ہے۔ آپ ذرا تفصیل سے تحریر فرمادیں جو عقائد اس کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں جب اس کو تحریر کیا گیا (جیسے مولوی احمد علی صاحب) تحریر کرتے ہیں تو جواب میں کہتا ہے مجھ پر بہتان اور افتراء ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ میری مراد یہی ہے اس میں کیا حرج ہے وہ تسلیم نہیں کرتا اور دیگر تصنیفات میں تصریح بھی کرتا ہے بخلاف قادیانی کے جب اسکی طرف موجب کفر امور میں سے دعوی نبوت نسبت کر دیا گیا اقرار کیا یہی مراد ہے اسمیں کیا حرج ہے میں نبی ظلی ہوں۔ خیر مجھ کو کسی سے عداوت ہے اس امر میں اور نہ کسی کی حمایت محض ہے بلکہ صرف اگر حمایت ہے یہی ہے کہ ایک مسلمان کے اسلام کی حتی الامکان تا ثبوت دلیل قطعی علی کفرہ العیاذ باللہ حمایت ہے۔ اور کچھ نہیں میں پہلے اتنا محتاط تو شاید نہ تھا مگر جب سے حضرت سیدی انور شاہ مرحوم مغفور کی صحبت میں کچھ عرصہ گزارا اور مرحوم کا کمال احتیاط دیکھا اس وقت سے میں بھی از حد ڈرتا ہوں۔

فقط والسلام: بندہ محمد عبدالحنان عفی عنہ

مدرس مدرسہ مطلع العلوم سورت ڈابھیل

(۶)

(سمیع الحق کو مسجد نور بخاری کے افتتاح کیلئے اوکاڑہ بھیجیں)

مکرم المحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام برکاتہ، السلام علیکم، امید ہے کہ آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہونگے آپکے آمدہ خط کے ذریعہ آپکی تکلیف کا سن کر ازحد صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپکو شفاء کلی عطا فرمادیں۔ مزید برآں مہربانی فرما کر ایک امام جو کہ شریف النفس متقی پرہیز گار ہو۔ اسکو آپ اپنے ذمہ داری سے بھیجوادیں ضروری ہے۔ اور یہ جلدی ہونا چاہیے۔ اسکے علاوہ عزیزی مولوی سمیع الحق سلمہ جسوقت بھی کراچی سے فارغ ہوں وہ تشریف لاویں۔ آپکی طرف سے عزیز سلمہ سمیع الحق صاحب مسجد نور بخاری کا افتتاح کرینگے۔ عید سے متصل تشریف بمعہ امام صاحب لاویں۔ امام صاحب کا تقرر اور مسجد نور بخاری کا افتتاح آپکے ذمہ ہے۔ عزیزی سمیع الحق امام کو ساتھ لاکر مصلّی پر کھڑا کر دیں اور مسجد نور بخاری کا افتتاح کردیں۔ میری جانب سے سب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم۔

والسلام عبدالحنان عفی عنہ۔

مسجد نور بخاری مدرسہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

مولانا عبدالحنان ہزاروی[1] ناظم جمعیۃ علماء ہند

(۱)

۱۲محرم الحرام،۱۵اکتوبر

(حج پر مبارکباد)

محترم المقام جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم !بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ سب سے پہلے حجاز مقدس وزیارت حرمین شریفین سے واپسی پرتبریک قبول فرمایئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپکو حج مقبول کی سعادت نصیب فرمائے آپ نے اس سیاہ کار کے لیے ضرور دعا فرمائی ہوگی۔اب دونوں مرتبہ کی محرومی کی داستان عرض کروں جب پہلی مرتبہ آپکی روانگی ۲۴ اگست کے متعلق خط آیا تو میں اپنے مکان پر تھا پنڈی ہوکر خط ۳۱ اگست کو مجھے مکان پر ملا ۲۰ ستمبر کو پنڈی پہنچا جبکہ حجاج حضرات کی واپسی شروع ہوئی تو ارادہ کیا کہ اکوڑہ خط لکھ کر صحیح تاریخ تشریف آوری معلوم کروں اتفاق سے اسی دن نائب مہتمم صاحب کا خط ملا کہ ۱۱\۱۳ اکتوبر کو چناب ایکسپریس سے تشریف لارہے ہیں اسٹیشن ٹیلیفون کیا کہ گاڑی کا ٹھیک ٹائم معلوم ہوجائے شومئی قسمت غلطی سے اسکی زبان سے نکلا ۶ بجکر ۱۳ منٹ پر گاڑی آتی ہے ۱۱\۱۳ اکتوبر کو صبح دوستوں کے ساتھ اسٹیشن پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ گاڑی ۲ بج کر ۱۳ منٹ پر آتی ہے وہ تو جاچکی ہے انکوائری آفس والوں کی اس غلطی پر ماتم اورافسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے دعا کہ اس سعادت سے محروم ہوگئے جو حاجی کے گھر پہنچے پہلے قبولیت دعا کی سعادت اس کو حاصل ہوتی ہے ورنہ زندگی رہی تو ملاقات ہوجائے گی اب خیال ہے کہ ہمارے ملک صاحب ناصر پور اپنے عزیزوں سے ملنے آئیں تو انکے عزیز ملے اکوڑہ حاضر ہوکر نیاز حاصل کروں ہمارے ملک عنایت اللہ صاحب وملک شیر محمد صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔خدا کرے آپکی صحت بہتر ہو۔

احقر عبدالحنان از جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی

(۲)

۲۲اپریل ۱۹۵۰ء

(جلسہ دستار بندی میں شرکت کی اطلاع)

محترم مولانا زید مجدھم السلام علیکم رحمۃ اللہ والا نامہ موصول ہوکر باعث تشکر ہوا انشاء اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے سالانہ جلسہ دستار بندی پر جو ۸۔۹ شعبان کو ہوگا حاضر ہونے کی پوری کوشش کرونگا آپ بھی دعا فرمائیں کہ ساوی مانع پیش نہ آئے۔مولانا غلام غوث صاحب کا خط بھی یاددہانی کے لیے آیا ہے امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ والسلام احقر عبدالحنان از جامع مسجد پرانہ قلعہ راولپنڈی شہر

---

[1] مولانا مرحوم آزادی ہند کیلئے لڑنے والے اصحاب عزیمت وبصیرت اکابر کے قافلہ کے ساتھی تھے اپنی صلاحیتوں سے جمعیۃ علماء ہند کے ناظم کے عہدے تک پہونچے۔تقسیم کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ونشاۃ ثانیہ میں بنیادی کردار ادا کیا۔دارالعلوم حقانیہ کے قیام کے بعد حضرت شیخ الحدیث کے اولین اساسی رفیق بنے۔خطوط سے سارے معاملات میں تعاون اور شرکت کا اندازہ لگتا ہے۔افسوس کہ خطوط کا ایک بڑا ذخیرہ نہ مل سکا راولپنڈی صدر کے جامع مسجد بھوسہ منڈی کی خطابت سنبھالی۔انکے بعد اسی مسجد میں بطل اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی نے زندگی گزاری۔کاغان ہزارہ کے موضع جرید سے تعلق تھا۔حضرتؒ کیساتھ ایک مخلص بھائی اور خاندانکے فرد جیسا تعلق تھا۔مجھ ناچیز کا نکاح پڑھانے کی سعادت بھی مجھے ملی۔

انکی وفات پر میرے تحریری تاثرات:

افسوس کہ بزم قاسمیؒ اور محفلِ شیخ الہندؒ کی ایک ایک شمع خاموش ہوتی جارہی ہے۔برطانوی سامراج کے استیصال اور مسلمانوں کی دینی وفکری قیادت کیلئے دارالعلوم دیوبند نے جو لشکر جرار تیار کیا اس کا ایک ایک اولوالعزم سپاہی اٹھتا جارہا ہے' کچھ خال خال نظر آرہے ہیں' وہ بھی آمادہ رحیل ہیں۔ان جانثاران ملک وملت اور موجودہ نسلوں کے درمیان بیچ کی یہ کڑیاں بھی نکل جائیں گی۔مگر آنے والوں کے لئے ان لوگوں کی قربانیوں سے بھرپور اور تابناک زندگی روشنی کے مینار کا کام دے سکے گی۔حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی مرحوم کا وجود بھی انہی ارباب عزیمت اور علمبرداران علماء حق میں سے تھا' جن کا بالاکوٹ (ہزارہ) میں انتقال ہوا۔تدفین بھی اس پاکیزہ سرزمین میں ہوئی جو سیدین شہیدین (امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ اور سیدنا شاہ اسماعیل شہیدؒ) کے خونِ شہادت سے لالہ زار بنی تھی۔مولانا عبدالحنان صاحب ہزارویؒ جید عالم دین' بہترین و بے بدل خطیب تھے۔زندگی بھر ہر دینی وملی تحریک میں نمایاں حصہ لیا' خواہ استخلاص وطن کی تحریک ہو یا ختم نبوت کا مسئلہ۔تقسیم سے پہلے جمعیۃ العلماء ہند اور تقسیم کے بعد جمعیۃ العلماء اسلام میں نمایاں کام کیا۔کیسی ہی نازک گھڑی ہو حق کہنے سے کبھی دریغ نہ کیا۔لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم (القرآن) (اللہ کی راہ میں کسی ملامت کی پروا نہیں کرتے) ان کا شیوہ رہا۔وہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے جانثار خادم اور حضرت مولانا انورشاہ کشمیریؒ کے نہ صرف تلمیذ بلکہ منظور نظر رہے۔مولانا کے قیام لاہور کے دوران حضرت شاہ صاحب مرحوم نے بارہا انہیں میزبانی اور اسفار میں رفاقت کا شرف بخشا____ دارالعلوم حقانیہ کے لئے تو مولانا کی وفات ایک مخلص اور سرگرم رکن کی جدائی ہے۔ابتدائے تاسیس ہی سے دارالعلوم کی ترقی میں ہر طرح حصہ لیتے رہے۔ذاتی وجاہت کے استعمال سے بھی گریز نہ کیا۔ان کی زندگی کے یہ مختلف ادوار اس حقیقت کے غماز ہیں کہ ان کا دل دینی تڑپ اور قوم وملک کی حقیقی اصلاح اور ملی جذبات سے معمور تھا۔ایسے حضرات کا ایسے دور میں اٹھ جانا ایک المناک سانحہ ہے۔حق تعالیٰ امت مرحومہ کو مرحوم کا نعم البدل اور مرحوم کو درجات عالیہ سے نوازے۔(آمین)

(۳)

۵رمضان ۱۱جون ۱۹۵۱ء (دارالعلوم کیلئے حصول چندہ)

محترم ومکرم مولانا صاحب زید مجدھم السلام علیکم میں تقریباً ہفتہ عشرہ مکان گزار کر ۶ جون کو واپس پنڈی آ گیا ہوں حاجی قائم دین صاحب کا خط کراچی سے آیا ہے کہ پہلے مبلغ ۔۔ ماہانہ دارالعلوم کی امداد کی جاتی تھی اب پندرہ کردئیے ہیں میں نے ان کو شکریہ کا خط لکھا ہے۔ جس میں دارالعلوم کی پوزیشن مزید لکھی ہے۔ امید ہے آپ بخیریت وعافیت ہونگے اور رمضان مبارک کے مبارک مقدس اوقات میں دعوات صالحہ فرمارہے ہونگے چند ایک معاند مخالفت کررہے ہیں انکی شرارت سے امن وحفاظت کی ضرور دعا فرمائیں احباب کی خدمت میں مسنون سلام ودعا۔ والسلام احقر عبدالحنان جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر بازار راولپنڈی

(۴)

۲۹رمضان۔ ۲۳جون ۱۹۵۲ء (عید مبارک)

بنام حضرت مولانا محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ والا نامہ شرف صدور لاکر باعث صد مسرت وانبساط ہوا اللہ تبارک تعالیٰ آپکی دعا اس سیاہ کار کے حق میں قبول فرمائے میں کیا اور میری سرپرستی کیا کسی اللہ کے بندہ کو ادھر متوجہ کیا تو اس سے ایک حقیری رقم دارالعلوم کو بھیج دی والامر بید اللہ چند یوم یہاں بھی وہ گرمی اور تپش رہی کہ لوگ الامان والحفیظ پکار اٹھے کہتے ہیں ایسی کبھی نہیں دیکھی پھر پرسوں سرخ آندھی گرم اور بارش اس شدت سے ہوئی کہ امم سابقہ کا نقش عذاب سامنے آ گیا دل دھل گئے العیاذ باللہ ہفتہ عشرہ تک ارادہ ہے مکان جانے کا انشاء اللہ تعالیٰ بقر عید تک واپسی ہوگی امید ہے کہ شروع شوال میں داخلہ شروع ہوجائے گا احباب سے سلام عرض کردیجئے۔ والسلام: احقر عبدالحنان از جامع مسجد بھوسہ منڈی

(۵)

۱۴اپریل ۱۹۵۴ء (اکابر علماء کرام کی آمد)

حضرت مولانا محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نے ڈیرہ خط لکھ دیا ہے کہ اکوڑہ کیجیے شاید نہ آسکوں اگر انکا کوئی تار اور کوئی اسپیشل پیغام نہ آیا تو شاید نہ جاؤں۔ ورنہ کوشش کرونگا کہ پہلی بس سے آجاؤں غالباً ۴ بجے تک اکوڑہ پہنچ جاؤں گا اور اگر نہ گیا تو پھر ۱۸ کی صبح کو چناب یا بس سے آجائینگے۔ مفتی محمد نعیم صاحب[۱] تو ضرور آئینگے حضرت مولانا نصیر الدین صاحب[۲] بھی ہونگے۔ مولانا محمد علی[۳] تو آئیں گے شاہ جی[۴] کا احتمال ہے مولانا ادریس صاحب[۵] اگر آگئے تو ان سے بھی کہہ دیا جائیگا، حاجی علاؤالدین صاحب سے یکصد روپیہ برائے مدرسہ لے لیا ہے ممکن ہے دوایک اور احباب سے بھی کچھ وصول ہوجائے میں ابھی ہری پور جارہا ہوں کل واپسی ہوگی قاری صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اور سلام عرض کررہے ہیں۔ احقر عبدالحنان۔ از پنڈی

(۶)

۱۵اپریل ۱۹۵۴ء (مولانا غلام غوث ہزاروی پر پابندیاں)

محترم مولانا صاحب السلام علیکم ہم کل ہری پور پہنچے تو مولانا غلام غوث صاحب سے ملاقات ہوئی ان کا نکلنا مشکل ہوگیا ہے کہ پنجاب

۱۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی ۲۔ شیخ الحدیث غورغشتی ۳۔ مولانا محمد علی جالندھری

۴۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۵۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی

گورنمنٹ کا نوٹس مل چکا ہے کہ تاحکم ثانی پنجاب کی حدود میں داخل نہ ہوں سرحد میں ضلع مردان میں داخلہ بند ہے اب انکے لیے کوئی راستہ باقی نہیں جس سے وہ جلسہ میں آسکیں ہم تو آج واپس ہونگے دیکھئے ڈیرہ والوں کا کیا ہوتا ہے کہ مولانا صاحب وہاں بھی نہیں جاسکتے میں بھی نہ گیا تو ان کو بہت دقت ہوگی قاری صاحب کہہ رہے تھے کہ ایک مولوی اسلم صاحب کراچی سے اب گوالمنڈی کی جامع مسجد میں خطیب بن کر آچکے ہیں ان کو بھی اکوڑہ آنیکی دعوت دینی چاہیئے۔ والسلام : احقر عبدالحنان ہری پور

(۷)

۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء (دارالعلوم آنے کا پروگرام)

حضرت مولانا المحترم زید مجدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں کل ۳ بجے اس سفر سے واپس آیا ہوں تو جناب کا والا نامہ ملا ملتان میں مولانا محمد علی صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ راولپنڈی نہیں آرہے اس طرح مجھے شاہ صاحب کے متعلق بھی شبہ ہے شاہ صاحب لاہور میں تھے اپریل کو واپس ملتان پہنچے اس لیے منی آرڈر کی وصولی میں تاخیر ہوگئی میں راولپنڈی کے جلسہ میں شریک نہ ہوا تھا مجھے جمعہ پڑھکر ڈیرہ اسماعیل خان جانا ہے ۱۷ تاریخ وہاں شریک ہوکر ۱۸ کی صبح کو پہلی بس سے انشاء اللہ اکوڑہ کے لیے روانہ ہونا ہے صحیح معلوم نہیں کہ کس وقت پہنچ سکوں گا وہ ملتان آیا پھر اصرار کیا تو مجبور ہوگیا ورنہ میں نے پہلے انکار کردیا تھا۔ قاری صاحب اور مفتی محمد نعیم صاحب راولپنڈی کی طرف سے چناب یا بس سے آپ کے پاس ۱۸ کو پہنچ جائیں گے راولپنڈی کے اشتہار میں نام بہت ہیں نہ معلوم کون آتا ہے اور کون نہیں آتا انشاء اللہ آپ کا جلسہ کامیاب رہے گا فکر نہ کیجئے مولانا غلام غوث کا آنا یقینی ہونا چاہئے جامعہ اسلامیہ کا نمائندہ ملتان میں مجھ سے ملا تھا مگر میری تاریخ لائل پور یا لاہور کی ہے۔ والسلام : احقر عبدالحنان از راولپنڈی

(۸)

۴ ستمبر ۱۹۵۴ء (بیماری کی اطلاع راولپنڈی کے مدرسہ کا ذکر)

محترم و مکرم حضرت مولانا صاحب زید مجدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ ملا۔ حالات سے اطلاع ہوئی۔ طبیعت میری بھی کچھ اچھی نہیں۔ بدستور پاؤں اور بازو میں درد ہے مگر راولپنڈی کی شدید گرمی سے آرام ہے جگہ ٹھنڈی ہے میرا ارادہ راولپنڈی واپس اکتوبر کے نصف تک پہنچنے کا ہے۔ محرم کے آخر تک نہ آسکوں تو صفر میں شاید پہنچوں گا۔ ۱۰، ۱۱ ستمبر کو مانسہرہ میں ایک تبلیغی جلسہ ہے اس میں جاؤنگا اور پھر واپس آجاؤنگا۔ راولپنڈی سے خط آیا ہے کہ مدرسہ میں چالیس طلبہ داخل ہیں ۲۰ کا قیام و طعام مدرسہ کررہا ہے مقامی بچے انکے علاوہ ہیں اللہ تعالیٰ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حقانیہ ماشاء اللہ وسط سال کے امتحان کی تیاری کررہا ہوگا اللہ تعالیٰ دونوں مدرسوں کو اپنے فضل و کرم سے بے حد ترقی عطا فرمائے۔ احباب سے سلام کہہ دیجیے۔ والسلام

احقر عبدالحنان : بمقام وڈاکخانہ جریدہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

(۹)

۱۷ ستمبر ۱۹۵۴ء (دارالعلوم کی مجلس شوریٰ میں شرکت)

محترمی و مکرمی حضرت مولانا صاحب زید مجدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دارالعلوم حقانیہ کی بھی شوریٰ میں شرکت کا دعوت نامہ ملا میں نے اپنے عریضہ میں اپنی آمد کا ذکر کردیا تھا۔ جب کہ دعوت نامہ کی پشت پر جناب نے تحریر فرمایا ہے بظاہر میرے لیے اس اجلاس میں شرکت کی دشواری ہے کہ مجھے پھر واپس جریدہ آکر راولپنڈی اکتوبر میں پہنچنا ہے تاہم کوشش کروں گا کہ پہلی مجلس میں شریک ہوسکوں۔ اگر حاضری میں

کوئی خاص چیز حائل ہوئی تو سمجھ لیجئے کہ کوئی خاص بات ہوگئی ہے ایبٹ آباد کی طرف سے بس میں آنے میں ہی سہولت ہے اگر آنا ہوا تو ۲۵ ستمبر ہفتہ کے روز شام کو پہنچ جاؤنگا۔ میرے سسرال والے یہاں کے پہاڑ پر مال مویشی لے جایا کرتے ہیں انکے ساتھ مویشی بھی ہوتے ہیں آلائی کے علاقے کے جو نئے لوگ پاکستان میں شامل ہوئے ہیں انہوں نے ڈاکہ ڈال دیا وس جانوران کے لے گئے ہیں میرے کو اللہ نے بچادیے حقیقی خسر کے ۶ عدد اور چار انکے دوسرے ساتھیوں کے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مال بغیر دقت واپس لوٹا دے۔ آمین۔

والسلام

(۱۰)

۳ رجب مطابق ۱۳/۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء (مولوی سعد الدین کی دعوت)

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب زادمجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ جلسہ دستار بندی کے بعد بظاہر کوئی موقعہ نیاز حاصل کرنے کا نہ رہا صاحب حق مولوی سعد الدین[۱] کا ایک خط آیا تھا کہ قاری صاحب اور میں پہلے اکوڑہ آجائیں تو وہاں سے مولوی سمیع الحق صاحب کے ہمراہ انکے گاؤں میں تفریح اور شکار کیلئے آجائیں۔ مگر موسم کی سخت ترین بارشوں اور سردی کیوجہ سے اب تک موقعہ نہیں نکلا۔ الخیر فیما وقع۔ امید ہے مزاج بعافیت ہوں گے۔ اور سالانہ امتحان کی تیاریاں ہونگی۔ مولوی سمیع الحق صاحب سے سلام کہدیں۔

والسلام: احقر عبدالحنان از جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی

(۱۱)

۲۴ مارچ ۱۹۵۵ء (مولانا مطیع الحق دیوبندی کا ذکر)

حضرت مولانا دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ کل دوپہر کو مردان اور حضرو کے سفر سے واپس آیا ہوں۔ آج لاہور سے مدرسہ انوار العلوم کا دعوت نامہ پھر آیا کہ حضرت مولانا نے اکوڑہ سے جو خط مولانا مطیع الحق[۲] کو لکھا ہے اس میں ۳، ۴ اپریل درج ہے تم چونڈہ سے لاہور آجاؤ اور ہفتہ اتوار کی درمیانی رات میں تقریر کر کے اتوار کو واپس ہو جاؤ۔ شام تک اکوڑہ پہنچ جاو گے۔ پہلے تو میں نے ان کو انکار لکھدیا تھا اب اگر میری پہلے اجلاس میں اتنی ضرورت نہ ہو تو ان کے ہاں سے بھی ہو آوں۔ اگر آپکی اجازت ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ ۳ اپریل کی صبح چناب سے یا بصورت دیگر کسی پہلی بس سے حاضر ہو جاونگا۔ مولانا گل بادشاہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان کے ہاں تعزیت کو گیا تھا۔ والسلام : احقر عبدالحنان از صدر بازار راولپنڈی

(۱۲)

۲۴ مارچ ۱۹۵۵ء (اکوڑہ خٹک سے بنوں اور پھر کلاچی کے سفر کا عزم)

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ میں نے از خود ایک عریضہ پہلے لکھ دیا تھا اسکے بعد آپ کا والا نامہ ملا۔ اب یہ دونوں بظاہر ایک وقت ملیں گے۔ اگر آپ کی طرف سے کسی گنجائش کی اطلاع آگئی تو بہتر۔ ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳ اپریل کی صبح ہی حاضر ہونگا۔ مگر یہ مہربانی ضرور کیجئے کہ ۴ اپریل کی صبح اجازت فرمادیجئے۔ تا کہ رات تک بنوں پہنچ جاؤں اور دوسرے دن کلاچی پہنچ سکوں۔ قاری صاحب[۳] بھی میرے ساتھ کلاچی جائینگے۔ والسلام : احقر عبدالحنان از صدر راولپنڈی

---

[۱] مولانا سعد الدین فاضل امینیہ دہلی قاری محمد امین مرحوم کے یار غار مولانا مصلح الدین صاحب مردان کے چھوٹے بھائی منکرات کے خلاف ڈٹ جاتے تھے دار العلوم سے آخر تک تعلق رہا۔ جماعت اسلامی کے شیدائی تھے۔ [۲] مولانا مطیع الحق دیوبندی لاہور سے تصنیف وتالیف کا ادارہ چلاتے رہے۔

[۳] راولپنڈی میں عمر بھر کے رفیق سفر و حضر قاری محمد امین مرحوم مراد ہیں۔

(۱۳)

(سرگودھا سے واپسی)

۲۹ مارچ ۱۹۵۵ء

حضرت مولانا زید مجدھم السلام علیکم! آج میں سرگودھا کے سفر سے واپس ہوا تو والا نامہ ملا بہت اچھا انشاء اللہ ۱۳ اپریل کی صبح کو چناب یا بصورت دیگر پہلی بس سے حاضر ہو جاؤنگا آنا سیدھا چونڈہ ضلع سیالکوٹ سے ہوگا۔ قاری صاحب بھی کہہ گئے ہیں۔ ۱۴ اپریل کی صبح ہمکو ضرور روانہ ہونا ہے۔

والسلام : عبدالحنان از صدر راولپنڈی۔

(۱۴)

(جمعیۃ علماء اسلام (تھانوی گروپ) کے عاملہ کی رکنیت اور ان کیساتھ کام میں تعامل ○ شیخ الحدیث کے دانتوں کا معائنہ)

۴ ذیقعدہ مطابق ۲۵ جون ۱۹۵۵ء

محترم مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، والا نامہ شرف صدور لایا۔ دارالعلوم کی تعلیمی سرگرمیوں سے اور طلبہ کے داخلہ سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام قسم کی مشکلات کو دور فرمائے۔ میرا نام قرعہ[۱] میں نہیں آیا تا ہم محلہ کے ساتھیوں کیجہ سے کوشش کر رہا تھا کہ کراچی پہنچکر کوئی صورت تلاش کروں۔ مگر اب تک ان بے چاروں کا معاملہ بھی لٹک رہا ہے۔ نہ معلوم کیا صورت حال پیش آئے۔ ۵ جولائی تک جانے یا نہ جانے کا انتظار ہے۔ کراچی سے جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کے اراکین کے نام بمعہ دعوت نامہ ملے ہیں۔ کہ یکم جولائی کو لاہور جلسہ ہے کچھ کہہ نہیں سکتا کہ ان لوگوں کے ساتھ کام ہو سکے گا یا نہ جاؤں یا پہلے کی طرح تامل کروں آپ کا نام بھی اراکین میں ہے کیا آپ کا ارادہ ہے شرکت کا یا نہیں میرے خیال میں اگر ارادہ ہو تو وہاں دانتوں کیلئے مناسب موقعہ ہے۔ ورنہ راولپنڈی ڈاکٹر تو ہیں مگر ان سے اس سلسلہ میں کوئی خاص تعارف تو نہیں جب جی چاہے تشریف لے آئیں ان کو دیکھ لینگے۔ اگر میرے جانے کی کوئی صورت نکل آئی تو قاری صاحب بھی اسکو جانتے ہیں۔

والسلام : احقر عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۱۵)

(شیخ الحدیث کا دورۂ پارہ چنار اور اخبار انجام میں رپورٹ ○ مالی معاملات میں اکابر کے احتیاط کی ایک مثال)

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

حضرت مولانا المحترم دامت برکاتہم، السلام علیکم، آپکی روانگی[۲] پارہ چنار سے پہلے ایک عریضہ لکھا تھا نہ معلوم روانگی سے قبل ملا یا نہ۔ اس میں پورے دکھ کے ساتھ معذرت تھی۔ اب اخبار "انجام" میں آپکے دورے کا حال پڑھا تو خوشی ہوئی مگر اپنی محرومی پر افسوس ہوا ممکن ہے اللہ تعالیٰ کوئی موقعہ پھر پیدا فرمائیں کہ آپکی ہمرکابی میں پارہ چنار جانا ہو سکے۔ ان کا[۳] دس روپے کرایہ میرے پاس پڑا ہے آپکی خدمت میں بھیجوں یا ان کا پورا پتہ مجھے لکھئے تو براہ راست ان کو بھیجوں میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ آپ ان کو دے آئیں میں یہاں سے آپ کو بھیجدونگا۔ امید ہے بمعہ لواحقین مع العافیت ہونگے۔ مولوی سمیع الحق صاحب سے سلام کہدیں۔

والسلام : عبدالحنان از صدر راولپنڈی

۱۔ حج کے لئے۔ ۲۔ پارہ چنار سدہ کرم ایجنسی کا یہ سفر حضرت شیخ کا پہلا اور آخری دورہ تھا والہانہ استقبال کی تفصیل انجام اخبار میں آئی تھی۔

۳۔ ان اکابر کا معاملات میں بھی احتیاط ان بزرگوں کا وہ طرہ امتیاز رہا جواب ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔

(۱۶)

(تاریخ جلسہ محقق کردیں کہ تصادم نہ ہو)

۱۵ رجنوری ۱۹۵۷ء

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب زاد مجدھم، السلام علیکم، کل کے ''انجام'' میں پڑھا کہ مجلس منتظمہ کا جلسہ ۱۳ ارکو ہو رہا ہے تاکہ جلسہ دستار بندی کا تعین ہو سکے مولانا سید گل بادشاہ صاحب[۱] تشریف لے آئے ہیں معلوم ہوتا ہے مولانا محمد علی صاحب[۲] نے کوئی تاریخ متعین کردی ہے بہر حال پختہ محقق تاریخ سے جلدی مطلع فرمایئے کہ اسوقت لوگوں نے بہت جلدی تاریخوں کا تقرر مانگنا شروع کردیا ہے لیکن آپکی تاریخ سے تصادم نہ ہوا امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے سب حضرات سے سلام عرض کردیجئے گا۔

والسلام : عبدالحنان از جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی

(۱۷)

(حقانیہ جلسہ کیلئے اکابر کا تگ و دو)

۱۷ رجمادی الثانی مطابق ۱۹ رجنوری ۱۹۵۷ء

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ والا نامہ شرف صدور لایا۔ مولانا احمد علی صاحب[۳] نے پہلے سے کسی کو وہ تاریخ دی ہوگی جسکا تبدیل کرنا ان کیلئے مشکل ہوگا بہی حال مولانا محمد علی کا ہوگا مگر ان سے پھر کہہ دیا جائیگا۔ کہ اگر گنجائش ہو تو ۱۷، ۱۸ مارچ وہ رکھ لیں، ۲۰ رفروری جمعہ کے دن اسکی جماعت کی یکروزہ کانفرنس راولپنڈی میں ہوگی۔ جسمیں جالندھری صاحب اور قاضی احسان[۴] آئینگے یہاں ان سے ذکر کیا جائیگا۔ مولانا احمد علی صاحب کی جگہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی[۵] کو اگر آپ دعوت دیدیں تو بہتر ہوگا۔ کیا مفتی محمد نعیم صاحب[۶] کو بھی دعوت دی یا نہیں، اور کن کن حضرات کو مدعو کیا ہے۔

والسلام : عبدالحنان از جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی

(۱۸)

(مولانا درخواستی نے شرکت کی کوشش کا کہا)

۹ رمارچ ۱۹۵۷ء

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب دامت مجدھم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ ۷ رمارچ کو واپس خانپور سے آیا مولانا عبداللہ صاحب درخواستی سے بہت اصرار سے عرض کیا تو فرمایا کوشش کرونگا کہ پہنچ جاؤں۔ ان دنوں میں جانا مشکل ہوتا ہے کہ دورہ تفسیر شروع ہوتا ہے اور صرف ڈیڑھ ماہ ہوتا ہے کرایہ نہیں لیا۔ کہ میری عادت یہی ہے جب آتا ہوں تو پھر لیتا ہوں انشاءاللہ شرکت کی سعی ضرور کرونگا آپ ایک خط مزید تاکید کا بھی لکھدیجئے۔ میرا پہلا خط لاہور کا لکھا ہوا تو موصول ہو گیا ہوگا۔

والسلام : عبدالحنان از جامع صدر بازار از راولپنڈی

۱۔ صدر جمعیۃ علماء سرحد فاضل دیوبند ساکن سواڑیان طورو
۲۔ مولانا محمد علی جالندھری مرحوم مجلس احرار کے عظیم رہنما
۳۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا لاہوریؒ
۴۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی
۵۔ علامہ محمد ادریس کاندھلوی
۶۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی اکابر دیوبند میں سے تھے۔ شعلہ بیان خطیب تھے فیصل آباد اور پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ پنجاب میں قیام رہا دارالعلوم کے جلسوں کو رونق بخشتے رہے۔

(۱۹)

۱۲؍مارچ ۱۹۵۷ء (ریڈیو سے شب برأت پر تقریر)

حضرت مولانا صاحب زادمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، ایک والا نامہ کل اور دوسرا آج موصول ہوا اس وقت قاری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی تو طے ہوا کہ ہفتہ کے دن بس سے ۱۲ بجے کے قریب انشاء اللہ اکوڑہ پہنچ جائیں گے۔ مگر مسجد میں پہونچا تو ریڈیو اسٹیشن راولپنڈی کی طرف سے ایک لیٹر آیا کہ ۱۷؍مارچ کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے شب برات پر ایک تقریر کرو۔ چنانچہ ان کو جواب دیا ہے کہ لکھ کر بھیجدونگا۔ مگر پڑھ نہیں سکتا کہ میں نے باہر جانے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اگر یہ تدبیر کارگر ہوئی تو انشاء اللہ ہفتہ کے دن ساڑھے گیارہ، ۱۲ بجے تک پہونچیں گے ورنہ قاری صاحب تو شاید ہفتہ کے دن اور مجھے غالبا ۱۸ ؍کو حاضر ہونا نصیب ہوگا۔ قاری صاحب سلام کہتے ہیں۔

والسلام : عبدالحنان از جامع مسجد صدر راولپنڈی

(۲۰)

۱۳؍اپریل ۱۹۵۷ء (جلسہ حقانیہ میں شرکت کیلئے اکابر سے ملاقاتیں)

حضرت مولانا المحترم زادمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، لاہور پہنچا تو سب سے پہلے مولانا محمد ادریس صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے بہت زوردار الفاظ میں معذرت فرمائی کہ ایسے وقت میں جبکہ باہر سے دوست اور استاد لاہور آرہے ہیں میں باہر جاؤں تو بہت برائی اور گستاخی ہے مولانا محمد طیب صاحب کے آنے کی توقع بھی بتلائی کہ کوشش ہو رہی ہے ان کے لانے کی حضرت مولانا احمد علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وعدہ کی توثیق فرمائی۔ ۵۰ روپیہ کرایا انکی خدمت میں پیش کردیا۔ ۱۶؍مارچ ہفتہ کے دن شام کو خیبر میل سے سوار ہو کر ۱۷؍مارچ اتوار کے دن صبح نوشہرہ اتر ینگے۔ وہاں سے موٹر پر ان کو لانے کا انتظام کیجئے۔ مولانا غلام غوث صاحب سے بھی وعدہ لیکر ۲۰ روپیہ کرایا ان کو بھی دیدیا ہے وہ غالبا ۱۷؍مارچ کو پسنجر ٹرین سے اکوڑہ پہنچیں گے۔ جو تقریبا ۱۲ بجے کے قریب پہنچتی ہوگی کل انشاء اللہ تعالیٰ خانپور جاؤنگا۔ مولانا درخواستی صاحب سے ملاقات کر کے ان کی صورت حال سے بھی اطلاع کردونگا۔

والسلام : احقر عبدالحنان از دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

(۲۱)

۲۸؍رمضان مطابق ۱۰؍مئی ۱۹۵۷ء (مولانا مدنی" کا ایڈریس)

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب زادمجدہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آج والا نامہ ملا حالات سے اطلاع ہوئی۔ الحمدللہ کہ حاجی علاؤالدین صاحب والی رقم بھی دارالعلوم کے خزانہ میں داخل ہوگئی۔ قاری صاحب دوتین دن کیلئے کندیاں[1] اپنے پیر کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ آج صبح ہی آئے ہیں۔ حضرت مدنی[2] مدظلہ العالی کا پتہ مجھے مدینہ منورہ سے ان کے بھائی مولانا سید محمود احمد صاحب نے لکھ کے بھیجا ہے۔ مگر میں عریضہ نہیں لکھ سکا۔ اور اب عید کے بعد حضرت کا پروگرام واپس کا ہوگا۔ دیو بند تشریف لے آئیں تو پھر عریضہ لکھوں۔ عید کے بعد ۱۸؍مئی کو دو ہفتہ کیلئے میں بھی گھر بچوں کو دیکھنے جا رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ یکم جون کا جمعہ آکر پڑھاؤنگا۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ مولوی سمیع الحق صاحب سے سلام کہہ دیجئے۔ (عید مبارک) والسلام : احقر عبدالحنان از صدر بازار راولپنڈی

---

[1] قاری محمد امین صاحب جس کا کندیاں کے مرشد مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے روحانی تعلق رہا۔ [2] شیخ الاسلام مولانا حسین احمد"

(۲۲)

(سہولتوں کا فقدان O تواضع اور فنائیت کی مثال O مولانا لاہوری نے رات اکوڑہ کی کسی مسجد میں چادر بچھا کر گزاری)

۱۲ر رمضان مطابق ۱۸ر جون ۱۹۵۷ء

حضرت مولانا المکرّم زادمجدھم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ والا نامہ شرف صدور لایا آپ اس ناچیز کو ایسے عظیم الشان الفاظ سے خطاب فرماتے ہیں کہ جس سے بلا مبالغہ میں عرق ندامت میں ڈوب جاتا ہوں میری دلی اور صحیح خواہش یہ ہے کہ آپ مجھے خوردوں[۱] کے سے خطاب سے یاد فرمایا کریں۔

<u>حقانیہ کے جلسہ میں آسائش اور سہولتوں کی کمی:</u> رہا دارالعلوم کا تعلق تو وہ محض حسبۃً للہ ایک دینی درسگاہ سے ہے اور انشاء اللہ رہیگا۔ باوجود انتہائی خواہش اور تمنا کے انکی خدمت کسی درجہ میں بھی نہیں ہوسکی جسکا افسوس رہتا ہے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب کی ذات بابرکات تو اس قسم کی خدمات کی نہ پابند ہے اور نہ تقاضا کرتی ہے ان کی طرف سے تو اطمینان رکھئے ہاں مفتی محمد نعیم صاحب کو کچھ احساس ہوا تھا کہ خدمت پوری طرح نہیں ہوئی میرے معروضات کے بعد بھی ان کی طبیعت میں خلجان رہا ہوگا آپ انکی خدمت میں ایک خط ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کے پتہ پر لکھ کر پوری معذرت بیان کر دیجئے اور آئندہ کیلئے توجہ کے مناسب الفاظ لکھ دیجئے۔ خصوصی اوقات میں دعا سے فراموش نہ فرمایئے۔ امید ہے آپکی دعا سے اللہ تعالیٰ مخالفوں اور معاندوں کو خائب و خاسر کریگا۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ والسلام احباب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ احقر عبدالحنان، از جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر بازار راولپنڈی

(۲۳)

(مجلس شوریٰ حقانیہ میں شمولیت)

۳ر ستمبر ۱۹۵۸ء

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب زادمجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ تقریباً دو ماہ کی رخصت گزار کر ۳۱ر اگست کو واپس پنڈی پہونچا۔ دو دن کچھ مصروفیت رہی کل جبکہ ڈاک دیکھی تو دو عدد گرامی نامے برائے شمولیت مجلس شوریٰ موصول ہوئے جب سے مجلس کا قیام ہوا۔ اتفاق سے وطن میں ہونے کے باعث مجلس کے اجلاسوں کی شرکت سے محروم ہی رہا جسکا مجھے قلق ہوتا تھا اب بحمد للہ ایسا موقعہ ہے کہ حاضری کی سہولت ہے۔ لہذا انشاء اللہ تعالیٰ قاری صاحب سے مشورہ کر کے ۶ر ستمبر شنبہ کے دن شام تک اکوڑہ پہنچ جائینگے۔ تاکہ ۷ر ستمبر اتوار کے دن شرکت کر کے شام تک واپس آجاؤں۔ ۸، ۹ ستمبر کو علی الترتیب سیشن میں اور اے ڈی ایم کی عدالت میں تاریخ ہے۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب سے سلام کہہ دیں۔

والسلام : عبدالحنان از جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی

---

[۱] تواضع اور فنائیت کی اعلیٰ مثال ہے۔

(مولانا لاہوری کا اکوڑہ کی کسی مسجد میں رات چادر بچھا کر گزارنا)

[۲] دارالعلوم کے جلسوں میں عوام کے ہجوم اور ایک پسماندہ حال دور افتادہ گاؤں میں ایسے عظیم شخصیات کے طعام و قیام اور رہائش کا انتظام پہلے تو میسر نہ ہوتا۔ رہا سہا ہوتا بھی تو درہم برہم ہو جاتا دارالعلوم کی موجودہ عمارت ابھی نہیں تھی نہ مہمان خانہ نہ آرام دہ کمرے۔ اکوڑہ کے اہل خیر مہمانوں کی رہائش اپنے ذمہ لے لیتے۔ ایسے حالات میں حضرت لاہوری کو رات گذارنے کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ مل سکا دوسرے دن سنا کہ گاؤں کے دریائے لنڈا کے کنارے ایک قدیم بوسیدہ مسجد میں چادر بچھا کر رات بسر کی مگر پیشانی پر شکن بھی نہ لائے شاید ایسے حالات کو اشارہ ہے۔

(۲۴)

۱۳ر ستمبر ۱۹۵۸ء

(صدر ایوب کے مارشل لاء میں جلسہ)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ کل ڈیڑھ بجے دن وطن سے واپس آیا تو گرامی نامہ ملا۔ جلسہ سالانہ کی تجویز بہت خوب ہے مگر موجودہ [1] ہنگامی حالات میں خدا جانے وقت پر کیا صورت پیش آئے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا جلسہ کا موقعہ ہوا تو انشاء اللہ ضرور شرکت کی سعادت حاصل کرونگا۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے ابھی تک قاری صاحب سے ملاقات نہیں ہوسکی مولوی سمیع الحق صاحب وناظم صاحب ودیگر اساتذہ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ عزیزم مفتی بھی اداب عرض کرتا ہے

والسلام : عبدالحنان از جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی

(۲۵)

۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

(قاری محمد طیب کی معیت میں آنے کی اطلاع)

محترم المقام حضرت مولانا دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے۔ کہ کل دو خط عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب کے اور آج آپکا گرامی نامہ ملا کہ کل انشاء اللہ پیر کے دن ۲۰ر اکتوبر کو مولانا قاری محمد طیب صاحب بذریعہ سندھ کراچی ایکسپریس سے تشریف لا رہے ہیں۔ میں اور قاری صاحب انشاء اللہ راولپنڈی سے ان کے ہمراہ ہونگے اور کچھ دوست پہلے دن تو نہیں دوسرے دن تیار تھے مگر حالات کے پیش نظر ان کا پروگرام تقریباً ملتوی ہے ہم لوگ راستہ میں کہیں کھانا نہیں کھائینگے۔ لہٰذا اکوڑہ ہی میں جو نصیب ہوگا خداوند کریم کی نعمت سمجھ کر ضرور کھائینگے۔ اگر کسی وجہ سے قاری صاحب اس ٹرین سے نہ آسکے تو بھی میں اور قاری صاحب چونکہ تیار ہوکر اسٹیشن پر آئینگے تو اس گاڑی سے حاضر ہونگے۔ والسلام عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب کو بعد سلام معلوم ہو کہ دونوں خط مل چکے ہیں۔ انشاءاللہ کل حاضری ہوگی۔ والسلام

(۲۶)

۵ر جون ۱۹۵۹ء

(حکیم ابوعبیدہ راولپنڈی)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زادمجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ والا نامہ ملا۔ حکیم صاحب [2] کو بتلایا۔ اب پروگرام دو دن پہلے ہو گیا ہے۔ بجائے بدھ کے پیر کے دن ۸ر جون کو انشاء اللہ تعالیٰ حاضری ہوگی۔ صبح پہلی بس سے، قاری صاحب کل لنگری چلے گئے ہیں۔ شاید اس وقت تک واپس نہ آئیں۔ اگر آئیں بھی تو مدرسہ کا پرچہ ہوگا۔ بظاہر وہ نہ آسکیں گے۔ صرف میں اور حکیم صاحب ہی آئینگے۔

والسلام : احقر عبدالحنان از صدر راولپنڈی بروز جمعہ

(۲۷)

۲۰ر صفر مطابق ۸ر مارچ ۱۹۶۱ء

(پیر دیول کامری میں مشائخ کانفرنس)

محترم جناب حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کراچی تشریف لے جاتے وقت کا گرامی نامہ تو مل چکا تھا جواب تاخیر ایک تو آپکی واپسی کے انتظار میں دوسرا مقدمہ شفعہ کے سلسلے میں مانسہرہ تک باوجود ضعف کے جانا پڑا۔ ۳۱ر جولائی کو واپس آیا الحمدللہ ان سے راضی نامہ ہوگیا۔ شفعہ خارج ہوا۔ انکی چار کنال زمین خرید لی گو مہنگی ملی جھگڑا ختم ہوگیا۔

---

[1] غالباً صدر ایوب کے مارشل لاء کی طرف اشارہ ہے۔

[2] جناب حکیم ابوعبیدہ جو ہندوستانی شرفاء اور علماء کا نمونہ تھے دارالعلوم کی موجودہ مسجد کی تعمیر میں خاص دلچسپی لی مولانا عبدالحنان کے خاص ساتھی تھے۔

پیر دیول نے مری میں کانفرنس علماء اور مشائخ کی بلائی ہے آپ کو دعوت نامہ ملا ہوگا مجھے تو ملا ہے اور خصوصی طور پر آنے کا اصرار ہے۔لہذا انشاء اللہ ۱۲راگست کو پنڈی پہونچوں گا اور ۱۳رکو مری چلا جاؤنگا۔قاری صاحب غالباً حج سے مع الخیر واپس ہونے والے ہی ہونگے۔گو کہ ٹھیک تاریخ پنڈی پہونچنے کی معلوم نہیں۔والسلام مع الاکرام،سب حضرات سے سلام عرض ہے۔عزیزم مفتی سلام عرض کرتا ہے۔

والسلام : عبدالحنان از جرید

(۲۸)

۸/جولائی ۱۹۶۱ء (مری میں آپ کی نیابت ادا کی ٥ ڈھانچہ تو بنا مگر روح پڑتی ہے یا نہ)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زادمجدکم،بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ گرامی نامہ شرف صدور لایا مری میں آپکی نیابت ہم نے ادا کی اور پشاور میں آپ نے ہماری۔۱۹راگست کو انشاء اللہ پشاور آرہا ہوں مگر زیادہ وقت نہیں کہ اتر کر نیاز حاصل کروں۔دیکھئے پھر کب شرف نیاز حاصل ہوتا ہے۔مری میں اتحاد کا ڈھانچہ تو بنا ہے خدا جانے اسمیں روح پڑتی ہے یا نہ،دعا فرمائیے۔۹رستمبر کو پھر اجلاس ہے۔سب حضرات کیخدمت میں اور ناظم صاحب کیخدمت میں بھی سلام عرض باد۔عزیزم مفتی سلام عرض کرتا ہے۔

والسلام : عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۲۹)

۱۰/جولائی ۱۹۶۱ء (ہسپتال سے منتقلی)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ ۵رنومبر کو ہسپتال سے ڈسچارج ہوا تو ۶رکو وطن چلا آیا بیماری تو بحمدللہ اب نہیں۔دوا جاری ہے مگر ضعف ہے بہت کمزور ہوں لہذا دعاؤں کا محتاج ہوں اب گاؤں کے پتہ پر ہی نوازشنامہ ارسال فرمائیں سب حضرات کیخدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام : عبدالحنان از مقام وڈاکخانہ جرید،تحصیل مانسہرہ،ضلع ہزارہ

(۳۰)

۲۱/اگست ۱۹۶۱ء (پیر دیول صاحب کے مکان پر اجتماع)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زادمجدکم،بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ گرامی نامہ شرف صدور لایا۔۱۹رکو پشاور گیا تھا مگر ۲۰رکو جلدی واپس ہونا پڑا کچھ یہاں کی ضروریات ایسی تھیں ورنہ اپنی طبیعت بھی چاہتی تھی کہ نیاز حاصل کر کے واپس آؤں۔۹،۱۰رستمبر کو منتخب شدہ نمائندگان کا راولپنڈی میں پیر دیول صاحب کے مکان پر پھر اجتماع ہوگا۔ان تاریخوں میں شوریٰ نہ رکھیئے گا۔اسکے بعد ہو تو بہتر ہے۔قاری صاحب وطن گئے ہوئے ہیں۔واپسی پر موقعہ ہوا تو آپ کا سلام پہونچا دونگا۔میری اور مفتی کی طرف سے سب حضرات کیخدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام : عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۳۱)

۱۹/مئی ۱۹۶۲ء (اجتماع جامع مسجد ورکشاپی میں شرکت کی دعوت)

حضرت مولانا مکرم دامت برکاتہم،بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ یہاں دوستوں نے ایک تبلیغی اجتماع کا انتظام جامع مسجد محلہ ورکشاپی میں کیا ہے جو یکم،۲،۳ جون بروز جمعہ،ہفتہ،اتوار کو ہوگا،جمعہ کے دن آپکی تشریف آوری اور شرکت ازبس ضروری ہے۔مولانا غلام غوث

صاحب بھی اس دن ہونگے۔ ہفتہ اور اتوار کیلئے جو صرف رات کو بعد نماز عشاء اجلاس ہوا کرینگے۔ جسمیں مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور حافظ عطاء المنعم صاحب[1] علی الترتیب تقاریر فرمائیں گے۔ آپ جمعرات کے دن شام تک یا جمعہ کی صبح تشریف لے آیئے بہر حال رات تشریف لانا زیادہ سہل اور مفید ہوگا۔ قاری صاحب سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ جواب کا انتظار ہے۔ والسلام : عبدالحنان از راولپنڈی

(۳۲)

(مفتی محمد نعیم کی افتادِ طبیعت)

۵/ جون ۱۹۶۲ء

حضرت مولانا المحترم زید مجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ مفتی محمد نعیم صاحب کی خدمت میں بہت زور دار خط لکھدیا ہے امید ہے آپ نے بھی صحیح پتہ، جناح کالونی لائل پور کے ایڈریس پر خط لکھدیا ہوگا۔ شاید وہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اطلاع دیں اگر چہ انکی افتادِ طبیعت سے یہ بعید ہے کہ جلدی کوئی اطلاع کر دیں۔ مہتمم صاحب دیوبند کے پروگرام سے کوئی مزید واقفیت آپ کو ہوئی ہو، تو ہمیں بھی کر دیجئے ہم نے ملتان مولانا خیر محمد صاحب کو اور خود مہتمم صاحب کو خطوط لکھے ہیں مولانا محمد علی کو پوری نمائندگی کا حق دیا ہے۔

والسلام : عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۳۳)

(قاری طیب کی شرکت کو غنیمت سمجھ کر شرکت کریں گے)

۳۰/ مئی ۱۹۶۲ء

حضرت محترم دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کل والا نامہ بصورت دعوت نامہ شرف صدور لایا خوشی ہوئی کہ مولانا محمد طیب صاحب نے وقت دیدیا ہے۔ موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ دارالعلوم کے جلسہ میں وہ بھی قاری طیب صاحب کی موجودگی میں ہو کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم لوگ شرکت نہ کرینگے۔ انشاء اللہ ضرور بسر وچشم حاضر ہونگے۔ اور احباب کو بھی لانے کی کوشش کرینگے۔ اگر چہ موسم بہت سخت گرم ہوگا۔ مگر شرکت کی نیت ہے۔ انشاء اللہ پرسوں جب آپ تشریف لائینگے۔ تو شرف نیاز بھی حاصل ہوگا۔ سب حضرات سلام مسنون قبول کریں۔ والسلام : عبدالحنان، قاری محمد امین

(۳۴)

(دارالعلوم کے لئے دلالت علی الخیر)

۱۹/ جنوری ۱۹۶۳ء

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، ہر دو گرامی نامے موصول ہوئے الحمد للہ اب پہلے سے بہت اچھا ہوں۔ مگر علاج برابر جاری ہے ملتان شوریٰ کے جلسہ میں جانے کے خیال سے کل سے یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا انشاء اللہ، امید ہے آپ بھی تشریف لائینگے تو ملاقات ہو جائیگی۔ قاری صاحب سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب آپ تشریف لائیں تو رسید بک ساتھ لائیں کہ تقریباً ۵ سو کے قریب چندہ دارالعلوم کا پڑا ہے۔ شاید ملاقات ہو جائے تو رسید لیکر روپیہ دیدونگا۔ کیونکہ اسکی پوزیشن یہی ہے۔ ناظم صاحب اور دیگر حضرات سے سلام کہہ دیجئے۔ والسلام : عبدالحنان از پنڈی

مخدومنا المکرم دامت برکاتہم، کل حاجی محمد یوسف صاحب کا گرامی نامہ مطالعہ ہوا ہے آج تو سیمنٹ نہیں مل سکے گا دو دن تک بندوبست ہوسکا تو مطلع کر دونگا۔ فقط والسلام قاری محمد امین

---

[1] فرزند مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

(۳۵)

(دارالعلوم سرحد کی مجلس عاملہ میں شرکت)

۱۳/۱۰ اگست ۱۹۶۳ء

حضرت مولانا محترم زادمجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ ۱۲/ اگست کو بحمد اللہ بمعہ عزیزم مفتی پنڈی پہنچ آیا ہوں گرامی نامہ نے بھی مشرف فرمایا۔ قاری صاحب بعافیت ہیں دارالعلوم سرحد کی مجلس عاملہ کا جلسہ شاید ۸/ ستمبر بروز اتوار کو پشاور میں ہوگا۔ ہم دونوں کو وہ شرکت کی دعوت دے گئے ہیں ممکن ہے آنے کا ارادہ ہو تو ۷/ ستمبر ہفتہ کے دن شام کے قریب اکوڑہ آجائینگے اور صبح سویرے پشاور چلے جائینگے۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ قاری صاحب بھی سلام عرض کررہے ہیں۔ والسلام: عبدالحنان از راولپنڈی

(۳۶)

(سالانہ جلسہ کی دعوت کی قبولیت کا بہت شکریہ)

۶/ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ

حضرت مولانا زید مجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ کل دارالعلوم سرحد کا باضابطہ دعوت نامہ آگیا ہے لہٰذا پروگرام انشاء اللہ یوں ہوگا کہ ۷/ ستمبر بروز ہفتہ دو یا اڑھائی بجے کی بس پر یہاں سے سوار ہو کر ۵ سے ۶ بجے تک غالباً اکوڑہ پہنچیں گے۔ رات قیام کر کے صبح سویرے روانگی ہوگی۔ تاکہ ۹ بجے وہاں مجلس شوریٰ میں شرکت ہوسکے۔ سالانہ جلسہ کی دعوت کی قبولیت کا بہت بہت شکریہ، خدا کرے کہ دوسرے حضرات بھی منظوری دیدیں۔ قاری صاحب اور عزیز مفتی[1] کی طرف سے سلام مسنون عرض ہے۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

والسلام: عبدالحنان از راولپنڈی

(۳۷)

(اہلیہ محترمہ کی وفات اور شیخ الحدیث کی تعزیت)

۱۶/۱۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء

حضرت مولانا زید مجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ آج[2] تعزیت نامہ موصول ہو کر باعث تسکین و تسلی ہوا۔ جزاکم اللہ، کہ ایصال ثواب کیلئے آپ نے ختم پڑھایا اور دعا کی۔ سب حضرات اساتذہ واراکین اور طلبہ کا بہت بہت شکریہ، عزیزم مفتی کی زندگی کا یہ پہلا المیہ ہے اللہ تعالیٰ آئندہ اس و صبر واستقامت عطا فرمائے اسکی تعلیم کیوجہ سے انشاء اللہ ۱۹/ اکتوبر کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۰/ اکتوبر کو پنڈی پہنچوں گا۔ عزیزم مفتی اور عبدالرشید سلام عرض کرتے ہیں سب حضرات کیخدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام: عبدالحنان از جرید ہزارہ

نوٹ: جب آپ ۲۵/ اکتوبر کو جلسہ پر تشریف لائینگے تو انشاء اللہ نیاز حاصل ہوگا اور ملاقات بھی۔ پہلے تشریف لانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

(۳۸)

(آستانہ مدنی اور دفتر جمعیۃ علماء ہند حاضری)

از دہلی یکم فروری

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ ۲۵/ جنوری کو آستانہ مدنیؒ پر حاضر ہوا۔ اور ۲۸/ کو دہلی آگیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵/ فروری تک یہاں قیام رہیگا۔ پھر واپسی ہوگی امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ سب حضرات سے سلام کہدیں۔ ۱۹/ جنوری کے نوائے وقت میں اصلاحی صاحب[3] کا بیان جماعت اسلامی سے متعلق پڑھ لیا ہوگا۔

والسلام عبدالحنان از دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

---

[1] مولانا مرحوم کے فرزند جو مفتی کے نام سے مشہور تھے۔ [2] غالباً اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا۔

[3] مولانا امین احسن اصلاحی جن کا اس بیان سے جماعت سے کشیدگی کا آغاز ہو چکا تھا۔

(۳۹)

۲۲ر ستمبر

(قاری طیب کی آمد کا التواء)

محترم و مکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے۔ کہ والا نامہ شرف صدور لایا۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب کے متعلق جنگ میں اعلان سیرت کمیٹی کا دیکھا تھا جسکی صدارت مولوی احتشام الحق کرر ہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مہتمم صاحب تشریف نہیں لائے۔ ان کا جواب نہ آنے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس موسم میں وہاں بھی سیرت کے جلسے ہوتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ سے باہر ہوں۔ بہر حال پھر بھی لکھ دیجئے۔ ہم بھی لکھدیں گے۔ مگر حالات موجودہ میں جبکہ ویزا کی بہت زیادہ دقت ہے۔ شاید تشریف نہ لائیں۔ قاری صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ اور سلام مسنون کہتے ہیں۔ اور کن کن حضرات کو دعوت دی ہے اور کہاں کہاں سے جواب آئے ہیں۔ والسلام عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۴۰)

۲۶ر دسمبر

(قاضی صاحب بالاکوٹی کا سانحۂ ارتحال)

حضرت مولانا زید مجدکم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ گرامی نامہ بالاکوٹ میں موصول ہو کر باعث تسلی وتشفی ہوا۔ اس یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ، قاضی صاحب[۱] کی وفات سے پورے علاقہ کو بالعموم اور اعزہ کو بالخصوص بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ ان کا جانشین انکے سب سے چھوٹے لڑکے قاضی خلیل احمد کو مقرر کیا ہے۔ جو اس وقت لاہور میں ایک مدرسہ میں زیر تعلیم تھا اللہ تعالیٰ اسکو صحیح جانشین بنائے آمین، اس نے مجھ سے آپ کا مکتوب لے لیا تھا شاید خود بھی عریضہ لکھے۔ سب حضرات سے سلام کہدیجئے کل شام ۷ بجے واپس پہنچا ہوں۔

والسلام عبدالحنان از راولپنڈی

(۴۱)

۹ر اکتوبر بروز جمعرات

(غیر یقینی سیاسی صورتحال اور مدارس کے جلسے)

محترم و مکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم، کل ملتان سے ایک جدید اشتہار آیا جس میں صرف مولانا محمد طیب صاحب کی شرکت کا اعلان تھا معلوم ہوا کہ کیم اکتوبر سے وہ پاکستان میں ہیں اور ۱۵ر اکتوبر کو واپس ہو جائینگے۔ ناموس اخبار میں بھی اعلان ہے مگر موجودہ صورت حال میں کیا مدارس کے جلسے ہونگے یا نہ، ملتان کے جلسہ کی بھی صحیح پوزیشن اس صورت حال کے متعلق سامنے نہیں آئی۔ واللہ اعلم کیا ہوگا۔ بس صرف اطلاعا عرض ہے۔ قاری صاحب قریب بیٹھے ہیں اور سلام کہتے ہیں۔ والسلام عبدالحنان از راولپنڈی

(۴۲)

۱۲ر فروری

(اکابرین کی جلسہ حقانیہ میں شرکت کیلئے تگ ودو)

بگرامی خدمت حضرت مولانا دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ کل والا نامہ شرف صدور لا کر باعث سرور ہوا۔ کیم فروری کو میں لاہور اور منٹگمری گیا تھا لاہور میں معلوم ہوا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ کیلئے بخاری شاہ[۲] نے وعدہ کرلیا ہے عظیم کی زبانی وہ لوگ نقل کر رہے

---

[۱] مولانا قاضی خلیل احمد خطیب بالاکوٹ کے والد ماجد جو مکتوب نگار سے قریبی رشتہ رکھتے تھے۔

[۲] امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری۔

تھے۔ مگر اب موجودہ حالات میں نہ معلوم کیا صورت ہو بہت ہی اچھا ہوا جو لاہور کے دو بزرگوں سے وعدہ لے لیا ہے۔ مولوی احتشام الحق صاحب ان دنوں میں لاہور اور راولپنڈی اگر موجود ہوں تو انکا شریک ہونا بھی بہتر ہے ورنہ کراچی سے آنے میں مصارف زیادہ پڑتے ہیں مفتی محمد نعیم صاحب کو بھی بلا لیجئے۔ وہ آج کل منڈی بہاؤالدین کی جامع مسجد کے خطیب ہو گئے ہیں لالہ موسیٰ سے قریب ہیں۔ ضلع گجرات صرف منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات لکھنا کافی ہوتا ہے مولانا غلام غوث اور کچھ اور مقامی حضرات کو مدعو کر لیجئے۔ اس سال غلہ کی گرانی اور کاروبار کے مندہ ہونے سے لوگوں کا حوصلہ بھی کچھ بلند نہیں۔ مولوی بہاؤالحق صاحب قاسمی [1] کو بھی اگر بلانا چاہیں تو بلا لیجئے۔ وہ اب لاہور رہتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم بھی ہیں اور ماڈل ٹاؤن کی ایک مسجد کے خطیب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موجودہ نازک حالات میں بھی دارالعلوم دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین، سب احباب سے سلام کہہ دیجئے۔

والسلام :احقر عبدالحنان از جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر بازار، راولپنڈی

(۴۳)

(قاری محمد طیب کی آمد کا پروگرام)

۱۵ اکتوبر

محترم المقام حضرت مولانا دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ ملتان کے جلسہ کے اشتہار کی وجہ سے جو عریضہ ارسال کیا تھا اسکے جواب کا منتظر تھا ملتان کے جلسہ کے التوا کا تار آ گیا تھا کہ اخبار تعمیر میں دارالعلوم کے جلسہ کی تاریخ ۲۱، ۲۲ اکتوبر نظر سے گزری اور مہتمم صاحب دیوبند کی تشریف آوری بھی۔ آج بیک وقت دونوں گرامی نامے موصول ہوئے۔ تو صورت حال سے اطلاع ہوئی الحمدللہ کہ مولانا محمد طیب صاحب نے شرکت کو قبول فرما لیا ہے۔ ہم لوگ تو ویسے بھی دارالعلوم کے خدام میں سے ہیں جسکی وجہ سے حاضری ضروری ہوتی ہے۔ لیکن امسال تو سونے پر سہاگہ کا مصداق بھلا کیسے حاضری سوائے ساوی موانع کے نہ ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ انشاء اللہ حضرت مہتمم صاحب کے ہمراہ اسی ٹرین میں بمعہ قاری صاحب حاضر ہونگے۔ مگر انکی ٹرین کے تغیر و تبدل سے ضرور اطلاع فرمائیے۔ مولوی سمیع الحق صاحب [2] کو ملتان جانے کی زحمت ہوئی۔ اگر پنڈی سے ہو کر جاتے تو التوا کی اطلاع ان کو ہو جاتی۔ قاری صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔ والسلام عبدالحنان از راولپنڈی

(۴۴)

(پشاور و نوشہرہ کے تقریبات میں شرکت)

۲۲ اکتوبر

حضرت مولانا صاحب زید مجدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۱۶ اکتوبر کو پنڈی آ گیا ہوں طبیعت چاہتی ہے کہ جلدی نیاز حاصل کروں سرپرست موقع نکلا ہے کہ ۲۶ اکتوبر کو پشاور صدر کے جلسہ پر جا رہا ہوں آپ بھی گزشتہ سال کی طرح اس سال پشاور تشریف لے جا رہے ہیں یا میں موقعہ نکال کر کے اکوڑہ حاضر ہو جاؤں ۲۸ کو پشاور شہر میں اسلامیہ سکول میں ۲۹ کو نوشہرہ میں ہونگا خیال ہے کہ ۳۰ اکتوبر کی صبح کو آپکی خدمت

---

[1] مولانا قاسمی شعلہ بیان خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور، معروف صحافی جناب عطاء الحق قاسمی کے والد (س)

[2] اکابر کو دعوت دینے کیلئے حضرت شیخ نے ملتان بھیجا تھا۔

میں حاضر ہو کر دو پہر پہنچ جاؤں کہ اس دن وہاں بھی تقریر ہے اگر کوئی وقت نہ ہو تو جلدی جواب سے سرفراز فرمائیں تا کہ پروگرام میں گنجائش ہو سکے سب کو سلام کہہ دیجئے گا۔ والسلام۔ احقر عبدالحنان از صدر راولپنڈی

(۴۵)

۱۶ اپریل **(مولانا کاندھلوی کی جلسہ میں شرکت)**

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید مجدھم۔ بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ میں لاہور آیا ہوا تھا میری مولوی عظیم صاحب سے ملاقات ہوئی تو ہم دونوں مولانا محمد ادریس صاحب کے خدمت میں گئے کسی قدر علیل تھے بلغم کا دورہ پڑتا ہے فرمانے لگے کہ اکوڑہ کا منی آرڈر واپس کر دیا ہے ہم دونوں نے کہا کہ وہ وقت ایسا ہوگا کہ آپ بخاری شریف سے فارغ ہو نگے فرمایا میری طبیعت بھی چاہتی ہے مولانا عظیم صاحب نے کہا کہ کرایہ میں پیش کر دونگا مگر انہوں نے کہا کہ بالکل قریبی تاریخوں میں کچھ حتمی طور پر کہہ سکونگا کہ طبیعت کا کیا حال ہے۔ لہٰذا آپ بھی خط لکھتے رہیئے۔ عظیم صاحب بھی یہاں کسی آدمی کی ڈیوٹی لگا لینگے شاید اس وقت پھر وہ پہنچ آئیں مولانا محمد ادریس کی خواہش اب راولپنڈی جانیکی بظاہر نہیں معلوم ہوتی کہ کسی نے وہاں سے خط لکھ دیا ہے کہ آپکی تواضع راولپنڈی میں ویسے ہوگی جیسے مولوی احتشام الحق کی لاہور میں ہوئی ہے۔ مفتی محمد نعیم صاحب کو تو آپ نے لکھ دیا ہوگا۔ میں انشاء اللہ پرسوں ملتان جا رہا ہوں۔ ۱۱۔ ۱۲ اپریل تک واپسی ہوگی۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہو نگے۔ والسلام: احقر عبدالحنان حال وارد لاہور۔ انارکلی

☆☆☆

مولانا محمد عبدالحئی[1] تورڈھیر صوابی

۲۴ اپریل ۱۹۵۲ء **(پنجاب گورنمنٹ کا اہم اساسی دینی کتابوں کی اشاعت کیلئے بورڈ اور کتابوں کا انتخاب)**

برادر مکرم مولانا الحاج شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مبارک خیریت طرفین نیک نصیب ہوں۔ المرام آنکہ بہت دنوں سے آنجناب کی خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ بدیدن ہذا اپنی خیریت اور متعلقین کے احوال سے مطلع فرمائینگے۔ میری تازہ حالت یہ ہے کہ مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور سے مستعفی ہو گیا ہوں۔ اور محکمہ اسلامیات پنجاب گورنمنٹ لاہور میں اسسٹنٹ مولوی کی اسامی پر متعین ہو گیا ہوں۔ مشاہرہ 150 روپے اور الاؤنس بھی ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ اس دفعہ میں بمعہ مفتی محمد حسن صاحب مولانا ادریس صاحب کاندھلوی آپکے سالانہ اجتماع میں حاضر ہوں۔ مگر مجھے اب رخصت بہت کم ملتی ہے۔ اسلیئے اگر آنجناب میرے دعوت نامہ کے ساتھ ہمارے محکمہ کے ڈپٹی سیکرٹری صاحب مولوی ابراہیم علی صاحب چشتی کے نام بھی ایک دعوتی خط بھیج دیں۔ تو شاید مجھے رخصت دو چار دن کی مل جائے۔ یہاں پر دینی اساسی کتب کی اشاعت وطباعت کا کام شروع ہو رہا ہے۔ ہم تین مولوی صاحبان کو ترتیب وتصحیح کے سلسلہ میں رکھا گیا ہے۔ یہ محکمہ علماء صاحبان کے بورڈ کی نگرانی میں کام کریگا۔ بورڈ کو سابق گورنر پنجاب

---

[1] مولانا فاضل دیوبند، جید عالم اور مدرس کچھ عرصہ (۱۳۷۰ھ) دارالعلوم حقانیہ میں فرائض تدریس انجام دے رہے تھے صوابی کے موضع تورڈھیر سے تعلق تھا۔

سردار عبدالرب نشتر صاحب نے نامزد کیا تھا۔ جن کے اسماء گرامی ہیں۔ مولانا ابوالحسنات صاحب' مولانا مسلم صاحب مولانا غلام محمد صاحب ترنم' مفتی محمد حسن صاحب' مولانا غلام مرشد صاحب' اور مولانا داؤد صاحب غزنوی' مولانا محمد بشیر صاحب ٹیکسلا کچھ انگریزی خواں حضرات فی الحال پندرہ کتابیں بورڈ نے منتخب کی ہیں جنکے اسماء یہ ہیں۔ مفردات امام راغب، بخاری معہ قسطلانی، مسلم شریف، نسائی شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، موطا امام مالک، تفسیر کبیر، اصول الشاشی، حسامی تین برائے شیعہ حضرات التبیان فی علوم القرآن، کافی کلینی نهج البلاغة .

سردست مفردات امام راغب پریس کو چلی گئی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام میں کامیاب کرے نیز آنحضرت کی رہنمائی وامداد کی ضرورت مجھے ہر وقت رہیگی۔ میں انشاءاللہ آپکے مدرسہ کے واسطے چندے کی کوشش بھی کرونگا۔ امید ہے کہ بہت جلد ایک خط آپکی خدمت میں روانہ کرونگا۔ دعائے صالحہ وخدمت لائقہ سے یاد رکھیں۔ فقط تمام متعلقین واساتذہ ممبران مدرسہ کو السلام علیکم کہنا۔ برخورداران کو السلام علیکم سے یاد کرنا۔ ازطرف: احقر محمد عبدالحیٔ محکمہ اسلامیات

نیڈوز ہوٹل بلڈنگز مال روڈ لاہور۔ دفتر تعلقات عامہ مغربی پنجاب۔

☆☆☆

مولانا عبدالحیٔ [1] مانسہرہ ہزارہ

(والدہ ماجدہ کی تعزیت)

۸/۱۰/ ۱۴۰۸ھ

بخدمت حضرت العلام استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ دام فیضہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معروض آنکہ حادثہ فاجعہ وصال ام المتعلمین والمعلمین' جناب کی رفیقہ حیات واہلیہ ہماں اوقات وحینہ مھمات کا اخبار میں پڑھ کر از حد قلق واضطراب ہوا۔ لیکن بجز صبر کیا کیا جاسکتا ہے اور سوائے دعائے خیر کے برائے اموات کیا ہدیہ ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو اپنی جوارِ رحمت میں ٹھکانہ عطا فرمائے اور مغفرت سے ڈھانپ دے اور جناب کو اور مولانا سمیع الحق صاحب ودیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق مزید عنایت فرمائے آمین۔ كل نفس ذائقة الموت الآية. وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (الاية). لدو اللموت وابنو اللخراب و اعيى دواء الموت كل طبيب (متنبی).

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود   آں دوا در نفع خود گمراہ شود
از سر اکنگبا صفرائے فزود   روغن بادام خشکی می نمود (رومی)

دعا گو و دعا جو جناب کے غم والم میں برابر کا شریک ہے۔ کفىٰ لنا السلف الصالحين تاسياً وتعزيا. والله هو المستعان علىٰ كل حال. فبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لِلّٰه وانا اليه راجعون. فقط والسلام

المستدعی للدعاء والارشاد عبدالحی خادم للمسجد محلہ ناڑی مانسہرہ ہزارہ

---

[1] مانسہرہ ہزارہ کے بقیۃ السلف بزرگ' استاذ الاساتذہ' ان کے محلہ ناڑی مانسہرہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے تحریک نفاذ شریعت کا آغاز ہوا۔ ہزاروں علماء نے بیعت کی' جمعیتوں کے بحران میں کھل کر آخر دم تک ناچیز کی سرپرستی فرماتے رہے فرحمہ اللہ' ان کے صاحبزادہ مولانا الطاف الرحمان صاحب اور اخلاف ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں (س)

عبدالحئی باچا صاحب حق عبدالحلیم باچا صاحب[1]

بام خیل صوابی

۱۴ نومبر ۱۹۸۱ء (حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی کے صاحبزادگان کی تعلیم و تربیت کیلئے حقانیہ کا انتخاب)

بخدمت جناب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، معروض خدمت ہوں۔ کہ جو رقم مبلغ دس ہزار روپیہ احقر نے دارالاطفال کے قیام کی نیت سے پیش خدمت کی ہے۔ میری آرزو ہے کہ آج سے مبلغ ایکسو پچاس (۱۵۰) روپیہ ماہوار حضرت صاحبؒ کے صاحبزادوں کی تربیت کے واسطے مفتی صاحب مدظلہ کو دے دی جائے تا کہ اس طرح یہ عمل صالح شروع ہو جائے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں گے۔ کہ یہ سلسلہ ترقی کیساتھ چلتا رہے۔

احقر محمد صابر غفرلہ القادر

عبدالحئی بقلم خود صاحب الحق عبدالحلیم بام خیل

☆☆☆

مولانا عبدالخالق[2] راولپنڈی

۲۰ ذوالحجہ (دادی مرحومہ کی تعزیت)

بجناب مستطاب مولانا صاحب حضرت شیخ الحدیث دام ظلکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش مودبانہ ہے ایک صاحب سے حضرت مدظلہ العالی کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی۔ عزاکم اللہ وغفر لھا،

اللھم اغفرلھا وارحمھا واعف عنھا وعافھا واکرم نزلھا ووسع مدخلھا واعذھا من عذاب القبر ومن عذاب النار وادخلھا الجنۃ مع الابرار، آمین

انشاء اللہ تعالیٰ ختم قرآن شریف کا ثواب پہنچایا جائیگا۔ معذرت یکم ذی الحج سے طبیعت ناساز ہے لہٰذا خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر تعزیت سے معذور ہوں۔ بخدمت مولانا صاحبزادہ سمیع الحق صاحب اور ناظم صاحب تحیہ مسنونہ،

عبدالخالق جامعہ مسجد کوہ نور ملز راولپنڈی

(بام خیل کے بادشاہ صاحبان)

[1] بام خیل صوابی کے بادشاہ صاحبان نے علم وارشاد کی شمع روشن کی' ان کے اخلاف کی اکثریت صاحبزادہ عبدالبر بادشاہ' صاحبزادہ عبدالمحیی بادشاہ (رابطہ عالم اسلامی اسلام آباد) صاحبزادہ عبدالحئی وغیرہ دارالعلوم حقانیہ کے چشمہ سے سیراب ہوتے رہے' پاکستان کے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر عبدالصمد کراچی کا اسی گھر سے تعلق ہے۔ شیخ طریقت عارف باللہ مولانا عبدالمالک صدیقی کے انتقال کے بعد ان کے اکابر خلفاء نے مشاورت کے بعد ان کے پسماندہ صاحبزادگان خواجہ عبدالماجد' خواجہ عبدالواجد (خانیوال) کی تعلیم کے لئے جامعہ حقانیہ کا انتخاب کیا اور شیخ وقت مولانا مفتی محمد فرید صاحب کی تربیت ونگرانی میں انہیں دیا گیا' خط میں اسی سلسلہ میں تعاون کا ذکر ہے' دونوں نے سالہا سال حقانیہ میں تعلیم مکمل کی اور اب بڑے صاحبزادہ خواجہ عبدالماجد اب اپنے عظیم والد کی خدمات کا سلسلہ خانیوال میں چلا رہے ہیں۔

[2] راولپنڈی کے سرکردہ علماء میں سے تھے کوہ نور ملز میں خطابت اور درس وافادہ کا سلسلہ جاری رہا' انکے صاحبزادہ مولوی عبدالبصیر دارالعلوم حقانیہ سے فارغ ہوئے

مولانا عبدالخالق باجوڑی شارح بخاری [1]

(حقانیہ اور بانی ٔ حقانیہ کے خدمات پر دعاؤں اور خوشیوں کا اظہار)

۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

هو العالیٰ

مخزن دعلوم سبحانی معدن دفیوض یزدانی جامع دکمالاتو عالیه باعث دترقی دعلومو دینیه الحاج مولانا عبدالحق صاحب مهتمم ددارالعلوم حقانیه! له دی طرفه شکر خیریت د ې او ستاسی صحت سره دترقی ددارالعلوم همیشه له خداوندتعالیٰ زنې غوا ړو خط دمحترم راورسید. خوشحالی گانړے زیا تے حا صلے شو ې. خداوند کریم د ې تاسو ته عمر طولانی نصیب کی چه موافق دشریعت خدمت داسلام او دمسلمانانوؤ کی. اوپه استعمال دبدعاتو مروجه ؤحي الوسع کوشش ؤکی. ددی عظیم الشان خدمت ستا سې چه په باره دترقی داسلام کبنې کوی په ټولو مسلمانانو شکریه واجبه ده. مونګ دترقیات او پیشرفت ددارالعلوم حقانیه لره تل له الله پاک زنې غواړو. په خاتمه کبنې السلام علیکم.

فقط بنده محمد عبدالخالق گواتی (باجوړ)

☆☆☆

مولانا عبدالخالق صاحب حق صاحب [2]

گڑھی کپورہ مردان

(حافظ عبدالودود کے وفات کی اطلاع)

۱۶ فروری ۱۹۷۵ء

محترم شیخ الحدیث مولوی عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم۔ امروز ۱۶/ فروری ۱۹۷۵ء برادرم حافظ عبدالودود مرحوم از دار فانی رخصت کرد۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم را در دعوات مستجاب خود فراموش نہ کنید نیز از طلبۂ علوم شرعیہ در دارالعلوم شاد عا کنید۔

والسلام صاحب حق عبدالخالق گڑھی کپورہ

---

[1] سرحد کے ممتاز اور جید متبحر بزرگ اکابر سلف میں سے تھے بخاری شریف کی شرح لکھی۔

[2] مولانا مرحوم سرحد کے معروف علماء و مشائخ میں تھے مسلکا بریلوی مکتب فکر سے تعلق تھا مولانا فضل سبحان صاحب انکے فرزند و جانشین ہیں۔

جناب حکیم عبدالخالق خلیق پشاور[1]

(۱)

۱۲/۳/۵۷ (مجلس شوریٰ حقانیہ کی رکنیت اور حاضری ○ دوست محمد کامل کا ذکر)

عزت مآب الحاج مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمة الله. ستاسو دبلنے خط راورسیدامیددے چہ بہ ډیرشوق سره به حاضرېږو.څه شرمنده یم چه د مجلس شورى په څوجلسوکښې دشرکت نه محروم شوم.خوهرڅل څه خبره داسے پیښه شی چه څه دحاضرى نه معذورشم. او داخوپوه خاصه دخوشحالی موقعه ده خواه مخواه به حاضرېږو.فقط ستاسو مخلص خلیق،

څماخوږ دوست اوستاسوعقیلتمنددوست محمدخان صاحب کامل هم تاسوته سلام وائی اووعده کوی چه حاضرېږوبه.

(۲)

۲۰/۷/۶۰ (جیل سے رہائی کی مبارکباد پر شکریہ)

عزتمنده حضرت مولاناصاحب ،السلام علیکم ورحمة الله، څمادقیدوبندنه په راخلاصیدوستاسوتارمانه اورسیدو.ستاسوددمخلصانه جذبے زه ډیره ډیره شکریه اداکوم.څمایقین دے چه داستا سواوستا سود دارالعلوم دتمامواساتذه اوداراکینودمجلس منتظمه دمخلصانه دعاګانونتیجه ده.اګرچه څمایقین وو چه مابه پرېږدی څکه څه ..که حساب پاک راست ازمحاسبه چه باک لګ بباهم ..وقت تاتریاق ازعراق ګروره شوومار ګزیده مرده شود،مثالونه هم پیښیږی.زه په آخرکښې بیاستاسو دټولوډیره ډیره شکریه اداکوم امیددې چه بیادپاره به هم مادعانه نه هیره وی.فقط ستاسو مخلص خلیق.

---

[1] ۲۵رجنوری ۱۹۷۸ء کی شام کو جناب حکیم عبدالخالق خلیق صاحب' واصل بحق ہو گئے' عمر تراسی کے لگ بھگ تھی' ۲۶رجنوری بعد از نماز جمعہ پشاور میں ان کی تدفین ہوئی۔ ارباب علم وفضل اور مشاہیر نے جنازہ میں شمولیت کی۔ موصوف کی وفات سے پشتو ادب کو بڑا سانحہ پیش آیا۔ پشتو زبان اور ادب سے آپ کو اتنا لگاؤ تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے ہر جلسہ میں کوئی سنتا یا نہ سنتا مگر آپ کا اصرار ہوتا کہ بجٹ تقریر بھی پشتو میں ہو' پشتو کی ترویج وفروغ کا ولولہ آخر دم تک تازہ رہا۔ کئی پشتو کتابوں کے مصنف تھے' پشتو شاعری میں بھی کامل دسترس رکھتے تھے' ایک عرصہ تک سرحد کے پشتو ماہنامہ ''پشتون'' کے مدیر رہے۔ اس لحاظ سے آپ بابائے پشتو کہلانے کے مستحق ہیں۔ جدوجہد آزادی میں خان عبدالغفار خان صاحب کے سرگرم ساتھی تھے۔ سنجیدگی' وقار ومتانت' صلابت وسلامت رائے آپ کی خاص صفات تھیں' دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی کے ساتھ آپ کے تعلق نہایت مستحکم اور دیرینہ رہا۔ اس تعلق کی راہ میں اپنے سیاسی موقف کو بھی آڑے نہ آتے دیا۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں یہ تعلق نہایت نازک موڑ پر آیا تو آپ نے اپنے پختہ سیاسی جذبات کی قربانی دے کر دارالعلوم اور اس کے بانی کو ترجیح دی۔ مجلس شوریٰ دارالعلوم کے اولین ارکان میں سے تھے۔ ۲۵' ۳۰ سال کے اس طویل عرصہ میں آپ سے صرف ایک میٹنگ مِس ہوئی تو نہایت افسوس کرتے رہے کہ میرے تسلسل کی جو زنجیر تھی اس کی ایک کڑی کیوں ٹوٹ گئی۔ شوریٰ کے جلسوں میں اپنے پختہ اور مفید مشوروں سے راہنمائی کرتے رہے۔ ادبی اور علمی ذوق کی وجہ سے آپ کا ادارہ ''اشاعت سرحد'' ایک عرصہ تک قدیم وجدید کا سنگم بنا رہا۔ بلاشبہ آپ سرحد کے علمی' ادبی' سیاسی اور سماجی معماروں میں گنے جائیں گے۔ حق تعالیٰ ان کی وفات سے پیدا ہونے والے خلاء کو پُر فرمادے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل نصیب ہو۔

مولانا عبدالخالق کبیر والا[1]

سابق استاد دارالعلوم دیوبند

(۱)

۶ ر رمضان ۱۹۴۹ء (دادا مرحوم کی وفات پر تعزیت)

مخدومنا المکرم والمحترم جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین، اسوقت عریضہ لکھنے کی غرض فقط یہ ہے کہ احقر نے دو عدد لفافے جو دیوبند سے روانہ خدمت کئے تھے ایک جناب والد ماجد صاحب [2] کی تعزیت کے متعلق دوسرا اس سے قبل اور ہر عریضہ میں درخواست کی تھی کہ مہربانی فرما کر جواب سے ممنون فرمادیں لیکن جناب نے کوئی جواب نہیں عنایت فرمایا۔ واللہ اعلم کوئی ناراضگی ہے۔ یا کوئی اور دیگر مانع ہے۔ امید قوی ہے کہ اپنے اخلاق کریمانہ کی بنا پر سوال مذکور کے جواب سے مطلع فرما کر ممنون احسان فرمادیں گے۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ سابقہ دونوں عریضے پیش خدمت ہو چکے ہیں۔

فقط والسلام: محمد عبدالخالق عفی اللہ عنہ، مانسہرہ ادہار باڑہ ضلع ہزارہ سرحد

---

[1] مولانا مرحوم پاکستان کے معروف جید عالم بقیۃ السلف گنے چنے اکابر میں سے تھے تقسیم ہند سے قبل مکتوب الیہ کے ساتھ دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے رہے مکتوب الیہ قدس سرہ سے اس وقت بے تکلفانہ تعلق قائم ہوا تقسیم کے بعد جو چند جید اساتذہ پاکستان بننے کی وجہ سے دیوبند جانے سے رک گئے۔ اور جن کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند میں شدید کمی اور خلاء محسوس کی گئی ان میں مکتوب الیہ مرحوم بھی تھے ان حضرات کے دیوبند پہنچنے کی بڑی کوششیں کی گئیں مگر حالات نے اجازت نہ دی۔ موصوف نے پاکستان کا معروف ادارہ دارالعلوم کبیر والا ملتان قائم کیا اس سے قبل مدرسہ قاسم العلوم ملتان اور جامعہ عباسیہ بہاولپور وغیرہ میں تدریس کی اعلیٰ ذمہ داریاں نبھائیں سے۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد کئی دفعہ اکوڑہ خٹک آمد اور حضرتؒ سے والہانہ محبت اور تعلق کی محفلیں میرے شعور میں ہیں۔ ۱۳۔ ۱۴ سال کی عمر کی ان یادوں میں ان کی ڈیل ڈول کی سحر انگیز شخصیت کے نقوش تازہ ہیں۔ خطوط سے دونوں حضرات کی بے تکلفی اور تعلق و محبت عیاں ہوتی ہے۔ اس خط کے پشت پر حضرت شیخ الحدیث کی طرف سے جو خط بھیجا گیا اس کا متن یہ ہے:

(شیخ الحدیث کا جوابی خط)

مخدومی المحترم المکرم جناب حضرت العلامہ مولانا عبدالخالق صاحب زیدت الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گرامی نامہ شرف صدور لا کر باعث صد تشکر و امتنان بنا۔ آنجناب کی اس ذرہ نوازی و یاد فرمائی کا مشکور ہوں گزشتہ ماہ میرے شوگر ذیابیطس بیماری میں اچانک اضافہ ہوا۔ جس کا اثر آنکھوں پر بھی پڑ گیا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر میں نے بیس پچیس یوم پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں گزارے۔ شوگر میں تو قدرے کمی آگئی ہے مگر آنکھوں کا خطرہ ہنوز باقی ہے۔ اب بھی گھر پر علاج کرا رہا ہوں۔ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔ گزشتہ وفاق کے اجلاس میں بندہ نے وسطانی امتحان کے بارہ میں اختلاف کیا تھا کہ اس امتحان کی ضرورت نہیں۔ جس پر اکابر مجھ سے ناراض ہو گئے اور بعد میں وہی اختلاف میرے لئے باعث بدنامی بھی ہوا۔ اس دور فتن میں بیرونی ملحدین اور دشمنان اسلام کی مدافعت کے لئے تو اتفاق اور اتحاد بہت ضروری ہے تاکہ متفقہ طور پر حتی الوسع ہم دین کی خدمت اور حفاظت کر سکیں اس وقت وفاق کے ختم کرنے کے بارہ میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا آپ حضرات اور اکابرین جو بھی فرما رہے ہیں وہ مجھے بسر وچشم منظور ہوگا۔ خداوند کریم آنجناب کی عمر میں برکت عطا فرما کر خدمت و اشاعت دین کے بیش از بیش مواقع مہیا فرمائے۔ آمین) عبدالحق عفی عنہ

[2] حضرت قدس سرہ کے والد ماجد الحاج مولانا معروف گل کا انتقال ۳ رمئی ۱۹۴۹ء کو ہوا اس لحاظ سے یہ خط اس کے بعد لکھا گیا۔

(۲)

۲۹ رجمادی الثانی ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۶ء (وفاق المدارس کی افادیت پر باہمی مشورہ شیخ الحدیث کا جوابی خط حاشیہ پر)

مکرم محترم جناب حضرت مولانا صدر المدرسین و مہتمم صاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

(۱) خیر المدارس میں آپ تشریف لاتے ہیں۔ لیکن کبیر والا میں ملاقات کیلئے تشریف لانا آپکے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔ خیر کوئی بات نہیں، حساب دوستاں دردل است، سنا تھا گذشتہ ایام میں آپ پشاور کے ہسپتال میں رہے ہیں، کیا تکلیف ہے، اگر جناب کا ضمیر اجازت دے تو اپنی مفصل حالت سے مطلع فرمادیں۔

(۲) مجھے اس وقت وفاق المدارس کے متعلق آپ کی حتمی رائے عالی معلوم کرنی مقصود ہے، میری۔۔اور مولانا خیر محمد صاحب کی رائے تو یہی ہے کہ وفاق المدارس کو اس وقت ختم کردیا جائے نہ پچھلے زمانہ میں فائدہ ہوا ہے اور نہ آئندہ زمانے میں فائدہ کی کوئی امید ہے۔ مہربانی فرما کر آپ اپنی رائے سے ضرور بالضرور جلدتر مطلع فرمادیں۔ ہماری رائے آپ کے پاس امانت ہے۔ فی الحال ظاہر نہ کرنا۔ آپ کی جو رائے ہوگی وہ بھی سردست ہمارے پاس امانت رہے گی مکرر تاکید ہے۔ کہ جواب سے جلدتر مطلع فرمادیں۔

احقر خادم قدیم محمد عبدالخالق عفی عنہ

(۳)

(عیادت)

مکرم محترم ذوالعز الظاہر والفخر الباہر جناب حضرت مولانا صاحب زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گذشتہ ایام میں ایک والا نامہ موصول ہوا تھا کچھ حصہ تو ایک ادنیٰ ترین مسلمان کو شرمندہ کرنے کیلئے لکھا گیا تھا۔ کیا یہ وظیفہ عبدیت میں داخل ہے۔ ہاں البتہ علالت طبع کا حال سنکر افسوس ہوا جناب کی اس تکلیف کا پہلے کسی نے ذکر بھی نہیں کیا۔ بہر حال یہ عریضہ عیادت ہی کے لیے ارسال خدمت ہے اگر ہوسکے تو جملہ حالات طبع مبارک سے مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔ فقط والسلام

جملہ حضرات اساتذہ کرام و جناب ملک صاحب[۱] ہدیہ مسنون گر قبول افتد زہے عز و شرف۔۔ والسلام

نیاز کیش محمد عبدالخالق عفی عنہ، ملتان قاسم العلوم

(۴)

(اونی چترالی چوغہ کی فرمائش)

مخدومنا المحترم جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدھم، ہدیہ سلام مسنون، والا نامہ صادر ہو کر باعث صد تشکر و امتنان ہوا چوغہ[۲] کے متعلق جیسا مناسب ہو عمل درآمد فرمادیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں جناب کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس گستاخی پر نادم ہوں معافی کا طلبگار ہوں جملہ احباب کو ہدیہ تسلیم۔ فقط والسلام آپکا خادم قدیم محمد عبدالخالق عفی عنہ

۱۔ جناب الحاج ملک امر الٰہی صاحب ککی زئی رکن رکین دارالعلوم حقانیہ حضرت مرحومؒ کے محلہ ککی زئی اکوڑہ خٹک کی سرکردہ شخصیت عمر بھر حضرتؒ کے صدیق ورفیق رہے۔ مکتوب نگار مرحومؒ اکوڑہ خٹک آنے پر یہ سب حضرات موجود رہتے۔ اس طرح سب سے تعارف ہوا ہوگا۔

۲۔ چترال کی اونی پٹی سے بنے یہ کامدار چترالی چغے دیوبند میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھیوں اور اکابر کو بے حد پسند تھے اور یہ پشاور ہی سے ملتے تھے کئی بزرگوں کے خطوط میں ان چغوں کی فرمائشیں ہیں۔

(۵)

۱۳ رجب (شاہ بخاری کو حقانیہ آنے کیلئے آمادہ کریں)

بقیۃ السلف حجۃ الخلف مخدومنا المحترم جناب حضرۃ مولانا صاحب زید مجدکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جوابی گرامی نامہ موصول ہوکر باعث تشکر وامتنان ہوا، نمبرا، جس معافی کی درخواست کی گئی تھی وہ شاید منظور نہیں ہوئی عدم خطاب عین عتاب ہے۔ حسب الارشاد حضرت شاہ صاحب[1] بخاری کو آمادہ کرنے سے دریغ نہ ہوگا لیکن حضرت شاہ صاحب بھی مسلسل ماہ دو ماہ اسفار ہی میں گزار دیتے ہیں کیونکہ تمام پاکستان میں سال بھر جلسے ہوتے ہی رہتے ہیں اب حضرت شاہ صاحب کافی دنوں سے سفر میں ہیں اگر جناب کے جلسہ سے قبل ملتان ورود ہوا تو حاضر ہو کر عرض کرنے کی سعی کرونگا۔ فقط والسلام

باقی سب خیریت ہے سال ختم ہو رہا ہے اگر کوئی انقلابی دور پیش آیا تو انشاء اللہ العزیز عرض کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی سعی کرونگا۔
جملہ احباب بالخصوص رفقاء دارالعلوم دیوبند کی خدمت اقدس میں نیازمندانہ تسلیمات بمع تکریمات، گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

فقط والسلام: نیز حضرت ملک صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نیازکیش خاک لیس محمد عبدالخالق عفی اللہ عنہ ۱۳ رجب

(۶)

(وعدوں کا ایفاء اور اکابر دیوبند اور اصاغر کا طرز عمل ○ احقر من کل الوجوہ آپکے مدرسے کا ادنیٰ سچا مخلص خادم ہے)

مخدومنا المکرم جناب حضرت مولانا صاحب زیدت معالیکم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ ایام جلسہ میں جناب کا قاصد بمع والا نامہ تشریف لائے تھے اس سلسلہ میں چند تقصیرات کی اولاً معافی چاہتا ہوں۔ نمبرا، ایام جلسہ میں بوجہ کثرت مشغولیت جناب کے قاصد کے فرائض مہمانی کما ھو الحق ادا نہ کر سکا۔ نمبر۲، اختتام جلسہ سے قبل ایک ضروری سفر درپیش تھا احقر اس سفر پر چلا گیا تقریباً ہفتہ عشرہ سفر میں خرچ ہوگیا۔ اسلئے فوری طور جناب کے والا نامہ کا جواب نہ دے سکا۔ جناب کے اخلاق کریمانہ سے توقع ہے کہ احقر کی ان غلطیوں کو معاف فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ نمبر۳، ثانیاً حقیقت حال یہ ہے کہ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہوگا ہمارے جلسہ پر کراچی سے مولانا احتشام الحق صاحب، سید صاحب نے باوجود وعدہ کرنے کے عین وقت پر مقامی مشغولیت کا عذر فرما کر تشریف لانے سے معذوری ظاہر کردی تھی مولانا احمد علی صاحب لاہوری، مولانا عبداللہ صاحب درخواستی بوجہ واقعی صاحب فراش ہونے کے نہیں آسکے۔ اکابرین کا حال ختم ہوا اسلئے ہم نے تو جلسہ کو اصاغرین ہی سے کامیاب بنوالیا تھا علاقہ ہذا میں اصاغرین واعظ بکثرت مل جاتے ہیں مولانا مفتی نعیم صاحب لدھیانوی سے احقر نے عرض کردیا تھا آپ ان سے خط وکتابت فرمالیں آجائیں گے۔ گرچہ وہ اپنے کانگریسی اور وزارت سرحد کے لیگی ہونے کا تضاد بیان فرماتے تھے نیز ایک اپنا تجربہ عرض کرتا ہوں کہ اکابر دیوبند کی فقط یہ شان ہے کہ جو عہد فرمالیتے اسکا پورا ایفا فرماتے، باقی حضرات اکابر ہوں یا اصاغر انکے طویل وعدوں کا کوئی اعتبار نہ کرنا چاہیے قریب وقت پر کرائے دیکر قاصد کو روانہ فرمادیں تمام کی گشت کر کے جن جن کی تاریخیں فارغ ہوں کرایہ ان کی جیب میں ڈال کر حتمی وعدہ لیا جائے پھر قاصد کی واپسی پر مسلسل تاریں اور خطوط روانہ فرماتے رہیں۔۔ نیز یہ بھی بطور مشورہ کے عرض کرتا ہوں کہ کراچی سے آنے والوں کے مصارف بہت زیادہ بڑھ جائیں گے فی نفر مبلغ دوصد کرایہ خرچ ہوجائیگا۔ اپریل کی ۶، ۷، ۸ کو خیرالمدارس کا جلسہ ہو رہا ہے مولانا خیر محمد صاحب نے بڑی دوڑ دھوپ کی ہے۔ اسلئے جملہ حضرات

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ دستار بندی میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو شرکت کی دعوت۔

تشریف لائیں گے۔ نمبر ۳ ثالثاً احقر من کل الوجوہ جناب اور جناب کے مدرسہ کا ایک ادنیٰ سچا مخلص خادم ہے جذبہ و نیت تو ہے ہی گرچہ عملی حیثیت سے قاصر رہنے پر نہایت نادم و شرمندہ ہوں حضرت جی کیا عرض کروں پاکستان آنے کے بعد کچھ مشاغل اتنے بڑھ گئے ہیں جی چاہتا ہے پھر کہیں ہجرت کر جاؤں۔ بالخصوص ابھی تک واپسی کا اصرار رہا۔ قاسم العلوم والے قدیمی احباب ہیں یہ کسی حالت میں چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ خیر المدارس ٹنڈوالہ یار اپنی اپنی جگہ طلب کر رہا ہے لیکن احقر نے اگر بہاولپور ہی اقامت کا ارادہ کر لیا تو شعبان کے اول ہفتہ میں واپسی ہوگی۔ اسلئے امسال بھی جناب کے جلسہ پر حضور سے معذور ہونگا۔ مہربانی فرما کر بذریعہ کارڈ مطلع فرما دیں کہ تیرا خط پہنچ گیا تا کہ مجھے اطمینان ہو جائے تاکید مزید۔ فقط والسلام تراب الاقدام محمد عبدالخالق عفی عنہ کچہری روڈ قاسم العلوم ملتان

(۷)

(جامعہ عباسیہ بہاولپور کو عارضی ترجیح)

مخدومی مطاعی جناب حضرۃ مولانا صاحب زید مجدکم العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین۔ احقر ابھی تک کش مکش کی زندگی بسر کر رہا ہے ملتان کے حضرات اپنی جگہ ناراض ہو رہے ہیں کہ ملتان کے قدیمانہ حقوق کے ہوتے ہوئے باہر جانا جائز نہیں ہے۔ دارالعلوم اپنی جگہ کشش کر رہا ہے دعا فرما دیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ استقامت عطا فرما دیں۔ احقر فی الحال بوجہ اصرار شدید ارباب حکومت جامع عباسیہ بہاولپور پہنچ گیا ہے کچھ ایام تو یہاں اقامت رہے گی آئندہ علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے آپ اپنی خیریت و حالات مدرسہ سے پتہ ذیل پر ممنون فرما دیں کلاہ عمامہ اگر آ گیا ہو تو وہ بھی بذریعہ پارسل روانہ فرما دیں۔

مکرمی محترم جناب ملک صاحب' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آپ کی مخلصانہ محبت وعنایات کا از حد ممنون ہوں' صدق دل سے دعا ہے کہ جناب کو سعادت فی الدارین کی نعمت سے منعم فرما دیں۔ احقر کی اشیاء معروضہ اگر عمدہ و اعلیٰ نمونہ کی نہ ہوئیں تو اس کا کفارہ جناب ہی پر پڑیگا بالخصوص جبکہ احقر نے اکوڑہ خٹک کا راستہ دیکھ لیا ہے تو حضرۃ مولانا اور جناب کیلئے زیادہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے باقی تمام حضرات اساتذہ کرام بالخصوص چونکہ احقر کی حاضری کے وقت موجود تھے اور احقر کے عزیز ان بھی ہیں انتہائی عقیدت کیساتھ سلام مسنون عرض کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف ،فقط والسلام محمد عبدالخالق عفا اللہ عنہ خادم حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام جامعہ عباسیہ بہاولپور ۲۲ راگست، ۲۷ شوال

(۸)

(چترالی چغے کی فرمائش)

محمد عبدالخالق عفی عنہ مانسہرہ لوہار بانڈہ ضلع ہزارہ ۲۳ ررمضان،

عمدۃ السلف قدوۃ الخلف ذوالعز الظاہر والفکر الباہر جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مورخہ ۲۱ ررمضان المبارک گرامی نامہ موصول ہو کر باعث صد اعزاز وافتخار ہوا۔ گرچہ من وجہ نائی عن الیاس تھا جناب کی تکلیف فرمادی کا از حد ممنون و مرہون ہوں آخر آپ جیسے مشفق محترم ہی کو تکلیف دی جاسکتی تھی عیدالفطر قریب ہے اسلئے غالباً مانسہرہ سے احقر کا آخری عریضہ ہوگا مخدوما من یہ ٹھیک ہے کہ موسم ہذا میں تلاش جبہ اجتماع بین المتنافسین ہے لیکن حضرت والا سے مخفی نہیں ہے کہ حالات ملکیہ وسیاسیہ ہر وقت نیا رنگ و روپ بدلتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم' کل احقر اور جناب کا اجتماع ہو یا نہ ڈاک پارسل کا سلسلہ بین الملکین آجکل جب قابل وثوق نہیں تو آئندہ کی کیا خبر کیا ہوگا اسلئے احقر چاہتا تھا کہ چونکہ فی الحال احقر آپکا مہمان ہے ہمسایہ اور پڑوسی بھی ہے حقوق جار بھی حاصل ہیں حتی ظننت انہ سیورثہ کی شان نمودار ہو رہی ہے ان وجوہات کی بنا پر اگر جبہ کی عنایت بھی میسر ہو جاتی تو زہے سعادت

لیکن جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ اگر مال اچھا نہ ہوا اسم بلا مسمٰی ہو تب بھی حق جار پورا نہیں ہوگا دنیا میں ہر شے مجرد ہو یا مادی ترقی الی العلو ہوتی ہے اسلئے احقر کو تو یقین ہے کہ یہ ثانی جبہ اول سے ہزار ہا درجہ اچھا ہی ہوگا تا کہ حرکت الی السفل نہ ہو جو کہ مستلزم الی المحالات عدیدہ کو ہے اور مستلزم محال خود محال ہونے کا فائدہ جناب پر واضح رہے الغرض اگر عنایت درجہ جید نفیس اعلیٰ ترین جبہ جناب کی عنایت سے میسر ہو جائے تو اتوار تک احقر کہ مانسہرہ موجود ہے وصول کر کے جو رقم اور بقیہ خرچ ہوگا پیش خدمت کر دیا جائے گا اور اگر اتوار تک احقر آپکی عنایت سے محروم رہا تو بروز اتوار دس بجے دن مبلغ ۵۰ فی الحال منی آرڈر کر دونگا۔ پھر انتظار کی ساعات شمار کرتا رہونگا۔ جب کبھی زندگی میں یا بعد الموت بذریعہ ایصال ثواب جبہ شریف پہنچ جائے گا۔ اسوقت بقیہ حساب پیش خدمت کر دیا جائے گا۔ اتوار کی تخصیص اسلئے کی ہے کہ عید الفطر متردد ہے سنیچر ہو یا اتوار اسلئے ہمارے قافلہ کی روانگی مانسہرہ سے سوموار بوقت صبح ہوگی فقط الخ (شذرات) احقر نے بھی مجلس شوریٰ کی تجویز بذریعہ کارڈ ارسال خدمت کی تھی پہنچ گئی ہوگی۔ (۲) احقر کا مشورہ بھی یہی ہے کہ اگر آپ اول ذیقعدہ تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو بذریعہ خط رجسٹرڈ اک بندہ کو مطلع فرمادیں تشریف ضرور لائیں تردد سے قلب پاک وصاف فرمادیں۔ نمبر۳، جب بھی تشریف لادیں مقدار ایک سیر چائے سبز احقر کیلئے ضرور ہمراہ لائیں آجکل اچھی چائے بارہ روپے فی سیر پشاور میں عام ہے اس عنایت میں اگر تکلیف ہو تو ترک فرمائیں۔ نمبر۴، مورخہ ۲۳ کو یہ عریضہ یہاں سے روانہ ہوگا ۲۴ یا ۲۵ کو پہنچ جائے گا۔ ۲۶ یا ۲۷ کو جواب سے مطلع فرمادیں۔ تا کہ ۲۸ یا ۲۹ تک جواب موصول ہو جائے جواب عنایت فرمانے سے قناعت نہ کریں۔ تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بالخصوص عزیزم عبدالجمیل صاحب[1]۔ فقط والسلام

(۹)

(جبہ شریف تشریف فرما نہیں ہوا)

مکرم محترم جناب حضرۃ مولانا صاحب مہتمم مدرسہ حقانیہ زید مجدکم العالی، ہدیہ سلام مسنون، سردیاں شروع ہو چکی ہیں جبہ شریف تشریف فرما نہیں ہوا کب تک عنایت ہوگی۔ امید ہے عجلت سے کام ہوگا احقر کو بھی مطلع فرمادیں کہ فلاں یوم تک پارسل پتہ ذیل پر پہنچ جائے گا۔

آپکا محمد عبدالخالق عفی عنہ معرفت جناب حکیم محمد عطاء اللہ خان صاحب محلہ قدیر آباد ملتان شہر

(۱۰)

(جدید اور عمدہ جبہ کی فرمائش)

۱۰ رمضان المبارک ۸۳ھ

مکرم محترم جناب حضرت مولانا صاحب مہتمم صاحب زیدت معالیکم، ہدیہ سلام مسنون، اشتیاق ملاقات کے بعد وہی پرانا جنون لکھ رہا ہوں گزشتہ سال والا جبہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے مفت ہدیۂ دیدیا گیا ہے یہ اسّی (۸۰) روپیہ کا خرچ آپ سے بصورت دعوت وصول کرنے کی سعی کی جائے گی اور مزید سابقہ جبہ پرانا ہو گیا ہے اوپر کی ڈوری وغیرہ اتر گئی ہے اب اگر کوئی جدید جبہ عمدہ اور اعلیٰ تر ہو جو کہ عرض سے بہت وسیع ہو۔ عنایت ہو سکے تو بڑی مہربانی ہوگی آپکی شان فیاض سے بعید نہیں ہے قیمت کا اندازہ تحریر فرمادیں تا کہ منی آرڈر کر دیا جائے پہلی دفعہ پورا اندازہ ہو جائے تو بہتر ہے کبھی مجھے دوبارہ منی آرڈر کرنا پڑے گا کبھی ایک رقم واپس کرنی پڑے گی چندروز انتظار کر کے منی آرڈر بھیج دونگا تا کہ مزید جملہ احباب کو ہدیہ سلام مسنون۔ آپکا پرانا نیاز کیش: محمد عبدالخالق عفی عنہ

---

[1] ماموں عبدالجمیل صاحب لونڈ خوڑ جو حضرت شیخ کے رشتہ کے ماموں اور دیوبند میں ساتھ تھے۔

(۱۱)

(جوابی مکتوب کا موصول نہ ہونا)

مکرم محترم جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کافی روز ہوئے ایک لفافہ ارسال خدمت کیا گیا تھا کہ جبہ ہم نے رکھ لیا ہے قیمت و دیگر خرچ سے مطلع فرمادیں۔ آج تک کوئی واپسی جواب موصول نہیں ہوا اگر ہو سکے تو جواب سے ممنون فرمادیں۔ فقط والسلام : العارض محمد عبدالخالق از دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان

(۱۲)

(کلاہ کا مطالبہ)

مخدومنا المحترم حضرت مہتمم صاحب زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں منی آرڈر روانہ کرنے میں سستی ہوتی رہی معافی کا خواستگار ہوں مبلغ ۵۰ روپیہ ارسال خدمت ہیں واپسی رسید سے ممنون فرمادیں اگر ذی الحجہ تک کلاہ میسر ہو جائیں تو جلد تر روانہ فرمادیں۔ اگر مزید تاخیر ہو تو ثانی اطلاع کی انتظار فرمادیں شاید احقر کے حالات میں کوئی تبدیلی ہو جائے۔ فقط

والسلام : حضرات اساتذہ کرام و جناب ملک صاحب تسلیمات ملاحظہ باد

(۱۳)

(نصف ملاقات بھی منقطع رہی)

مخدومنا المحترم جناب حضرت مولانا و مہتمم صاحب زید مجدکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین، زمانہ طویل گزر گیا سلسلہ مکاتیب جو کہ نصف ملاقات تھا منقطع رہا۔ مقصد ذاتی جو کہ (قدیم ہے) کیلئے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں مہتر چترال کا وعدہ خواب ہی ہو کر رہ گیا۔ بہر حال ایک عمدہ نفیس اچھے کام والا چترال کی فوراً ضرورت ہے۔ رنگ بھی سابقہ ہو اور کپڑا بھی سابقہ ہو اور کپڑا عمدہ مضبوط ہو جناب کا۔ تو جانتا ہوں آج یہ عریضہ لکھ رہا ہوں پرسوں ترسوں تک مبلغ ۶۰ روانہ کر دونگا۔ آجکل موسم ہے بقیہ جو خرچ ہوگا فوراً روانہ کر دیا جائے گا جبہ کا عرض طول فراخ ہو۔ خادم قدیم محمد عبدالخالق عفی عنہ قاسم العلوم ملتان

(۱۴)

۱۰ محرم

(اپنے جدید مدرسہ کی تعمیرات سے مطلع فرمائیں)

زبدۃ الکاملین مخدومنا المحترم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین مطلوب، عرصہ دراز ہوا سلسلہ مراسلت بند رہا آپکو غیروں سے فرصت کب مل سکتی ہے مہتر چترال[1] کا زمانہ قریب آ رہا ہے۔ شاید آپ نے اس کو نسیاً منسیاً کر دیا ہوگا آپ اپنے جدید مدرسہ کی تعمیرات و جملہ حالات وغیرہ سے جلد تر مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

فقط والسلام: واپسی جواب پتہ ہذا پر تحریر فرمادیں۔ (مدرسہ عربیہ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان)

---

1. چترالی چوغہ کی طرف تلمیح ہے۔

(۱۵)

۲۵ رمضان　**(اکوڑہ پہنچنے کا پروگرام)**

مخدومنا المحترم حضرۃ مولانا صاحب زیدمجدکم العالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین، احقر اپنی حاضری کے متعلق ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہے راستہ میں قدرے تبدیلی واقع ہوگئی ہے اسلئے دوبارہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ احقر نے بجائے گاڑی کے اس تاریخ یعنی ۳۰ رجولائی سنیچر کو سرکاری گاڑی جو کہ ڈاڈر سے پشاور روزانہ جاتی ہے اور غالباً آپ کے اکوڑہ سے دو تین فرلانگ پر سے گزرتی ہے حاضر ہونے کا ارادہ کیا ہے بس تقریباً ۸ بجے مانسہرہ سے چل کر غالباً ۱۲۔۱ کے درمیان اکوڑہ پہنچے گی۔

فقط والسلام: محمد عبدالخالق عفا اللہ عنہ مانسہرہ

بہرحال سنیچر دو پہر تک یا کچھ قبل اکوڑہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز، بس کی سڑک سے دولت کدہ تک کی راہنمائی کیلئے اگر کوئی طالبعلم فارغ ہو تو بھیج دینا۔

☆☆☆

سردار عبدالرب نشتر[1]

۱۱ مارچ ۱۹۵۷ء　**(دارالعلوم کی ترقی کی دعا)**

مکرمی السلام علیکم! گرامی نامہ مورخہ ۵۷/۳/۵ ملا، سالانہ جلسہ دستار بندی میں شمولیت میرے لیے باعث سعادت ہوتی لیکن مجھے افسوس ہے کہ بوجہ دورہ مشرقی پاکستان حاضری سے محروم ہوں۔ خداوند تعالیٰ دارالعلوم کو ترقی دے تاکہ وہ مسلمانان پاکستان کو دینی علوم سے بہرہ ور کرنے کے مقدس مقصد کو پورا کر سکے۔　احقر العباد نشتر　سردار عبدالرب نشتر صدر کل پاکستان مسلم لیگ۔ بندر روڈ کراچی

☆☆☆

مولانا قاضی عبدالرحمان[2] مؤلف فضل الباری شرح بخاری (کراچی)

(۱)

۲ اپریل ۱۹۷۱ء　**(دیوبند میں تلمذ کا ذکر O زیڈاے سلہری سے فضل الباری کا انگریزی ترجمہ)**

گرامی قدر حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدکم، مدیر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم، جناب کا والا نامہ موصول ہوا، احقر کل ہی راولپنڈی سے واپس آیا، آنجناب نے جس طرح حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس سے اکابر کی سیرت کا نقشہ سامنے آگیا، میں اس وقت مسرت اور خوشی کے آنسوؤں کیساتھ رقمطراز ہوں۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ العالی کی سی شفقت مجھے اس ملک میں میسر نہ تھی۔ بحمد اللہ کہ آج یہ کمی پوری ہوگئی۔ نیازمند تقسیم ہند کے سال دورۂ حدیث میں تھا آپکو شاید یاد ہوگا کہ واپسی پر ریل کے ڈبے میں آپکے ساتھ حضرت میاں (مولانا نافع گل) صاحب بھی تھے میں طلبہ کیساتھ تھا آپکے ڈبے میں آکر مولانا مرحوم سے گفتگو ہوتی تھی۔ ان دنوں مجھ

---

[1] تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور مسلم لیگ کے بانی ارکان میں سے معروف شخصیت۔

[2] مولانا قاضی عبدالرحمان فاضل دیوبند تھے جیسا کہ مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے حضرت شیخ الحدیثؒ سے بھی دیوبند میں تلمذ کا شرف حاصل کیا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی سے خاص تعلق تھا۔ فضل الباری شرح بخاری کی تدوین وتالیف ان کا بڑا کارنامہ ہے۔ نشتر روڈ کراچی میں ادارۃ العلوم الشرعیۃ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔

پر علماء میاں والی کا اثر غالب تھا اور مولانا نافع گل صاحب ہمیں چھیڑتے تھے الحمدللہ کہ شیخ الحدیث سے تعلق کے بعد سارے بل نکل گئے۔ یہ عاجز طحاوی شریف میں آپکا شاگرد ہے اور مجھے اس تلمذ پر ناز رہتا ہے آپکی خوش اخلاقی اور مسکراہٹ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس ادنیٰ خدمت حدیث میں یقیناً آپکا حصہ بھی ہے اس لیے کہ آپ کے ایک طالب علم نے یہ کام اللہ کی توفیق سے کیا ہے دعاوں کا محتاج رہونگا۔ ۲۵ رمارچ کو زیڈ اے سلہری صاحب سے معاہدہ ہو گیا ہے وہ اس کا انگریزی ترجمہ کررہے ہیں اور ایک بڑی رقم اس سلسلہ میں ادا کی جارہی ہے ان کیلئے بھی دعا فرمائیں مناسب ہوگا کہ اس انتخاب پر (کوٹھی نمبر ۴۶ گل برگ نمبر ۵ پر زیڈ اے سلہری صاحب) کے نام مبارک نامہ بھی لکھ دیں تا کہ ان کی بھی حوصلہ افزائی ہو یہ انکا مکمل پتہ ہے۔ میری سعادت ہوگی کہ اپنے ماہنامہ ''الحق'' میں آپ کی طرف سے کچھ کلمات آجائیں تا کہ اس کا تعارف ٹھوس بنیادوں پر ہو۔ جلد ثانی زیر طبع ہے۔ ہم انشاءاللہ تسلسل کیساتھ ہر جلد ارسال خدمت کرتے رہیں گے۔ ماہنامہ ''الحق'' کے پرچوں سے آپ کی حق گوئی کے مناظر سامنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید خدمت دین کی توفیق بخشے، وطن تو پنڈی ہے مگر کراچی میں قیام کی جگہ ہے ان منور فضاوں سے دور ہوں اب دل چاہتا ہے کہ آپکے سالانہ اجلاس میں آیا کروں میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام خویدم احقر عبدالرحمان

(۲)

۲۱ جولائی ۱۹۷۵ء (فضل الباری پر الحق میں تبصرہ ○ دوسری اور تیسری جلد کی طباعت و تکمیل)

منجانب احقر قاضی عبدالرحمان غفرلہ، بخدمت اقدس حضرت محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم اکوڑہ خٹک و سابق استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند،

حضرت اقدس دامت برکاتکم و مدظلکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید کہ مزاج سامی بخیر ہوگا۔ حضرت والا کے اس گرامی میں ماہنامہ الحق میں فضل الباری شرح بخاری پر جو تبصرہ شائع ہوا ہے اسکے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ شرح بخاری کی طباعت اور اس پر تبصرہ وغیرہ یہ تو بہت بعد کی باتیں ہیں حضرت اقدس سے جو میرا قدیمی اور قریبی تعلق ہے اسکی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے اساتذہ حدیث میں سے صرف آنمحترم کی ذات گرامی ہے جو پاکستان میں خوش نصیبی سے موجود ہے۔ باقی اساتذہ ہندوستانی تھے جو کچھ تو انتقال فرما چکے رحمہم اللہ اور کچھ زندہ ہیں تو وہ ہندوستان ہی میں ہیں شاید حضرت کو یاد نہ ہو میں نے ۱۹۴۶ء میں طحاوی حضرت اقدس سے پڑھی تھی۔ یہ تعلق دیگر تمام علاقوں سے بالاتر اور زیادہ عزیز ہے۔ حضرت والا نے جو تبصرہ فضل الباری پر سپرد قلم فرما کر الحق میں شائع کرایا ہے اسکے لیے شکریہ ادا کرنے کا لائق اپنے آپکو نہیں پاتا۔ یہ حضرت کی انتہائی کرم فرمائی اور ہمت افزائی ہے [1]

ع بر کریماں کارہا دشوار نیست حضرت کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ فضل الباری کی دوسری جلد طبع ہوگئی اور جلد ثالث کی تکمیل میں مصروف ہوں نیز فضل الباری جلد اول کا انگریزی ترجمہ بھی تقریباً چھپ چکا ہے اسکا فرمہ اور جلد ثانی اردو کا ایک فرمہ برائے ملاحظہ بذریعہ ڈاک ارسال خدمت ہے امید ہے کہ ان فرموں کے ملاحظہ کے بعد کام کا ایک اجمالی خاکہ سامنے آجائیگا۔ میری دلی خواہش یہ ہے کہ محدثانہ نقطہ نظر اور انداز سے فضل الباری پر چند کلمات تحریر فرما کر ارسال فرمادیں تو انہیں میں جلد ثانی کے شروع میں طبع کرا کر شامل کرادوں جلد ثانی انشاءاللہ تین ہفتوں میں مکمل ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے۔ آپ حضرات سے تلمذ کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث کی خدمت کی توفیق فرمائی ہے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس آغاز کو انجام تک پہنچانے اور اسکی تکمیل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ نیز دیگر ہدایات سے بھی سرفراز فرمائیں۔ فقط والسلام مع الاحترام خادمکم احقر عبدالرحمان

---

[1] تبصرہ الحق جلد ۱۰ شمارہ ۴ میں شائع ہوا احقر نے دو صفحات کا تبصرہ لکھا اور حضرتؒ نے اس پر تصویبی دستخط کیے کتاب کی اہمیت کے بناء پر انکے نام سے شائع ہوا۔ جو الحق جلد ۱۰ شمارہ ۴ کے علاوہ کتاب کے تقاریظ میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان [1] مینئی

مدرس امداد الاسلام میرٹھ و دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

(۱)

۱۸/جون ۱۹۵۱ء　(دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کیلئے انڈیا سے نقل مکانی)

بخدمت محترم المقام حضرت مولانا صاحب دامت فیوضاتہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضرت کا والا نامہ ملا احوال مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میں تو پرمٹ کیلئے بہت کوشش کررہا ہوں چنانچہ رمضان کی شدت میں کئی دفعہ کلکٹر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں نیز دو دفعہ اس سلسلہ میں دہلی گیا ہوں اب پھر ارادہ دہلی جانے کا ہے جناب کے جواب کا انتظار کررہا ہوں۔ دہلی میں ہائی کمشنر پاکستان نے چھ ہفتے بتائے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ سرحد کے لوگوں کیلئے عارضی پرمٹ لینا بہت مشکل ہے۔ مستقل پرمٹ کیلئے تصدیق کی ضرورت ہے جو مستقل طریقہ پر ہو جس میں عارضی نام نہ ہو۔ مولوی عبدالمنان صاحب نے اس قسم کی تصدیق ارسال نہیں کی۔ اگر میرا پرمٹ بنا تو بخاری شریف ومقامات ومتنبی وحماسہ کے پانچ پانچ نسخے میں اپنے ساتھ لاؤنگا اور اگر فی الحال ضرورت ہو اور قیمت میں جناب کو کفایت معلوم ہوتی ہو تو مطلع فرمائیں پارسل میں فی سیر آٹھ آنے خرچ ہوجاتا ہے۔ مثلاً بخاری اگر ۲۵ کو لی تو ڈھائی تین روپیہ پارسل پر خرچ ہوگا تو گویا ۲۸ پر بخاری پڑے گی۔ ابوداؤد شریف کی قیمت کتب خانہ رشیدیہ نے تیس روپیہ بتایا تھا اب میں فی الحال پھر سوچتا ہوں کہ یک مشت پانچ نسخے خریدنے میں اگر فی نسخہ ۲۵ روپیہ پڑے گا تو میں خرید کر ارسال خدمت کروں گا ورنہ آپ مطلع فرمائیں اس دفعہ وہاں کی قیمتیں بھی اطلاع فرمائیں تاکہ توازن قائم ہوسکے زیادہ کیا عرض کروں خدمت لائقہ کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔

فقط والسلام:　آپکا خادم عبدالرحمان صدر بازار میرٹھ

(۲)

۱۷/اگست ۱۹۵۱ء　(ہندوستانی رقوم اور کتابوں کی منتقلی میں کاوشیں)

بخدمت محترم المقام حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از تحیۃ مسنون گزارش ہے کہ کتب حدیث وغیرہ کی قیمت میں نے رمضان کے عشرہ آواخر میں جناب عالی کو خط ارسال کیا تھا لیکن جواب سے محروم رہا۔ بعید نہیں ہے کہ کوئی قوی عذر ہو یا خط نہیں ملا ہو۔ مبلغ گیارہ سوستر مشرقی پاکستان ڈھاکہ و چٹاگام کو منتقل کرچکا ہوں جس صاحب کے پاس یہ رقم ہے ان کا نام حاجی رشید احمد صاحب وحاجی متین احمد ہیں' ان کو میں کہہ چکا ہوں کہ رقم مذکورہ جناب عالی کے پتہ پر ارسال کریں رقم مذکورہ اگر موصول ہوجائے تو سابق کیساتھ ملا کر احقر کو مطلع فرمائیں مہربانی ہوگی' اگر فرصت ہو تو مدرسہ کے تفصیلی حالات وغیرہ سے مطلع فرمائیں نیز خدمت لائقہ سے اطلاع دینا چاہیں تعمیل میں کچھ دریغ نہیں ہوگی۔ باقی رقم جو میرے پاس موجود ہے اس کے تبادلہ کی صورت میں نکالنا چاہتا ہوں آپ بھی توجہ فرمائیں

فقط والسلام وعلیکم' آپ کا خادم: عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرسہ امداد العلوم صدر بازار میرٹھ یوپی الہند

---

[1] مولانا علوم عربیہ پر دسترس رکھتے تھے۔ مینئی (ضلع صوابی) سے تعلق کی وجہ سے "مینئی مولوی صاحب" کے نام سے مشہور تھے۔ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۵۱ء تک انڈیا میرٹھ کے مدرسہ امداد الاسلام میں پڑھاتے رہے۔ علمی شہرت اور پاکستان آنے کے ارادہ کی وجہ سے حضرت شیخ الحدیثؒ نے انہیں حقانیہ آنے کی دعوت دی جو انہوں نے منظور فرمائی' اس سلسلہ میں انڈیا سے ان کی کتابوں اور رقوم کی منتقلی کے سلسلہ میں بڑی زحمت اٹھائی گئی۔ پورا کتب خانہ انڈیا سے تھوڑا تھوڑا بذریعہ ڈاک یہاں منتقل ہوتا رہا۔ ہم ڈاکخانہ سے وصول کرکے بحفاظت امانتاً رکھتے رہے' سارے مراحل میں مدت طے ہونے کے بعد مولانا مرحوم پاکستان آئے۔ تو کسی عذر معذرت کئے بغیر سیدھے دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ پہونچ گئے اور وہاں تدریس کی ذمہ داری سنبھالی۔ دارالعلوم حقانیہ کے اس ساری تگ ودو کو نظر انداز کردینے سے اور غیر ذمہ دارانہ حرکت سے پورے حلقہ دارالعلوم کو بجا طور پر دکھ ہوا۔ (س)

(۳)

۲۶؍اکتوبر ۱۹۵۱ء، ۲۳؍محرم الحرام ۱۳۷۱ھ (شیخ الحدیث کے سفر حج سے واپسی پر مبارکباد)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل واحسان ہے کہ جناب عالی فریضہ حج سے فارغ ہو کر سفر حجاز سے واپس تشریف لائیں' اللہ تعالیٰ قبول اور مبرور فرمائیں آمین۔ میں جناب عالی کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعائے خیر کا مستدعی ہوں' اللہ تعالیٰ جانبین کو ترقی دارین نصیب فرمائیں آمین

ویرحم اللّٰہ عبداً قال آمینا لا ارضی علیه بواحدة حتی اضم الیه الف آمینا.

خدمت لائقہ کے لئے تیار ہوں صرف اطلاع کا منتظر ہوں۔

آپ کا خادم عبدالرحمٰن عفی عنہٗ مدرسہ امدادالاسلام صدر بازار میرٹھ یوپی الہند

(۴)

۲۹؍فروری ۱۹۵۲ء ا؍جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ (بخاری شریف کے اختتام کی کوشش)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت کا والا نامہ ملا خوشی ہوئی۔ مشرقی پاکستان اور برما کے کئی طلبہ فارغ شدہ کو تبادلہ رقم کے متعلق میں نے جناب عالی کا پتہ بتایا ہے لہٰذا اگر کوئی صاحب تبادلہ کی نیت سے کچھ رقم ارسال کرنا چاہتا ہے تو آپ اس کو وصول کر کے میرے حساب میں جمع کرا کے مجھے مطلع فرمایا کریں' مہربانی ہوگی۔ امید قوی ہے کہ تعلیمی سال کے اختتام میں کافی رقم کا تبادلہ ہو جائے گا۔ مولوی بشیر احمد صاحب برمی متعلم مدرسہ ہذا کو ساٹھ روپیہ میں نے دے دیا' نیز وہ دوسرا طالب علم جس کے بارہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب برمی نے جناب عالی کو اٹھارہ روپیہ دینے کے لئے کہا ہے اس کو بھی میں نے اٹھارہ روپیہ چار آنہ دے دیا ہے اس کو اگر جناب عالی وصول کریں تو مجھے ایک کارڈ کے ذریعے سے مطلع فرمائیں' نیز اور کوئی رقم اس قسم کے اگر جناب وصول کریں تو احقر اطلاع کا منتظر رہے گا۔ احقر تا حال تحریر خط ہذا خیریت کے ساتھ ہے اور آئندہ کے لئے دربار عالی سے قوی امید ہے' نیز جناب عالی سے استدعا ہے کہ دعاء خیر سے محروم نہ فرمائیں' چونکہ تعلیمی سال کا اخیر ہے اور بخاری شریف بہت باقی ہے اس کے اختتام پر زور دے رہا ہوں' اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ ختم فرمائیں اور جانبین کو مقاصد دنیوی اور اُخروی میں کامیابی عطا فرمائیں آمین یارب العالمین۔ تاخیر جواب کی معافی چاہتا ہوں' میں سفر پر گیا تھا' آج ہی آیا ہوں اور آج جواب دے رہا ہوں۔ خدمت لائقہ سے مطلع فرمائیں۔ جناب عالی کا وہ پہلا خط مبلغ گیارہ سوستر کے موصول ہو چکا تھا۔ تسلی رکھیئے ان شاءاللہ میں عنقریب ایک اور خط تفصیلی جناب عالی کی خدمت میں روانہ کرنے والا ہوں۔

(۵)

۱۷؍رمضان ۱۳۷۱ھ، ۱۱؍جون ۱۹۵۲ء (حقانیہ میں تدریس کیلئے شرائط)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ: حضرت کا گرامی نامہ ملا خوشی ہوئی۔ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ وطن آنیکا پختہ ارادہ رکھتا ہوں شدت گرمی اور رمضان مبارک کیوجہ نیز یہاں ایک شخص نے ایک ہزار تبادلہ کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اسمیں کچھ دیر ہوگئی۔ ورنہ میں اگر رمضان میں دہلی چلا جاتا تو پرمٹ فوراً مل جاتا ان وجوہ کے بنا پر ارادہ ہے کہ عید کے دوسرے تیسرے دن چلا جاؤنگا بہر حال پندرہ یا سولہ شوال کو قوی امید ہے کہ میں حاضر خدمت ہو جاؤنگا۔ دعا فرمائیں۔

۲۔ دورہ حدیث میں بخاری شریف وترمذی شریف کے علاوہ مسلم شریف یا ابوداؤد شریف ان دونوں کتابوں میں سے ایک میرے نام پر

درج کیجئے۔ بخاری شریف ترمذی شریف یہ تو حضرت عالی کا حق ہیں فنون کے کتابوں میں سے جو جناب کو مناسب معلوم ہوجائے وہ میرے نام پر لکھوالیں مطلع فرمائیں۔

۳۔ یہ کہ احقر کو تنخواہ مجوزہ سے مطلع فرمائیں۔ نیز خشک یا غیر خشک کا تعین ہو۔ ۴۔ تدریس کے علاوہ احقر کے ذمہ مدرسہ کا کچھ اور کام بھی ہوگا یا نہیں۔ ۵۔ پڑھائی کے اوقات سے مطلع فرمائیں۔

احقر تو ویسے بھی جناب عالی کا خادم ہے۔ جناب عالی کے آڈر کی تعمیل کیلئے تیار ہے۔ یہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں صفائی معاملات کیوجہ سے اور کوئی مقصد نہیں۔ حاجی نیاز احمد کے روپیہ کے متعلق میں نے ایک کارڈ ارسال خدمت کیا امید ہے۔ کہ موصول ہو چکا ہوگا۔ کئی دنوں سے ارادے ہے کہ ایک دو بنڈل کتابیں روانہ کردوں لیکن رمضان مبارک کیوجہ کام میں کاہلی ہوتی رہتی ہے۔ آپکا خادم عبدالرحمٰن مدرسہ امداد اسلام صدر بازار میرٹھ یوپی مورخہ ۱۷رمضان ۱۳۷۱ کو خط لکھ رہا ہوں کل حضرت کا خط وصول ہوا ہے۔ فقط: والسلام عبدالرحمٰن

(۶)

(گھر پر حاضری)

۲۲ نومبر ۱۹۵۲ء، ۴ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

محترم المقام حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ آج بمورخہ ۲۲ نومبر ۵۲ء ۴ ربیع الاول ۷۲ھ احقر جناب عالی کے آستانہ پر حاضر ہوا (لیکن جناب عالی کو نہیں پایا سبب معلوم کر کے بہت افسوس ہوا' اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ مجھے اس دفعہ کتابیں لے جانے کا ارادہ تھا اور تصفیہ حساب مقصود تھا حساب کا معاملہ تو جناب کے اوپر موقوف ہے' میں نے مفصل حساب کا اندازہ لگا کر جناب مولوی سلطان محمود صاحب کو دے دیا ہے۔ اگر حضرت مکان پر ہوتے تو بہت اچھی طرح تبادلہ خیالات بھی ہوجاتا اور تصفیہ حساب بھی' لیکن کیا کریں منظور الٰہی ایسا ہوگا اگر آپ کا آنا ایک دن میں یقینی ہوتا تو میں انتظار کرتا لیکن یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ خیر جو کچھ ہوا میں جناب عالی اقدس کے لئے اور حضرت اقدس کے لواحقین کے لئے دعا کرتا ہوں اور دعاء کا خواہاں ہوں' اللہ تعالیٰ طرفین کو ترقی دارین سے مستفید فرمادیں۔ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ آمین آپ کا کمترین خادم : عبدالرحمٰن عفی عنہ

(۷)

(کتاب جواہر الاصول کیلئے تقریظ کی خواہش)

۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء

محترم المقام حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس فقیر عبدالرحمٰن کی تالیف کتاب جواہر الاصول فی مصطلح آحادیث الرسول ارسال خدمت ہے بڑی نوازش ومہربانی ہوگی کہ اس کو اولین فرصت میں مطالعہ فرما کر غلطی وسہو سے مطلع فرمائیں تاکہ طبع ثانی میں اسکا تدارک ہوجائے نیز بڑی عنایت ہوگی کہ اپنی رائے کو تقریظ کی شکل میں ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ کتاب کے ساتھ شائع کی جائی

فقط والسلام :

آپکا خادم عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالرحمان بارکر، نومسلم

(۱)

جولائی ۱۹۶۱ء (اسلام کے غیر شعوری متلاشی اذہان، انگریزی بولنے والوں کے لئے ایک جامع مذہبی ریڈرز مرتب کرنے کا خاکہ)

محترم ومکرم! سلام مسنون، خادم نے جناب والا کی خدمت میں اسلامک ریڈر کے سلسلہ میں عریضہ ارسال کیا تھا۔ ہنوز جواب سے محروم ہے یقین ہے آنجناب ازراہ کرم اس کار خیر میں احقر کی امداد فرمائیں گے۔ نیازمند: محمد عبدالرحمان بارکر

(۲)

(انگریزی زبان والوں کیلئے اردو مذہبی ریڈر میں تین بنیادی اسلامی موضوعات پر آرٹیکلز)

محترم ومکرم جناب مولانا صاحب! سلام مسنون، اس سے قبل کہ راقم عرض مدعا کرے ضروری سمجھتا ہے کہ اپنا قدرے تعارف کرادے احقر کینیڈا کا پروفیسر ہے اور فی الحال اورینٹل کالج لاہور میں لسانیات کا درس دیتا ہے کچھ عرصہ ذہن کو دین حق کی تلاش رہی۔ آخر کار بحمدللہ ۱۹۵۲ء میں بمقام لکھنؤ مشرف بہ اسلام ہوا۔ کچھ عرصہ سے انگریزی بولنے والی اقوام کو اردو سیکھنے کیلئے امدادی درسی کتب کی تدوین وتالیف بھی میرا دائرہ عمل ہے۔

فی الحال انگریزی بولنے والوں کیلئے ایک ایسی اردو مذہبی ریڈر مرتب کرنا مدنظر ہے جو طالب علم کو ایک طرف اردو پڑھنے میں مدد دے۔ دوسری جانب اسے صحیح منزہ اسلام سے روشناس کرے۔ اس کتاب کے دو حصے ہونگے۔

(۱) یہ ریڈر کم وبیش تین بنیادی اسلامی موضوعات پر غیر طویل ''آرٹیکلز'' پر مشتمل ہوگی۔ جنکی زبان ایسی ہو کہ معمولی اردو داں بہ آسانی سے سمجھ سکے۔ اور طالب علم کا ذہن اصطلاحات اور مشکل زبان میں نہ الجھ جائے۔ یہ کتاب بالغ لیکن کم اردو دانوں کو مدنظر رکھ کر لکھی جائیگی۔ اسکے آخر میں فرہنگ ہوگی جسمیں استعمال شدہ الفاظ کے معنی دیئے جائیں گے اور صرف ونحو کی وضاحت کی جائیگی۔

(۲) انہی ''آرٹیکلز'' کا انگریزی ترجمہ ''پمفلٹس'' کی صورت میں جداگانہ شائع کیا جائیگا۔ تاکہ باشندگان مغرب صحیح اسلام سے بطریق احسن روشناس ہوسکیں۔

دین متین کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے میں یہ کام اپنے ذاتی خرچ سے انجام دے رہا ہوں۔ اندریں صورت جناب والا کے بے بہا مضمون کا نذرانہ پیش خدمت کرنا راقم کی وسعت سے باہر ہے۔ احقر جناب کی ذات والاصفات سے امید کرتا ہے کہ خدمت دین کے مدنظر اس کام میں بطور ثواب راقم کی مدد فرما کر داخل حسنات ہونگے۔

(اس مجموعہ کے سلسلہ میں مندرج ذیل خاکہ مدنظر ہے)

مختلف علماء کرام کے قلم سے ستر مضامین اسلام کے بنیادی تخیلات پر نیز ایسے موضوعات پر جن میں اہل مغرب کا ذہن الجھتا ہے یہ مضامین موجودہ دور کے طرز استدلال میں قلمبند کئے جائیں۔ نیز زبان بھی شستہ وصاف، اصطلاحات سے حتی الوسع منزہ ہونی چاہیے تاکہ نوآموز بہ آسانی سمجھ سکے۔ اور نفس مضمون ذہن نشین ہوسکے چونکہ یہ مجموعہ بالغ الذہن افراد کیلئے ہوگا۔ بنابریں خیال ہے کہ بجائے فروعات اسلامی عقائد احکامات اور عبادات کے معاشرتی اخلاقی اور تاریخی پہلوؤں پر خاص روشنی ڈالی جائے۔

<u>اسلام اور مغربی دنیا کی غلط فہمیاں:</u> آنجناب اسمیں راقم کے ہمنوا ہونگے کہ گزشتہ صدیوں میں اسلام کے متعلق ذہن عالم میں متعدد غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اندریں صورت اشد ضروری ہے کہ اس دین حق کو صحیح رنگ میں

۱۔ مکتوب نگار خوش قسمت نومسلم ڈاکٹر بارکر کا تعارف انکے خط میں موجود ہے موصوف اسلام کے روشناس کرانے کی جدوجہد میں لگے ہیں۔

پیش کرنے کی جدوجہد کی جائے۔علاوہ برایں اہل مغرب مادیت کی انتہائی ترقی پر پہنچ کر محسوس کررہے ہیں کہ آہن وفولاد، برق وایٹم، سکون قلب فراہم نہیں کرسکے۔ یہ نعمت کہیں اور میسر آسکے گی۔

جویان حق کو منزل مقصود تک پہنچانے کے ذرائع: ان میں سے بعض کے اذہان غیر شعوری طور پر اسکے متلاشی ہیں۔اور کچھ ایسے بھی ہیں جو شب وروز اسے خود پانے اور دوسروں کو فراہم کرنے کے جویا نظر آتے ہیں۔ معدودے چند رب العزت کے کرم سے پاجاتے ہیں۔ اکثر وبیشتر اس تگ ودو میں ہیں لیکن ہنوز محروم مثلاً میں خود ان خوش نصیبوں میں ہوں جو اس دولت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ بہرصورت ایک انسان اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض لازمی ہے کہ اس روشنی کو عام کریں اور جویان حق کو منزل مقصود تک پہنچانے کے ذرائع فراہم کریں۔ راقم الحروف کا بھی مدعائے دلی ہے اور جناب والا سے مدد کا خواہاں۔

جو مضامین احقر کے ذہن نے پیش کئے ان کی فہرست منسلک ہے جناب والا سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم ونوازش ان میں سے کسی ایک پر قلم جواہر رقم کو گام فرسا فرمائیں۔ سہولت کی خاطر درخواست ہے کہ انتخاب تین کا فرمائیں تا کہ موضوع میں آسانی رہے نیز اور جو مضامین جناب مناسب تصور فرمائیں ان سے بھی احقر کو آگاہ فرمائیں۔ علاوہ برایں دیگر علمائے دین جو آنجناب کی نظر میں اس کار خیر میں حصہ لے سکیں۔ انکے اسمائے گرامی اور پتوں سے احقر کو نوازیں۔ تا کہ ان سے استفادہ کرسکے۔

آخر میں نیازمند پھر درخواست کرتا ہے کہ اس وقت اسلام کو آپ کی ضرورت ہے ازراہ ثواب اس کار خیر میں احقر کی امداد فرمائیں۔ جناب والا کی اسلام دوستی سے یقین ہے کہ یہ استدعا شرف قبول حاصل کریگی۔ نیازمند: محمد عبدالرحمان بارکر

☆☆☆

مولانا عبدالرحمٰن رنگونی [1]

(دیوبند میں ایک شاگرد کی خواب میں شیخ الحدیث کی زیارت گریہ کا طاری ہونا O تلامذہ کا شیخ سے محبت کی ایک مثال)

۳ مارچ ۱۹۶۴ء

استاد محترم ادام اللہ فیوضکم وزیدت عنایتکم وادام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت: آج چند راتوں سے خواب میں آپکی زیارت ہوتی رہی۔ لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ چونکہ آپکے ساتھ میری ایک ولی محبت والفت ہے اسلئے خواب کی زیارت سے اسمیں زیادتی ہورہی ہے۔ نیز جیسا کہ دن میں آپکے درس وتدریس سے فیوض وبرکات حاصل ہے۔ اس طرح رات کو روحانی فیوض وبرکات سے مستفید ہورہا ہے لیکن آج شب گزشتہ اس طرح پر آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا کہ آپ مدرسہ کی مسجد کے صحن میں ایک بہت بڑی کتاب کا درس فرمارہے ہیں جسمیں میں بھی شریک ہوں اثنائے تقریر میں آپ نے کوئی ایسا لفظ فرمایا جس سے میں اور دس پندرہ آدمی چیخ مار کر رو اٹھا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ حضرت بس فرمائیں چنانچہ آپ نے بس فرمایا۔ رات کو یہ خواب آیا صبح بیدار ہوتے ہی آپکی یاد میں مجھے رونا آیا یہاں تک کہ نماز کی حالت میں بھی بند نہیں ہوا۔ پھر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے آپکے حق میں طرح طرح کی دعا کرتا رہا آخر میں جب یہ دعا کی کہ خدایا میرے محترم ومشفق استاد کا سایہ عاطفت ہمارے سر پر باقی رکھ۔ تو میرا رونا بند ہوا یہ تو میری کیفیت تھی صبح کو سبق میں حاضر ہوتے ہی ایک طالب علم نے اچانک یہ کہہ اٹھا کہ مجھے ان سے جتنی محبت ہے اور کسی سے نہیں جس سے میں اور بھی متحیر ہوا۔ اب میری عرض یہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمائیں کونسی چیز ہے جس نے آپکو ہردلعزیز بنایا ہے۔ آپ ہمارے استاد ہیں آپ سے ہم ہر قسم کی تسلی وتشفی حاصل کرسکتے ہیں۔ فقط والسلام: آپکا نالائق وبدترین شاگرد عبدالرحمٰن رنگونی کان اللہ لہ

---

[1] دارالعلوم دیوبند کے زمانہ تدریس کا ایک شاگرد۔ خط وہاں کے تلامذہ کی حضرت" سے تعلق اور وابستگی کا ایک واضح نمونہ ہے

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ[1]

(۱)

۶ شعبان ۱۳۷۷ھ (بوجۂ علالت شرکت سے معذرت)

بخدمت گرامی مکرم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! دعوت نامہ پہنچ کر عزت افزا ہوا۔ افسوس کہ میں برکات جلسہ سے محروم ہوں، ایک ہفتہ سے وطن آیا ہوا ہوں۔ یہاں آکر بیمار ہوگیا، اب تک مرض کا اثر باقی ہے دعاء صحت کا طالب ہوں۔ امید ہے کہ احقر کے عذر کو قبول فرمائیں گے۔ فقط والسلام بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ از بہودی ملک مالا، ۶ شعبان ۱۳۷۷ھ بروز پنجشنبہ

(۲)

۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

بخدمت گرامی محترم مکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ مشتمل بر دعوت جلسہ سالانہ مدرسہ عزت بخش ہوا۔ احقر اپنی طبعی اعذار کی وجہ سے جلسوں اور اجتماعات کی شرکت سے معذور ہے اعذار نہ ہوتے تو ضرور شرکت کر کے مواعظ حسنہ اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ امید ہے کہ احقر کے عذر کو قبول فرمایا جاوے گا۔ فقط والسلام: عبدالرحمٰن غفرلہ موضع بہودی ڈاکخانہ ایضاً ۲۹۔ ۱۳۷۸ھ

(۳)

۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ (اللہ تعالیٰ اجتماع کو مدرسہ کیلئے موجب برکات وسعادت دارین بنائے)

مکرم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ مشتمل بر دعوت شمول تقریب سعید موصول ہو کر کاشف حالات ہوا، افسوس اور ندامت کے ساتھ عرض ہے کہ احقر علاوہ دیگر امراض کے تقریباً ایک ماہ سے بخار میں مبتلاء ہے۔ اس لیے شرکت سے معذور ہے اللہ تعالیٰ جناب والا کے اس اجتماع کو مدرسہ کے لیے موجب برکات وسعادت دارین بنائے۔

فقط والسلام بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ۔ از بہودی ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

(۴)

مکرمی محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ پہنچ کر کاشف حالات ہوا میں اس تقریب سعید میں شرکت کی دعوت کا شکر گزار ہوں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں بہت دنوں سے بیمار ہوں، ضعف بھی کافی ہوگیا ہے اس لیے ایسی حالت میں میرے لیے حاضری سخت مشکل ہے امید ہے کہ میرا عذر قبول فرمایا جائیگا اور سواری بھیجنے کی تکلیف نہ فرمائیں گے۔

فقط والسلام بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ از بہودی ۱۲ بروز شنبہ، ۱۲ جون

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (مولانا مفتی احمد الرحمان کی تقریب شادی میں شرکت کا دعوت نامہ)

بتقریب عقد مسنون، عزیزم حافظ احمد الرحمٰن سلمہ اللہ تعالیٰ جناب کی تشریف آوری باعث خوشی ہوگی۔ بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ

مقام بہودی ضلع کیمبل پور۔ مقام نکاح۔ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵۔ تاریخ ووقت۔ ۸ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار ۲/۱ ۳ شام

---

[1] محدث وقت، فقیہ بے بدل، جامع شریعت وطریقت، حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد رشید، مولانا مفتی احمد الرحمان اور مولانا قاری سعید الرحمان کے والد گرامی، حضرت حکیم الامۃ مولانا تھانویؒ کے خلیفہ اجل اور بقول ان کے کاملپوری کا مطلب پورے کامل، ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء کو بہودی ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، ۱۶ جمادی الآخر ۱۳۸۶ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

حکیم عبدالرحیم اشرف المنبر[1] فیصل آباد

(۱)

(غلاف کعبہ کی تشہیر)

۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء

مکرمی و معظمی زادت الطافہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی آپکی خدمت میں المنبر کے اداریہ کا تراشہ بھیج رہا ہوں ملتجی ہوں کہ زیر بحث مسئلہ پر اپنی مؤثر رائے سے ممنون فرمائیں۔ اگر غلاف کعبہ کی تشہیر[2] اور اس سلسلے میں جو کچھ پاکستان میں ہوا ہے۔ مفصل اظہار خیال فرمائیں تو بے حد نوازش ہوگی۔ منتظر جواب نیازکیش عبدالرحیم اشرف

(۲)

(المنبر کا جبری تعطل)

۷ مارچ ۱۹۶۷ء

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ آپ یقیناً اس خبر سے ہمارے شریک غم ہو نگے کہ المنبر 7مارچ 1967ء سے جبری تعطل کا شکار ہے۔ خلوص دل سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین اور اعلاً کلمۃ اللہ کے اس ذریعہ کو باقی رکھے اور ہمیں اخلاص کے ساتھ حمایت حق کی توفیق عطا فرمائیں۔ جونہی پابندی رفع ہوئی آپ کو اطلاع کردی جائے گی۔ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار اللہ مالک الملک کے حضور دعا ہے اور آپ سے اسی کی ستدعا ہے۔ والسلام عبدالرحیم اشرف

(۳)

(چچا مرحوم کی وفات)

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ صادر ہوا، اس اظہار ہمدردی کے لئے تہہ دل سے ممنوں ہوں۔ مشفقی چچا صاحب مرحوم ومغفور کی وفات پورے خاندان کے لئے بہت بڑا المیہ ہے اور چونکہ یہ سانحہ اچانک حادثہ کی صورت میں رونما ہوا۔ اسلئے اس کی شدت بہت زیادہ محسوس کی گئی۔ آپ سے درخواست ہے کہ خصوصیت سے مرحوم چچا صاحب کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائیں گے۔

میں سب خاندان کی جانب سے آپ کی اس شرکت غم پر شکر گزار ہوں۔ والسلام غمزدہ مولانا عبدالرحیم اشرف

(۴)

(دعوت وتبلیغ کو موثر کیسے بنایا جاسکتا ہے تربیتی کیمپ میں تشریف لانے کی دعوت)

مخدومی و مشفقی زادت الطافہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسئل اللہ ربی مولای ان یوفقنا جمیعاً لما یحبہ ویرضاہ امید آنکہ مزاج اقدس بعافیت ہونگے۔ برادر عزیز مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدہ کی تشریف آوری باعث مسرت ہوئی لیکن آنمکرم کا اس وقت تشریف نہ لانا بہت محسوس ہوتا رہا۔ البتۃ العمرۃ بالخواتیم کے تحت تربیتی کیمپ کے اواخر اور مذاکرہ کا افتتاح کے موقعہ پر متوقع آمد سے یہ خلاء

---

[1] فیصل آباد کے حکیم عبدالرحیم اشرف لوگوں کے جسمانی تشخیص وعلاج کے ساتھ امت کے روحانی علاج کے بارہ میں بھی ہمہ وقت فکرمند اور بے چین رہے۔ اشرف لیبارٹریز کے ساتھ ساتھ صحافت اور تعلیم کے میدانوں میں اور سیاسی اور جماعتی محاذوں پر بھی تاحیات مصروف عمل رہے۔ بہت سے کاموں میں سرپرستی فرماتے خصوصاً ضیاء الحق کے دور میں صلاح وفلاح کے کاموں میں سرگرم رہے۔

[2] غلاف کعبہ پاکستان میں بنایا گیا تھا جماعت اسلامی اپنے پروپیگنڈا ان مزاج کے مطابق خانہ کعبہ تک پہنچنے سے قبل اسے ٹرینوں کے ذریعہ ملک کے گوشہ گوشہ نمائش کرا کرا سے تشہیر کا ذریعہ بنایا جو اس وقت ملک کے دینی حلقوں میں زیر بحث تھا۔

برداشت ہوا۔اب گزارش ہے کہ ضعف وعوارض کے علی الرغم ۲۳ راگست سوموار کو تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ ۲۸ کو واپسی ہوگی۔ مولانا سمیع الحق صاحب ہمراہ ہونگے۔آنمکرم کے ارشادات خواہ خطاب کی صورت میں ہوں یا مقالہ کی شکل میں اور مولانا سمیع الحق صاحب جیسے پسند فرمائیں البتہ مقالہ زیادہ بہتر محسوس ہوتا ہے اور عنوان مذاکرہ سے دعوت وتبلیغ دین کو موثر کیسے بنایا جاسکتا ہے؟' عنوان کی اہمیت اور محرک دونوں واضح ہیں۔اگر یہ وظیفہ نبوت علی قدر استطاعت ،صحیح صحیح ادا ہو تو بگڑی بننے کا امکان ہے ورنہ دیگر بڑے بڑے کارناموں سے کچھ نہ بن سکا اور نہ آئندہ ممکن ہے۔

میں اتوار ۲۲ راگست کو کسی وقت فون کے ذریعہ قطعی پروگرام معلوم کرلونگا۔دعاؤں میں شرکت کی درخواست عبدالرحیم اشرف

(۵)

(علماء کو متحد ہو کر اجتماعی جدو جہد کرنا ہوگا)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم المقام زادت الطافہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اللھم وفقنا جمیعاً لما تحبہ و ترضاہ۔آنمکرم کی خدمت میں اس عریضہ کے ہمراہ المنبر کا تازہ شمارہ ارسال کررہا ہوں جس میں دوسرے مضامین کے علاوہ ایک درخواست آپ کے نام بھی ہے۔اس وقت ہم کہاں کھڑے ہیں اور قلب وذہن پر کیا بیت رہی ہے اور مستقبل کے خطرات کیا ہیں، توقع ہے کہ آپ اس باب میں بہت کچھ سوچ رہے ہوں گے۔یہ درخواست جو پیش کی جارہی ہے۔خدا کیلئے اس کے الفاظ کے التقام کے بجائے اس مضطرب روح اور پریشان کن معانی پر توجہ فرمائیے جوان الفاظ کا محرک ہوئے ہیں۔

آپ سے یہ استدعا بھی ہے کہ بواپسی ڈاک اس عریضہ میں منسلک لفافہ میں حسب ذیل معروضات پر اپنے رشحات قلم سے بھی نوازیئے۔

۱۔ جس کربناک حالت میں اس وقت ہم ہیں، کیا ممکن ہے کہ علماء کرام ،کوئی ایسی اجتماعی جدو جہد شروع کرسکیں۔جو نا دیر چل سکے اور وہ ان اسباب کا قلع قمع کرنے کا ذریعہ بھی بن سکے جو اس نا قابل تصور المیہ کا باعث بنے ہیں اور ان امور کے حصول کا وسیلہ بھی ہوسکے جو اس ذلت کو عزت سے بدلنے کیلئے ناگزیر ہیں۔

۲۔ اگر ایسا ممکن ہے تو مختلف مکاتب فکر کے علماءِ دین کو متحد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

۳۔ آپ اس باب میں اپنے ذمہ کیا کام لیتے ہیں؟

میں بصد عجز واضطراب، مستدعی ہوں کہ اس اہم عنوان پر اپنے افکار اور ان معروضات کے جواب باصواب سے بلا تاخیر ممنون فرمائیں۔

والسلام عبدالرحیم اشرف

مولانا عبدالرزاق اسکندر[1] نیو ٹاؤن کراچی

۶/۵/۱۳۹۸ھ مطابق ۱۳ر جون ۱۹۷۸ء　　(حدیث پر علماء ہندو پاک کا علمی کام)

محترم جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدھم و عظمھم اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حدیث نبوی ﷺ "علی صاحبہ الف الصلوٰۃ والتسلیم" کے بارے میں ہندو پاک کے علماء کرام کی مبارک خدمات پر میں عربی زبان میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ عرب علماء کو بھی معلوم ہو کہ علماء ہندو پاک نے اس علم کی کتنی خدمت کی ہے اور ان کے اس قیمتی علمی سرمایہ سے وہ بھی کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے علمی تعاون کا خواستگار ہوں۔ والدال علی الخیر کفاعلہ، آپکے اخلاق کریمانہ سے قوی امید ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں خود یا اپنے کسی شاگرد رشید کے ذریعے مندرجہ ذیل استفسارات کا جواب عنایت فرمائیں گے۔ (۱) حدیث نبوی ﷺ کے سلسلہ میں آپ یا آپکے کسی شیخ کی جو خدمات ہوں، تدریس، تالیف، حاشیہ، کس زبان میں، مطبوع یا غیر مطبوع کتاب کے خصائص۔ (۲) آپ یا آپکے شیخ کے مختصر حالات زندگی، نام ونسبت، سنہ پیدائش، تعلیم، مشہور اساتذہ کرام، تدریس، حدیث کے علاوہ اگر کسی اور فن میں بھی کوئی تصنیف ہو۔ (۳) آپکے علم میں اگر کسی اور محدث کی حدیثی خدمات ہوں یا کوئی ایسا علمی ادارہ جو حدیث کی کتابوں کی نشرواشاعت کی خدمات انجام دیتا ہو تو انکا پتہ اور مختصر تعارف بھی اگر ارسال فرمادیں تو بڑی عنایت ہوگی۔ آپکے اس علمی تعاون پر آپکا بہت ممنون ہونگا۔ ولکم عنداللہ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔

والسلام　　آپکے تعاون کا متمنی　　عبدالرزاق اسکندر

☆☆☆

سردار عبدالرشید صاحب۔ سابق وزیر اعلیٰ سرحد

وزیر فائنانس مغربی پاکستان لاہور

۱۴ر مارچ ۱۹۵۷ء

مکرمی سلام مسنون۔ آپ کی دعوت بتقریب دستار بندی تاریخ ۱۷ر مارچ ۱۹۵۷ء کا بے حد مشکور ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ بوجہ مصروفیت حاضر ہونے سے معذور ہوں۔ امید ہے آپ معاف فرمائیں گے۔

والسلام : آپ کا خیر اندیش

عبدالرشید

---

[1] مولانا نے جامعہ نیوٹاؤن میں تکمیل علم کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، لیبیا کے اسلامی یونیورسٹی وغیرہ سے علمی استفادہ کیا۔ ڈاکٹریٹ بھی کیا۔ احقر ۱۳۸۳ھ میں پہلے سفر حج کے سلسلہ میں مدینہ طیبہ پہونچا۔ وہاں قیام جامعہ اسلامیہ کے ابتدائی دور کے پاکستانی طلبہ کے بیچ میں مولانا بھی شامل تھے۔ مولانا عبداللہ کاکاخیل مرحوم، مولانا حسن جان صاحب یہ سب ساتھی تھے۔ میرے لئے رحمت ثابت ہوئے دو ڈھائی مہینہ ان کی رفاقت میں علمی رحلات میں شرکت اور جامعہ کے بعض اہم اساتذہ کے کلاسوں میں استفادہ کا موقعہ ان حضرات کی برکت سے ملا۔ مولانا حسن خلق اور نجابت وشرافت کے پیکر ہیں۔ اس وقت سے دوستی کا مضبوط رشتہ استوار ہے۔ مفتی احمد الرحمٰن مرحوم کے بعد جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کراچی کا اہتمام بھی ان کے سر ہوا۔ (س)

مولانا عبدالرؤف[1] چارسدہ ترناب

(۱)

(دارالعلوم چارسدہ اختلافی صورتحال پیدا ہونے پر تشویش ○ اللہ حقانیہ کو رجوم شیاطین سے محفوظ رکھے)

۹ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

محترم المقام حضرت مولانا صاحب متعنا اللّٰہ بطول بقائکم فی عافیۃ مبارکۃ . السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ یہاں خیر وعافیت ہے امید ہے کہ آں جناب بھی خیر وعافیت سے ہونگے۔ رمضان المبارک سے ارادہ کیا ہوا تھا۔ کہ آپکے خدمت میں یہاں ہمارے علاقے میں جو حالات توامین[2] کے برکت سے پیدا ہو گئے ہیں۔ تفصیلاً لکھوں مگر کچھ طبیعت کی ناسازی اور سستی کاہلی کیوجہ سے نہ لکھ سکا۔ محترما! صدر وفاق[3] اور مولوی اسرائیل صاحب[4] اور مولوی شاہزاد صاحب[5] ان سب کا بیان ہے کہ نجدیوں کا اڈہ چارسدہ بنا ہوا تھا۔ مگر خدا کے فضل وکرم سے یہاں سے نجدی بالکل منتشر ہو گئے۔ مقامی لوگوں میں کچھ اثر باقی ہے مگر جو ترقی تیزی کے ساتھ تھی بالکل ختم ہو گئی۔ اب خداوند تعالیٰ خیریت رکھے اکوڑہ خٹک میں ایک توام تو جامعہ پہنچ گیا اور دوسرا اتمان زئی جو لوگ ان دونوں کو ملحدین سے تعبیر کیا کرتے تھے۔ اب انکے لئے مرشدین بن گئے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ دیکھئے یہ سب کچھ ضد اور عناداً ہو رہا ہے۔ اس قسم کے موقع پر ہم نے اپنے شیخ قدس اللہ سرہ العزیز[6] کی غیرت کو دیکھا ہے۔ افسوس دعویٰ دیوبندیت کا اور دیوبندی غیرت کا نام ونشان نہیں۔ ہم نے تو خدا کا نام لیکر قدم اُٹھایا ہے کوئی بُرا سمجھے یا اچھا

اذا رضیت عنی کرام عشیرتی   فلازال غضبانا علی لئامھا

یوم عرفہ ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو آپکے فیض سے قائم ودائم رکھے اور رجوم شیاطین سے محفوظ رکھے۔ بحرمۃ سید العالمین۔

صاحبزادوں سے دعاوسلام عرض کریں۔   دعاجو عبدالرؤف

(۲)

۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ   (صحت یابی کی دعا)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض طالب العلموں سے معلوم ہوا کہ آپ اچانک بیمار ہو گئے تھے۔ پھر خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہ خیر وعافیت سے رہے۔ یہ دونوں باتیں سن کر بے حد افسوس ہوا۔ اور پھر بہت ہی خوش ہوا کہ صحت یاب بھی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عموماً اور اہل علم کو خصوصاً آپ کے فیض سے مستفیض فرمادے۔ تم سلامت رہو ہزار برس۔ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار۔   آمین بحرمۃ سید العالمین۔   دعاجو ودعاگو عبدالرؤف

---

1. شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف ترناب فاضل دارالعلوم دیوبند شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور پشاور مردان وغیرہ کے اہم مدارس میں درس حدیث میں تاآخر مشغول رہے۔
2. مولانا عبدالرحمٰن مینیؒ مرحوم اور ان کے بھائی مولانا عبدالسنان مرحوم جو دارالعلوم چارسدہ میں پڑھاتے رہے کے خیالات میں تشدد کی وجہ سے پیدا شدہ صورتحال مراد ہے۔ دونوں جڑواں بھائی تھے اس لئے توامین کہا گیا۔
3. غالباً علامہ شمس الحق افغانی
4. دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی کے بانی
5. ترنگ زئی کے متبحر جید مدرس
6. شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مراد ہیں۔

(۳)

۲۸ رجب ۱۳۸۸ھ

(مدرسہ چارسدہ وفاق سے الحاق میں تردد)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش یہ ہے کہ میرا مطالبہ ۸۷ھ گذشتہ سال کے متعلق ہے میں اپنے لوگوں کی خدمت سعادت سمجھتا ہوں۔ وفاق المدارس یہ اپنی جماعت ہے جب کبھی کوئی خدمت میرے متعلق ہوئی میں نے اپنی مقدور کے موافق کوئی کمی نہیں کی مگر میں کیا کروں یہاں کے مہتمم صاحب تو آپکو معلوم ہے میں ان کی عُجر بجر کیوں بیان کروں؟ "عیاں راچہ بیان" مفتی محمود صاحب کا پرسوں خط آیا کہ دورۂ حدیث کی طلبہ کی فہرست برائے امتحان کیوں نہیں آئی اور آپ کیوں خاموش ہیں گذشتہ دنوں میں نے مہتمم صاحب سے پوچھا تھا کہ وفاق کیطرف سے کوئی خط آیا ہے یا نہیں تو صاف انکار کیا اب جب میں نے پوچھا تو کہا کہ ان کا ایک کارڈ آیا ہے۔ مگر اب وقت گزر گیا اور حقیقت یہ کہ ہم جبکہ ان سے جدا ہو گئے ہیں تو پھر کیوں الحاق کریں۔ دیکھئے یہ ہمارے مہتمم صاحب کے دماغ ہیں حالانکہ انہوں نے گذشتہ سال وعدہ کیا تھا کہ وفاق میں ضرور شامل ہونگے اور کیا عرض کروں مگر مفتی صاحب نے میرے مطالبہ کو انکی یاددہانی سے بالکل نسیاً منسیاً کر رکھا ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرمی بعافیت ہوگا۔

والسلام: عبدالرؤف (خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ)

(۴)

(مولانا اسعد مدنی کی آمد ○ وفاق المدارس سے وابستگی ○ شیخ الادب کا ایک شعر)

۱۴ رجمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

مخدومی و محترم المقام متع اللہ المسلمین بطول بقائکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے دونوں گرمی نامے بسلسلہ تشریف آوری حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدنی مدظلہم العالی مجھے پہنچ گئے تھے۔ آپ نے بڑا کرم فرمایا۔ ایسے مواقع پر یادآوری کا بے حد ممنون ہوں۔ آپ نے اس ذرہ بے مقدار کو ہمیشہ یاد فرمایا ہے۔ اور آئندہ کیلئے بھی امیدوار ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا یہ میری بدقسمتی رہی کہ حضرت مولانا موصوف سے شرف ملاقات نہ ہوسکا۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ دیگر یہ عرض ہے۔ کہ دو سال کے بعد مفتی محمود صاحب نے مجھے وفاق المدارس کے مجلس عاملہ میں شرکت کیلئے بلایا دعوت نامہ ۱۹ رجولائی کو ۴ بجے ظہر کے وقت ملا اور ۲۰ رجولائی آٹھ بجے اجلاس شروع ہونے والا تھا۔ اس صورت میں ہوائی جہاز سے بھی پہنچنا متعذر تھا بے ساختہ زبان سے شیخ الادب صاحب[1] کا شعر نکلا

لطرت الی ملتان لو کنت طائرا ولکن قضاء اللہ قص جناحیا

آپ تو ضرور تشریف لے گئے ہونگے۔ جدید انتخاب بھی ہوگیا ہوگا۔ میرا کیا حشر ہوا؟ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ برادرم مولوی سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ واقفین حضرات سے سلام مسنون عرض کریں۔

خادم عبدالرؤف خادم الحدیث النبوی دارالعلوم العربیہ ضلع کوہاٹ

1۔ شیخ الادب مولانا اعزاز علی مدرس دارالعلوم دیوبند

مولانا عبدالرؤف رحمانی[1]

(جھنڈانگر) حکومت نیپال

۱۳ / مارچ ۱۹۷۷ء (تقسیم ہند کے وجہ سے بچھڑ گئے یاد ضرور دل میں تھی)

بخدمت گرامی مولانا عبدالحق صاحب زید لطفہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے مدت کے بعد آپکو یہ خط لکھنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے آپکی یادتو ضرور میرے دل میں تھی لیکن سیاسی سطح پر دونوں ملکوں کے تعلق ناخوشگوار ہونے کے ناطے ہم ایک دوسرے سے بچھڑے۔۔ پچھلے سال سے یہ راستہ کھلا ہے تو اپنے پاکستانی بھائیوں سے تعلقات ہورہے ہیں یہ خط آنمحترم کو لکھتا ہوں جواب سے نوازیئے گا اور خیریت ومصروفیت سے آگاہ فرمایئے گا۔ آپکو یاد ہوگا کہ میری ناچیز تالیف حیاۃ الحدیث ۔۔ پر آپ نے الحق میں تبصرہ فرمایا تھا اور جلد دوم کیلئے آپ نے اپنی نیک خواہشات پیش کی تھیں اب جلد دوم طبع ہوکر منظر عام پر آئی ہے جو تبصرہ کیلئے ارسال ہے الحق میں آپکا ریویو دیکھنے کا منتظر رہونگا۔

۲۔ اب جبکہ رسل ورسائل کا سلسلہ کھل گیا ہماری آپ سے درخواست کہ ماہنامہ الحق سراج العلوم کیلئے اعزازی طور سے جاری فرمادیں تاکہ آپکے علمی وتحقیقی مضامین سے ہم لوگ بھی مستفید ہوسکیں امید ہے کہ ہماری درخواست کو قبول فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔

والسلام:

نوٹ: الحق میں اشاعت کیلئے مضامین بھیجنا چاہتا ہوں کیونکہ پاکستانی جرائد میں عرصہ ہوا میرا کوئی مضمون شائع نہیں ہوا ہے آپ جو بھی مضمون پسند فرمائیں اسکو بھیج دوں تاکہ مسلسل آپ شائع فرماتے رہیں۔ مضامین یہ ہیں:

(۱) فہم قرآن

(۲) سیرت عمر فاروق رضی اللہ

(۳) عاملین حدیث کا پہلا مقدس گروہ

(۴) اوقاف کا روشن وتابناک سلسلہ، وغیرذالک

والسلام اخوکم فی الاسلام،

عبدالرؤف رحمانی

---

[1] مولانا عبدالرؤف رحمانی۔ سلفی المشرب عالم رابطہ عالم اسلامی مکہ کے تاسیسی ارکان میں سے اور دینی ادارہ جامعہ سراج العلوم جھنڈانگر انڈیا کے مدیر عام ہیں۔ حجیت حدیث پر حیاۃ الحدیث جیسی وقیع کتاب لکھی۔

مولانا عبدالستار خان نیازی[1] لاہور

(متحدہ جمہوری محاذ کا کل پاکستان قومی کنونشن ٥ بھٹو کے آخری دور کی بدحالی کا نقشہ ٥ قومی شعور کے بجھتے ہوئے چراغ خون سے روشن کریں)

جون ۱۹۷۵ء

مکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ سلام مسنون! باقی ماندہ پاکستان میں بھی بسلسلہ تکمیل رضاء غیر ایسے حالات وارد کردیئے گئے ہیں، کہ افراد خود اپنی زندگی سے بیزار ہوکر غیر شعوری طور پر جذبۂ حبّ وطن سے عاری ہوجائیں، مادر وطن پر تسلطِ غیر ہو، اور آج کا اہل کار بھارت کی آئندہ تاریخ کا روشن ستارہ گردانا جائے۔ آپ جانتے ہیں؟ ☆ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں غیر قانونی غیر آئینی، وطن کُش کارروائیوں کے بعد کشمیر کے مستقبل کو کس طرح بھارتی پنجے میں ڈھال دیا گیا ہے۔ ☆ قومی اور صوبائی قانون ساز اداروں کو خانہ ساز بنا کر کس ڈھنگ سے سیاسی خودکشی کی راہ سمجھائی جارہی ہے۔

☆ آئین سے پہلے اپنے ہی اقتدار کی ہر ضمانت حاصل کرنے کے بعد عوام کو جذبہ آزادی کی آخری رمق سے تنہا کرنے کیلئے آئین اور قوانین میں سُوقیانہ قطع وبُرید کے ذلّت آمیز عمل کو کس طرح جاری رکھا جارہا ہے۔ ☆ "اصلاح برائے سزا" کے مکروہ اصول کی بناء پر زرعی، صنعتی، تعلیمی اور تجارتی شعبہ ہائے حیاتِ ملّی میں منافقانہ چالوں کو اصلاحات کا نام دے کر کس طرح مستقبل کی راہوں پر روشن کئے جانے والے ہر ممکنہ چراغ کو گُل کردیا گیا ہے۔ ☆ بُھوک، ننگ، افلاس، بے روزگاری، مہنگائی کو کس طرح سوچی سمجھی سازش کے تحت معاشرہ کے ہر شعبے میں وارد کردیا گیا ہے۔

☆ اقوام عالم کی برادری میں مادر وطن کی توہین اور بالآخر اُس کے اخراج کو کس سنگدلی سے خارجہ پالیسی کا بنیادی اُصول بنادیا گیا ہے۔

☆ راہنمائی اس بے شرمی سے راہزنوں کے سپرد کردی گئی ہے، کہ جن افراد کو کوئی شخص اپنی عزت خطرہ میں ڈالے بغیر ایک رات مہمان بھی نہیں ٹھہرا سکتا، زمام کار مملکت پر اُنہیں کی دسترس ہے۔ ☆ کس غیر دوراندیشی سے فیڈرل سیکورٹی فورس اور پیشہ ور غنڈوں کے ذریعے انتظامیہ کی اہلیت اور کارکردگی کو معاشرہ کشی کی حد تک معطل کردیا گیا ہے۔ ☆ کسان مرچکا، مزدور صلیب پر ہے، آج عذاب مسلسل میں مبتلاء ہے، طالب علم کا حال برباد اور مستقبل حزن ویاس لئے ہوئے ہے، غرضیکہ ع "آگ ہے اولاد ابراہیم ہے، نمرود ہے" اِن حالات میں ہم قومی شعور کے بجھتے ہوئے چراغ اگر اپنے خون سے روشن نہ کریں، تو ہمارا وجود بے سُود ہے۔ چنانچہ نہایت غور وخوض کے

(مولانا نیازی پر ایک نظر)

1. مرد بیباک مولانا نیازی نے قلندرانہ اداؤں کیساتھ بڑے شان بان سے ملک وملت اور دین وشریعت کی جنگ شان بے نیازی سے لڑی اور ہر محاذ پر پیش پیش رہے۔ مجوزہ قومی کنونشن کے دعوتنامہ میں بھٹو کے آخری دور کی بدحالی کا نقشہ بڑے جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے' خط کے آخر میں مجاہد ملت مولانا مفتی محمود کے تائیدی کلمات سے واضح ہورہا ہے کہ کنونشن سب کا مشترکہ پروگرام تھا' مولانا نیازی اسکے کنوینئر تھے' بعد میں عورت کی حکمرانی کا مسئلہ ہو یا شریعت بل کا معرکہ' شیعہ سنی فرقہ واریت کی عفریت کو ملی یکجہتی کونسل کے ذریعہ لگام دینے کی بات ہو یا بابری مسجد کے بارہ میں جدوجہد' مولانا نیازی نے ہر مرحلہ پر اپنے بزرگوارانہ سرپرستی سے نوازا اور ہر میدان میں عملاً حوصلہ بڑھایا' شریعت بل کو بہت سوں نے اختلاف مسلک ومشرب اور فرقہ بندی کے بھینٹ چڑھایا مگر مولانا نیازی نے سارے تعصبات سے ہٹ کر تحریک نفاذ شریعت میں قائدانہ تعاون کیا' حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ داغ مفارقت دے گئے تو کہا کہ اپنے کو یتیم نہ سمجھیں میں ساتھ رہونگا۔ جہاد افغانستان سے تحریک طالبان میں بہت سے لوگ گروہی تعصب کی وجہ سے کنی کترا گئے' لیکن مولانا نے ڈٹ کر تائید وتعاون کا اعلان کردیا اور فتح مزار شریف پر دارالعلوم حقانیہ کے فتح مبین کانفرنس میں شریک ہوکر حکومت پاکستان سے طالبان حکومت کو فوراً تسلیم کرنے کی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ مؤرخہ ۱۴۔۱۵ رجون ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ، اتوار بمقام فضل القادر بلڈنگ۔ ۳۳ ڈیوس روڈ لاہور کل پاکستان قومی کنونشن طلب کیا جائے، جس میں متحدہ جمہوری محاذ میں شریک تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہان، دیگر ہم خیال سیاسی وغیر سیاسی تنظیموں کے عمائدین کرام، ممتاز سیاسی قائدین، ملک کے معروف دانشور، قانون دان اور طالب علم راہنما مسئلہ کشمیر اور دیگر ملکی وملی مسائل پر مندوبین سے خطاب فرمائیں گے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس قومی کنونشن میں شریک ہوکر اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیں، تاکہ ان حالات سے قوم وملک کو محفوظ کر کے اس دور کی تاریک راہوں پر آزادی وخوشحالی کی راہ دکھاتی ہوئی شمعیں فروزاں کی جاسکیں۔ موجودہ درپیش مسائل کا جائزہ اور اُن کا حل اِس کنونشن کا واحد مقصد ہے، تاکہ اہلِ حرم کے "سومنات" پوری قوم کا منہ چڑا کر یہ نہ کہہ سکیں، کہ یہاں کوئی "غزنوی" نہیں۔ عبدالستار خان نیازی کنونیر کل پاکستان قومی کنونشن فضل القادر بلڈنگ ۳۳۔ ڈیوس روڈ لاہور

نوٹ:۔ قومی کنونشن کے فیصلوں کی توثیق کیلئے مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس بھی انہی تاریخوں میں یا پھر ۱۶ رجون بروز پیر مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ لاہور میں منعقد ہوگا۔ اسلئے اہتمام سے شرکت فرمائیں۔

(حضرت مولانا مفتی) محمود (صاحب) جنرل سیکرٹری کل پاکستان جمعیت علماء اسلام

☆☆☆

حکیم محمد عبدالسلام[1] ہری پور

(جلسۂ حقانیہ میں شرکت کی اطلاع)

۲۵ مارچ ۱۹۵۵ء

محترم المقام حضرت مولانا، السلام علیکم، مزاج شریف، گرامی نامہ ملا یادآوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اس دفعہ انشاء اللہ چند احباب کیساتھ ۵۵/۴/۳ کی نشست میں اور اگر ممکن ہوا تو کچھ زیادہ وقت تک اجلاس میں شریک ہونگی سعادت حاصل کرونگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس خالص دینی کام کی اور زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اس دور زندقہ اور الحاد میں سنت نبوی ﷺ کا احیاء ہو سکے۔

والسلام خادم محمد عبدالسلام حکیم عفی عنہ

☆☆☆

قاضی عبدالسلام[2]

مجاز حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ (نوشہرہ صدر)

(۱)

(اجتماع میں حاضری)

نوشہرہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء

بگرامی خدمت والا شان عالی مرتبت ادام اللہ فیوضھم علی الخلق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! والا نامہ ملا۔ بندہ پروری کا تہہ دل سے شکریہ۔ میری حتی الوسع کوشش رہیگی کہ تاریخ مقررہ پر حاضر خدمت ہوکر مستفیض ہوجاؤں۔ مگر انہی دنوں سکول کے بھی شاید امتحانات شروع ہونگے

---

[1] ہری پور ہزارہ کے حکیم عبدالسلام ایک متحرک پر جوش ملی وسماجی سیاسی کاموں میں سرگرم عمل، گورنمنٹ طبی بورڈ اور دارالعلوم کے مجلس شوریٰ کے ممبر دیسی یونانی دواخانہ کے نام سے مطب اب انکے فرزند حکیم عبدالرشید انور چلارہے ہیں حضرت شیخ الحدیثؒ کے خاص حلقہ احباب میں شامل تھے۔

[2] ہمارے علاقہ کی قابل احترام شخصیت کاکاخیل قوم کے بزرگ رہنما جامع مسجد نوشہرہ کے خطیب، دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ حکیم الامۃ حضرت تھانوی کے خلیفہ انکے قریبی بہت سے عزیزوں قاضی حسین احمد وغیرہ کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا مگر آپ مودودی صاحب کے شدید مخالف تھے سب سے پہلے مودودی صاحب پر تنقیدی رسالہ لکھا انکے فرزند د جانشین قاضی عبدالعلام صاحب مرحوم نے بھی دینی اور تعلیمی شعبوں میں زندگی گزاری۔ ناچیز سے بزرگانہ شفقت فرماتے ماہنامہ الحق جاری ہوا تو بھرپور دعاؤں اور محبت کا اظہار ایک منظوم قصیدہ کے شکل میں کیا جو میرے نام خطوط میں شامل ہے۔

بہر حال جناب کی دعائیں شامل حال رہیں تو انشاء اللہ سرفرازی نصیب ہوگی۔ والسلام قاضی عبدالسلام غفرلہ

(۲)

۲۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء **(فالج کا حملہ)**

گرامی قدر محترم بندہ دام مجدہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عافیت طرفین مطلوب۔ عافیت نامہ پہنچ گیا تھا یادآوری کا از حد ممنون ہوں لیکن تقدیر الٰہی گزرے ہوئے اتوار کی رات سے بندہ کمترین پر کچھ خفیف سے فالج کا حملہ ہوا ہے جس سے صاحب فراش ہوں چلنے پھرنے کی سکت نہیں ہے۔ لہٰذا حاضری سے مجبور ہوں۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ امید ہے جناب والا میری معذوری کو منظور فرمائیں گے۔

فقط والسلام مع الاکرام والاحترام محتاج دعا قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ نوشہرہ صدر

(۳)

اپریل ۱۹۵۵ء **(رویت ہلال رمضان وعید الفطر کی اطلاع O اطلاع دینے کی مروجہ صورت)**[1]

بحضور حضرت سند العلماء والفضلاء مولانا محمد عبدالحق صاحب ادام اللہ ظلہ مجدہ۔ وجمیع علمائے کرام آن نواحی انار اللہ تعالیٰ برھانہم وکثرھم معروض صاحب کہ نزد این بندہ از جانب جناب صاحب حق صاحب زکی الدین صاحب مقام رجڑ ہشت نگر یک خط بذریعہ دو نفر عدلین رسیدہ ست کہ مضمون آں این است۔ نزد بندہ بہ شب شنبہ بتاریخ درمیان ۲۳،۲۲ اپریل ۱۹۵۵ء یک نفر صالح عالم امام مسجد از موضع عمرزائی شہادت ہلال رمضان المبارک معہ علت ابر رقیق بہ جانب مغرب متصل نماز مغرب باہر از بلدہ کردہ بود بندہ بآں حکم کرد و بہ روز شنبہ ۲۳ اپریل روزہ فرض شد۔ بعد ازاں و چار روز بعد دو زنانہ صالحات ہم شہادت کرد و عذر شرعی از عدم شہادت بہ شب مذکور پیش کرد۔ نیز بہ بندہ از قاضی صاحب مانیرئی واز علمائے کرام نوی کلی واز علمائے کرام گڑھی کپورہ۔ خطوط آمدہ ہست کہ نزد داوشان نیز شہادت از شب مذکور شدہ ہست۔ انتہیٰ۔ بنا برین خبر بہ شب دوشنبہ بعد از ثلثین رمضان اگر آسماں معلول باشد مایاں عید الفطر خواہیم کرد حقیقت حال اطلاعاً عرض خدمت کردہ شد۔ والسلام مسک الختام فقط تحریر ۲۶ ار مضان حال محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ از صدر نوشہرہ

☆☆☆

مولانا عبدالسمیعؒ[2] دیوبندی

(۱)

۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ **(دیوبند تدریس کی دعوت قبول کرنے کی تاکید)**

برادر محترم جناب مولوی عبدالحق صاحب زید مجدکم۔ بعد سلام مسنون آنکہ آپ سے ملنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ بندہ نے سنا ہے کہ حضرت

---

1. اس خط سے شہادت رویت ہلال کا فقہی شرائط کی روشنی میں آس پاس اطلاع دینے کی مروجہ صورت پر روشنی پڑتی ہے۔

2. حضرت مولانا عبدالسمیع مرحوم ومغفور دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اور اجلہ اساتذہ میں سے تھے۔ مکتوب الیہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے بھی نہایت شفیق استاذ تھے۔ مولانا مرحوم اور مولانا مبارک علی صاحبؒ نائب مہتمم کے کئی خطوط سے حضرت شیخ الحدیث کے قیام دارالعلوم دیوبند تدریسی زمانہ اور حیثیت وغیرہ سوانحی امور پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ پاکستان و ہندوستان کے کئی مقامات پر تحصیل علم کے بعد ۱۳۴۷ھ میں بغرض تحصیل وتکمیل دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۳۵۱ھ میں فارغ التحصیل ہو کر گھر تشریف لائے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ دیوبند کے اصرار اور تقاضوں پر شوال ۱۳۶۲ھ میں بغرض تدریس دارالعلوم دیوبند میں آپ کی تقرری ہوئی۔ زمانہ فراغ سے لے کر دارالعلوم دیوبند میں تقرری تک تقریباً دس سال کی یہ مدت آپ نے اپنے گھر میں درس نظامی کی اکثر وبیشتر کتابوں کی تدریس میں گذاری۔ حضرت مولانا عبدالسمیعؒ کے ان ہر دو خطوط سے بھی دارالعلوم دیوبند میں آپ کی طلب، اساتذہ کے اعتماد اور محبت پر کچھ روشنی پڑے گی۔ مولانا عبدالسمیعؒ کا زمانہ تدریس ۱۳۲۹ھ تا ۱۳۶۶ھ ہے۔ (س)

مہتمم صاحب نے آپ کو طلب فرمایا ہے۔ اس لیے میری رائے ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو فوراً تشریف لے آئیں۔ ورنہ آپ کی توقعات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

فقط والسلام عبدالسمیع عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

(۲)

۹ شوال ۱۳۶۲ھ (قبول دعوت میں تردد یا تاخیر پر ناراضگی کا اظہار اور تدریس قبول کرنے پر اصرار)

برادر مکرم محترم جناب مولوی عبدالحق صاحب زید عنایتکم۔ بعد سلام مسنون آنکہ میں نے دو عریضہ ارسال کیے مگر افسوس ہے کہ آپ نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ خیر مضٰی ما مضٰی اس وقت باعث تحریر یہ ہے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا اور اس کو پورا کیا۔ مگر آپ نے پہلو تہی فرمائی۔ گذشتہ سال جناب مہتمم صاحب کو توجہ دلا کر اور پرزور سفارش کر کے آپ کو چند اشخاص سے ترجیح دلا کر خط میں نے بھی لکھا اور حضرت مہتمم صاحب نے بھی یاد فرمایا اور آپ نے تشریف آوری کا وعدہ بھی فرمایا مگر ۹ شوال گذر گئی اور آپ نہیں آئے۔ اس سے مجھ کو نہایت شرمندگی ہوئی۔ بنا برآں یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ آپ اس کو تار سمجھیں اور دیکھتے ہی فوراً روانہ ہو جائیں۔ تنخواہ کی کمی بیشی کا کچھ خیال نہ فرماویں۔ اس وقت بھی مناسب تنخواہ پر آپ کو رکھ لیا جائیگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد آپ کی ترقی کرا دی جائے گی ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا آپ کو اعلیٰ اور وسطیٰ درجہ کے اسباق دی جائیں گی۔ اور آپ کسی امر کا اندیشہ نہ فرماویں۔ آپ کے ہم عصروں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اگر آپ تشریف نہ لائیں تو ان میں سے کسی کا انتخاب کر لیا جائے گا۔ اپنے والد صاحب بزرگوار سے میرا سلام مسنون فرماویں۔

فقط والسلام عبدالسمیع عفی عنہ از دیوبند

مولانا عبدالاحد بن مولانا عبدالسمیع[1]

(۳)

۶۔۵۔۱۳۸۵ھ (ماہنامہ الحق کی ضوفشانی۔ رفاقت قدیم کی یادیں)

حضرت اقدس دامت برکاتہم سلام مسنون! نیاز مقرون کل الحق کی ضوفشانی نے اجڑے ہوئے دل میں حسرت و یاس کیساتھ وہ دیرینہ مجالس کی پُر بہار رونقیں اور لطف و کرم کی ریاض اور علم انوار کے بھرپور باغ سطح ظاہر کی نشست پُر بہار اور باہم دلوں کی یکجہتی کی بہار نے بے چون چرا قلب اندوہگین کو مائل تحریر بنا کر خدمت والا میں گلدستہ علمی کی رنگین پھولوں کی خوشبو کی مہک کے تاثر کیساتھ تہنیت کے نقوش رقمطراز ہیں۔ کاش کہ پھولوں کی محبت میں خاروں کو جگہ نصیب ہو جائے بس اس تاثر کیساتھ حقیر رفاقت قدیمہ کی آواز اگر شرف قبولیت کا دامن بن جائے تو زہے قسمت اور نہیں تو کم از کم دعوات صالحہ و حسن خاتمہ کی نیم شبی صالحہ دعوات سے تو مالا مال بنا کر ممنون فرماویں۔ اور چھوٹے چھوٹے بھائیوں اور ہم سبکی ام سبکی طرف سے پیار سلام کی خوش کن محبت بخش ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پہنچا کر سرفراز فرماویں۔

والسلام طالب الخیر احقر عبدالاحد بن عبدالسمیع غفرلہٗ محلہ ابوالبرکات دیوبند سہارنپور

---

[1] دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے مولانا عبدالسمیع دیوبندی کے فرزند ہیں حضرت مکتوب الیہ سے بے تکلفانہ تعلق تھا خط میں تقسیم ہند و پاک کے المناک حالات کے ساتھ ساتھ دارالعلوم دیوبند میں حضرتؒ کی اہمیت علمی مشاغل متعلقہ اسباق وغیرہ پر روشنی پڑ رہی ہے۔ اگست ۱۹۴۷ء میں راستے بند ہو گئے۔ یہ خط اسکے دو تین ماہ بعد کے حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بروز منگل آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث کے دیوبند کے حلقہ رفاقت و احباب میں سے تھے۔

(۴)

۱۹۴۵ء (تدریس دارالعلوم دیو بند کے استقلال معہ ترقی کی خوشخبری)

مخدوم معظم مکرما حضرت مولینا سید عبدالحق صاحب انفع زید مجدکم۔ بعد سلام مسنون ادائے آداب ماو جب کے عرض یہ ہے کہ یہ عریضہ صرف اس مژدہ اور خبر فرحت اثر بیان کرنے کیلئے تحریر کیا ہے کہ اس مالک بے نیاز اور خالق کردگار کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے آج آپکو استقلال مرحمت فرمایا اور ماہ محرم الحرام ۶۴ھ سے پانچ روپیہ ماہوار کا اضافہ یعنی استقلال بمعہ ترقی گویا کہ ماہ شعبان تک تقریباً سات روپیہ علاوہ مشاہرہ مقررہ کے مزید ملیں گے اس دلشاد خبر کے بعد فوراً یہ خیال دامنگیر ہوا کہ خدمت والا میں اسکو پہونچاؤں اور جس طرح خبر یوسفؑ پر دعائیں ملی تھیں قاصد کو اس طرح ہی دعوات صالحہ سے متمتع ہوں امید ہے خیر خبر فرحت بخش مطلع فرمائیں گے۔

خلوت و جلوت میں آپ اور حضرت والد صاحب قبلہ میرے مقاصد کیلئے اور میرے والدین دامت برکاتہم کی حیات طویلہ کیلئے خصوصی دعوات فرماتے رہیں گے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ کا سایہ میرے سر پر تا قیامت باقی رہے آمین۔

اور والد صاحب ابھی تک سفر سے واپس تشریف فرما نہیں ہوئے مزید حالات بوقت ملاقات ہدیہ تبریک کیساتھ دعا کی درخواست بھی ہے۔

والسلام :احقر عبدالاحد عفی از دیو بند

(۵)

۶ نومبر ۱۹۴۷ء (تقسیم ہند کے فوراً بعد دیو بند اور بھارت کے مسلمانوں کی حالت زار

○ شیخ الحدیث کے نام تقسیم کے باوجود مجوزہ اسباق)

مخدومی و مکرمی جناب مولانا صاحب زید مجدکم۔ سلام مسنون و آداب نیاز مسنون کے بعد عرض ہے کہ مدۃ مدیدا ور انتظار شدید کے حالت میں والا نامہ شرف صدور لایا معتز زو ممتاز فرمایا۔ خیریت سے آگاہی ہوئی۔ حضرت والا! ملک کے آزادی کے جنم لیتے ہی جو غل غپارہ شروع کیا اس نے یہ ثابت کر دیا کہ اس سے بہتر وہ بر سہا برس کی غلامی بہتر تھی جسمیں کم از کم مسلمان چہل قدمی تو کر لیتا تھا آج تو مال سے لیکر جان تک اور دن سے لیکر رات تک کوئی بھی چیز اور ساعت امن کی نہیں۔ بالکل ایک بیمار جسکی دماغی اور ظاہری حالت خراب ہو وہ حالت ہے دہلی کی تباہی مشرقی پنجاب کی بربادی اب پناہ گزینی کی مثال طاعون کی سی ہو رہی ہے جس جگہ پہنچتے ہیں وہیں تباہ و برباد کرتے ہیں قتل و غارت گری لوٹ مار و دھاڑ غرضیکہ ہر آفت جو بعید از عقل اور نا متصور تھی اوسکو انہوں نے برپا کر رکھا ہے۔ الامان الحفیظ کچھ دنوں سے سہارنپور میں پہنچے ہیں وہاں پر بھی اپنا وتیرہ شروع کر دیا ہے چنانچہ اب اکثر روز کرفیو قائم ہو جاتا ہے اور لوگ پریشان کرتے ہیں دوسرے تیسرے روز دو تین وارداتیں ہو جاتی ہیں مگر مسلمان ہے کہ صبر اور سکون سے بلا چون و چرا۔ کچھ نہیں کرتا اور جام شہادت نوش کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جان بحق ہو جاتا ہے اور جب سے کشمیر کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس وقت سے تو بہت ہی۔ غیظ و غضب کا منظر ہو رہا ہے۔ بہر حال قلم میں تاب نہیں دل و دماغ میں صلاحیت نہیں ہے جو معرض تحریر کیا جائے۔ مالک بے نیاز کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم اور بزرگان کی توجہ و دعاؤں سے تا تحریر امن فرما رکھا ہے دعا فرمائیں کہ یہ امن ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہے آمین۔ جب سے شیوع فتنہ ہوا ہے اس وقت سے بحمد اللہ تعالیٰ مدرسہ میں ہر پنجشبہ کی شام کو بعد از ظہر تا عصر بخاری شریف اور کلمہ طیبہ اور آیۃ کریمہ کا ختم کرا کر دعائے حفظ و امن اسمیں کیجاتی ہے خدا کرے کہ قبول ہو جائے۔ چونکہ دیو بند میں اب تک ریل کی آمد و رفت نہیں ہے اس لیے حضرت شیخ المدنی دیو بند ہی میں مقیم ہیں صرف دو ایک مرتبہ بذریعہ موٹر سہارنپور اور ایک مرتبہ میرٹھ تشریف لے گئے تھے۔ الحمد اللہ بخیریت ہیں کل صاحبزادی متولد ہوئی ہے خدا عمر دراز

بخت سکندر کرے آمین حضرت مہتمم صاحب مع الخیر ہیں سلام مسنون فرماتے ہیں انہوں نے شوال سے سفر نہیں فرمایا۔حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب[1] تشریف لے آئے ہیں اور سبق پڑھا رہے ہیں۔مولانا محمد انور صاحب کو آپ کے ناظم صاحب نے برطرف کرادیا ہے اور اسکی اطلاع اہتمام نے ان کو دیدی ہے اور مولانا حشمت علی صاحب کی ناظم سعی کر رہے ہیں۔مولانا الحاج السید عبدالخالق صاحب[2] بخیریت ہیں اور تعطیل رمضان المبارک میں دیوبند ہی میں مقیم رہے ہیں کوئی تشریف نہیں لے گئے ہیں۔مولانا محمد شریف صاحب[3] کا حال تشریف آوری اور واپسی معلوم ہو کر تشویش ہوئی ہے خداوند عالم جلد از جلد بخیریت ملاقات کرائے آمین آپ کے متعلق حسب ذیل کتب تجویز ہیں۔ نمبر۱ شرح مواقف۔ نمبر۲ حمداللہ۔ نمبر۳ صدرا۔ نمبر۴ جلالین شریف۔ نمبر۵ طحاوی شریف۔

امید ہے کہ آنجناب تشریف فرمانے میں تعجیل[4] سے کام لیں گے اور ہمیں اپنے فیوض سے متمتع فرمانیکی سعی بلیغ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

بخدمت حضرت والد ماجد صاحب سلام مسنون۔اور برخورداران کو دعا۔انکی والدہ صاحبہ کو سلام۔محمد بلال و محمد سالم سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔آپ کا اعزاز نامہ ۵ ستمبر کا تحریر کردہ ۲ نومبر[5] کو ملا ہے جسکا جواب ۶ نومبر کو خدمت والا میں تحریر ہے خدا کرے خدمت میں پہونچائے اس سے پہلے کوئی والا نامہ نہیں پہنچا ہے۔اگر حضرت مولانا محمد شریف صاحب کو گرامی نامہ تحریر فرمادیں تو میرا سلام اور یہ واقعات تحریر فرما دیں میں برابر عریضے تحریر کرتا ہوں مگر شاید پہنچے نہ ہوں۔جس سے جناب کی خیریت معلوم نہیں ہوتی ہے۔امید ہے کہ جلد آپ قدم رنجہ فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ والسلام طالب الدعا عبدالاحد عفی عنہ از دیوبند

(۶)

(تقسیم ہند کے بعد دیوبند کے حالات اور رابطوں کے انقطاع کا دکھ)

حضرت مولانا صاحب زید مجدکم۔بعد سلام مسنون عرض آنکہ عرصہ دراز سے خیریت معلوم نہیں ہوئی ہے۔خدا کی ذات سے امید کامل ہے کہ آپ معہ متعلقین بعافیت ہونگے۔آپ صاحبان کی مفارقت اور تقسیم کی برکات کے آثار ملک کا فتنہ و فساد ہمہ وقت سوہان روح ہے جوں جوں اختتام سال ہو رہا ہے اور اس طرح یاد میں اضافہ اور گذشتہ تمام مجالس کے نقوش اور اجتماعی کوائف اور سیر و سیاحت کے دلکش مناظر سامنے آکر باعث اندوہ ہو جاتے ہیں۔اب حضرت مولانا سید الحاج عبدالخالق صاحب[6] کے علاوہ کوئی ایسا بھی نہیں ہے کہ جہاں جا کر غم غلط کرلیں۔اب وہ بھی عازم وطن ہونے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔تو یہ تصور بھی مزید ہموم کا سبب ہو رہا ہے۔دعا ہے موانع و حواجز کا پردہ چاک ہو جائے اور صبح نمودار ہو کر تسکین نصیب ہو آمین۔امید ہے کہ قدوم میمنت سے جلد سے جلد مشرف فرما کر ممنون فرمادیں گے اور خدام کو فیوضات سے متمتع ہونے کے مواقع مرحمت فرمادیں گے۔غالباً حضرت مولانا محمد شریف صاحب[7] سے رسل و رسائل جاری ہونگے۔اور وہ بعافیت ہونگے ہم تو اب سے مجبور محض بن گئے۔کہ آج تک حضرت مولانا محمد شریف صاحب کے پاس اپنے کسی عریضے کو

۱۔ علامہ بلیاوی شیخ الحدیث دیوبند ۲۔ مولانا عبدالخالق کبیر والا ملتان اس وقت دیوبند کے اساتذہ میں سے تھے

۳۔ علامہ محمد شریف کشمیری مدرس دیوبند بعد میں خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث

۴۔ ادھر سے طلب اور تڑپ جاری تھی۔تقسیم ایسا سد سکندری بنے گا؟ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا وصال کے راستے مسدود ہو گئے اور تمناؤں کا خون ہو گیا۔ ع اے لب آرزو کہ خاک شدہ

۵۔ گویا اکوڑہ خٹک سے دیوبند تک خط نے دو مہینے میں سفر طے کیا۔

۶۔ مولانا عبدالخالق بانی دارالعلوم کبیر والا تقسیم کے بعد کچھ عرصہ دیوبند میں تدریس کے خدمات انجام دیتے رہے۔پھر پاکستان منتقل ہوئے خط پر ان کا بھی دستخط ثبت ہے۔ ۷۔ علامہ محمد شریف کشمیری مکتوبات میں جگہ جگہ ان حضرات کا ذکر ہے۔

نہ پہنچا سکے حالانکہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہیں کہ آپ پر اور حضرت مولانا صاحب پر ابتداءً و جواباً متعدد بار عریضے تحریر کئے مگر نظام کے اختلال نے ایسا بے بس کر دیا کہ احباب سے بعد ہی بعد حضرت مولانا صاحب جب کوئی گرامی نامہ صادر ہوتا ہے اس میں شکوے اور شکایات اور انقطاع کے الزام گویا انکے زعم میں حق بجانب ہیں مگر ہم یقیناً ان کے مصادیق نہیں ہے اور ہم خطوط کے بارے میں حلف پر حانث نہیں ہونگے مگر افسوس تو اسکا ہے کہ ہماری آواز اور ہماری کہانی ان تک رساں نہیں ہوتی اگر جناب ہی کوئی ایسی صورت مہیا فرمادیں جو مولانا صاحب تک ہماری گذارشات پہنچ جائیں تو باعث عنایت ہو۔ خواہ بطریق ڈاک ہو یا اور کوئی ایسا ذریعہ دستی ہو جس سے ہماری مشکلات کا انکو علم تو ہوگا اور انکا زعم فاسد دور ہو جائے اور بداطمینانی زائل ہو جائے۔　احقر عبدالاحد عفی عنہ

احقر العباد محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند

(۷)

(ماضی کے نقوش جدائی کا دکھ)

۲۷-۳-۶۷ ۱۳ھ

بخدمت اقدس جامع المعقول والمنقول استاذ اعلیٰ دارالعلوم اکوڑہ خٹک۔ مخدومی مطاعی حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم۔ بعد سلام مسنون عرض آنکہ مدت سے خیریت معلوم نہیں ہوئی فکر ہے خدا کرے کہ موانع بجز امور خیر کے دوسرے نہوں آمین۔ آپ نے بالکل خدام والا کو فراموش فرمادیا مدرسہ سے نظر اٹھالی۔ اگر آپ جیسے مخلصین ایسی بے رخی فرمادیں گے تو پھر خدام کیلئے بہت زیادہ باعث تشویش ہوگی امید ہے کہ آپ جلد از جلد فیوض سے بہرہ ور فرمانیکی سعی بلیغ فرما کر خدام کو متمتع ہونیکا موقعہ عنایت فرمادیں گے اور خیریت سے مطلع فرما کر ممنون بنائیں گے خدا کرے کہ یہ احقر بھی بے اصل ہو کر قلات کو فیض یاب کرنیکا عزم ہے۔ بہرحال اپنی خیریت اور کوائف مزاج اور حالات وطن سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ بچوں کو دعا ہے۔ پرسان سے سلام علیک عرض ہے۔　والسلام احقر عبدالاحد از دیوبند

(۸)

(شیخ الحدیث کے بغیر دارالعلوم کی حالت)

۵ صفر ۱۳۶۹ھ، ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء

مخدومی معظمی جناب محترم المکرم زید مجدکم بعد سلام مسنون عرض آنکہ گرامی نامہ شرف صدور لا کر باعث سرفرازی اور موجب انبساط ہوا۔ آپ کی یادآوری کا غایۃ درجہ ممنون ہوں آپ نے ہنگامہ کے بابت جو کچھ سنا ہے وہ درست ہے بندہ اور اس جیسے متعدد افراد نہ معلوم کونسے گناہ کے شکار ہوئے اور وہ جگہ نصیب ہوئی جسکا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ درحقیقت ہم نے مالک حقیقی کی نافرمانی کی جسکی یہ سزا ملی بہرحال جو کچھ پڑھا اور سنا وہ اپنی جگہ پر بجا ہے آپ سے ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے مگر اسباب گم ہیں۔ اگر جناب ہی کوئی تسہیل فرمادیں تو بہت ہی شکر گزاری ہوگی۔ دارالعلوم آپ کے بغیر بالکل ایسا ہے جیسا کہ باغ ہو اور اسمیں پھول نہ ہو یا پھول ہو اور خوشبو نہ ہو، میں آپ سے بصد ادب تشریف آوری کی التجا کرونگا مجھے اخلاق حسنہ سے پوری امید ہے کہ ضرور مشرف مقبولیت ہوگی۔ برخورداران کو دعا۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور پرسان حال کو بھی۔　عبدالاحد از دیوبند

مولانا سید عبدالشکور۔ پشاور یونیورسٹی پشاور

(یونیورسٹی کے طلبہ کو مستفید کرنے کی خواہش)

۱۲ر جنوری ۱۹۷ء

مکرمی ومحترمی حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے آنجناب کے مزاج بخیروعافیت ہونگے۔اس وقت یہ عریضہ ایک اہم دینی ضرورت کی بناء پر پیش خدمت کرنے کی جرأت کررہا ہوں۔عرض یہ ہے کہ حامل رقعہ عبداللہ بی اے سال چہارم کا طالب علم ہے۔یہ مجلس دینیات اسلامیہ کالج کا نائب صدر ہے۔مجلس کے صدر حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب ہیں۔ ان عزیز طلباء اور ہم سب کی خواہش ہے کہ آپ اپنے نہایت معروف وقت میں سے طالب علموں اور ہم سب کو مستفید فرمائیں۔تعین تاریخ اور تعین وقت کے بارے میں حامل رقعہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیں۔ طالب دعا سید عبدالشکور استاد شعبۂ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

☆☆☆

مولانا محمد عبدالشکور دین پوری[1]

(۱)

(بوجہ عذر اکوڑہ نہ آسکنے پر افسوس)

۴ر رجب، اکتوبر ۱۹۶۷ء

واجب الاحترام حضرۃ شیخ الحدیث صاحب مدظلکم العالیہ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، حکمنامہ ملا پوری طرح تیار تھا۔ عـرفـت ربـی بـفـسـخ الـعـزائـم ۳۰ راکتوبر جی ٹی روڈ وزیرآباد بس پر سوار ہوتے ہوئے پاؤں پھسل گیا گر گیا بایاں بازو نکل گیا چوٹ بہت آئی سفر میں مضطرب ہوا اب گھر زیر علاج ہوں تمام پروگرام توڑ دیئے اسی میں اکوڑہ بھی یہ میرے لئے صد سعادت ہے۔کہ آپ نے یاد فرمایا اب دعائے سحری کا منتظر ہوں۔رب العزت شفائے کاملہ عاجلہ تامہ نصیب کریں۔العذر عند الکرام مقبول اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

والسلام خویدم العلماء والصلحاء محمد عبدالشکور دین پوری

(۲)

(سواد اعظم اہل سنت کے خلاف سازشیں اور اتحاد کی ضرورت)

مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب، سلام مسنون! ملک میں بیشمار قربانیوں کے بعد اسلامی نظام کے نفاذ کے آغاز کیساتھ ہی فرقہ واریت کے پرچارک اسلام کو متنازعہ بنا کر سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے نظریاتی مستقبل کو سبوتاژ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔اور جداگانہ فقہ کے نعروں اور تحریک چلانے کی دھمکیوں کے پس پردہ ملک میں افراتفری وانتشار کو ہوا دے رہے ہیں۔

ان حالات میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت کیلئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اپنا قومی وملی فریضہ ادا کریں۔اس کیلئے مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت پاکستان کے زیر اہتمام ۲۷ رمئی ۱۹۷۹ء بروز اتوار ۱۰ بجے شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ایک تاریخ ساز کنونشن! منعقد ہورہا ہے جسمیں سنی کاز کی نمائندگی کیلئے سنی سپریم کونسل کا قیام اور آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائیگا۔اس اہم اجلاس میں شریک ہوکر اپنے ملی فریضہ سے عہدہ برآ ہوں۔ شکریہ

محمد عبدالشکور دین پوری صدر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت، پاکستان ملتان

سید عبدالمجید شاہ ندیم، ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت، پاکستان ملتان

---

[1] مولانا مرحوم زندگی بھر تنظیم اہل سنت پاکستان اور پھر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے محاذوں سے سنی حقوق کیلئے برسرپیکار رہے خطابت کا ایک خاص انداز رکھتے تھے۔

قاضی عبدالصمد سربازی[1]

(انوار الباری شرح بخاری کے بارہ میں فارسی اشعار[2])

۲۱ر نومبر ۱۹۶۶ء

بگرامی خدمت حضرت اقدس حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام مسنون انکہ الحمدللہ بندہ وفاق المدارس کے اجتماع سے فارغ ہونے کے بعد خیریت سے گھر پہنچا۔ امید ہے کہ جناب والا خیریت سے گھر پہنچ گئے ہونگے۔ ایک منظومہ تقریظ انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری پر میں نے لکھ دی ہے اس میں سے میں نے دو تین ابیات ملتان میں جناب کو سنائے تھے تو جناب نے پسند فرما کر ارشاد فرمایا کہ اسکی نقل بھی بھیج دیں تا کہ ماہواری رسالہ الحق میں شائع کیا جائے۔ حسب ارشاد اسکی نقل ارسال خدمت ہے اور اسکی ایک نقل ۱۱ر نومبر ۶۶ء کو بندہ نے مکتبہ ناشر العلوم بجنور (یوپی) کو بھی ارسال کی ہے۔ مولانا سمیع الحق اور انوار الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اپنی خیریت اور اس نظم کی رسیدگی سے بدو کلمہ یاد و شاد فرماویں۔

والسلام مع الاحترام

نیاز مند احقر العباد عبدالصمد سربازی

---

[1] قاضی صاحب بلوچستان کے معروف عالم اور جانے پہچانے شخصیت قضاء و درس و تدریس کے ساتھ عربی فارسی سخن شناسی اور شعر و شاعری میں دسترس۔

[2] مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے املائی افادات پر مشتمل شرح بخاری، انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری اشاعت پذیر ہوا تو حضرت مولانا قاضی عبدالصمد صاحب سربازی نے روائی نطبع میں ایک قصیدہ مدحیہ ارسال فرمایا جو افسوس اسوقت شائع نہ ہوسکا مگر انکے وصال کے بعد بطور تبرکات اسے الحق جون ۷۸ء ۱۹ میں شائع کیا گیا:-

چہ خیر کثیر است انوار باری — بود تابہ محشر ز صدقات جاری
بغور از بخوانی تو انوار باری — بدیگر کتب احتیاجے نداری
بتوضیح و تشریح شرحے مفصل — باردو زبان بر کتاب بخاری
چہ گویم زشرحے کہ شرح صدراست — کند دفع ہر شبہ از غمگساری
ز بحث مذاہب زحل مسائل — بدل مطمئن گردی از بے قراری
شفاء لما فی الصدور است لاریب — بہ ہر کج روے ہست یک ضرب کاری
زدرگاہ باری شآ بیب رحمت — کہ برکشت دلہا کند آبیاری
برائے ہمہ نفع بخش است بے حد — بہ تلمیذ و استاد و ملاء و قاری
کسے راازیں بے نیازی نبا شد — کہ بر تشنگان ہمچو ابر بہاری
فیوضات انور کہ استاد کل است — چو بحری است زخار جاری و ساری
بابصار نور علی نور گشتہ — پراز نور گردیدہ انوار باری
زتالیف علامہ احمد رضا شاہ — کہ توفیق باری یاد کردیاری
بتطبیق اقوال خیر البریہؐ — زمحنت کشیدہ بسے رنج وخواری
بمیدان شرح حدیث پیمبر — کسے کم کند ایں چنیں شہسواری
بترجیح فقہ امام الائمہ — بسے نکتہ ہا گفتہ از دلفگاری
بایں حسن و خوبی بہ مشکل شگفتہ — سبق بردہ است ازدُر شاہواری
بصورت چہ زیبا بہ معنے چہ دلکش — بدیں جلوہ افروزی و گلعذاری
ازیں خوب ترہیچ چشمے ندیدہ — بجاہست اگر بے نظیرش شماری
چہ خیر کثیر است انوار باری — بود تابہ محشر ز صدقات جاری
الٰہی تو ایں فیض را عام گرداں — دعائے است از بندہ باآہ وزاری

بہ سربازی خویش بخشا کریما
تو بیشک غفوری و آمرزگاری

مولانا عبدالغفار حقانی[1] درہ آدم خیل

(درپیش مشکلات میں رہنمائی کی خواہش)

۱۲ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ ۲۶ جون

بگرامی خدمت جناب حضرت استاذنا وشیخ الحدیث ومہتمم صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم۔گزارش یہ ہے کہ آنحضرت کی طرف سے گرامی قدر نوازش نامہ باعث تسلی ہوا۔لیکن ساتھ ہی باعث تشویش بنا۔جناب کی بیماری اور صحت وکمزوری کی شکایت یقیناً ہمارے دل ودماغ کے لئے بے انتہا صدمہ ہوا کیونکہ جناب کی زندگی ہمارے لئے صد بار رحمت الٰہی ہے ہم جہاں بھی ہیں لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جناب کے گود میں پڑے ہیں۔جیسا کہ آپ سید حضرت حسین احمد مدنی کی زندگی پر ناز کیا کرتے تھے اور جناب کا ہی تصور کر کے یہی خیال ہوسکتا تھا جو بندہ نے پیش کیا اگرچہ آنجناب پاکستان میں تھے اور حضرت مدنی ہندوستان میں لیکن آپ حضرت کو اپنے استاذ عزیز کی زندگی رحمت الٰہی معلوم ہوتی تھی اور اسکی زندگی جناب کے لئے باعث اطمینان وتسلی تھی اس طرح جناب کی زندگی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔جناب کا نوازش نامہ پڑھ کر بے تحاشا رو دیا اور جذبات کو قابو نہ کر سکا جناب کے درازی عمر اور صحت کے لئے دعا کرنا فرائض میں سے ہم پر ایک فرض ہے اور اس میں کوتاہی کرنا یقیناً جرم عظیم ہے۔سلسلہ تحریر کے ضمن میں بندہ بھی جناب کی زندگی میں اپنے گوناگوں مصائب اور تکالیف کا اجمالاً تذکرہ کرنا وقت کا اہم مسئلہ تصور کرتا ہے اسلئے کہ الٰہی امور میں ہم آپ ہی کی طرف رجوع کر سکتے ہیں کہ آپ سے طالب مشورہ ہوں اور جناب ہم کو مشورہ فرمائینگے اور ہم جناب کے نیک مشورہ پر تعمیل کرینگے واقعات یہ ہیں کہ درہ میں جب سے آیا ہوں تو اکثر لوگوں نے میری مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھا لیکن بعض احباب نے میری حمایت اور موافقت میں کافی دلچسپی لی لیکن اب وہ اپنی سابقہ حمایت جتلائے ہوئے مجھ پر ناجائز دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں اور اس دباؤ کو تسلیم نہ کرنے کی صورت میں وہ احباب میرے سخت مخالف ہوئے ہیں۔جو میں نے مختلف تدابیر سے اپنے آپ کو ان کو قریب کرنا چاہا لیکن وہ لوگ اپنے سرمایہ دارانہ غرور سے سرکش تر بنتے جاتے ہیں۔عیدالضحیٰ کے موقع پر گھر میں بیماری کی وجہ سے دس پندرہ دن زیادہ ٹھہرا رہا جب میں آیا تو ان لوگوں نے بغیر عذر دریافت کرنے کے دوسرا استاذ تجویز کیا تھا اور اس چیز کو مجھ سے مخفی رکھا تھا۔اب جناب والا ایک نیک مشورہ فرمادے کہ آیا اس جگہ کو چھوڑ کر گھر جاؤں یا کوئی متبادل جگہ کی تلاش کی جائے کیونکہ اس حالت میں یہاں پر رہنا بہت دشوار ہے یا اپنی علمی حیثیت کو ان کی مالی حیثیت پر قربان کر کے ان لوگوں کی خوشامندی شروع کروں جو بھی جناب والا تجویز فرمادیں میرے لئے قابل اطمینان اور قابل عمل ہوگا۔

جناب اس بات سے اندازہ لگائے کہ بغیر تنخواہ کے میں نے بارہ سال سے ان کی دینی خدمات اور ساتھ ہی تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔لیکن ان لوگوں کے نظر میں میرے بارہ سال کی محنت اور دوسرے شخص کہ یہ محنت ان کے نظر میں زیادہ وقعت رکھتی ہے۔حالانکہ دوسرے شخص کی محنت پر اعتبار سے ہماری محنت کی ہمسری نہیں کر سکتی ہے۔اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو ناجائز طریقہ سے دبانا چاہتے ہیں جس کیلئے میں تیار نہیں ہوں اور دیگر وجوہات سے بھی ماحول سازگار نہیں۔ فقط والسلام ازطرف قاری عبدالغفار بازار درہ آدم خیل

نوٹ:۔ میری طرف سے تمام احباب کو دعا وسلام قبول ہو خصوصاً جناب مولانا سمیع الحق صاحب اور جناب سلطان محمود صاحب کو وجناب گل رحمن صاحب کو۔

---

[1] قاری عبدالغفار حقانیہ کے اولین فضلاء غالباً ۸ رکنی بیچ میں سے تھے سہارنپور سے تقسیم کے وقت آئے ایک عرصہ حقانیہ میں حضرتؒ کے قریبی خدام میں سے تھے پھر درہ آدم خیل کوہاٹ میں امامت وغیرہ انجام دیتے رہے۔

مولانا عبدالغفور سواتی [۱] صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ

(۱)

۶ر شوال ۱۳۷۷ھ (دارالعلوم میں تدریس کیلئے بادشاہ صاحب اور والی سوات سے رابطہ)

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت حال یہ ہے کہ حضرت والا کا عنایت نامہ ملا باعث صد خوشی ہوا بندہ نے جناب کے حکم کے مطابق ۸ شوال کو گھر سے نکل جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن سوء اتفاق سے پیچش اور عارضہ بخار میں مبتلی ہوا اس بنا پر کچھ تاخیر اگر ہو جائے تو معاف کرنا اغلب یہ ہے کہ جناب کا مکتوب گرامی جو والی صاحب کا نام آیا ہے وہ کافی ہے زیادہ وفد (جرگہ) وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بندہ کی صحت کا انتظار ہے۔ دعاء کریں کہ خداوند کریم جلدی صحت عطا فرمائیں اور احقر آپ کی خدمت اقدس میں جلدی حاضر ہونیکا شرف حاصل کرے۔ عرض یہ ہے کہ بندہ دارالعلوم کی خدمت کو اپنے نفس کیلئے انتہائی سعادت سمجھتا ہے۔ حکومت سے رابطہ قائم رکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ تمام چغل خوروں کو بندہ کے خلاف موقعہ نہیں ملے گا اسلئے آپ کو یہ تکلیف دی گئی ورنہ یہ کب زیبا ہے کہ فدوی آپ سے کسی کام کے بابت زور دار مطالبہ کرے فقط والسلام مدرسہ کے جمیع خدام کو اور تمام اہل شوریٰ کو نور باچا کو حاجی یوسف کو حاجی عبدالصمد کو دونوں ناظمان صاحبان کو دودستہ سلام عرض ہو۔

احقر الانام عبدالغفور

(۲)

۲ر نومبر ۱۹۵۵ء (پہنچنے میں تاخیر کی اطلاع)

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس سے قبل جناب کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھا گیا تھا کہ سب بچے بیمار ہیں اور ایک تو چیچک کے مرض میں شدت کے ساتھ مایوس کن حالت میں ہے لیکن اب خداوند کریم کا فضل ہے کہ رو بصحت ہے اور گھی لانے کے سلسلے میں ایک رات راستہ میں زائد لگ جائیگی مدین کا حاجی گلاب صاحب اور تمام دوستان جناب کو سلام عرض کرتے ہوئے طالبان دعاء ہیں۔ فقط والسلام بر اساتذہ و ناظمان صاحبان و تمام اہل شوریٰ قبول باد۔

عبدالغفور غفرلہ

(استاذ محترم مولانا عبدالغفور سواتی کا تذکرہ)

[۱] مولانا الحافظ عبدالغفور مقام و مسکن غرشین تحصیل خوازہ خیلہ ضلع سوات مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۶۹ھ دارالعلوم حقانیہ میں عہدہ صدارت تدریس پر آپ کا تقرر ہوا۔ مسلم شریف اور بیضاوی شریف سمیت فنون کی دیگر اہم کتابیں پڑھایا کرتے تھے۔ ۱۸ شوال ۱۳۷۷ھ کو تعلیمی سال کے آغاز پر دارالعلوم کیلئے رخت سفر باندھا۔ راستہ میں موضع چار باغ رات گزرنے کا ارادہ کیا۔ رات کو حسب معمول سحری کیلئے اُٹھے پھر فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد جماعت کے انتظار میں تھے کہ عارضہ قلب سے جاں بحق ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میرے اساتذہ کرام: اللہ نے ان جیسے جامع الصفات حلیم الطبع سراپا شفقت و تواضع شخصیت کی خصوصی شفقت و تربیت عطا فرمائی۔ گھر کے قریب مسجد قدیم کے دروازے کے سامنے ان کی رہائش تھی اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت و صحبت اور دعاؤں سے نوازا۔ اللہ نے انہیں طلبہ کو سمجھانے کا عجیب ملکہ عطا فرمایا تھا ادق اور نہایت مشکل مقامات کو چھوٹی چھوٹی مثالوں سے سمجھاتے تھے۔ شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے انہیں سوات کے دارالعلوم چار باغ سے والیٔ سوات سے خط و کتابت کر کے دارالعلوم کیلئے مانگا۔ بانی ریاست سوات بادشاہ صاحب اور والی سوات جہانزیب عبدالحق مرحوم نے ازراہ ایثار انہیں یہاں آنے کی اجازت دی مشہور شیخ طریقت حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی مرحوم سے بیعت وارشاد کا تعلق تھا اور ان کا یہ تعلق حضرت خواجہ مرحوم کے دارالعلوم حقانیہ اور شیخ الحدیث سے تعلق کا ذریعہ بنا۔ مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ دہلوی سے شرف تلمذ رہا اور ان کے مدرسہ امینیہ دہلی میں اعلیٰ درجے کے مدرس رہے۔ مفتی اعظم کے فرزند مولانا حفیظ الرحمان واصف نے ان کی وفات کی اطلاع روزنامہ الجمعیۃ دہلی یکم جون ۱۹۵۷ء کو سیاہ حاشیہ میں ان الفاظ سے دی۔

''یہ خبر انتہائی رنج وملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولانا حافظ محمد عبدالغفور صاحب سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ اپنے وطن مغربی پاکستان میں مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم راقم الحروف کے مشفق استاذ تھے اور والد ماجد حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز ترین اور جاں نثار شاگرد رشید تھے۔ از شوال ۱۳۴۹ھ تا ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ تقریباً سولہ سال مدرسہ امینیہ کی خدمت انجام دی۔ تقسیم ہند کے بعد سے اپنے وطن میں تھے اور دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک) کے شیخ الحدیث تھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں مقام خاص عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم کو ان کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین''

(۳)

۲۷ رمضان روز اتوار ۷۶ھ (بچوں کی علالت ○ حاضری میں تاخیر پر رخصت کی خواہش)

محترم المقام جناب مہتمم صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ صورۃ حال یہ ہے کہ جب سے بندہ غریب خانہ پہنچا ہے۔ کثرت امطار اور اولے پڑ جانے کے وجہ سے سردی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسلئے فدوی کی مزاج پر مرض کا اثر زیادہ ہو گیا ہے۔ گاہے گاہے سانس کوتاہی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور علاج بھی برابر کیا جا رہا ہے۔ خیال یہ تھا کہ بالکل افاقے کے بعد خدمت اقدس میں عریضہ لکھا جائیگا۔ مگر خدا کا حکم ہے۔ کہ ایسا نہ ہو سکا۔ اسلئے خط میں تاخیر ہوئی زیادہ تر افاقہ نہ ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ملک کی سردی کے بنا پر دوا کا اثر کم ہوتا ہے۔ دعا فرماویں کہ خدا شفا دیدے۔

۲۔ عبدالشکور کی والدہ کے مرض میں خدا کے فضل اور آپ کی دعا سے کمی ہے کبھی کبھی مرض کا دورہ اٹھتا ہے۔ خیال یہ ہے کہ اگر مکان کا بندوبست ہو سکے۔ تو مع اہل وعیال آنے کی خواہش ہے۔ کیونکہ بندہ کو تنہا رہنا مجبوراً ہوگا۔

۳۔ اگر طبیعت ایسی رہی تو ۱۵ شوال کو حاضری کا خیال ہے۔ اور اگر صحت یاب ہو کر مرض کا اثر نہ رہا تو انشاء اللہ ۱۰ شوال کو حاضری ہوگی۔ باقی یہاں منگل کے روز سے رمضان کا روزہ شروع ہوا تھا۔ اکوڑہ خٹک میں روزہ کس دن سے شروع ہوا تھا۔

۴۔ بے نظیر[1] کا خط آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ مجھے دارالعلوم حقانیہ میں داخل کیا جائے کیونکہ اس وقت جناب کو معلوم ہے کہ میرا اخراج بغیر قصور کا ہوا۔ چنانچہ خود بھی جناب کا اعتراف ہے کہ اس معاملے میں بے نظیر کا کوئی قصور نہیں۔ جب میں بے قصور ہوں۔ تو دارالعلوم کے فیوضات سے محروم کرنا مناسب نہیں ہے۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ جناب اس سرچشمہ علم سے اس بے گناہ کو ضرور نواز دیں گے۔ یہ الفاظ بے نظیر کے خط میں لکھے ہوئے تھے۔ اُس کا خط اِس فقیر کے پاس آیا ہے۔ میں نے آپ کے سامنے تحریر کرنے کی گستاخی کی ہے۔ اس کا داخلہ اگر مصلحت کے خلاف ہو۔ تو بندہ جناب کو مجبور نہیں کرتا اور اگر مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ تو جناب اور مولوی محمد یوسف صاحب کے مشورے سے بے نظیر کو داخل کیا جائے۔ فقط والسلام

دونوں ناظمان صاحبان کو سلام اور عزیزم سمیع الحق صاحب اور محمود الحق اور سب بھائیوں کو اور مولوی عبدالغنی صاحب[2] اور مولوی محمد یوسف صاحب[3] اگر موجود ہو دونوں کو سلام عرض ہو۔ نیز تمام ممبران صاحبان کو اور اہل محلّہ کو سلام عرض ہو۔

محرر عبدالشکور[4] اور فضل غفور کے طرف سے جناب کی خدمت میں سلام عرض نیز عبدالشکور اور فضل غفور کے طرف سے جناب سمیع الحق لالا اور محمود الحق اظہار الحق انوار الحق سب کو سلام عرض ہو۔ از عبدالغفور عفی عنہ مورخہ ۲۷ رمضان ۷۶ھ اتوار

(۴)

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش اینکہ بندہ جناب سے رخصت ہو کر راہ میں دو رات گزری تیسری رات جب غریب خانہ پہنچا تو کیا دیکھا کہ مکمل ہسپتال ہے تمام بچے سوائے عبدالشکور کے اور انکی والدہ ملیریا بخار میں مبتلی ہیں اور جو بچہ سات ماہ کا ہے اسکی حالت تو بہت نازک ہے کیونکہ وہ مرض چیچک میں مبتلی ہے کچھ معمولی دانے نکل آئے ہیں باقی دانے نکلنا بہت دشوار ہو گیا ہے۔ اور بخار کی شدت ہے دعا فرمائیں کہ خدائے عزوجل بیماروں کو شفاء دے یہ عریضہ صرف جناب کی دعاء مستجاب کے سلسلہ میں ارسال خدمت کیا گیا انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد حاضری کی کوشش کیجائیگی باقی کیا عرض کیا جائے خدمت لائقہ سے مطلع فرمائیں۔ اہل شوریٰ کو و تمام اہل محلّہ کو سلام و سمیع الحق، محمود الحق، انوار الحق و اظہار الحق و نور الحق کو سلام و دعا عرض ہو۔ احقر الانام عبدالغفور غفرلہ

---

[1] مولانا بے نظیر مرحوم فاضل حقانیہ خواز خیلہ سوات کے ایک مخلص جان نثار وفا شعار شاگرد تھے۔

[2] استاذ مکرم شیخ المعقول والادب مولانا عبدالغنی دیروی طویل عرصہ تدریس دیتے رہے۔

[3] مولانا مفتی محمد یوسف بنیری ایک عرصہ تک دارالعلوم کے جید مدرس ومفتی کے منصب پر فائز رہے۔ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی سے بے حد متاثر ہو کر ان کی پرزور وکالت میں کتابیں لکھیں یہ اختلاف مسلک اکابر دیوبند کے اصرار پر ان کی دارالعلوم سے علیحدگی پر منتج ہو گیا کتابوں میں ناچیز کو بھی تلمذ حاصل ہوا۔

[4] حضرت کے فرزند جناب ڈاکٹر عبدالشکور مرحوم اس وقت کم سن تھے خط ان سے لکھوایا گیا۔ جوانی میں وفات پا گئے۔ خط میں ایک گونہ حاضری میں تاخیر کی رخصت کی خواہش تھی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے خط کے آخر میں دست مبارک سے لکھا ہے ''رخصت منظور ہے'' عبدالحق ۱۰ شوال ۷۶

مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی[1] مدینہ طیبہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ

(۱)

۲۶-۱۱-۱۳۷۷ھ (مدینہ منورہ حاجی نور بادشاہ کی میزبانی O کھجور کا ہدیہ)

محبی ومخلصی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعا سلام وسلامتی طرفین کے جناب کو معلوم ہو کہ حاجی نور بادشاہ صاحب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور ہمارے یہاں انکا قیام رہا ان سے آپ کی خیریت وعافیت اور مدرسہ کے حالات وکیفیات معلوم ہوئے دل کو بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے اور کمال خلوص نصیب فرمائے۔ یہ فقیر عبدالغفور عباسی تادم تحریر ہذا مع تمام متعلقین کے ہر طرح خیریت وعافیت سے ہے اور مدینہ طیبہ میں حیات مستعار بسر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کیلئے عموماً اور آپ جیسے محبین ومخلصین کیلئے خصوصاً دعا خیر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ ایک ڈبہ کھجور تبرک مدینہ منورہ بدست نور بادشاہ صاحب ارسال خدمت ہے۔ تمام اراکین مدرسہ کو اس عاجز کی طرف سے دعا سلام پہنچے، میں سب کے لیے دعا گو ہوں اور سب کے لیے طالب دعا ہوں۔ یہاں سے برخورداران عبدالحق وعبدالرحمٰن سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط دعا گو عبدالغفور عباسی از مدینہ منورہ

(۲)

۲ رذیقعدہ ۱۳۷۷ھ (مردان رستم اور اپنے علاقہ چغرزئی وغیرہ کے دورہ کا ذکر O خلق کثیر کا رجوع O مدینہ منورہ واپسی O احقر سمیع الحق کے بارہ میں خصوصی دعائیں اور مبارک توقعات)

محبی ومخلصی المحترم جناب مولانا عبدالحق صاحب زاد اللہ درجاتکم ونفع اللہ المسلمین بطول حیاتکم آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعا سلام وسلامتی طرفین کے جناب کو معلوم ہو کہ آپ کا محبت نامہ پر از اخلاص ومحبت فقیر کو ملا باعث مزید دعا وسرور دل ہوا جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزاء۔

یہ عاجز آپ حضرات سے رخصت ہو کر ایک رات مردان میں حکیم صاحب کے یہاں رہا اور ایک رات اور دن رستم میں رہا اور اس دوران میں مختلف طبقات کے لوگوں نے استفادہ کیا اللہ تعالیٰ ان کو استقامت نصیب فرمائے اس کے بعد نوے کلی مولوی سربلند کی دعوت پر گیا اور وہاں سے باجا بام خیل گیا وہاں سے رات ہی رات ٹوپی گیا وہاں بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا دوسرے دن ٹوپی سے روانہ ہو کر براستہ امب دربند اپنے علاقہ چغرزئی خاص جدابی پہنچا اور وہاں کے علماء طلباء اور دور دور کی مسافت سے لوگ وفود بن کر آتے تھے اور گناہوں سے تائب ہوتے تھے اور سلسلہ عالیہ میں خلق کثیر داخل ہوا اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔ آمین۔ یہ سب کچھ حضور اکرم ﷺ کے طفیل وبرکت سے ہے ورنہ عاجز کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت علی الشریعۃ نصیب فرمائے۔ (آمین) ______ الحمد للہ سات آٹھ دن وہاں رہ کر

(مولانا عبدالغفور عباسی اور احقر کے تاثرات)

[1] سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مایہ ناز بزرگ اور روحانی رہنما، مہاجر مدینہ طیبہ، وطن اصلی علاقہ چغرزئی ضلع ہزارہ۔ التوفی کیم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۹ء مدفن بقیع الغرقد مدینہ منورہ۔ مزید تاثرات کیلئے ملاحظہ ہوں خطوط بنام سمیع الحق کا حاشیہ حضرت کے خطاب پر احقر نے الحق کے تعزیتی شذرہ میں اپنے احساسات کا اظہار ان الفاظ سے کیا:۔

صد افسوس کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مایہ ناز بزرگ اور روحانی رہنما حضرت مولانا شاہ عبدالغفور صاحب عباسی مجددی مہاجر مدینہ طیبہ بھی امت کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سانحہ وفات کیم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ (سعودی عرب کے مطابق) ۱۷ مئی ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ عشاء کے بعد پیش آیا۔ جنازہ مسجد نبوی میں نماز فجر کے بعد ہوا اور طلوع آفتاب کے ساتھ رشد وہدایت کا یہ آفتاب قدوسیوں کی خوابگاہ بقیع الغرقد میں روپوش ہو گیا، جس ذات والا صفات (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اتباع اور نقش قدم پر ساری زندگی نچھاور کر دی تھی، موت کے بعد اس کے قدموں میں ہی جگہ پائی۔ طاب حیا و میتاً رحمۃ اللہ ورضی عنہ وارضاہ، ذیابیطس، ضعف اعصاب وغیرہ تکالیف عرصہ سے لاحق تھے اسی ضعف وعلالت میں اس سال بھی ادائیگی حج کیلئے شریف لے گئے۔ عرفات جاتے ہوئے منیٰ میں طبیعت نڈھال ہوئی، بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں وقوف عرفہ کا فریضہ ادا ہوا، عرفات سے واپسی پر راتوں رات مدینہ طیبہ پہنچا دئے گئے۔ بقیہ مناسک حج قربانی وغیرہ کے لئے اوروں کو مامور فرمایا۔ پچھلے ۳۵،۳۰ برس سے حج کرتے چلے آئے تھے مگر اس حج پر عجیب مسرت اور ناز تھا، بڑے مزے

لیکر اس کا ذکر کرتے اور ایسا محسوس ہوتا کہ شاید یہی حج ان کا حجۃ الوداع ہے۔

۱۱ مارچ کو احقر مدینہ طیبہ پہنچا، دوسرے دن حاضری دی، ضعف ونقاہت کافی تھی مگر طبیعت سنبھلے لگی تھی۔ ۲۷ مارچ تک وہاں احقر کا قیام رہا، اس دوران وعظ وارشاد کی مجالس زائرین اور مہمانوں کی خاطر داری اور پر تکلف مہمان نوازی کا وہی سلسلہ جاری رہا جو عمر بھر ان کا شیوہ تھا، جسم اندر ہی اندر جان لیوا بیماریوں سے گھل رہا تھا مگر چہرہ پر وہی بشاشت اور طمانیت ذکر وفکر میں وہی ذوق وشوق اور استغراق اور وعظ وارشاد میں وہی سوز وگداز۔

۲۳ اپریل کو مخلصین کے اصرار پر بغرض علاج وآرام کراچی لائے گئے مگر مرض میں افاقہ کی بجائے اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اس دوران ذرا بھی ہوش آتا تو طبیعت فراق مدینہ میں بے چین اور مضطرب محسوس ہوتی اور جلد از جلد واپس پہنچانے کا تقاضا ہوتا۔ ڈاکٹروں کی تشخیص تھی کہ فم معدہ پر کینسر ہے اور اس حالت میں حضرت کے زندہ رہنے پر حیرت ظاہر کرتے۔ کراچی ہفتہ عشرہ قیام کے بعد مدینہ طیبہ پہنچا دیئے گئے اور مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے کہ سرزمین حجاز پر قدم رکھتے ہی حضرت کی بے چینی مسرت اور سکون سے بدل گئی، مدینہ طیبہ پہنچنے پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اسی دن کیلئے تو مدتوں آستانہ یار ﷺ پر ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے۔ بالآخر ہفتہ کی شب بعد از عشاء وصال محبوب میں تڑپنے اور سلگنے والا یہ روشن چراغ وصال حقیقی کی دولت سے سرفراز ہو کر خاموش ہو گیا۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

حضرت مولانا مرحوم غالباً ستر بہتر برس قبل صوبہ سرحد کے شمال مشرق کے پہاڑی علاقہ چغرزئی کے موضع جدبائی میں پیدا ہوئے، قدرت کی فیاضی دیکھئے کہ علمی اور روحانی چرچوں سے بہت دور ایک دور افتادہ علاقہ اور حصول علم کی آسائشوں سے محروم ایک کوہستانی بستی کے ایک معصوم بچے کو آگے چل کر اپنے وقت کا شیخ مدینہ بننا تھا اور جن کے فیض سے نہ صرف عجم بلکہ عرب اور افریقہ کے بے شمار لوگ فیض یاب ہونے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی تکمیل ہندوستان میں اکابر دیوبند بالخصوص حضرت مفتی کفایت اللہؒ سے فرمائی۔ بعد از فراغت مدتوں دہلی میں مسند تدریس کو رونق بخشی اور عقلی ونقلی علوم میں نہایت تبحر اور ید طولیٰ حاصل کیا، سلوک اور تزکیۂ باطن کے مراحل سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک ممتاز مرشد حضرت خواجہ فضل علی مسکین پوری سے طے فرمائے۔ عشق حقیقی کے سرشار طبیعت کو قرار مدینہ طیبہ میں نظر آیا۔ ۳۰، ۳۵ برس پہلے ہجرت فرمائی ابتداء میں ابتلاء وآزمائش کے نہایت صبر آزما مراحل سے گذارے گئے اور کامیابی واستقامت کے بعد ظاہری ومعنوی برکات اور فتوحات کا دروازہ کھلا اور ایسا کھلا کہ بے پناہ مقبولیت مرجعیت اور عجیب جاذبیت سے نوازے گئے۔

"العطایا علی متن البلایا" جہاں بھی گئے ایک مقناطیسی قوت کی طرح خلق خدا پروانہ وار جمع ہونے لگی اور بقدر ظرف ہر ایک نے فائدہ اٹھایا۔ فیاض ازل نے انہیں نہایت بلند اور پاکیزہ صفات سے نوازا تھا۔ تحمل، بردباری، شفقت علی الخلق بلند حوصلہ، بے مثال سخاوت اور مہمان نوازی دین کے لئے درد وسوز اصلاح خلق کی تڑپ اور تبلیغ دین میں حکمت وموعظت اور طریق احسن اپنانے کا ملکہ، لوگوں کی نفسیات کا گہرا شعور، غرض ہر چیز میں نہایت اعتدال واحتیاط اور ہر کام میں بصیرت اور تدبر کا ظہور ہوتا۔ نتیجۃً مرجع خاص وعام بنے تربیت اور اصلاح پانے والوں کا سلسلہ عرب سے عجم تک پھیلا ہوا ہے مگر فیض کا زیادہ حصہ پاکستان کو پہنچا ہے۔ پچھلے پندرہ سال میں کئی بار پاکستان تشریف لائے جبکہ دیگر ممالک کے سفر پر کبھی آمادہ نہ ہوئے، اپنے دورۂ سرحد کے موقعہ پر دارالعلوم حقانیہ بھی کئی بار تشریف لائے۔ دارالعلوم کی موجودہ شاندار مسجد کی اینٹ دیگر رفقاء کار کے ساتھ آپ نے بھی رکھی۔ محبت، تعلق اور خصوصی توجہات اور دعاؤں کا سلسلہ تو آخر دم تک قائم رہا اس لحاظ سے دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے بجا طور پر اس سانحہ کو دارالعلوم کا ذاتی سانحہ قرار دیا ہے۔

ایک ایسے کامل الصفات اور جامع شریعت وطریقت بزرگ کی سانحۂ وفات سے علم وعمل تصوف اور سلوک، وعظ وارشاد کے ایوانوں میں جتنا بھی ماتم ہو تو حق ہے حضرت اقدس کی ذات دیوبندی سلسلۃ الذہب کی ایک بیش قیمت کڑی تھی، ابھی چند سال پہلے تو مدینۃ الرسول میں اس سلسلۃ الذہب سے وابستہ تین مہاجر بزرگ موجود تھے اور اطراف عالم میں حکمت ومعرفت کی شکل میں دیوبند کا فیض تقسیم کر رہے تھے۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی، حضرت مولانا شیر محمد سندھی اور حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمہم اللہ، مگر اب وہ تینوں محفلیں اُجڑ گئی ہیں کہ جن کے وجود پر برصغیر کے دینی اور علمی حلقے جتنا بھی ناز کرتے تو کم تھا۔

حریفان بادہا خوردند و رفتند
تہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

حضرت اقدس مولانا عباسی مرحوم اخلاق حسنہ کے پیکر اتباع سنت کا مجسمہ انسانیت کا نمونہ تھے مگر سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اس کائنات میں ہمارے سب سے بڑے محسن اور سب سے زیادہ محبوب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑوسی اور غلام حاضر باش تھے۔ ان کی نیم شبانہ دعاؤں میں ہمارے لئے ایک بڑا سہارا تھا۔ انہیں پورے عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی، مواجہۃ الرسول علیہ السلام میں ان کی گریہ زاری پوری امت اور پاکستانی مسلمانوں کے لئے خاص طور پر نعمت کبریٰ تھی، دنیا کا ہر خطہ ایسے بزرگوں سے خالی ہوتا جا رہا ہے، جنہیں زمین کا نمک انسانیت کا جوہر اور علم وعمل کی آبرو کہنا چاہئے۔ دوائے دل بیچنے والے تو مدت ہوئی کہ بڑی تیزی سے اپنی دکان علم وحکمت بڑھانے لگے ہیں۔ حرمین الشریفین بھی اس عالمی خسارہ کی لپیٹ میں ہیں کہ یہ تو عالم اسباب ہے، معنوی برکات ایسے مقامات سے معدوم تو نہیں ہو سکتیں مگر مستور ضرور ہوتی جا رہی ہیں، افسوس کہ مدینہ طیبہ کی وہ عباسی خانقاہ اجڑ گئی جہاں پہنچ کر روحانی پیاسوں اور تھکے ماندے مسافروں کو شفقت غفوری اپنی آغوش میں ڈھانپ لیتی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ جانے والے پر رحمتوں اور رہنے والے پسماندگان اور متوسلین پر صبر واجر کی بارش ہو اور مدینہ طیبہ کی منزل عباسی کی رونق اسی طرح قائم ودائم رہے۔

ختم قرآن شریف بھی وہاں سنا وہاں سے آٹھ تاریخ کو نکلے براستہ امب در بند مشرف شاہ میاں صاحب اور پیر مانکی صاحب کی دعوت تھی ایک رات اور ایک دن ان کے یہاں رہے وقت کی تنگی کی وجہ سے آپ سے مل نہ سکا۔ سولہ رمضان کو کراچی پہنچا دو دن رہ کر اٹھارہ رمضان المبارک کو بذریعہ ہوائی جہاز مدینہ منورہ بخیر وعافیت پہنچا سب کو خیریت سے پایا، بیسویں کی شب کو حرم شریف میں معتکف ہوا، آپ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا گیا۔ اور دعائیں بھی کی گئیں۔ دارالعلوم کی ترقی کے لیے ہر وقت دعائیں جاری رہتی ہیں۔ ارا کین ومعاونین مدرسہ کے لیے ہر وقت دعائیں جاری ہیں اللہ تعالیٰ سب کو دین ودنیا کی ترقی عطا فرماوے۔ آمین۔ اور آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نیک صالح بنادے اور آپ کا خلف صالح بنادے آمین۔ انشاء اللہ مولوی سمیع الحق صاحب آپ کا صحیح جانشین اور خلف صالح ہوگا اللہ تعالیٰ ان کو عالم باعمل اور عارف کامل بناوے۔ دیگر تمام مدرسین کی خدمت میں میری طرف سے دعا سلام پہنچے، خصوصاً محبی مخلصی محمد یوسف صاحب ان سے نہ ملنے کا دل کو بہت افسوس رہا سید نور بادشاہ صاحب ملک امرالٰہی صاحب، حاجی غلام محمد صاحب، رحمان الدین صاحب اکوڑہ خٹک ونیز حاجی کرم الٰہی صاحب سب کو بہت سلام پہنچے۔ مسکین سب کے لیے دعا گو ہے اور سب سے طالب دعا ہے یہاں سے برخورداران عبدالحق وعبدالرحمٰن بہت بہت سلام عرض کرتے ہیں اور طالبین دعا ہیں۔ دعا گو: عبدالغفور عباسی۔ از مدینہ منورہ۔

(۳)

(رمضان کی آمد قلب مدینہ کیلئے تڑپتا ہے O پروگرام میں اختصار O جناب میل سٹیشن پر ملاقات کی خواہش)

۹ رمارچ ۱۹۵۸ء

فضیلت مآب جناب مولوی عبدالحق صاحب زید مجدہ۔ آمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اما بعد! الحمدللہ یہ دعا گو تا حال عافیت سے ہے امید ہے کہ آنجناب بھی خیریت سے ہوں گے جناب کو معلوم ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ بہت قریب آگیا اور قلب مدینہ منورہ کو واپسی کے لیے تڑپتا ہے خصوصاً اعتکاف جو کہ ۲۲ برس سے بلا ناغہ وہیں نصیب ہوا ہے اس سال چھوڑنا دل برداشت نہیں کرسکتا۔ اور اس کا علاج صرف یہ ہوسکتا ہے۔ کہ پروگرام میں اختصار سے کام لیا جائے بنا برآں جناب کو اطلاعاً تحریر کیا جاتا ہے کہ بروز شنبہ بذریعہ چناب میل یہ دعا گو پشاور چلا جائے گا اگر جناب کو تکلیف نہ ہو تو اسٹیشن پر ملاقات فرمادیں۔ عدم نزول کے عذر کو قبول فرماویں۔

فقط دعا گو ودعا جو عبدالغفور عباسی مدنی از چنیوٹ

(۴)

حجاز، سعودی عرب ۲۷ رمحرم الحرام ۱۳۸۱ھ (رکن حقانیہ O حاجی محمد یوسف کی میزبانی)

محبی ومخلصی جناب المحترم حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب دام فیضکم وزید عرفانکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف بعد از مزید دعا وسلامتی طرفین کے جناب کو معلوم ہو کہ آپ کا محبت نامہ پر از محبت واخلاص ملا باعث مزید دعا وسرور دل ہوا۔ شکر ہے کہ جناب حاجی مولانا محمد یوسف صاحب[1] بالخیر وعافیت کے ساتھ پہنچ گئے۔ موسم حج میں کثرت سے محبین کی آمد ورفت کی وجہ سے مسکین کی مشغولیت آپ حضرات پر روشن ہے۔ جناب محمد یوسف صاحب کی خاطر داری کچھ بھی نہیں ہوسکی اور جو کچھ انہوں نے محبت وشفقت کا اظہار فرمایا ہے وہ ان کا کمال بزرگی کی وجہ سے ہے۔ جناب مولانا محمد یوسف صاحب[2]، جناب مولانا سلطان محمود صاحب وجناب مولانا سمیع الحق صاحب

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کے انتہائی مخلص اور تاسیسی رکن۔ [2] دارالعلوم حقانیہ کے نظماء ومعاونین حضرات۔

وجناب مولانا گل رحمان صاحب، قاضی انوار الدین صاحب، جناب قاضی افتخار الملک صاحب جناب الحاج سید نور بادشاہ صاحب، جناب الحاج غلام محمد صاحب، جناب مولانا شیر علی شاہ صاحب وغیرہ تمام محبین کو بہت بہت سلام فرمانا۔ مسکین سب کے لیے دعا گو اور سب کے لیے طالب دعا ہے۔ یہاں سے برخوردار عبدالحق و عبدالرحمٰن و محمد لطف اللہ و کاتب ناچیز محمد جواد الحسینی آپ تمام کی خدمت میں سلام عرض کر کے دعا کی درخواست پیش کرتے ہیں۔ دعا گو :عبدالغفور عباسی غفرلہ۔ المدینۃ المنورہ باب المجیدی

(۵)

۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء (رکن حقانیہ حاجی محمد یوسف کو دوسری شادی پر مبارکباد)

محبی و مخلصی جناب محمد یوسف صاحب دام اقبالہ وزید عرفانہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعا سلام وخیریت، طرفین جناب کو معلوم ہو کہ آپ کا عنایت نامہ فقیر کو موصول ہوا پڑھ کر تمام حالات سے آگاہی ہوئی معلوم ہوا کہ آپکی شادی ہوئی خوشی حاصل ہوئی، اور اللہ تعالیٰ آپ میاں بی بی کے آپس میں اتفاق رکھیں اور نیک اولاد نصیب فرمادیں، ذکر اللہ اور فکر میں کوشش کریں اور فقیر کو اپنا مخلص دعا گو سمجھو الحمدللہ عبدالرحمٰن خیریت سے پہنچ گیا ہے اور خیریت سے ہیں میرے طرف سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب حافظ محمد یار صاحب عبدالقادر صاحب، عبدالمجید صاحب، تاج محمد صاحب سب کو اس عاجز کی طرف سے دعا و سلام قبول۔ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے شر سے محفوظ رکھیں۔ اور اتباع رسول کریم ﷺ نصیب فرمادیں۔ یہاں سے برخوردار عبدالحق، عبدالرحمٰن، محمد لطف اللہ دعا سلام کہتے ہیں۔

فقط والسلام دعا گو عبدالغفور عباسی از مدینہ منورہ، باب المجیدی

(۶)

(خلوص ومحبت کا اظہار ○ دارالعلوم اور آپکو تبلیغ اسلام اور علوم حقانیہ کی ترویج کا ذریعہ بنادے)

۲۴ر جمادی الآخر ۱۳۸۶ھ

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام اقبالہ وزید عرفانہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعا سلام و سلامتی طرفین جناب کو معلوم ہو کہ جناب کا محبت نامہ موصول ہوا جناب نے اس عاجز کے ساتھ جس خلوص ومحبت کا اظہار فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جناب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جناب کو دارین میں سرخرو اور کامیاب فرمائے۔ دارالعلوم کو مزید ترقی نصیب فرمائے اور جناب کے وجود کو تبلیغ اسلام اور علوم حقانیہ کی نشرو اشاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ بلڈ پریشر کے دودوروں کے باعث اس عاجز کو ضعف بہت ہو گیا اور سفر سے معذور ہے، جناب محمد خان اس عاجز کے پاس مدینہ منورہ آئے گا تو انشاء اللہ یہ عاجز اس کے آرام وراحت کا خیال رکھے گا۔ جناب اطمینان رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جناب کو حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائے۔ آمین۔ مولوی سمیع الحق صاحب، انوار الحق صاحب اور جملہ مدرسین خصوصاً حاجی محمد یوسف، حاجی سلطان محمود، سید نور بادشاہ، صاحب، حاجی غلام محمد صاحب، حاجی رحمٰن الدین صاحب وغیرہ سے اس عاجز کا بہت بہت سلام کہیں، یہاں سے برخوردار عبدالحق، عبدالرحمٰن، عبدالوہاب اور لطف اللہ جناب کو سلام لکھاتے ہیں۔ امید ہے سلطان محمود صاحب کی صحت اب بہتر ہوگی۔ فقط دعا گو و دعا جو عبدالغفور عباسی المدنی

(۷)

مدینہ طیبہ ۱۹ اگست ۱۹۶۸ء (تعلق خاطر کے باعث خیریت احوال معلوم کرنے کو جی چاہتا ہے O
اللہ دارالعلوم کو دشمنوں اور مخالفین کے فتنہ سے محفوظ رکھے)

محبی و مخلصی المحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاداللہ درجاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! بعد از مزید دعا و سلام و سلامتی طرفین جناب کو معلوم ہو کہ جناب کا محبت نامہ موصول ہوا۔ جناب کی خیریت و حالات معلوم ہو کر خوشی ہوئی یہ عاجز آپ ہی جیسے مخلصین و محبین کی دعاؤں کی برکت سے الحمد للہ ہر طرح خیریت سے ہے۔ ضعف ضرور باقی ہے معمولی دوائیں جاری ہیں، باقی الحمد للہ کوئی تشویش کی بات نہیں ہے حقیقت میں گزشتہ بیماری بہت سخت تھی اور واقعۃً حق تعالیٰ نے اس عاجز کو از سر نو حیات نصیب فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ جناب کے اخلاص اور دلی تعلق کا حال جو جناب کو اس عاجز کے ساتھ ہے اس عاجز کو اچھی طرح معلوم ہے۔ اور جناب کے محبت نامے کے نہ آنے سے اس سے کوئی فرق نہیں پڑسکتا یہ دوسری بات ہے کہ تعلق خاطر کے باعث کبھی کبھی جی چاہتا ہے کہ جناب کی خیریت اور مدرسہ کے مختصر کوائف معلوم ہو جائیں۔ اشاعت علم و دین متین کی جو عظیم خدمت جناب انجام دے رہے ہیں وہ ہر دوسرے کام سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس عاجز سے خود تو کچھ نہیں ہوتا لیکن جن مقامات پر علم و دین کی صحیح خدمت ہو رہی ہے ان کے لیے دعائیں کر کے جی چاہتا ہے کہ ان مساعی میں شرکت کی سعادت حاصل رہے۔ اللہ تعالیٰ جناب کی جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر جناب کو جمعیت قلبی کی دولت سے نوازے اور دارالعلوم کو دشمنوں اور مخالفین کے فتنہ سے محفوظ کر کے قرآن و سنت کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور مزید ترقی و استحکام عطا فرمائے۔ برخودار سمیع الحق سلمہ، مولانا سلطان محمود صاحب، مولانا محمد یوسف صاحب، حاجی سید نور بادشاہ صاحب، حاجی غلام محمد صاحب، حاجی کرم الٰہی صاحب، حاجی رحمان الدین صاحب، نیز دیگر مخلصین و پرسان حال سے اس عاجز کا بہت بہت سلام عرض کر دیں۔ یہ عاجز سب کے لیے دعا گو ہے یہاں سے برخورداران عبدالحق عبدالرحمٰن، لطف اللہ، حشمت علی، سب کو سلام لکھاتے ہیں اور جناب سے دعا کے طالب ہیں۔

فقط دعا گو: عبدالغفور العباسی المدنی

(۸)

(اللہ تعالیٰ آپ کے فیوضات سے عالم اسلام کو روشن فرمادیں O طلبہ و مدرسین کا شکریہ)

محبی و مخلصی جناب المحترم حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب دام فیضکم و زید عرفانکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! بعد از مزید دعا و سلامتی طرفین آپ کو معلوم ہو کہ آپ کا محبت نامہ ملا جو باعث مزید دعا و سرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس محبت اور عقیدت کی جزاء دارین میں نصیب فرمادیں۔ اور آپ کو درجات عالیہ اور شرافت نصیب فرمادیں۔ اور آپ کے فیوضات و دینی خدمات سے عالم اسلام کو روشن فرمادیں۔ اور آپ کو تبلیغ دین اور نشر علوم شرعیہ میں کامیاب فرمائے اور اہل سرحد کے سروں پر آپ کا سایہ کوتا دیر قائم رکھے اور آپ کو احیاء سنت میں کامیاب فرمادیں۔ اور دارالعلوم کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیبی امداد فرمادیں، اور آپ کی پریشانیوں کو دور فرمادیں۔

الحمد للہ کہ میں اب رو بصحت ہوں اور بخار وغیرہ نہیں گھر میں تمام متعلقین خیریت سے ہیں۔ برخودار عبدالرحمٰن کو پنڈی سائڈ کا حملہ ہو اتھا و اپریشن کے لیے پاکستان لاہور گیا ہے۔ الحمد للہ برقیات آئے ہیں۔ کہ اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ اور برخوردار حفاظت سے ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برخودار کو صحت کاملہ نصیب فرما کر بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچائیں۔ یہ عاجز تمام طلبہ و مدرسین دارالعلوم کے لیے دعا گو ہے کہ انہوں نے میری صحت کے لیے ختم شریف پڑھا اور دعائیں کرائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر دے اور خاتمہ بالخیر فر

ماویں۔تمام مدرسین اور طلبہ اور خصوصا برخوردار سمیع الحق صاحب، مولوی سید شیر علی شاہ، حاجی نور بادشاہ، حاجی یوسف وغیرہ سب کو سلام ۔میرا کاتب مولوی جواد الحسینی صاحب بیمار ہے جو کہ مولوی سلطان محمود صاحب کو سلام کہتا ہے۔اور میں بھی معذور رہوں، اس لیے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خط نہ لکھ سکا۔ایک مضمون پر اکتفا کیا امید ہے کہ آپ کچھ محسوس نہیں کریں گے۔ دعا گو دعا جو: عبدالغفور عباسی غفرلہ از مدینہ منورہ

(۹)

(جو برکتیں اللہ نے آپکو دی ہیں اللہ تعالیٰ یہ سمیع الحق کو نصیب فرمایا کرے)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاداللہ درجاتکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !بعد از دعاوسلام وسلامتی طرفین کے جناب کو معلوم ہو کہ آپ کا محبت نامہ موصول ہوا پڑھ کر تمام حالات سے آگاہی ہوئی ۔جناب کو اور جناب کے اراکین اور اساتذہ مدرسہ جن کو فقیر سے ایک خاص تعلق ہے خط سے معلوم کر کے سب کے لیے دل سے خصوصی دعائیں نکلیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے ۔اور سعادت دارین سے نوازیں خصوصا جناب کے جملہ مقاصد دینی و دنیوی کے لیے فقیر دست بدعا ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ کی صحت جسمانی و قوت روحانی میں مزید ترقی نصیب فرماویں ۔اور جو برکتیں اللہ نے آپ کو دی ہیں ۔اللہ تعالیٰ یہ سمیع الحق کو نصیب فرمایا کرے۔

الحمدللہ اس عاجز کی صحت بھی پہلے سے بہتر ہے باقی آپ کی دعاؤں کا ہر وقت محتاج ہوں ۔اللہ تعالیٰ میری صحت جسمانی اور روحانی میں ترقی دے اور استقامت علی الدین وحسن خاتمہ نصیب فرمائے ۔اس عاجز کی طرف سے تمام احباب و پرسان حال کو دعا سلام کہنا۔خصوصا جناب صاحبزادہ سمیع الحق صاحب سلمہ مولوی سلطان محمود صاحب و دارالعلوم کے جملہ اراکین و اساتذہ و ناظمین و طلبہ حضرات کو نام بنام دعا سلام پہنچے، میں سب کے لیے دعا گو ہوں اور سب کے لیے طالب دعا ہوں ۔یہاں سے برخورداران عبدالحق و عبد الرحمن و محمد لطف اللہ دعا سلام لکھاتے ۔اور طالبین دعا ہیں ۔جناب مولانا شیر علی شاہ صاحب کو خصوصیت سے دعا سلام عرض ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کو حرمین الشریفین کی حاضری سے نوازے۔ فقط والسلام دعا گو: عبدالغفور عباسی غفرلہ از مدینہ طیبہ باب المجیدی سعودی عربیہ حجاز مقدس

(۱۰)

(پاکستان سے مدینہ طیبہ مراجعت اور حرم نبوی میں اعتکاف O سمیع الحق کی مدینہ میں خدمت میں حاضری کا ذکر اور دعا)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاداللہ درجاتہ ومقاماتہ !السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ !بعد از مزید دعاوسلام وسلامتی طرفین جناب کو معلوم ہو کہ فقیر خادم الاسلام والمسلمین خادم الفقراء والعلماء عبدالغفور عباسی مدینہ منورہ میں حیات مستعار بسر کرتے ہوئے سب کے لیے عموما اور آپ جیسے حضرات کے لیے خصوصا دعائے خیر کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔الحمدللہ پاکستان سے مراجعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۱۸ رمضان کو خیر وخوبی سے مدینہ منورہ پہنچایا ۔اور سب کو خیریت سے پایا اور مسجد نبوی کا اعتکاف بھی نصیب ہوا اور جب تک مسجد نبوی میں رہا آپ حضرات کے لیے دعائے خیر کرتا رہا جناب کے مدرسہ کے لیے خصوصا اور تمام اراکین ومعاونین مدرسہ کے عموما دعائے خیر کرتا رہا ۔اور جب تک زندگی باقی ہے ۔انشاء اللہ تعالیٰ کرتا رہوں گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے امید ہے کہ جناب بھی مع تمام متعلقین کے ہر طرح خیریت وعافیت سے ہونگے ۔اور اس عاجز کو اپنی مقبول دعاؤں سے یاد فرماتے ہونگے ۔الحمدللہ کہ برخوردار سعادت واطوار سمیع الحق صاحب خیریت وعافیت ہے اور گاہ بگاہ فقیر کے پاس آتا رہتا ہے اور بڑے اخلاص ومحبت سے ملتا رہتا ہے ۔اللہ تعالیٰ ان کو سفر مبارک کی سعادتوں سے نوازے اور خیریت کے ساتھ مع مقبولیت کے پایہ تکمیل تک پہنچائے اور خیریت کے ساتھ آپ کو ملائے، فقیر کی طرف سے سب احباب کو سلام پہنچادیں ۔والسلام دعا گو: عبدالغفور عباسی المدنی

(۱۱)

(سبز چائے کا ہدیہ پہنچنے کی اطلاع اور شکریہ ○ حقانیہ کو اللہ مزید ترقیات نصیب فرمادے)

بخدمت جناب محترم محبی و مخلصی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام اقبالہ وزید عرفانہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعاء و تسلیمات مسنونہ جناب کو معلوم ہو کہ یہ عاجز تادم تحریر ہذا مع جملہ متعلقین ہر طرح بخیر و عافیت ہے، جناب کی خیریت دعافیت خداوند کریم سے ہر آن نیک مطلوب ہے۔ آپ سب حضرات کا مشترکہ سبز چاء اس عاجز کو بدست ایک حاجی صاحب موصول ہوا اور باعث مزید دعا و سرور دل ہوا۔ خدا کریم آپ حضرات کو اس محبت و اخلاص کا دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ عاجز مدینہ منورہ میں حیات مستعار بسر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور جناب کے لیے اور جملہ متعلقین کے لیے خصوصاً دعائے خیر کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب کے درجات بلند نصیب فرمائے اور دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ مزید ترقی نصیب فرمائے۔ تمام پرسان حال واحباب کو دعا و سلام کہنا، بالخصوص جن حضرات نے میرے لیے چائے بھیجی ہے ان سب کو بہت بہت دعا سلام کہنا۔ میں سب کے لیے دعا گو ہوں اور سب سے طالب دعا ہوں، ایک ڈبہ کھجور تبرک مدینہ منورہ جناب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں، اس میں سے کچھ جناب کے لیے باقی جن حضرات نے میرے لیے چائے بھیجی ہے ان پر بانٹ دینا۔ باقی سب خیریت ہے، یہاں سے عبدالحق، عبدالرحمٰن، محمد لطف اللہ دعا و سلام لکھاتے ہیں۔

فقط والسلام دعا گو: عبدالغفور عباسی المدنی۔ باب مجیدی (مدینہ منورہ) سعودی عرب

(۱۲)

(خدمت اسلام واہل اسلام کیلئے درازئ عمر وصحت کی دعا ○ اللہ چشمۂ فیض کو تا قیامت جاری رکھے)

محبی المحترم الفاضل خادم علم الدین مولانا عبدالحق زاداللہ درجاتہ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از مزید دعا و سلام وسلامتی طرفین جناب کو معلوم ہو کہ الحمدللہ محبت نامہ جناب کا مشتمل بکمال محبت واخلاص ومضامین عجیبہ وادعیہ مستجابہ ملا، باعث مسرت قلب ہوا، اللہ تعالیٰ جناب کو اعلیٰ مقامات پر فائز فرمادے، اور عمر دراز صحت کاملہ، خدمت اسلام واہل اسلام کے لیے عنایت فرمائیں۔ آمین۔ فقیر عرصہ پونے تین ماہ سے صاحب الفراش ہے۔ آثار حیات کے کم ہوتے جاتے تھے۔ لیکن حی لا یموت نے خلاف توقع کو حیات جدیدہ عنایت فرمایا۔ یہ آپ جیسے مخلصین واحباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو کہ فقیر بفضلہ تعالیٰ اب چارپائی میں بیٹھ سکتا ہے ضعف بے حد ہے چل پھر نہیں سکتا ہوں۔ لیکن امید ہے یہ نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ جناب کا مدرسہ ہے اس کی ترقی کے لیے دعائیں جاری رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جناب کے اس چشمہ فیض کو تا قیامت جاری رکھے۔ اور برخوردار سمیع الحق کو نیز دیگر معاونین کو ہم عالیہ نصیب فرمادیں تا کہ جناب کے نقش قدم پر چل کر رسول اکرم ﷺ کے دین کی خدمت کا شرف حاصل کرتے رہیں۔ آمین۔ مولوی شیر علی شاہ صاحب مدینہ منورہ سے راہی وطن ہو گیا ہے۔ وقت اچھا گزرا کچھ تبرک کھجور مدینہ منورہ اس کے ہاتھ بھیجدیا ہے پہنچادے گا حاجی محمد یوسف صاحب، حاجی نور بادشاہ صاحب، حاجی غلام محمد صاحب، حاجی رحمان الدین صاحب، حاجی کرم الٰہی پشاور اور مولانا سلطان محمود صاحب، قاضی انوار الدین صاحب اور مولانا محمد قمر صاحب، مولانا گل رحمٰن صاحب، نیز تمام طلبہ ومعاونین دارالعلوم کو فقیر کی طرف سے دعا و سلام قبول ہو۔ فقیر سب کی غائبانہ دعاؤں کا مشکور ہے، اللہ پاک اجر دے دیں۔ آمین۔ یہاں سے برخوردار عبدالحق، عبدالرحمٰن محمد سعید، محمد شریف، عبدالوہاب، لطف اللہ، حبیب الرحمٰن، عبداللہ شاہ، حشمت علی سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط دعا گو و دعا جو عبدالغفور عباسی المدنی المجیدی بالمدینۃ المنورہ، ۱۱ محرم یوم الجمعہ

(۱۳)

(مدینہ کا حیات مستعار ○ دعاؤں میں فراموش نہیں کرتا)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام اقبالہ وزید عرفانہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از مزید دعاء وسلامتی طرفین کے جناب کو معلوم ہو کہ یہ مسکین عبدالغفور عباسی تادم تحریر ہذا مع تمام متعلقین کے ہر طرح خیریت وعافیت سے ہے اور مدینہ منورہ میں حیات مستعار بسر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کیلئے عموماً اور آپ جیسے حضرات کیلئے خصوصاً دعائے خیر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ناظم مدرسہ مولوی سلطان محمود بخیریت پہنچ گیا ہے مسکین کے ہاں مقیم ہے۔ مولانا میں خط وکتابت میں بہت کمزور ہوں لیکن جناب کو دعاؤں میں فراموش نہیں کیا جناب کیلئے صاحبزادہ سمیع الحق اراکین ومعاونین کیلئے علماء اور طلبائے دارالعلوم کیلئے خلوص دل سے دعا گو ہے جناب سے بھی قوی امید ہے کہ آپ بھی اس فقیر کو اپنے مقبول دعاوں میں یاد فرماتے رہینگے۔ مسکین کے طرف سے تمام حضرات کی خدمت میں دعا وسلام فرما دیجئے۔ خصوصاً سید نور بادشاہ، حاجی محمد یوسف، حاجی غلام محمد، حاجی رحمان الدین، مولانا شیر علی شاہ، حاجی کرم الٰہی وغیرہ کے خدمت میں سلام عرض کریدیجئے۔ حاجی عبدالصمد، حاجی عبدالودود، حاجی عبداللہ جی کے خدمت میں سلام عرض ہے برخوردار عبدالرحمان، برخوردار عبدالحق صاحب برخوردار لطف اللہ صاحب کے طرف سے سلام عرض ہے۔ اگر یہاں کے متعلق کسی خاص چیز کی ضرورت ہو تو ناظم دارالعلوم کے ہاتھ ارسال خدمت کردونگا۔

مولانا فضل سبحان عباسی[1] کراچی

(۱)

(مولانا عبدالغفور عباسی کے متعلق تعلق پر اظہار محبت)

بشرف ملاحظہ عمدۃ المحدثین فخر المفسرین بحر العلوم شیخ الحدیث مولانا مولوی عبدالحق صاحب مدظلہ العالی ومحبی ومشفقی رئیس الاقران مولانا مولوی سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہم۔ خیریت وعافیت کے بعد عرض ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب مدنی کے ہمراہ آیا تھا بروز اتوار سوہ نو بجہ بذریعہ ہوائی جہاز چلے گئے۔ واپسی میں جناب کے ملاقات کی خواہش تھی مگر ہری پور میں حکیم عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ جناب کراچی گئے علماء کرام کی کشمکش ہے اتحاد کیلئے کراچی میں اجتماع ہے اللہ تعالیٰ تمام علماء کرام کو خصوصاً مسلمانان عالم کو عموماً اتحاد و اتفاق استقامت علی الشریعت نصیب کرے اور جناب کے مساعی کی اجر اللہ عطا فرماوے بہت خطرناک وقت ہے مسلمانان تو غربت میں نہیں ہے مگر اسلام غربت میں ہے جب کراچی پہنچے تو میں نے فوراً تحقیق کیا تو اطلاع ملی کہ ایک دن ہوا ہے کہ کراچی سے چلے گئے جناب سے التجا ہے کہ فقیر ناچیز کو اور بچوں کو خاص دعاؤں میں یاد فرماوے کہ پابندی شریعت نصیب فرماوے اور غفلت اور فتن سے بچائے لاہور ملتان کراچی جو حضرت شیخ مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے تعلق رکھنے والے جو حضرات ہیں وہ ماہنامہ الحق کے نہایت مشکور ہیں جو حضرت کے حالات ہمیشہ لکھتے ہیں اور ہمدردی کے اظہار کر رہے ہیں اور ملتان لاہور کراچی میں حضرت صاحب کے اکثر تقاریر ٹیپ رکارڈ کئے گئے ہیں مدینہ طیبہ جناب کا رقعہ بھیج دیا تھا جو آپ نے فقیر کو وطن بھیج دیا تھا انہوں نے کہا کہ موقعہ پر ہم حالات لکھدینگے اور دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کے ترقی کیلئے دعا کرتے رہینگے کہ حضرت شیخ مدنی کے ساتھ اتنا محبت وہمدردی کرتے ہیں خدا اجر دیدے اور میں خود بھی اس لئے نہیں

---

[1] مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے قریبی عزیز کراچی میں خطابت کی خدمت انجام دی۔ انکے دو صاحبزادے مولانا عبادالرحمان اور مولانا مطیع الرحمان کو دارالعلوم میں پڑھانے بھیجا دونوں فارغ التحصیل ہوئے اور اب کلفٹن کراچی میں اعلیٰ ادارے چلا رہے ہیں۔

آیا کہ فرقت کے وقت پھر عبادالرحمٰن بہت تشویش کرتے بچوں کے حق میں دعا فرماوے کہ اللہ علم باعمل نصیب کرے۔

مولانا مولوی انوارالحق صاحب کو دیگر خویش اقارب کو دعا و سلام فقط والسلام دعا گو دعا جو فضل سبحان عباسی کان اللہ لہ کراچی

(۴)

(کراچی دنیاداروں کا شہر ہے اس لئے حضرتؒ اور میں نے حقانیہ کو ترجیح ہے)

بشرف ملاحظہ بحرالعلوم ومنبع الفیوض شیخ الحدیث مولانا مولوی عبدالحق صاحب مدظلہ ومحبی ومشفقی مولانا سمیع الحق صاحب ومولانا انوارالحق صاحب السلام علیکم۔ جناب کا مکتوب گرامی ملا تھا فوراً ارادہ تھا مگر بیمار ہوا اب خدا کے فضل سے صحت یاب ہوں۔ فقیر یہاں کراچی میں ہے یہاں گھر رہائش کی باقاعدہ انتظام مسجد والوں اور متعلقین نے کیا۔ دنیاوی منافع کی قوی امید ہے، مگر دینی امور کی امیدیں بہت کم نظر آتی ہیں ہمارے اپنے خویش اقارب بھائیوں کا میل جول محبت دنیا اہل دنیا کے ساتھ ہیں۔ اہل اللہ وعلماء وصلحاء کے ساتھ معمولی تعلقات ومحبت ہے اس وجہ سے شیخ مدنی مرحوم سے کئی بار میں نے کراچی جانے کا کہا تھا بہت لوگوں نے میرے آنے کا کہا تھا مگر حضرت نے اجازت نہیں دی تھی بچوں کے متعلق میں نے کہا تھا کہ کراچی میں بہن بھائی انکے ماموں سب موجود ہے۔ مگر اس نے دارالعلوم حقانیہ اور آپ حضرات کی تکلیفات پسند کیا اور کراچی سے بالکل انکار کیا اب کراچی کی ارادہ تو میں نے اپنے رائے سے انکے وفات کے بعد کیا سب متعلقین کراچی یہاں آنیکے خواہشمند ہیں مگر مجھے خوف ہے کہ سب اقارب اہل نسب ووطن کے میل ومحبت دنیا کی طرف ہے اسی بحران میں ہم اور بچے بھی چلے جائینگے۔ لیکن جناب کی خدمت میں گذارش ہے کہ فقیر کے حق میں دعا ومشورہ فرماوے۔ حضرت شیخ مدنی کے وفات کی بعد صرف آپ سے ہی دعا ومشورہ کی التجاء ہے نیز اعتکاف کی ایام میں مجھے اور بچوں کو دعا فرماوے کہ اللہ تمام مشکلات وتشویشات آسان و دور فرماوے۔ اور مشاغل دینی وخدمات دینی سے ہمیں اور بچوں کو محروم نہ رکھے میرے اور بچوں کے متعلق جناب کے جیسی رائے اور مشورہ ہو تو جناب اللہ سے میرے حق میں دعا کر کے مجھے تحریر فرماوے انشاء اللہ جناب کے مشورہ پر چلنے سے اللہ کامیابی نصیب کریگا۔ یہاں کے ماحول دنیاوی حب دنیا زیادہ ہے اور حب اللہ واہل اللہ کے بہت کم ہے اور آرام منافع دینوی بہت زیادہ ہے۔

فقط والسلام دعا گو دعا جو فضل سبحان عباسی نقشبندی خطیب پیش امام جامع مسجد قصابان متصل ہولی فیملی سولجر بازار کراچی

(مولانا عباسی کی وفات پر حضرت کے کسی قریبی متوسل کو بھیجا گیا سمیع الحق کا تعزیتی خط)

لے حضرت محترم حاجی صاحب سلام مسنون۔ منی آرڈر کے کوپن پر لکھے گئے سطور نظر سے گذرے تھے۔ شکریہ پیش کرنے کا ارادہ تھا کہ اتنے میں پرسوں حضرت اقدس سرہٗ العزیز کے سانحہ ارتحال کا المناک حادثے کی اطلاع آپ ہی کے وساطت سے پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حادثہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہے حق تعالیٰ تمام متوسلین کو صبر وشکر اور حضرت مرحوم کو درجات عالیہ اور مقامات قرب عطا فرماوے۔ بغیر صبر کے چارہ کیا ہے فان مت افھم الخالدون موت سے کس کو رستگاری ہے مگر ایسے بزرگوں کی موت خود انکے حق میں وصال محبوب اور دائمی کامیابی وسرخروئی کا ذریعہ بن جاتی ہے مگر پس ماندگان کیلئے دینی اور روحانی لحاظ سے بہت بڑے خسارہ کا سبب بن جاتی ہے حق تعالیٰ حضرتؒ کے فیض سے آپ ہم اور سب کو بلکہ پوری امت کو مستفید رکھے اور حضرت کے روحانی فیوض وبرکات عالم میں جاری وساری رہیں یہاں دارالعلوم میں ایصال ثواب کا سلسلہ جاری ہے۔ کل بعد از ظہر سب طلبہ واساتذہ نے تقریباً پندرہ کلام مجید ختم کئے ماہنامہ الحق میں حضرت مرحوم کے فیوضات تقاریر وملفوظات اور سوانح کے اشاعت کا ارادہ ہے اگر آپ حضرات کو احوال وسوانح اور سفر آخرت کی تفصیل معلوم ہو چکی ہو یا ہو جائے یا مواعظ اور ملفوظات ہوں یا اصلاحی مکتوبات ہوں تو جلد از جلد ارسال فرمادیں تاکہ اس سے استفادہ کیا جا سکے اب حضرت کے بعد حضرت کی باتوں اور انکے علوم ومعارف ہی سے متوسلین کی تسکین اور ہدایت ہو سکتی ہے اس کار خیر میں آپ کے پورے تعاون کی ضرورت ہے خود بھی اور حضرت کے دیگر قریبی حضرات سے بھی ایسا مواد فراہم فرما کر جلد از جلد بھیج دیجئے یہ علم پروری بھی ہے اور حضرت اقدس مرحوم کے حق میں یہ عمل صدقہ جاریہ بھی ہوگا انشاء اللہ

والسلام سمیع الحق

مولانا عبدالقادر آزاد[1] خطیب شاہی مسجد لاہور

۲۸ مئی ۱۹۶۲ء (اسلامی مشن بہاولپور کا قیام O عیسائیت کی تبلیغ)

بخدمت عالی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج گرامی۔ اس اسلامی ملک میں عیسائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کے اقدار کی روح فرسا خبر سے کونسا دردمند دل متاثر نہیں۔ اور اسلامی اقدار کے زوال کے اسباب جناب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ان حالات میں ملک کے چند متقدر علماء کرام کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق راقم السطور نے بہاولپور میں "اسلامی مشن پاکستان" کے نام سے ایک انجمن کی داغ بیل ڈالی ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد کی ایک کاپی ارسال خدمت ہے۔

ایسے عظیم مقصد کیلئے جہاں ملت اسلامیہ کے دردمند بہی خواہ اور اسلامی درد رکھنے والے اصحاب کے تعاون کی ضرورت ہے وہاں آپ جیسے علماء مشائخ کی سرپرستی اور علمی دینی رہنمائی کی بھی ضرورت ہے۔ تا کہ یہ ادارہ پاکستان کے تمام اپنی مرکزی اداروں کی زیر سرپرستی فریضہ تبلیغ دینی انجام دے سکے۔ اس بنا پر آنجناب سے درخواست ہے کہ اس ادارہ کی سرپرستی قبول فرما کر اراکین کو اپنے گرانقدر افکار و نظریات سے رہنمائی فرمائیں۔ اس اعتبار سے اسلامی مشن کو تمام علماء پاکستان کی نہ صرف رہنمائی کا فخر حاصل ہوگا۔ بلکہ اُن کے روحانی فیوض و برکات سے بھی مستفیض ہوگا۔ جناب کے جواب باصواب کے منتظر ہیں۔

والسلام عبدالقادر آزاد' جنرل سیکرٹری

اسلامی مشن پاکستان بیکانیر گیٹ بالائی منزل شاہ بلڈنگ بہاولپور

☆☆☆

حافظ محمد عبدالقدوس قاسمی[2] پشاور یونیورسٹی

(۱)

۱۵ رشعبان ۱۳۷۶ھ (دارالعلوم کے علمی تقریبات کی افادیت)

حضرۃ الشیخ المحترم لازالت عواطف مودتکم ناضرۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا دعوت نامہ نہایت تشکر و امتنان کیساتھ وصول کیا۔ اس وقت جواب دینے میں کوتاہی کی اور خیال یہ تھا کہ تعمیل ارشاد کر کے ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونگا۔ اپنے دو تلامذہ سے بھی رفاقت کے بارے میں بات طے ہوئی تھی مگر مقدر کی بات اتوار کے دن بارش ایسی مسلسل پڑنے لگی کہ سفر سے معذر ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی عمومی تقریبات اہل علم اور خادمان علم کیلئے گزشتہ تعارفات کے تازہ کرنے اور نئے نئے تعارفات پیدا کرنے کا بہترین موقعہ مہیا کرتی ہیں۔ اسلئے یہ آپکا ہم پر احسان ہوتا ہے کہ ایسے موقعہ پر حاضری دینے کی یاد دہانی فرما دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان مواقع کا ہاتھ سے نکل جانا خود ہمارے لئے باعث صد حسرت و افسوس ہوتا ہے۔ تعمیل ارشاد نہ کرنے کی ندامت اس پر مستزاد۔ بہرحال احقر دارالعلوم کی ہر قسم کی خدمت کیلئے حتی الوسع حاضر ہے۔ دارالعلوم میں حاضری دینے کا فریضہ کسی اور وقت میں قضا کے طور پر بجالاؤنگا انشاء اللہ، وقبول العذر مرجو ابداً من الکرام وبالسلام الختام۔ محمد عبدالقدوس فاضل دیوبند (پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور)

---

[1] خطیب شاہی مسجد لاہور۔ اسلامی سربراہ کانفرنس لاہور کے موقع پر سلاطین وسربراہان حکومت کو شاہی مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے کی وجہ سے امام السلاطین بھی کہلائے۔

[2] فاضل دیوبند شعبہ عربی اسلامیہ کالج کے سربراہ قاضی حسین احمد جماعت اسلامی کے برادر بزرگ حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے دیرینہ رفیق۔ زیارت کا کا صاحب نوشہرہ سے تعلق تھا۔ وہیں تدفین ہوئی قاسمی نسبت رکھتے تھے۔

(۲)

یوم پنجشنبہ ۱۲ جون ۱۹۶۹ء (پشاور یونیورسٹی میں درس قرآن کی دعوت)

محترمی و معظمی زیدت برکاتکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، ہمارے ایک رفیق مولانا ابوالبیان سے آپ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہفتہ کے دن آپ ایگریکلچر کالج تشریف لائینگے اور اتوار کی رات کو سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ارشاد فرمائیں گے۔ چنانچہ انکی طرف سے یہ پیغام بھی عرض خدمت ہے کہ وہ انشاء اللہ ہفتہ کے دن شام کو پانچ بجے آپکو لانے کیلئے حاضر خدمت ہونگے۔ حامل رقعہ کو میں اس غرض کیلئے بھیج رہا ہوں کہ آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرے کہ جب آپ اتوار کی رات ایگریکلچر کالج میں گزار دیں تو اتوار کے دن ہمارے گھروں کے پاس کی مسجد میں (جو یونیورسٹی کوارٹرز کی مسجد کہلاتی ہے) صبح کی نماز کے بعد درس قرآن کریم دیدیجئے۔ امید ہے کہ آپ اس گزارش کو بھی منظور فرمالیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کے ساتھ یہاں کے لوگوں کے روابط بڑھ جائیں تاکہ اسلامی روح سے یہاں کے لوگوں کی شناسائی بیش از بیش پیدا ہوسکے۔ والسلام خادم محمد عبدالقدوس

☆☆☆

شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر[۱] کیمبلپوری
مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

(۱)

۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء (مولانا غور غشتی کی وفات پر تعزیت و خراج عقیدت)

بخدمت گرامی قدر مولانا رکن الدین صاحب و مولانا ابراہیم صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم! گزشتہ اتوار کا دن گزر کر آپ کی حضرت مخدوم العلماء سند الاتقیاء علامہ مولانا والد مرحوم کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی اور صبح برادر محمد غوث ہری پوری کا خط اس واقعہ الیمہ کا پہونچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوں تو سب ہی زندہ نفوس نے یہ پیالہ نوش کرنا ہی ہے، لیکن خوش نصیب وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کی موت صرف شخصی موت یا ایک برادری کی موت نہیں بنتی' بلکہ پورے عالم کی موت بن جاتی ہے' حضرت مرحوم کی زندگی پورے ملک کی زندگی تھی' خدا جانے آپ کے رخصت ہوجانے سے کتنے رحمت الٰہیہ اور برکات سماویہ کے دروازے بند ہوگئے ہوں گے۔ کون کون سے زمینی سطح آپ کے فراق کے درد

---

[۱] محقق بے بدل علامہ مولانا عبدالقدیر صاحب مولانا انور شاہ کشمیری کے ممتاز تلمیذ ان کے علوم کے امین اور فیض الباری شرح بخاری کے مولفین میں شامل ہیں۔ اگلے مضمون میں حرمین الشریفین میں بعض غیر مقلد سلفی علماء کے ائمہ مذاہب پر طعن و تشنیع اور نقد و جرح کا ذکر ہے اور اسے نہایت قابل افسوس قرار دیا گیا ہے' معلوم نہیں ہمارے ذخیرہ مکاتیب میں کس مناسبت سے یہ املائی ملفوظ آیا یا انکے کسی عزیز نے بغرض اشاعت بھیجا۔ مگر افسوس کہ کسی شاگرد نے ناقص شکل میں شکستہ حروف میں قلمبند کیا جتنا کچھ سمجھ میں آیا اسے شامل کر دیا گیا۔

اس طرح اس مکتوب میں ان کے قلم سے اپنے ہم وطن شیخ وقت علامہ نصیر الدین غور غشتی کے سانحہ ارتحال پر ان کے صاحبزادگان کے نام تعزیتی مکتوب ہے' دونوں چیزوں کی حفاظت کی خاطر اسے شامل کیا جارہا ہے' تعزیتی مکتوب غالباً صاحبزادگان نے احقر کو اس لئے بھیجا ہوگا کہ الحق میں شائع کیا جاسکے۔ (س)

سے اللہ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہوئے صبر کرنے پر مجبور ہوگا۔ایک عالم ربانی کی حیات کے لئے دریا کی مچھلیاں اگر ثنا خواں اور استغفار پڑھتی ہیں تو اس باران رحمت کے زمین کے انقطاع پر قائم اور دردمندی بھی ضروری ہوگی۔ مقام جلوس وجود اس فراق سے روتے ہوں گے۔آج پورے ملک کی دینی اور دنیوی سورج کا غروب ہوگیا ہے۔سورج کی غیوبت صرف دینوی ظلمت بن جاتی ہے لیکن ایسے علماء ربانیین کی مفارقت اس سے بڑھ کر آخرت کی ہمیشہ زندگی کی راہوں کو اندھیر میں ڈال گئی۔اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو مخدوم مرحوم کی صحیح جانشنی کا موقعہ دے دے۔اور صبر جمیل رحمت کاملہ سے عنایت فرمائے اور مرحوم کو جنت النعیم میں جنت الفردوس نصیب کرے۔تقاصیر بشریہ سے ما مون و مغفور رکھے اور تمام متوسلین کو ان کی فیوض و برکات سے محظوظ فرمائے۔آمین۔کل سوموار کو مدرسہ میں طلباء نے کلمہ شریف کا ختم ایک لاکھ پورا کر کے دعا میں حضرت مرحوم کو بخشا۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اپنی عنایات کاملہ درجات عالیہ نصیب فرمائے آمین۔مزید کچھ لکھتا لیکن آپ بھی پریشان خاطر ہوں گے۔اس پر بس کرتا ہوں۔وقال قائلھم ۔

اخو العلم حی خالد بعد موته وا وصاله تحت التراب رميم

عبدالقدیر از مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر چہارشنبہ ۱ ذی قعدہ

(۲)

(حرم شریف میں غیر مقلد علماء کی ائمہ مذاہب پر تنقید)

نتيجة الكلام و خلاصة المرام حضرت شيخ الحديث صاحب،

ان هؤلاء المقررين بلسان اردو في الحرم الشريف من جماعت غير المقلدين اهل الرأئ المخالفين لِلحَنفية بغاية التعصب يذكرون في مواعظهم مسائلهم مخالفة لمذهب الحنفية مع النكير عليهم ليلاً ونهارا والحاضرون السامعون لهم هنامن اهل الپاكستان والافغانستان والبنگال والهند وكلهم يدينون اللّٰه تعالىٰ بمذهب امامهم ابي حنيفةؒ واصحابه الااقل قليل كالملح في الطعام من هولاء المقررين غير المقلدين فخطابهم هذا بعينه كخطاب الشيعة والشافعية في مواعظهم وفق مذبهم مخالفا لمذهب الحنفية مع الردو القدح عليهم. وغير خاف عن الخبير البصيران ذلك خلاف موضوع الحرم وينجره الى فساد النظم وذلك بدون الجواب اذا ذاك والسكوت مداهنة ومع ذلك فالعوام من الحنفية يقعون عندهم في الغلطة والمهلكة في اقامة نسك الحج واداء الصلوٰة كما فعل في ماء فالجواب حينئذ اصلاح الا بمنع هولاء عن صنيعهم الفاسدوان من اصول الحكمة قطع اليد للأكلة لئلايشيع الفسادفي سائر الاجزاء الجسم ففي المنع تحمل الضرر اليسير برفع الكثير وهو الرفق باالحكمة خصوصا اذا كان الفساد بدين الفساد والمناسك في ذلك تفيض امر البلاغ الى العلماء الحنيفة فصاحب الدار ادرى بمافيه الاان يقيد التبليغ باالمتفقات المطلقات فقط. وذاغير قليل كما هو شان الجماعة التبليغية المقبولة في العالم اما النظم الموجود لهم فهو حينئذ كاعطاء المفتاح في يدالسارق .

فقط من فيوضات حضرت شيخ الحديث مولانا عبدالقدیر صاحب

ڈاک خانہ مقام مومن پور براستہ غورغشتی علاقہ چھچھ کیمبل پور

خان عبدالقیوم خان[1] وزیر داخلہ پاکستان

۱۲/دسمبر ۱۹۷۶ء   (والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت)

Moulana Abdul Haq MNA Akora.

Deeply shocked to learn about sad demise of your beloved mother. Pray may Allah give you and braved the strength to beer this irreparable loss with fortitude may her soul rest in peace.

Khan Abdul Qayyum (Interior Minister Camp Peshawar)

☆☆☆

سردار عبدالقیوم خان[2] صدر آزاد کشمیر

(۱)

۲۰/اکتوبر ۱۹۶۹ء   (کشمیر کی صورتحال کے بارہ میں کشمیر کنونشن میں شمولیت کی دعوت)

مکرم و محترم جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج جبکہ ایشیا اور افریقہ کی محکوم اقوام آزادی اور حقوق خود اختیاری حاصل کر کے عالمی نقشہ پر باعزت مقام حاصل کر چکی ہیں۔ بائیس سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بچاس لاکھ کشمیری عوام مسلسل بھارتی سامراج کے ظلم وستم کا شکار چلے آرہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ایک تو بڑی طاقتوں کی معاندانہ روش ہے۔ اور دوسری طرف ہماری جانب سے مجرمانہ تساہل بھی ہے۔ تاہم حالات نے ایسا رخ اختیار کرلیا کہ ہماری طرف سے کوئی بھی مزید غفلت کشمیری مسلمانوں کے قتل عام کا باعث بنے گی۔ اور اس طرح کشمیر اور کشمیری مسلمان دونوں ختم کر دیئے جائیں گے۔ اسلام کے خلاف لادینی قوتوں اور غیر ملکی

۱۔ مسلم لیگ کے سرکردہ رہنما قیام پاکستان کے بعد سرحد کے وزیر اعلیٰ بنے۔ مخالفین سے سخت ناروا سلوک کیا، بھٹو دور میں وزیر داخلہ بنے۔

۲۔ سردار صاحب۔ مجاہد اول، بارہا آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ کشمیر کاز کے مرحلہ وار تاریخ سے انہیں الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ بارہا انکی شخصیت بڑی نشیب و فراز سے دوچار ہوئی اور بار بار چرخہ کاتنے والی بڑھیا کی طرح اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔

(شیخ الحدیث کا جوابی معذرت نامہ)

محترم المقام عالی مرتبت جناب سردار محمد عبدالقیوم صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۸۔۹ نومبر کو کل جموں کشمیر کانفرنس کے سلسلہ میں آپ کے دعوت شمولیت نے بہت ممنون فرمایا۔ یاد دہانی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مگر بہت افسوس اور معذرت سے گزارش ہے کہ تعلیمی سال کے اختتام کی وجہ سے تدریس وغیرہ کے مشاغل کی کثرت سے پھر علالت شدیدہ جو سفر سے مانع ہے کی وجہ سے نہ تو آپ کے ارشاد کی تعمیل کر سکا اور نہ بروقت عریضہ معذرت پیش کر سکا۔ آپ کی خدمات ملی اور مخلصانہ جدوجہد سے بہت متاثر ہوں اور ملک وملت کیلئے ان مساعی کے بارآور ہونے کے لئے دست بدعا ہوں۔

والسلام عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سازشوں کا امڈتا ہوا جو سیلاب پوری ملت اسلامیہ کو غور وفکر کی دعوت دے رہا ہے۔ اسکی نگاہیں کشمیر پر بھی لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ کشمیر نہ صرف پاکستان کا دفاعی حصار ہے بلکہ کشمیر کے مل جانے سے پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے اقتدار کی بازیابی کی ضمانت بھی اپنے اندر مضمر رکھتا ہے۔ اسلئے اگر ہم نے بروقت اس کا احساس نہ کیا اور کشمیر کو محض عام سیاسی مسئلہ سمجھے رکھا تو اسلام کے اور ملت اسلامیہ کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ گزشتہ چھتیس سال ایک طرف تو کشمیری مسلمانوں سے کافرانہ نظام کے خلاف اور دوقومی نظریہ کے مطابق یکہ وتنہا جدوجہد کی ہے۔ اور ان کی امداد کرنے میں جہاں ہمدردوں کو شرم محسوس ہوتی رہی ہے وہاں دوسری طرف یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ان نظریات کے مخالف عناصر کو ہندوستان کی لادینی طاقتوں کی بھرپور امداد ہر وقت حاصل رہتی ہے۔ اور آج بھی بدستور حاصل ہے۔ اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ اس غیر جانبداری کے افسانہ کو ترک کر کے محب پاکستان اور اسلام پسند قوتیں ریاست کشمیر میں تحریک پاکستان کے علمبردار عناصر کی پوری قوت کے ساتھ امداد کریں اور اس امتحانی مسئلہ میں کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ کیا جائے۔ پھر سری نگر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی بجائے خود اس ملک کے ذی شعور افراد کو ایک نئی اور فوری دعوت فکر دے رہا ہے۔ اور کسی شدید ردعمل کا فوری تقاضا کر رہا ہے۔ اس دعوت فکر وعمل کا ابتدائی تقاضا یہ ہے کہ اس موقع پر ہم فکر عناصر کسی مقام پر اکٹھے ہوں تا کہ یہ بات تو واضح ہو سکے کہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستانی قوم کیا چاہتی ہے۔ اس اجتماع سے دوررس نتائج برآمد ہوں گے جو ہمارے مستقبل کی ضمانت ہو سکیں گے۔ اتفاق کی بات ہے کہ عین اسی موقع پر 8 اور 9 رنومبر 1969ء کو میر پور (آزاد کشمیر) میں کل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس جو سیاست میں تحریک پاکستان کی داعی اور واحد علمبردار جماعت ہے کا سالانہ کنونشن ہو رہا ہے۔ جس میں دوسری کاروائی کے علاوہ آزادئ کشمیر (بمعنی تحریک الحاق پاکستان) کے لئے خاص پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جماعت کے صدر کی حیثیت سے میں نے ضروری سمجھا ہے کہ اس موقع پر پاکستان میں رہنے والے ہم فکر زعماء کو مدعو کیا جائے کہ وہ سردست مبصر کی حیثیت سے ہی سہی اس اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ تا کہ گزشتہ حکومتوں کے تساہل اور غلط اندیشی کے باعث جو ملی زیاں ہوا ہے اور جس طرح بھارت کے حوصلے بڑھ رہے ہیں ان میں رکاوٹ پیدا کی جا سکے۔ اور حریت پسندوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ میں متوقع ہوں کہ اس نازک ترین ملی مسئلہ کا انتہائی اہم مرحلہ پر صحیح اندازہ کیا جائیگا۔ اور آپکی شرکت میں کوئی سیاسی مصلحت کوشی حائل نہ ہوگی۔

والسلام سردار محمد عبدالقیوم خان صدر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس روالپنڈی

(۲)

۱۷ اجنوری ۱۹۷۳ء (کشمیر اور پاکستان سے الحاق کی ضرورت واہمیت)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ آج ہم ملکی وملی سطح پر جن سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے قومی سطح پر غور وخوض کر کے کوئی متفقہ اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ اور پھر اسے عملی جامہ پہنانے کیلئے اپنی تمام اجتماعی وانفرادی قوتوں اور وسائل کو بروئے کار لایا جائے صرف اس طرح ہم اس بہت بڑے چیلنج سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو آج ہمیں ملکی وملی سطح پر درپیش ہے۔ اس وقت ہمیں قومی سطح پر جن سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ ان میں سے ایک انتہائی اہم مسئلہ "کشمیر کا مسئلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ریاست جموں وکشمیر نظریاتی۔ تمدنی جغرافیائی اور تاریخی" ہر اعتبار سے پاکستان کا جزولاینفک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک آزادی کشمیر "اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتداہی سے تحریک پاکستان کا ایک حصہ رہی ہے۔ پھر تقسیم برصغیر کے اصولوں کے مطابق بھی "غالب مسلم اکثریت کا علاقہ ہونے کی وجہ سے "ریاست جموں وکشمیر کو پاکستان کا ہی ایک حصہ

ہونا چاہئے تھا۔لیکن بھارت نے ان تمام اصولوں اور کشمیری عوام کی خواہش اور کوشش کے بالکل علی الرغم کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے ساتھ ملکر ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعہ جس کا مقصد بالآخر مسلمانان برصغیر کا مکمل استحصال کر کے ایک " عظیم ہندو سامراج حکومت کا قیام تھا" ریاست کے ایک بڑے حصہ پر جابرانہ تسلط جمالیا اور اب انتہائی عیاری اور پوری قوت کے ساتھ ریاست کیلئے صرف فوجی اور سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے۔اس سلسلہ میں بھارتی سامراج کی سٹیرٹیجی ہندوؤں کی "مقدس کتاب" "گیتا" کے الفاظ میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ " جب تم اپنے دشمن کو مارنا چاہو۔تو اسے اپنا دوست بنالو۔ پھر جب تم اسے مارنے لگو۔تو اس سے بغلگیر ہو جاؤ۔اور جب تم اسے مار چکو۔تو اسکی لاش پر آنسو بہاؤ"۔ جو لوگ پاکستان کے دفاعی امور پر نظر رکھتے ہیں۔اور اس کے ساتھ ہی آزاد کشمیر کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔کہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے دفاعی حصار کی حیثیت حاصل ہے۔یہی وجہ ہے کہ قائداعظم نے ریاست جموں وکشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ کوئی بھی باعزت قوم اپنی شہ رگ کو دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیتی ہے۔ریاست جموں وکشمیر کی یہی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت ہے۔جسکی وجہ سے بھارت اس کے ایک حصہ پر غاصبانہ تسلط کے بعد اب اپنی پوری قوت اور عیاری سے کام لے کر اس کے بقیہ حصہ " آزاد کشمیر" پر بھی قبضہ جمانے کیلئے کوشاں ہے اور اس خطہ کے ایک ایک انچ پر تسلط جمانے اور برقرار رکھنے کیلئے اپنی پوری فوجی اور سیاسی قوت کو استعمال کر رہا ہے۔کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ پاکستان کے اس دفاعی حصار کے ختم ہو جانے کے بعد اسکے لئے پاکستان کے مشرقی بازو کی طرح اسکے مغربی بازو پر بھی تسلط جمالینا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا۔اور یوں اسلامیان برصغیر کی اس آخری پناہ گاہ "مملکت خداداد پاکستان" کو ختم کرنے کے بعد اسکے لئے اکھنڈ بھارت کی صورت میں ایک عظیم برہمنی ریاست کے قیام کے دیرینہ خواب کو شرمندہ تعبیر بنانا آسان ہو جائے گا۔اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھارت کے ان توسیع پسندانہ عزائم اور اسکی مخصوص سٹیرٹیجی کو سمجھ کر اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے نہایت سنجیدگی سے غور وخوض کریں۔یہاں یہ ذکر بیجا نہ ہوگا کہ بدقسمتی سے پچھلی ایک مدت سے بعض حلقوں میں "غالبا" بھارتی اور دوسری عالمی سامراجی قوتوں کے پروپیگنڈہ کے باعث "یہ تاثر پایا جارہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا پاکستان سے اور تحریک آزادی کشمیر کا تحریک پاکستان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اپنے پس منظر "نصب العین اور اہمیت کے اعتبار سے صرف کشمیریوں کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ پوری ملت پاک اور اس سے بھی بڑھ کر پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔کیونکہ تحریک آزادی کشمیر کے تحریک پاکستان کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے "مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں وکشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر تحریک کو کچل کر پوری ریاست جموں وکشمیر کو اپنے جارحانہ تسلط کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔تو ایسی صورت میں بھی خود پاکستان کی سالمیت بھی خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتی ہے۔

بھارت کے اصل عزائم: یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ بھی ضروری ہے کہ بھارت کے اصل عزائم یہ ہیں کہ اپنے گردوپیش کے مسلم ممالک پاکستان "افغانستان "ایران "انڈونیشیا وغیرہ پر قبضہ کر کے اپنے قدیم دیو مالائی تصور کے مطابق دریائے جیحوں سے جکارتہ تک ایک عظیم سلطنت کا قیام عمل میں لایا جائے۔اس اعتبار سے بھارتی جارحیت صرف پاکستان ہی کیلئے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کیلئے ایک زبردست چیلنج ہے۔یوں بھی مسئلہ کشمیر صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ کشمیر اس وقت ایک انتہائی نازک اور سنگین صورتحال سے دوچار ہے گزشتہ پاک بھارت جنگ کے نتائج نے بھارتی سامراج کے حوصلوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ وہ انتہائی عیاری قوت سے کام لیکر ریاست جموں وکشمیر کے بقیہ حصہ آزاد کشمیر پر قبضہ کر کے تحریک آزادی کشمیر کو کچل

دینے کی تیاری کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان کو کچھ بھی مہلت مل گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے جارحانہ عزائم کا سر کچلنے کا قابل ہو جائے گا۔ اس لئے وہ پاکستان کو مزید مہلت دئے بغیر اپنی جارحیت کا شکار بنانا چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر ملت پاک اس سلسلہ میں اپنے موقف کو متفقہ طور پر پوری قوت و یکجہتی کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھ دے تو یہ بات بھارتی جارحیت سے عہدہ برآ ہونے کیلئے حکومت کے ہاتھ بھی مضبوط کریگی اور اس سے عالمی رائے عامہ بھی بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے حق میں ہموار ہوگی۔ لیکن اگر اس وقت ملت پاک نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ بھارت اپنے توسیع پسندانہ عزائم میں کامیاب ہو گیا تو یہ صرف تحریک آزادی کشمیر کیلئے ہی نہیں بلکہ خود پاکستان کی بقا اور سالمیت کیلئے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ اور تاریخ ہماری اس کوتاہی کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

<u>قومی سطح پر غور و خوض:</u> یہی احساس ہے جس کی وجہ سے آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے جو تحریک آزادی کشمیر کی نمائندہ حکومت ہونے کی وجہ سے ایک نظریاتی حکومت ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورتحال پر قومی سطح پر غور و خوض کرنے کی غرض سے آزاد کشمیر میں ایک آل پاکستان کشمیر کانفرنس منعقد کیا جائے اور اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے زعماء "ممتاز علمائے کرام اور ماہرین قانون" طالبعلم راہنماؤں" "صحافیوں" "دانشوروں اور مزدور لیڈروں کو دعوت شرکت دی جائے۔ یہاں یہ گزارش کرنا بے جانہ ہوگا۔ کہ ہم اس بات کو علی وجہ البصیرت سمجھتے ہیں۔ کہ اب جہاں پاکستان کی بقاء و سالمیت کا دارومدار بڑی حد تک مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر ہے۔ اس لئے ہم اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کے ساتھ ساتھ پاکستان کی بقاء و سالمیت کے سلسلہ میں بھی ہم کشمیری مسلمانوں پر انتہائی گرانبار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو ہمیں بہرصورت ادا کرنا ہونگی۔ اور یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس اس راہ میں ایک اہم قدم ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں قومی سطح پر غور و خوض کرنے کے بعد اس مسئلہ کو بین الاسلامی اور پھر اس کے معاً بعد ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی منعقد کی جائے۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ اس سلسلہ میں ابتداء میں یہ ضروری ہے کہ مسئلہ کشمیر پر قومی سطح پر کوئی ٹھوس کاروائی کر لی جائے۔ اور پھر اس کی روشنی میں مجوزہ بین الاسلامی اور بین الاقوامی کانفرنسوں کے انعقاد کیلئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس کو کامیاب بنا کر اپنے دینی و ملی فریضہ کی ادائیگی فرماتے ہوئے عنداللہ ماجور ہونگے۔

والسلام سردار محمد عبدالقیوم خان چیئرمین آل پاکستان کشمیر کانفرنس صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

(۳)

(آزاد کشمیر میں اعلیٰ اور مثالی درسگاہ کے قیام اور قوانین اسلامی کے بارہ میں مشاورت کی خواہش)

۲۷ اگست ۱۹۷۳ء (۳ ستمبر)

محترم مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حکومت آزاد کشمیر نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ آزاد کشمیر میں ایک اعلیٰ اور مثالی اسلامی درسگاہ قائم کی جائے جسکی ہیئت ایک یونیورسٹی کی ہو۔ وہ دراصل ایک یونیورسٹی ہوگی۔ جسکو جامعہ اسلامیہ یا اسلامک یونیورسٹی کہا جائیگا۔ اس میں حکومت سے زیادہ میری ذاتی کوشش اور دلچسپی شامل ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ اسکو ایک ایسی درسگاہ بنانا مقصود ہے جو ان ضروریات کو پورا کرے جن کی خاطر گزشتہ کئی سو سالوں میں بڑی عظیم کوششیں کی گئیں۔ لیکن کسی ایک یا دوسری وجہ سے وہ بار آور ثابت نہ ہوئیں۔ کبھی ایسا ہوا کہ دین کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ کبھی دنیا کا اور کبھی دونوں کا میں اس ضمن میں آپ کے ساتھ بالمشافہ گفتگو بھی کرنا

چاہتا ہوں۔ اگر آپ اس قدر تکلیف فرمائیں کہ مظفر آباد یا راولپنڈی تشریف لاسکیں تو اس سے ہمارے دوسرے متعلقہ افراد کو بھی آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات کا موقع ملے گا۔ اس اثناء میں آپ کا جو مشورہ ہو وہ ہمارے لئے باعث رہنمائی ہوگا۔ اس کے علاوہ میں خصوصی طور پر آپ کی رائے شیخ الجامعہ (وائس چانسلر) شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی جو بھی آزادرائے ہوگی وہ قابل احترام ہوگی۔ تاہم میرے خیال میں ایک بات جو بنیادی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ عالم ہونے کے علاوہ بنیادی طور پر متقی ہوں۔ تب ہی اس مشن کو چلا سکیں گے۔ جو اس پوری کوشش کا مقصود ہے۔ اگر چہ مجھے احساس ہے کہ میں بہت جلدی میں آپ کو اچانک تکلیف دے رہا ہوں تاہم چونکہ میری کوشش یہ ہے کہ اسی سال سے ہم اس کام کا آغاز کردیں۔ اس لئے توقع یہ ہوگی کہ آپ کچھ لمحات نکال کر مجھے اپنے خیالات سے جلد آگاہ فرمائینگے[1]۔ والسلام مخلص سردار محمد عبدالقیوم خان

(۴)

(ہفتہ الحاق پاکستان)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالحق حقانی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ریاست جموں وکشمیر کی آزاد حکومت اور آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس نے اس سال آزاد کشمیر اور پاکستان میں 13 / جولائی کے "یوم شہدائے کشمیر" سے لیکر 19 / جولائی تک الحاق پاکستان کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دونوں دن مسلمانان جموں وکشمیر کی تحریک آزادی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ 13 / جولائی 1931ء کو کشمیری حریت پسندوں نے اپنے خون سے سرینگر کی سرزمین کو لالہ زار بنا کر ڈوگرہ سامراج کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز کیا تھا۔ 23 / مارچ 1940ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور 1942ء میں قائد کشمیر چوہدری غلام عباس مرحوم ومغفور نے مسلم کانفرنس کے سٹیج سے ریاست کے مسلمانوں کو پاکستان کا نعرہ دیکر ڈوگرہ مہاراجہ سے ذمہ دارانہ نظام حکومت کے حصول کی جدوجہد کو "تحریک پاکستان" سے ہم آہنگ کردیا۔ جس سے کشمیری مسلمانوں کا ملت اسلامیہ سے سیاسی، ذہنی، قلبی اور روحانی رشتہ قائم ہوگیا۔ 19 / جولائی 1947ء کو کشمیری مسلمانوں نے مسلم کانفرنس کی وساطت سے پاکستان سے کشمیر کے الحاق کی قرارداد منظور کرکے اس رشتے کو انتہائی مستحکم اور ناقابل شکست قرار دے دیا۔ لیکن جب اگست 1947ء میں پاکستان قائم ہوا تو انگریز اور ہندو کی سازش کے تحت قرارداد پاکستان کے مطابق ریاست ملت اسلامیہ کا حصہ نہ بن سکی۔ اور بھارت نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی ٹھانی۔ مگر ریاست کے حریت پسندوں نے جہاد کا اعلان کردیا اور وہ ڈوگرہ اور بھارتی استبداد سے ٹکرا گئے اور آزاد کشمیر کا موجودہ علاقہ دشمن سے آزاد کرالیا گیا۔ قریب تھا کہ دشمن گھٹنے ٹیک دیتا کہ ایک اور بین الاقوامی سازش نے 1949ء میں سیز فائر کرواکر بزعم خود ہماری تلواروں کو آسودہ نیام کردیا۔ اسکے باوجود اب تک کشمیری مسلمان خط متارکہ جنگ کے دونوں جانب مختلف انداز سے تحریک تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

بھارت کی نئی سازش: ماضی قریب میں بھارت نے مشرقی پاکستان میں جو شرمناک مداخلت کی ہے اور بین الاقوامی سیاسی حالات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر پاکستان کو جن مسائل سے دوچار کردیا ہے ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے جہاں قومی یک جہتی، نظریہ پاکستان کے تحفظ میں نظریاتی انتشار کے استیصال اور اتحاد فکر وعمل کی اشد ضرورت ہے۔ وہاں بھارت کی ایک نئی سازش کو ناکام بنانا از بس ضروری ہے۔ بھارت کی اب سازش یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو پس منظر میں دھکیل دیا جائے اور ملت اسلامیہ کو مشرقی پاکستان اور داخلی مسائل میں اس

---

[1] یہ دعوت قبول کرلی گئی اس سلسلہ میں پونچھ ہاؤس راولپنڈی صدر میں طویل میٹنگ ہوئی والد ماجد قدس سرہ کے علاوہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ سرحد حضرت مولانا مفتی محمود شریک ہوئے، نا چیز کو بھی تفصیلی بحث میں شرکت اور سننے کا موقعہ ملا۔ ایجنڈا کی دوسری شق قوانین اسلامی کے نفاذ کا مسئلہ تھا۔

درجہ پہنچادیا جائے کہ وہ کشمیر کی جانب توجہ مبذول ہی نہ کر سکے۔ان حالات میں 13 رجولائی سے 19 رجولائی تک ہفتہ الحاق پاکستان منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے تا کہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ جو طاقتیں بھارت کے پر فریب پروپگنڈا سے متاثر ہو رہی ہیں وہ کشمیر میں اسکے مکروہ ارادوں کو دیکھ کر منصفانہ رائے قائم کر سکیں۔بالخصوص عالم اسلام ہر محاذ پر حقائق سے باخبر ہو کر ان کا سامنا کرنے کا عزم کرلے اور کشمیری و پاکستانی مسلمانوں کی جدوجہد میں کوئی امتیاز محسوس نہ ہو۔ کیونکہ وہ ملت واحدہ کے حصے ہیں اور ان کا مقصد وحید اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اتحاد عالم اسلامی ہے جس کیلئے مسلمان افتاں خیزاں ہو کہیں کوشاں ہیں۔ان ہی احساسات کے تحت ہفتہ الحاق پاکستان منایا جارہا ہے۔ اس ہفتے میں آزاد کشمیر اور پاکستان میں روزانہ کوئی نہ کوئی پرگرام حالات کے مطابق مرتب کرلیا جائے۔اور 19 رجولائی کو خاص طور پر بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکالے جائیں جسکے ذریعہ ہم پوری ملت کے عزم کا واضح اظہار کر سکیں۔قومی اخبارات مضامین شائع کریں اور ریڈیو سٹیشنوں سے پروگرام نشر کئے جائیں۔اس پس منظر میں تجویز کرتا ہوں کو مسئلہ کشمیر سے متعلق اپنے اپنے طور پر جماعتی سطح پر کوئی مستقل لائحہ عمل مرتب کرلیا جائے اور ہفتہ الحاق پاکستان کو صرف کشمیری عوام تک محدود نہ سمجھا جائے بلکہ پاکستان کے عوام طلباء علما کرام، سیاسی جماعتیں مختلف غیر سیاسی تنظیمیں اور قومی پریس رضا کارانہ طور پر اپنا اپنا فرض ادا کریں۔آپ سے اپیل ہے کہ اس ہفتے کو کامیاب بنانے اور عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے کیلئے اپنی توانائیاں صرف کردی جائیں تا کہ اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے اور دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانے کی راہ نکالی جاسکے۔ والسلام مخلص سردار محمد عبدالقیوم خان

☆☆☆

مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی[1] ڈیرہ اسماعیل خان

(۱)

۱۸ رجمادی الاولیٰ ۹۵ھ (مدرسہ نجم المدارس کا اجراء ○ سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت)

مکرمی و معظمی دامت معالیکم! سلام مسنون! جناب والا سے کوئی خاص رسمی تعارف تو نہیں مگر سرحد میں دینی خدمات اور اہل سرحد پر تعلیمی احسانات کے باعث آپ سے عقیدت اور بزعم خود نیازمندی ضرور حاصل ہے۔ بناء علیہ اس گزارش کی جرات کرتا ہوں کہ عرصہ تین سال سے قصبہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک ابتدائی دینی ادارہ کا بنام مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی اجراء ہو چکا ہے۔اکابر کے توجہات قلبیہ سے بحمدہ نامساعد حالات میں بھی مدرسہ ہمت افزا حالات سے گزر رہا ہے۔حسب قاعدہ مدرسہ کا سالانہ جلسہ بھی عموماً انہی ایام میں ہوا کرتا ہے اب کے ۲۴، ۲۵ جمادی الثانیہ ۹۵ھ، ۲۱، ۲۲ مارچ ۷۵ء کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہونا قرار پایا ہے خدام نجم المدارس کی دلی تمنا ہے کہ جناب والا اجلاس کو شرف قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرما کر ممنونیت کا موقعہ عنایت فرمادیں اور خدام نجم المدارس کی ہمت افزائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔یوں بھی جناب والا سے روابط مدارس عربیہ کے سلسلہ میں ضروری استفادہ کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی تھی مگر بعض عوائق سے عریضہ بھیجنے کی توفیق نہ ہوئی۔امید ہے درخواست ہذا کو شرف قبولیت سے نوازینگے۔

احقر عبدالکریم غفرلہ، از دفتر اہتمام مدرسہ ہذا

---

[1] اس وقت مولانا بقیۃ السلف فضلاء دیو بند میں سے ہیں تدریس تحریر و تقریر پر تحقیق و افتاء وعظ و ارشاد تمام صفات علم و عمل سے آراستہ و پیراستہ کلاچی کے اکابر علم و فضل کے روایات کے امین مدرسہ نجم المدارس کے بانی فتاوی کی ضخیم جلدیں شائع ہو رہی ہیں مزید تعارف احقر کے نام خطوط میں ملاحظہ ہو۔

(۲)

۴ جمادی الاخری ۷۳ھ مطابق ۲۸ فروری ۵۴ء (سالانہ اجلاس میں شیخ الحدیث اور اکابر کی شرکت)

مخدوم محترم حضرت مولانا صاحب دام ظلہ، سلام مسنون! صحیفہ گرامی باعث صد اعزاز ہوا۔ سالانہ جلسہ پر عزم تشریف آوری متعلقین نجم المدارس کیلئے بیحد مسرت کا باعث ہوا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ وقتی آفات سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین

مشاغل علیہ تو اس لیے بھی مانع نہیں ہونے چاہییں کہ یہ قدم رنجگی بھی خود ازیں قبیل اور اسی نوعیت کا ایک محبوب مشغلہ ہی ہے۔ زر از میکلفد کے ماتحت یہی تو موجب جرات عرضداشت ہوں۔ اس ناکارہ کو شرف زیارت حاصل ہو جانے کے علاوہ آپ یہاں کے متعدد شاگردان عزیز کے ملاقات سے بھی خوش ہوں گے اور یہ حضرات آپ کی زیارت کو غنیمت سمجھیں گے۔ عزیز مولوی عبداللطیف مدرس نجم المدارس، مولوی محمود سابق مدرس نجم المدارس، مولوی عبیداللہ مدرس نجم المدارس، مولوی عبدالرحمان مدرس ہائی سکول "دینیات" مولوی حبیب اللہ شاہ وغیرہ حضرات سب آپ کے ارشد تلامذہ ہیں جنکے دینی خدمات ملاحظہ فرما کر آپ مزید مسرور ہونگے۔

نجم المدارس کو آپکے بعض اہم مشوروں کی بھی خاص ضرورت ہے اسلئے بھی خاص طور پر تکلیف دینے کی جرات کی گئی۔ جناب محترم کے علاوہ اس وقت تک حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ ملتان، حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہ راولپنڈی، حضرت مولانا عمادالدین صاحب حال پشاور، حضرت مولانا لطف اللہ صاحب جالندھری منٹگمری۔۔۔۔ نے تشریف آوری کا وعدہ فرمایا ہے۔ بعض حضرات کے قطعی رائے کا ابتک انتظار بھی ہے۔ امتزاج ہو چکا ہے ہاں اور یہ نہ بھول جاؤں کہ مولانا عبدالحنان صاحب اور بعض دوسرے حضرات کی تاریخیں ۲۰، ۲۱ مارچ کی رکھی ہوئی تھیں اسلئے جلسہ کی تاریخیں اب ۲۰، ۲۱ مارچ نہیں رہی بلکہ ایک دن کے تاخیر سے ۲۳، ۲۴ مارچ ۵۴ء ۱۷، ۱۸ رجب ۷۳ھ بروز منگل وبدھ تاریخیں مقرر ہوگئی ہیں آپ بس سے تشریف لائینگے تو ۲۲ مارچ بروز سوموار "پیر" آپ کو ڈیرہ پہنچنا ہوگا۔ ۲۳ کی صبح کو آپکو کلاچی لایا جائیگا۔ ڈیرہ میں آپ کے قیام کا انتظام کیا جائیگا۔ باقی حضرات غالباً ریل گاڑی سے دریا خان پہنچ کر علی الصبح ڈیرہ پہنچیں گے اور پھر اسی وقت آپ سب حضرات یکجا کلاچی پہنچ سکیں گے۔ آپ یہ تحریر فرمادیں کہ آپ بس سے آدینگے اور شاید یہی بہتر رہے تو ڈیرہ کے اڈہ پر آپ کا انتظار کیا جاوے۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

(۳)

۹ ربیع الاول ۸۷ھ ۲۴ ستمبر ۵۸ء (مولانا عبدالمالک نقشبندی مجددی سلسلہ کے درخشان کڑی)

مخدوم محترم دامت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج سامی بعافیت ہونگے۔ یہ ناکارہ محتاج دعا ہے۔ نجم المدارس میں بحمدللہ اطمینان سے کام ہو رہا ہے اور دعوات صالحہ کا ہر وقت منتظر ہے ایک تکلیف دیتا ہوں امید ہے از راہ شفقت ممنون فرمائینگے۔ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب مدظلہ کا مکمل پتہ تحریر فرمادیں کہ موصوف آجکل کہاں قیام پذیر ہیں پاکستان میں آپکی مستقل سکونت کہاں ہے۔ حضرت موصوف کے متعلق سنا ہے کہ نقشبندی مجددی سلسلۃ الذہب کے ایک درخشان کڑی ہیں۔ جناب والا کو حضرت موصوف کے متعلق جتنی اب تک معلومات ہوں اگر اطلاع بخشیں تو باعث منت ہو۔ جناب مذکور کا سلسلہ حدیث کن حضرات سے وابستہ ہے۔ بعض احباب کا ان سے رشتہ ارادت قائم کرنے کا خیال ہے وہ علماء ہیں آپ از راہ نصح دینی مطلع فرمادیں کہ انکو کیا مشورہ دیا جائے۔

والسلام عبدالکریم از نجم المدارس کلاچی

(۴)

۱۴ ربیع الثانی ۷۸ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۵۸ء　　(دارالعلوم حقانیہ کے تازہ روئیداد پر جذبات رشک و مسرت)

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ دارالعلوم حقانیہ کی تازہ روئیداد باصرہ نواز ہوئی پڑھ کر جذبات رشک و مسرت کے جن طوفان کے موجوں میں کشتی دل کو گھرا ہوا پایا حقیقت یہ ہے کہ زبان قلم اس کے بیان سے عاجز ہے۔ اللھم زد فزد ولا تنقص

خوش پیری بلند فراموشیت مباد　　از حال ما کہ خستہ پریم وشکستہ بال

میدان سعادت کی مسابقت میں حقانیہ کی اس نمایاں کامیابی کو لطف ربانی کے بعد حضرت والا کے قلب حق پرست ہی کے خلوص کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ　　کعبہ راہر دم تجلی می فزود　　ایں زاخلاصات ابراھیم بود

خدام نجم المدارس قلبی مبارک باد کے ساتھ ملتجی ہیں کہ توجہات قلبیہ ادھر سے بھی دریغ نہ ہوں۔

ای صاحب کرامت شکرانہ سلامت　　روزی تفقدی کن درویش بینوارا

والسلام ناکارہ عبدالکریم از نجم المدارس کلاچی

(۵)

۷ / اکتوبر ۱۹۶۱ء　　(صوفی محمد حسن خادم مدرسہ کی وفات دعا مطلوب ہے)

مخدوم محترم دامت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ ملا، مدرس کی ضرورت تو اسوقت بھی ہے امید ہے کہ تسلی بخش مدرس کی تلاش فرما کر نجم المدارس کی اس ضرورت کو پورا فرمادینگے۔ مدرسہ کا ایک مخلص ترین بے لوث للہ خادم کل ایک سال بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے صوفی محمد حسن صاحب نام نہایت دیندار صوفی اور مدرسہ کے سچے والہ اور عاشق انکے حق میں دعائے مغفرت مطلوب ہے۔ ناکارہ اور مدرسہ ہمہ وقت محتاج دعا ہے۔　　والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی

(۶)

۲۲ / رجب ۸۳ھ　　(دعوات صالحہ کی تمنا)

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ، جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ سے واپسی پر اپنی نالائقی پر سخت شرمندگی ہے کہ اتنے طویل عرصہ تک فریضہ جواب سے بھی سبکدوشی حاصل نہ کر سکا۔ اس سے تعجب ہوا کہ اتنے عظیم اجتماع میں آپ جیسے بزرگ کو اس دور افتادہ اور بیکس کے عدم حاضری کا علم ہوسکا۔

بندہ طالع خویشم کہ دریں قحط وفا　　عشق آں مولی سرمست خریدار من است

غائبانہ بھی بارہا اس احساس کا اظہار کر چکا ہوں کہ اہل اللہ کی اسطرح کی ذرہ نوازی سے بسا اوقات امید بندرہی ہے کہ شاید حضرت حق جل شانہ اس مریض اثم وعصیان کی مغفرت کا ارادہ رکھتے ہیں ورنہ اپنے مخصوصین بارگاہ کی نظر کو اس طرف منعطف نہ فرماتے۔ اللھم فادم دیم رحمتک علی ھذا الخادم وصرف قلوب اولیائک الی اصلاحہ بمنک وفضلک یا کریم آمین،

متوقع ہوں کہ اوقات اجابت میں دعوات صالحہ سے دستگیری فرمانے سے دریغ نہیں فرمائینگے۔ نجم المدارس بھی آنمخدوم کے دلی دعاؤں کا محتاج ہے۔ والسلام از حضرت قبلہ والد صاحب وعزیز قاضی عبداللطیف صاحب ودیگر اخوان عزیز سلام مسنون اور دعا طلبی کی درخواست

عرض کرر ہے ہیں۔ ناکارہ عبدالکریم

(۷)

۳۰ شعبان ۸۳ھ (ماہ صیام کے اوقات اجابت میں دعوات)

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہ صیام کے اوقات اجابت میں اپنے اور اپنے والدین نیز اعزہ واخوان کیلئے دعائے حسن خاتمہ توفیق صالحات اور حفاظت از فتن دینیہ ودنیویہ کا متمنی اور طالب ہوں۔ نیز نجم المدارس کیلئے دعائے ترقی واستحکام کا امیدوار ہوں کہ از راہ عنایت دریغ نہیں فرمادیں گے۔ واجرکم علی اللہ تبارک وتعالیٰ۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم

(۸)

یکم صفر ۸۴ھ بمطابق ۱۳ ؍جون ۱۹۶۴ء (مدرسہ کے آڈٹ کرانے میں رہنمائی فرمادیں)

حضرت اقدس دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرصہ سے شرف ملاقات سے تو محرومی رہی افسوس کہ طلب دعا اور دریافت خیریت کیلئے کوئی عریضہ بھی نہ بھیج سکا وفاق کی میٹنگ میں حضرت کی عدم شرکت کافی محسوس ہوتی رہی پھر ناسازی طبع کا علم بھی ہوگیا تھا ان تمام محرکات کے باوجود اپنی نالائقی میں حرکت نہیں پیدا ہوسکی۔ انا اللہ الخ

یہ عریضہ میں مآربۃ کے ماتحت پیش خدمت کررہا ہوں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے حسابات کس دفتر سے آڈٹ کرائے جاتے ہیں کمپیوٹر کے علاوہ کوئی اور دفتر بھی اس کا مجاز ہے۔ یا نہیں۔ نجم المدارس کے مد تعمیر آمد وصرف کو آڈٹ کرنا ہے صرف چھ سات ہزار کا حساب ہے۔ دارالعلوم کے دفتری احباب میں سے اس سلسلہ میں ہم کوئی تعاون حاصل کرسکتے ہیں یا نہیں۔ آڈٹ کنندہ گان میں ان کے متعارفین ہونگے جو اخلاق سے پیش آویں اور سہولت سے یہ کام کریں۔ ۲۶/۲۵ جون کو کرک کے جلسہ پر احقر کو حاضر ہونا ہے اگر ممکن ہو تو احقر رجسٹرات لیکر دارالعلوم حاضری بھی دے اور اسطرح اسی بہانہ سے آپ کی قدم بوسی اور دارالعلوم کی زیارت کا موقعہ بھی مل جاوے جو کہ یقیناً غنیمت باردہ ثابت ہوگی۔ علی رغم الادب میں نے عریضہ آپ کی خدمت میں لکھا اعتماداً علی شفقتکم ورنہ مقصد یہی ہے کہ دفتر کے کسی خادم کو حکم فرمادیں کہ وہ مرسلہ کارڈ پر معلومات لکھ کر بھیجدے۔ محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم

(۹)

۲۵ ذی القعدہ ۸۴ھ (جمعیۃ کا انتخاب میں کامیاب نہ ہونا ملک کے دینی اخلاقی حالت کے زوال کی علامت)

ناکارہ عبدالکریم بخدمت مخدومی ومطاعی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! شفقت نامہ باعث دستگیری ہوا۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء، نیشنل اسمبلی میں علماء کا نہ پہنچ سکنا اور بہ الفاظ صحیح تر قومی اسمبلی میں اسلام کی آواز کا ختم سمجھنا واقعی ایک ایسا سانحہ ہے جس سے احساس قلب محزون ومغموم ہے۔

فلو کان قلب من حدید اذابہ ولو کان من صم الصفا لتصدعا

لیکن ملک کی اخلاقی اور دینی حالت جس حد تک گرچکی ہے اس کے پیش نظر اہل ملک کا اس سزا سے دوچار ہونا عادت اللہ کے خلاف بھی نہیں۔ قال تعالیٰ فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبات احلت لهم، یہود نے ظلم صد عن سبیل اللہ اور سود لینا شروع کیا تو انہیں طیبات سے محروم کردیا گیا یہاں ان تمام خرافات میں کونسی کمی رہ گئی کہ انہیں کلمات طیبہ کہنے والے طیبین سے محروم نہ رکھا جاتا۔ وما ظلمهم اللہ ولکن کانوا انفسهم یظلمون بلاشبہ ہم سب کو صدمہ ہے لیکن بحمدللہ رفقاء جماعت کے عزائم میں فرق نہیں آیا سیاسی

نقطہ نگاہ سے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں جمعیۃ ایک اور صرف ایک جماعت ہے غریب اور مسکین جماعت ہے دوطرفہ لڑ رہی ہے وہ اگر اقتدار پر صحیح تنقید کو اپنا فرض سمجھتی ہے تو دوسری جانب سے ناجائز باتوں میں اختلاف کی تائید بھی حرام جانتی ہے۔متحدہ محاذ کو دیکھا جائے تو ایک چار پانچ جماعتوں کا معجون ہے سابقہ وزراء اس کے ممبر ہیں ہزاروں لکھ پتی اس کے معاون ہیں مقصد صرف اقتدار سے جنگ ہے اور بس دوسرے جانب سے نہ صرف اعراض اور اغماض ہے بلکہ تحریف دین تک کے ارتکاب میں باک نہیں سمجھتی۔ باایں مجبوری مغربی پاکستان میں ایک ہی سیٹ لے سکی ہے ان حالات میں اگر جمعیۃ نے اپنی پہلی کوشش میں کوئی سیٹ حاصل نہیں کی تو کچھ بھی جائے تعجب نہیں۔ البتہ انتخابات نے ملک کی اخلاقی حالت سے جو نقاب اٹھایا ہے اور دینی اعتقادات کے ضعف کی آخری حد تک پہنچنے کا جو انکشاف ہوا ہے' ہر حلف کو فتر بود اور ہر قسم باالقرآن و باللہ کو شیر مادر کے طرح پی جانے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ طبقہ سے گزر کر عوام الناس تک میں بھی دہریت اور عملی لامذہبیت کے جراثیم اس حد تک اثر کر چکے ہیں کہ گویا حشر و نشر قبر اور مسئولیت کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کے ہاں ایسے الفاظ رہ گئے ہیں جن کے کوئی معنی ہی نہیں۔ اس سے بہر حال جمعیۃ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے اور اکابرین کو اس سلسلہ میں خاص طور پر سوچنا ہوگا کہ اہل اسلام سے اس وبا کو کس طرح دور کیا جاسکے گا۔ یہ بہر حال آپ جیسے اکابرین کا کام ہے ہم خدام کو انشاء اللہ تعمیل حکم کیلئے حاضر پائیں گے۔ واللہ الموفق حضرت کی شفقت کا مکرر شکریہ مخدوم زادگان کی خدمت میں سلام مسنون

(۱۰)

۳ محرم ۸۵ھ (والد ماجد کی تشویشناک علالت اور آخری سہارا اکابرین کی دعائیں)

مخدوم المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے مزاج سامی بخیر و عافیت ہوں دارالعلوم کی روزافزوں ترقی مطلوب و مقصود ہے۔ واللہ هو الولی۔ خلاصۃ المرام آنکہ حضرت قبلہ والد بزرگوار حفظنا اللہ بطول حیاتہ عرصہ سے علیل ہیں اور اب ضعف و نقاہت تشویشناک شکل اختیار کر چکی ہے۔ علاج معالجہ بے اثر ثابت ہو رہا ہے آخری اور اولین سہارا بزرگان دین کے توجہات باطنہ اور دعوات صالحہ ہیں امید ہے حضرت والا اپنے ادعیہ مستجابہ سے دریغ نہیں فرماویں گے کہ حضرت حق جل شانہ حضرت موصوف کو ہماری علمی اور عملی تربیت و نگرانی کیلئے دیر تک سلامت رکھیں۔ آمین والسلام ناکارہ عبدالکریم

(۱۱)

۶۵/۵/۱۷ پندرہ محرم ۸۵ھ (والد ماجد کی وفات)

مخدومی حضرت شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! کل علی الصبح سیدی حضرت قبلہ والد بزرگوار رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ راہی عالم آخرت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ للہ ان کیلئے مغفرت اور ہم سب کیلئے حسن خاتمہ و حفاظت از مصائب دارین کی دعا کیجئے ہر وقت ان کیلئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ درجات عالیہ سے سرفراز فرمادیں وہ ہمارے بے حد محسن تھے والد تھے استاد تھے اور شیخ تھے۔ اب ہم بے آسرا ہو چکے ہیں۔ انا للہ۔ والسلام عبدالکریم

سب بھائیوں کے جانب سے دعا کی استدعا ہے۔ حضرت کا مکتوب گرامی بہ سلسلہ عیادت و دعائے صحت موصول ہو کر موجب صد اعزاز ہوا۔ اگر یاد آجاوے تو طلباء دارالعلوم سے بھی کسی درس کے بعد دعائے مغفرت فرمادی جاوے ہم پسماندگان بھی دعاؤں کے بیحد محتاج ہیں۔ ناکارہ عبدالکریم

(۱۲)

(الحق کا اولین شمارہ باطلیت شکن مضامین اکابرین وقت کے نگارشات)

۷ جمادی الاخری ۸۵ھ مطابق ۳/۱۰/۶۵

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہنامہ الحق کا اولین شمارہ باصرہ نواز ہوا مطبوعہ گرامی نامہ کے حسب الحکم نجم المدارس کلاچی کے جانب سے سالانہ چندہ ارسال ہے احباب میں بھی اسکی اشاعت کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوگی خدا کا شکر ہے کہ فتنہ تحریر کے محاذ پر بینات کراچی قسم کے مجاہدین میں ایک اور شاہسوار کا اضافہ ہوا'' ہنوز یہ تعداد تشنہ تکثیر ہے خدا کرے باطلیت شکن مضامین کا جلد از جلد عربی اور انگریزی میں اشاعت کا انتظام بھی ہو جاوے''

در قافلہ کہ اوست دانم نرسم ایں بسکہ زدور رسد بانگ جرسم

شمس المشائخ حضرت افغانی دامت برکاتہم مولانا ابوالحسن علی صاحب مدظلہ، شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ اور خود حضرت والا جیسے اکابرین کے مضامین کو خراج تحسین پیش کرنا ظاہر ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم جیسے طالب علموں کا کام نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں لب کشائی ایک نازیبا حرکت اور بدخوئی کے مترادف بھی ہے کیونکہ ؎ نازرا روئے بباید ہمچو ورد چوں نداری گرد بدخوئی مگرد

علامہ افغانی کے تفسیری جواہر پارے: بس دعا ہے کہ حضرت حق جل مجدہ الحق کو دفاع باطلیت اپنے معیاری مضامین بالخصوص شمس المفسرین حضرت افغانی مدظلہ، کی تفسیری جواہر پاروں کی منفرد سعادت اور تمام نیک عزائم میں شاد کامران کرے۔

ع ویرحم اللہ عبداقال آمینا

ہاں اپنی کم ظرفی علمی تنگ مائیگی اور کم حوصلگی کے باعث دو ایک چیزیں کھٹکی ہیں جن کے اظہار کی اجازت چاہتا ہوں۔

(۱) **دریابادی کے مضمون پر ناراضگی:** دریابادی صاحب جیسا کہ معلوم ہے پوری ملت اسلامیہ کے ایک قطعی فیصلہ تکفیر مرزائیت جیسے بنیادی مسئلہ میں شاذ وقاصی ہیں دین کے معاملہ میں اتنی شدید ٹھوکر کے باوجود انکے مضامین سے خیر و برکت کی توقع تو بہر حال خالی از خطرہ نہیں ہونی چاہیے اس قسم کے ایک منحرف عن الحق کا الحق کے ذریعہ اچھالا جانا خدام کیلئے ضرور باعث تعجب ہوگا الحق کے ادارہ تحریر میں حضرت افغانی جیسے بزرگوں کی موجودگی میں ہما شما کی کیا ضرورت ہے

ع وفی الشمس مایغنیک عن زحل

(۲) **الحق اور کاپی رائٹ کا مسئلہ:** دوسری عرضداشت کا تعلق قواعد الحق کے صفحہ نمبر ۶ سے ہے۔ حق تصنیف اس کی رجسٹری اور اس پر قدغن کا مسئلہ آپ ہی بہتر جان سکتے ہیں۔ فتاوی رشیدیہ، حضرت تھانویؒ کے ملفوظات اور تتمہ فتاوی امدادیہ کے عبارات آں مخدوم کے سامنے ہیں ان میں بعض استثنائی صورتوں کی تفصیلات اگرچہ احقر کو مستحضر نہیں ہیں بھی یقیناً آپ سے پوشیدہ نہیں ہونگی بہر حال اگر دفعہ نمبر ۶ استثنائی صورتوں میں داخل ہے تو الحق ہی کے ذریعہ مسئلہ کی وضاحت ہو جانی چاہیے تاکہ ناظرین سوء ظن کے گناہ سے محفوظ رہیں اور الحق ہی کے ذریعے حق کی وضاحت ہو سکے۔ دوسری صورت پر بعض حضرات نے سخت گرفت کی ہے۔ المعمر بابت شوال ۸۳ھ نے مولانا محمد جعفر صاحب پھلواروی کے الفاظ نقل کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ لطف یہ ہے کہ ہم دینی کتابیں لکھ کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ انکو پڑھے بغیر دین کا فہم نہیں پیدا ہو سکتا مگر ان خالص دینی کتب کی کاپی رائٹ بھی کراتے ہیں یعنی خبردار دین پھیلنے نہ پائے اگر اسے پھیلنا ہے تو ہمارے ذریعہ فروخت ہو کر پھیلے ورنہ اسے پھیلنے کا کوئی حق نہیں۔ الخ، میری غرض کلا وحاشا اعتراض نہیں آں مخدوم کے علم میں اس بات کو لے آنا ہے کہ

اگر ناظرین الحق کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ ضوابط الحق کا یہ دفعہ استثنائی صورتوں میں داخل ہے تو انکے دلوں میں اس قسم کے الفاظ سے اعتراضات کھلیں گے اسطرح وہ ایک علمی مرکز سے متعلق سوءظن میں مبتلا ہونگے اور اس سے بے اعتمادی کے برگ وبار پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہوگا جو کہ امت میں جذبہ عمل کے پیدا ہونے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوسکتا ہے۔ خدا کرے یہ طول لاطائل باعث تکدر نہ بنے۔

المصدع　ناکارہ عبدالکریم

(۱۳)

۱۳ار مضان المبارک ۸۶ھ　　(نجم المدارس کے طلبہ کا دورۂ حدیث کیلئے حقانیہ بھیجنا)

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آئندہ سال انشاء اللہ نجم المدارس سے دارالعلوم دورہ حدیث شریف میں شرکت کیلئے تین چار طالب علم حاضر ہونگے دفتر متعلقہ کے ذریعہ مطلع فرمادیں ان کے حاضری کی آخری تاریخیں کیا ہونی چاہئیں۔　والسلام

طلب دعا اور ایک درخواست بینات سے تعلق پر مشتمل ایک عریضہ پہلے ارسال خدمت کر چکا ہوں دعا کی مکرر درخواست ہے بینات کو ملاحظہ فرمالیا ہوگا اور اپنا عندیہ حضرت بنوری مدظلہ کو ارسال فرمادیا ہوگا۔ خدا کرے میرے حوالے سے نہ ہو اس سے اثر بہت کم ہوگا۔ کہیں الحق میں میرا عریضہ شائع نہ ہوجاوے۔ مخدومزادہ مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون۔　والسلام　ناکارہ عبدالکریم

(۱۴)

۳۰ مئی ۶۶ء، ۹ صفر ۸۶ھ　　(دوران مقدمہ سمیع الحق کی نیابۃً شرکت)

مخدوم المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، دارالعلوم حقانیہ اور آں مخدوم کی زیارت کا موقع نہ مل سکا جس سے افسوس ہے۔ دوران مقدمہ میں آں محترم کی نیابت میں مخدومزادہ مولانا سمیع الحق صاحب کی تشریف آوری سے جسقدر حوصلہ افزائی ہوئی اس کیلئے بصمیم قلب ممنون ہوں۔ اس ناکارہ اور مدرسہ نجم المدارس کو ہمیشہ اپنے دعوات صالحہ خاصہ مستجابہ کا محتاج تصور فرمادیں اور کسی وقت بھی منسیانہ فرمادیں واجر کم علی اللہ تبارک و تعالیٰ۔ خدا کرے اسلامی محاذ کے اجلاس میں بہترین امور طے پاگئے ہوں۔ انہیں عملی جامہ پہنانے کی ہم خدام کو توفیق بخشیں۔　والسلام عبدالکریم

امید ہے عزیز گرامی مولانا سمیع الحق صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہونگے۔ سلام مسنون قبول فرمادیں۔

عبدالکریم از نجم المدارس ۲۰ ربیع الثانی ۸۶ھ

(۱۵)

(ڈاکٹر تنزیل الرحمان کے کتاب مجموعہ قوانین اسلامی پر بینات کے تبصرہ سے اختلاف)

۵ رمضان المبارک ۸۶ھ

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہ مبارک کا عشرہ رحمت سایہ فگن ہے اس ناکارہ کو مع والدین واخوان عزیزان ودیگر متعلقین دعائے مغفرت وحسن خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب اور مدرسہ نجم المدارس کو دعائے ترقی واستحکام سے یاد فرما کر ممنون احسان کرادیں۔ واجر کم علی اللہ تبارک وتعالیٰ

بینات کراچی ماہ رجب میں مجموعہ قوانین اسلام تالیف تنزیل الرحمان ایڈووکیٹ زیر نگرانی ڈاکٹر فضل الرحمان پر جو تبصرہ آیا ہے وہ جناب کی نظر

سے گزرا ہوگا یہ صحیح ہے کہ غالباپورے ملک میں یہ پہلی گرفت یا تبصرہ ہے جو اس پر ہوا ہے اور خدانخواستہ بظاہر یہ آخری تبصرہ بھی معلوم ہوتا ہے لیکن بیحد افسوس ہے کہ جہاں بینات بذریعہ مفتی ولی حسن صاحب یہ صراحۃً تسلیم فرماتے ہیں کہ اس میں مسلمان کی تعریف ایسی نرالی کی گئی ہے کہ جو قرآن مجید کو حضور ﷺ کی تصنیف کہہ دے وہ بھی مسلمان ہے بینات یہ مانتا ہے کہ اس میں عائلی قوانین کے بیشتر دفعات کو اسلام کے مطابق تسلیم کیا گیا ہے بلکہ اس پر دلائل پیش کئے گئے ہیں وغیرذالک بینات ان تمام چیزوں پر شدید گرفت کرتا ہے اور بالکل صحیح اسکے باوجود وہ کہتے ہیں بینات مجموعہ قوانین اسلام کے نقش اول کو نہایت فراخدلی سے خوش آمدید کہتا ہے اور اسکی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ آخر میں موصوف کو درجہ ولایت پر پہنچا کر کہتے ہیں اسلامی تحقیقات کے ادارہ کے تصنیفات میں یہ کتاب دینی نقطۂ نظر سے قابل تحمل ہے۔ انا للہ۔ جب یہ کتاب دینی لحاظ سے قابل تحمل ہے اور اسکو خوش آمدید وہ بینات کر رہا ہے جو ملک کے مذہبی طبقہ میں سب سے اول اور آخر اس پر تبصرہ کرنے والا ہے تو پھر یقیناً مسلمان کی وہ نرالی تعریف اور عائلی قوانین بھی دینی نقطۂ نظر سے قابل تحمل ہیں۔ براہ کرم تمام تبصرہ کو غور سے مطالعہ فرما کر بعجلت تام اپنے جذبات اور تاثرات سے حضرت بنوری مدظلہ کو مطلع فرمادیں۔ یہ کتاب یقیناً تخم عائلی قوانین کے برگ و بار ہیں اگر اسطرح دینی طبقات کے جانب سے اسکی آب یاری ہوتی رہی تو پھر عنقریب اس میں ملت اسلامیہ کو لگنا ہی پڑیگا۔ خدا کرے الحق نے بینات کے اتباع میں اسکو خوش آمدید نہ کہا ہو۔ برادر مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور مضمون واحد۔

والسلام ناکارہ عبدالکریم از کلاچی

(۱۶)

(عزیزان طلبہ سے خصوصی شفقت کا شکریہ)

۸ ذی الحجہ ۸۶ھ

مخدوم العلام مرجع العلماء والصلحاء حضرت شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج سامی عزیزان حاملان رقعہ سے دارالعلوم کی روزافزوں ترقی معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی۔ زادھا اللّٰہ شرفا و کراماً، عزیزان پر حضرت اقدس کی خاص نظر عنایت اور مخدومزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت ناظم صاحب کی خاص توجہ اور نگرانی موجب صد ممنونیت ہے۔ یوتکم اللّٰہ اجرا حسنا۔ یہی حضرت اقدس کی بزرگانہ شفقت سے توقع تھی۔ حضرت والا کی علالت طبع اور بینائی پر اثر موجب صد تشویش ہے صحت کاملہ عاجلہ کی ہر وقت دعا ہے۔ فان ھذا دعاء یشمل البشر حضرت حق جل مجدہ تا زیست مزید آپ حضرات کو نفع طلباء اور علماء کیلئے بامسرت رکھے۔ یہ ناکارہ اپنی ذاتی تباہ حالی کے باعث حضرت کے خصوصی توجہات کا بیحد محتاج ہے۔ نجم المدارس بھی ہمہ وقت دعاوں کا متمنی ہے اور متوقع۔ ؎ حفاظت را کہن دامان درویش	بہ از سد سکندر در بدو پیش

عزیزان گرامی قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید صاحب اور مولوی محمد اکرام صاحب سلام مسنون عرض کر رہے ہیں۔ والدہ ماجدہ کی جانب سے دعا وسلام۔ جناب مولانا سمیع الحق صاحب مولوی انوارالحق صاحب اور جناب ناظم صاحب کیخدمت میں سلام مسنون۔

دعا جو ناکارہ عبدالکریم

(۱۷)

جمعہ ۱۶ ج ۲، ۸۷ھ مطابق ۲۲/۹/۱۹۶۷

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، دارالعلوم کے جلسہ دستار بندی کے سلسلہ میں یادفرمائی موجب صد عزت افزائی ہے ایسے مجامع خیر و برکت میں شرکت سعادت تحمیل کے علاوہ فی نفسہ بھی یقیناً حصول برکات کا ذریعہ ہے۔

؎ در قافلہ کہ اوست دانم نرسم	ایں بس کہ زدور رسد بانگ جرسم

کاش کہ مجلس خیر کے دعوات صالحہ میں از راہ ذرہ نوازی شریک بنالیا جاؤں۔ واجرکم علی اللہ تبارک تعالیٰ، از عزیزان گرامی قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، اور مولوی محمد اکرم صاحب سلام مسنون۔

(۱۸)

(دارالعلوم سے جانے والے طالب علم کو دوبارہ قبول کرنے کی سفارش O حامد الحق کی ولادت پر مبارکباد)

۲۳/۲/۸۷ھ بمطابق ۳/۶/۶۷ء

مخدومی و عنایت فرمایم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، امید ہے مزاج سامی بعافیت ہونگے اور حضرت اقدس اپنے مشاغل علمیہ وعملیہ میں روزافزوں بلند پرواز میں مشغول ومصروف

خوش سپہری بلند و فراموشیت مباد — از حال ما کہ خستہ پریم و شکستہ بال

یقین ہے کہ اپنے دعوات صالحہ ومستجابہ سے اس حقیر اور مدرسہ نجم المدارس کو دائما یاد فرماتے ہونگے کہ حضرت حق جل مجدہ اپنی ہی حفاظت کاملہ میں شر شیاطین الانس والجن سے محفوظ فرماتے رہیں۔ ؎ حمایت را کہن دامان درویش — بہ از سد سکندر در بر و پیش

ثانیا دارالعلوم حقانیہ میں ابتداء سال سے ایک طالب علم ساکن غزنی مولوی عبدالنافع دورہ حدیث شریف میں داخلہ لے چکا تھا اور ہفتہ عشرہ میں بلا کسی چھٹی لئے چلا گیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ موصوف کا بھائی لاہور میں بیمار تھا اس کا اپریشن ہونے والا تھا موصوف مولوی عبدالنافع حضرت صدرالمشائخ صاحب کابلی مقیم گلبرگ کیو نمبر ۲۹ لاہور کے متعلقین میں سے ہیں حضرت صاحب موصوف نے اسے بھائی کی تیمارداری کیلئے بلالیا اور وہ بغیر اجازت لیے چلا گیا اشرفیہ لاہور میں اسے داخلہ مل رہا تھا لیکن اس شرط سے کہ ششماہی کے بعد ہی امداد مل سکے گی۔ یہ وہ برداشت نہیں کر سکا لائل پور کسی بدعتی مدرسہ میں اسے داخل کردیا گیا تھا لیکن بحمداللہ اسے وہ ہوا راس نہیں آئی۔ حضرت صاحب موصوف نے اسے نجم المدارس میں بھیجدیا اور نہایت تاکید کر کے کہ اسے یہاں دورہ شریف شروع ہی نہیں میں نے جب مولوی عبدالنافع موصوف سے دارالعلوم حقانیہ کا ذکر کیا تو اس نے سارا واقعہ بتلایا کہ وہاں سے تو میں بدقسمتی سے بلا اجازت چلا آیا ہوں۔ بہرحال حقیقت حال واضح ہونے کے بعد تو میں نے اسکو انکار کردیا کہ اب تو میں حقانیہ نہیں بھیج سکتا لیکن وہ موصوف اب تک انکار میں ہیں۔ شاید دو چار دن اور بھی اصرار کرتا رہے میں نے کچھ ارخاء عنان کردیا ہے اور اسکو بتلائے بغیر یہ خط خدمت میں بھیج رہا ہوں اگر دارالعلوم میں کس طرح اسکو واپس لیا جا سکے اور داخلہ ممکن ہو تو اسے بھیج دیا جاوے ورنہ انکار پر ہی میں اصرار کرتا رہوں۔ اگر ممکن ہو تو چونکہ وہ پہلے ہی امتحان داخلہ میں کامیاب ہو چکا ہے تو اس کا سال ضائع ہونے سے بچ جاوے ساتھ ہی وہ مبتدعین میں نہ پھنسے۔ ہاں عزیز القدر مولوی عزیز الرحمان سلمہ کے عزیز نامہ سے ابھی ابھی معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے اپنے فضل وکرم سے مخدومزادہ محترم مولانا سمیع الحق صاحب سلمہ کے ہاں فرزند ارجمند[1] عطا فرمایا ہے بہت خوشی ہوئی حق تعالیٰ عزیز نو وارد سلمہ کو عزیز خلق وخالق گردانیں اور اپنے اسلاف کرام کے علمی اور عملی وراثت کا صحیح وارث

ع — کہ ایں مژدہ آسائش جاں ماست — بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست — ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

ہنگو جلسہ سیرت پر حاضر ہونا ہے ہو سکتا ہے اگر قسمت نے یاوری کی کہ حضرت اقدس اور دارالعلوم کی زیارت بھی کر سکوں۔

والامر بید اللہ — ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

(۱۹)

۲۹ ج ۲/۸۷ھ مطابق ۵/۶/۶۷ء (شاعر عطاء اللہ خان وکیل کا نعتیہ کلام برائے الحق)

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اپنی غیر حاضری پر دل سے متاسف ہوں حضرت کے گرامی نامہ نے مشرف فرمایا اپنی غیر حاضری کے جرم میں ایک عجیب وغریب نعت یہاں کے ایک پختہ کلام شاعر عطاء اللہ خان وکیل

[1] برخوردار عزیزم مولوی حامد الحق حقانی مسلمہ۔

ڈیرا سماعیل خان سے الحق کیلئے بھیج رہا ہوں۔ امید ہے اسے عدم تعمیل کی کوتاہی کی تلافی سمجھا جاویگا۔ نعت[1] نہایت ہی قابل قدر ہے اور جناب شاعر کے جذبات محبت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا مظہر ہے اور اسے قبول فرمادیں۔ جناب محترم مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، اگر نعت کو کسی مناسب نعت خوان سے جلسہ میں سنایا جاوے تو رونق جلسہ ثابت ہوگا۔ قاضی عبدالکریم کلاچی

(۲۰)

یکم ج ۲ر۸۷ھ مطابق ۶۷ر۹ر۷ (مولانا سید گل بادشاہ کے کدورت قلبی کے ازالہ کا مشورہ ○ سید قطب کے مسئلہ پر قیم جماعت اسلامی کی بدزبانی)

بخدمت مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ موجب صد اعزاز و مسرت ہوا عزیز حافظ محمد نسیم سلمہ کیلئے دعائے صحت اور تیمارداری بصورت عیادت موجب ہزار فرحت ہے اور عزیز مذکور کی صحت کیلئے نیک فال۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء. یہ ناکارہ بھی دعائے حسن خاتمہ اور حفاظت عن المعاصی والمصائب کا دائمی محتاج ہے سالانہ جلسہ دارالعلوم کیلئے قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شایان شان کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(۱) اس سلسلہ میں علی رغم الادب دخل در معقولات کے قبیلہ سے ایک گزارش بھی حقانیہ سے وابستگی کے جذبہ سے پیش خدمت کرنا ضرور سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ حقائق اور واقعات سے قطعاً ناواقف ہونے کے باوجود یہ محسوس کررہا ہوں کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ[2] صاحب مدظلہ کو حقانیہ سے وہ دلبستگی نہیں رہی جو کبھی ہوتی تھی اس یقین کے باوجود کہ حقانیہ کا کاروبار حضرت حق جل مجدہ کے ید قدرت میں ہے اور جناب والا کے خلوص اور خیر و صلاح کے برکات ہیں اپنے بزرگوں سے وابستہ حضرات کی رفاقت اور انکی دلی ہمدردیاں بہرصورت مطلوب و مرغوب ہیں۔ سید صاحب موصوف کی معمولی علیحدگی کم از کم شماتت ہمسایہ کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ بہرحال چاہتا یہ ہوں کہ اس عظیم تقریب پر بلاکسی بحث و تمحیص کے سید صاحب کو اگر خصوصیت یا اس سے بھی کچھ اوپر طور سے دعوت دی جاوے مدعوین حضرات میں انکا اعلان بھی ہو اور مدرسہ میں تشریف لے آنے کے بعد احترام کا بھی خاص خیال رکھا جائے تو خیال ہے کہ غبار و کدورت کوئی بھی باقی نہ رہے۔ تقریبات مسرت میں اہلیان تقریب کے جانب سے اسطرح کے تسامحات کی خاص امید کی جاتی ہے اور فریق مقابل کی نازبرداریوں

---

[1] اشعار مطبوعہ الحق جلد ۳ صفحہ ۶۰، ۶۱ یہ ہیں:-

(نعتیہ اشعار)

ہر دو عالم درخمِ گیسوئے تو

قبلۂ روحانیاں ابروئے تو	ہر دو عالم درخمِ گیسوئے تو
من چاں از کوئے تو دامن کشم	اے خمیر من زخاک کوئے تو
بعد من باباد ہمراہی کند	خاک من اندر ہوائے کوئے تو
شد منور آفتاب و ماہتاب	از جمال آفتاب روئے تو
روئے خود از عاشقانِ خود مپوش	اے من و عالم غلام روئے تو
برامید ے تانمائے روئے خویش	دیدہ ہائے صد ہزاراں سوئے تو
صد ہزاراں ہمچو من افتادہ اند	چوں سگانِ کوئے تو درکوئے تو
چوں سگاں رانسبتے با آدمی است	نسبتِ ما با سگانِ کوئے تو

از عطا در عرصہ محشر متاب
روئے خود اے من فدائے روئے تو

[2] مولانا مفتی محمد یوسف صاحب مرحوم کے جماعت اسلامی سے وابستگی کی وجہ سے کچھ بدمزگی پیدا ہوئی اور بالآخران کے علیحدگی کے بعد رفع ہوگئی۔

کو کسی طرح بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا خدا شاہد ہے کہ اس سلسلہ میں سید صاحب موصوف کے کسی ایماء کا کوئی دخل نہیں نہ کئی ایک ماہ سے ان سے ملاقات ہوسکی ہے اور نہ اسوقت ان کے فرشتوں کو اس کا علم ہے الا یہ کہ ان کا رب کریم جو کہ عالم الغیب ہے خوب جانتا ہے۔ والامر الیکم۔

(۲) قیم جماعت اسلامی نے بدزبانی سے جو مضمون چٹان ۲۱ اگست ۶۷ء، اور غالباً دوسرے پرچوں میں بھی شائع کیا ہے اور جسمیں مولانا غلام غوث صاحب کے علاوہ تمام اکابرین جمعیۃ کو خوب مغلظات سنائی ہیں مطالعہ سے گزرا ہوگا احقر نے ''جماعت اسلامی کا شریفانہ رویہ'' کے عنوان سے اس کا مفصل جواب لکھا ہے اور جو کہ بحمد للہ نہایت مدلل اور مبرھن سا ہوگیا ہے اور بظاہر الحمدللہ غیرت علی الدین اور نصرت حق کے سوا اس کے لکھانے کا اور کوئی جذبہ بھی نہیں تھا۔ والقبول من اللہ، امید ہے کہ نوائے کوجر نوالہ کی آئندہ اشاعت میں آئیگا اور ہوسکتا ہے کہ شہاب لاہور یا خدام الدین میں بھی آجائے۔ قیم صاحب نے اسمیں الحق[1] کے دامن میں بھی پناہ لینے کی کوشش کی ہے اور ناصر دشمنی میں اسکو بھی اپنا شریک بنانے کی سعی مذموم کی ہے بندہ نے اپنے مضمون میں اس سے قطعاً انکار کیا ہے اور اگر چہ وکیل بلا توکیل کی حیثیت سے سمی الحق اور بینات کے مضامین کو محمل خیر پر حمل کیا ہے تاہم اس گزارش کی اجازت چاہتا ہوں کہ اخوان المسلمین کے سلسلہ میں الحق میں حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے اپنے معلومات کی بنا پر جو جملے لکھے ہیں اگر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور غالباً حضرت مولانا مدظلہ کے معلومات میں بھی سید قطب صاحب کی کتاب سے متعلق کچھ بھی صداقت ہے تو انکی تسلیم میں بہرحال تامل کرنا ہوگا اور آج نہیں تو کل اس قسم کا اختلاف الحق اور اہل جمعیت میں ذہنی اختلاف کی کم از کم بنیاد بن سکتی ہے جو کم از کم ہم جیسے وابستگان جانبین کیلئے یقیناً مشکلات کا باعث ہونگی۔

(۳) مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد الحق کے لئے ایک مضمون بذریعہ عزیز القدر مولوی عزیز الرحمان سلمہ ذوالحجہ میں روانہ کیا تھا اور انہیں کے اصرار سے میرا خود بھی یہی اندازہ ہے کہ نوازل حاضرہ سے متعلق مضامین کی ضرورت کے پیش نظر اسمیں تاخیر در تاخیر ہوگئی ہے چونکہ بعض خالص اصلاحی پرچے مضمون طلب کر رہے ہیں اور عدم فرصت کے باعث تعمیل بھی نہیں ہوسکتی اسلئے اگر بلا تکلف وہ مضمون عزیز مذکور کو واپس کردیں تو ایک تو ضیاع سے بچ سکے گا اور دوسری جانب ان حضرات کی تعمیل بھی ہو جاویگی۔ عزیز موصوف مجھے بھی بھیج دیں گے والسلام ناظم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون

(۲۱)

۱۴ ارمضان المبارک ۸۸ھ **(دارالعلوم میں داخلے کی سفارش)**

مخدومی المکرم دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہ رمضان بخیر و توفیق گزر رہا ہوگا حریم کو بھی علی الاقل اپنے عمومی دعوات میں شریک فرمارہے ہونگے طلب دعا کیلئے ایک عریضہ بھیج چکا ہوں شرف نظر سے گزرا ہوگا خدا کرے یاد فرمائی کا ذریعہ ثابت ہوا ہو۔ نجم المدارس کے دو طالب علم حضرت کے زیر سایہ دورہ حدیث شریف کیلئے حاضری کا ارادہ رکھتے ہیں۔[1] ایک حافظ سراج الدین جو کہ اپنے عزیز مولوی جلال الدین صاحب جو حضرت کے حکم سے آج کل بھیرہ میں بحمد للہ دینی خدمت میں مصروف ہیں اس کا بھائی ہے

[1] الحق میں سید قطب ؒ کے شہادت پر ایک تعزیتی نوٹ سے یہ صورتحال پیدا ہوری تھی جس کی تفصیل احقر کے نام مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ کے مکتوبات اور اسکے حواشی میں مل سکتی ہے۔

کتابیں تمام یہیں پڑھی ہیں مگر بقدر ضرورت اور متوسط استعداد رکھتا ہے فنون وغیرہ میں ملاحسن میبذی، مختصر المعانی حسامی وغیرہ پڑھی ہیں امسال مشکوٰۃ شریف، جلالین شریف اور ہدایہ ثالث وغیرہ پڑھ لیئے ہیں۔(۲) دوسرا عبدالمجید صاحب موصوف بھی ابتداہی سے ابتک نجم المدارس ہی میں پڑھتے رہے والد ماجدؒ کے ایک خصوصی شاگرد رشید کے فرزند ہیں جامی مختصر المعانی حسامی وغیرہ پڑھ چکا ہے منطق شاید قطبی تک پڑھی ہے استعداد میں کمزور ہے۔امید ہوسکتی ہے کہ حضرت کے توجہ قلبی سے کچھ ذہنی استعداد بھی پالیں جس کا پہلے بھی تجربہ ہوا ہے۔ بہرصورت دارالعلوم حقانیہ میں انہیں داخلہ کی گنجائش مل جاوے تو ہمارے لئے بھی باعث ممنونیت ہو یوتیکم اللہ اجرا حسنا، جواب کیلئے کارڈ ارسال خدمت ہے تاکہ جو بھی صورت حال ہو دفتر اس سے مطلع فرمالیں۔کب تک حاضری ضروری ہوگی۔

عزیز گرامی قاضی عبداللطیف صاحب عزیزان مولوی عزیز الرحمان و مولوی غلام علی اور برادر عزیز مولوی محمد زمان صاحب کی جانب سے سلام مسنون، مخدوم زادہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور واجب الاحترام حضرت ناظم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون وطلب دعا کی درخواست۔ والسلام :ناکارہ عبدالکریم

(۲۲)

9 رجب ۸۹ھ (ختم مشکوٰۃ شریف کرانے کی خواہش)

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، علی رغم الادب اور آنجناب کے مشاغل عالیہ کے تقاضا کے بالکل خلاف، حب الشیء یعمی ویصم کے ماتحت ایک خواہش کے اظہار کی نامناسب جرات کرنا چاہتا ہوں۔اور وہ یہ کہ اگر آنجناب اجازت فرمادیں تو ۲۹ یا ۳۰ رجب ۸۹ھ بروز منگل یا سوموار ہم یہاں ختم مشکوٰۃ شریف کی تقریب جمعیت الطلبۃ کی بیحد خواہش پر مقرر کردیں اور آخری سبق کا حضرت والا کے متعلق اعلان کردیں اسطرح جمعیۃ الطلبۃ کی ہمت افزائی کے علاوہ ہم سب خدام نجم المدارس کیلئے بیحد ممنونیت کا باعث ہوگا۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۲۳)

یوم السبت ۳ رمضان المبارک ۸۹ھ (فرزند حافظ عبدالحلیم وغیرہ کے داخلے کی سفارش)

مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہ رحمت سایہ فگن ہے اپنے لئے نیز اپنے والدین اعزہ اور متعلقین کیلئے دعائے مغفرت، حفاظت عن المعاصی والمصائب اور حسن خاتمہ کے دعا کا خواہاں ہوں۔ مدرسہ نجم المدارس کیلئے دعائے ترقی واستحکام اور جمعیت علماء اسلام کیلئے دعائے فوز وکامیابی کا طالب ہوں امید کہ دریغ نہیں فرمادینگے۔ واجرکم علی اللہ تبارک وتعالیٰ، آئندہ سال کیلئے دارالعلوم حقانیہ زادہا اللہ عزا وشرفا میں داخلہ کیلئے فرزند حافظ عبدالحلیم مع تین رفقاء حاضر خدمت ہورہے ہیں۔دورہ حدیث شریف کے درجہ میں شرکت کے طالب ہیں۔ عنایات سابقہ سے امید ہے کہ ان دورافتادہ گان کے تعلیم وتربیت میں توجہات خاصہ کو کام میں لایا جاوے گا۔یوتکم اللہ اجرا حسناً۔

نام یہ ہیں: حافظ عبدالحلیم، شاہ عبدالعزیز، رحمت اللہ و محمد خان ثانی اور ثالث الذکر نے بھی پوری تعلیم یہیں پائی ہے اور سالہا سال کے خلط وملط نے انہیں بھی بلا مبالغہ اپنے خاندان کے افراد میں سے بنا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ دارالعلوم کے قواعد وضوابط کی پابندی میں کوتاہی کو روا نہ رکھیں گے۔موقوف علیہ دورہ حدیث شریف مشکوٰۃ شریف، مدارک شریف ہدایہ ثالثہ، ملاحسن، میبذی، شرح عقائد، مقامات، مختصر المعانی، جامی وغیرہ پڑھے ہوئے ہیں عزیز گرامی قاضی عبداللطیف صاحب اور دوسرے اخوان مکرم نیز والدہ ماجدہ

تسلیمات وتکریمات کے ساتھ ساتھ دعوات صالحہ کے خواہاں ہیں۔ برادر مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب اور عنایت فرمائے محترم جناب ناظم صاحب کی خدمت سلام مسنونہ ومضمون واحد عرض ہو۔ برادران عزیز مولوی عزیز الرحمان ومولوی غلام علی صاحبان کی جانب سے سلام مسنون، عزیز مولوی عزیز الرحمان کے ہاں بحمدہ تعالیٰ بچہ پیدا ہوا ہے سیف الرحمان نام رکھا گیا ہے۔ اسکے لئے بھی دعائے خیر وصلاح مطلوب ہے۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ ،

(۲۴)

۱۴رشوال ۸۹ھ **(والدہ ماجدہ کے وفات کی اطلاع)**

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، از جانب عبدالکریم کلاچوی حامل رقعہ مولوی محمد خان ان چار رفقا میں سے ہے جو نجم المدارس سے برائے دورۂ حدیث شریف حاضر ہو رہے تھے عزیزم حافظ عبدالحلیم مع دو رفقاء دیگر انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن پہنچ رہے ہیں۔ اس سے قبل بذریعہ عریضہ حضرت والدہ ماجدہ قدس سرہ کے وصال کی اطلاع عرض کر چکا ہوں کثرت مہمانان تعزیت کناں وغیرہ کے باعث عزیز حافظ عبدالحلیم اور اسکے رفقاء کو دو چار دن تاخیر ہوگئی ہے۔ معذرت خواہ ہوں۔

والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی

(۲۵)

۴رشوال ۸۹ھ **(والدہ کے وفات کی تعزیت اور عزیزوں کی سفارش)**

مخدومی ومطاعی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تعزیت نامہ ملا، حضرت والدہ ماجدہ قدس سرھا کی جدائی نہایت ہی صبر آزما ہے حضرت مرحومہ کے رفع درجات اور اپنے صبر واستقامت کیلئے مزید دعاؤں کا تقاضا ہے واجرکم علی اللہ تعالیٰ، عزیز حافظ عبدالحلیم عزیز سید عبدالعزیز شاہ اور عزیز رحمت اللہ صاحبان روانہ ہیں ان کا ایک ساتھی محمد خان امید ہے ان سے پہلے پہنچ گیا ہوگا۔ حضرت والا کے عنایات سابقہ کے پیش نظر قوی توقع ہے کہ یہ خدام بھی نظر شفقت سے محروم نہیں رہینگے۔ یؤتکم اللہ اجراً حسناً، ایک نسخہ بخاری شریف جلد اول کا دارالعلوم کیلئے حضرات والدین رحمۃ اللہ علیہم کے ایصال ثواب کیلئے ارسال خدمت ہے قبول فرمادیں۔ تقبلہ اللہ منا ومنھم، عزیزان گرامی قاضی عبداللطیف صاحب حافظ عبدالرشید صاحب اور مولوی محمد اکرم صاحب کی جانب سے تسلیمات تکریمات طلب دعوات اور مضمون واحد جناب مکرم، ناظم صاحب، صاحبزادہ محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت سلام مسنون۔ ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ،

(۲۶)

۲رشوال المکرم ۹۰ھ **(۷۰ء کے الیکشن میں کامیابی)**

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نہایت ہی منفعل اور شرمندہ ہوں کہ حضرت کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کے بغیر ایک حرف تک کی خدمت نہ ہو سکی اور نہ میں طلب دعا کی کوئی درخواست پیش کر سکا۔ پورا رمضان المبارک طوفانی دوروں میں گزرا۔ والامر بید اللہ،

نجم المدارس کا ایک طالب علم جو گزشتہ سال یہاں موقوف علیہ دورہ حدیث شریف پڑھ چکا ہے امسال حضرت الاقدس کی خدمت دورہ حدیث شریف میں حاضری کی درخواست کو پیش کر رہا ہے۔ انشاء اللہ شرف قبول سے نوازا جاؤں گا۔ دعا کامیابی کی درخواست، حضرت ناظم

صاحب اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت سلام مسنون، والسلام، ناکارہ عبدالکریم عفی از نجم المدارس کلاچی

(۴۷)

۱۷ ذیقعدہ ۸۹ھ، ۲۶/۱/۷۰ء (جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی منشور سے لاپرواہی کی شکایت)

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والانامہ باعث سرفرازی ہوا۔

واللہ یبقیک لنا سالما بردائ تعظیم وتجمیل

عزیزان سلمہم پر شفقت عین متوقع تھی واجرکم علی اللہ تعالی، اللہ تعالی انہیں حضرت والا اور دارالعلوم کے برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق ارزانی فرمادیں تاکہ ہمارے لئے بھی ذریعہ نجات ثابت ہو۔ آمین، امید ہے کہ آنجناب ان نوآموزوں کی ہر طرح کی کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے انکی تعلیم و تربیت میں توجہات قلبیہ سے بھی دریغ نہیں فرمادیں گے۔

تانہ گردی طالباں راد ستگیر طالباں ہرگز نہ گیرند دست پیر

زیادہ گستاخی ترفت، عنایت فرمایم حضرت ناظم صاحب و مخدوم زادہ گان بالخصوص برادر مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ برادر محترم سے ایک نیاز مندانہ شکایت بھی ہے اور وہ یہ کہ کم از کم میرے جیسے نیاز مند کیلئے یہ بات بڑی ہی تعجب کی ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے اسلامی منشور پر تو آج چار ماہ گزر جانے کے باوجود الحق جیسے حق گو اور ترجمان اہل حق پرچہ میں کوئی کلمہ خیر نہیں پڑھا گیا۔ ہوسکتا ہے الحق کی نظر میں اسمیں کسی پہلو سے کوئی خامی موجود ہو لیکن یہ بھی تو سننے میں نہیں آیا کہ محترم بھائی نے حضرت والا کے مشورہ سے مرکزی دفتر یا مرکزی بزرگوں کو انکی نشاندہی فرمائی ہو حالانکہ منشور میں اسکی تصریح کردی گئی ہے کہ اگر اسطرح کا کوئی مشورہ پہنچے گا تو مجلس اس پر غور کریگی آپ جانتے ہیں کہ حقانیہ سے آئی ہوئی کوئی تجویز یا ترمیم یقیناً ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہوکر پڑھی جاتی اور اسپر غور کیا جاتا۔ اسکے برعکس بینات نے جیسا کہ حق کا تقاضا تھا متعدد بار اسلامی منشور پر لکھا اسکی تحسین کی اور اسے ہر طرح ملک وملت کیلئے مفید اور قابل عمل قرار دیا اور جہانتک ہماری معلومات ہیں اس سے انکے ثالث بالخیر ہونے کی حیثیت پر بھی کوئی اثر نہیں پڑا جہانتک اپنی سمجھ کا تعلق ہے اسلامی منشور کا قصہ بعض جماعتوں سے مشروط معاہدہ کے واقعہ سے قطع طور پر علیحدہ اور جدا مسئلہ ہے۔ انفرادی ملکیت کی تصریح طبقاتی انتخاب کے مقابلہ میں جماعتی انتخاب کا دلیرانہ اور قلندرانہ واضح اعلان منکرین ختم نبوت کو اقلیت قرار دینے کا عزم صمیم اور اسلامی فرقوں کے متفقہ ۲۲ اصول کو دستور کی بنیاد بنانے کا اٹل فیصلہ اور اس قسم کے دوسری بھی متعدد واضح دفعات اگر جمعیت کے سوشلسٹ ہونے کے الزام کو بالکل ہی غلط ثابت نہیں کردیتے۔ جیسا کہ بینات کا مبنی برحقیقت خیال ہے۔ تو بھی کم از کم یہ وہم اتنا غالب تو نہیں ہونا چاہیے کہ جمعیت کا یہ تاریخی کارنامہ اسطرح کی لاپرواہی سے نظر انداز کردیا جائے کہ کانہ لم یکن شیئاً مذکورا، جماعتی انتخاب کے اعلان کو تو حریف لوگوں نے بھی اچھالا اگرچہ موجودہ صحافتی دیانت کے عین مطابق بعض اخبارات نے اسے جمعیت سے منسوب کرنا گوارا نہ کیا۔ بہرحال الحق جیسے قریب ترین پرچہ کی اس فراموش کاری پر اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ

یادم نمی کنی وزیادم نمی روی عمرت درازباد بلو فراموش کارکن

اب تو ظاہر ہے اس پر کچھ لکھنا بعد از وقت ہوگا۔ مناسب سمجھیں تو جمعیت کے اسلامی منشور کے بعض چیدہ چیدہ دفعات (اور کلہا یدہ بیمین کی ہر طرح ہم جیسے ناسمجھوں کے نزدیک تو سب ہی چیدہ چیدہ ہیں) الحق میں شائع فرمائے جاویں۔ والامر الیکم، والسلام،

ترجمان اسلام ۷ ذیقعدہ ۸۹ھ، ۱۶/۱/۷۰ میں احقر کا ایک مضمون ص ۱۲ پر اسلامی منشور کی خصوصیات کے عنوان سے چھپا ہے اگر اسے بھی

شائع فرمادینے کی گنجائش ہوتو بھی دوستوں کے اس طعنہ کا جواب ہوجاوے کہ تمہارے الحق نے تو اسے بالکل ہی لایعباء بہٗ قراردیدیا۔

(۲۸)

۱۷ اج ۲ ۱۳۹۱ھ ۱۷/۸/۷۱ء (اکابر جمعیۃ کا دورۂ عرب)

بہ مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب۔ متعنا اللہ بطول بقائکم بالخیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برخوردار عزیزی حافظ عبدالحلیم سلمہ کے نام نامہ ملتان پہنچا جسمیں احقر کی صحت کیلئے اوقات خاصہ میں دعوات صالحہ کی اطلاع دی گئی تھی۔ ؎

شنیدام کہ زمین یادمیکند گاہے	خوش آں گدا کہ کند یاداو گہے شاہے

آپ جیسے اکابرین کی یادمیرے جیسے ایک طالب علم کیلئے یقیناً بڑی ہی سعادت ہے اللھم زدفزد کیا عجب ہے کہ

؎ فردائے روزحشر کہ عرض قیامت است	شاید دراں عیاں بہ من افتد نگاہ تو

حضرت والا کے ضعف ونقاہت اور علالت طبع کی خبر سے پریشانی ہوئی حضرت حق جل مجدہ بطفیل عباد صالحین آں مخدوم کے سایہ شفقت کو تازیست مزید ہم طلباء پر قائم ودائم رکھے۔آمین ثم آمین۔ آمین آمین لاارضی بواحدۃٍ حتی اضم الیھا الف آمینا

ملکی حالات کی گوناگونی بھی یقیناً حضرت کے حساس طبیعت پر اثرانداز ہوگی کیف ؎

ولو کان قلب من حدید اذابہ	ولو کان من صم الصفا متصدعاً

حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کا دورہ عرب اور حالات حاضرہ پر جچی تلی رائے اخبارات میں شرف مطالعہ سے گزرتے ہونگے معاصرین ازراہ منافست کہئے کچھ بھوں سوچتے ضرور ہونگے کہ ع کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

چھ روز کیلئے عرب قدرتی انتخاب فال نیک ہے۔ بلبل باغ چند بہ ویرانہ می رود

احقر کی صحت اچھی ہورہی ہے چند دنوں تکلیف مقدر تھی خدا کرے کہ حضرت جیسے بزرگوں کے طفیل سے کفارۂ ذنوب کا ذریعہ بن جائے۔ اسوقت محترم جناب ڈاکٹر فدا حسین صاحب کا ایک مرسلہ نسخہ کے استعمال سے فائدہ ہورہا ہے تکمیل صحت اور حسن خاتمہ کیلئے مزید دعاوں کا محتاج ہوں۔دریغ نہ فرمادیں۔واجرکم علی اللّٰہ تبارک وتعالیٰ، حضرت ناظم صاحب اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب اور عزیز مولوی رحمت اللہ صاحب حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہم نے فرداً فرداً اس احقر کی عیادت فرما کر کلاہ گوشہ دہقان بہ آفتاب رسید کے مصداق بنادیا ہے۔ یہ سب دارالعلوم حقانیہ کے اثرات وبرکات ہیں ادامہا اللہ وابقاھا وزادہا عزاً وشرفاً درحقیقت اس بیماری میں قرب وجوار اور دورودراز کے بزرگوں اور احباب اور یہاں کے عامۃ المسلمین نے جس ہمدردی اور ذرہ نوازی کا اظہار فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء وصلحاء اور عامۃ المسلمین میں دینی اخوت اور اسلامی حمیت کے کافی اثرات موجود ہیں کیونکہ وہ ایک ادنیٰ طالب کے بھی شریک درد ہیں عظم اللہ اجرھم ،اللہ تعالیٰ ان حضرات کے جذبۂ حب فی اللہ کے صدقہ میں اس مریض اثم وعصیان کو معاف فرما دیں۔آمین،وماذالک علی اللہ بعزیز فہم شہداللہ۔حضرت مولانا سمیع الحق صاحب،حضرت مولانا محمد علی صاحب،حضرت ناظم صاحب اور حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کی خدمت بشرط یادوملاقات سلام مسنون وہدیہ تشکر عرض ہو۔

(۲۹)

یکم رجب ۹۱ھ ۲۴/۸/۷۱ء (جلسۂ مدرسہ میں سمیع الحق کی شرکت پر اصرار)

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم ، ومخدومزادہ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت معالیکم ،السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج صبح فون پر عزیز گرامی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ نے نجم المدارس کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں گزارش کی ہے آپ سے بات کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحب سے بھی بات کی انہوں نے صرف ایک دن کی ترمیم کی ہے اپنے معروفیات کی مجبوری کی وجہ سے ۲۷،۲۸ ستمبر کے بجائے ۲۸،۲۹ ستمبر کا دن رکھا ہے اسلئے اس ضروری ترمیم کی اطلاع ضروری سمجھتا ہوں ساتھ ہی یہ کہ برادرم مکرم محترم حضرت مولانا سمیع الحق سلمہ مدظلہ کی خدمت میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہونے کی پرزور درخواست ہے۔عزیز گرامی قاضی عبداللطیف صاحب ودیگر عزیزان کی جانب سے سلام مسنون۔ والسلام، ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۳۰)

(آئین[1] میں مسلمان کے مجوزہ تعریف پر تشویش)

حضرت المحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ممبر قومی اسمبلی پاکستان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، بعض معتمد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی میں اس پر اتفاق ہو رہا ہے (غالباً پارلیمانی لیڈروں کے اجلاس میں) بلکہ ہوگیا ہے کہ آئین کی تمہید اور صدر کے حلف نامہ میں مسلمان کی تعریف کے سلسلہ میں یہ تصریح کی جاوے گی۔

''میں اللہ کی وحدانیت، انبیاء علیہم السلام کی رسالت بعث بعد الموت، اور ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور یہ کہ اسکے بعد ہر اس شخص کو مسلمان کہا جاویگا جو یہ اقرار کرلے اور اسکے مسلمان ہونے کو کورٹ وغیرہ میں زیر بحث نہیں لایا جاسکے گا۔'' اگر واقعہ یہی ہے اور قومی اسمبلی سے علماء حضرات امور بالا پر اتفاق کر رہے ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا مسلمان کی اس تعریف میں ہر قسم کے ملحد اور خود مرزائی قادیانی مسلمان کی تعریف میں داخل نہیں ہو جاتے ختم نبوت کا ماننا اور حضورﷺ کو خاتم النبیین کہنا تو قادیانی خود تسلیم کر رہے ہیں انہیں انکار ہے تو بطور الحاد کے اس سے ہے کہ ختم نبوت کے وہ معنی نہیں ہیں جسے مسلمان مسلسل چودہ سو سال سے مانتے چلے آرہے ہیں یعنی کہ انہ لانبی بعدہ ﷺ، بہر حال خدا کرے میں نے اطلاع کو صحیح طور پر سمجھنے میں غلطی کی ہو اور معتبر علماء کی قومی اسمبلی میں موجود ہونے کے باوجود کوئی ایسا فیصلہ نہ ہونے پائے جس کا خمیازہ امت کو صدیوں تک بھگتنا پڑے۔ تعریف بالا سے تو ہر قسم کے الحادی کفر کا مرتکب مسلمان کہلائے گا صرف اتنا جملہ بڑھادینے سے کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں تو وہی ابہام باقی رہ جاتا ہے جو صدر کیلئے مسلمان کی شرط لگادینے کے باوجود باقی تھا۔

اسطرح ان اصول اربعہ کے بعد ضروریات دین میں سے کسی بھی چیز کے انکار سے کفر ثابت نہ ہوسکے گا۔ صلوٰۃ خمسہ کا انکار کرنے والا اوقات صلوٰۃ کا منکر حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حجیت کا مطلق انکار کرنے والا انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دینے والا غرض ہر قسم کے ملحد اس تعریف سے تو اسلام کے دائرہ میں شامل رہ سکے گا۔

جہاں تک یاد پڑتا ہے قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں جب بحث چلی تھی اور اسوقت علماء کے تمام طبقات نے جس تعریف پر اتفاق کا اظہار کیا تھا اسکے الفاظ بھی تو یہی نہیں تھے جواب کہے جا رہے ہیں الحق میں حضرت کے الفاظ وہی معلوم ہوئے البلاغ سے نقل کرتے ہوئے جو احقر نے بعد میں لکھے ہیں۔ والحمدللہ علی ھذا العوارد احوال ثلاثہ توحید رسالت اور آخرت پر ایمان کیساتھ اگر یہ جملہ ہوتا کہ اور تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہوں اور حضورﷺ کے بعد جو بھی جس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے اسے کافر سمجھتا ہوں تو البتہ کفر الحادی کے مرتکبین کا خود کو مسلمان کہلانے کا حق باقی نہ رہتا اور مقصد حاصل ہو جاتا اس قسم کی کوئی اور عبارت جو اس مقصد کو پورا کرے۔

---

[1] بعد میں آئین میں حضرت شیخ الحدیث کی مجوزہ جامع مانع تعریف پر تمام اکابر نے اتفاق کیا اور وہی آئین ۷۳ء کا حصہ بن گیا فالحمد للہ علی ذلک

بہر حال کفار مجاہرین کی تو بحث ہی نہیں خطرہ اور ملک میں قصہ تو ملحدین ہی کا چھڑا ہوا ہے انہیں سے پیچھا چھڑانا ہے مگر اس تعریف سے توانہیں خوب خوب مسلمان بننے کا موقعہ مل گیا اس سلسلہ میں ملحد ماحول کی جانب سے جو شدید مشکلات در پیش ہیں انکا بھی مجھے پورا پورا احساس ہے لیکن انکا اثر اسطرح ظاہر ہوسکتا ہے کہ کام تدریجا ہو مثلاً آئین کے مستقل دفعہ میں شامل نہ کرسکنا اور صرف تمہید یا حلف نامہ تک میں شامل کر لینے پر اکتفاء کر لینا لیکن مشکلات کو تسلیم کر لینے کے یہ معنی کسی طرح بھی نہیں لئے جاسکتے کہ ایک غلط چیز کو تسلیم کرلیا جائے۔ بہر حال قومی اسمبلی کے عالم دین ممبر کی حیثیت سے آنجناب کی جو ذمہ داری ہے اسکا یقیناً آپکو بھی بہت زیادہ اور شدت سے احساس ہوگا۔ یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے جبکہ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف یا کم از کم نیپ نے صاف کہدیا ہے کہ اسلامی دفعات میں ہم نے جمعیت کو اپنا امام تسلیم کرلیا ہے برائے خدا اس معاملہ میں حقیقت حال سے آگاہ فرما کر ہم جیسے طالب علموں کے اضطراب دور فرمادیں جوابی لفافہ اسی غرض سے ارسال خدمت ہے۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ۔

عبدالکریم مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

(۳۱)

(عزیزوں کے داخلہ کی سفارش)

۱۱ شوال المکرم ۹۱ھ

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حاملان رقعہ مولوی محمد حنیف و حافظ گلاب نور حاضر خدمت ہورہے ہیں دونوں سے متعلق رمضان المبارک سے قبل دارالعلوم کے دورۂ حدیث شریف میں شریک کرانے کیلئے درخواست کی گئی تھی جسکا جواب بھی دارالعلوم کے جانب سے مل گیا تھا۔ دونوں صاحبان احقر کے نسبتی فرزند (داماد) ہیں کتابیں بقدر ضرورت پڑی ہیں قوی استعداد اگرچہ نہیں ہیں لیکن تجربات سابقہ سے ثابت ہے کہ اگر حضرت والا کی خصوصی نظر شفقت رہی تو کچھ نہ کچھ دینی خدمت کی اہلیت حاصل کر ہی لینگے۔ ع دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یہ ناکارہ اور نجم المدارس اخوان عزیز و دیگر رفقاء کار اور حضرت کے دیگر تلامذۂ کرام دعوات صالحہ کے ہر وقت محتاج ہیں۔ امید کہ دریغ نہیں فرماد ینگے ملکی حالات کی تشویشناکی ظاہر و باہر ہے حضرت حق جل مجدہ تمام نااہلیتوں کے باوجود کلمۂ اسلام کو بلند فرمادے، اللھم افعل بنا ما انت اھلہ ولا تفعل بنا ما نحن اھلہ حضرت ناظم صاحب اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، عزیز اں کیساتھ ان کے خصوصی نظر کی ضرورت ظاہر و باہر ہے۔ والسلام عبدالکریم عفی عنہ

(۳۲)

حضرت مخدومی، یہ نالائق یاد فرمانے کا ازحد شکر گزار ہے۔ خط نہایت ادب سے لکھدیں، کہ مجبوری اس قدر ہے کہ چلنا پھرنا دو آدمیوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے سفر کا قابل نہیں اسلئے سرگودھا اور لاہور کا پروگرام بھی پورا نہ کرسکا دعا فرمائیں کسی وقت ۔۔ مدرسہ میں سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرونگا۔

(۳۳)

(قاضی عبداللطیف[1] کی اہلیہ کا انتقال)

۲۱ ررمضان المبارک ۹۱ھ

مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۸ ررمضان المبارک ۹۱ھ کو ہم لوگ ایک حادثہ سے دو چار ہوئے

[1] مولانا قاضی عبداللطیف سابق سینیٹر و رکن اسلامی نظریاتی کونسل مرکزی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (س) سرحد زمانہ مدرس دارالعلوم دیوبند حضرت سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ تعارفی تحریر احقر کے نام قاضی عبدالکریم مدظلہ کے مکتوبات میں ملاحظہ ہو۔

اور وہ یہ کہ عزیز گرامی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ کی اہلیہ محترمہ دو چار گھنٹوں کی تکلیف سے بعارضہ ولادت راھی ملک بقا ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحومہ اپنے پیچھے دو معصوم بچے چھوڑ گئی ہیں جسکا والدہ مرحومہ کو معصومانہ انداز سے یاد کرنا سوہان قلب وجگر بن رہا ہے۔ حضرت والا سے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کے لئے بالخصوص عزیز قاضی عبداللطیف صاحب کیلئے دعائے اجر وتسلیمات اور عزیز بچوں کیلئے دعائے صبر وفرحت مطلوب ہے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ، والسلام عبدالکریم عفی عنہ، از نجم المدارس کلاچی

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو سلام مسنون عرض ہے اس سے قبل آنجناب کی جانب سے سوال نامہ نہیں ملا۔ ماہ مبارک میں بندہ سفر بلوچستان پر رہا واپسی پر الحق ملا اسوقت اس حادثہ سے پریشانی کے علاوہ کچھ مصروفیت مہمانوں کی آمد وغیرہ سے بڑھ گئی ہے ویسے بھی یہ بڑے اصحاب الرائے اور تجربہ کار حضرات سے فرصت ملی تو طبع آزمائی سے دریغ نہیں ہوگا اور وہ بھی محض تعمیلاً للحکم، والسلام

(۳۴)

۱۰ر جمادی الاول ۹۵ھ، ۲۲/۵/۷۵ (قرآن کریم کے مطبوعہ صفحات پر سکول کی کتابوں کی طباعت قرآن کی بے حرمتی)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ وممبر قومی اسمبلی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ان سطور کے ذریعہ میں آنجناب کی توجہ اردو کی پانچویں کتاب برائے جماعت پنجم تیار کردہ این ڈبلیو ایف پی ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اس کتاب کے دو نسخے میرے سامنے ہیں۔ (دوسرے نسخوں کے متعلق مختلف سکولوں کے ماسٹر صاحبان اور لڑکوں سے بھی سنا ہے) اس کتاب کے صفحہ نمبر ا سے لیکر ص ۳۲ تک کم وبیش ہر صفحہ پر قرآن پاک کے آیات کریمہ صاف نظر آرہی ہیں انکے اوپر ہی اردو کی عبارت بلکہ تصاویر تک چھاپ دی گئی ہیں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمت ناشر نے کاغذ میں بچت کرنے کیلئے قرآن پاک کے ایسے مطبوعہ نسخے استعمال کئے ہیں جنکو وہ تقطیع بڑی ہونے یا کسی وجہ سے نکال نہیں کرسکا اس نے آیات قرآنیہ کے نقوش مصالحہ وغیرہ سے مٹادینے کی کوشش کی ہے مگر نا کام رہا ہے بچے سکول کی کتابوں کا جتنا ادب کرتے ہیں وہ تو معلوم ہی ہے اسکے علاوہ اگلے سال وہ ان کتابوں کو ردی میں فروخت کرینگے دکاندار انہیں استعمال کرینگے اور خریدار کام نکال کے اسے عام عادت کے مطابق نالیوں میں ڈال دینگے اسطرح قرآن پاک کی بے حرمتی ہوگی۔ ظاہر ہے آپ اسے کسی طرح بھی برداشت نہیں فرمادیں گے۔

علوم قرآنیہ کے ایک ادنیٰ خادم اور ایک دینی طالب علم کی حیثیت سے میں آنجناب سے پرسوز درخواست کرتا ہوں کہ آپ بحیثیت ذمہ دار عالم دین حقانیہ الشیخ الحدیث اور ممبر قومی اسمبلی کے قرآن پاک کی حرمت بچانے کیلئے اپنا پورا اثر ورسوخ استعمال فرمادیں۔

نمبر ا: تحقیق کرا کر ناشر کو قرار واقعی سزا دلوائیں۔ نمبر ۲، ان کتابوں کو بحکم سرکار ضبط کرا کر محفوظ کرائیں جسکی بہتر صورت یہ ہے کہ تمام ایسے نسخوں کو صندوقوں میں بھر کر قبرستان میں ادب کیساتھ دفن کروا کر اوپر قبر کا نشان بنادیا جائے تاکہ لوگ اوپر نہ چلیں اور نمبر ۳ بچوں کو انکے بدلہ میں دوسری ناقابل اعتراض کتابیں دلوائیں۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ، ناکارہ عبدالکریم مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

نوٹ: ممکن ہے بعض نسخوں میں دوسرے صفحات پر نقوش قرانیہ ظاہر ہوئے ہوں یا محض نسخے محفوظ رہ گئے ہوں یہ فرق کٹنگ کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

نمبر ۲: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بحیثیت مدیر الحق التماس ہے کہ وہ اس پر احتجاج فرمادیں۔ نمبر ۳، اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث کا احتجاج اخبار میں جلد آنا چاہیے۔ عبدالکریم عفی عنہ

(۳۵)

۱۲ ربیع الاول ۹۵ھ، ۲۹/۸/۷۵ء (مولوی عبدالقیوم کی ملازمت کی سفارش)

مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مولوی عبدالقیوم آنجناب کا گرامی نامہ لیکر ایک بجے کے قریب ڈائریکٹر صاحب تعلیمات سے ملا انہوں نے ماتحت کے پاس بھیج کر دریافت کرایا کہ خالی جگہ کی رپورٹ دیں انہوں نے پہلے ٹالنے کی کوشش کی مگر ڈائریکٹر صاحب کے مکرر بھیجنے پر انہوں نے بتلایا کہ جگہ خالی نہیں۔ بظاہر مولوی عبدالقیوم کو مغالطہ میں ڈالا گیا ہے وہ ناتجربہ کار تھا اور انکے اس سوال کے جواب میں خاموش ہوگیا کہ جو خالی جگہ ہو وہ بتلائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ضلع میں مختلف سکولوں میں انکو دینیات ماسٹروں کی تقرری کرنی تھی چنانچہ اسلئے انہوں نے انٹرویو لیا اب امیدوار زیادہ ہیں اور تقرری کے مقامات تھوڑے۔ ابھی تک ضلع ڈیرہ کیلئے آرڈر نہیں کئے گئے۔ اب یہ انکے انتخاب پر موقوف ہے کہ جس جس سے چاہیں وہ جگہیں پُر کرائیں۔ امیدوار کو اس کا کیا علم ہوسکتا ہے کہ کونسی جگہ خالی ہے مقصد یہ ہے کہ محکمہ نے غالباً اپنے ذہن میں تو آرڈر کئے ہونگے بعض شرائط کے آرڈر دینے کا ارادہ رکھتے ہونگے۔ ہماری معلومات کے مطابق دو تین دن پہلے تک اب جسطرح مناسب سمجھیں صورت حال حسب بحکم عرض کردی گئی۔

والسلام

حضرت ناظم صاحب کی خدمت سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ اگر حضرت دوبارہ ڈائریکٹر سے کوئی بات چلانا چاہیں یا بصورت دیگر مناسب نہ سمجھیں۔ صورت حال سے اگر ایک کارڈ کے ذریعہ نجم المدارس کے پتہ پر مطلع فرمادیں تو رفع تردد ہو جائے۔

والسلام عبدالکریم کلاچوی بروز ہفتہ، نزیل دارالعلوم سرحد پشاور

(۳۶)

۲۹ رشعبان المکرم ۹۵ھ، ۷/۹/۷۵ (دعاؤں کی درخواست)

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہ رحمت کے مقبول دعاؤں میں شریک فرما کر ممنون احسان گراونیں کہ جب تک قید حیات مقدر ہے معاصی اور مصائب سے حفاظت رہے اور وقت موعود آجائے تو حسن خاتمہ کی دولت نصیب ہو۔ برادران محترم اور برخورداران عزیز اور احباب کیلئے بھی اس دعا کی آں مخدوم سے درخواست ہے۔ حضرات والدین و برادر علیم اور اپنے تمام اساتذہ کرامؒ اور مشائخ گرامیؒ (احیاء و اموات) کیلئے دعائے مغفرت و رفع درجات کا طالب ہوں اور مدرسہ نجم المدارس کے ترقی و استحکام کی دعا کا متمنی ہوں۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ، والسلام

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت سلام مسنون اور مضمون واحد عرض ہو۔

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال نجم المدارس سے ۵ نفر دورۂ حدیث شریف کیلئے دارالعلوم حاضر ہونگے حضرت ناظم صاحب کو انکی تفصیل لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو دارالعلوم اور آں مخدوم کے فیض سے بہرہ ور کروائیں۔ آمین محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۳۷)

۲۱ ربیع ۹۶ھ، ۲۳/۳/۷۶ (حافظ عبدالحلیم اور مضطر عباسی کے مضامین)

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم و مخدوم زادہ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحق کے تازہ شمارہ میں برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ کا مضمون اسلام کے مضبوط حصار دینی مدارس اور اس سے قبل کے شمارہ میں نذر عقیدت کے عنوان

سے حضرت شیخ کے متعلق نظم پڑھی گئی۔ میرے خیال میں دونوں مضمون قابل اصلاح تھے مگر مدیر گرامی قدر نے غایت شفقت اور حد سے کچھ زیادہ اعتماد کے باعث انکو اصلاحی نظر سے دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی اس سے جہاں ایک طرف الحق کا معیار متاثر ہوسکتا ہے دوسری جانب خود برخوردار کی ترقی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی اور اس سے بھی زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ موصوف اپنے متعلق تنقید نہ سننے کا عادی بن جائے گا جس سے اسکے مستقبل پر اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ خدا کرے حضرت کی صحت تسلی بخش ہو الحق کے اس شمارہ بابت صفر و ربیع الاول ۹۶ھ میں جناب مظفر عباسی صاحب کا مضمون جدید زبانوں کے عربی ماخذ کے عنوان سے آیا ہے اسکے متعلق گزارش ہے کہ پہلے میں عنوان کالا کو لیجئے اردو کالاتر کی کارا کو عربی قار سے لیا گیا ہے اب بیچ میں انگریزی ہسپانوی اسپرانتو اور لاطینی زبان کے الفاظ کو انگریزی تحریر میں تولا گیا ہے لیکن انکا اردو تلفظ نیگرو نیگرا اور نیگر نہیں کیا گیا تو اب اندازہ لگائیں کہ الحق جو اردو خواہ اور انگریزی سے ناواقف علماء کیلئے یا کم از کم ان کی ایک بڑی تعداد کے پاس جارہا ہے انہیں کس طرح علم ہوگا کہ انگریزی ہسپانوی اور اسپرانتو اور لاطینی زبان بھی عربی سے ماخوذ ہے۔ اسطرح کیا معلوم ہوگا کہ مٹی کے تیل کے لئے کروسین وغیرہ قار سے ماخوذ ہیں اور اس طرح کاربو انگریزی میں جو کوئلہ کا نام ہے یہ قار سے ماخوذ ہیں۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔ کاسہ کاربن وغیرہ امید ہے آپ اس پر غور فرمائینگے اور ناظرین الحق کے نہ صرف سہولت بلکہ ان کیلئے الحق کے مفید ہونے کا خیال رکھیں گے۔ والسلام، ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۳۸)

(عم زاد مولانا عبدالقیوم کی وفات)

۹ ذی الحجہ ۹۷ھ

مخدوم مکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کل ۸ ذی الحجہ ۹۷ھ بہ شب اتوار رات کے آخری حصہ میں جبکہ رحمتوں کی موسلادھار بارش ہوتی رہتی ہے ہمارے ایک عزیز عم زاد بھائی اور بہنوئی جناب مولانا مولوی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ درد شکم کے حملہ سے واصل بحق ہوگئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم قاسم العلوم ملتان کے فارغ تھے مدرسہ فیض المدارس درابن کے عرصہ دراز تک مدرس اور عیدگاہ غربی کلاچی کے امام اور خطیب دارالعلوم کراچی میں بھی تعلیم پاچکے تھے اور مخزن العلوم والفیوض بہاولپور میں حضرت درخواستی مدظلہ سے دورہ حدیث شریف پڑھ چکے تھے عمر رسیدہ والدہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ (ہماری ہمشیرہ صاحبہ) کے علاوہ چار بچے بچیاں اور دو نہایت صغرالسن بچے محمد معصوم اور محمد نعمان سلمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں بظاہر رحمت خداوند اور افضال الٰہیہ کے سوا عالم اسباب میں کچھ ترکہ بھی نہیں چھوڑا۔ آنجناب سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان اور بچوں اور بچیوں کیلئے دعائے صحت و برکت مطلوب ہے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ،

برادران گرامی قاضی عبداللطیف صاحب و دیگر برادران اور برخوردار حافظ عبدالحلیم کی جانب سے سلام مسنون و دعا طلبی

والسلام، عبدالکریم عفی عنہ ۹ ذی الحجہ ۹۷ھ

(۳۹)

(حافظ عبدالحلیم سے حسن سلوک پر مسرت اور شکریہ)

۶ صفر ۹۸ھ، ۸۰/۷/۱۶ء

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، و برادر مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ آپ کے توجہات غائبانہ سے مصروف کار ہے شب و روز آپ سے دعاؤں کا قافلہ بدرقہ نہیں رہیگا تو منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے۔ کوتاہی مجھ سے بھی ہوئی کہ اس کے واپسی کے بعد کوئی عریضہ نہ بھیج سکا درحقیقت تسوید میں معاملہ معلق رہا خیال تھا خود مستقبل قریب

میں حاضر ہوسکونگا۔لیکن تجری الریاح مالاتشتہی السفن ۔
اور برخوردار کی تو ہمت بڑی کوتاہی ہے کہ وہ کوئی عریضہ نہیں بھیج سکا برادر مکرم ومحترم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے گرامی نامہ اس کے نام دیکھ کر بہت شرمندگی ہوئی معافی چاہتا ہوں اپنے لئے بھی اور اسکے لئے بھی اور اس پر خوشی ہے۔کہ حضرت کے جانشینوں میں مروت اور شرافت کا جوہر خوب خوب بھرا ہوا ہے۔

ان السماحة والمروة والندی　　　فی قبة ضربت علی ابن الحشرج

آخر میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں اور دعوات صالحہ کا بصد ادب والحاح خواستگار۔　　　والسلام
حضرت ناظم صاحب کی خدمت سلام مسنون اور مضمون واحد عرض ہے آپ حضرات نے جس اعزاز سے عزیز کو رخصت کیا ہے،ہم لوگ اس کے مستحق ہرگز نہیں تھے غائبانہ بارہا میں نے اس کا اظہار کیا ہے۔واللہ علی ما اقول وکیل۔　　　والسلام،ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۴۰)

۵رشوال المکرم ۱۴۰۰ھ،۲۵/۸/۸۰ء　　　(طلباء دورۂ حدیث کی نجم المدارس سے ترسیل)
مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتہم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،اس سے قبل دو عریضے ارسال خدمت کئے گئے ہیں کہ نجم المدارس کی جانب سے درج ذیل رفقاء دورہ حدیث شریف میں شریک ہونے کیلئے حاضر ہونگے ۔مگر دارالعلوم کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ماشاءاللہ،
حاملین رقعہ(۱) مولوی حافظ حبیب الرحمان کلاچوی (۲) مولوی سلطان محمود گملوی (۳) مولوی پیر مظفر شاہ صاحب بھٹنی اور (۴) مولوی سعداللہ صاحب ظفر کوٹی دورہ حدیث شریف میں شرکت کی غرض سے روانہ خدمت ہیں امید ہے اکابرین دارالعلوم حسب سابق عزیزان نجم المدارس کو اپنے خصوصی عنایات سے نوازتے رہینگے۔واجرکم علی اللہ تعالیٰ،　　　والسلام،
برادران مکرم اور برخورداران عزیز کی جانب سے تسلیمات وتکریمات،نجم المدارس کو اپنے خصوصی دعاؤں میں فراموش نہ فرمادیں۔
محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب وحضرت ناظم صاحب کیخدمت میں سلام مسنون ومضمون واحد عرض ہو۔

(۴۱)

۲۱ج۲، ۱۴۰۰ھ، ۷/۸۰/۹ء　　　(حقانیہ کے چالیس فضلاء کی نجم المدارس میں دستار بندی اور شرکت)
مخدومنا المکرم ومطاعنا المحترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،نجم المدارس کی درخواست کو شرف قبول عطا فرمانے کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں ایک قدیم اور بحمد اللہ دینی خواہش تھی اور ہے اللہ تعالیٰ تکمیل تک پہنچائے۔حقانیہ کے چالیس فضلاء سابق رفقاء نجم المدارس کیلئے پگڑیوں کا انتظام کرلیا گیا ہے اور تقریباً سب کو مبارکی کے خطوط دستی لکھ کر بھیج چکا ہوں اور انتظار کی گھڑیاں گنی جارہی ہیں زیادہ کیا عرض کروں۔
مخدومزادہ مکرم مولانا انوارالحق صاحب کے ذریعہ جلد تر ہوائی جہاز کے ٹکٹوں کی انتظام کرنا ضروری ہے تاکہ بروقت پریشانی نہ ہو۔
عزیز حافظ محمد نسیم سلمہ کو لکھ چکا ہوں کہ وہ باربار مخدومزادہ مولانا انوارالحق صاحب کو یاد دلائیں۔　　　والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۴۲)

(جلسہ میں شمولیت پر اصرار)

۱۵ ج ۱، ۱۴۰۱ھ، ۲۲/۹/۸۱ء

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طلباء سے یہ معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی کہ حضرت کی صحت روبترقی ہے والحمدللہ، احقر اسدفعہ پھر یہ عرض کرنے کی جرات کررہا ہے کہ نجم المدارس کے سالانہ جلسہ کو اپنے قدوم ممینت لزوم سے مشرف فرمادیں واجرکم علی اللہ، ضعف ونقاہت معلوم ہے مگر عزم فرمالیں تو ہوائی راستہ سے صرف چالیس منٹ کا سفر ہے۔ نجم المدارس کیلئے ہوائی ٹکٹ ادا کرنا کوئی بات نہیں لیکن حضرت کی تشریف آوری دلی خواہش ہے۔ مخدومزادہ گان حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مولانا انوارالحق صاحب اور حضرت ناظم صاحب کی خدمت تسلیمات وتکریمات۔ جلسہ ۱۰۔۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ، ۱۵۔۱۶ مئی ۸۱ء جمعہ اور سنیچر ہے حضرت جمعہ کی پرواز سے تشریف لائیں سنیچر کو واپسی ہوسکتی ہے۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی

(۴۳)

۱۸ ج ۱، ۱۴۰۱ھ، ۲۶/۳/۸۱ء

مخدوم العلماء حضرت شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، بذریعہ ڈاک ایک عریضہ بھیج چکا ہوں ممکن ہے دونوں عریضے یک جا ملیں۔ ۱۰، ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ، ۱۵، ۱۶ مئی ۸۱ء جمعہ اور ہفتہ کو نجم المدارس کا اکتیسواں سالانہ جلسہ مقرر کردیا گیا ہے۔ آپکی کبرسنی جلالت علمی ضعف ونقاہت کے ساتھ ساتھ اس دلی خواہش کے اظہار کی متعدد بار ناکامی کے باوجود جرات کردی گئی کہ آپ اس اجلاس کی سرپرستی فرمادیں۔ موسم انشاء اللہ زیادہ گرم نہیں ہوگا۔ اور طول مسافت کی تلافی ہوائی سفر سے ہوجاویگی۔ جواب کیلئے بیقراری سے انتظار کرونگا تاکہ طباعت اشتہارات میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ برادر مکرم ومحترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب حضرت ناظم صاحب اور مولانا انوارالحق صاحب کی خدمت سلام مسنون، برادران محترم اور برخورداران عزیز کی جانب سے سلام مسنون۔ ناکارہ عبدالکریم عفی،

(۴۴)

(ضیاء الحق کا مدارس کے بارہ میں مجوزہ منصوبہ کلی مسترد کیا جائے وفاق کی دیوبندی مدارس کا اجتماع)

۱۱ اپریل ۱۹۸۱ء

محترم المقام دامت معالیکم حضرت سرپرست وفاق [1]، صدر وفاق، ناظم اعلیٰ وفاق اور ناظم وفاق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وفاق کے دفتر کراچی سے ایک مکتوب کے ذریعہ صدر مملکت سے ملاقات کے متعلق اطلاع دی گئی تھی جس پر اپنا ناقص خیال عرض خدمت ہے۔

الف۔ ملاقات کی درخواست سے قرارداد استرداد کا وزن نہیں رہیگا۔ وہ خود اس سلسلہ میں وفاق سے بات کرنی چاہتے تو اور بات تھی از خود یہ پیش قدمی'' میں روٹھ گیا مجھے مناؤ کے'' مترادف ہوگی۔ خود مدارس ملحقہ کے ذہن میں بھی وہ خود اعتمادی باقی نہیں رہیگی جو وزنی قرار دادوں کے باعث پیدا ہوئی تھی بلکہ اپنے جدید ذمہ دار حضرات سے جو توقعات انہوں نے وابستہ کررکھی ہیں اور ماضی قریب کے دو تین اجلاسوں میں انہوں نے جس دلچسپی یگانگت اعتماد اور اتحاد کا ثبوت مہیا کیا ہے اسے دھچکا لگے گا تاہم اگر کوئی خاص وقتی ضرورت پیش آگئی

---

[1] صدر ضیاء الحق مدارس عربیہ کے اصلاح کے سلسلہ میں کام کرنا چاہتے تھے اس سلسلہ میں قومی کمیٹی برائے مدارس بھی قائم کی گئی تھی جس میں ملک کے اکابر علماء اور یہ حقیر بھی شامل تھا۔ مکتوب الیہ قدس سرہٗ اس وقت وفاق المدارس کے باضابطہ سرپرست تھے۔

ہے اور اس کے پیش نظر ذمہ دار حضرات نے ایسا کرنا مناسب یا ضروری خیال فرمایا ہے تو ایک تو جن جن صاحبان کو یہ اطلاعی چٹھی بھیج دی گئی ہے اسمیں اس وقتی ضرورت کو بھی اجمالاً سہی بتلا دیا جاتا تا کہ شرح صدر سے وہ تعمیل کر سکتے۔

پھر بھی اگر اس وقت کوئی سلسلہ جنبانی ہو چکی ہے اور اس خیال کو نہیں چھوڑا جا سکتا تو دو باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے پہلی بات یہ کہ کم سے کم دو چار حضرات سے زیادہ نہ ملیں حکومت کو اس غلط تاثر دینے کا موقعہ نہیں ملنا چاہئے کہ آج پھر بیس تیس علماء دربار حکومت پر حاضر ہوئے دوسری بات جو اس سے بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس ملاقات میں قرارداد کی استردادی پہلو کو ہی مدلل کرنے پر بحث محدود رہے۔ ''یعنی یہ کہ مجوزہ منصوبہ مدارس کیلئے بھی تباہ کن ہے اور حکومت کیلئے بھی نقصان دہ اور ہمارا انکار تعمیری ضرورت کیلئے ہے نہ کہ انکار برائے انکار''۔ میرا مقصد یہ ہے اور پنڈی کے اجلاس میں بھی میں نے اس کی تصریح کی تھی کہ کوئی مثبت منصوبہ اور اپنے طرف سے متبادل تجویز عاملہ کی منظوری کے بغیر ہرگز پیش نہ کی جاوے۔ اور اس طرح پیش کر دینا بھی کہ آخری فیصلہ عاملہ یا شوریٰ کا ہوگا ایک بے جا تکلف بلکہ مضر حرکت ہے۔ جس طرح کہ آجکل کے سیاسی معمولات میں سے ہو گیا ہے۔ یہ طریق پہلے بھی غلط رہا اور اب بھی اس سے نفع کی کوئی امید نہیں ہو سکتی اس طرح خود ایک ہی تنظیم میں دو متحارب گروپ بن جاتے ہیں اور اتحاد و اتفاق کی بنیاد ہی ہل جاتی ہے اور یہی اقتدار کا عین مقصد ہے۔

ب۔ ملتان کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبان میں دیوبندی مدارس کا کوئی اجتماع کرانے کا ارادہ بھی ہے اس سلسلہ میں بھی میرا خیال یہ ہے کہ اس طرح غیر منسلکین وفاق کو بلا کر یہ تاثر لیا جائے گا کہ وفاق مسلک دیوبند کا واحد نمائندہ نہیں ہے اور متخلفین جب مجلس میں اختلاف ظاہر کرینگے تو یہ اختلاف اخبارات کے ذریعہ اچھالا جائے گا۔ اگر مقصد حلقہ وفاق کی توسیع ہے تو بہت بہتر مقصد ہے مگر اس کیلئے اس غیر ملحق حلقہ کے مرکز سے ذمہ داران وفاق کو مل کر بات کرنی چاہئے اور وقل لھم فی انفسھم قولاً بلیغاً پر عمل ہونا چاہئے یہ طریق انشاء اللہ اسلم رہیگا۔

ج۔ ناظرین کی میعاد میں وسعت کی تجویز عرض کی گئی تھی شاید قابل غور نہیں سمجھی گئی۔

د۔ گشتی مراسلہ بابت عدم تعاون با منصوبہ حکومت کی تجویز ذمہ دار حضرات نے پنڈی میں پسند کی تھی جس کا رف بھی لے لیا گیا تھا معلوم ہوتا ہے وہ بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے کیونکہ اب تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ والسلام ناکارہ عبدالکریم کلاچوی رکن عاملہ وفاق

(۴۵)

(دیوبند کے خلفشار کو ختم کرنے کے داعی بننے کی اپیل O سمیع الحق وغیرہ کو دیوبند بھیجنے کی تجویز)

۵ صفر ۱۴۰۲ھ ، ۳/۱۲/۸۱

بخدمت مخدومنا المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دارالعلوم دیوبند کے خلفشار[1] پر آپکی پریشانی بالکل ظاہر ہے شب و روز کی دعائیں بھی اس کیلئے وقف ہونگے مگر مقدرات کو بدلا نہیں جا سکتا وکان امر اللہ مفعولا ، احقر نے اس سلسلہ میں اپنے پراگندہ خیالات کا ایک رسالہ آپکی خدمت میں بھیجا ہے احقر کے نزدیک اس پریشانی کا نہایت خطرناک پہلو یہ ہے کہ بیان بازی کے ذریعہ خدانخواستہ یہ آگ یہیں بھی نہ پھیل جائے۔ دل سے دعا فرما دیں کہ منتسبین دیوبند جو پہلے ہی کئی مشکلات میں پھنس رہے ہیں اس دلدل میں نہ جا گھسیں۔

سعی مصالحت کی تجویز اگر نامعقول نہ سمجھیں تو میری یقین کے مطابق اس کے داعی بننے کا سہرا آپ ہی کے سر رہے گا حضرات

---

[1] مولانا اسعد مدنی اور مولانا قاری محمد طیبؒ کے درمیان یہ خلفشار بالآخر دارالعلوم کے تقسیم پر منتج ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

ترنگ زئی[1] و حقانی کوٹ دونوں اپنی عمر رسیدگی کے باعث شاید اس کے لئے تیار نہ ہوسکیں نیز ان کے پاس ایسے خدام بھی نہیں جو ان کا پیغام آپ تک پہنچاسکیں۔ آپکی موثر تحریک پر انشاء اللہ وہ بھی تیار ہوسکیں گے لیکن ان کی جانب سے تحریک کے انتظار میں آپ نہ رہیں۔ ہے تو چھوٹا منہ بڑی بات اور بالکل خیال خام لیکن عرض کرنے میں شاید زیادہ گستاخی نہ ہو کہ اگر ان حضرات کے امتزاج کے بعد سب سے پہلے ایک ابتدائی وفد اپنا پیغام دیکر آپ دیوبند بھیجدیں کہ ہم لوگ سعی مصالحت کے خاطر دیوبند حاضر ہونا چاہتے ہیں آپ دونوں حضرات اجازت دیں۔ تو گویا تحریک مصالحت کی ابتداء ہوگئی۔

میرے خیال میں یہ وفد برادران مکرم جناب مولانا سمیع الحق صاحب جناب مولانا محمد تقی صاحب عثمانی اور جناب مولانا مفتی احمد الرحمان بنوری ٹاون کراچی پر مشتمل ہو۔ یہ حضرات بجائے خود علمی اور عملی دنیا میں ایک مقام رکھتے ہیں پھر اپنے آباءِ کرام کے باعث ان کا بہت بڑا وزن ہے نمبر سوم یہ کہ پاکستان کے اہم ترین دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات ہیں اور جب اکابرین ثلاثہ کے نمائندوں کی حیثیت سے یہ اپنے آپکو پیش کرینگے تو ان عناصر اربعہ سے یقیناً عجیب روحانیت کے مالک ثابت ہونگے۔

اس پر مزید یہ کہ اکثر ان دنوں حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں سرہند شریف تشریف لیجایا کرتے ہیں اگر وہ اس وفد کی سرپرستی قبول کرلیتے ہیں تو نور علی نور کا مصداق ہوگا۔ اس وفد کا کام صرف آپکا پیغام پہنچانا ہو۔ میرے خیال میں تو یہ وفد سختی سے اس کی پابندی کرے کہ جس سے بھی ملیں یک جا ہو کر ملیں علیحدہ علیحدہ نہیں اور بعجلت تام واپس ہو۔ یہ ایک خیالی نقشہ ہے اس میں رنگ بھرنا آپکا کام ہے اس نقشہ میں نہ صرف ترمیم بلکہ یقیناً بہتر سمجھیں تو اسے یک سر تبدیل بھی فرمادیں اپنا سودائے خام ہے جو رف کے طور پر پیش خدمت کیا گیا تضیع وقت نہ سمجھیں تو اس پر غور فرمالینگے۔ ورنہ　　ع　　ای بسا آرزو که خاک شده

والاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی واللہ یعلم السر واخفیٰ وفقنا اللہ وایاکم لمایحب ویرضیٰ، والسلام،

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت ناظم صاحب کی خدمت تسلیمات وتکریمات۔ مدینہ یونیورسٹی کا وفد علماء وطلباء سنا ہے اجازت حدیث پاک کیلئے دارالعلوم حقانیہ آیا تھا اسلئے جہاں انکی جوہر شناسی اور حق پروری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہیں اکابرین حقانیہ کی علمی رفعت اور اخلاص وللّٰہیت کا نشان بھی کہا جاسکتا ہے۔ جس پر خدام و منتسبین حقانیہ کا فرض ہے کہ وہ سرنگوں ہو کر دل سے رب کریم کا شکر ادا کریں اور ہوا ہمہ غرور وتعلّی کی ہوا بھی نہ لگنے دیں۔ فانہ لو لا اللہ مااھتدینا ولاتصدقنا ولا صلّینا فانزل سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا۔　　والسلام　　خیم المدارس کو اپنے دعاؤں میں نہ بھولیں۔ یوتکم اللہ اجرًا حسنا

(۴۶)

۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ، ۸۲/۵/۱۲ء　　(مولانا سلطان محمود ناظم کی وفات اور محاسن)

مخدوم العلماء حضرت شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، بندہ سفر پر تھا ساہیوال وغیرہ کے کسی اخبار میں حضرت ناظم صاحب[2] دارالعلوم رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃً کا حادثہ وصال پڑھ کر بیحد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فللہ مااخذ ولہ مااعطی وکل شئ عندہ باجل مسمی۔

حضرت موصوف مرحوم کو اللہ تعالی نے جن خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا حسن خلق کا مجسمہ اخلاص اور سادگی کی تصویر، تواضع اور صفائی

---

[1] علامہ شمس الحق افغانی اور اسیر مالٹا مولانا عزیر گل مراد ہیں　　[2] مولانا سلطان محمود ناظم اول مرحوم

معاملہ کا نادرہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام خصوصیات آپکے ساتھ ہی دفن ہو چکے ہیں۔۔

ان المروۃ والسخاوۃ والندیٰ   فی قبۃ ضربت علی ابن الحشرج

ع   اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لیکر

اس وقت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑی ہی چیز ہم کھو بیٹھے ہیں۔طبعیت اداس ہے اور دل پژمردہ یہ ان کے حسن اخلاق کا اثر ہے فرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وغفرہ مغفرۃ لا تغادر ذنبا مدرسہ نجم المدارس میں ایصال ثواب کیلئے ختم قرآن مجید کیا گیا۔والقبول من اللہ تبارک وتعالیٰ، حضرت والا کے ساتھ اس شدید صدمہ میں یہ ناکارہ اور نجم المدارس برابر کے شریک ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو درجات عالیہ سے نوازیں اور دارالعلوم حقانیہ کو ان کا بدل نصیب ہو۔   والسلام،   ناکارہ عبدالکریم عفی

عبدالحلیم عفی سلام مسنون ومضمون تعزیت واحدہ معروض ہے۔

(۴۷)

(نجم المدارس میں فضلاء حقانیہ کی دستار بندی کیلئے شیخ الحدیث اور اکابر اساتذہ کی شرکت)

مخدومنا المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اشتہار جلسہ اور عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔آج ہوائی جہاز کے تین ٹکٹ بھی ارسال خدمت کئے جارہے ہیں کہ اچانک جناب والا کا گرامی نامہ ملا جس میں مرض کے نئے حملہ اور معذرت از شرکت جلسہ کی المناک اطلاع درج تھی دعا ہے حضرت حق جل مجدہ حضرت والا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادیں۔ آمین،   ع   وان ھذا دعاءٌ یشمل البشر،

اب یہاں کی صورت حال تفصیلاً عرض کرتا ہوں جس دن سے برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ واپس آئے اور حضرت کی تشریف آوری کا مژدہ سنانے کے ساتھ ساتھ فضلاء حقانیہ سابق رفقاء نجم المدارس کی دستار بندی کے متعلق بھی بتلایا تو بیحد مسرت ہوئی اور پورے وثوق سے تمام متعلقین کو حضرت کی تشریف آوری کی اطلاع بھی کرتا رہا اور ساتھ ہی احقر نے خود ہی اپنے قلم سے چالیس فضلاء حقانیہ رفقاء نجم المدارس کو قلمیدہ خطوط روانہ کئے انہیں مبارکباد بھی دی اور ساتھ ہی انہیں دستار بندی کیلئے دعوت دی یہ خاص طور پر خیال مبارک میں رہے کہ یہ چالیس علماء کرام فضلاء حقانیہ رفقاء نجم المدارس ملک کے مختلف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور ضلع بنوں کے علاوہ وزیرستان بلوچستان اور پنجاب کے اضلاع فیصل آباد، جھنگ، جہلم اور سرگودھا سے تشریف لائینگے تقریباً ایک ہزار روپیہ کے دستار خریدنے کا انتظام کیا گیا ۸۰/۵/۶ کو حلقہ ڈیرہ اسماعیل خان کا ڈیرہ میں اور ۸۰/۵/۷ کو حلقہ ٹانک کا ٹانک میں اجتماع کرایا گیا۔اور ۸۰/۵/۱۶ کو حلقہ کلاچی کا کلاچی میں ہوگا۔ان اجتماعات میں خصوصیت سے دستار بندی کا اور حضرت شیخ کے دست مبارک سے اعلانات کو اہمیت دی گئی۔اب اس صورت میں اس تمام پروگرام کو کنسل کرنا اپنے بس کی بات نہیں فضلاء حقانیہ اپنے ہی اکابرین کے دست مبارک سے دستار بندی کے شوق پر آدینگے دوسرے اکابر سرآنکھوں پر لکن السمع سمع والبصر بصر واحدھما لا یغنی ولا یکفی عن الآخر۔ چہ کنم کہ چشم یک بین نکند بکس نگاہے۔

یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ قدرتی حوادث کا کوئی علاج نہیں اور نہ ہی نجم المدارس کے متمنی پر حضرت کی زندگی کو خطرہ میں ڈالا جاسکتا ہے کیونکہ یہ متاع عزیز نہایت قیمتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تاریخہائے سے متعینہ تک افاقہ ہو جاتا ہے تو فھو المراد ورنہ متبادل صورت ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ پھر جناب والا اپنی ہی ذمہ داری پر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب زروبی صدر مدرس حقانیہ اور حضرت مولانا مفتی محمد فرید زروبی مفتی حقانیہ اور اصحاب ثلاثہ میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب حضرت مولانا محمد علی صاحب اور حضرت مولانا سلطان محمود صاحب ناظم حقانیہ میں سے کسی ایک بزرگ کو بھی ان دو شخصیتیں (صدر صاحب اور مفتی صاحب) کے ساتھ دستار بندی کیلئے روانہ

فرمادیں۔اسطرح کم از کم فضلاء حقانیہ کے سامنے اور دستار بندی کے پروگرام میں ہم ایک حد شرمندگی سے بچ جائینگے۔
ان حضرات سے براہ راست اب ہمارا کچھ عرض کرنا خلاف ادب ہے کیونکہ وقت مناسب پر ان سے براہ راست رابطہ نہ ہوسکا اب نجم المدارس کے علاوہ دارالعلوم کی عزت کا بھی سوال ہے کیونکہ یہ سب حضرات فضلاء حقانیہ ہیں اور انہیں کی دستار بندی کا اعلان کیا گیا۔ عام اشتہار کے علاوہ دستار بندی کے اعلان کیلئے خصوصی اشتہارات کی طبع طے ہو چکا ہے۔امید ہے بصورت مجبوری ہمارے یہ اکابر ہماری سرپرستی فرمانے میں متامل نہیں ہونگے اسطرح انشاء اللہ بڑی حد تک پروگرام کامیاب رہے گا زیادہ کیا عرض کروں آخر میں حضرت والا کی صحت کیلئے مکرر دعا بہ بارگاہ الٰہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازیں۔آمین والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ

(۴۸)

(اللہ والوں سے تعلق اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد)

مخدومی العلام حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ومغفرتہ ورضوانہ، تار کے ذریعہ یادفرمائی موجب صد ممنونیت ہے، جواباً تار دیا گیا خدا کرے بروقت موجب اطمینان ثابت ہوا ہو۔استاد المحدثین حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلیؒ کا ایسا ہی ارشاد مواقع پر باعث مسرت بنتا ہے کہ یا تو اللہ والے تمہارے دل میں ہوں یا تم کسی اللہ والے کے دل میں رہو نجات کے بس یہی دو صورتیں ہیں الحمدللہ کہ یہ دوسری صورت نجات کی ہمیں حاصل ہے۔والد ماجد قدس اللہ سرہ بڑے مزے لیکر یہ شعر سنایا کرتے تھے کہ

ماخود بگردد امن مروے نمی رسم شاید کہ گرد دامن مردی بمارسد

بارش یہاں ایک دفعہ شدید ہوئی پھر اسلئے کچھ طول بھی اختیار کیا مگر بحمد للہ کسی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کو سردست کوٹال ہی دیا۔حفاظت دائمی نصیب جانبین رہے۔آمین۔

(۲) امسال کسی مخلص فی اللہ نے اس سیہ کار کے جانب سے بھی حج مبارک کی درخواست دی ہوئی ہے۔بارگاہ الٰہی میں شرف قبول پائے آمین، ممکن ہے ماہ مبارک ہی میں اس مبارک سفر پر روانگی ہو بہر حال اگر قسمت نے یاوری کی اور یہ مبارک سفر نصیب ہوا تو اسکے قدم قدم پر آپ جیسے بزرگوں کے عنایات روحانیہ اور توجہات قلبیہ دعوات صالحہ کا بیحد محتاج رہونگا۔ان مقامات مقدسہ کا تقدس اور اپنی نالائقی اور ناپاکی نے ہروقت اس صدائے غیبی سننے کا خطرہ لاحق کردیا ہے کہ ع

برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

للہ فی اللہ توجہات قلبیہ سے دستگیری فرمادیں کہ محرومی نہ ہو۔ ؎

مرا در خضر عنان گیر باید از حبیب در است
کہ کج روی نکنم ورنہ عزم راہ خطاامست

(۳) نجم المدارس سے دورہ حدیث شریف میں شرکت کیلئے اگلے سال ۹۶۔۹۷ء کیلئے دو طالب علم حاضر ہونگے۔مولوی محمد اسلم اور مولوی عبدالقادر اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ رحمت برقرار رکھے تاکہ اطراف عالم سے تشنگان علوم نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی سیرابی ہوتی رہے۔ماہ مبارک کے نیک دعاوں میں مجھے برادراں اور برخورداران حافظ عبدالحلیم و اساتذہ نجم المدارس اور حضرات والدین مرحومین اور متعلقین نجم المدارس کو شریک فرمادیں۔ ناکارہ عبدالکریم

مولانا عبداللطیف[1] جہلم

(۱)

یکم رمضان المبارک، ستمبر ۱۹۷۳ء (لاہوری مرزائی امام کے پیچھے نماز)

گرامی القدر مدت فیوضکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف بخیر ہونگے۔ ایک استفتا جو انگلینڈ سے آیا ہوا تھا اور نہایت اہم اور بہت جلد جواب درکار تھا خدمت میں ارسال کیا تھا۔ یہ عریضہ بطور یاددہانی ارسال خدمت ہے کہ تکلیف فرماکر آج ہی جواب تحریر کرا کے اور خود اپنے بھی دستخط ثبت فرماکر ڈاک کے سپرد فرمائینگے۔ غالباً ہم نے واپسی لفافہ اسمیں نہیں ڈالا تھا۔ معذرت خواہ ہیں یہ ہم سے چوک ہوئی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون میاں انور علی صاحب کی بھی سلام۔ والسلام عبداللطیف جہلم

(۲)

گرامی القدر مدت فیوضکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف ۔فتویٰ وصول ہوگیا ہے۔ تکلیف فرمائی کا شکریہ لیکن دیکھ کر بہت کوفت ہوئی کہ انگلینڈ سے آیا ہوا استفتا اپنے قابل اعتماد ادارہ میں ارسال کیا اور بعد از انتظار جواب وصول ہوا۔ اسمیں سوال کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ جبکہ جنازہ پڑھنے والا دلیل اور وجہ جواز پیش کرتا ہے کہ چونکہ لاہوری پارٹی والا میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتا ہے۔ میں نے بھی نماز جنازہ اسکے پیچھے پڑھ لی اور یہ کہ میں لاہوری پارٹی والوں کو کافر نہیں سمجھتا تو پھر غلط فہمی اور لاعلمی سے نماز پڑھنے کا کیا سوال بہرصورت بندہ آپکی غلطی نہیں بتا رہا ہے لکھنے والے مولانا نے غور نہیں فرمایا اس سے سخت رنج ہوا ہے۔ دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

ناکارہ عبداللطیف غفرلہ

(نوٹ) اور اس مرزائی امام کو مولانا لال حسین اختر مرحوم نے وہاں جاکر بڑی کوشش سے نکلوایا تھا معروف آدمی ہے

(۳)

۸ رمضان ۱۳۹۳ھ (لاہوری مرزائی اور مودودی ذہن کے امام کا گول مول رویہ)

گرامی القدر حضرت مولانا مدت فیوضکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج سامی۔ گرامی نامہ آنجناب کا صادر ہوا۔ بیشک مفتی صاحب کی عدم موجودگی میں آپکو محنت شاقہ میں ڈال رہا ہوں لیکن مجبوری یہ ہے کہ وہاں دوستوں نے اس مسئلہ کو اٹھایا ہوا ہے اور وہ امام مودودی ذہن کا ہے جن کے نزدیک لاہوری یوں بھی کافر نہیں ہیں۔ وہ گول مول کررہا ہے۔ اور مجھے روزمرہ انگلینڈ سے خطوط وصول ہورہے ہیں اسلئے جلد نظر شفقت فرمائینگے اور فتویٰ سے نوازینگے۔ صاحبزادہ صاحب و بزرگوں دوستوں کو سلام مسنون عرض ہو۔ والسلام عبداللطیف غفرلہ جہلم

(۴)

۱۲ رصفر المظفر ۱۳۹۵ھ (جامعہ حنفیہ کے جلسہ میں شرکت کی دعوت)

مکرم ومحترم حضرت شیخ الحدیث صاحب زید مجدکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج سامی قبل ازیں ایک عریضہ واپسی ارسال خدمت کیا گیا لیکن تا حال جواب سے محرومی ہے۔ نہایت مؤدبانہ درخواست ہے کہ جامعہ حنفیہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ رمارچ ۷۵ ء کو منعقد

---

[1] مولانا قاضی عبداللطیف جہلمی علماء دیوبند میں نمایاں شخصیت تھے اپنے ساتھی اور رہنما مولانا قاضی مظہر حسین مرحوم کے ساتھ ملکر شیعہ حضرات کے مقابلہ میں اہل سنت والجماعۃ کے کاز کیلئے جدوجہد جاری رکھی خلافت راشدہ اور حق چار یار منشور کے تعارفی عنوانات تھے۔ جہلم کے مدنی محلہ میں جامع مسجد گنبد والی کے خطیب تھے مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے نام سے ادارہ قائم کیا جو اس وقت ان کے صاحبزادگان کی نگرانی میں مصروف خدمت ہے (س)

ہو رہا ہے۔ حضرت سے وقت مطلوب ہے اگر درمیانی شب مل جائے تو بہت بہتر ورنہ جو وقت آپکو موزوں و آسان ہو جواب باصواب سے جلد نوازیں گے۔ صاحبزادہ صاحب کو ہدیہ سلام مسنون۔　والسلام　عبداللطیف غفرلہ عنہ

(۵)

مکرم و محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب مدت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ جامعہ حنیفہ کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ العزیز مورخہ 8,9,10 اپریل کو ہو رہا ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی دیرینہ خواہش ہے اس دفعہ ہماری درخواست کو شرف پذیرائی عطا فرمادیں گے۔ خداوند تعالیٰ آپ ایسی شخصیتوں کو باصحت وتندرستی اور تادیر سلامت رکھے۔ اس وقت دنیا کی نظر جستجو ایسی ہستیوں کی طرف لگی ہوئی ہے جو علم و عمل واخلاص کے مجسمہ ہیں جواب باصواب سے نوازینگے اور دعاؤں میں بھی اس ناکارہ وادارہ کو یاد رکھیں گے۔
مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات و مولانا محمد علی صاحب ہمارے ہم سفر حج کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔

عبداللطیف غفرلہ

☆☆☆

پیر عبداللطیف زکوڑی[1] خانقاہ زکوڑی ڈیرہ اسماعیل خان

(۱)

۹ مارچ ۱۹۵۳ء　(شیخ الحدیث اور دارالعلوم کو خراج عقیدت)

محترم جناب الحاج مولانا صاحب قبلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔ عنایت نامہ ملکر کاشفۂ حالات ہوا۔ حد سے زیادہ مہربانی کیلئے شکریہ۔ جناب والا، ان رسمی شکریوں کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ ہم لوگ تو آپکے دلی تابعدار، شاگرد، نیازکیش، وفادار اور دعاجو ہیں۔ اور آپکی علم دوستی اسلامی تعلیمات کی ترویج اور اشاعت تعلیم و دینی خدمت کو عقیدت کے نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور آپکے وجود کو باشندگان سرحد کیلئے ایک غنیمت اور قوم پر بھاری احسان سمجھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپکو دین کی خاطر دیرگاہ رکھے اور دارالعلوم کو دین کی ترقی کیلئے تاابد جاری رکھے تاکہ مسلمانان عالم اس چشمہ فیض سے مالامال ہوتے رہیں۔ ہمیں تو جناب کا صرف اشارہ ہی کافی ہے مگر چونکہ ہماری مالی حالت کو ختم کیا جاتا ہے اور کافی سے زیادہ مصائب جھیل چکے ہیں اسلئے خواہش کے باوجود مناسب خدمت نہیں کر سکے۔ عندالملاقات بھی عرض کرونگا۔ اور کلی خیریت ہے۔ (بھلا یہ بتائیں کہ صرف علم پر زور لگانے میں اور درس وتدریس پر سارا وقت خرچ ہو جاتا ہے یا عمل بھی سکھاتے یا کراتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مطالعہ علوم دینیہ میں ایسے مستغرق ہیں کہ دنیا و مافیہا اور ماحول کا کچھ ہی پتہ نہیں) شکر ہے کہ حریصان لایشبعان کا جزو اول ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس دور فتن میں اپنا ایمان صحیح وسلامت ومحفوظ رکھ سکیں اور قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہو سکیں۔ بندہ آپکی دعا کا سخت محتاج ہے۔
جملہ کارکنان دارالعلوم وطلباء کرام کی خدمت میں سلام وطلب دعا عرض ہے۔　والسلام　حررہ پیر عبداللطیف زکوڑی نقشبندی

---

[1] مشہور خانقاہ زکوڑی شریف کے سجادہ نشین تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا، قائداعظم کا ساتھ دیا، موجودہ پیر خالد رضا زکوڑی کے والد ماجد۔ آخری مکتوب ان کے عزیز اور بھائی پیر عبدالجلیل زکوڑی کا ہے۔ جنہیں دیوبند میں حضرت ؒ سے استفادہ اور تلمذ کا موقعہ ملا۔

(۲)

۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء

جناب مولانا صاحب قبلہ! السلام علیکم، مزاج اقدس، عنایت نامہ ملا ہے مگر بعد از وقت میں پچھلے دنوں پنجاب کراچی وغیرہ گیا تھا۔ اگلے دن جب گھر آیا تو جناب کا حکمنامہ ملا چونکہ جلسہ ۳۔۱۴ اپریل کو گزر گیا ہے اسلئے اب آنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ عنایت کے لیے شکریہ، بندہ تابعدار اور دعا جو ہے۔ والسلام محمد عبداللطیف زکوڑی، از ڈیرہ اسماعیل خان زکوڑہ شریف

(۳)

(پیر عبدالجلیل زکوڑی فاضل دیوبند O الحق کے اجراء کی خوشخبری پر مسرتوں اور دعاؤں کا اظہار)

۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء

محترم المقام حضرت مولانا صاحب دام اقبالہ! سلام مسنون، مزاج شریف، خیریت طرفین مطلوب ہے۔ آداب شاگردانہ کے بعد مؤدبانہ عرض ہے کہ آپ کے سفیر کی زبانی جناب کی خیریت معلوم ہوئی اور ساتھ ہی انہوں نے خوشخبری دی کہ دارالعلوم سے ماہنامہ "الحق" اکوڑہ جاری ہوا ہے۔ جسکا پہلا شمارہ شائع ہو گیا یہ امر نہایت باعث خوشی و مسرت ہے۔ کہ دارالعلوم کا اپنا ایک جریدہ ہو گیا دارالعلوم جہاں دینی اور علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے وہاں تبلیغی امور کیلئے "الحق" کا اجراء ایک اور نیک فال ہے۔ وہ افراد جو دارالعلوم حاضر نہیں ہو سکتے وہ رسالہ الحق سے دارالعلوم کے حالات سے باخبر ہونگے۔ اور دینی فائدہ حاصل کرینگے۔ میری دعا ہے کہ "الحق" ترقی کے منازل جلد طے کرے۔ براہ مہربانی پہلا شمارہ روانہ کرنے کیلئے ہدایت فرما کر مشکور فرمادیں۔ بندہ کے حق میں حضور اور طلباء دارالعلوم دعا فرمادیں۔ خدمت لائقہ سے مطلع فرمادیں۔ آپ کا تابعدار شاگرد محمد عبدالجلیل زکوڑی

☆☆☆

مفتی محمد عبدالمتین قاضی۔ راولاکوٹ آزاد کشمیر

(الیکشن میں کامیابی پر مبارکباد)

حامدًا ومصلیًا

۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء

بخدمت گرامی قدر جناب قبلہ مولانا صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف بخیر باد! جناب والا! حالیہ انتخابات میں آپ کی کامیابی پر نیازمند آپکو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف موجودہ دہریت اور آمرانہ دور میں آپکا کامیاب ہونا بلاشبہ اسلام کا معجزہ اور اقتدار پسند عناصر کی شکست ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی نمایاں اور بے نظیر کامیابی مزید تقویت جمعیت کا باعث بنے۔ اور آپکو ملک وملت کی خدمات سرانجام دینے کے ذرائع اور مواقع مہیا فرمادے۔ آمین جملہ احباب آپکی کامیابی سے بیحد مسرور ہیں۔ فقط: والسلام آپکا مخلص محمد عبدالمتین راولاکوٹ آزاد کشمیر

مولانا قاری عبداللہ صاحب[1] بنوں

(۱)

جولائی ۱۹۷۹ء (الحق کے مضامین میں اور سمیع الحق کی تقریر شیخ کی نسبت کا اثر)

الحق کا مئی ۱۹۷۹ء کا پرچہ بہت خوب اور مضامین بہت بہترین ہیں خاص کر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی تقریر تو عجیب ہے اندازہ کے مطابق حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کی نسبت نے کام کیا ہے ہر جملہ اور ہر حرف میں سکون اور اعتماد کی فضاء قائم تھی۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی مدد فرمادیں۔ میری طرف سے مبارکباد دے دیں۔ (قاری محمد عبداللہ جامعہ علوم القرآن باراں کلہ بنوں)

(۲)

(الحق کا چودھویں صدی پر خصوصی شمارہ عظمت رفتہ کی یاد)

السلام علیکم! امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔ "الحق" کا تازہ شمارہ "نمبر" ملا پڑھ کر عظمت رفتہ کی یاد تازہ ہوئی۔ آپ نے یہ نمبر شائع کر کے علماء حق کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا ہے۔ اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ فرضِ کفایہ کا اجر فرضِ عین سے زیادہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ "الحق" کا یہ شمارہ ملکی سطح پر ایک مکمل تقریب رونمائی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فیضان مدنی کو میزاب حقانی سے جاری فرمادیں۔ (آمین) اور انشاء اللہ یہ فیضان جاری ہے۔ "الحق" کے شمارہ میں آپ کا اداریہ، فانی صاحب کا مضمون عباسی صاحب اور ضیاء الدین صاحب خاص کر ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کا مضمون جو ہے وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے اور کیوں نہ ہو ڈاکٹر صاحب تو مولانا آزاد مرحوم کے فکر ونظر کے بہترین شارح ہیں۔ اس شمارہ کی اشاعت پورے ملک میں انتہائی ضروری ہے۔ استاذ محترم مولانا سمیع الحق صاحب کی پرانی تحریر اور آپکے چند مقامات پر مخصوص جملے وہ بھی حقیقت حال کی بہترین تصویر ہے جہاں پچیس سال اور پچاس سال والی بات آپ نے لکھی ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ قاضی عبدالکریم صاحب، حکیم محمد سعید صاحب والے مضامین بھی معیاری ہیں لیکن واسطی کے مضمون سے صدمہ بھی پہنچا ہے ایسا ہوتا رہتا ہے، سر ظفر اللہ قادیانی کے خلاف جو تحریر فانی صاحب نے لکھی ہے اس سے انشاء اللہ ہمارے حضرت اقدس صدر صاحبؒ کی روح مبارک ضرور خوش ہوئی ہوگی۔ یہ نمبر مولانا........ صاحب کو ضرور بھیج دیں کیونکہ انہیں دیکھ کر یقیناً مولانا کو "خوشی" حاصل ہوگی نیز اگر ہوسکے تو مسلم لیگ کے تمام صوبائی دفتروں کو بھی ایک ایک کاپی بھیجدیں میری سوچ کے مطابق اگر آج مولانا ابوالکلام آزادؒ مرحوم زندہ ہوتے تو آپکو ان حقائق کے شائع کرنے پر ضرور انعام دیتے۔ میری طرف سے فانی صاحب کو دعا سلام اور مبارکباد قبول ہو۔

باقی کوئی خاص بات نہیں کہ تحریر کروں۔ میری طرف سے سب کو سلام اور مبارکباد دیدینا۔

فقط والسلام: مولانا قاری عبداللہ

مدیر امام الہند لائبریری (بنوں) سرحد

---

[1] قاری محمد عبداللہ فاضل حقانیہ بنوں، فراغت کے بعد دارالحفظ میں پڑھاتے رہے، اکوڑہ خٹک میں علمی اور تحقیقی ذوق کی وجہ سے ایک مکتبہ قائم کیا، اب بنوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے کچھ عرصہ سینٹ کے رکن رہے۔ اکابر دیوبند ندوۃ اور مولانا آزاد کے تحریروں سے والہانہ عشق، مطالعہ کے دھنی۔

مولانا عبداللہ عرف باجوڑ استاذ صاحب

(حضرت شیخ الحدیث کے ایک جان نثار اور مخلص خادم)

بروز شنبہ ۲۲ر اپریل ۱۹۴۴ء

بخدمت فیض درجت اعلیٰ منزلت والا درجت حضرت استادی و مولائی فاضل الاجل و عالم الاکمل مولانا صاحب دامت ظلالکم علینا و علی جمیع المسلمین ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ، طالب دعا بخیریت اور آن جناب کی خیر و عافیت اور درستگی طبیعت کا خواہاں ہے۔ گزارش اینکہ بندہ چند روز سے یہاں اکوڑہ کو حاضر ہوا ہے پہلے بھی بندہ آپکا خدمتگار اور دعا گو تھا اور اب تو جسامت کیساتھ دردولت پر حاضر ہے۔ بندہ نے پہلے اسواسطے اطلاع ارسال خدمت نہیں کی ہے کہ گاؤں والوں کا بہت زیادہ کوشش تھا مجھے لیجانے کا اور اب بھی کوشش کرتے ہیں لیکن بندہ دوبارہ جانے کا خیال نہیں رکھتا اور آپ کے قرب و جوار میں رہنے کو ترجیح دیتا ہے بندہ آپ کی ترقی عزت و شرافت کیلئے ہر وقت دست بدعا رہتا ہے اور جناب بھی بندہ کو دعائے خمس الاوقات سے فراموش نہ فرمایا کریں اور بندہ کے لائق جو خدمت ہو بندہ تابعدار اور حاضر خدمت ہے۔ اگر بندہ کے طبیعت کے مطابق کام ہوا تو بندہ واپس چلا جائیگا ورنہ یہاں بود و باش کرے گا۔ زیادہ کیا عرض کروں دعائے پنجگانہ کا طالب ہوں۔ مولوی عبدالجمیل صاحب ، بغدادہ ملا صاحب ، مغلکی ملا صاحب ، دیگر تمام اہل وطن اور حاضرین مجلس مبارک کو دعا اور السلام علیکم قبول ہو۔ فقط عریضہ دعا گو عبداللہ (اسماعیل خیل ملا) از اکوڑہ خٹک

مقام دیوبند شریف بخدمت شریف محترم و مولائی واستادی جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم مشرف باد۔

☆☆☆

مولانا عبداللہ [2] ماہنامہ مناقب بھکر

(۱)

(بھکر کے جلسہ میں شرکت کی دعوت)

۲۵ر فروری ۱۹۶۵ء

حضرت مخدوم و مکرم دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج مبارک۔ آنجناب کی شفقت ہے کہ ہمارے جلسہ میں تشریف لانا منظور فرمایا۔ اشتہار ارسال خدمت ہے۔ جلسہ ۱۲، ۱۳، ۱۴، مارچ ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ دن جمعہ یہاں پڑھاسکتے تو کرم فرمائی ہوتی۔ کم از کم آنجناب دو دن یعنی جمعہ اور ہفتہ کو یہاں قیام فرمائینگے۔ بہتر تو ہے کہ تین روز قیام یہاں رہے۔ مطلع فرمائیں کہ کس تاریخ کو کس گاڑی سے تشریف لائینگے۔ والسلام محمد عبداللہ بھکر

(باجوڑ استاد کے مختصر حالات)

[1] مرحوم کا تعلق باجوڑ علاقے سے تھا۔ اسلئے باجوڑ استاد سے پہچانے جاتے تھے۔ میرے جد امجد مرحوم کے ساتھ تعلق اور حقانیہ کے مسجد قدیم کی خدمت اور حضرت شیخ الحدیث سے تلمذ اور صحبت کا رشتہ استوار رکھا۔ ایک بار جب باجوڑ سے تحصیل علم کیلئے باہر آئے پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنے علاقے و قرابتداروں سے لاعلم رہے جد امجد مرحوم نے ایک قریبی گاؤں میں شادی کرائی اور اپنے گھر کے قریب اپنے ایک مکان میں ان کو رہائش دی۔ اسی میں ان کے فرزند عبدالستار اور ماسٹر عبدالرحمن ہیڈ ماسٹر حقانیہ ہائی سکول وغیرہ پیدا ہوئے اور پھلے پھولے۔ میرے دادا مرحوم نے انہیں چھوٹا موٹا کاروباری سرمایہ بھی فراہم کیا۔ اس سے قبل کچھ عرصہ ایک قریبی گاؤں اسماعیل خیل میں امامت کرتے رہے بعد میں حضرت قدس سرہ کے مسجد کی امامت اور اذان ان کے ذمہ رہی۔ خط میں اسی طرف اشارہ ہے۔ ایک فرشتہ صفت سادہ مزاج انسان مگر کسی منکر کو دیکھ کر بے قابو ہو جاتے تھے۔ ایک جلالی شان کے ساتھ میرے دادا اور والد ماجد کی صحبت و خدمت میں زندگی گزار دی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ یہ خط کسی سے املاء کروا کر حضرت کے نام ۱۹۴۴ء میں دیوبند بھیجا گیا ہے۔

[2] بھکر کے سرکردہ عالم ممبر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

(۲)

۱۶/جولائی ۱۹۷۵ء

بخدمت جناب حضرت مخدومی وسیدی دامت فیوضکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج مبارک، مدت ہوئی جناب والا ہمارے مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں تشریف نہیں لا سکے۔اس دفعہ ہم جناب کی مہربانی کے زیادہ مستحق اور ضرورت مند ہیں۔ پہلے ہم حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ میں سے کسی ایک بزرگ کو ضرور تکلیف دیتے تھے۔اب کے دونوں بزرگ بیمار ہیں۔اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر آپ سب بزرگوں کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے باقی جمعیت علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے نوجوان مبلغین ہیں۔ بزرگوں میں سے جناب والا کو اور حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کو شرکت کی تکلیف دے رہے ہیں۔۱۷،۱۸ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار سوموار جلسہ ہوگا۔میں بڑی امید سے درخواست پیش کر رہا ہوں۔اللہ کرے ہمیں محروم نہ فرمایا جائے۔

تنگ وقت میں جلسہ کی تاریخیں مقرر کی ہیں جواب سے جلدی سرفراز فرمایا جائے تو ہمارے لئے سہولت کا باعث ہوگا۔حضرت مولانا سمیع الحق کی خدمت میں سلام مسنون ودعا کی درخواست ہے۔

والسلام مولانا عبداللہ بھکر

☆☆☆

صوبیدار عبداللہ خان[1] اکوڑہ خٹک

(قاضی عزیز الرحمان جہانگیرہ کی وفات پر تعزیت)

۱۳/جولائی ۱۹۴۵ء

مولانا محترم فخر العلماء دین خوش رہو اور سردار رہو۔پس از مؤدبانہ تسلیمات بیکراں آنکہ احوال اس جگہ لمحہ دولت خانہ آنجناب من کل وجہ سے بفضل ایزدی خیریت نصیب ہے قاضی[2] حاکم شرع جہانگیرہ کے وفات حسرت آیات کا از حد افسوس ہے متوفی میں بہت اوصاف موجود تھے اللہ تعالیٰ اپنے قرب رحمت میں جگہ عطا فرما دیں پسرم عبدالشکور خان آپ صاحبان کی دعا کی برکت سے ساڑھے چار سال سیاحت کے بعد

(قاضی عزیز الرحمان جہانگیرہ، ڈاکٹر محمد خان اور صوبیدار عبداللہ خان کے حالات)

[1] اکوڑہ خٹک کے خوشحال خٹک خاندان سے تعلق رکھنے والے سرکردہ بزرگوں میں سے تھے۔شیخ الحدیث قدس سرہ کے ابتدائی دور کے خدمات کے معاون اور قدردانوں میں سے تھے۔ہمارے قدیم گھر سے دارالعلوم آتے ہوئے ان کے گھر اور زمینوں سے راستہ پڑتا تھا۔جناب عبدالشکور خان مرحوم وغیرہ کے والد تھے۔خاندانی نخوت اور گھمنڈ میں مبتلا خوانین عموماً اپنے گاؤں کے علماء کو خاطر میں نہیں لاتے مگر یہ شیخ کی عظمت تھی کہ اس قسم کے سارے لوگ نوجوانی ہی میں ان کے سامنے سرنگوں نظر آتے ہیں جس کا اندازہ خط سے لگایا جا سکتا ہے۔جو ۱۹۴۵ء میں لکھا گیا ہے (س)

[2] جہانگیرہ کے دبنگ اور جری انسان قاضی عزیز الرحمٰن جو ہمارے خالو تھے قاضی ضیاء الرحمان شہید قاضی عطاء الرحمان (برادر الحاج اظہار الحق کے خسر اور مولوی عرفان الحق حقانی لقمان الحق حقانی وغیرہ کے نانا) کے والد تھے قضاء کا عہدہ مغلیہ دور سے ان کے خاندان میں چلا آرہا تھا۔ہوتی مردان کے علم پرور نواب امیر محمد خان ہوتی ان کے خصوصی حلقہ احباب میں شامل تھے حضرت والد ماجد مرحوم کا جہانگیرہ میں رشتہ ازدواج قائم کرانے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا۔پنجھ جالایہ غور بخشتی میں دینی علوم کی تکمیل کی اور اپنے رشتے کے چچا مولانا قاضی شمس القمرؒ کی جگہ قاضی مقرر ہوئے۔ضلع بھر کے خصومات اور تنازعات کے فیصلے کرتے۔تقسیم سے قبل ۱۹۴۵ء میں انتقال کر گئے۔

ہندوستان آکر ۲۸ روز کے رخصت پر غریب خانہ آئے ۲۵/۷/۱۲ کو واپس احمد نگر جائے گا اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت فرمادیں۔ ڈاکٹر محمد خان[1] جو بوجہ بیماری اکوڑہ چھوڑ کر چارسدہ میں سکونت اختیار کرلیا ہے اللہ تعالیٰ اسکو کلی شفا عطا فرمادیں تا کہ دوبارہ اکوڑہ آکر آپکے شرافت سے فیض اٹھائیں آپکے تمام اہل مجلس کو میری طرف سے سلام عرض کریں۔ آپ یقین فرمادیں کہ میں آپکو کبھی نہیں بھولتا ہوں۔ جناب خان بہادر[2] صاحب کیساتھ ایک گونہ صفائی قلب ہوگیا ہے۔ (۱) میں ہمیشہ صاحب موصوف کا عزت کرونگا۔ (۲) کبھی اپنے زبانی انکی برائی نہیں کرونگا۔ (۳) خدانخواستہ موت پر ماتم میں شریک ہونگا۔ حقیر عبداللہ بقلم خود

☆☆☆

مولانا عبداللہ بہلوی نقشبندی[3] شجاع آبادی

۱۹ محرم ۱۳۸۶ھ (الحق تمام کمالات کو مملو ہے پڑھنے سے اشکالات حل ہوئے ضرور قضا نہ ہووے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا رسالہ الحق تمام کمالات کو مملو ہے مگر شومی قسمت سے بندہ بیمار رہا اور فکر سے بات چلی گئی اب جو رسالہ آیا نمبر ۲۶۹ نمبر کا ہے پڑھا بفضلہٖ تعالیٰ بعض اشکالات حل ہوئے مگر دو مہینہ یا تین مہینہ نہیں ملا۔ نہ خدمت میں عرض کرسکتا ہوں کہ قواعد سے خارج ہے پھر اپنی غفلت پر عذر ہے کیا کروں اطلاعاً عرض ہے ضرور مہربانی سے قضا نہووے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ بندہ کے حسن خاتمہ کیلئے اگر دعا فرمادیویں تو شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ رسالہ یا آیا نہیں یا مجھے نہیں ملا۔

عبداللہ عفی عنہ نقشبندی حبیب آباد المعروف اسلام آباد ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان

---

[1] حضرت شیخ الحدیث کے جان نثار اور فدائی افراد میں ان کا خاص مقام تھا سول ہسپتال اکوڑہ میں تعیناتی کے بعد حضرت شیخ ہی کے ہوکر رہ گئے ان کے مسجد قدیم سے متصل مکان میں سکونت تھی اہل وعیال کا ہمارے گھر کے ساتھ ایک خاندان جیسا تعلق تھا ان کے ایک بیٹے محمد عالم کا ہمارے بھائی اظہار الحق کے ساتھ رضاعی بھائی کا رشتہ تھا باہر سے آکر حضرت شیخ کے اعوان وانصار و خدام بننے والوں میں الحاج بابو غلام حسین اور ڈاکٹر خان صاحب مرحوم جیسے حضرات کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

[2] جناب خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک مرحوم جن سے انکی خاندانی چپقلش میں حضرت شیخ کی وجہ سے کئی آئی مگر سیاسی یا انتخابی محاذ آرائی ان کے فرزند جناب محمد اعظم خان مرحوم اور جناب اجمل خٹک کے وقت تک جاری رہی۔

(مولانا عبداللہ بہلوی کا تذکرہ)

[3] معروف شیخ وقت مولانا عبداللہ بہلوی قدس سرہ، اپنے وقت کے عظیم ولی اللہ کا الحق اور ناچیز کے طرف اتنا التفات یقیناً وسیلہ نجات وسرمایۂ آخرت ہے۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے میرے پہلے سفر حج جو کاروباری بحری جہاز میں کراچی سے بحرین تک تھا۔ انکی رفاقت کی سعادت میسر رہی مگر اس وقت تعارف کی وجہ سے استفادہ نہ ہوسکا۔ انکی وفات پر میں نے جو شذرہ لکھا اس کا اقتباس یہ ہے:۔

۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ مطابق یکم جنوری کو ملک ایک اور جید عالم دین اور مایۂ ناز بزرگ کی برکات سے محروم ہوگیا، یعنی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی وصال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی تاریخ ولادت یکم رمضان ۱۳۱۲ھ ہے۔ اُس وقت کے اکابر علماء ہند اور مشاہیر دیوبند سے علوم ظاہری حاصل کیے۔ اسی طرح انکے مشائخ طریقت میں شاہ فضل علی قریشیؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے یگانۂ عصر ائمہ اصلاح وارشاد شامل ہیں۔ عمر بھر درس و تدریس اور اشاعت علوم دینیہ کے ساتھ باطنی رُشد وہدایت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ تلامذہ ومتوسلین کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے تصوف وسلوک میں بڑی وقیع اور عالمانہ تصانیف ورسائل مطبوعہ اور غیر مطبوعہ شکل میں چھوڑیں۔ گیارہویں پارہ تک قرآن کریم کی تفسیر بھی آپ کی باقیات الصالحات میں ہے آپ سادگی، علم اور زہد وتقویٰ میں اکابر سلف کا ایک نمونہ تھے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی برکات کو جاری وساری رکھے۔ آمین الحق صفر ۱۳۹۸ھ

مولانا محمد عبداللہ صاحب شہید[1] اسلام آباد

۲۴ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ (دعا کی درخواست)

بخدمت محترم سیدی و مولائی حضرت اقدس مولانا عبدالحق زید مجدکم العالیہ ونفع اللہ المسلمین بطول حیا تک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بندہ عاجز کو جلدی تھی قدم بوسی وزیارت نہ کرسکا معذرت خواہ ہوں۔ درخواست گزار ہوں کہ کسی ایک مخصوص وقت میں عاجز و ناکارہ کیلئے دعا فرما دیجئے کا خصوصاً خاتمہ بالخیر۔ وبعض حاجات کے پورے ہونے کیلئے، آپکی مرحمت ہوگی۔ محترم الشیخ مولانا سمیع الحق زید مجدہ کی خدمت میں بھی سلام و درخواست دعا۔ فقط خویدکم محمد عبداللہ

☆☆☆

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی[2]

(۱)

جنوری ۱۹۵۷ء (دورۂ ترجمہ قرآن کے وجہ سے شرکت سے معذرت) باسمہٖ تعالیٰ

بخدمت جناب مکرم حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ بندہ ماہ شعبان میں حاضر ہونے سے معذور ہے۔ کیونکہ اس مہینہ میں ترجمۂ قرآن پاک کا شروع ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کے ہاں آؤں۔ تو دوسرے احباب جو اسی ماہ میں جلسہ کررہے ہیں۔ وہ مجبور کریں گے۔ کہ آپ جب اکوڑہ خٹک گئے ہیں تو ہمارے ہاں بھی آئیں تو اسی صورت میں کافی ناغہ ہونگے۔ لہٰذا بندہ معذور ہے۔ اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اور احباب موجود ہیں۔ اور اس جگہ کوئی دوسرا ایسا کام کرنے والا نہیں ہے۔ اس بنا پر بندہ معذرت چاہتا ہے کہ حاضر نہیں ہوسکتا۔ احقر غلام احمد بحکم عبداللہ درخواستی

(۲)

۱۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء بمطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۹۸۶ء (بلوچستان اور بحرین کیلئے جید مدرسین کا تقاضا)

محترم مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اشتیاق ملاقات کے بعد المعروض اینکہ بلوچستان کے علاقہ کوئٹہ و چمن میں امسال اجرائے مدارس اسلامیہ عربیہ کی تحریک ہوئی ان مذکورہ بالا مقامات میں احباب نے ہماری تحریک پر حسبۃً للہ

(مولانا عبداللہ شہید اور لال مسجد کا ذکر)

[1] اسلام آباد کی عالمی شہرت یافتہ مظلوم مسجد۔ لال مسجد کے خطیب جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کے سربراہ مجاہدین اسلام مولانا عبدالعزیز اور غازی عبدالرشید شہید کے والد بزرگوار عجیب فنافی اللہ اور فنافی الحق ایک البیلی شخصیت نامعلوم ظالموں کے ہاتھوں اعلاء حق کے پاداش میں اللہ کے گھر لال مسجد میں شہید کر دیئے گئے۔ اسی مسجد میں انکی اہلیہ، فرزند عبدالرشید شہید مجاہد اور پوتے حسان نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ پرویز مشرف کے ہاتھوں اللہ کے گھر یہ واقعہ حادثہ کربلا کی یاد تازہ کرگیا اور پاکستان کو مصائب اور مکارم کے دلدل کے معنوی اسباب میں اس کارِ عظمٰی کا بڑا حصہ ہے۔

(مولانا درخواستی کا مختصر ذکر)

[2] اپنے دور کے علماء و مشائخ کے امام، جمعیۃ علماء اسلام کے امیر، ہزاروں احادیث رسول کے حافظ، قرآن کریم کے بحر ناپید کنار کے غواص وعظ و ارشاد اور شریعت و طریقت کے ساتھ سیاست مسندوں کو بھی آراستہ و پیراستہ کرتے رہے۔ ع درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق۔ جمعیۃ کے شکل میں لاکھوں علماء و مشائخ نے انکی سیادت و قیادت کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھا۔ حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ کے وصال کے بعد حالات کا رخ بدلنے لگا تو انہوں نے بڑی محنتوں سے جمعیۃ کے نظریاتی تشخص کو برقرار رکھنے کی آخر دم تک کوشش کی، اسی ضمن میں لاہور شیرانوالہ گیٹ کے ہزاروں علماء کے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اس سیہ کار ناچیز کے ناتواں کندھوں پر جمعیۃ کی نظامت کا بارگراں ڈالا اور میرے تضرع والحاح کے ساتھ معذرت کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔

ع قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ ۲۵ سال سے زیادہ عرصہ ہوا گرتے پڑتے اس ذمہ داری کو نبھانے میں لگا ہوں حضرت رحمۃ اللہ سے وابستہ ان سیاسی علمی دینی قومی وملی داستانوں کے لئے دفتر بھی کم ہیں اور شاعر کے اس شعر پر اکتفا کرتا ہوں کہ

ع قلم بشکن سیاہی ریز و دم درکش کہ ایں قصہ عشق است و در دفتر نمی گنجد

کام شروع کر دیا ہے۔

(۱) کوئٹہ میں آئندہ سال کے واسطے ایک قابل مدرس شیخ الحدیث کی ضرورت ہے جو کہ پشتو زبان سے پوری پوری واقفیت رکھنے والا اور تدریس کے کام میں پورا ماہر ہو۔ خصوصاً فقہ وحدیث کا جامع ہو۔ اگر جناب کی سعی سے مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوری یا مولانا عبدالقدیر صاحب مدرس مدرسہ فقیر والی اس پیشکش کو قبول فرمائیں تو زیادہ موزونیت رہیگی۔ وگرنہ مذکورہ بالا شرائط ومقاصد کے تحت جو اہل علم میسر ہوسکیں غنیمت ہے۔ تنخواہ معقول ہوگی۔ اور مکان رہائش کا بھی خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ بدیدن عریضہ ہذا کوشش جاری فرمائیں۔ اور جب بھی اس سعی میں کامیابی کی صورتیں حاصل ہوں فوراً ہمیں اطلاع دیویں۔

(۲) علاوہ ازیں چمن شہر میں ایک پشتو بولنے والے عالم کی ضرورت ہے۔ جو کہ فقہ اصول فقہ حدیث کے درس کے ساتھ ساتھ خطابت کے فرائض بھی انجام دیوے۔ تنخواہ دوصد اڑھائی صد روپیہ تک ہوگی۔

(۳) نیز بحرین میں ایک معلم کی ضرورت ہے جو کہ خطابت درس قرآن ودرس حدیث کا کام بخوبی انجام دے سکے۔ اور دور حاضرہ کے موجودہ فتن پرویزیت مودودیت قادیانیت کے اعتراضات کا خاطر خواہ حل پیش کر سکے۔ کمرہ رہائش کے علاوہ تنخواہ چار صد روپیہ تک ہوگی۔ دوسال کے بعد بال بچے بھی لے جاسکے گا۔ مذکورہ بالا امور غور طلب ہیں۔ آئندہ سال کے واسطے انہی مقامات کا انتظام پیش نظر ہے۔

فقط والسلام محمد عبداللہ درخواستی

(۳)

۱۵ جمادی الاولیٰ ۸۰ھ

بخدمت شریف محترم جناب مہتمم صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت شیخ مولانا درخواستی صاحب بشرط صحت ۲۷۔۲۸ رجمادی الثانی ۸۰ بروز ہفتہ، اتوار کی تواریخ میں سے کسی ایک تاریخ کو اکوڑہ خٹک تشریف لائینگے۔

بحکم حضرت شیخ مولانا درخواستی صاحب مدظلہ

نوٹ:۔ آپکا اصل خط احقر کے پاس نہیں پہنچا اگر تواریخ میں کسی قسم کی تبدیلی ہو تو فوراً مطلع فرمائیں تاکہ پروگرام جلد مرتب کرلیا جائے۔
محترم شیر علی شاہ صاحب ودیگر جمیع کو تسلیمات۔

(۴)

۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء

مخدومی محترمی دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں 19 اکتوبر شب سوموار کو خانپور سے بذریعہ سندھ ایکسپریس پر سوار ہو کر بتاریخ 20 اکتوبر شب سہ شنبہ (منگل) کو نوشہرہ اترونگا۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب مدظلہ بھی اسی گاڑی پر تشریف لائیں گے۔

مخلص بحکم حضرت درخواستی

(۵)

(علماء دیو بند کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کیلئے اجتماع)

بخدمت جناب مولانا محمد عبدالحق صاحب مہتمم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فقیر نے مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور کے تمام فضلاء کرام کی دستار بندی کیلئے دیو بندی مکتبہ فکر کے تمام علماء کرام کو مدعو کیا ہے۔ فقیر کی قلبی خواہش اور دلی تمنا ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ اور تمام علماء دیو بند کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کیلئے ممد ومعاون ثابت ہوں۔ کیونکہ وقت کا اہم تقاضہ ہے کہ دیو بندی مکتبہ فکر کے تمام

فرزندان توحید اپنے تمام اختلافات ختم کر کے یکجان ہو جائیں۔ ہر جماعت اپنے مقام پر کام کرتے ہوئے سٹیج پر جمع ہو کر اتحاد کا روح پرور منظر دکھائیں۔ اُمید واثق ہے کہ آپ ملت اسلامیہ کے اس عظیم مشن میں فقیر کے معاون کی حیثیت سے تشریف لائینگے۔ تاریخ اجتماع ۱۸، ۱۹اور ۲۰اپریل بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار فقط والسلام الفقرالی اللہ عبداللہ درخواستی

(۶)

(ایک مظلوم افغانی عالم کی سفارش)

بخدمت جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ المرام اینکہ حامل دعانامہ ہٰذا افغانستان سے آئے ہوئے مولانا صاحب ہیں۔ نہایت نیک اور مظلوم عالم دین ہیں فقیر کے ذاتی متعارف ہیں انکا زبانی حال سنکر خصوصی توجہ سے بھر پور معاونت کریں۔ جمیع احباب کو سلام والسلام الفقرالی اللہ عبداللہ درخواستی

(۷)

(بوجۂ دورۂ تفسیر پروگراموں سے معذرت)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خلاصہ اینکہ گزشتہ سال بھر بھی شعبان میں لوگوں نے تنگ کرنا شروع کر دیا تھا چونکہ اس سال طبیعت ناساز ہے یکم شعبان سے ترجمہ شروع ہوتا ہے۔ اسلئے حاضری سے قاصر سمجھیں۔ شعبان کے علاوہ کوئی اور تاریخ ہوتی تو شاید پہنچتا۔ عبداللہ درخواستی

(۸)

(مخزن العلوم کیلئے نظام تعلیم)

بگرامی خدمت مکرمی حضرت مولانا صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کارکنانِ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور کو نظامِ تعلیم کی اشد ضرورت ہے براہ نوازش آپ اپنے مدرسے کا نظامِ تعلیم مطبوع یا غیر مطبوع جو بھی ہو فوری ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔ جوابی ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ فقط والسلام محمد عبداللہ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور۔ بہاول پور اسٹیٹ

(۹)

مخدوم المکرم جناب مہتمم صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش اینکہ نوازش نامہ موصول ہوا۔ آج سے درد گردہ کا دورہ شروع ہوا ہے۔ اگر طبیعت ٹھیک ہوئی تو ضرور آؤنگا تمام احباب کو سلام۔ فدا عالرحمان بحکم حضرت مولانا عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم

(۱۰)

(قاری محمد طیب صاحب کی حقانیہ آمد کی اطلاع)

محترم المقام حضرت مولانا دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند آج ملتان تشریف لے گئے ہیں۔ اُنہوں نے مندرجہ ذیل مضمون آپ کو تار کرنے کے لئے دیا تھا۔ مگر قسمت کی بات ہے۔ کہ ڈاکخانہ بوجہ یوم وفات جناب لیاقت علی صاحب بند تھا کسی قسم کی تار نہ ہو سکی صبح انشاء اللہ تار روانہ کر دونگا۔ مضمون یہ تھا۔ "خط کو منسوخ کہو 20 اکتوبر کو سندھ ایکسپریس سے نوشہرہ کو پہنچوں گا۔ محمد طیب دامت فیوضہم دیگر خیریت تمام احباب کو سلام

مولانا محمد عبداللہ صاحب فیوضہم بقلم محمد حسین کراچوی

مولانا عبداللہ رائے پوری ۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال
(ایرانی طالب علم کے داخلہ کی سفارش)

بخدمت مخدومی محترمی مکرمی معظمی مولانا صاحب مدفیوضہم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔حامل عریضہ ہذا سید محمد ایرانی گزشتہ سال یہاں پڑھتا تھا امسال اس کا ہم سبق ہموطن کوئی نہیں اسکا خیال اور اصرار یہی ہوا کہ حضرت والا کی خدمت اقدس میں اکوڑہ ہی حاضر ہونا ہے وہاں اسکے کچھ واقف ہم وطن پڑھتے ہیں اور مدارس جو قریب ہیں انکی طرف اسکا خیال نہیں بنا بریں یہ آپکے خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس جتنی مدت رہا بہت شریفانہ اور محنتی اور نیک ہی ثابت ہوا حضرت والا کی خدمت میں کچھ تحریر کرنا گستاخی ہی ہے اسکا اصرار تھا اسلئے یہ چند سطور لکھدیں۔ احقر دائمی مریض ہے حضور والا دعاء صحت بھی فرمادیں نیز حسن خاتمہ کی دعاء بھی فرمادیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

والسلام فقط احقر عبداللہ غفرلہ

☆☆☆

مولانا سید عبداللہ شاہ[1] عرف مازارہ میاں صاحب
(حاضری کی اطلاع)

۲۹ مارچ ۱۹۵۰ء

جناب عالی۔ انشاءاللہ تعالیٰ بوقت وتاریخ مقررہ یعنی ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ حاضر خدمت ہوجائینگے۔ فدوی سید عبداللہ شاہ

☆☆☆

مولانا سید عبداللہ شاہ[2] مدیر روزنامہ الفلاح پشاور
(باطل کے خلاف الحق کا جہاد اس کا امتیازی شان ہے O اس کے بحر ذخار میں موتی بکھرے نظر آتے ہیں)

۱۸ امئی ۱۹۶۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت اعلیٰ جناب الحاج مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اشتیاق ملاقات ہروقت دل میں موجود رہتا ہے لیکن کاروباری معروفیات اتنی زیادہ ہیں کہ اس چکر سے نجات ہی نہیں ملتی کہ کسی بزرگ ہستی کا شرف دیدار حاصل کر کے ثواب حاصل کریں۔ رسالہ ماہنامہ الحق آتا ہے اور تمام معروفیتوں کے باوجود اس کا مطالعہ ذوق، شوق سے کیا جاتا ہے۔ مضامین پڑھ کر روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے آپ کے ارشادات گرامی سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ ملحدین، زنادقہ کے خلاف الحق نے جو جہاد جاری کر رکھا ہے۔ وہ ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے اور موجودہ دور کے مسلمانوں کے ایمان کی تقویت کا سبب بنتا ہے اسلامی جامہ میں عیسائیوں اور یہودیوں کی ابن سبائی طاغوتی طاقتوں کیخلاف صف آرائی الحق کا ایک امتیازی نشان ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ علماء کرام پاکستان میں عیسائیت یہودیت اور دہریت کا سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور یہ راہ نمایاں دین اپنی کوششوں سے پاکستان کو صحیح اسلامی راستوں پر ڈالنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کوششیں بہت کامیاب ہیں اور عیسائیوں، یہودیوں کے اربوں روپے اخراجات کے باوجود اب تک پانچ فی ہزار پاکستانی مسلمان اسلام سے نہیں ہٹائے جا سکے اسکے مقابلے میں علماء اسلام نے پاکستان کے مخلص مسلمانوں کی نیک کمائی سے اسوقت ملک میں

---

[1] سرحد کے معروف اور باا ثر علماء اور مشائخ میں سے تھے۔ مازارہ میاں صاحب کے نام سے شہرت پائی۔

[2] سرحد کے اولین معروف صحافیوں میں سے عجیب مرنجان مرنج اور طرحدار شخصیت تھے روزنامہ الفلاح پشاور کے مدیر

پانچ سو کے قریب دینی مدارس قائم کر رکھے ہیں جو فارغ التحصیل ہو کر بدمذہبوں کے مقابلے میں کھڑے ہو جاتے ہیں جبکہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طالب علم گورنروں اور صدروں کے ہاتھوں سندیں اور ڈگریاں لے کر روٹی کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اسلئے اسلام کی اپنی دیوار کھڑی کرنے میں آپ لوگوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے اور انشاءاللہ آئندہ پانچ سو سال تک اسکے اثرات باقی رہیں گے۔ اکثر مدارس وجوامع سے بہترین دینی رسائل جاری ہو رہے ہیں لیکن الحق کا معیار بہت بلند ہے اسکے منتظمین اور اہل قلم حضرات قابل قدر، قابل صد مبارک باد ہیں۔ جو اپنی بلند پایہ علمی کوششوں سے الحق کے بحر زخار میں موتی بکھرتے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو توفیق بخشے اور الحق کا بول بالا ہو اور دارالعلوم حقانیہ قیامت تک دین کی خدمت کرتا رہے۔ آپکا خیر اندیش سید عبداللہ شاہ عفی عنہ

مدیر روزنامہ الفلاح صدر روڈ پشاور صدر

نوٹ: اگر مناسب سمجھیں تو اسے الحق میں شائع فرمائیں۔

☆☆☆

مولانا سید عبداللہ شاہ[1] خلیفہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ

(مولانا عباسی کا سفر ڈھاکہ ○ شیخ الحدیثؒ سے غیر اختیاری محبت)

۱۴ اگست

محترم المقام جناب مولانا و اولانا الشیخ عبدالحق صاحب دامت فیوضاتھم وعمّ نعماتہم، آمین۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد۔ مکتوب گرامی پہونچکر باعث صد افتخار ہوا۔ دعاء ہے کہ رب العالمین آن منبع المکارم والاخلاق کو خدمت علم واہل علم کیلئے تادیر زندہ رکھے۔ اور سلامت وتندرست رکھے اور خطہ سرحد کو اس چشمہ علم وعمل کے انوار سے محروم نہ کرے۔ اور مولانا سمیع الحق صاحب کو اس باغیچہ علم وعمل کے آبیاری وترو تازگی کیلئے مزید توفیق عنایت فرمادیں۔ آمین۔ بکرمانبیر سے پنجاب کے مختلف مقامات سے احباب بکثرت لاہور پہونچ گئے تھے۔ ۲۸ جولائی کیلئے سیٹ برائے لاہور ڈھاکہ سے ریزرو کئے تھے۔ ۲۷ کو جب ڈھاکہ پہونچے، ہوا کی کمی اور حبس نے حضرت والا صاحب کے قلب مبارک پر اثر کیا۔ یہاں تک کہ بلا اختیار کبھی لیٹتا تھا کبھی بیٹھتا تھا، چہرہ انور پر زردی آگئی، رفقاء پریشان دعا خوان رہگئے، کافی وقت گزرنے کے بعد اللہ پاک نے فضل کیا، حالت رو بصحت ہوگئی، پنجاب کی گرمی جو ڈھاکہ کے گرمی سے چند گنا زیادہ تھی حضرت والا صاحب کیلئے قابل برداشت نہیں تھی مجبوراً ارادہ کراچی اختیار کیا گیا۔

جناب کیساتھ حضرت والد صاحب مدنی مدظلہ العالی کا محبت غیر اختیاری معلوم ہوتا ہے اکثر ذکر خیر سے یاد فرماتے ہیں اراکین واساتذہ و طلبہ کیلئے بھی دعائیں فرماتے رہے ہیں یہ جناب کے مقام کا تقاضا ہے اللہ پاک اسمیں اور اضافہ کرے اور ہمارے بیکاروں کیلئے اللہ پاک جناب کی دعائیں قبول فرمائیں۔ آمین واجب الاحترام مولانا سمیع الحق صاحب، جناب سلطان محمود صاحب، جناب شیر علیشاہ صاحب منتظمین حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔ اور طالب دعا ہوں۔

فقط والسلام دعاجو عبداللہ شاہ غفرلہ کراچی

---

[1] حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدینہ کے خلفائے اجل اور خاص خدام اور مقربین میں سے تھے شریفی مسجد کراچی کے خطیب رہے اور پھر ڈرگ کالونی کراچی میں منزل سادات حسینی کے نام سے رشد وہدایت کا کام جاری رکھا پاکستان میں حضرت عباسیؒ کے دوروں کا پروگرام وغیرہ ان کے ہاتھوں میں ہوتا۔

مولانا عبداللہ کا کاخیل[1]

(۱)

(۱۹۷۰ء الیکشن میں کامیابی پر مبارکباد)

۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب زید مجدھم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الیکشن میں ممتاز کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اس نازک وقت میں جبکہ حکومت نہایت خطرناک لوگوں کے ہاتھ میں جارہی ہے دین کے خواہاں اور دین کیلئے قربانی دے سکنے والے چند افراد کا وجود بھی ایوان اسمبلی میں اللہ کا بڑا فضل ہے۔ جمعیت پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگانے والے اور انکو طرح طرح سے بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے اپنی حماقتوں کا نتیجہ اب دیکھ لیں گے اور اچھی طرح سمجھ لیں گے کہ حق کیلئے لڑنے اور قربانی دینے والی جماعت یہی ہوسکتی تھی جسکو وہ اپنی پوری طاقت کیساتھ ختم کرنے کے درپے تھے۔ جمعیت کا بھاری اکثریت کیساتھ کامیاب نہ ہونا یقیناً قابل افسوس امر ہے لیکن "البلیۃ اذا عمت خفت" بہرحال جو چند افراد کامیاب ہوگئے ہیں ہمیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ یہ موثر حزب اختلاف کی حیثیت اختیار کرلیں گے جناب والا جیسی مبارک شخصیت اور مفتی محمود صاحب جیسے آزمودہ کار اور کہنہ مشق اسلامی مجاہد کا اسمبلی میں پہنچنا مسلمانوں کیلئے بشارت خیز ہے۔ اللہ تعالیٰ جمعیت علماء اسلام کی اس بہت ہی محدود کامیابی کو دین وملت کیلئے نہایت مفید ثابت کردے۔ آمین،

والسلام عبداللہ کا کاخیل

(۲)

(بیمار پرسی اور دعائے صحت)

۲۷ رجولائی ۱۹۷۵ء

گرامی مرتبت جناب شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے کل جناب والا کی شدید علالت کا علم ہوا اور ساتھ ہی روبہ صحت ہونے کی خوشخبری بھی ملی۔ آپ کی علالت پر ہمارا صدمہ بالکل ایک طبعی امر ہے۔ ذاتی تعلق کے علاوہ ہمارے علاقے اور قوم کیلئے جناب والا کی شخصیت سایہ صد افتخار ہے۔ جناب والا کی درازی عمر کے خواہاں ہم صرف ذاتی تعلق کی بناء پر نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے دینی اور ملی مہمات کی انجام دہی کیلئے جناب والا کی ذات ہمیں عزیز اور مطلوب ہے ہماری دلی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو عاجل اور کامل صحت سے نوازے اور آپ کی درازی عمر کو ہمارے لئے موجب ہزار برکت وسعادت بنادے۔ آمین۔

میں عنقریب وطن آنے والا ہوں۔ عیادت کیلئے حاضر ہونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا کرے کہ اس وقت تک جناب والا کی صحت اپنی طبعی حالت پر آچکی ہو۔ آمین، التجاء ہے کہ دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ شاید مجھے بیرون ملک سفر کرنا پڑ جائے اس سفر کی کامیابی اور اسمیں بصحت وسلامت رہنے کیلئے دعا کا خواستگار ہوں۔ جملہ متعلقین کو سلام مسنون عرض ہے۔

والسلام عبداللہ کا کاخیل

---

[1] حالات کے لئے دیکھئے میرے نام کے خطوط

قاری عبدالمالک صاحب[1] پرانی انارکلی لاہور

(۱)

۲۸ رجولائی ۵۵ء (دارالعلوم کیلئے استاد تجوید کی تلاش)

مخدومنا، السلام علیکم! گرامی نامہ آیا کوائف سے مطلع ہوا مجھے افسوس ہے کہ اس وقت کوئی قاری صاحب ان صفات کے حامل میری نظر میں خالی نہیں سب لوگ مختلف جگہ کام میں لگے ہوئے ہیں اگر ماہ رمضان میں آپ اطلاع دیتے تو کوئی انتظام ہوسکتا تھا اب کافی وقت گزر گیا اسلئے تعمیل ارشاد مشکل ہے خیال رکھوں گا مل جانے پر انشاء اللہ مطلع کرونگا لیکن جیسا آپ چاہتے ہیں ایسا سو روپیہ ماہوار سے کم میں نہیں ملتا۔ والسلام: قاری عبدالمالک صدر شعبہ تجوید وقراۃ دارالعلوم لاہور

(۲)

۲۲ رمضان ۹۵ھ، ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء

مخدوم محترم، السلام علیکم، کرمنامہ آیا امسال دارالعلوم ہذا کا سالانہ جلسہ دستار بندی شعبان میں نہ ہوسکا شوال میں عشرہ اولیٰ کے بعد ہوگا۔ اسوقت فارغ شدہ تلامذہ میں سے تخییر وانتخاب کا موقع ملے گا۔ بعد جلسہ قابل اطمینان جواب دیا جائے گا انتظار فرمائیں۔ میرا خیال ہے کہ آپکو دارالعلوم کے لائق کتب تجوید پر پڑھانے والا خوش الحان قاری دوسو ماہوار کے اندر مل سکے گا۔

والسلام: عبدالمالک صدر شعبہ تجوید قراۃ

آئندہ خط وکتابت کیلئے یہ پتہ ہوگا قاری عبدالمالک مکان نمبر ۷ بالمقابل قصر سخاوت ملتان روڈ لاہور

پہلے میرا متاہلانہ قیام دارالعلوم ہی میں تھا اب بدل دیا ہے۔

☆☆☆

مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندی[2] خانیوال

(۱)

خانیوال اکتوبر ۱۹۵۸ء (اکوڑہ خٹک آمد کی اطلاع)

حضرت محترم وعلیکم السلام ورحمتہ۔ والا نامہ شرف صدور لایا ہے ارادہ ہے کہ بروز منگل خیبر میل سے صبح نوشہرہ اتروں و ماذالک علیہ بعزیز پہلے دن ہی انشاء العزیز حاضری ہوگی۔ بصورت دیگر احباب بدھ کو صبح انتظار فرمائیں۔ دعا فرمائیں رب العزت مشکلات حل فرمائے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت سلام مسنون۔ والسلام

---

[1] استاذ القراء قاری عبدالمالک دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ اور بعد میں دارالعلوم پرانی انارکلی میں صدر شعبہ تجوید وقراءت کے عہدہ پر کام کیا۔

[2] سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور شیخ طریقت، جن کے حلقہ ارادت میں اکثر علماء محدثین، مدرسین، فضلاء اور طلباء مدارس عربیہ شامل تھے (المتوفی ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء) عمر بھر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ سے والہانہ تعلق خاطر رہا۔ حضرت شیخ الحدیث بھی غایت تواضع اور عقیدت کے وجہ سے حضرت سے مرشدوں جیسا سلوک فرماتے رہے۔ حد یہ ہے کہ مولانا مرحوم کے دارالعلوم حقانیہ آمد کے موقع پر مجالس مراقبہ وغیرہ میں بھی مریدین کے حلقہ اور صف میں بیٹھتے۔ مولانا مرحوم نے از خود تبرکا و اعزازا حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا اسم گرامی بھی خلفاء مجازین میں شامل فرمایا ہے۔ حضرت کے بارہ میں انکے وفات پر میرے ان تاثرات سے مزید روشنی پڑتی ہے:۔

(مولانا عبدالمالک صدیقی اور میرے تعزیتی تاثرات)

۱۱ شعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء شب اتوار دس بجکر دس منٹ پر احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ایک ایسے خدا رسیدہ بزرگ کا وصال ہوا جسکی ساری زندگی اسلام کی بےلوث خدمت خلق اللہ کی رشد وہدایت اور ارشاد وسلوک میں بسر ہوئی تھی۔ افسوس کہ ظلمت مادہ پرستی اور طوفان خدا فراموشی کی ان تاریکیوں (بقیہ اگلے صفحے پر)

(۲)

۲۳/اگست ۱۹۶۲ء (مراقبہ ولطائف تصوف کے اسرار و رموز)

از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ، از گوجر خان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مراقبہ معیت جو آخری توجہ میں عرض کیا تھا اس سے قبل سبعہ لطائف اور ایک نفی اثبات اور تہلیل لسانی مراقبہ احدیت اس کے بعد خمسہ مشارب ہیں تو آپ سبعہ لطائف پر کچھ وقت مراقبہ کیا کریں اور اسی مراقبہ کے اندر تسبیح لطائف کے اوپر کھٹکایا کریں تا کہ لطائف کے اندر طاقت پیدا ہو سکے۔ نفی اثبات اس موسم میں نہیں کرنا چونکہ گرمی ہے سردی میں اور سرد وقت میں کرنا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مگر تہلیل ابھی کیا جاسکتا ہے اس کی ترکیب شجرہ مبارکہ میں موجود ہے اس کے آگے مراقبہ احدیت جس پر پشاور میں توجہ ہو چکی تھی اس کے آگے مشارب اول ہے اس کو شروع کر دیں اس کے بعد مشارب ثانی ثالث رابع خامس تقریباً پورا کرلیں۔ بعد میں مراقبہ معیت پھر سے کرنا ہوگا۔ اب اسی بناء پر لطیفۂ قلب سے مراقبۂ معیت تک بار بار آپ کریں گے گر چہ آپ کو عدیم الفرصتی پوری ہے، مگر اس کے لیے وقت نکالنا بھی لابد اور ضروری ہے اس عریضے کی رسائی کے لیے چکوال کے پتہ پر تحریر فرمائیں۔ ضلع جہلم مقام چکوال جامع مسجد ملنگان برمکان حافظ غلام حبیب صاحب، خطیب جامع مسجد ملنگان عزیز مولوی سمیع الحق صاحب و دیگر وغیرہ خورد وکلاں اور مدرسین حضرات مع متعلمین کے السلام علیکم عرض ہے، معمولات کی ہر کس پابندی رکھیں مطابق ہدایت تو انشاء اللہ تعالیٰ نسبت حاصل ہوگی، میری ڈاک اگر کوئی آئی ہو اس کو پتہ بالا پر روانہ فرمائیں، والسلام صدیقی عفی عنہ

(۳)

از کڑوہی ضلع سرگودھا ۲/ستمبر ۱۹۶۲ء (معمولات تصوف وسلوک کی پابندی پر زور)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، محترمی آپ کا انتظار کافی رہا مگر آخر آپ کی تشریف آوری نہ ہونے پر انتظار ختم ہوا۔ امید ہے کہ آپ کو میرا دستی

میں دوائے دل بیچنے والے بڑی تیزی سے سفر آخرت اختیار کرتے جارہے ہیں اور دنیا خالی ہوتی جارہی ہے۔ عارف ربانی ملاذ الفقراء محب العلماء والمساکین مولانا محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی مجددی کی رحلت بھی ان تاریکیوں میں اضافہ کا سبب بنے گی۔ حضرت مرحوم اپنے وقت کے شیخ طریقت خواجہ فضل علی قریشی مسکین پوری متوفی ۱۳۵۴ھ کے اجل خلفاء میں سے تھے، جن کا روحانی سلسلہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ تک پہنچتا ہے۔ ولادت ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ بوقت تہجد بستی ڈھکوان احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ہوئی، وصال کے وقت عمر ۷۴ برس تھی وفات کے بعد چہرۂ انور اور جسم پر جنتیوں کی علامات نمایاں تھیں۔ جنازہ احمد پور پڑھانے کے بعد دوسرے دن خانیوال لایا گیا جہاں دوبارہ رات کے دس بجے جنازہ پڑھایا گیا اور رات کے دو بجکر پندرہ منٹ پر یعنی اس وقت آغوش لحد کے سپرد کر دیئے گئے جبکہ اس وقت زندگی میں آپ مولائے حقیقی سے محو مناجات رہتے اور اپنے نالہ ہائے سحر گاہی کی شکل میں رفیق اعلیٰ سے ہمکلام ہوتے۔

مولانا مرحوم کی ذات دیگر اکابر کی طرح شریعت وطریقت کی جامع تھی، کمال اتباع سنت جو سلسلۂ نقشبندیہ کا وصف خاص ہے، ہر ہر قدم پر ملحوظ رہا۔ سنت کی مخالفت یا کسی منکر کو دیکھتے تو ضبط نہ کر سکتے۔ نہ کسی مداہنت یا مصلحت بینی کے روادار ہوتے، بلکہ بلا خوف لومۃ لائم ٹوکتے، آپ کے اردگرد دنیا پرستوں اور اہل جاہ وثروت کا نہیں بلکہ زیادہ تر علماء طلباء فقراء مساکین اور منکسرۃ القلوب لوگوں کا ہجوم رہتا گویا وہ طبقہ علماء کے مرشد تھے اور خود ان لوگوں میں ایسے خوش رہتے جیسے ماہی بے آب پانی میں تسکین پاتی ہے، تمام اکابر دیوبند کے مداح اور گرویدہ تھے، مگر شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے تو گویا عشاق میں سے تھے، ہمیشہ ان کے مناقب میں رطب اللسان رہتے، صحابہؓ دشمنی تصوف اور سلف صالحین سے بدظنی پیدا کرنے والے لوگوں پر شدید تنقید کرتے اور اس وجہ سے ہمیشہ جماعت اسلامی مخالفت کا نشانہ بنتی، کبھی تبلیغی جماعت بھی بعض لوگوں کے تشددات کی وجہ سے لپیٹ میں آجاتی جو بہت سے معتقدین کیلئے بھی سامان آزمائش بن جاتی، تمنائے اصلاح خلق اور جذبۂ ارشاد و ہدایت انہیں اس ضعف اور کبرسنی میں بھی طویل اسفار پر مجبور کرتا رہا۔ دارالعلوم حقانیہ میں آمد ورفت کا سلسلہ ۲۰، ۲۲ سال سے دارالعلوم حقانیہ کے اولین صدر مدرس استاد مکرم مولانا عبدالغفور صاحب سواتی قدس سرہٗ (سابق مدرس مدرسہ دینیہ دہلی) کے تعلق سے شروع ہوا جو انکے متوسلین میں سے تھے پھر تو ہر بار دارالعلوم کے بیشمار طلبہ اور اجلۂ اساتذہ تک بیعت ہوتے رہے اپنے آخری سفر میں بھی دارالعلوم تشریف لائے دوسرے دن تک قیام کیا اس سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آغوش مبارک میں لے کر فرمارہے ہیں: ''عبدالمالک اب بوڑھے ہو چکے ہو گھر میں بیٹھو اور سفر ترک کر دو''۔ اور ابھی مہینہ ڈیڑھ ہی گزرا تھا کہ راہ ارشاد و ہدایت کا یہ تھکا ماندہ مسافر مولائے حقیقی کی آغوشِ رحمت میں جا کر آسودۂ راحت ہو گیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کے فیض کو جاری وساری رکھے، اور درجات میں تا قیامت اضافہ ہوتا رہے۔ (الحق ۳/۱۹۷۳ء)

پرچہ مولانا عبدالعزیز صاحب ساکن چکنی ضلع پشاور نے بذریعہ طالب علم حقانیہ سے بس سے اور سڑک سے آپکو روانہ کیا تھا خبر دیں کہ بروقت پہنچا کہ نہیں۔ نہ آنے کا کیا عارض پیدا ہوا۔ حضرت العلامہ مخلص ومحب مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت یہ پرچہ پڑھا کر حال پہنچانا۔ کہ اس مرتبہ جو دارالعلوم حقانیہ میں کثرت جماعت پر خرچ ہوا ہے کھانا اور روشنی کا وہ مجھ کو اندازہ ہے اور میں نے ادا کرنا ہے۔ مگر قیام حقانیہ میں اور تا حال مجھ کو یہ طاقت نہیں ہوئی کہ میں اس ذمہ کو ادا کر سکتا، یا اس وقت کر سکوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ میں ادا کروں گا۔ جبکہ اللہ کریم مجھ کو توفیق دے گا اس کی رحمت کی انتظار کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت کچھ حقیر رقم روانہ ضرور کروں گا۔ پھر وہ رقم اس جگہ پر جمع کر دینا جس فنڈ سے جماعت کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا اور رقم نہ ہونے کی وجہ سے میں بجلی کی رقم بھی نہیں پیش کر سکا تھا۔ اب آپ کے ذمہ دعا ہے کہ مجھ کو یہ توفیق ہو کہ میں اپنے ارادے کو جلد پورا کر سکوں۔

معمولات حضرت مولانا موصوف لازماً آپ پابندی سے پورا فرمایا کریں۔ دنیا کی زندگی کے بعد خدا کی قسم ہے یہ طریق ذکر اللہ اعلیٰ پیمانے پر اور مرتبہ پر فوائد کا مالک ثابت ہوگا۔ مردانگی کا ثبوت دینا لازمی ہے کہ درس حدیث مبارک وذمہ داری ادارہ علم کے ساتھ ساتھ مراقبہ باقاعدہ جاری رہے۔ بلکہ آج سے ختم درس حدیث پر پانچ منٹ کیلئے آپ خود مراقبہ طلبہ کو کروا دیا کریں۔ جیسے کہ یہ بیکار عمل درسگاہ دارالحدیث میں کرایا کرتا تھا۔ گرچہ آپ تمام طلبہ کو جمع نہ کیا کریں کہ اسباق میں ہرج ہوگا۔ مگر اپنے دورۂ حدیث مبارک کے طلبہ کو فقط پانچ منٹ کا مراقبہ ضرور کرانا شروع کر دیں اس میں محیط برکات عطا ہوں گے۔ برخوردار عزیز القدر مولوی سمیع الحق و برخوردار حافظ صاحب[1] جس کا نام بھول چکا ہوں (اب کے مجھے اس کے نام سے مطلع فرمائیں) اور بقیہ تمام برخورداران اور طلبہ صاحبان اور علماء صاحبان کو سلام فرمانا۔

مکرم مولانا عبدالحلیم صاحب یہ تمام عریضہ حضرت مہتمم صاحب کو پڑھا دیں۔ والسلام صدیقی عفی عنہ[2]

نوٹ: اگر ہر مدرس جسکے حلقہ میں مجھ بیکار کے بیعت شدہ طلبہ موجود ہوں وہ بھی ختم درس پر گرچہ دو منٹ آنکھیں بند کرا کر مراقبہ کرا دیا کرے ہر روز تو حضرات کی برکات سے عمل پیرا طلبہ علماء میں بہترین اسپرٹ نصیب رہے گا۔ محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ

(۴)

(حرمین روانگی کی اطلاع)

۲۰ مارچ ۱۹۶۳ء باسمہ الکریم

از محمد عبدالمالک صدیقی عفی کراچی نمبر ۱۳۔

حضرت العلامہ المولنا مہتمم دارالعلوم حقانیہ مولوی عبدالحق صاحب دام رشدہ ومجدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! فضل ربی سے ۲۸ مارچ بروز جمعرات بوقت عصر بذریعہ سعودی ہوائی جہاز سے انشاء اللہ تعالیٰ جدہ شریف روانہ ہونگا۔ معہ اپنی اہلیہ کے لہٰذا باعث تحریر دعا سے فراموش نہ رکھنا، ہر کس خصوصی جو داخل طریقہ ہیں محترمی مولانا عبدالحلیم[3] صاحب مولانا محمد ہاروت صاحب[4] و دیگر تمام مدرسین و متعلمین دارالعلوم کی خدمت السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض کریں۔ مقصد تحریر کا دعا ہے۔ اس لحاظ سے ضرور رہے کہ قدرت آداب کی توفیق بخشے جس کا ثمر محبت وتکمیل رضا مقرر ہے وہ نصیب رہے۔ صدیقی عفی عنہ بخدمت حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہ ورشدہ

---

[1] برادرم مولانا انوار الحق صاحب مراد ہیں۔

[2] یہ خط غالباً حضرت مولانا عبدالغفور سواتی اولین صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ کے نام ہے جو حضرت صدیقی صاحب کے خاص مسترشدین میں سے تھے۔ انکے خطوط کے حاشیہ پر انکی حالات پر مزید روشنی پڑے گی۔

[3] مولانا عبدالحلیم زربودی صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

[4] فاضل وسابق مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جو طویل مدت تدریس کے بعد بوجہ اعذار جسمانی سبکدوش ہو گئے اور سوات کے گاؤں درو شخیلہ میں مدفون ہیں انکے صاحبزادگان مولوی امان اللہ وغیرہ دینی وسماجی خدمات میں مصروف ہیں۔

(۵)

(مسافر مستحق دعا ہے سفر حج ادب، محبت قبولیت کا متقاضی ہے)

از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ کراچی نمبر ۱۳ ۳ ۱۳ اپریل ۱۹۶۳ء　باسمہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بفضلہ وکرمہ، کافی الجھنوں کے بعد کامیابی ہوئی اور آج انشاء اللہ تعالیٰ بذریعہ سعودی طیارہ ساڑھے تین بجے دن کے پرواز نصیب ہوگی مع آپکی والدہ کے جمیع جماعت کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد دعا کی درخواست لازمی یادر ہے کہ مسافر مستحق ہے قدرت یہ سفر مبارک ادب، محبت قبولیت کے ساتھ نصیب فرماوے اور مراجعت برضاء تامہ عطا فرماوے آمین۔اور تمام جماعت کو استقامت نصیب ہو۔　آمین ثم آمین۔　صدیقی عفی عنہ　بخدمت حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہ ورشدہ

(۶)

(سفر حج سے واپسی سمیع الحق کی واپسی کی اطلاع سے مطلع کریں)

۱۱محرم الحرام ۸۴ھ ۲۴ مئی ۱۹۶۴ء باسمہ الکریم

حضرت العلامہ باعمل الصالح المخلص للاسلام مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !الحمدللہ تعالیٰ بروز جمعرات ۲۱ مئی بذریعہ ہوائی جہاز سعودیہ باخیریت کراچی آچکا ہوں لہٰذا تمام دارالعلوم سے دعا کرادیں کہ سفر مایۂ آخرت مرضیہ میں شمار ہو جائے اور ابدایہ حاضری نصیب رہے، آمین۔اور سلام پیش کردیں ہمہ مدرسین و متعلمین وارا کین صاحبان کی خدمت،(نمبر۲) کراچی قیام اندازاً بیس بائیس یوم رہیگا۔چونکہ زمزم شریف کھجوریں بحری جہاز نمبر۳ میں آئی ہیں۔انکو حاصل کر کے احمد پور شرقیہ آنا ہوگا،انشاء اللہ تعالیٰ ہوسکے تو عزیزم مولوی سمیع الحق محترم کی خیریت اور واپسی کی اطلاع[1] اور ہمہ خاندان سے مطلع فرمادیں۔کراچی پررنچھوڑ لائن متصل ڈاکخانہ جناب حکیم محمد ادریس کے پتہ پر جواب فرمادیں،گرچہ قیام میرا ناظم آباد نمبر ا کراچی میں ہے مگر پتہ ڈاک یہی ہے،

مستحق دعا صدیقی عفی عنہ بقلم خود۔

(۷)

(مدرسہ کے خرچہ میں احتیاط وتقویٰ کی اعلیٰ مثال)

باسمہ الکریم از محمد عبدالمالک صدیقی عفی، راولپنڈی ۲۶ اگست ۱۹۶۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !اب کی مرتبہ[2] جو خرچہ مہمانان کا اور بجلی کا دارالعلوم کا ہوا ہے اور کچھ شرکت نہیں کرسکا تو مجبور تھا کہ سوائے کرایہ کے میں نے کچھ رقم سرحد سے قرضہ کیا تھا وہ ہی جس سے میں راولپنڈی آچکا ہوں اور کچھ بچت بھی رہی مگر مدرسہ دارالعلوم کی کمی اس سے پوری ناممکن تھی علاوہ اسکے حساب چلنے بوقت ریل کے ٹکٹوں کی بچت معلوم ہوا لہٰذا انشاء اللہ تعالیٰ روانہ کردونگا، رقم ایک جگہ سے بطور قرض منگوائی ہے۔آنے پر بذریعہ منی آڈر پیش خدمت کردونگا۔متعلقین کی خدمت سلام فرمادیں۔　بیکاروجود صدیقی عفی عنہ۔

(۸)

(کاش حقانیہ میں جگہ مل جاتی ○ مفتی محمد فرید سے حقانیہ میں خدمت کی خواہش کا اظہار)

باسمہ الکریم: محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ خانیوال ۲رشوال ۱۳۸۶ھ

وعلیکم السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا مکتوب گرامی پہنچا۔آپکے بھائی، بچوں گھر میں اور جماعت کو سلام دینا معمولات کی پابندی رکھنا۔اللہ کریم

---

[1] حرمین الشریفین کی پہلی حاضری سے واپسی مراد ہے۔

[2] اس خط میں دینی اداروں کے مصارف میں انتہائی احتیاط تقویٰ اور دیانت کا بہت بڑا سبق ہے کہ حضرت یہاں مہمانی کے ایام میں کمرہ قیام میں دارالعلوم کے بجلی کے خرچ اور مہمانوں کے مصارف کی ادائیگی کے لیے فکرمند ہیں جبکہ جیب بالکل خالی ہے حضرت کا یہی معمول تھا۔آج کے مہتممین اور ارباب مدارس اور منتظمین کے لیے اس میں ایک بے مثال سبق ہے۔اس سے پہلے خط نمبر۳ بھی اسی نوعیت کا ہے۔

آپ کو ایسے مقام پر پہنچائے[1] جہاں دین و دنیا دونوں ہوں۔ کاش اگر حقانیہ میں جگہ مل جاتی تو میرے خیال میں وہ بہتر تھی۔ تبلیغی سلسلہ جاری رکھیں۔ تعامل کا تعلق اس کے اندر نہیں رہنا چاہیے۔ والسلام صدیقی عفی عنہ

(۹)

(شیخ الحدیث کی علالت پر شدید تشویش کا اظہار اور مولانا بنوری کے حوالہ سے طبی مشورہ)

۷؍اگست ۱۹۶۶ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ

باسمہ الکریم از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ، کراچی معرفت حکیم محمد ادریس صاحب متصل ڈاکخانہ رنچھوڑ لائن، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج روز ایک مولوی صاحب نے خبر دی کہ آپ بیماری کا شکار ہو کر ہسپتال میں داخل ہو چکے ہو جس کے باعث دل کو صدمہ ہوا۔ اور مع جماعت دعاء کی کیونکہ مخلص علماء کے وجود اور انکی پیدائش موجودہ وقت میں انتہائی دشواری کا مالک ہو چکی ہے۔ اللہ کریم آپکو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپکی وجہ سے ادارہ علم کو مزید ترقیات نصیب فرمائے۔ ممکن ہو تو اپنی خیریت کے حالات جوابی لفافہ میں کسی سے تحریر کرا کر روانہ کریں۔ اور شوگر کی بیماری ہو تو چائے نوشی ختم کر دیں۔ کہ چائے نوشی سے اس بیماری کو ترقی ہوا کرتی ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری دام احترامہ کو بھی یہی بیماری تھی جس میں انہوں نے یہ علاج استعمال فرمایا ہے۔ انڈا، مچھلی، گوشت، سوا روٹی کے استعمال کیا ہے۔ ۴۰ روز جس کی وجہ سے اب آرام پایا ہے۔ مگر مجھ کو اس کی ترکیب یاد نہیں رہی۔ وہ خود ہی نیو ٹاؤن کراچی کے پتہ پر تحریر فرما کر جواب مکمل ترکیب کا منگوالیں اور اس پر عمل کریں۔ اور ہسپتال کو ترک کر دیں۔ میں ابھی تک کراچی میں ہوں۔ اگست کے ختم پر کراچی سے وطن آؤنگا۔ قدرت آپ کو شفاء بخشے اور آپ کی زندگی دراز فرمائے۔ سرحد کے سفر میں اندازاً دو ماہ تک ملاقات ہوگی۔ عزیز القدر مولوی سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام پیش کرنا۔ غالباً آپ کے ساتھ ہونگے۔ والسلام

(۱۰)

از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ ۲۵؍اگست ۱۹۶۶ء باسمہ الکریم (صحت بصارت کیلئے دعا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ آن عالم باعمل کی شفا باعث راحت وخوشنودی ہوا۔ اللہ کریم آپکو بصارت کی کمی سے بھی محفوظ رکھے اور درس حدیث مبارک کے لیے سواء دشواری کے عامل رکھے میں انشاء اللہ تعالیٰ مطابق دعوت علماء سرحد واتفاق علماء مردان حاضر ہونگا۔ مگر اندازہ ماہ اکتوبر کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، امید کہ اس وقت آپ کی زیارت بھی نصیب ہوگی۔ مولانا عبدالغنی[2] و مولانا محمد ہاروت و عزیز القدر، مولوی محمد سمیع الحق و دیگر علماء و طلباء کو سلام پیش کریں۔ صدیقی عفی عنہ کراچی

---

[1] یہ خط اپنے قریبی مسترشد مولانا مفتی محمد فرید مفتی واستاد حدیث دارالعلوم حقانیہ کے نام ہے جو حقانیہ میں آنے سے قبل دوسرے مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں قیام پذیر تھے۔ حضرت کے خط میں حقانیہ کو ترجیح دینے کی خواہش کی تعمیل بالآخر حضرت مفتی صاحب کے دارالعلوم حقانیہ میں تقرری کی صورت میں پوری ہوئی۔

(مولانا عبدالغنی دیروی ؒ کے حالات)

[2] فاضل دیوبند دارالعلوم حقانیہ کے علم معقول اور ادب پڑھانے والے مشہور استاذ تلمذ کی سعادت ناچیز کو بھی ملی بلکہ میرے محبوب اساتذہ میں سے تھے، ریاست دیر سے تعلق تھا۔ مرنجان مرنج انسان، بظاہر درسیات کے عالم مگر دنیا کی سیاست کے اتار چڑھاؤ اور جغرافیائی حالات اور انقلابات پر وسیع نظر رکھتے تھے، اخبارات کا مطالعہ خاص مشغلہ تھا۔ جمال عبدالناصر افریقی راہنما لوممبا جیسے حریت پرست لیڈروں سے شدید گرویدگی رہتی ۲۵ سال دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کے بعد اپنے ایک استاذ حضرت علامہ شمس الحق افغانی کی تحریک پر دارالعلوم اکبر مردان میں تدریس کے لیے دارالعلوم سے جدا ہو گئے۔ اکبر دارالعلوم نوابوں کا منصوبہ تھا، جلدی دھرا کا دھرا رہ گیا اور مولانا مرحوم نے مختلف درسگاہوں میں تدریس کے بعد مردان میں داعئ اجل کو لبیک کہا۔ (س)

(۱۱)

(لاؤڈ سپیکر سے نماز اور چاند کی تسخیر کے بارہ میں مولانا احتشام الحق پر شدید برہمی اور اختلاف رائے)[1]

باسمہ الکریم تعالیٰ، از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ کراچی، مورخہ ۲۰ ۔اگست ۱۹۶۹ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، نمبر ۱: سب سے پہلے سوال یہ ہے کہ مولانا احتشام الحق صاحب ومفتی محمد شفیع صاحب، کیا نبی ہیں یا رسول مانے جا رہے ہیں یا ائمہ دین میں سے ایک فرد مانے جا رہے ہیں کہ جو اجتہاد گڑھ لیں اور شائع کر دیں وہ اٹل ہے پھر سب علماء اس پر لبیک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا بھی صحیح مولانا احتشام الحق صاحب اور عمل اس پر تمام علماء نے لبیک کہہ کر تمام امت محمد ﷺ کے نمازیں برباد کر دیں اور لاؤڈ سپیکر پر نماز شروع کر دیں جیسے آپکو علم ہے کہ امام کی آواز وہی ہوتی ہے جو لاوڈ اسپیکر کے بغیر ہوتی ہے محترم! خارج از نماز اگر کوئی امام کو لقمہ دیدے اور امام اس کا لقمہ لے لیں تو فقہاء کے نزدیک مفسد نماز ہے اور آپ بھی اسی قول پر عامل ہونگے۔ تو فرمایئے کہ کیا امام کا آواز بدل جاتی ہے یا بعینہٖ وہی رہتی ہے۔ یقیناً امام کے ہی آواز لقمہ لینے پر ہوتی ہے ہرگز نہیں بدلتی تو یہ فعل کیونکر مفسد نماز مانا گیا۔

نمبر ۲: توجیہ مولانا احتشام الحق صاحب کی بازگشت آواز نہیں ہوتا۔ کیونکہ سائنس کہتی ہے اور سائنسدان کہتے ہیں۔ کیا سائنس اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قوی پوزیشن رکھتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر شریعت مقدسہ کے تابع کئے گئے ہیں اور سائنس یہ پوزیشن رکھتی ہے کہ وہ شریعت مقدسہ کا تابع نہیں ہے۔ آخر سائنس کیا بلا ہے، غالباً عقل کا جوہر ہوگا تو عقل تابع شریعت ہے یا شریعت تابع عقل ہے۔

چاند کی تسخیر: نمبر ۳، چاند میں امریکن کا جانا یا برطانیہ کا جانا یا یہود و نصاریٰ کا جانا، پھر ان کا بکواس مارنا اس پر مولوی صاحبان نے اپنے تمام علم کو خیرباد کرتے ہوئے توجیہیں قسم قسم کی تراشنی شروع کر دیں ہیں حالانکہ تار برقی (ٹیلگرام) پر روزہ افطار نہیں ہو سکتا۔ تاحد کہ شاہد شرعی نہ ملے بوجہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ تار کسی یہودی نے یا کسی بدمذہب نے دیدی ہو اس لئے اعتبار نہیں کیا جاتا اور یہاں اتنا اعتبار کیا گیا کہ آیات قرآن مقدس واحادیث نبویہ دلائل میں نہیں پیش کرتے ہوئے یہود والنصاریٰ کی بکواس اور رائے کو ثابت کیا جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ ظلم پر ظلم ہے کہ جو آیات مقدسہ حضرت سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں وحضرات انبیاء علیہ السلام کے حق میں اور خصوص حضور آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آچکے ہیں وہ آیات مقدسہ اور توجیہیں یہود ونصاریٰ کے حق میں چسپاں کر کے انکی بکواس کو معاونت دی گئی اور ثابت کیا گیا۔

کیا قرآن مقدس نے مجرمین اور خصوصاً ادیان باطلہ کو انعام نہیں فرمایا، کیا نصوص نے حمار نہیں فرمایا۔ تو پھر اس سے ثابت ہوا کہ وہ انسانیت سے خارج ہیں جو کہ اسلام سے خارج ہیں۔ دراصل علماء صاحبان انسان کی شرافت ثابت کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں کیا یہود ونصاریٰ انسانیت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ عندالشریعت اور وہ اشرفیت جو انسان مسلم کو حاصل ہے وہ ادیان باطل کو حاصل ہو سکتی ہے!

افسوس کیا ہو گیا حضرات علماء کو۔ وہ علماء بنی اسرائیل سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں اگر علماء کو اسکی تحقیق کی ضرورت ہے تو پھر امریکن سے توصل پیدا کریں اور انکے ہمراہ چاند میں جائیں اور پھر واپس آکر قوم کو خطاب کریں تاکہ یہود ونصاریٰ کے کلام کی حجت سے مطلع ہوا جا سکے!

---

[1] لاؤڈ سپیکر سے نماز اور چاند کی تسخیر جیسے مسائل میں اولاً کافی حضرات کی رائے میں تشدد تھا جو رفتہ رفتہ اعتدال پر منتج ہوا اس خط میں حضرت ؒ نے دونوں مسلکوں میں شدید مخالفانہ موقف اختیار کیا ہے، دین میں تصلب اور اس کثرین کا بھی اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں اجر دے گا کہ اجتہادی خطا بھی موجب اجر ہے۔ حضرت شیخ الحدیث ؒ اور احقر نے الحق میں چاند کی تسخیر پر موافقانہ موقف اختیار کیا اور واضح کیا کہ سائنس اس دور میں اسلام اور قرآن کی حقانیت کا گواہ بن کر سامنے آ رہا ہے۔

ورنہ ایمان بالغیب سوائے خدا اور رسول کے کسی کیلئے جائز ہے آج مولوی صاحبان بے دیکھے تمام قرآن مقدس کو امریکن کے حق میں چسپاں کرنے لگے ہیں اور انکی بکواس کو ثابت کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔

دیکھو منتخب کرو چند مولوی صاحبان کو مگر مولوی احتشام الحق صاحب کو ضرور ساتھ لے جائیں اور مولوی احتشام الحق صاحب کو وہیں چھوڑ آئیں اور بقیہ حضرات نیچے اُتر آئیں۔ تاکہ آئندہ سوراخ پیدا ہی نہیں ہو سکے کہ جس سے شریعت غرق اور عبادت خالق تباہ ہو سکے اور اگر چاند میں جانا مولوی صاحبان کا محال ہو تو پھر خدا کے واسطے یہود و نصاریٰ کے امداد میں قرآن کریم و احادیث نبویہ ﷺ کو استعمال نہ کریں اس طریق پر کہ انکی بکواس کو مواعظ میں قرآن و حدیث سے ثابت کرنے لگیں یا درسوں میں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سخت ہے قرآن کریم اس لئے نہیں آیا کہ یہود و النصاریٰ کی بکواس کو تقویت پہنچاؤ۔ وہ تو یہود و انصاریٰ کی مخالفت کا امر کرتا ہے نہ کہ موافقت کا حکم دیتا ہے۔　　والسلام　صدیقی عفی عنہ

(۱۲)

(عملیات کا درس نہیں لیا مطلق دعا کرتا ہوں)

خانیوال از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ، ۱۲۷ مئی ۱۹۶۶ء

وعلیکم السلام رحمۃ اللہ و برکاتہ، محترم علامہ دام رشدہ، آپ کو شاید اس کا علم نہیں کہ میں نے عملیات کا درس حاصل نہیں کیا۔ اس واسطے معذور رہو کر جواب تحریر ہے کہ مطلق دعا جس کو میں جانتا ہوں وہ کرتا ہوں اور کرونگا۔ جناب حاجی صاحب لاہوری کو تحریر فرمائیں کہ مقدر کا جو اندازہ ہے وہ اگر ایسا ہے تو ہو کر رہیگا۔ کوئی طاقت اس کو نہیں روک سکتی۔ تمام مدرسین و طلباء کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہوئے تاکید اتباع سنت اور مراقبہ کی تاکید فرمادیں۔ دارالعلوم کیلئے دعا میرا فرض منصبی ہے بوجہ جزائے آخرت۔　　صدیقی عفی عنہ

(۱۳)

(راولپنڈی میں قیام اور تشریف لانے کی خواہش)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام الطافکم شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کافی دنوں سے راولپنڈی میں قیام ہے آئندہ ہفتے تک ہے آپ اگر آئندہ جمعہ کے روز یعنی ۲۶ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ کو تشریف لائیں بہت بہتر ہوگا۔ اگر جمعہ یہاں پڑھالیں تو بہتر ورنہ جمعہ پڑھا کر روانہ ہو جائیں۔ اسی رات کو اس مدرسہ کا جلسہ ہے جناب کی شرکت اس میں ضروری ہے۔ آپ کی تشریف آوری میں منتظمین مدرسہ کے درخواست کے علاوہ میری بھی تاکید ہے۔ امید ہے آپ ضروری شرکت فرمائینگے۔

فقط والسلام والدعا دعا گو محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ بقلم خود

نوٹ: آپ کی تشریف آوری میں ملاقات کے علاوہ اس مدرسہ کی فارغین طلباء کی دستار بندی بھی آپ سے کرانی ہے۔

(۱۴)

(عزیز مولانا سمیع الحق کی دعوت پر اکوڑہ پہنچوں گا)

از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ از مردان ۲/ اگست ۱۹۷۳ء　　باسمہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! الحمدللہ کہ میں آج مورخہ 2-8-73 بروز جمعرات کو سوات سے باخیریت مردان پہنچ چکا ہوں کیونکہ بمطابق وعدہ جمعہ مردان پڑھنا ہے اس لیے جمعہ پڑھا کر ہفتہ کو عزیز مولانا سمیع الحق صاحب کی دعوت پر اکوڑہ خٹک پہنچوں گا۔ لہٰذا

ڈاکٹر عبدالماجد صاحب[1] کی خدمت سلام و بکرا اطلاع کر دینا۔ کیونکہ اس نے کھانا تیار کرنا ہے تمام مدرسین اور طلباء کو سلام فرمانا۔

فقط والسلام صدیقی عفی عنہ

(۱۵)

(جمعیۃ علماء اسلام سے تعلق کی تلقین)

پاکستان کے ممتاز روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی نقشبندی مجددی کا اپنے متوسلین کو فرمان۔ ''میں شرح صدر سے کہتا ہوں کہ صرف جمعیۃ علماء اسلام حق کے لیے لڑ رہی ہے۔ لہٰذا میں سارے حق کے طالب مسلمانوں اور بالخصوص اپنے معتقدین یعنی سلسلہ نقشبندی سے تعلق رکھنے والے حضرات کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ باقی جماعتوں سے بیزار ہو کر صرف اور صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ جو متوسلین میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں بالضرور مودودیت اور ان کے ہمنوا جماعتوں کے ساتھ انقطاع کرنا ہوگا۔ میں اسلام کی سربلندی اور جمعیت علماء اسلام کی کامیابی کے لیے ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی صاحب اور دیگر حضرات پر مکمل اعتماد رکھتا ہوں۔'' دستخط محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ۔

مندرجہ بالا بیان حضرت صاحب نے سوات سے واپسی پر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مجمع عام میں فرمایا اور اساتذہ دارالعلوم اور طلبہ کو جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت اور اعانت کی تلقین و ترغیب فرمائی اور جمعیۃ کے ساتھ دلی جذبات کا اظہار فرمایا جس سے حضرت مدظلہ کے خلفاء متوسلین و خدام مطلع ہو کر آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی و استحکام کے لیے جانی و مالی قربانیاں وقف فرمائیں۔

از مولانا محمد فرید صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و خلیفہ حضرت مدظلہ العالی۔

(۱۶)

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

(خانیوال میں نقشبندیہ اجتماع)

مکرمی جناب ناظم صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جماعت حقہ صدیقیہ کے طے شدہ پروگرام کے مطابق بفضلہ تعالیٰ امسال بھی بتاریخ ۱۵ رشوال المکرم ۱۳۹۴ھ مطابق ۳۱ راکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات بوقت ۹ ربجے صبح بمقام خانیوال جماعت کا مقدس سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ چونکہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں افادہ اور استفادہ یعنی فائدہ پہنچانے اور فائدہ اٹھانے کی شرط ہی شیخ کی محبت و صحبت قرار پائی ہے اور جس کو جس قدر شیخ طریقت سے محبت و صحبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس کو فیوض و برکات شیخ سے زیادہ حاصل ہوں گے۔ بناء بریں امید واثق ہے کہ آپ شیخ الامت قطب عالم مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی محبت و نسبت کو اور زیادہ مستحکم کرنے کیلئے اجتماع مقدسہ مذکورہ میں ضرور شرکت فرما کر ثواب عظیم حاصل کریں گے اور حضرت شیخؒ کے انوار و تجلیات سے مزید مستفید

(ڈاکٹر میاں عبدالماجد کا ذکر)

[1] ڈاکٹر صاحب مرحوم زیارت کا کا صاحب کے باشندہ علاج معالجہ کے لیے اکوڑہ خٹک میں کلینک کھولا، قیام حضرت شیخ الحدیث کے مسجد قدیم سے ملحقہ بالائی عمارت میں تھا مطب دارالعلوم کے قدیم مسجد کے ملحق تھا، زندگی بھر حضرت شیخ الحدیث سے گہرے وابستہ متعلقین میں سے تھے۔ دیانت اور تقویٰ کے اوصاف عالیہ اور کبھی غلو کے حد تک سے متصف تھے، صاحب مکتوبات سے بیعت ہوئے جنہیں کھانے پینے میں ہر قسم کے شبہات سے پاک اور حلال کا شدت سے لحاظ رہتا اور یہاں آ کر عمومی کھانے کے بجائے ڈاکٹر عبدالماجد کے گھر پکائے گئے کھانے کو ترجیح دیتے تھے۔

ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔

عشق مرشد ہست سامان نجات ـ نسبت او خوبتر از شش جہات

نوٹ: موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ والسلام الداعی محمد شاہ عالم خطیب جامع مسجد صدیقیہ مینار والی خانیوال

(۱۷)

(مودودی صاحب کے بارہ میں خط کی اشاعت پر خوشی ○ سمیع الحق کیلئے خصوصی دعائیں اور نسبت روحانیت ○ خط محشر گاہ میں مایہ ناز ہوگا)

باسمہ الکریم از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ از کراچی نمبر ۳ گلی گوپال

۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء[1] (مکتوب بنام مولانا عبدالغفور سواتی قدس سرہٗ)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء کو لفافہ مکرمہ صادر ہو کر تاکید جواب باین باعث ہوا کہ آنحضرت نے معافی چاہی کہ خط اخبار میں میری اجازت کے بغیر شائع ہو چکا۔ آہ میرے محترم آپ نے یہ خیال کس باعث اور کیوں کیا جبکہ دشمن اسلام مرضیہ نے کھل کے حملے اسلام غریب الوطن پر کرنے شروع کر دئے اور پھر اتنی تبلیغ تو ضروری تھی کہ آخرت کی فلاح کے لئے میرا حصہ بھی انسداد الحاد بطریق ہو جانے والے کے لئے ہونا ضروری تھا اور یہی خط انشاء اللہ تعالیٰ محشر گاہ میں مایہ ناز ثابت ہوگا۔ شرط اخلاص تو الحمد للہ تعالیٰ میں نے ورد اسلام مرضیہ کے لئے لکھا تھا چنانچہ حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب دام احترامہ کے خلف رشید سلمہ کو قدرت نے عجب سمجھ عطا فرمائی کہ مجھ مسکین کو حصہ تبلیغ دین میں حاصل ہو گیا ہے کہ میرے خیر خواہان عزیز مولوی محمد سمیع الحق طول عمرہ کو قدرت اپنے فضل خاصہ سے ایک فرد ضرورت اسلام مرضیہ کے لئے ثابت رکھے آمین ثم آمین۔ آپ میری جانب سے عزیزی و محبی مولوی محمد سمیع الحق صاحب دام عزہ کو اور بقیہ متعلقین کو اور حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دام رشدہ برخوردار مولوی خیر الامان و برخوردار مولوی عبدالشکور وغیرہ و تمام برخورداروں کو دعوات و سلام پیش کر دیں اور بخدمت جناب ڈاکٹر صاحب وارکین دارالعلوم کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ عرض کر دیں اور برخوردار مولوی محمد سمیع الحق نے اپنی تحریر میں تعلق نسبت روحانیت بغرض اصلاح چاہی تھی اس کے لئے انشاء اللہ بوقت حضور خاصہ عمل کر کے جواب دونگا مکرر دعا ہے کہ عزاسمہ مذکور عزیز کو مقام احسان کا اعلیٰ مرتبہ میری خدمت سے نصیب فرمائے آمین آمین۔ آپکا اور حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب کا کیا مشورہ ہے ضروری ہے جواب جلد دیں۔

(۱۸)

(مکتوب بنام مولانا عبدالغفور سواتی قدس سرہٗ ○ شجرۂ مبارکہ سلسلہ کی ترسیل اولاد نرینہ کیلئے نقش)

باسمہ الکریم، از محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ حسینی دواخانہ لارنس روڈ اور رنچ اسٹریٹ کراچی نمبر ۳ مورخہ ۱۶ راگست ۱۹۵۶ء

عزیز المکرم جناب[2] مولانا عبدالغفور صاحب دام احترامہ واکرامہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شجرہ مبارکہ ۱۰ عدد حسب الارشاد روانہ خدمت ہیں۔ اپنے واقعات سے گاہ گاہ مطلع ضرور فرماتے رہا کریں۔ سلسلہ کتابت میں تکاسل بہتر نہیں ہے۔ امید کہ جلد اپنی خیریت سے

---

[1] دارالعلوم کے اولین صدر مدرس استاذنا المکرم

[2] مولانا مودودی کے بارہ میں ایک مکتوب میں شدید تنقید کی گئی تھی وہ خط میں نے ان کی اجازت کے بغیر لاہور کے ایک اخبار (نوائے پاکستان ۱۹۵۵ء) میں شائع کرایا، استاذ محترم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کو انکی ناگواری کا خدشہ ہوا جس کے جواب میں یہ مکتوب آیا۔ (س)

مطلع کرتے رہا کروگے۔ نمبر۲ غلام قادر صاحب کیلئے دعا کی گئی اللہ عزوجل آپکی دلی مراد برلائے، آمین۔ آپ باوضو ہوکر نیک ساعت میں ایک نقش آپکو لکھ کر دیدیں اور نقش کیلئے حفاظت سے رکھنے کی تاکید فرمادیں۔ نقش کے نیچے تحریر فرمادیں۔ الٰہی بحرمت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فلاں بن فلاں کو فرزند نرینہ عطا کن، آمین۔ مکرر عرض ہے کہ سلاسل مبارک کے پہنچنے پر اطلاع دیں تمام جماعت کو سلام فرمادیں۔ از خادم حکیم سید غلام رسول ماکی کا آداب نیازمندانہ قبول فرمادیں۔ حکیم عفی عنہ بقلم خود والسلام صدیقی عفی عنہ، ۱۶؍اگست ۵۶ء

(۱۹)

(مکتوب[1] کسی متوسل کے نام ○ عالم کیلئے معمولات وبرکات کی ضرورت واہمیت)

از محمد عبدالمالک صدیقی غریب آباد خانیوال، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کی پریشانیوں کا علم ہوا سوائے دعا اور کوئی چارہ کار نہیں اسلئے دعا کی جارہی ہے۔ عزاسمہ آپ کو ان سوء الجھنوں سے فراغت فرماکر ذکر اللہ کیلئے وقت عطا فرمائے۔ بلکہ بقیہ زندگی خدا کی یاد کیلئے ہی ثابت ہوجائے۔ حضرات علماء اکوڑہ خٹک ہر دو دارالعلوم جس سے کہ آپ کے تعلقات ہوں سلام پیش کردینا۔ معمولات کی پابندی کیلئے اپنی پریشانیوں پر جبر کرتے ہوئے پابندی کا وقت نکالا کریں۔ چونکہ معمولات وبرکات دونوں عالم کیلئے تاثرات رکھتے ہیں۔ بدیں وجہ لازم ہے کہ برکات کے پاور کو کبھی بھی ترک نہ کیا جائے۔ علاوہ مطلق برکات وقبولیت کا پاور ثمرات ثابت کرنے والا ہے۔

والسلام صدیقی عفی عنہ

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم حقانیہ غالباً کافی مصروفیت میں ہوں گے بوجہ دستار بندی اگر آپ کو ان سے ہمکلامی کا موقع مل سکے تو سلام دیکر معلوم کرلیں کہ میرا عریضہ آپکے دعوت نامہ کے جواب میں پہنچا ہے یا نہیں۔

میرے وجود میں مختلف امراض کا تعلق پیدا ہوچکا ہے جس کے باعث کچھ وقت کیلئے آرام کا مشورہ اطباء نے دے رکھا ہے امید کہ تھوڑے دن بعد سفر سرحد مقدم کرتے ہوئے شروع کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اطمینان اور اطلاع کردینا۔ والسلام صدیقی عفی عنہ

☆☆☆

مولانا عبدالواحد[2] گجرات مردان

(شیخ الحدیث کے صحت بارہ میں فکر)

۲۶؍جولائی ۱۹۶۹ء

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج بخیر وعافیت ہونگے۔ عرض ہے کہ سخاکوٹ سے واپسی پر آپ کا گرامی نامہ متعلقہ رائے دفتر سے ملا۔ اس کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔ میں اگرچہ قدرے گستاخی تو ہے۔ لیکن عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا وہ یہ کہ سخاکوٹ میں آپکے مزاج پر سفری صعوبت سے میں نے جو تاثر لیا ہے کہ آپ از راہ کرم اسفار کا مسئلہ اس گرمی کے موسم میں قطعی طور سے منقطع فرمائیں۔ میرے خیال میں یہ امور آپ مولوی سمیع الحق صاحب کو سپرد فرمائیں۔ تو اچھا ہوگا۔ کیونکہ آپکی صحت علمی دنیا کیلئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نیز سلسلہ تدریس میں بھی قدرے اختصار اگر ہوسکے۔ تو اچھا ہوگا۔ تاکہ آپ کے صحت کے خرابی کیلئے مزید باعث نہ ہو۔ میں پھر اس گستاخانہ مشورے کی معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے عاقبت بالایمان اور دارالعلوم کے کامیابی کیلئے دعائیں فرماتے رہا کریں گے۔ جناب مولوی سمیع الحق صاحب اور مولوی شیر علی شاہ صاحب کو سلام مسنون عرض ہو۔ مولوی سعید الرحمٰن صاحب ناظم دودستہ سلام عرض کرتا ہے۔ والسلام مولانا عبدالواحد بقلم خود مہتمم دارالعلوم عربیہ گجرات (ضلع مردان)

---

[1] یہ خط غالباً دارالعلوم کے ناظم مولانا سلطان محمود مولانا مفتی محمد فرید یا کسی دوسرے متوسل کے نام ہے۔

[2] فاضل دیوبند۔ گجرات مردان کے مدرسۂ عربیہ کے بانی اور مہتمم

خان عبدالولی خان صاحب[1] ولی باغ چارسدہ

(حلقہ انتخاب میں تشریف لانے کی درخواست)

محترم ومکرم جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ جناب علامہ مفتی محمود صاحب اور جناب خان عبدالولی خان نے خواہش ظاہر کی ہے کہ آپ سے اس عریضہ کے ذریعہ درخواست کی جائے کہ آپ کل ۷۷/۶/۳ ۱۰ سے صوابی کے حلقہ انتخاب میں تشریف لے آئیں تاکہ آپ کی قابل صد احترام شخصیت کے بدولت متحدہ جمہوری محاذ کے امیدوار کیلئے فضا سازگار ہو۔　　والسلام سید منظور حسین (جنرل سیکرٹری متحدہ جمہوری محاذ ضلع مردان)

☆☆☆

بھائی مولانا عبدالوہاب صاحب[2] (امیر تبلیغ رائے ونڈ)
مولانا احسان الحق صاحب، حاجی بشیر صاحب رائے ونڈ

(۱)

۲۵ رجولائی ۱۹۷۲ء　　**(مولانا محمد زکریا کے طرف سے بذل المجہود کا عطیہ)**

بخدمت گرامی جناب مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے آپ کے مزاج عالی بخیر ہونگے۔ سیدی ومولائی حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم سہارنپوری کی جانب سے بذل المجہود محشی بحاشیہ جدیدہ مطبوعہ ٹائپ جزء اول ارسال فرما کر ارشاد فرمایا کہ دورہ حدیث والے مدارس کیلئے ایک ایک نسخہ بطور وقف کے ارسال کردوں۔ چنانچہ اس پرچہ کے ہمراہ ایک نسخہ ارسال ہے وصول فرما کر مجھے بھی مطلع فرمادیں اور حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کو بھی۔ اور اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ عاجزانہ درخواست ہے۔　　فقط والسلام　محمد احسان الحق مدرسہ عربیہ رائے ونڈ

(۲)

۱۹ اپریل ۱۹۷۳ء　　**(شیخ الحدیث مولانا زکریا کے جانب سے کتابوں کا ہدیہ)**

بخدمت مکرمی ومحترمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے آپ کے مزاج سامی بعافیت ہونگے۔ میرے استاذ محسن ومربی مرشد حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور نے مندرجہ ذیل کتب آپ کے مدرسہ کیلئے بطور وقف وہدیہ کے ارسال فرمائی ہیں۔ جو اس پرچہ کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں۔ وصول فرما کر

---

[1] جنگ آزادی کے عظیم رہنما خان عبدالغفار خان کے فرزند اور سیاسی جانشین نیشنل عوامی پارٹی کے رہبر

☆

(تبلیغی جماعت کا شیخ الحدیث سے تعلق)

[2] تبلیغی جماعت پاکستان اور مرکز رائے ونڈ کے روح رواں۔ خطوط سے رائے ونڈ اور جماعت کے اکابر کا حضرت شیخ الحدیث سے والہانہ محبت وتعلق عیاں ہے، یہی جذبات اور تاثرات حضرت شیخ کے دعوت وتبلیغ کے بارہ میں تھے، ضعف وعلالت کے باوجود سالانہ امتحانات کے لئے رائے ونڈ کا پرصعوبت سفر کیا۔ ناچیز کو بھی ان اسفار میں رفاقت کی سعادت حاصل رہی۔ قاری سعید الرحمٰن اور مرحوم حاجی محمود صاحب راولپنڈی بھی رفقاء سفر ہوتے تھے۔ امیر التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی اور خود سید الطائفہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کے تعلق کا بھی یہی عالم تھا۔ اول الذکر پشاور کے تبلیغی دوروں کے موقعہ پر دارالعلوم حقانیہ کو خاص طور پر نوازتے رہے یہ تعلق دونوں طرف سے روز افزوں ہے والحمدللہ مولانا احسان الحق صاحب اور حاجی محمد بشیر صاحب بھی جماعت کے اساسی اکابر ہیں۔

رسیدگی سے حضرت موصوف کو بھی مطلع فرمادیں اور ازراہ کرم مجھ ناکارہ کو بھی اپنے لیے دعاوں کی درخواست دست بستہ پیش کرتا ہوں۔

تفصیل کتب دوسرے صفحہ پر درج ہے۔ فقط والسلام محمد احسان الحق مدرسہ عربیہ رائے ونڈ

(۳)

۲۶رجب ۹۳ھ ۲۶ستمبر ۱۹۷۳ء (رائے ونڈ مدرسہ کے امتحانات کیلئے آنے کی خواہش)

بخدمت گرامی جناب قبلہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: امید ہے کہ حضرت کے مزاج عالی بخیر ہونگے۔اس سے قبل ایک عریضہ ۱۵یوم قبل ارسال خدمت کیا تھا بذریعہ ڈاک۔معلوم نہیں کہ خدمت عالی میں پہنچا یا نہیں۔ بہرحال عرض خدمت عالی میں یہ ہے کہ ہم سب کی تمنا و آرزو بلکہ ضرورت یہ ہے کہ اس دفعہ پھر آپ کی امتحان سالانہ کے عنوان سے یہاں تشریف آوری ہوجائے تاکہ طلبہ واساتذہ آپ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوں۔خیال یہ تھا کہ آپ بھی تشریف لاویں اور مولانا غلام اللہ خان صاحب بھی لیکن دورہ تفسیر کے شروع ہوجانے اور انکی شب وروز مشغولی کی وجہ سے ان کیلئے اس موقعہ پر تشریف لانا مشکل ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے ساہیوال جامعہ رشیدیہ کے حضرت مولانا عبداللہ صاحب رائے پوری کی خدمت میں عرض کیا گیا جسے انہوں نے قبول فرمالیا۔چنانچہ ۵ستمبر بدھ کی شام کو وہ یہاں تشریف لاویں گے اور جمعہ ۷ستمبر کو بعد جمعہ تشریف لے جاویں گے۔اسلئے مودبانہ عرض ہے کہ اگر آپ بھی ان ہی ایام میں سالانہ امتحان کیلئے تشریف لے آویں تو بہت ہی عنایت ومہربانی ہوگی اور کسی وجہ سے یہ تاریخیں نہ ہوسکتی ہوں تو پھر اس سے متصل ایک دو دن پہلے کے یعنی ۳،۴ستمبر پیر،منگل کو تشریف آوری ہوجائے چونکہ ۱۵ستمبر کی شام سے اجتماع شروع ہوجاویگا۔اس وجہ سے ۷ستمبر کے بعد کی گنجائش نہیں ہے۔امید ہے درخواست کو قبولیت سے نوازیں گے اور حامل رقعہ ہذا جو ہمارے مدرسہ کے طالب علم ہیں ان کے ہمراہ جواب عنایت فرمادیں گے۔حق تو یہ ہے کہ اس درخواست کو پیش خدمت کرنے کیلئے خود حاضر ہونا چاہیے تھا لیکن مدرسہ کے سال کا آخری حصہ ہے ادھر اجتماع کے قرب کی وجہ سے تبلیغی مشاغل کی کثرت ہے اس وجہ سے حاضری سے محرومی ہورہی ہے اور مجبوراً دوسرے کو بھیجنا پڑا۔یہاں کے سب ہی افراد آپ سے دعاوں کے طالب ہیں تمام حضرات مدرسہ کو سلام مسنون وگزارش دعوات۔ فقط والسلام بندہ محمد عبدالوہاب عفی عنہ۔ مدرسہ عربیہ رائے ونڈ

(۴)

(رائے ونڈ تبلیغی اجتماع کی کامیابی کیلئے دعاؤں کی درخواست)

۲۳رشوال المکرم ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۷ستمبر ۱۹۷۸ء

مکرمی ومحترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔رائے ونڈ کا سالانہ اجتماع ۱۰/۱۱/۱۲رذیقعدہ (۱۳،۱۴،۱۵ اکتوبر) جمعہ،ہفتہ،اتوار کو ہونا طے پایا ہے جس میں اندرون ملک سے آنے والے احباب کی تعداد ہر سال بڑھتی جارہی ہے اس مجمع کے اوقات صحیح طور سے گزروانے اور دعوت،تعلیم،ذکر،نماز اور خدمت ہی میں مشغول رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اجتماع میں شرکت کرنے والا ہر فرد یکسوئی اور توجہ کے ساتھ ایمانی کیفیات اور تبلیغی جذبات میں زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرے اور ہر فتنہ وشر سے محفوظ رہ کر یہ اجتماع سارے عالم کے لیے ابواب ہدایت کے کھل جانے کا ذریعہ قویہ بن جائے۔اسکے لیے آپ اہل دل، صاحب دعا اور بارگاہ خداوندی میں پہنچ رکھنے والے حضرات کی دعوات مستجابہ اور توجہات قویہ کے ہم ضعفاء ہر دم محتاج ہیں۔لہذا خصوصی دعا اور توجہات کی درخواست ہے۔حق تعالیٰ شانہ آپ کی شفقت کا وافر حصہ ہمیں نصیب فرمادیں۔ والسلام محمد بشیر و محمد عبدالوہاب

(۵)

کیم رجب المرجب، (رائے ونڈ سالانہ امتحانات کیلئے تشریف آوری کی تمنا اور آرزو)

بخدمت جناب شیخ الحدیث صاحب حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدھم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خداوند قدوس سے امید ہے مزاج گرامی بمع اپنے متعلقین کے بعافیت ہونگے۔ ہمارے مدرسے کے سالانہ امتحان کے سلسلے میں پچھلے سال حضرت کی تشریف آوری ہوئی تھی۔ اس سال پھر تمنا اور آرزو ہے کہ امتحان کے بہانے سے طلبہ اور مدرسین حضرات کی مشفقانہ نگاہ اور دعاوں کا شرف حاصل کریں۔ اللہ کرے کہ انتہائی سہولت کیساتھ تشریف آوری کی صورت بن جائے۔ اصل اور مقدم تو آپکی سہولت اور آرام ہے جسکا تقاضا یہ ہے کہ اگر تشریف آوری کی صورت بن سکتی تو آپ خود ہی پروگرام بنا لیتے۔ لیکن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب راولپنڈی والوں سے بھی تشریف آوری کی درخواست کرنی ہے اسلئے ہی مناسب سمجھا کہ ہم ہی پروگرام بنا کر حضرات کی خدمت میں پیش کردیں۔ چونکہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ ستمبر کو رائے ونڈ کا اجتماع بھی ہے۔ جس کیلئے کچھ عرصہ پہلے طلبہ اور مدرسین کا فارغ ہونا ضروری ہے اسلئے یہی خیال ہے کہ حضرات اگر پانچ شعبان ۳ ستمبر کو یا اپنی سہولت کی وجہ سے ۶ شعبان ۴ ستمبر کو تشریف لے آئیں، ۴ یا ۵ کو واپسی ہو جائے۔ درخواست ہے کہ کم از کم ۲۴ گھنٹے تو قیام یہاں ہو ہی جائے۔ اب آپ ہی جواب سے مطلع فرمادیں کہ تشریف آوری ہو سکے گی یا نہیں اور اگر ہوگی تو اپنی تاریخوں میں یا آگے پیچھے۔ طلبہ کی تعداد ۵۳ ہے جماعتیں کل ۹ ہیں۔ فارسی سے مشکوۃ شریف تک کی کتب ہیں۔ ہر جماعت میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ دس طلبہ ہیں۔ اللہ رب العزۃ سے سہولت اور عافیت کیساتھ حضرت کی تشریف آوری کی سعادت نصیب ہونے کی باربار استدعا ہے۔ فقط والسلام بندہ محمد عبدالوہاب بقلم عبدالرحمان

(۶)

۴ رجب المرجب مطابق ۱۱ جون بروز اتوار (رائے ونڈ کے امتحانات)

محترم ومکرم بندہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہم السامی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خداوند قدوس کی ذات عالی سے التماس ہے کہ آنجناب کے مزاج سامی بعافیت ہوں۔ مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کے امتحانات کے موقع پر حضرت والا نے ایک دو مرتبہ تشریف آوری کی شفقت فرمائی تھی جس سے ہم ضعفاء کو بہت تقویت اور روح میں تازگی ہوئی۔ یہی توقع اور لالچ پھر برانگیخت کررہی ہے کہ حضرت کی خدمت میں قدم رنجہ فرمانے کی درخواست پیش کی جائے لیکن متعدد روایات سے یہی اندازہ ہوا کہ حضرت اکثر علیل اور بہت کم تندرست رہتے ہیں اسلئے یہی سوچا کہ تکلیف دینا مناسب نہیں ہے لیکن اگر حضرت والا مفتی محمد فرید صاحب وصدر صاحب دام مجدھما کو ان دنوں میں فارغ فرما کر ہماری طرف سے انکو تشریف آوری کی درخواست فرمادیں تو عنایت کرم ہوگا۔ اس عریضہ کے ہمراہ ان حضرات کے نام درخواست بھی تحریر خدمت ہے۔ اپنی دعوات سے محظوظ فرمانے کی عاجزانہ درخواست ہے۔ فقط والسلام محمد عبدالوہاب عفی عنہ بقلم عبدالرحمان

(۷)

(مولانا مفتی محمد فرید اور مولانا عبدالحلیم صدر المدرسین کی امتحانات کیلئے رائے ونڈ بھیجنے کی خواہش)

۴ رجب المرجب بمطابق ۱۱ جون یوم الاحد

بخدمات سامیہ حضرت مفتی صاحب وحضرت صدر صاحب[1] دام مجدھما وزیدت معالیھما، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خداوند قدوس کی ذات عالی سے امید ہے کہ مزاج گرامی بمع اپنے احباب ومتعلقین کے بخیر وعافیت ہونگے اور علوم نبویہ سے تشنگان کو سیراب فرمارہے

[1] مولانا مفتی محمد فرید مدرس دارالعلوم حقانیہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم صدر المدرسین مرحوم

ہو نگے۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسی مبارک ہستیوں کا سایہ تادیر امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف صلوۃ وتحیۃ پر قائم رکھے۔ باعث تحریر آنکہ مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کے امتحانات کے موقع پر آپ حضرات جیسے عمر رسیدہ تجربہ کار علوم میں عمق ووسعت اور تعلق باللہ رکھنے والے بزرگوں کی خدمت میں برائے امتحان تشریف آوری کی درخواست پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ ہم ضعفاء اور مدرسین وطلباء کو ان حضرات کی کیفیت ایمان، تقویٰ طہارت اور دعاء و توجہات سے کچھ حصہ مل جائے۔ اس دفعہ اسی توقع اور لالچ کی بناء پر آپ دونوں حضرات کی خدمات عالیہ میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ سالانہ امتحان کے موقع پر بندہ ناچیز کو اپنی تشریف آوری کا شرف عنایت فرمادیں۔ اصل تو یہ تھا کہ آپ حضرات اپنی سہولت کے مطابق امتحان کی تاریخیں طے فرمادیتے لیکن چونکہ کسی اور جگہ سے بھی بعض حضرات کی خدمت میں عریضہ بھیجا ہے اسلئے خود ہی حسب ذیل تاریخیں طے کرنی پڑیں۔ پیر کے دن شام تک بمطابق ۱۰ جولائی ۱۹۷۸ء ۴ شعبان ۱۳۹۸ھ حضرات کی تشریف آوری ہو جائے منگل کو امتحان ہو جائے اور بدھ کو کسی وقت فراغت کے بعد واپسی ہو جائے آپ حضرات کی مصروفیت کی بناء پر کم از کم اتنے وقت کی درخواست ہے اس سے زیادہ قیام فرمانے کی گنجائش ہو تو زہے قسمت۔ بچوں کو پیار فقط والسلام محمد عبدالوہاب بقلم عبدالرحمان

☆☆☆

مولانا عبدالہادی عرف کوکا ملا[1] (شاہ منصور) صوابی

(۱)

مبسملا وحامدا ومصلیا۔ بحضور مولانا عبدالحق صاحب دام برکاتہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت نصیب باد۔ حامل رقعہ یکے از خویشان بندہ است۔ و پسر مولوی صاحب بیسک است کہ در موضع مینئے مسکون است پیش شایان فرستادیم در مدرسہ شایان تربیت یابد۔ امید کہ آن حضرات موافق طاقتش نظر مرحمت اندازند۔ وجای سکونت وغیرہ مہیا کنند حوالۂ شایان است۔ زیادہ آداب دعا مدعا است۔

تحریر فقیر ملا عبدالہادی ملا کوکا از شاہ منصور

(۲)

(ختم دورۂ حدیث کیلئے دعوت)

مبسملا وحامدا ومصلیا، بحضور حضرت بابرکت مولانا صاحب عبدالحق دام ظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، خیریت نصیب باد۔ عرض اینکہ ختم دورۂ حدیث قریب است۔ شب جمعہ آئندہ مجلس شکریہ قرار شدہ اگر حضور شایان بیاید موجب فخر باشد تسلی طلباء نیز بیاید۔ امر معروض بعید از اہل ارشاد نیست۔ خادم العلماء والطلباء ملا کوکا بقلم خود باقی آداب۔

(مولانا عبدالہادی شاہ منصور کا ذکر)

[1] حضرت شیخ التفسیر مولانا عبدالہادی عرف کوکا ملا صاحب یا شاہ منصور مولوی صاحب۔ قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر میں ان کا درس سرحد وافغانستان کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوا تعطیلات رمضان میں گوشہ گوشہ سے ہزارہا طلبہ مدارس اس چشمہ فیض سے مستفیض ہونے اُمڈ کر چلے آتے۔ پہاڑی سے پار دوسرے گاؤں پنج پیر میں شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحبؒ کا درس ہوتا تھا۔ ایک میں تصلب وشدت دوسرے میں اس پر نقد و جرح نے پنج پیری اور شاہ منصوری دو مکتب ہائے فکر کی نوعیت اختیار کرلی نتیجہ میں سرحد وافغانستان میں جگہ جگہ مبارزت کا بازار گرم ہوا۔ شیخ الحدیثؒ بانی حقانیہ حقانیہ کو اس نازک صورتحال کے پل صراط سے بڑی حکمت و دانائی سے بچا لیتے۔ مولانا عبدالہادیؒ تواضع انکساری سادگی اور تقویٰ وللہیت میں سلف کا نمونہ تھے۔ اب ان کے صاحبزادہ مولانا نورالہادی شاہ منصور میں درس قرآن کا سلسلہ باحسن طریقہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔

(۳)

(ختم دورۂ حدیث کیلئے دعوت)

مبسملا و حامدا و مصلیا۔ بخدمت حضرت جناب عالی مولانا صاحب عبدالحق دام ظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالے و برکاتہ، خیریت و عافیت نصیب باد۔ مرام اینکہ دورہ حدیث بفضل الہ العلمین ختم شد ہنوز برائی مستجاب شمایان ضرورت است۔ امید کہ آن ذات بابرکات از دعائی ترقی درجات طلبائی دین و خدمای علم متین لاتسکین دہید۔ شب یکشنبہ زاداللہ تعالے درجاتکم بمعہ آل وعیال۔

تحریر فقیر خادم العلماء والطلباء عبدالهادی از شاہ منصور بقلم خود

☆☆☆

مولانا عبیداللہ انور[1] ہفت روزہ خدام الدین

(۱)

۲۵ جمادی الثانی ۱۷ھ/۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء (شیخ لاہوری کی جلسہ حقانیہ میں شرکت)

حضرت الاستاذ المکرم دام بالخیر و جودہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مکرمت نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ آج کل ابا جان قبلہ کی صحت کچھ اچھی نہیں رہتی۔ کمزوری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسکے باوجود لوگ سفر کے لئے سخت مجبور کرتے ہیں۔ جب وعدہ فرما لیتے ہیں تو ہر ممکن طریقہ سے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے کچھ دنوں سے مسلسل سفر پر ہیں۔ حسب ارشاد دارالعلوم حقانیہ کے لئے شعبان کی ۹۔۱۰ تاریخ انہوں نے منظور فرمائی ہے۔ انشاء اللہ ۹ شعبان اتوار کی صبح کو پاکستان ایکسپریس سے روانہ ہونگے۔ جناب والا انکی صحت وتندرستی کے لئے دعا فرمادیں۔ اور مذکورہ وقت سے کچھ پہلے یاددہانی کرادیں نوازش ہوگی۔ والسلام عبیداللہ انور

(۲)

۲ رجب المرجب ۱۳۷۱ھ (جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی)

سیدی الاستاذ المحترم ادام اللہ برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ نامہ عالی نے مشرف فرمایا۔ جناب والا نے اپنے پہلے مکرمت نامہ میں ۹۔۱۰ شعبان کو اجلاس تجویز فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے وہ تاریخیں منظور فرمالیں۔ دوسرے گرامی نامہ سے معلوم ہوا۔ ۱۶۔۱۷ شعبان کو اجلاس دستار بندی ہونا قرار پایا ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے خود بھی تحریر فرمایا ہے وہ اس سے پہلے یہ تاریخیں کہیں اور دے چکے ہیں۔ اب جسطرح جناب والا مناسب خیال فرمادیں۔ ۹۔۱۰ شعبان تو ابھی تک اکوڑہ خٹک کیلئے مخصوص ہیں اور دوسری تاریخوں میں ذرا مجبوری آن پڑی ہے اور کوئی عذر نہیں۔ امید ہے جناب والا اپنے فیصلہ سے جلد مطلع فرمادینگے۔ حضرت اقدس کل جمعہ پڑھا کے منٹگمری تشریف لے گئے تھے آج واپسی کی توقع ہے۔ والسلام عبیداللہ انور ۲ رجب المرجب ۷۱ھ

(مولانا عبیداللہ انور کا ذکر)

[1] حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے روحانی اور دینی جانشین قابل فخر فرزند۔ اخلاص وللہیت عجز وانکسار تواضع وشرافت کا جیتا جاگتا نمونہ خدام الدین کے سربراہ۔ دیوبند میں حضرت شیخ سے تلمذ کا شرف حاصل کیا اور پاکستان میں اپنے استاذ کی موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے راہ ورسم اور عقیدت واحترام کا سلسلہ مرتے دم تک جاری رکھا حضرت شیخ الحدیث کے نگاہ میں محبوبیت اور قدر ومنزلت کا مقام رکھتے تھے ناچیز راقم الحروف سے بھی بھائی اور صدیق حمیم جیسا سلوک کرتے۔ فتغمدہ اللہ برحمتہ عزیمت واستقامت اور حمیت دینی میں اپنے اسلاف مولانا سندھی مولانا دین پوری مولانا امروٹی اور اپنے عظیم والد کے روایات کو قائم رکھا۔

(۳)

۱۴/جون ۱۹۶۲ء (خود دل شرکت کیلئے بیتاب ہے)

مخدومی و محترمی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کے دونوں نوازش نامے ملے۔ آپ کی طرزِ شفقت کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں۔ میرا دل خود اس مبارک اجتماع میں شرکت کے لئے بیتاب ہے۔ لیکن کیا کروں کچھ عوارض بدنی اور یہاں کی مشغولیت کی وجہ سے مذبذب میں ہوں۔ آپ دعا فرمائیں شاید اللہ تعالیٰ حاضری کی کوئی صورت پیدا فرمادیں۔ جلسہ کا اشتہار رسالہ میں شائع کردیا گیا تھا۔ امید ہے آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔ والسلام احقر عبیداللہ انور

(۴)

۱۱/دسمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۲۰/رمضان المبارک (خدام الدین کا شیخ الاسلام مولانا مدنی کی یاد میں خصوصی نمبر)

مکرمی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ زید مجدکم و عم فیوضکم۔ سلام مسنون! ہفت روزہ خدام الدین لاہور جنوری 1969ء کے وسط میں شیخ الاسلام سیدی ومولائی حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک وقیع اور بلند پایہ مضامین کا حامل نمبر شائع کررہا ہے آنجناب سے درخواست ہے کہ اپنے رشحات قلم سے اس نمبر کی زینت وافادیت میں اضافہ فرمائیں۔ مضمون 5 جنوری تک ادارہ خدام الدین کو پہنچ جانا چاہئے امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ادارہ خدام الدین کی درخواست کو شرف قبول سے نوازکر عنداللہ اور عندالناس ماجور ہوں گے۔ عبیداللہ انور امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

(۵)

۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ (دادی اماں مرحومہ کی وفات پر تعزیت)

حضرت المحترم ومکرم حفظنا اللہ تعالیٰ بقاکم ونفعنا بعلومکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابھی ابھی محمد سعید الرحمان علوی مدیر خدام الدین کے ذریعہ حضرت والا کی والدہ ماجدہ کے انتقال کی روح فرسا خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شدید رنج اور صدمہ ہوا۔ مرحومہ کے وجود باجود سے حضرت والا اور اہل خانہ کو جو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہوں گے ان کو آپ جیسا متبحر عالم اور باعمل انسان خوب خوب جانتا ہے۔ مجھ جیسا حضرت کا ایک خوشہ چین اس پوزیشن میں نہیں کہ مزید کچھ عرض کرسکے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آپ اور دوسرے تمام متعلقین کو اپنی مہربانی ورحمت سے صبر جمیل کی دولت سے نوازے۔ انشاء اللہ مجلس ذکر اور جمعہ میں جماعتی دعا ہوگی۔ بلکہ ہر وقت دعائیں ہوں گی کہ آپ ہمارے محسن اور صاحب حق ہیں برادرم مولانا سمیع الحق وغیرہ سے سلام۔

والسلام احقر عبیداللہ انور

(۶)

۲۹/اکتوبر ۱۹۸۰ء (مفتی محمود کی یاد میں خدام الدین کا خصوصی شمارہ)

حضرت محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی یاد میں ہفت روزہ خدام الدین کا خصوصی اشاعت کیلئے آپ کی قیمتی نگارشات سے ریپغام جو بسہولت ممکن ہو درکار ہے۔ امید کہ حضرت والا خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب سے بعد از سلام خصوصی مضمون کی درخواست ہے۔

والسلام احقر عبیداللہ انور امیر انجمن خدام الدین

(۷)

۸/دسمبر ۱۹۸۱ء (ہفت روزہ ترجمان اسلام کا انتظام وانصرام اور سہ رکنی کمیٹی کی تشکیل)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور سے نگراں اور پبلشر کی حیثیت سے پرچہ کے قائم مقام مدیر محمد زاہد بلند شہری کو مستقل مدیر مقرر کرتے ہوئے پرچہ سے اداری وانتظامی امور کی نگرانی سے متعلق جملہ امور مولانا محمد اجمل خان مولانا زاہد الراشدی اور میاں محمد عارف ایڈووکیٹ پر مشتمل سہ رکنی کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں آئندہ ہفت روزہ ترجمان اسلام سے جملہ اداری وانتظامی معاملات اسی کمیٹی کی نگرانی میں انجام پائیں گے۔

والسلام احقر عبیداللہ انور ناظم عمومی نظام العلما پاکستان

(۸)

۱۲/دسمبر ۱۹۸۱ء (استعفیٰ کی واپسی کے بعد نظام العلماء کے سیاسی سرگرمیوں کیلئے رہنما اصول اور لائحہ عمل)

مکرم جناب حضرت مولانا عبدالحق شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ زید لطفکم۔ نظام العلماء پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے گذشتہ اجلاس کے موقع پر میں نے اپنی علالت، مصروفیات اور متحرک کردار ادا کرنے سے معذوری کے پیش نظر ناظم عمومی کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ جسے حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم اور مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر نامنظور کر دیا۔ اس کے بعد ذاتی طور پر میرا نقطہ نظر یہی رہا ہے کہ چونکہ میں علالت کی وجہ سے زیادہ چل پھر نہیں سکتا اس لئے اس منصب کے لئے ان تجربہ کار حضرات میں سے کسی بزرگ کا انتخاب کرایا جائے جنہوں نے قائد مرحوم حضرت مولانا مفتی محمود قدس سرہ العزیز کی رفاقت میں مسلسل جماعتی وسیاسی خدمات سرانجام دی ہیں لیکن حضرت الامیر مدظلہ، اور سرکردہ جماعتی احباب کا اصرار ہے کہ موجودہ حالات میں جماعت کو متحد اور اس کی پالیسی کے معاملات کو صحیح رُخ پر رکھنے کے لئے میں اپنے مؤقف پر اصرار نہ کروں اور استعفیٰ پر زور نہ دوں چنانچہ حضرت الامیر مدظلہ کے حکم اور جماعتی احباب کے اصرار کے پیش نظر میں جماعتی مفاد کی خاطر اپنا استعفیٰ واپس لینے کا دوٹوک اعلان کرتا ہوں اور ملک بھر میں نظام العلماء پاکستان کی تمام شاخوں اور کارکنوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل خطوط پر دینی وسیاسی سرگرمیوں کو جاری رکھیں۔

۷۷ء کی تحریک کے بنیادی مقاصد سے لازوال وابستگی: ۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے دونوں بنیادی مقاصد اسلامی نظام کے مکمل نفاذ اور عام انتخابات کے ذریعہ منتخب حکومت کے قیام کے ساتھ لازوال وابستگی کا مسلسل اظہار کیا جائے اور اظہار رائے کے ہر قانونی موقع کو ان مقاصد کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جائے۔ ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں ہر سطح پر نظام العلماء پاکستان کے زیر اہتمام سیرت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے اور جناب نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کی افادیت واہمیت اور اسلامی قوانین پر عملدرآمد کی راہ میں حائل رکاوٹوں سے عامۃ الناس کو موثر پیرائے میں آگاہ کیا جائے۔

نظام العلماء پاکستان کی صوبائی وضلعی تنظیمیں اپنے اپنے اجلاس جلد منعقد کر کے مذکورہ بالا امور کے سلسلہ میں منظم پروگرام وضع کریں اور صوبائی راہنما دوروں کا پروگرام بنا کر جماعتی احباب کے ساتھ رابطہ کے نظام کو مستحکم کریں۔ جماعتی راہنما اور مقررین اپنی تقاریر و بیانات میں مذکورہ بالا امور کے علاوہ ملکی سالمیت کے تحفظ، وطن عزیز کو درپیش اندرونی وبیرونی خطرات، افغانستان میں روسی جارحیت، مظلوم افغان عوام پر روسی افواج کے وحشیانہ مظالم، پاکستان کے خلاف کابل حکومت کی سرگرمیوں اور اقدامات، پاکستان کے خلاف بھارتی حکومت کے تازہ رجحانات اور ملک کے اندر تخریب کار عناصر کی مذموم کارروائیوں کا بھی تفصیل سے ذکر کریں اور افغان عوام کی جدوجہد اور

پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کی پُر جوش حمایت کریں۔

جماعتی سرگرمیاں جمعیۃ ہی کے پلیٹ فارم سے ہونی چاہئیں: میں اس موقع پر یہ بھی واضح کردینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ تمام سرگرمیاں نظام العلماء پاکستان کے اپنے پلیٹ فارم سے کی جائیں دوسری کسی جماعت کے ساتھ ہمارا سرِ دست کوئی اتحاد نہیں ہے ہم تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے مقاصد سے وفاداری رکھنے والی جماعتوں سے قومی معاملات میں تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کا فیصلہ حالات اور تقاضوں کی روشنی میں پارٹی کی ہائی کمان کرے گی لیکن تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے مقاصد کی اپنے قول یا عمل سے نفی کرنے والی کسی جماعت کے ساتھ ہمارے کسی نوعیت کے اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں وفاقی مجلس شوریٰ کے بارے میں بھی ہمارا موقف یہ ہے کہ نامزد ادارے قومی مسائل کو بہتر طور پر حل نہیں کرسکتے اور نہ ہی نامزد شوریٰ منتخب پارلیمنٹ کا بدل ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جلد از جلد عام انتخابات کا اہتمام کیا جائے تا کہ منتخب اور نمائندہ حکومت قومی مسائل کو نمٹانے کے لئے مؤثر کردار ادا کرسکے۔ مجھے امید ہے کہ نظام العلماء پاکستان کی ہر سطح کی تنظیمیں اور احباب اس دائرہ میں رہتے ہوئے جماعتی مقاصد کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص کے ساتھ ملک وقوم اور دین حق کو مؤثر خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔ والسلام عبیداللہ انور

(۹)

۱۶ مارچ ۱۹۸۵ء (سمیع الحق اور دوسرے دو چار علماء کو سینٹ میں بھیجنے کی خواہش)[1]

مخدوم العلماء حضرت العلام حفظ اللہ المسلمین بابقائکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی؟ انتخاب میں حضرۃ والا کی کامیابی جملہ اہل حق کے لئے اطمینان کا باعث بنی ہے۔ حق تعالیٰ جل ذکرہ آنجناب کا سایہ تا دیر سلامت با کرامت رکھیں آمین ازراہ کرم اپنے ذاتی اثر ورسوخ کو بھرپور طریق سے استعمال میں لا کر سینٹ کے انتخاب میں ایک دو معتمد علماء کو بھجوانے کی سعی فرمائیں تا کہ جماعتی نمائندگی مؤثر طور پر ہوسکے۔ میرے خیال میں مولانا نعمت اللہ مولانا صدر الشہید مولانا سمیع الحق اور میاں عصمت شاہ کاکا خیل میں سے کسی ایک یا دو کا سینٹ میں آنا مؤثر رہے گا اگر جناب والا بھرپور دلچسپی لیں تو یہ زیادہ مشکل کام نہیں ہوگا۔ تمام پرسان حال احباب کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست ہے امید ہے کہ پیرانہ سالی کے باوجود مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ احقر عبیداللہ انور

☆☆☆

مولانا عتیق اللہ نقشبندی[2] لائل پور

(۱)

یکم جون ۱۹۷۰ء (آنکھوں کا آپریشن ○ خلوص دل سے دعائیں)

مکرمی ومحترمی بزرگوارم جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب زیدت الطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض یہ ہے کہ اس مسکین نے آنکھوں کا اپریشن کیا تھا شاید آپکو حاجی ابراہیم صاحب نے لائلپور سے اطلاع دی ہوگی چونکہ لائلپور میں گرمی از حد زیادہ تھی اسلئے تمام

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کی لاج رکھ لی اور نہ چیز کے علاوہ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی سینیٹ میں پہنچ گئے اور دونوں کو شریعت بل پیش کرنے کی توفیق سے نوازا گیا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف ایوان حکومت بلکہ پورے ملک کا در و دیوار کئی سال تک شریعت الٰہیہ کے نفاذ کے غلغلوں سے گونج اٹھا یقیناً اس میں مولانا مرحوم کی اس قلندرانہ خواہش کا بھی حصہ ہوگا کہ۔ لواقسم علی اللہ لابرہ۔

[2] مولانا مرحوم ضلع بونیر سوات کے جید علماء میں سے اور شیخ مدینہ طیبہ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے قریبی خلفاء میں سے تھے صاحبزادگان اور عزیزوں نے دارالعلوم حقانیہ سے تحصیل فیض کیا، خطوط دارالعلوم سے ان اکابر کی محبت کی بین ثبوت ہیں کہ دارالعلوم کے مالی تعاون کیلئے دلالۃ علی الخیر سے دریغ نہیں کرتے تھے

محبین حضرات کے مشورے سے یہ مسکین اپنے وطن علاقہ بونیر آیا موسم کچھ اچھا تھا اسلئے صحت بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو جائیگی۔ سر میں درد زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ جناب سے دعائے مخصوصہ کیلئے درخواست ہے۔ یہ مسکین بھی آپکی صحت کیلئے اور دارالعلوم کیلئے خلوص دل سے دعا گو ہے۔ ستمبر تک وطن میں قیام کرونگا۔ اسلئے رسالہ الحق وطن کے پتہ پر بھیجدیا کریں۔ مولانا سمیع الحق صاحب کو اور دوسرے علماء کرام کو سلام عرض ہو۔ والسلام دعا گو و دعا جو مسکین عتیق اللہ غفرلہ

پتہ: حضرت مولانا عتیق اللہ نقشبندی فضلی غفوریؒ بمقام ایلئے محلہ شیخان پوسٹ ڈگر علاقہ بونیر براستہ مردان ضلع سوات

(۲)

۳۰ رجون ۱۹۷۰ء (مدرسہ کیلئے ایک صاحب خیر کا عطیہ)

حضرت المخدوم المحترم زید کرمکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا والا نامہ موصول ہوا الحمدللہ کہ آپ خیریت سے ہیں میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپکو عمر دراز عطا فرمائے اللہ تعالیٰ آپکا وجود مبارک تا دیر قائم رکھے آمین۔ رسالہ الحق ملا ہے۔ میرے صحت کیلئے دعاء فرمایا کریں کیونکہ آنکھ کا اپریشن جو کیا گیا ہے کچھ خاص فائدہ نہیں ہوا پورا کامیابی نہیں دعاء فرمایا کریں کہ اللہ پاک صحت عنایت فرمادیں۔ آپ یقین فرمائیے کہ اگر یہ مسکین لائل پور میں ہوتا تو ضرور حاجی محمد اسحاق صاحب سے مدرسہ کیلئے کچھ کہتا۔ میں بھی انشاء اللہ یہاں سے خط لکھ کر ترغیب دلادونگا۔ اگر مناسب ہو تو آپ بھی وہاں سے تحریر فرما کر اشارہ فرمادیجئے۔ انشاء اللہ اگر اگست کے مہینہ میں روانگی ہوئی تو بالمشافہ ان سے کہہ دونگا۔ سمیع الحق صاحب کو میرے طرف سے السلام علیکم، برخورداران انوار اللہ و سلام اللہ سلام مسنون پیش کرتے ہیں۔

آپکا دعا گو اور طالب دعا مسکین عتیق اللہ عفی اللہ تعالیٰ

(۳)

۱۱ رشوال المکرم ۱۳۹۰ھ (کامیابی پر مبارکباد فرزند مولانا سلام اللہ اور بھتیجے کی داخلہ کی سفارش)

محترم المقام جناب حضرت مولانا صاحب زیدت مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنونہ کے عرض ہے کہ الحمدللہ یہ مسکین خیریت سے ہے اور جناب کی خیریت وسلامتی ہمیشہ اللہ پاک سے چاہتے ہیں۔ بعد ازاں اس مسکین کیطرف و جملہ رفقاء طریقت نقشبندیہ غفوریہ و جملہ رفقاء جمعیت علماء اسلام کیطرف سے جناب کی خدمت میں کامیابی کی مبارکباد منظور ہو۔ اور اللہ پاک سے استدعا ہے کہ وہ جناب کے وجود سے مسلمانان اسلام خصوصا پاکستان کو فیض یاب کرے اور جملہ خرابیوں اور لادینی عناصر کو جناب کے وجود سے ہدایت نصیب فرمادے۔ مسکین کو دلی خوشی ہے جملہ رفقا طریقت واحباب جناب کی بے مثال کامیابی کیلئے نہایت خلوص دل سے دعا گو اور قابل فخر ہیں۔ امید ہے کہ جواب اور حالات سے مطلع کیا جائیگا۔ فقط والسلام دعا گو و دعا جو مسکین عتیق اللہ غفرلہ

اگر مسکین کا فرزند سلام اللہ دارالعلوم آجائے شاید میرا بھتیجا بھی ساتھ ہو تو جناب انہیں دورہ حدیث کیلئے رکھیے گا ناواقف ہونگے دارالعلوم کی کیفیت سے تاکہ انہیں حالات سے دشواری نہ ہو جائے۔

(۴)

۷ رستمبر ۱۹۷۱ء (حاجی محمد اسحاق کا دارالعلوم کیلئے امداد)

مجمع الاخلاق والالطاف جناب شیخ الحدیث صاحب دام الطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے جناب کی صحت اچھی ہوگی۔ یہ عاجز بھی اچھا ہے اگست کے آخر میں لائل پور والوں کی خواہش سے لائل پور حاضر ہوا۔ حضرت قبلہ عالم مولانا مدنیؒ کے بڑے صاحبزادے

مولانا عبدالحق صاحب پاکستان تشریف لا رہے تھے انکے استقبال کا بھی ارادہ تھا لیکن امسال انکا آنا ملتوی ہو گیا۔ جناب حاجی محمد اسحاق صاحب نے جناب کے مبارک اور جائے پر فیوض دارالعلوم کیلئے ۵۰۰ روپے دیئے ہیں۔ اس عاجز نے بنک کے ذریعہ مولانا سمیع الحق صاحب کے نام روانہ کئے۔ خط کے ملتے ہی رسید پر رقم مل جائیگی۔ مسکین کو اور حاجی صاحب کو دعائے خصوصی میں یاد رکھیں۔ انشاء اللہ تاحیات دارالعلوم کا یہی حصہ ہوگا۔ برخوردار سلام اللہ کو نگاہ خاص میں رکھنا۔ تاکہ کسی قسم کا تکلیف یعنی اسباق میں اس سے کمی نہ ہو جائے امید ہے اسے مولانا سمیع الحق صاحب جیسے شفقت مدنظر رکھا کریں گے۔ عاجز کی طرف سے تمام علماء کرام و مہمانان رسول عربی ﷺ کو اور مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام منظور ہو۔ میں سب کیلئے دعا گو ہوں اور سب سے طالب دعا ہوں۔ یہاں سے برخوردار عبیداللہ اور تمام رفقاء طریقت سلام عرض کر رہے ہیں۔ فقط والسلام دعا گو و دعا جو مسکین عتیق اللہ غفرلہ

(۵)

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء (رمضان میں لائل پوری اعتکاف دارالعلوم کے لئے امداد)

واجب الاحترام جناب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمدللہ یہ عاجز خیریت سے ہے۔ اور آنجناب کی صحت وتندرستی کیلئے دست بدعا ہے۔ یہ عاجز کراچی گیا ہوا تھا واپسی پر سیدھے وطن جانیکا ارادہ تھا لیکن لائل پور والوں نے مجبور کیا کہ رمضان شریف ہمارے ساتھ گزار دو۔ لہذا لائل پور آیا ہوں۔ انشاء اللہ اعتکاف میں بھی بیٹھوں گا۔ آنجناب کو دعاؤں میں یاد کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا اس عاجز کی صحت کیلئے بھی دعاء فرمایا کریں۔ جناب حاجی محمد اسحاق صاحب نے ڈھائی ہزار روپے دیئے تھے جسکا ڈرافٹ بنوا کر پیش خدمت کیا۔ منظور فرمادیں۔ حاجی صاحب کو ایک دعائیہ خط بمعہ رسید بھجوادیں ناظم صاحب سے کہدیں کہ رسید اور خط میں دیری نہ کریں اور حاجی صاحب کی صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ اس عاجز کی طرف سے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو دوسرے صاحبزادگان صاحبان کو مولانا سلطان محمود صاحب اور دوسرے احباب ورفقاء کو سلام منظور ہو۔ مولانا سلام اللہ صاحب و برخوردار امام عبیداللہ سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام عتیق اللہ غفرلہ

(۶)

۱۵ رمضان المبارک (تدریس کے اوقات میں دارالعلوم آنے کی خواہش)

محترم المقام جناب حضرت بزرگوارم مولانا صاحب زیدت مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنونہ کے عرض یہ ہے کہ جناب کی خدمت عالیہ میں اس مسکین نے حاجی محمد اسحاق صاحب کیطرف سے پانچ صد روپیہ بھیجدئے تھے جسکی رسید ڈاک والی مل چکی ہے لیکن دارالعلوم کیطرف سے ابھی تک نہ کوئی رسید یا کوئی احوال نامہ نہیں آیا ہے۔ حاجی صاحب تو ویسے ہی اس مسکین پر یقین واعتماد رکھتے ہیں یہ خدا کا فضل ہے کیونکہ جس جس کام کیلئے وہ اس مسکین کو کہتا ہے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کیجاتی ہے تو جب رسید واحوال نامہ آجائے تو انہیں خوشی ہوگی۔ اور آئندہ کیلئے تہہ دل سے اور بھی امداد فرمائیں گے۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہے یہ مسکین تو جناب کیلئے نہایت خلوص دل سے دعا گو ہے اور جناب سے بھی دعا کیلئے درخواست ہے۔ انشاء اللہ ایسا موقع مل جائیگا کہ حاجی صاحب اور یہ مسکین کہیں تدریس کے اوقات میں حاضر ہو جائینگے اس مسکین کیطرف سے مولانا سمیع الحق صاحب کو مولانا اصغر علی شاہ صاحب اور جملہ احباب کو سلام عرض ہو۔ برخوردارم عبیداللہ اور مولانا عبدالرحمان صاحب سلام کہتے ہیں۔ فقط والسلام، حاجی صاحب کچھ بیمار ہیں انکے لیے بھی دعا کریں انکی طرف سے بھی سلام قبول ہو۔ دعا گو و دعا جو مسکین عتیق اللہ غفرلہ

(۷)

۱۳ ذیقعدہ (فرزند عبید اللہ کے ہاتھوں امداد انہیں خصوصی نظر رحمت میں رکھنے کی خواہش)

مکرمی ومحترمی جناب الحاج مولانا عبدالحق صاحب زیدت الطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعدازیں عرض بہ خدمت مبارکہ یہ ہے کہ حامل رقعہ ھذا مسکین کا فرزند اصغر عبید اللہ صاحب ہے جو کہ اس مسکین کیساتھ لائلپور میں ہوتا ہے۔ جناب حاجی محمد اسحاق صاحب نے جناب کی خدمت عالیہ میں چار سو روپے دارالعلوم کی خدمت کیلئے دیئے تھے جو کہ عبید اللہ صاحب کے ہاتھ بھیج دیئے گئے ہیں۔ انکے لیے خصوصاً اور اس مسکین کیلئے بھی خصوصی طور پر دعا کریں۔ برخوردارم عبید اللہ صاحب کو بھی دعائیں دیدیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب فرمادیں۔ سلام اللہ صاحب اور اس کے ساتھیوں کو خصوصی طور پر زیر نظر رحمت رکھا کریں احوال عبید اللہ کے زبانی بتادیگا۔ تمام مدرسین اور طلباء کو اس مسکین کی طرف سے سلام منظور ہو۔ فقط والسلام مسکین عتیق اللہ غفر اللہ لہ دعا گو

☆☆☆

محمد عثمان آزاد[1] کراچی

(۱)

۱۱ فروری ۱۹۵۷ء

محترمی جناب عبدالحق صاحب. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ موصول ہوا جسکا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے جس خلوص کے ساتھ میرے لئے دُعا اور ختم وغیرہ کا انتظام کیا اسکا بہت بہت شکریہ۔ اسکے لئے میں آپکا مشکور ہوں۔ والسلام عثمان آزاد

(۲)

۶ مارچ ۱۹۵۷ء (ادارہ اور فارغ التحصیل طلباء کی ملک وقوم کی بیش بہا خدمات کی دعا)

محترم مولوی عبدالحق صاحب! وعلیکم السلام۔ آپکی چھٹی مؤرخہ 30 رجب ملی۔ جسمیں جناب نے حقیر کو سالانہ جلسہ دستار بندی مؤرخہ 14 مارچ بروز اتوار میں شرکت کے لئے مدعو کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ابھی تک بیمار ہوں۔ اور ہسپتال ہی میں زیر علاج ہوں۔ اسلئے اس مبارک تقریب پر شریک نہ ہونیکا سخت افسوس ہے۔ اور میں مخلصانہ طور پر جناب سے معذرت خواہ ہوں۔

میری دلی دُعا ہے خدا آپکے اس ادارہ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور یہاں سے جو طلبا فارغ التحصیل ہو کر نکلیں وہ قوم اور ملک کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔ جس سے ادارہ کی شہرت اور نیک نامی پیدا ہو۔

آخر میں، میں آپکا اور آپکے ادارہ کا بہت بہت مشکور ہوں کہ درس کلام پاک اور دورہ احادیث شریف کے بعد اس حقیر کیلئے دعائے صحت کی گئی ہے۔ میرے لائق کوئی اور کار خدمت ہو تو تحریر فرمائیں۔ آپکا حقیر خادم عثمان آزاد

---

[1] روزنامہ انجام کراچی و پشاور کا معروف جریدہ تھا اس کے مدیر شہیر تھے۔

مولانا عجب نورؒ[1] بانی معراج العلوم بنوں

(۱)

۲ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ (دارالعلوم حقانیہ کے قیام پر خوشی اور ہر ممکن تعاون کا ذکر)

مکرمی جناب مولانا محترم زید مجدکم، السلام علیکم، بعد از سلام مسنون، گرامی نامہ جناب کا موصول ہوا دارالعلوم حقانیہ کی قیام سے جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب نے بھی مطلع فرمایا تھا۔ از حد مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ جل شانہ دارالعلوم کو اہل سرحد کے واسطے مایہ ناز بنائیں۔ آمین ثم امین۔ میری بھی یہی دلی خواہش تھی کہ صوبہ سرحد میں کوئی ایسا مدرسہ قائم ہو کہ کم از کم طلبہ صوبہ کو بیرونی مدارس سے مستغنی فرمالیں۔ لیکن بذات خود تا ہنوز از اس خدمت سے قاصر رہا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ حضرات کے ذریعہ اس خدمت کو انجام دیا۔ انشاء اللہ دارالعلوم کی ترقی میں ہر ممکن کوشش کرونگا۔ اگرچہ میرے خیال میں جناب کی نظر انتخاب میرے متعلق خلاف واقع ہے اولاً تو اہلیت ہی نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ضعف بھی بڑھ گیا ہے تو قویٰ جواب دینے کی منتظر ہیں۔ تین چار سال سے صرف تین چار گھنٹہ یومیہ پڑھا رہا ہوں لیکن تاہم جو کچھ خدمت مجھ سے ہو سکے گی اس میں دریغ نہ ہوگا۔ اس وقت میں عارضی پرمٹ پر حاضر ہوا ہوں اور جولائی تک پرمٹ کی مدت ہے۔ جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب میرے کرم فرما ہیں وہ کوشاں ہے کہ مستقل رہ جاؤں اگر میں مستقل رہ گیا واپس میرا دوبارہ جانا نہ ہوا تو جناب کی حکم کی تعمیل ضرور کرونگا۔ فقط محمد عجب نور

(۲)

۱۸ جولائی ۱۹۵۱ء (دارالعلوم میں تدریس کی دعوت جوابی شرائط)

مکرمی جناب قاضی صاحب زید مجدکم۔ بعد از سلام مسنون، گرامی نامہ جناب کا ملا، دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں جناب نے مشورہ طلب فرمایا ہے۔ میرے خیال میں قاضی کو شرعاً ولایت عامہ ہوتی ہے کسی خاص صوبہ یا ضلع پر منحصر نہیں ہے۔ وہاں کا مشاہرہ کسی مدرس کا حسب تحریر مہتمم اسی سے زائد نہیں۔ اور میری ضروریات کیواسطے بیرون از بنوں دو ڈھائی سو سے کم مشاہرہ کفالت تک نہیں کر سکتا۔ وہاں کی اوقات تعلیم چھ گھنٹہ ہے اور میں اپنے ضعف قویٰ کیوجہ سے چار گھنٹہ سے زائد تعلیم نہیں دے سکتا۔ رخصت اتفاقیہ وہاں کی سالانہ بارہ یوم ہے حالانکہ ضروریات زندگی کم از کم ایک ماہ کی مختص ہیں اسلئے جناب سے اولاً تو گزارش یہ ہے کہ بجائے پشاور کراچی میں میرے لیے کوشش فرمادیجئے۔ ثانیاً یہ ہے کہ اگر جناب کی رائے صرف اکوڑہ ہی کیواسطے ہے تو بالا تین نمبر کی آپ مہتمم صاحب سے فیصلہ فرمادیجئے اور اسکے بعد حکم صادر فرمائیں۔ فقط محمد عجب نور

(مولانا عجب نور کا تذکرہ)

[1] حضرت علامہ جامع المعقول والمنقول مولانا عجب نور جید اصحاب درس و تدریس میں سے تھے۔ ہندوستان میں پڑھاتے تھے تقسیم کے بعد بھی ۵۰ء تک وہاں قیام تھا۔ پاکستان تشریف لائے تو بنوں کے مدرسہ معراج العلوم کو مستقر بنالیا جیسا کہ خط و کتابت سے عیاں ہے، ان کے علمی مقام کی بناء پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ انہیں حقانیہ آکر پڑھانے کی دعوت دیتے رہے۔ قاضی حبیب الرحمان صاحب غالباً بنوں کے بزرگ علماء میں سے تھے ان کے ذریعہ یہ خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمود (رحمۃ اللہ نے بھی تقسیم ہند سے قبل ان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

(۳)

یکم جولائی ۱۹۵۱ء مطابق ۲۶ ر رمضان ۱۳۷۰ھ (دارالعلوم میں تقرری کے بارہ میں تفصیلات)

مکرمی جناب مولانا محترم زید مجدکم، السلام علیکم، بعد از سلام مسنون، ہم خیریت سے ہیں اور جناب کی خیریت کی خواستگار۔ گرامی نامہ جناب کا وصول ہوا حالات سے آگاہ ہوا۔ شکریہ۔ میں نے پہلے عریضہ میں شاید تعطیلات و رخصت اتفاقیہ و رخصت بیماری اور دارالعلوم کے اوقات تعلیم یومیہ کے بارے میں گزارش کی تھی جس سے مطلع نہ ہوسکا دارالعلوم کی ترقی تو نصب العین پر رہنا چاہیے لیکن تاہم جو صاحب دارالعلوم سے خدمت لے گا اس کے متعلق دارالعلوم کے کچھ ایسے خدمات ضرور ہوں گے جو انکے فرائض منصبی شمار کئے جائیں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ قبل اس سے کہ میں دارالعلوم کا خادم بنوں اپنے فرائض سے مفصل واقف ہو جاؤنگا۔ باقی وقتی ضروریات اور چیز ہے۔ وہ اور وقت پر طے کئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ سے ملاقات میں جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب[۱] سے کافی گفتگو کرونگا وہ جناب کو تفصیلی اطلاعات دیں گے۔ فقط والسلام محمد عجب نور از بنوں لکی دروازہ معرفت ملا جی محمد سعید

(۴)

۱۹ رشوال ۱۳۷۰ھ (دارالعلوم حقانیہ میں تقرری کا زیر بحث معاملہ)

مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ زید مجدکم، السلام علیکم، بعد از سلام مسنون، والا نامہ جناب کا پہونچا۔ شکریہ جناب قاضی صاحب نے بتاریخ ۳ ر شوال میرے پرمنٹ کے مستقل ہونے کوشش فرمائی اور منظوری بھی فوراً حاصل کی اسکے بعد یہ مقرر ہوا کہ دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں مفصل گفتگو کرینگے۔ تاریخ متعین کی گئی لیکن بدقسمتی سے مقررہ تاریخ پر قاضی صاحب تشریف نہ لا سکے پھر ایک اور دن مقرر ہوا جس پر حاضری سے میں معذور رہا۔ اسکے بعد ایک روز قاضی صاحب کا ایک حکم نامہ پہونچا۔ جن کا جواب مشورہ پر موقوف ہے چونکہ اس وقت میری طبیعت علیل تھی حاضری سے معذور تھا جواب تحریری دیا گیا اور تین نمبر رکھے جس پر گفتگو کرنی تھی جناب قاضی صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ گفتگو فرما دیں۔ اب تک قاضی صاحب کی ملاقات سے محروم ہوں۔ نہ معلوم کہ کن وجوہات کی وجہ سے انہوں نے جناب کو جواب نہیں دیا۔ بشرط ملاقات دریافت کرونگا۔ ایک دو دن میں انشاء اللہ ان سے ملاقات ہوگی تو جواب عرض کرونگا۔

فقط محمد عجب نور (سہ شنبہ)

(۵)

۱۸ مارچ ۱۹۵۳ء (التواء جلسہ کی اطلاع)

مکرمی جناب مولانا محترم زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد از سلام مسنون، گرامی نامہ جناب کا موصول ہوا رسید بھی پہنچ گئی درخواست کی منظوری پر مدرسہ معراج العلوم کی اراکین حضرات جناب کی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور جناب کی ترقی کے واسطے دست بدعا ہیں۔ لیکن حوادثات کیوجہ سے بصد افسوس جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ امید ہے کہ آنجناب حسب ضرورت تعاون فرمائیں گے۔ محمد عجب نور

(۶)

۱۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء (معراج العلوم بنوں کے جلسہ میں شرکت کی دعوت)

مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ، السلام علیکم، بعد از سلام مسنون گرامی نامہ آنجناب کا موصول ہوا امید ہے کہ جناب خیریت

---

[۱] غالباً جناب قاضی حبیب الرحمان فاضل دیوبند ساکن اکوڑہ خٹک یا بنوں کے کوئی بزرگ مراد ہیں

سے ہو سکے۔گزارش یہ ہے کہ مدرسہ معراج العلوم کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۵۶ء قرار ہونا پایا ہے۔حضرات اراکین مدرسہ ہذا کا اصرار ہے کہ جناب والا کو تکلیف دوں۔اگرچہ جناب والا کے مشاغل کے خیال کرنے سے طبیعت تکلیف دینی نہیں چاہتی۔لیکن پھر بھی جرأت کرتا ہوں کہ یہ مدرسہ بھی آپکا ہے۔تکلیف کتنی بھی ہو اٹھائی جاتی ہے۔امید رکھتا ہوں کہ اپنے مواعظ حسنہ سے فیض یاب فرمائیں گے۔

والسلام محمد عجب نور از بنوں لکی دروازہ

(۷)

(جلسہ معراج العلوم میں شرکت کی دعوت)

۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء

مکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب السلام علیکم۔بعد از سلام مسنون ۱۶۔۱۷ ستمبر ۶۳ کو مدرسہ معراج العلوم کا سالانہ جلسہ قرار ہونا پایا ہے۔ارادہ تو یہ تھا کہ جناب والا چونکہ امسال دو تین مرتبہ آج سے پیشتر بنوں تشریف لائے ہیں اور ویسا ہوا آخری سال ہے دورہ کے طلبہ کا نقصان ہوگا۔مدرسہ معراج العلوم کے جلسہ میں شرکت کی تکلیف نہ دوں۔مگر معلوم ہوا کہ ۱۴ ستمبر ۱۵۔کو جھنڈو خیل کے جلسہ میں جناب والا تشریف لارہے ہیں۔بدیں وجہ استدعا ہے کہ جب جناب بنوں آگئے تو میں تکلیف دینے والا نہ بنا تو مدرسہ معراج العلوم کے جلسوں میں شرکت منظور فرمالیجئے۔امید ہے کہ تشریف لانے کے بعد شرکت کا بار ہلکا ہوگا۔ فقط والسلام محمد عجب نور

ناظم صاحب و دیگر مدرسین حضرات سلام مسنون عرض کررہے ہیں۔

☆☆☆

مولانا عرض محمد شہیدؒ[1] کوئٹہ

(۱)

(مدرسہ سے چشمہ فیض جاری ہو)

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء

حضرت مولانا عبدالحق صاحب ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم۔عنایت نامہ موصول ہوکر باعث مسرت ہوا حضرت قاری محمد طیب صاحب کا پروگرام ملتوی کرایا گیا بوجہ نامساعد حالات کے اسوجہ شرکت سے معذور ہوں مگر دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کا جلسہ کامیاب بنائے اور اس درسگاہ سے چشمہ فیض جاری ہو۔ابنائے وطن کو اس سے فائدہ حاصل ہوجائے اور جناب کو اور رفقائے کار کو اجر دارین نصیب ہو۔

والسلام وعاجو عرض محمد حسینی

(۲)

(مدرسہ مطلع العلوم کیلئے حقانیہ کے دستور اور قواعد وضوابط سے رہنمائی)

ذی الحجہ ۸ ۱۳۷۸ھ مطابق ۷ جون ۱۹۵۹ء باسمہ العظیم

بخدمت گرامی حضرت قبلہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث مہتمم دارالعلوم حقانیہ لازالت معالیکم! السلام علیکم! امید کہ مزاج گرامی بخیر ہو۔عرض گزار ہوں کہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (جو اسلامی تعلیمات کیلئے بلوچستان بھر میں ایک جامع دینی ادارہ ہے اور بحمد اللہ اس علاقہ

---

[1] مولانا بلوچستان کے ممتاز علماء میں سے مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ کے بانی اور ہمارے بھائی جناب حافظ حسین احمد ایم این اے رہنمائے جمعیت علماء اسلام کے والد بزرگوار تھے جن کا ایک مکتوب بھی ان خطوط میں شامل ہے۔

میں اپنی نظیر آپ ہے) کیلئے ایک دستور بنانے کا ارادہ ہے جو عنقریب سالانہ اجلاس کے موقع پر پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اور مدارس اسلامیہ کے اصول پر ہم بھی اپنا دستور مرتب کریں چونکہ دارالعلوم حقانیہ پاکستان کے مشہور اسلامی مدارس میں سے ہے اور دینی خدمات میں پیش پیش ہے لہٰذا ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ اگر آنجناب مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کیلئے دارالعلوم حقانیہ کے اصول وقواعد اور فارغ التحصیل طلبہ کے تنظیم وضوابط ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان اصول وقواعد کو دستور بنانے کے وقت پیش نظر رکھا جائے۔ مدرسہ کے معاونین، اساتذہ، اراکین اور طلباء کی طرف سے پرخلوص دعاوں نیک تمناوں کیساتھ آپ اور آپ کے معاونین منتظمین اساتذہ اور طلباء کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف، والسلام بندہ عرض محمد (مہتمم مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کوئٹہ)

(۳)

۳ راگست ۱۹۶۹ء (مدرسہ مطلع العلوم میں خطاب کی دعوت)

گرامی منزلت حضرت مولانا المحترم زیدت معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس، گزارش بخدمت ہے کہ سرزمین بلوچستان کے مشہور قدیمی وعلمی مرکز مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ کا سالانہ جلسہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بتاریخ ۲۹، ۳۰، یکم رجب المرجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۲/۱۳/۱۴، ستمبر ۱۹۶۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ بندہ واراکین مدرسہ ھذا کی انتہائی خواہش ہے کہ اس موقع پر آں محترم کوئٹہ تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں لہٰذا پُر زور استدعا ہے کہ براہ کرم تاریخہائے مذکورہ بالا کو جلسہ مدرسہ میں شمولیت کر کے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ اور ارشادات عالیہ سے حاضرین کو متمتع ہونے کا موقع عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آں محترم کو اجر عظیم عطا فرمائیگا اور ہم آپکے نہایت شکرگزار رہیں گے۔ یہاں تشریف آوری کی ٹھیک تاریخ تحریر فرمائیں تاکہ خطاب کے سلسلہ میں صحیح پیمانے پر انضباط اوقات شائع کیا جاسکے۔ امید ہے کہ عریضہ ھذا کو شرف قبولیت بخش کر ممنون کرم فرمائینگے۔ والسلام عرض محمد

(۴)

(مدرسہ کیلئے قوانین وضوابط میں رہنمائی)

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ، گزارش ہے کہ مدرسہ کی روئیداد روانہ فرمادیں نیز اگر مدرسہ کے کوئی قواعد وضوابط موجود ہوں وہ بھی ارسال فرمادیں خیال ہے کہ کچھ اخلاقی دفعات مدرسین اور طلباء کیلئے بنانا ہے۔ والسلام عرض محمد

☆☆☆

اسیر مالٹا مولانا محمد عزیر گل کاکاخیل رحمہ اللہ[1]

(۱)

از بندہ محمد عزیر ۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء (دعا محبت ہمدردی آپ کے ساتھ ہے)

مخدوم محترم زاد اللہ معالیکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد نوازشنامہ سابق کا کافی اثر قلب پر تھا کہ دوسرے نوازشنامہ جوابی نے شرمندہ

---

[1] جہاد حریت کے عظیم رہنما حضرت شیخ الہند محمود حسن دیوبندی کے جان نثار تلمیذ رشید سالہا سال جزیرہ مالٹا میں رہے، شیخ ومرشد کے خلوت وجلوت کے ساتھی وفدا کار خادم

کردیا جو عذر ہے اسکے پیش کرنے کی بھی جرات نہیں ہوتی یعنی واپسی کی فکر دیکھئے آئندہ کیا مقدر ہے بندہ کی دعا اور محبت اور ہمدردی بہرحال آپکے ساتھ ہے۔ والسلام محمد عزیر عفی عنہ از سخاکوٹ

(۲)

از بندہ محمد عزیر ۱۱ جون ۱۹۶۲ء (جلسہ حقانیہ میں شرکت کی اطلاع)

مخدوم محترم زاداللہ معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد! دعوتنامہ کیا بلکہ نوازشنامہ باعث سرفرازی ہوا۔ اگر خیریت رہی تو ۲۳ رجون بروز ہفتہ ۱۲ بجے دن سے قبل پہونچنے کی کوشش کرونگا معلوم نہیں کہ کس سواری سے۔ سخاکوٹ کے خانصاب راحت خان بھی جناب مہتمم صاحب[۱] کی زیارت کا شوق رکھتے ہیں شاید اونکی موٹر میں چند ہمراہیوں کے ساتھ آتا ہو۔ والسلام محمد عزیر عفی عنہ

☆☆☆

مولانا عزیز الحق[۲] خطیب شاہی مسجد لاہور
(ایک طالب علم کی سفارش)

محترم بزرگوار جناب قبلہ مولانا صاحب دام اقبالہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گزارش نیازمندانہ یہ ہے کہ میں اگرچہ دارالعلوم کا ایک مستقل ممبر یا رکن نہیں لیکن دارالعلوم کا وجود اکوڑہ میں میرے لئے باعث فخر ہے۔ جس قدر بھی اس پر فخر کروں کم ہے اسکی ترقی کا خواہاں ہوں اور تنزل (اللہ بچائے) سے بیزار ہوں۔ دارالعلوم کے ایک طالب علم نے اسباق کے متعلق ایک شکایتی کارڈ میرے پاس بھیجا ہے لیکن اس حضرت نے نہیں سوچا کہ حافظ (صاحب) دارالعلوم کی شکایتوں پر خفا ہوگا۔ چنانچہ میں نے اسکا جواب کچھ تلخ دیا مگر پھر بھی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ بہرحال کارڈ ارسال خدمت ہے بہت جلد اس طالب علم کی اصلاح فرمادیں اور انکے اسباق کی شکوک رفع فرمادی جاوے۔ اور مجھے جواب سے مطلع فرمادیں تاکہ مجھے تسلی ہو۔ اگرچہ اس قسم کے طالب علموں کو میں بخوبی جانتا ہوں سب سے اول پیر صاحب کے دارالعلوم کا طواف کرچکے ہیں وہاں سے خدا جانے کیوں ناراض ہوئے اب یہاں سے انہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے بلکہ جسقدر ہم سے ہوسکے ایسے حضرات کی اصلاح کرینگے۔ بحمداللہ دارالعلوم میں اساتذہ باکمال ہیں امید ہے کہ انکے اسباق کو اچھی طرح پڑھائینگے۔ اور اگر سر سے پیٹ میں درد ہی نہیں ہے تو وہ شہد کے پلانے سے کسطرح روبصحت ہوجائینگے۔

فقط والسلام احقر عزیز الحق عفی عنہ شاہی مسجد لاہور۔

خدمت لائقہ سے فراموش نہ کریں۔

۱۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند جو جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۔ مولانا اکوڑہ خٹک کے مضافاتی بستی مصری بانڈہ سے تعلق رکھتے تھے۔ لاہور کے شاہی مسجد کے خطیب اور بڑے سرگرم باکمال انسان اور ابتداء ہی سے حقانیہ کے کاموں میں شیخ الحدیثؒ کے ساتھی رہے۔

قاضی عزیز الرحمان [1] جہانگیرہ

(والدہ ماجدہ کی علالت علاج اور سمیع الحق وغیرہ کے حالات O فرزند ضیاء الرحمان شہید کے بارہ میں فکر)

مکرم بندہ جناب مولوی صاحب زاد الطافکم، السلام علیکم، عنایت نامہ آپکا ملا۔ الحمدللہ کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو باعزت رکھے آپ نے لکھا تھا کہ قبلہ صاحب [2] جہانگیرہ آئے ہیں والدہ سمیع الحق کے اکیسویں دن انکے پیچھے لے جانے کو آئے تھے مگر وہ بیمار پڑی تھی اسلئے اس وقت واپس چلے گئے اور فرما گئے کہ پرسوں تانگہ کر کے چلے آؤ۔ ان چوبیسوں دن جمعرات کے دن حشمت سلطان اور حسن آرا کو بھی ہمراہ لے گئے اور چلے گئے۔ باقی علاج کی اجازت نہ دیا اور فرمایا کہ محمد خان کریگا۔ اگر ٹھا کر داس وغیرہ سے کریں تو وہ خفا ہو جائیگا۔ خیر اللہ تعالیٰ شفا بخشے، طبیعت خفا نہ کریں۔ کبھی کبھی دورہ آتا ہے تندرست ہیں شمس الرحمان کی زبانی اجازت کیلئے جواب بھیجا تھا اجازت کے دن انہوں نے جواب لکھا کہ آجاویں چوبیس دنوں میں ایک دو روز میاں صاحب کے گھر اور ایک دو روز ہمارے ہاں اور ایک سیف الرحمان کے گھر دو دو دن تکلیف رہ کر پھر صحت ہو جاتی تھی باقی برخورداران بھی اکوڑہ میں اور کبھی جہانگیرہ میں رہتے تھے۔ سمیع الحق اکثر اکوڑہ میں رہتا تھا باقی انعام موجود نہ تھے آپکی دعا انکے لئے انعام ہے وہ چھوٹے ہیں کیا مان سکیں۔ خیر باقی ضیاء الرحمان کی نسبت طبیعت بہت پریشان رہتی ہے اسلئے کہ اس نے اب تک ابتدائی کتابیں نہیں پڑھیں۔ شرح تہذیب۔۔۔۔۔۔ کتاب نہیں پڑھی شرح جامی کا بھی یہی حال ہے۔ کبھی کبھی آپ خود مہربانی کر کے۔۔۔۔ اور امتحان کے نمبروں سے بھی مہربانی فرمادیں۔۔۔ آیا تھا باقی کیا عرض کروں۔۔۔ برادرم عبدالجمیل صاحب وغیرہ کو سلام علیکم۔

نیازمند عزیز الرحمان جہانگیرہ

☆☆☆

مولانا عزیز الرحمٰن حیدری [3]

(علالت پر تشویش اور فدا کارانہ جذبات کا اظہار)

۴ رذیقعدہ ۱۳۹۶ھ

شیخنا واستاذنا بزرگوارم حضرت استاذی المحترم دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ قبلہ محترم بفضلہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے

(میرے خالو قاضی عزیز الرحمان کے حالات)

1. میرے ننھیال جہانگیرہ گاؤں کے قدیم مغلیہ دور کے قضاۃ خاندان سے تعلق تھا۔ میرے بڑے خالو یعنی حضرت شیخ الحدیث کے بڑے ہمزلف بڑے دیدبہ اور برادر شان وشوکت والے شخص تھے۔ علاقہ چھچھ غور غشتی جلالیہ وغیرہ تعلیم پائی اور اپنے چچا قاضی شمس القمر جو نہایت متقی پارسا بزرگ تھے زندگی بھر بازار ماسوائے ایک دفعہ کے نہیں گئے۔ انکی جگہ قاضی مقرر ہوئے۔ نواب آف ہوتی وغیرہ کے گہرے مراسم تھے فرزندگان میں قاضی ضیاء الرحمان شہید کو دیوبند میں حضرت شیخ الحدیث نے داخل کروایا اور خصوصی تربیت میں رکھا۔ نوجوانی میں بے گناہ ایک جنونی شخص نے فائرنگ کر کے انکے ساتھ آٹھ راہ گذاروں کو بھی شہید کیا۔ آٹھ نو جنازے اٹھے تو کہرام مچ گیا۔ اپنے بعد ایک بچی چھوڑی جس سے میرے بھائی الحاج اظہار الحق کا نکاح ہوا۔ قاضی صاحب مرحوم کے دوسرے فرزند قاضی عطاء الرحمان صاحب نے شہید بھائی کے بیوہ سے نکاح کیا جو عزیزان حافظ عرفان الحق، مولوی لقمان الحق مدرسین دارالعلوم کی نانی ہیں۔

2. حضرت والد ماجد مرحوم تدریس کے سلسلہ میں کئی کئی ماہ دارالعلوم دیوبند میں ہوتے اس دوران والدہ ماجدہ اور ہم سب کی نگہداشت تربیت اور پڑھائی ننھیال سے جانا اور لانا ساری ذمہ داری دادا مرحوم نبھاتے تھے۔ مکتوب میں میری والدہ ماجدہ کی علالت کا ذکر ہے خط کا تعلق ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ سال سے ہے اور خط جہانگیرہ سے دارالعلوم دیوبند لکھا گیا، کچھ حصے نہیں پڑھے جا سکے۔

(ہمدرس اور رفیق خاص سے تعلق اور مختصر تذکرہ)

3. میرے حقانیہ کی طالب علمی کے اولین دور میں رفاقت کا ایک پُر خلوص رشتہ اخوت ومحبت میں بدل گیا اور طویل سفر طے کرتے ہوئے اب تک قائم ہے۔ چھچھ کے موضع حیدر کے علامہ مولانا عبدالحکیم کے فرزند اکبر دارالعلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ حقانیہ کے طالب علمی میں طلبہ کی انجمن کی سرگرمیوں کے روح رواں ہوتے تھے۔ لاہور میں مولانا داؤد غزنوی سے بڑا قرب ہوا لاہور کے صحافتی اور دینی مشاغل کے دور میں مولانا مدیر الاعتصام محمد اسحاق بھٹی، مولانا کوثر نیازی، مدیر اخبار تسنیم کے خصوصی حلقہ احباب میں سے تھے، کاروباری حوادث کا شکار ہو کر سندھ کے میر پور خاص میں سکونت اختیار کی اور بلدیاتی کمیٹی کے چیئرمین تک بنے۔ ادارہ فروغ عربی کے نام سے ادارہ قائم کیا جو گھر بیٹھے لوگوں کو عربی زبان سیکھنے سکھانے کا موقعہ فراہم کرتا رہا ان کے باقی بھائی مولانا سیف الرحمان، عطاء الرحمٰن اور بھتیجے مولانا لطف الرحمن وغیرہ بھی حقانیہ ہی سے فارغ ہوئے ہیں۔ اس خاندان سے تعلق دادا مرحوم اور چچا مرحوم کے وقت سے قائم ہے۔

خدمت اقدس میں گزارش ہے کہ والا نامہ بہت پہلے عزت افزائی کا موجب بنا تھا لیکن اپنی نالائقیوں کے پیش نظر جی چاہتے ہوئے بھی عریضہ لکھنے کی جرات نہ کر سکا۔ اب برادرم عبدالغفور صاحب باعث بنے ہیں اور ڈرتے ڈرتے یہ عریضہ لکھنے کی جرات کی ہے۔ کمزوری اور آنکھوں کی تکلیف کا معلوم کر کے دکھ ہوا۔ کاش یہ سودا ممکن ہوتا کہ میں اپنی توانائی اور بینائی کے بدلے آنجناب کی کمزوری اور تکلیف لے سکتا۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو میں اپنی تمام توانائیاں بلا تامل آنجناب کی خدمت میں پیش کر دیتا اور حق پھر بھی ادا نہ کر پاتا کہ آنجناب کے اس نالائق پر بڑے حقوق و احسانات ہیں۔ اللہ پاک قبلہ محترم کو عمر خضر عطا فرمائے اور آنجناب کے تمام قویٰ بحال رکھے تا کہ حق کی روشنی چار سو پھیلتی رہے۔

جامن کا خالص رس دو بوتل بھیج رہا ہوں۔ سنا ہے یہ ذیابیطس کیلئے بہت مفید ہوتا ہے۔ ایک بوتل دس بارہ دن کیلئے ہوتا ہے۔ آپ مناسب خیال فرماویں تو یہ استعمال فرمالیجئے۔ اگر فائدہ مند ثابت ہو تو مجھے حکم دیں کہ مزید پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ یہ بلا شک و شبہ خالص ہے۔ دعا کیلئے درخواست کی ضرورت نہیں کہ آنجناب پہلے ہی دعاؤں میں یاد رکھے ہوئے ہیں۔ تمام برادران کو خدمت میں سلام۔

والسلام مع الاحترام خادمکم الادنی نیاز مند عزیز الرحمان

☆☆☆

مولانا عزیز الرحمان ہزاروی[1] حقانی راولپنڈی

(اپنے استاذ سے اظہار عقیدت O افغانستان میں جہاد کی تحسین اور مودودیت کے اثرات روکنے کی التجاء)

۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

سیدی و مولائی استاذ گرامی برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتکم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ وطن سے واپسی پر حضرت کے دونوں خطوط مبارک باعث سرفرازی ہوئے۔ اس ذرہ نوازی پر بے حد مسرت ہوئی۔ چونکہ مجھے اپنے اکابر میں سے حضرت مجاہد ملت مدظلہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ اور آپ سے گہری عقیدت و محبت ہے۔ اس لئے قلبی خواہش کے تحت یہ عرض کیا تھا۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ دونوں اکابر کی طرح آپ بھی ذرہ نوازی فرماتے ہیں۔ حضرت آمین فرمائیں کہ اس سعادت کا دائرہ وسیع ہو جائے اور قیامت میں بھی خاک پا ہونا نصیب ہو جائے آمین۔ مجھے اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں کہ میری دارین کی سعادت اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ عرصہ کے بعد درس حدیث میں شمولیت اور آپ کی مبارک زبان سے نکلنے والے موتیوں سے بڑا ہی تسکین ہوا۔ بے حد مسرت ہوئی۔ کہ پھر سے بہار شروع ہو گئی۔ حضرت مجاہد ملت مدظلہ اور حکیم صاحب مدظلہ سے بھی تذکرہ کیا انہوں نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ خط سے آنکھ کی تکلیف کا پڑھ کر طبیعت پر اثر ہوا۔ حضرت نالائق ہوں ورنہ ہمیشہ دل سے یہ دعاء نکلتی ہے کہ رب کریم آپ کو صحت تامہ عطاء فرمائے اور رسالت کا یہ باغ شاداب رہے۔ دارالعلوم حقانیہ کی ترقی اور انوار و برکات دیکھ کر طبیعت کو سکون ملتا ہے اللہ کریم تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ محترم حکیم مولانا محمد داؤد صاحب ان کا خاندان بشمول اس حقیر خاک پا کے خدمت دین کیلئے آپ کی صحت کاملہ کے خواہاں ہیں۔ اس لئے آپکی خدمت ہماری سعادت ہے۔ حکم دیا کریں تا کہ ہمیں سعادت نصیب ہو۔ باڑہ کے تبلیغی اجتماع میں شرکت کا ارادہ ہے قدم بوسی کے

---

[1] مولانا عزیز الرحمان ہزاروی فاضل حقانیہ شیخ الحدیث کے خدام خاص و مقربین میں سے ہیں مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور ان جیسے اکابر کا خصوصی قرب حاصل رہا بعد میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کے فیض صحبت اور خلعت خلافت سے بھی سرفراز ہوئے اس وقت مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ راولپنڈی میں دینی ادارے چلا رہے ہیں اور جذبۂ اظہار حق سے بے حد سرشار ہیں ان کے صاحبزادگان نے بھی حقانیہ ہی سے کسب فیض حاصل کیا۔

لئے حاضر ہونا کوئی حکم ہوتو فرمائیں۔ باقی ایک بات عرض کروں امید ہے گستاخی معاف فرمائینگے۔ افغانستان کے مسلمانوں پر ارض پاک میں مودودیت کا منحوس سایہ رد کئے اور اُن کو حق سے روشناس کرنے کیلئے دعاؤں کے ساتھ حقانی برادری کو توجہ دلائیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہی کے غلام اس جہاد میں عظیم قربانیاں دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدہم اخباری بیانات اور دوسری سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔ تا کہ ہر محاذ پر حق کو فتح ہو اور ہر باطل شکست کھائے۔ اساتذہ کرام، ناظم صاحب اور صاحبزادگان محترم کی خدمت سلام مسنون ہے درخواست دعا، میرے والدین اعزہ واقارب اور ٹیکسلا والوں کیلئے دعاء کی درخواست ہے۔

فقط والسلام خاک پاء۔ عزیز الرحمٰن ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

☆☆☆

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری[1]

(۱)

۱۹ جنوری ۱۹۵۷ء

مکرمی ومحترمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ باعث فخر ہوا۔ میں اپنا کیا حال لکھوں دو تین برس سے بیمار ہوں اور آج کل یہی حالت ہے کہ آواز بیٹھ گئی ہے بہ تکلف کلام کرتا ہوں دونوں پاؤں میں خدر ہے چلنا پھرنا بہت کم ہے سفر کے نام سے گھبراتا ہوں ورنہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میرا مذہبی فریضہ تھا۔ اب معذور ہوں والعذر عند کرام الناس مقبول۔ میری صحت کیلئے دعا کریں اور اساتذہ وطلامذہ سے بھی دعا کروائیں۔ والسلام مع الاکرام سید عطاء اللہ شاہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۷ء ملتان شہر

---

[1] بطلِ حریت خطیب اسلام پروانہ شمع ختم نبوت مجاہد اسلام مولانا سید عطاء اللہ بخاری قدس سرہ العزیز

(ملتان سمیع الحق کے ہاتھ شیخ الحدیث کا گرامی نامہ)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ گرامی خدمت مخدومی المحترم حضرت مولانا صاحب دامت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس۔ مخدوما! دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا سالانہ جلسۂ دستار بندی بتاریخ ۷۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز منگل وبدھ منعقد ہوگا بندہ وتمام اراکین دارالعلوم کی استدعا ہے کہ آنمحترم اپنی شمولیت سراپا یمن وبرکت سے ہم ناچیز دلی حوصلہ افزائی فرما کر مسلمانانِ سرحد کو اپنی کلمات حکمت وموعظمت سے مستفید ومستفیض فرمادیں۔ امید ہے کہ حضرت والا اس عریضہ کو قبول فرما کر منظوری کی خوشخبری سے مطمئن ومسرور فرمائیں گے۔ خدا کرے کہ مزاجِ اقدس بخیریت ہو۔ برخوردارم سمیع الحق اسی غرض سے خدمت اقدس میں حاضر ہورہا ہے امید ہے کہ خدام کی حوصلہ افزائی وسرپرستی فرمائیں گے آپ کی ضعف کا احساس ہے لیکن حضرت کی محض شمولیت ہی موجب برکت وسعادت ہے۔ والسلام عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(شاہ جی کے بارہ میں سمیع الحق کے تاثرات)

رو رہی ہے آج ایک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے

رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ کا زمانہ کتنا پُر کیف اور پُر لطف تھا، اور کتنے حسین وجمیل تھے زندگی کے وہ چند ایام جو لاہور کے بقیۃ السلف حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی صحبت میں گذرے، ایک طرف رمضان کا مبارک مہینہ پورے برکات سے سایہ فگن دوسری طرف صبح وشام حضرت الاستاذ مدظلہ کے درس میں قرآن مجید کے علوم ومعارف کا ذکر ومذاکرہ، روحانی فیوضات کی ہر طرف بارش، پوری فضا روحانیت میں بسی ہوئی تھی اور مجھ جیسے نامۂ سیاہ پراگندہ خاطر انسان کو بھی چین وسکون کی دولت نصیب تھی۔ زہے نصیب، ایک مردِ کامل اور شیخ کے جوار میں قیام وسکونت اور خصوصی شفقتوں کی دولت حاصل ہورہی تھی

نظر میں ہے اب تک وہ رنگین زمانہ
نشیلا نشیلا سہانا سہانا

۸ رمضان المبارک کو ایک دن حوض پر وضو کررہا تھا عصر کی جماعت ہوچکی تھی اور وضو سے فارغ ہو کر پیچھے مڑا، کچھ مبہوت سا رہ گیا، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمۃ دو تین افراد کا سہارا لیے گرتے تھامتے کھڑے ہیں۔

برٹش سامراج کو للکارتے ہوئے اس ضیغم اسلام کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ وہ مہیب اور پُر وقار وجیہہ چہرہ جس کے خدوخال میں کسی یورپین (بقیہ اگلے صفحے پر)

(۲)

(امیر شریعت کی معذرت)

مکرمی ومحترمی ومخدومی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ آنحضرت کا گرامی نامہ پہلے بھی پہنچ چکا تھا میں اپنی بیماری اور پریشانی کی وجہ سے جواب سے قاصر رہا اب صاحبزادہ صاحب تشریف لے آئے مخلص نوازا میں اپنا مفصل حال لکھ نہیں سکتا بہت ہی ناتوان ہوگیا ہوں۔ فرض

عیسائی افسر نے حضرت عیسیٰ مسیح السلام کی جھلک دیکھی تھی اور جس نے اُس وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ پیغمبرؑ کا اسٹیچو اور تمثیل اس بازعب چہرے کو قرار دیا تھا، اب ایک منحنی لاغر ڈھانچہ تھا مگر پھر بھی اس کا رُواں رُواں اس سکون وطمانیت، جلال ووقار میں بسا ہوا معلوم ہورہا تھا جس کا جلوہ صرف حق تعالیٰ کے مقربین میں ہوتا ہے۔ اذا رأوا ذکر اللّٰہ (الحدیث) حیرت، گھبراہٹ کے ملے جلے جذبات لیے آگے بڑھا، مصافحہ کیا۔ چند لمحے بعد پہچانا، فرمایا سمیع ہو؟ پیار سے سینے سے لگایا۔ ابھی مولانا لاہوری مدظلہ اپنے کمرہ میں تشریف نہیں لائے تھے اور نہ انکو شاہ جیؒ کی اطلاع ہوئی تھی۔ اس لیے میں شاہ جیؒ کو اپنے کمرے میں لے گیا۔ فرمایا چٹائی پر ہی بسترہ بچھاؤ، لیٹ گئے۔ برادر محترم مولانا شیر علی شاہ مدرس دارالعلوم حقانیہ میرے رفیق سفر وقیام تھے ہم نے جلدی جلدی پاؤں اور کمر دبانا شروع کیا۔ ہم نے کہا حضرت صحت بہت گرگئی ہے، فرمانے لگے ہاں! آخر گرنا ہے بقا صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اتنے میں مولانا لاہوری تشریف لائے۔ دونوں بزرگ جس والہانہ شوق اور محبت سے ملے۔ قرآن السعدین کے اس دلکش نظارے کا تصور اب بھی دل ودماغ کو عجیب فرحت بخشتا ہے۔ چند لمحوں کے لیے فضا ساکت اور خاموش تھی اور پھر حضرت لاہوری انہیں ساتھ ہی اپنے کمرے میں لے گئے اور میں اس خیال سے سرشار تھا کہ اس عارضی مستقر کو ایک ظلِ جلیل کے چند ساعات نزول کی سعادت حاصل ہوئی۔ مجھے خوب یاد تھا جب حضرت قدس سرہ العزیز دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں تشریف لایا کرتے تھے تو پشاور کی قہوہ چائے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ میں نے یہاں بھی عشاء کے بعد قہوہ تیار کرانے کی اجازت مانگی۔ بخوشی قبول فرمایا مگر ذیابیطس کی وجہ سے پھیکا بنانے کی ہدایت کی، قہوہ چائے تیار کر کے پیش کی، بڑے شوق سے نوش فرمائی۔ حضرت لاہوریؒ کچھ دیر بیٹھ کر دولت خانہ تشریف لے گئے۔ ہم نے حضرت شاہ جی کو حضرت لاہوری کے بے پناہ اشغال اور پھر انکی صحت کے گرتے جانے کا ذکر کیا۔ فرمایا جی ہاں اس معمہ کو میں بھی نہیں حل کرسکا میں اور گھر والے کئی پہروں سوچتے ہیں کہ یہ بندہ خدا کرتا کیا کچھ ہے اور کھاتا کیا ہے۔ ہم ان کا کھانا تو لیتے ہیں اور پھر انکے شب وروز عظیم مشاغل کو دیکھتے ہیں، فرمایا ہاں ان لوگوں کا معاملہ ہی اور ہے۔ انکی زندگی کا دم خم ان اشغال ومصروفیات سے ہے۔ یا اگر آرام کریں (تو) پھر رہی سہی صحت بھی جواب دے دے۔

آپ رات گئے تک خوش طبعی، ظرافت وحکمت، عبرت وموعظت کے انمول موتی بکھیرتے رہے کہ کبھی مجلس کشت زار زعفران بن جاتی اور کبھی حاضرین درد ویاس کی گہرائیوں میں ڈوب جاتے، اب شاہ جیؒ پورے جوبن میں تھے اور برادر محترم صاحبزادہ مولانا عبیداللہ انور فرما رہے تھے کہ شاہ جیؒ پھر وہی شاہ جیؒ ہیں۔ ضعف واضمحلال کے سارے آثار مٹ گئے اور چہرے میں سرخی اور نور کی وہی لہریں دوڑنے لگیں۔ حضرت لاہوریؒ کی اس قیام گاہ میں چند احباب کی اس محفل میں شاہ جیؒ نے علوم وحکم، طنز ومزاح، پیار ومحبت کے وہ پھول نچھاور کیے جس سے دل ودماغ میں فرحت اور انبساط اور پھر حیرت وعبرت کی کتنی موجیں مضطرب ہوئیں اور پھر دب گئیں۔ کل تک جب وہ مجلس یاد آتی تو فرحت وابتہاج کا باعث بنتی اور اب جب سوچتا ہوں تو سوہانِ روح ہے۔

اب رات ڈھل گئی تھی اور مجلس برخاست ہوئی، اس سیاہ کار کو حکم ہوا سمیع اپنا بستر یہاں اٹھا لاؤ، بستر اٹھا کر لایا اور شاہ جیؒ کی چارپائی کے ساتھ اُس مسند پر بچھایا جس پر مخدوم العلماء والمسلمین حضرت مولانا لاہوری تنہائیوں میں مشغول ہوتے ہیں اور جلوتوں میں جہاں سے رُشد وہدایت کے خزانے تقسیم ہوتے ہیں۔ ابھی میری آنکھ لگی تھی کہ بڑھاپے، فالج، ذیابیطس کا شکار یہ ضعیف مجلد دبے پاؤں اُٹھا، جب میری آنکھ کھلی تو یہ مردِ مؤمن میرے سرہانے مصلّے پر بیٹھے اپنے رب کے ساتھ مصروف عجز ونیاز تھا دنیا ومافیہا سے بے پروا عشق الٰہی اور سوز دروں میں مستغرق "قرۃ عینی فی الصلوٰۃ"۔ میں نے بستر سے اٹھنا چاہا۔ سختی سے منع کیا فرمایا سو جاؤ تمہیں سحری کیلئے بھی اٹھنا ہے اور پھر دن کو درس میں شریک ہونا ہے۔ تعمیل حکم لازمی تھی لحاف میں منہ لپیٹ لیا۔ مگر عشق رسول ﷺ اور یاد الٰہی سے معمور سینہ پورے زور سے لہٗ اَزِیْز کازیز القلو کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ بدقسمتی ہوتی اگر اس موقع کو غنیمت نہ جانتا اٹھا اور دعا کے لیے درخواست پیش کردی۔ اس رات وہ خصوصی توجہات وشفقتیں نصیب ہوئیں جو مدت مدید کی تمناؤں اور آرزوؤں سے بھی شاید نصیب نہ ہوتیں۔

میں نے ایک بزرگ سے لاہور کے بارہ میں کچھ اشعار سنے تھے جن میں ایک یاد ہے اور شاہ صاحبؒ فرمانے لگے سمیع! میں تمہیں آج ایک حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں، شاید ملاقات ہو یا نہ ہو کیونکہ میں تو اب جارہا ہوں میں نے زندگی بھر کسی کی ذات کے بارہ میں مال ومتاع عزت وآبرو کی برائی کا تصور بھی نہیں کیا، الحمدللہ میں اس صفائی کا اثبات کرسکتا ہوں۔

پاؤں دبانے کے دوران میں نے کہا کہ یہ پاؤں حضرت الشیخ الامام الکبیر مولانا مدنی علیہ الرحمۃ نے دبائے تھے تو ہم یہ سعادت کیسے حاصل نہ کریں، فرمایا لاحول ولا قوۃ استغفر اللّٰہ ایسا نہ کہیں۔ پھر سوچ میں ڈوب کر اُنگلی دانتوں میں دبا گئے، اور آہ بھرتے ہوئے فرمایا سب چلے گئے، حضرت مدنیؒ نے بھی رحلت فرمائی صرف میں اس قافلہ کا تنہا سپاہی رہ گیا ہوں۔ اللہ بھی ایک اُس کا رسول ﷺ بھی ایک اور آج اس پوری دنیا میں میں بھی تنہا ہوں۔

میں نے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے بارہ میں پوچھا کہ حضرت نے اُن سے کیا حاصل کیا؟ شاہ جیؒ فرمانے لگے میں نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا، میں نے جو کچھ پایا ان کے جوتوں کا صدقہ ہے۔ اس پورے ہندوستان میں میں نے ایسے وجیہہ وحسین چہرہ وجلال وجمال کے بزرگ نہیں دیکھے۔ ایک رات دیوبند میں تقریر کرنے کا ارادہ فرمایا، بھلا علم ومعرفت کے اس مرکز میں انکے سامنے تقریر کی کیا مجال تھی، میں نے انکار کیا تو فرمایا تمہیں تقریر کرنا پڑے گی، اب حکم سے سرتابی کی مجال کہاں تھی۔ تقریر عشاء کو شروع ہوکر رات کے تین بجے تک جاری رہی۔ حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کرسی پر تمام رات ایک ہی ہیئت میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھے رہے، پورے محو ہوکر سنتے رہے اور برابر آنسو جاری تھے، حالانکہ تقریر بھی "وراثت" جیسے خشک موضوع پر تھی اور پھر اختتام پر بے تحاشا دعائیں دیں۔ رہا اُن کا درس تو وہاں ہم جیسوں کی رسائی کہاں تھی۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

نماز بھی اکثر بیٹھ کر پڑھتا ہوں تقریر و وعظ تو ایک طرف مطلق سفر کے قابل بھی نہیں ۔ بہت ہی معذور ہو گیا ہوں میری معذرت قبول فرمائیں ۔ والعذر عند کرام الناس مقبول ۔ والسلام

☆☆☆

حاجی عطا محمد خان[1] شیدو

(۱)

(شرکت کا فخر میری خوش نصیبی ہوگی)

۱۷ استمبر ۱۹۵۲ء

بشرف ملاحظہ عالی جناب مخدوم مکرم معظم مولانا شیخ الحدیث صاحب دام برکاتہ، بعد از سلام مسنونہ واضح رائے ہے میں کل ۱۴ یوم سفر کے بعد لاہور سے پشاور پہنچا۔ تو ڈاک سے آپکا لفافہ ۱۰ محرم الحرام کا لکھا ہوا ملا پڑھ کر خوشی ہوئی جناب کی یاد آوری کا شکر یہ میری خوش نصیبی ہوگی کہ بندہ اس جلسہ بابرکت میں شریک ہونے کا فخر حاصل کر سکے۔ مگر مجبوراً عرض کرنا پڑا کہ میرے معاملات دیرینہ کے حسابات فیصلہ ہو رہے ہیں ۔ میں ۴ ستمبر سے حال کا گیا ہوا لاہور سے کل ۱۶ ستمبر کو واپس آیا ہوں اور وہ کچھ کاغذات کی وجہ سے آنا پڑا۔ کل رات کو یعنی ۱۹ ستمبر کو پھر لاہور جا رہا ہوں ۔ دعائے خیر فرمائیں ۔ دعاؤں میں یاد فرمایئے کہ میں وہاں سے جلد بامراد کامیاب واپس آؤں ۔ اور تاریخ مقررہ ۲۶ ستمبر کو حاضر خدمت ہونے کا شرف حاصل کروں ۔ یہ آپ جیسے نیک بندوں کی دعائے خیر کارگر ہوگی ورنہ معذور تصور فرمادیں ۔

زیادہ والسلام: آپکا دعا گو عطا محمد خان عفی عنہ از پشاور صدر

فرمایا حضرت مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ (رحمہ اللہ) میرے اُستاذ ہیں بڑے معقولی اور فلسفی، لیکن جب شاہ صاحب کشمیریؒ کے درس میں شریک ہوئے تو فرمانے لگے کہ جہل کا اعتراف لے کر ان کے درس میں شرکت کرنا پڑی تو وہاں ہم جیسوں کی کیا مجال اُنتی۔

دوران گفتگو میں انہوں نے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ان کے ہاتھ بیعت کرنے اور انہیں امیر شریعت منتخب کرنے کے واقعہ کو بھی بیان فرمایا۔ نیز اس ضمن میں فرمایا کہ میں نے زندگی میں تین افراد کو نماز پڑھتے دیکھا خشوع و خضوع میں ڈوبی ہوئی نمازیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پڑھنے والے تڑپ تڑپ کر بھیک مانگ رہے ہیں، عاجزی اور ذلت ان کے ہر ہر جو ۔ سے نمایاں ہوتی تھی۔ ایک علامہ انور شاہ علیہ الرحمۃ کی نماز، ایک مولانا ابوالکلام آزاد کی نماز، تیسرا نام غالباً پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ کا لیا۔

دوران گفتگو میں ایک مرتبہ فرمایا، میری مایوسی قنوط کی حد تک پہنچ گئی ہے اور میری قنوطا انکشاف حقیقت ہوا کرتی ہے کہ یہ لوگ مرنے کے بعد میرے دفنانے کی اجازت بھی دے دیں گے یا نہیں۔ زندگی کے آخری ادوار کے لیے ملتان کا انتخاب؟ اس کے بارہ میں فرمایا کہ یہ ایک مجذوب کی دعا کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ تقسیم سے قبل ملتان کے ایک بہت بڑے اجتماع میں تقریر کر رہا تھا کہ اتنے میں مجمع سے ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور چیخ چیخ کر رونے لگا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا کہ۔ ’’(شاہ! اللہ تیرا اتھے مزار بنڑا وے) یعنی شاہ جی اللہ تعالیٰ تیرا مزار ادھر ہی بنادے۔ میں نے کہا کیوں کہ تم اس کے مجاور بن جاؤ۔ بات آئی گئی مگر اس قلندر کی دُعا مقبول معلوم ہوتی ہے‘‘۔ عشاء کے بعد مولانا شیر علی شاہ صاحب نے کہا ہے۔

تمتع من شمیم عرار نجد ۔ فما بعد العشیۃ من عرار

فرمایا یہ تمہارا ساتھی بڑا خطرناک معلوم ہوتا ہے اس نے شاعری شروع کر دی، پھر ایک سرد آہ کھینچی اور فرمایا: ’’ہاں شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک‘‘۔ ایک ساتھی نے جوتے اُٹھانے کی کوشش کی، آپ نے منع کیا اور فرمایا۔ ’’اگر خواہ مخواہ اٹھانا ہے تو مجھے اٹھاؤ تب دیکھوں دو چھٹا نک جوتے اٹھا کر خوش ہوئے کہ شاہ جی کا احترام کیا‘‘۔

بہر حال سعادت اور مسرت سے بھرپور یہ ایک سہانی رات تھی جو زندگی میں نصیب ہوئی جس کی یادیں تاحین حیات دل و دماغ پر نقش رہیں گی۔

[1] الحاج عطا محمد خان مرحوم موضع شیدو کے خوانین کی بزرگ شخصیت دار العلوم اور شیخ الحدیث کے اولین ساتھیوں میں سے تھے۔ موجودہ جامع مسجد حقانیہ کی تعمیر میں بڑی سرگرمی دکھائی۔

(۲)

۱۱ اگست ۱۹۶۱ء (میری محبت آپ کے ساتھ وابستہ ہے O حاجی محمد یوسف کا ذکر)

برادرم مکرم محترم معظم شیخ الحدیث حاجی الحرمین مولانا مولوی جناب عبدالحق صاحب دام ظلکم! بعد از سلام مسنونہ آنکہ، آنجناب بہ تقریب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ پشاور چھاؤنی تشریف لائے تھے۔ مجھ کو آپ کی تشریف آوری کا وقت معلوم نہ تھا جلسہ میں آپکا وعظ سنا اور قریب ۱۲ بجے گھر چلا گیا تھا۔ خیال تھا کہ مطابق سابقہ صبح جائے قیام پر حاضر ہوں گا۔ مگر دریافت پر معلوم ہوا کہ آپ برخاستگی جلسہ کے بعد واپس تشریف لے گئے ہیں۔ حالانکہ اہلیان جلسہ نے آپ کا دوسرا روز بھی مشتہر کیا تھا۔ خیر میری بدنصیبی تھی کہ میں نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ کیا۔ زندگی حیات صحبت باقی، مجھ کو سخت تردد ہوا کہ آپ نے بھی یاد نہ فرمایا۔ ورنہ غریب خانہ تو بہت ہی قریب تھا میری محبت تو آپ کے اور آپ کے دارالعلوم کے ساتھ وابستہ ہے۔ خداوند کریم دائم و قائم رکھے۔ انشاء اللہ چند روز میں شیدو جانے کا ارادہ ہے اور قریب کہ زیادہ عرصہ قیام کرونگا۔ خداوند کریم خیریت نصیب فرمادے۔ برادرم حاجی محمد یوسف صاحب[۱] نے بھی فراموش کیا ہوا ہے کیونکہ شاید تعمیل ارشاد میں ناامید ہوگئے۔ وہ اپنی ارادہ میں مضبوط ہیں۔ میری التجا کا خیال نہیں فرماتے۔ خیر انکی خوشی۔ آئندہ جب پشاور آویں تو مجھے ملیں، ممنون ہونگا۔ فقط والسلام والکلام بخدمت جملہ صاحبان ارکین دارالعلوم حقانیہ کو السلام علیکم قبول ہو۔

آپ کا خیر طلب دعا گو عطا محمد عفی عنہ از پشاور صدر ۱۱۔۸۔۶۱

☆☆☆

عطش درانی صاحب۔ مدیر سیارہ ڈائجسٹ

(۱)

۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء (مضمون کی اشاعت مگر حوالہ نہ دینے پر شکوہ)

مکرمی سلام مسنون۔ ماہنامہ الحق کا شمارہ اپریل ۱۹۶۷ موصول ہوا۔ شکریہ صفحہ ۴۲ پر ایک مضمون بعنوان "ایک مسلم ریاست عیسائیت کے نرغے میں "نائجیریا کے مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔ کے عنوان کے تحت چھپا تھا جس کے آخر میں عبدالحق صاحب تمنا نے پاکستانی مسلمانوں سے انگریزی تبلیغی کتب بھیجنے کی اپیل کی تھی۔ اور ہمارے ادارے نے اعلان کیا تھا کہ تمام کتابیں ہمیں بھیجی جائیں ہم اپنے خرچ پر انہیں نائجیریا بھیج دیں گے چنانچہ اب تک لاتعداد کتب دردمند حضرات کی طرف سے موصول ہو چکی ہیں اور نائجیریا بھیجی گئی ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے مضمون شائع کیا لیکن عنوان بدل کر اور سیارہ ڈائجسٹ کا حوالہ تک نہیں دیا۔ جواب کا طالب سراج نظامی نائب مدیر

(۲)

۱۱ رفروری ۱۹۸۱ء (خطبہ حقیقت ہجرت وشہادت سیارہ ڈائجسٹ کی زینت)

جناب مولانا محترم۔ آپ کی تحریر " حقیقت ہجرت وشہادت " چودہ صدیاں نمبر جلد اول کی زینت بنی ہے۔ امید ہے کہ آپ کا تعاون ہمارے ساتھ شامل رہے گا۔ اور آپ کے احباب، وتلامذہ اس نمبر[۲] سے مستفید ہوں گے۔ ایک اعزازی کاپی ارسال خدمت ہے۔ آپ کی رائے وتبصرہ کا منتظر۔ فقط والسلام عطش درانی

۱۔ حاجی محمد یوسف رکن دارالعلوم کہ انکی کسی سے دوستی خوشی اور ناراضگی دارالعلوم سے تعاون سے وابستہ تھی اس طرف اشارہ ہے۔

۲۔ حضرتؒ کا خطاب مشمولہ دعوات حق اس نمبر میں شامل کیا گیا (س)

مولانا علی محمد کبیر والا[1] ضلع ملتان

۱۸ صفر ۱۳۹۹ھ (بانی ادارہ مولانا عبدالخالق کے ساتھ شیخ الحدیث کا ربط وشفقت)

مخدوم ومکرم حضرت الشیخ المحترم زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔طالب الخیر مقرون بالخیر۔مزاج گرامی۔ارتباط وعقیدت کا تقاضا تو یہ تھا کہ خود حاضری دیکر عرض مدعا کرتا لیکن تعلیمی اور انتظامی مصروفیات کی بناء پر آنجناب کی خدمت میں فقط تحریری حاضری دے رہا ہوں۔دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا اور اسکے بانی حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ سے آپ کا ربط وشفقت پوشیدہ نہیں۔مدرسہ ہذا کا جلسہ تقسیم اسناد چار سال بعد ۶۔۷۔۸۔جمادی الاول ۹۹ھ بدھ، جمعرات وجمعہ کو انشاء اللہ ہو رہا ہے۔۸ جمادی الاول بروز جمعہ بموقعہ تقسیم اسناد آنجناب کی بمعہ عزیز محترم مولانا سمیع الحق صاحب تشریف آوری خدام وارکین دارالعلوم کی دیرینہ آرزو کی تکمیل وحصول مسرت کاملہ کا باعث بنے گی۔امید کہ بواپسی اطمینان وتسلی سے لبریز جواب سے کرم فرمائی کرینگے۔جملہ احباب ولواحقین کو سلام خصوصاً مولانا سمیع الحق صاحب کو۔ والسلام علی محمد کبیر والا ضلع ملتان

☆☆☆

مولانا عماد الدین انصاری[2] پشاور
مولانا سعید الدین شیر کوٹی

(۱)

۲۷ نومبر ۱۹۵۲ء (اعلاء السنن مولانا تھانوی کا ایک عظیم کارنامہ حنفیہ کا احادیث سے تعلق)

محترم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دیر سے خیریت مزاج معلوم نہیں ہوئی اور نہ کوئی آنے والا ملا۔امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا اور متعلقین بھی بخیریت ہونگے۔اسوقت عریضہ لکھنے کا ایک خاص باعث ہوا میرے محترم اور اپنے اکابر میں سے حضرت تھانویؒ کے مخصوص افراد سے ایک صاحب ہیں جنکا خط میرے پاس آیا اور لکھا کہ" میرے پاس کچھ کتابیں ہیں اور اب میں پاکستان آچکا ہوں اور یہاں یہ سلسلہ رکھنا نہیں اسلئے میں ان کی کل مقدار دینا چاہتا ہوں اگر کوئی صاحب تمام کی تمام یا کوئی ایک کتاب کی پوری مقدار خرید لیں تو میں نصف قیمت پر دونگا۔" میرے خیال میں آیا کہ العرف الشذی تقریر ترمذی حضرت شاہ صاحبؒ جسکی تعداد بھی زیادہ نہیں اور آپکے دارالعلوم میں یا دیگر تعلقات میں طلبہ کو پہنچ سکے تو آپ اس کو خرید لیں۔میں انکی لکھی ہوئی فہرست پشت پر نقل کرکے روانہ کر رہا ہوں۔جو رائے ہو اطلاع

۱؎ دارالعلوم کبیر والا کے شیخ الحدیث وبانی، ان کے فرزند مولانا محمد انور نے ان کے بعد ذمہ داری سنبھالی جنہوں نے سیاسی میدان میں جے یو آئی (س) کا آخر تک قائدانہ ساتھ دیا۔کبیر والا کا دارالعلوم ان حضرات کی کاوشوں سے ضلع ملتان وجنوبی اضلاع کا ایک وقیع علمی ادارہ بن چکا ہے۔حضرت شیخ الحدیث کے رفیق دیوبند مولانا عبدالخالق صاحب اس ادارہ کے بانی تھے۔

۲؎ مولانا مرحوم دیوبندی علماء کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔تقسیم ہند کے بعد پشاور میں مقیم ہوگئے یہاں ہفت روزہ البلاغ کے نام سے ایک وقیع پرچہ شائع کیا اور انصاری پریس قائم کیا ان کے صاحبزادہ مولانا سعید الدین شیر کوٹی جید علماء میں سے ہیں انہیں دیوبند میں تلمذ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے خطابت اور شستہ گفتگو کے سلیقہ سے نوازا ہے۔مولانا مرحوم قاری محمد طیب دیوبندؒ اور سب اکابر کے ساتھ معاصرانہ محبتوں کا تعلق رکھتے تھے۔قیام حقانیہ کے آغاز سے ہی تعلق استوار ہوا۔

دیگر ممنون فرمائیں۔ مولوی سعید الدین سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔ اعلاء السنن کامل و مختلف حصص: یہ کتاب حضرت تھانویؒ کے کارناموں سے ایک ہے۔ حنفیہ پر جو یہ الزام تھا کہ ان کے پاس حدیث نہیں محض قیاس سے کام لیا ہے جیسا کہ جناب کو معلوم ہوگا حضرتؒ نے حنفیہ کے قریب قریب تمام مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت فرمایا ہے اس کتاب کے گیارہ حصے طبع ہو چکے ہیں۔ والسلام عمادالدین غفرلہ

(۲)

۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء (اللہ آپکی ہمت بلند کرے اور اپنی دین کی خدمت لے)

محترمی زاداللہ مکارمکم، بعد عرض سلام مسنون، گرامی نامہ باعث شرف ہوا اعلاء السنن کے علاوہ باقی کتب کا ایک ایک نسخہ میں نے منگایا ہوا ہے کسی آنیوالے کے ذریعہ آپ ایک نسخہ کتب خانہ انصاریہ پشاور سے منگالیں۔ میرا خیال یہ تھا کہ علاوہ اور کتب کے صرف آپ تقریر ترمذی حضرت شاہ صاحبؒ کے کل نسخے جسکی مقدار بھی زیادہ نہیں تھی اگر آپ طلباء میں کسی سے فروخت کرادیتے تو وہاں سے نصف قیمت پر مل جاتی اور اس صورت میں تو تاجرانہ کمیشن ۱/۲ ۱۲ فیصد سے زائد نہیں ملتا بہرحال آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ آپکی عدیم الفرصتی ظاہر ہے کہ جملہ انتظامات و تدریس کا سلسلہ آپکی ذات پر منحصر ہے اللہ تعالیٰ آپکی ہمت کو بلند کرے اور آپ سے اپنے دین کی خدمت لے لیں۔ آمین، نور چشم مولوی سعید الدین سلمہ کیطرف سے سلام۔ والسلام خادم عمادالدین غفرلہ

(۳)

(البلاغ پشاور کا دارالعلوم حقانیہ کے اجتماع پر خصوصی شمارہ O اجتماع میں صغیر السن سمیع الحق کی تلاوت)

۱۲۷ مئی ۱۹۵۱ء

مکرم و محترم! سلام مسنون،۔۔۔ البلاغ[۱] کا دارالعلوم ایڈیشن یکم جون کو شائع ہوگا یہ کارڈ اسواسطے لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے معاونین کے پتے جنھیں یہ ایڈیشن بھیجنا ہے۔ صاف ستھرا لکھوا کر ہمیں بھیجدیں۔ ہر پتے کی چٹ زیادہ سے زیادہ ۱/۲ ۲ انچ چوڑی اور دو انچ لمبی ہو۔ انہی چٹوں کو اخبار پر لگا کر سپرد ڈاک کیا جائیگا۔ اسمیں فائدہ یہ رہیگا کہ ہمیں ایک پیسے کا ٹکٹ لگانا پڑیگا اور اگر آپ بھیجیں

(دارالعلوم پر پہلا خصوصی دستاویز)

[۱] یہ البلاغ ہفت روزہ پشاور کا شمارہ ۸ جون ۵۰ء تھا۔ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ اجتماع دستار بندی مورخہ ۹، ۱۰ شعبان ۶۹ھ۔ ۲۷، ۲۸ مئی ۵۰ء کے موقع پر یہ پہلا خاص ایڈیشن تھا جس میں اجتماع کی رپورٹ تقریریں پشتو مشاعرہ کا خلاصہ اور تعارفی مضامین تھے۔ یہ دارالعلوم کے بارہ میں سب سے قدیم دستاویز ہے میں نے صغرسنی میں اس اجتماع کی افتتاح میں تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ شیرکوٹی صاحب نے اپنی رپورٹ میں ذیل کلمات سے اس کا خاکہ کھینچا ہے جس کا مقصد ایک نوعمر بچے کی حوصلہ افزائی ہی ہوسکتی ہے۔ اجتماع اپنے وقت کے شاہ ولی اللہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ البلاغ پشاور میں شائع شدہ رپورٹ کا اقتباس یہ ہے:۔

''اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز صاحبزادہ سمیع الحق صاحب سلمہ خلف الرشید حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت کلام پاک سے فرمایا۔ اس کمسن بچے نے اپنے لحن داؤدی کے ذریعے مجمع پر کلام پاک کے تاثر سے وجد کی کیفیت طاری کردی۔ اس موقع پر کثیر مجمع ہونے کے باوجود اجتماع کے عظیم الشان پنڈال سے باہر تک پھیلا ہوا تھا ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سمیع الحق سلمہ کی طرز تلاوت میں کلام پاک وادی مقدس میں گونجنے والی کلام ربانی کا نمونہ معلوم ہو رہا تھا۔ خوردسال قاری اپنی تلاوت میں خود بھی مگن تھا اور مجمع بھی از خود رفتگی کے عالم میں تھا۔ کہ نُفخ فی الصّور و ذلک یوم الوعید کے باعظمت الفاظ نے قیامت ڈھادی۔ اول تو مجمع ہی اہل علم لوگوں کا تھا یہاں اکثر قرآن کو سمجھنے والے اور اس کلام پاک کی ہر رمز اور نکتہ کو سمجھنے والے تھے اور اس کے علاوہ تلاوت کا مدوجزر بھی ایسا تھا کہ ہر سامع پر کلام کی نوعیت کے بموجب اثر پیدا کر رہا تھا۔ یہ تلاوت بجائے خود ایک خاص نوعیت کی تھی اور اس سے مجمع پر ایسی کیفیت طاری ہونا ایک امر لازم تھا''۔ (ہفت روزہ البلاغ پشاور مئی ۱۹۵۰ء)

تو ایک آنہ کا ٹکٹ خرچ ہوگا۔ اور قیمت فی پرچہ مع صرف ڈاک ہی ۲؍ رہ جائیگی۔ جواب جلد دیں پتے زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی کی صبح ۱۰ بجے تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ کیونکہ قانوناً ساری ڈاک یکم تاریخ تک نکل جانی ضروری ہے۔ والد صاحب سلام فرماتے ہیں۔

والسلام سعید الدین شیر کوٹی منیجر ہفت روزہ البلاغ پشاور شہر

حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری کے پتہ کی ضرورت ہے وہ تحریر فرمادیں۔ فقط

(۴)

۱۵ ستمبر ۱۹۵۱ء (مدرسہ کے روئیداد کی اشاعت)

استاذی المحترم! بعد سلام مسنون و آداب خادمانہ، عنایت نامہ موصول ہوا، ہر حکم کی تعمیل کیجائے گی۔ آپ روئیداد کی جتنی کاپیاں مکمل ہوں پہلی فرصت میں ارسال فرمادیں تا کہ کام شروع کر دیا جائے۔ ساتھ ساتھ کاپیاں اور کاغذ بھیجدیں تا کہ کام ہو سکے ورنہ اس صورت میں کہ ایکدن خاص کر دیا جائے کام نہ ہو سکے گا۔ پریس مخصوص کیا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں کام نہیں ہوسکتا کیونکہ ایک دن تو کاپیاں لگنے اور سنگسازی وغیرہ پر لگ جائیگا۔ لہذا جتنی کاپیاں تیار ہوں فوراً بھیجدیں اور کاغذ بھی کیونکہ کاغذ یہاں نہیں ملتا۔ والد صاحب سلام فرماتے ہیں۔ والسلام خادم سعید الدین

اگر کاغذ اور کاپیاں وقت پر نہ پہنچیں تو معذرت خواہی کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ آجکل کاغذ بہت ہی گراں اور تقریباً نایاب ہے کیا اچھا ہوتا کہ روئیداد مختصر ہوتی کیونکہ موجودہ حالات میں بہت خرچ کرنا پڑیگا۔ اسوقت ہمارے اندازے کے بموجب ۱۶ کاپیوں کے علاوہ کتابت تقریباً ۷۰۰ روپے خرچ آجائیں گے باقی آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ ادارہ پر یہ ایک بار گراں ہوگا۔ والسلام

☆☆☆

جناب مولانا محمد عنایت الرحمٰن لورگئی ملاکنڈ ایجنسی

۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء (دادی مرحومہ کیلئے دعائیں)

واجب الاحترام حضرت مولانا عبدالحق صاحب! مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حفظہ اللہ بطول بقائہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد کل مولانا معراج الحق صاحب درگئی۔ ملاکنڈ ایجنسی کے ذریعہ یہ خبر غم ملی۔ کہ والدہ صاحبہ اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں جگہ مرحمت فرمادیں۔ اور ان کے تمام لغزشات قلم عفو کے ذریعہ معاف فرمادیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل نصیب کریں۔ آمین۔

صلوٰۃ جنازہ سے محروم ہو کر دعائے غائبانہ کے ذریعہ دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر طویل صحت کاملہ کے ساتھ نصیب کریں۔ تا کہ ہمارے صوبہ سرحد آپ کے فیوضات سے مستفیض ہو جاوے۔ جیسا کہ ہوتا رہتا ہے۔

محمد عنایت الرحمان عفی عنہ درگئی ملاکنڈ ایجنسی

---

[1] مرحوم جماعت اسلامی کے سرکردہ رہنما قومی اسمبلی کے ملاکنڈ ایجنسی سے ممبر اور دارالعلوم رحمانیہ درگئی کے مہتمم (م)

عنایت اللہ[1] تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

۸/ جنوری ۱۹۸۰ء (قرآن کریم کا پشتو زبان میں مستند ترجمہ شائع کرانے کے بارہ مشورہ طلب)

بخدمت شریف جناب مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مولوی عبدالحق صاحب، محترمی و معظمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہم پشتو زبان میں قرآن پاک کا کوئی اچھا مستند و متفق علیہ ترجمہ چھاپنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم آنجناب کی گراں قدر رائے اور مشورہ کے طالب ہیں۔ ازراہ کرم ہماری رہنمائی فرما کر مشکور فرمایئے۔ اگر کوئی پشتو زبان میں مطبوعہ ترجمہ ایسا معیاری موجود ہو تو اسکی نشاندہی فرمائیں۔ بنوں سے جناب فقیرزادہ غازی مرجان بختی نے بھی اس سلسلہ میں ہم کو لکھا ہے کہ ہم اس سلسلہ میں آپ سے مشورہ و استفادہ کریں۔

امید ہے آپ ہماری رہبری فرمائیں گے۔ اگر مطبوعہ ترجموں میں کوئی ایسا ہو کہ ہم اسکو چھاپیں تو مترجم کے اسم گرامی اور پتہ سے ہمیں مطلع فرمایئے۔ یا کوئی غیر مطبوعہ ترجمہ آپکے نزدیک زیادہ بہتر ہو تو اسکے بارے میں اطلاع دے کر مشکور فرمایئے۔

والسلام نیازمند عنایت اللہ منیجنگ ڈائریکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی

☆☆☆

عنایت اللہ خان بلوچ۔ اسلام آباد

۲۲/ جون (خدائی خدمت گار تحریک کی تاریخ)

جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

موضوع: خدائی خدمت گار تحریک کے عہدیداران اوران کے نام کی فہرست خدائی خدمت گار تحریک پر شائع شدہ یا غیر شائع شدہ مواد کو یکجا کرنا

محترم خان صاحب۔ السلام علیکم! آپ کو یہ جان کر ازحد خوشی ہوگی کہ اسلام آباد یونیورسٹی میں اس کمیشن نے جس کے مقاصد میں وفاقی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تاریخ اور ثقافت کے ماخذ کو اکٹھا کرنا اور تحقیق کرنا شامل ہے۔ نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں میں کمیشن کی طرف سے مذکورہ بالا امور پر تحقیق کر رہا ہوں۔ آپ کو جو خدائی خدمت گار تحریک سے گہرا تعلق رہا ہے۔ اس کی بدولت میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہر ممکن طریقہ سے معاون ہوں گے۔ اور اس طرح قومی تاریخ کی تدوین میں مددگار ثابت ہوں گے۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ آپ کا مخلص: عنایت اللہ خان بلوچ ایم۔اے پولیٹیکل سائنس ریسرچ فیلو یونیورسٹی آف اسلام آباد

☆☆☆

مولانا محمد عنایت اللہ طورو[2] مردان

حال لاہور (سرحد کی کانگریسی وزارت فوڈ کنٹرول جمعیۃ کیلئے جدوجہد کی تعریف)

دہ احترام او قدر لائقہ جناب مولانا صاحب عزتمند شے ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خہ دیر پہ افسوس

---

[1] طباعت قرآن کریم کی شہرۃ یافتہ تاج کمپنی کراچی کے مالک اور منتظم

(مولانا عنایت اللہ طورو کا تذکرہ)

[2] طورو کے حسنی سادات کے نامور عالم دین حضرت مولانا حافظ عبدالجمیل ؒ کے فرزند تھے تقسیم ہند سے قبل ۴۰ کی دہائی میں غورغشتی میں حضرت مولانا قطب الدین اور بعد میں اپنے والد اور چچازاد بھائی مولانا لطف الرحمان فاضل دیوبند سے علوم کی تکمیل کی۔ دیوبند میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی سے بھی خصوصی اعزازی سند عطا ہوئی۔ جمعیت علماء ہند اور خدائی خدمت گار تحریک کے متحرک اراکین میں سے تھے۔ اپنے گاؤں میں جمعیت الابرار مدرسے کے مدرس اور روح رواں رہے۔ جامع اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں تین برس تک بحیثیت ناظم تعلیمات اور مفتی کے فرائض انجام دیے۔ پشتو زبان اور ادب سے خصوصی ربط تھا۔ ۲۵ جون ۱۹۹۵ء کو ۸۵ برس کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ فرزندان میں جناب اسرارالرحمان اور مشتاق الرحمان شفیق بھی علمی ادبی ذوق کے حامل ہیں۔

سره ده علدرونو ډک خط ستاسو حضورته دراستوم. خما دطرف نه په خط کښې تاخیرځکه شویدې چه هر کله ده میرته او دهغې نه واپس وطن ته لاړم. نو خمونګ پـه کلي طوررو کښې یو کشمکش ده کنټرول په آشیاوجوړوو. چونکه په فرنټیر کښې کانګریس وزارت دې. داانتظامات سرخپوشوته حواله شویدی. پخپله پته کښې ده کانګریس کمیټې ممبرخمهم یم. لدیوجه نه بعض خدمات چه ورمقامي وو ماته سپردشو پدې سلسله کښې یوه جلسه هم په طورو کښې منعقده شوه. به هرصورت ده سفرنه پـه حضر کښې ماته عدیم الفرصتي دومره زیاتـه پیـخـه شـوه. چه خپلو مهربانانوته ده خط لیکلونه معلوره شوم. پدې دوړدوپ کښـې ووم چه ناګاه دوه خطونـه اویـوتاربرقي ده حاجي آمین الله خانصاحب ده فیروزپور پنجاب نه راغلو. چه فوراً فیروزپورته راشه. خان موصـوف دطـورو شـاهـي خـانـدان سـره تـعـلـق لـري. دمـحـکـمـه ریلوې آفسردې غالباچه تاسوته معلوم دې. خماهـم مهـربـان دې هغه ته خپل خاندان کښې اختلاف جوړشوې دې. پدې سـلـسـلـه کښې ئې خـماسـره کاروو. چنانچه څه فیـروزپـورتـه راغلم. په مورخه ۲۴ متی فیروزپور ته راغلم. اونن په ۲۹ متی واپس شوم. په لاهـور کښـې موقع میسره شوه چه تاسوته خط لیکم ستاسوده ډیر محبت او ورسره ده جناب دبهار صاحب ده ریشتـې مینې یاد به همیـشه کووم. ده بهارصاحب ده ټولې سـوسـائټي (جرګې)ده خلوص هرڅومره تعریف چه او کړې شـي کم به وي اګرچه ستاسوده ټولوحضراتوده زند ګي مـعـیـار اورفتار ترټرله هم دغسې ده. لیکن ماله خپل خان معلوم دې چه ده دومره قدرلائق نووم لائق نه خـمـهـمیـشه رهین منت یم. انشـاء الله تعالیٰ حضرت قبله ګاه صـاحـب تـه به ستاسو ده شغل تفصیل عرض کړو. ډیـره دعـائـې تـاسـوتـه کووله. په وطن کښـې خپلو رفقاء کـارسـره چـه مـلاقـات اوشو او په سرحد کښې ده جمعیت ده نظام او سرخپوشوو غیره سیاسی کارکونکو سره او علماء سره ده تعلق ساتلو متعلق ستاسونظریه څه ده. هغه مه عرض کړه ټول به خوشحالیدل. چه شکردې چه خمونګ ده وطـن عـجیبه فضاده هیڅ نتیجه سرې نه شـي وسـتـې. البتـه ده حـضـرت مولانا کرامت دې چه په سرحد کښې ده جـمـعـیت العلماء نوم سره تعارف پیدا شو ده مولانا ګل بـادشـاه صـاحـب همت قابل تعریف دې ورنه قصـه ختمه شویوه. خـمونـګ به همیشه دا توقع وي.

چـه ده حـضـرت مـولانابحضور کښې به خـمـونـګ تـذکـره کـوې. او ده هـغـوئ مستجابه دعا به خـمونـګ ده قـدرمـنـزل او ده نیک عـمـل دهاره غوا ړې. خمونګ کـوشـش دې چه دې اکو ږي پـه مـاحـول کښې دومره او کړو او تـاسـو خپـلـو متعلقینو ته فهمائش او کړو بیـامونـګ هم خبر کړې. ده سـفـرحالت دې ګرمي ډیره په زور ده په سنهری مسجد کښې پینځه بجې تاسوته داخط لیکم. نورعرض به بیااو کړم.

والسلام محمدعنایت الله عفي عنه ۲۹ متی

جناب مولانابهار صاحب او ټولورفقائوته تعظیم عرض دې.

سید عنایت علی شاہ گیلانی[1] نوشہرہ کلاں

(حلقہ کے الیکشن کے بارہ میں شکوے اور انتخابات میں کھڑا ہونے پر زور)

۱۵ اگست ۱۹۷۷ء

محترم و مکرمی جناب مولانا صاحب سلامت رہو، السلام علیکم، امید ہے خداوند کریم کے فضل و کرم سے باخیریت ہونگے آپ نے سیاسی مسائل پر گفتگو کرنے کی غرض سے جو میٹنگ آج بلائی ہے اسمیں شرکت نہ کر سکنے پر آپ سے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ مگر اس خط کے ذریعہ اپنے خیالات آپ تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں عرض ہے کہ سال ۱۹۷۰ء میں جو الیکشن ہوئے تھے اسمیں مسلم لیگ کے واحد امیدوار ہونے کی اور ایک ذمہ دار شخصیت کی بناء پر میں نے آپکی کامیابی میں بے پناہ کوشش کی تھی اور رب العزت نے آپکو کامیابی عطا کی تھی آپکی کامیابی میں میرا بہت بڑا حصہ تھا۔ پھر جب آپ کامیاب ہوئے تو آپکی بالواسطہ اور بلاواسطہ اقدامات کیوجہ سے میں نے شکست کھائی تھی اور یہی انتقامی جذبہ تھا جن کے بناء پر مارچ ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں میں نے آپکی مخالفت کی تھی یہ میری ذاتی اور صرف ذاتی دلچسپی کی وجہ سے تھی۔ چونکہ ان دنوں میری حیثیت ایک آزاد شخص کی سی تھی اسلئے میں نے وہی کچھ کیا ہے جو میں ذاتی طور پر چاہتا تھا۔ اب میں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی میں داخل ہو کر اتحاد پارٹی میں شمولیت کر چکا ہوں۔ چنانچہ اب مجھ پر کافی ذمہ داری پڑ چکی ہے اسی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے قوم و ملک کی خاطر آپ سے درخواست گزار ہوں کہ آپ الیکشن میں ضرور کھڑے ہوں مجھے یہ بھی علم ہے کہ آپکی صحت کمزور ہے اور الیکشن سے پہلو تہی کرنا چاہینگے۔ جسکا اظہار آپ نے گزشتہ مرتبہ بھی کیا تھا مگر قوم و ملک جن حالات سے دوچار ہے اسکے لئے آپکی سیٹ جیتنی ہمارے لئے از حد ضروری ہے آپ واجب الاحترام ہستی ہیں لوگ آپکی تعظیم کرتے ہیں اگر جمعیت العلماء سے آپکے بجائے کوئی اور شخص کھڑا ہوا تو مشکلات پیدا ہونے کے خدشات پیدا ہو جائینگے میں ذاتی طور اور جماعتی طور سے آپکی بھرپور حمایت کرونگا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ۱۹۷۰ء میں کر چکا ہوں۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے بعد جو رویہ آپکا رہا تو خدا کیلئے میں نے آپکو معاف کرایا ہے اور مارچ ۱۹۷۷ء میں جو رویہ میرا ہے خدا کیلئے مجھے بھی معاف کر دیں اب خدا کا نام لیکر پھر اکھٹے ہو کر قوم کے خدمت کا بیڑا اٹھائینگے۔

خداوند کریم ہماری مدد فرمائے۔ خاکسار سید عنایت علی شاہ گیلانی

---

[1] نوشہرہ کلاں کے بااثر سرکردہ خاندان سے تھے ایم پی اے اور صوبائی وزیر بھی رہے۔ ۷۰ء کی قومی اسمبلی میں حضرت کے الیکشن میں کئی سیاسی اور آزاد ارکان نے صوبائی انتخابات میں جواباً ہم لوگوں سے تعاون کی توقع وابستہ کی جبکہ سات آٹھ امیدواروں کی ہمارے ساتھ تعاون کی وجہ سے ہم کسی ایک کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے یہ شکایتیں کئی افراد کو اس وجہ سے پیدا ہوئیں۔

پروفیسر غفور احمد[1] کراچی

Molana Abdul Haq. Please attend the parliamentary conversion on March 21 morning at Lahore. Professor Ghafoor Ahmed

مہربانی فرما کر مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء کو صبح کے اجلاس میں شرکت فرماویں جو کہ لاہور میں ہے۔ پروفیسر غفور احمد

☆☆☆

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ[2]

(۱)

(۱۹۴۸ء میں مجلس احرار اسلام کا نفاذ شریعت کانفرنس پشاور)

۱۹۴۸ء

حضرت مولانا صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم! خاص راز یہ ہے کہ شاید دو تین گھنٹوں میں قطعی فیصلہ حکومت کانفرنس[3] کرنے یا روکنے کا فیصلہ کر دے، ذہنی کشمکش جاری ہے جناب کی حاضری اور سرپرستی ضروری ہے، بڑے اشتہار میں ہم نے صرف چند مصلحتوں کی بناء پر مخصوص اسماء شائع کیے تھے۔ اپنے ہم خیال سرحدی بزرگوں کے بارہ میں ہمیں یقین تھا اور ہے۔ دعا بھی فرمائیں اللہ تعالیٰ اخلاص اور توفیقِ عمل عطا فرمائے، اپنے دین کو خود محفوظ رکھے۔ ہاں مہربانی فرمائیں کہ حضرت بادشاہ گل[4] اور حضرت خواجہ نظام الدین صاحب[5] مدظلہٗ ضرور تشریف فرما ہوں۔ اس سلسلہ میں مجلس استقبالیہ جناب کو وکیل مقرر کرتی ہے، مہربانی کر کے بہت سعی فرمائیں۔ یہ تو زیادہ تکلیف ہوگی کہ اگر وہ مانگی میں ہوں تو وہاں جا کر اصرار فرمائیں۔ فقط والسلام غلام غوث بقلم خود

(۲)

۲۹/ اگست ۱۹۴۸ء

حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم! جناب کا اور دیگر احرار احباب کی شریعت کانفرنس میں شرکت ضروری ہے، مہربانی فرما کر ممنون فرمائیں۔ فقط غلام غوث (برائے مولانا عبدالقیوم پوپلزئی، پشاور)

---

[1] جماعت اسلامی کے مرکزی تاسیسی رہنما ۱۹۷۰ء میں بنی ہوئی قومی اسمبلی کے حزب اختلاف کے سیکرٹری رہے اور علماء ارکان کے رابطوں کا کام سنبھالے رکھا۔ بڑے سلیقہ اور سیاسی سوجھ بوجھ کے مالک ہیں۔ پرویز مشرف کے دور میں کچھ عرصہ سینٹ میں بھی ساتھ رہا۔

[2] تعارفی حاشیہ احقر کے نام مولانا ہزارویؒ کے مکتوبات میں دیکھیں۔

[3] ۳۔۴۔۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو پشاور میں مجلسِ احرار اسلام کی طرف سے نفاذ شریعت کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان نفاذ شریعت کانفرنس منعقد ہوئی، مطبوعہ دعوت نامہ کی پشت پر مولانا مرحوم نے یہ والا نامہ رقم کیا ہے۔

[4] مولانا سید بادشاہ گل صاحب، اکوڑہ خٹک

[5] حضرت پیر آف تونسہ شریف (س)

(۳)

(مدرسہ کی خدمت نہ ہوسکنے پر شرمندگی ہے)

۱۷/مارچ ۱۹۵۱ء

حضرت مولانا صاحب زیدکرمہ۔السلام علیکم! میں اجلاس[1] میں انشاءاللہ تعالیٰ شامل ہوں گا۔ جب آپ مجھے ایسا خطاب فرماتے ہیں کہ گویا میں بانیانِ مدرسہ میں سے ہوں تو میں شرمندہ[2] ہوتا ہوں کیونکہ یہ آپ جیسے چند مخلص مسلمانوں کی محنت کا ثمرہ ہے اور مجھ سے کوئی خدمت ہو نہیں سکتی، سب احباب کو سلام۔ فقط غلام غوث

(۴)

(پنجابی مسیح موعود کے کتابچے)

۲۳/مئی ۱۹۵۱ء

حضرت مولانائے محترم زیدمجدہٗ۔السلام علیکم! جب آپ ٹل[3] تشریف لے جائیں تو اپنے ہمراہ پنجابی مسیح موعود کی کتابیں جو کسی طالب علم کے پاس بیچنے کیلئے تھیں، لے آئیں، امید ہے کہ آپ سب حضرات بخیریت ہوں گے۔ فقط غلام غوث بقلم خود

(۵)

(مردان میں داخلہ پر پابندی O ''زنانِ مردان'' کو مجھ سے اپنی ناموس کا خطرہ رہتا ہے)

غلام غوث بفہ ہزارہ ۱۴/اپریل ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا صاحب زیدمجدہٗ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ'' مجھے ملاقات کا جتنا شوق تھا اتنی ہی رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ ضلع مردان میں داخلہ پر پابندی مرزائی پارٹی مردان کی مساعی کا نتیجہ ہوا۔ اس لیے بیہور[4] کے راستہ بذریعہ کشتی ٹوپی سے ہوکر براہ جہانگیرہ یا مردان آنے سے رہا اب ۱۰/اپریل کو گورنر پنجاب کا نوٹس ملا کہ پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت تم صوبہ پنجاب کی حدود میں تا حکم ثانی داخل نہیں ہوسکتے، اس طرح اٹک کے راستے آنا بھی مشکل ہوگیا۔ ہوائی جہاز بھی راولپنڈی سے چلتا ہے، یہ بھی مشکل ہے۔ اب میں صرف دعا کے قابل ہی رہ گیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائیں، اس لیے مہربانی کرکے مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمائیں۔ میں نے ایک خط وزیر اعلیٰ سرحد[5] کو بدیں مضمون لکھا ہے کہ مردان سے میرا اخراج پانچویں بار ہوا، اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہاں مرزائی پارٹی بارسوخ ہے اور وہ غلط طور پر مقامی افسروں کو نقصِ امن کا یقین دلا کر دھوکہ دیتے ہیں جو لوکل گورنمنٹ کو بھی مشورہ دے کر نوٹس جاری کر دیتے ہیں اور اسی لیے انتہائی قدم اٹھایا جاتا ہے ورنہ صرف شہر مردان ہوتی میں داخلہ کی ممانعت کافی تھی یا صرف تقریر پر پابندی بس کرتی تھی لیکن جب تک ضلع مردان کے کسی چپۂ زمین پر میرا قدم ہو ''زنانِ مردان[6]'' کو اپنی ناموس کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر آپ حضرات تین آدمی کا وفد ان کے پاس لے جاکر یہی عرض کریں کہ پابندی اٹھائی جائے تو غالب یعنی ۱۰۰/۹۹ امید ہے کہ پابندی اٹھ جائے گی۔ یہی مضمون میں شنگی والوں کو بھی لکھ رہا ہوں۔ ایک علیحدہ وفد اگر پشاور سے بھی مل لے تو مفید ہوگا۔ میں تو اپنی تکلیف سے بے نیاز ہوکر زیارت کے لیے آجاتا لیکن شاید آپ تک نہ پہنچ سکوں۔ سب احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسۂ دستار بندی جو ایک عرصہ تک باقاعدگی سے ہر سال ہوتا رہا اور مولانا مرحوم بھی بالالتزام اس میں شریک ہوتے۔
[2] مولانا کا بےلوث تعلق تواضع اور للّٰہیت کی گواہی
[3] مکتوب الیہ وہاں کسی دینی تقریب اور جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لے گئے (س)
[4] تربیلہ کے قریب دریائے سندھ پر بیہور کا کشتی پل سرحد میں داخلہ کا ایک ذریعہ تھا۔
[5] خان عبدالقیوم خان وزیر اعلیٰ سرحد تھے۔
[6] مردان شہر کو یہ اضافت مولانا کی ادبی اور ظریفانہ جدت آفرینی کا ایک دلچسپ نمونہ ہے۔

غیرت کا وقت ہے منزل مقصود قریب ہے: احرار دوستوں سے عرض ہے کہ اب زیادہ غیرت سے کام کرنے کا وقت ہے، منزل مقصود قریب ہے تنظیم کی زیادہ ضرورت ہے۔ میرے لیے طلباء وعلماء سے دعا کی درخواست کر دیں۔ ایک بات اور ہے کہ آپ حضرات اس آخری دور میں محترم میاں جعفر شاہ کا امتحان بھی کر لیں، دو آدمی اُن سے عرض کریں کہ مردان کا نوٹس منسوخ کر دیں ورنہ کم از کم پیہور سے آنے کی اجازت دیں۔ اگر اس طرح ہو جائے تو مجھے ہری پور کے پتہ پر اطلاع دیں۔ معرفت حکیم عبدالسلام صاحب فقط غلام غوث

(۶)

غلام غوث بفہ ہزارہ ۱۹۵۲ء (جلسہ حقانیہ کے لئے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ سے پابندی کا نوٹس منسوخ کرالیں)

حضرت مولانا المحترم عبدالحق صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم! میں نے ایک عریضہ پہلے بھی ارسال کیا ہے۔ ایک خط وزیر اعلیٰ سرحد کی خدمت میں میں نے تفصیل لکھا ہے اگر اکوڑہ کے دو آدمی میاں جعفر شاہ صاحب سے مل کر نوٹس منسوخ کرانے کے لیے کہیں تو معمولی بات ہے، ورنہ کم از کم آپ مردان ضلع کو عبور کرنے کی اجازت لے کر مجھے جناب حکیم محمد عبدالسلام صاحب ہری پور کے توسط سے اطلاع دے سکتے ہیں۔ یعنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پابندی بدستور رہتے ہوئے صرف گذرنے کی اجازت ہو جائے۔ اس طرح میں پیہور سے بذریعہ کشتی اٹک عبور کر کے ٹوپی کے راستے آسکوں گا۔

یہ جناب کے تاکیدی حکم کی وجہ سے عرض کرتا ہوں اور اپنے اشتیاق زیارت کی وجہ سے بھی، ورنہ بڑے بڑے حضرات کی موجودگی میں میری ضرورت قطعاً نہیں، اور یہ امر اگر ہو کہ پشتو میں ترجمانی کی ضرورت ہو۔ سب احباب اور بزرگوں کو سلام۔ فقط غلام غوث بقلم خود

(۷)

اپریل ۱۹۵۲ء، رجب ۱۳۷۳ھ (حضرات کے دعاؤں کے سہارے جیتے ہیں)

حضرت مخدوم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ضلع پشاور کے بیس دن کے دورہ کے بعد گھر آ کر والا نامہ (ہر دو عدد) پڑھا۔ جناب اگر ہمدردی اور دعا نہ کریں گے تو کون کرے گا؟ آپ حضرات ہی کی دعاؤں کے سہارے جیتے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ تعالیٰ کل الحمد۔ حسب الحکم اجلاس کیلئے حاضر ہوں گا۔ دعا کا طالب ہوں۔ سب احباب وطلبہ کو سلام۔ اگر گستاخی معاف کریں تو یہ تکلیف بھی دوں گا کہ احرار دوستوں سے عرض کریں کہ میرے آنے سے پہلے پہل ۱۴ ارفیس ممبری وصول کر کے ممبر بھرتی کرتے رہیں تاکہ تنظیم جدید میں جلدی ہو۔

فقط غلام غوث بقلم خود

(۸)

۲۳/ مارچ ۱۹۵۵ء

حضرت مولانائے محترم زید کرمہٗ۔ السلام علیکم! حسب الحکم ۱۳ اپریل کو براہ مردان غالباً عصر تک آجاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا فرمائیں۔
سب کو سلام فقط غلام غوث بقلم خود

(۹)

۲۵/ مارچ ۱۹۵۵ء (طول عمل اور وقتِ سفر کا ثواب ارواح خبیثہ کے نام)

محترم ومکرم مولانا صاحب زید کرمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! حسب الحکم حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ ۱۳ اپریل کو بارہ بجے تک پیہور سے

ٹوپی تک بذریعہ ٹانگہ پہنچ جاؤں گا۔ ٹوپی سے اگر جہانگیرہ کا یا کوئی اور راستہ نہ ہو تو حسب عادت مردان جا کر وہاں سے نوشہرہ ہو کر آؤں گا، اور اس طول عمل اور وقتِ سفر کا ثواب ان ارواح خبیثہ کے نام ایصال کروں گا جو میرے داخلہ پنجاب کی مخالفت کی اصل محرک ہیں۔ تمام اربابِ علم و عمل، اصحابِ نظم و نسق اور احباب کی خدمت میں سلام عرض ہو۔ فقط غلام غوث

(۱۰)

(بڑے اشتہار میں مجھ جیسے خادم کا نام محض ذرہ نوازی)

حضرت مخدوم مولانا زید کرمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حاضری کا خط تو میں نے لکھ ہی دیا۔ لیکن آپ حضرات کا بڑا اشتہار پڑھا، حیران رہ گیا کہ اتنے اونچے اور بڑے حضرات اور بے بدل خطباء کی موجودگی میں مجھ جیسے خادم کو بلانے کے لیے کیوں اتنا اصرار تھا معلوم ہوا کہ یہ محض ذرہ نوازی ہے جس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاضری کی کوشش حسب تحریر سابق براہ پشاور، ٹوپی، مردان کروں گا۔ اِلا آنکہ ون یونٹ کے اعلان سے واقعہ پنجاب کی پابندی ختم ہو جائے؟ تو لیکن ابھی اس کا علم نہیں۔ سب احباب اور ہیڈ ماسٹر صاحب[۱] ہائی سکول کی خدمت میں سلام عرض ہو۔ فقط والسلام

(۱۱)

(میرے کاموں سے میرا وقت بہت تنگ ہے) ۱۵/ مارچ ۱۹۵۷ء

بشرف ملاحظہ حضرت مخدوم مولانا صاحب زید کرمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! انشاء اللہ حسب الحکم میں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ (یا حولینوی)[۲] اجلاس میں حاضر ہوں گا۔ اگر مجھے ۱۸/ مارچ عصر تک واپسی کی اجازت ہو تو مہربانی ہوگی۔ "میرے کاموں سے میرا وقت بہت تنگ ہے[۳]"۔ ۱۷/ مارچ کو میں انشاء اللہ تعالیٰ پسنجر گاڑی سے ایک بجے دن کے قریب پہنچ جاؤں گا۔ سب احباب کو سلام۔ ۱۷/ مارچ کو دن کے وقت یا رات کے وقت اور ۱۸/ مارچ کو قبل از عصر تک مجھے حکم دے سکیں گے۔ اگر ۱۸/ مارچ کو اجازت نہ دیں گے تو ایک جگہ جمعیۃ العلماء اسلام کی تنظیم کے کام میں قصور واقع ہوگا۔ اگرچہ میں حکم کی تعمیل پھر بھی کروں گا۔ سابق جرنیل احرار، مخلص علماء کرام جنکے نام یاد نہیں ہیں اور محترم مولانا حاجی احسان اللہ صاحب، حضرت مولانا حافظ من اللہ صاحب (اختصار[۴] حضرات مدرسین غازی ملا صاحب[۵]

---

۱ دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے اس وقت کے ہیڈ ماسٹر الحاج محمد نعمان آف بفہ

۲ سالانہ کی عربی حول سے ہے۔ مولانا کی جدت طرازی

۳ مولانا کے ہنگامہ حیات کو اپنے اندر سمیٹا ہوا کیا عجیب جملہ ہے۔ عربی شاعر نے اسی کو اس انداز میں بیان کیا ہے:۔

اذا كانت النفوس كباراً نعبت في مرادها الاجسام

۴ پورے نام حافظ فضل من اللہ کی تلخیص حافظ من اللہ سے فرمائی۔

(قدرت شاہ لالہ عرف غازی ملا)

۵ فتنۂ خاکساریت میں انہیں غازی کا لقب دیا گیا۔ مولانا سید قدرت شاہ نام تھا۔ ہمارے مولانا شیر علی شاہ صاحب کے والد بزرگوار اور دارالعلوم کے خاص ترین خدام میں سے تھے۔

مولانا رزاق صاحب [1] مولانا قاضی عبدالودود صاحب [2] شمس الدین صاحب [3] وغیرہ کو السلام علیکم فقط غلام غوث

(۱۲)

۱۷/۱۰/اکتوبر ۱۹۵۸ء

حضرت مخدوم مکرم زید کرمۂ۔ السلام علیکم! میں انشاء اللہ خیبر میل سے ۲۱ کی صبح کو نوشہرہ پہنچوں گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

فقط: غلام غوث ہزاروی

(۱۳)

۲۹/۱۱/اپریل ۱۹۵۸ء (مولانا احمد علی لاہوری کے دورۂ تفسیر میں حقانیہ کے فضلاء O شرکت سے معذوری)

حضرت مولانا صاحب مدظلۂ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! والا نامے نے معزز کیا۔ عرض ہے کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب [4] ذی القعدہ میں بھی تشریف نہ لاسکیں گے۔ آپ کے بھیجے [5] ہوئے اسی (۸۰) آدمیوں کی جماعت قرآن پڑھ رہی ہے۔ باقی ہم لوگ حاضر

۱۔ مراد ماسٹر عبدالرزاق صاحب مرحوم ہیں۔

(قاضی عبدالودود اور ان کا ترانہ)

۲۔ شاعر و ادیب اور مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک سابق استاذ بلکہ تاسیسی ارکان جیسا تعلق تھا ہمارے زمانہ تعلیم پرائمری میں تعلیم القرآن سکول کے اسمبلی میں ان کا بنایا گیا پشتو کا مخصوص ترانہ گایا جاتا تھا جس کا آغاز اس شعر سے تھا۔

اے خدایہ نشان د اسلام سر بالا کړے
با خور دغہ دین پہ تمامہ دنیا کړے

مزید چند اشعار یہ تھے:۔

پہ مونږ کښې پیدا کړے کښخہ ئے د اسلام
کامیابہ زمونږ مدرسہ بہ ر ښتیا کړے
قائم لرے تل دا تہولے د اسلام
ہر خانے انجمن اسلامی نن بنا کړے
قربان کړے افغان پہ تعلیم د قرآن
تعلم دبل قوم نہ نے کرکہ پیدا کړے
تعلیم د اسلام تہ راستون کړے پښتون
زمونږ مور او پلار استاذان وارہ خدایہ
سرخرو سربالا پہ دنیا پہ عقبی کړے
مولا تہ پہ رونے د سردار کونینﷺ
قبولہ د مسکین اسبر دادعا کړے

۳۔ گھڑی سازی کا کام کرتے تھے اب مرحوم ہیں یہ سب مولانا اور ان کی جماعت اور دارالعلوم کے خاص ابتدائی کارکن اور خدام تھے۔

۴۔ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کو دارالعلوم کے جلسہ دستار بندی کے لیے دعوت دی گئی تھی۔

۵۔ فضلاء حقانیہ کی ایک بڑی تعداد فراغت کے بعد حضرتؒ کے درسِ تفسیر میں شرکت کرنے لاہور جایا کرتی تھی۔

ہیں۔ میں نے مردان والوں کو (مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کو[1] لکھا ہے کہ آپ سے مل کر بات کریں۔ ۱۶، ۱۷، ۱۸ مئی میں سے دو (۲) دنوں میں وہ کانفرنس کریں تو آپ سے مشورہ کریں اور آپ بھی اعلان فرمادیں، اگر آپ کا اتفاق نصف ذی القعدہ تک ہوسکے تو ایسا سہی مگر حضرت امیر مرکزیہ[2] شریک نہیں ہوسکیں گے۔ اب آپ کی مرضی، غالباً آپ جلدی نہ کرسکیں گے۔ میرے خیال میں اہلِ مردان سے ملاذی القعدہ کے اندر کرنے کا فیصلہ کرلیں اور حضرت امیر مرکزیہ کی شرکت کرادیں۔ سب احباب کو سلام۔ فقط جواب سے جلد سرفراز فرمائیں۔ فقط غلام غوث

(۱۴)

(مولانا لاہوریؒ کی چیدہ علماء کو مشاورتی اجلاس کی دعوت O علماء کی تنظیم نہ ہو تو غلط استعمال آسان)

۱۰/ جون ۱۹۵۹ء

بملاحظۂ اقدس حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب نے ۲۳ جون کو لاہور میں مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علماء کرام کی مجلسِ مشاورت طلب فرمائی ہے جس میں جناب کی شرکت ازحد ضروری ہے، تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ اجلاس صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک پھر بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک، پھر بعد عشاء ساڑھے نو بجے سے ۱۱ بجے تک ہوا کریں گے۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:-

(۱) سلف صالحین وائمہ دین کی علمی وعملی راہنمائی میں قرآن وحدیث کی حفاظت (۲) مخالفینِ اسلام اور نئے فتنوں سے اسلام کا دفاع (۳) تبلیغ و اشاعتِ اسلام کتاب وسنت کی روشنی میں (۴) اصلاحِ معاشرہ (۵) تصنیف وتالیف (۶) خدمتِ خلق وتربیتِ اخلاق (۷) تنظیم مدارس دینیہ (۸) دیگر امور باجازتِ صدر۔ محترم المقام! ٹال نہ دیجئے۔ آپ کی رائے سے ہمیں بڑی تقویت پہنچے گی۔ علماء کی تنظیم نہ ہو تو ان کو غلط استعمال کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ فقط غلام غوث بقلم خود ۱۰ جون ۱۹۵۹ء

(۱۵)

(مولانا احمد علی لاہوری کی دوبارہ شرکت کی خصوصی تاکید)

۱۱/ جون ۱۹۵۹ء

حضرت مولانا مدظلہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ایک عریضہ پہلے ارسال کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں پھر تشریف آوری کے لیے تاکید کردوں۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ چار پانچ بزرگوں کا ایک دن پہلے تشریف لانا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ کے لیے بھی انہوں نے مجھے حکم دیا ہے۔

مخدوم محترم! کھلے اجلاس میں مسائل کا تصفیہ نہیں ہوا کرتا۔ ہمیشہ اکابر پہلے مشورہ لیا کرتے ہیں پھر کھلے اجلاس میں پیش کرتے ہیں اس لیے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جناب کا ۲۲ جون کی صبح تک پہنچنا بہت ضروری ہے تاکہ آپ چار پانچ اکابر مل کر مسائل منقح کرسکیں۔ کام کی اہمیت کے پیشِ نظر امید ہے کہ تکلیف برداشت کریں گے سب کو سلام۔ غلام غوث بقلم خود

---

[1] مردان سے جمعیۃ علماء اسلام کے دیرینہ اور سرگرم رکن، مفتی محمود کے بہت قریب ہوئے ان کی وزارت علیا کے دوران ان کے سیکرٹری رہے۔

[2] مولانا احمد علی لاہوریؒ (س)

(۱۶)

۹/ جون ۱۹۶۲ء

حضرت مولانا مدظلہ۔ السلام علیکم! راولپنڈی میں زبانی[۱] فیصلہ ہوگیا تھا۔ دعا فرمائیں اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ہو جائے۔ تمام اہل علم کو سلام مسنون۔ فقط غلام غوث بقلم خود

(۱۷)

۲۶/ جولائی ۱۹۶۲ء (ترجمان اسلام میں جلسہ حقانیہ کے صدارت والی خبر کی تردید)

حضرت مولانا مدظلہ۔ السلام علیکم! آج لاہور پہنچنے کے بعد جناب کا مکتوب گرامی پڑھا جس میں حقانیہ کے جلسہ کی صدارت والے مضمون کی تردید کیلئے حکم تھا۔ میرے مخدوم ومطاع! یہ تردید ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء[۲] کے ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ مکرر آنکہ جمعیۃ علماء اسلام کا کام عجلت اور زور سے چلانا ہے تاکہ غلط کاروں کو موقعہ نہ ملے۔ تمام احباب کو سلام۔ فقط غلام غوث بقلم خود

(۱۸)

۷/ ستمبر ۱۹۶۵ء (۶ ستمبر کو بھارتی حملہ)

حضرت مولانا۔ السلام علیکم! کیا موجودہ حالات میں رات کو روشنی[۳] اور جلسے ہو سکتے ہیں؟ آپ نے والا نامہ ۶ ستمبر کو لکھا ہے جس دن بھارتی درندوں نے اچانک لاہور پر حملہ کیا تھا۔ میں اس وقت سے یہاں ہوں، اللہ تعالیٰ نے خاص مدد فرمائی ہے۔ دعا فرمائیں اگر آپ کا جلسہ قائم ہی رہا تو ۲۴/ اکتوبر تک ضلع ملتان سے آنا پڑے گا۔ مخدوم پور جانا ہے۔ پروگرام مشکل ہے کہ ملتان جاؤں پھر واپس آؤں لیکن حکم کی تعمیل کی جائے گی اور اس پر مزید بحث ملتان میں وفاق المدارس کے موقع پر ہو سکے گی۔ فقط غلام غوث

(۱۹)

۸/ جنوری ۱۹۶۶ء (''حق'' کے مطالعہ سے محروم ہوں باطل کا مطالعہ تو ہوتا رہتا ہے)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ کا جواب لکھنا تھا مگر غدا بعد غد کرتے کرتے دیر ہوگئی۔ گرامی نامہ میں گولیوں کا ذکر تھا اور یہ بھی کہ ذرا رعایتی نرخوں پر ہوں۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ رمضان میں آپ کی خاطر دوا تیار کی گئی، دو سو عدد گولیاں ہیں۔ معیاری دواخانہ بارہ روپے سینکڑہ کے حساب سے اشتہار کے مطابق سپلائی کرتا ہے، میں نے خاص رعایت کر کے سات روپے سینکڑہ کے حساب سے پیش کی ہیں۔ چودہ روپے کے سوا محصول ڈاک ایک روپیہ ہے۔ اس طرح دس روپے کی رعایت ہوئی، دوسری رعایت یہ ہے کہ ان گولیوں کا سائز بڑا ہے۔ صرف ایک ایک گولی گرم دودھ سے استعمال کرنی ہوگی۔ بہرحال موجودہ نرخوں میں پوری رعایت ہوگئی ہے۔ یہاں آکر حق[۴] کے مطالعہ سے محروم ہوں باطل کا مطالعہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ رمضان شریف کا آخر ہے دعا کریں کہ

---

۱ معلوم نہیں کس معاملہ کی طرف اشارہ ہے۔ ۲ دارالعلوم حقانیہ کے عظیم الشان جلسۂ دستار بندی ۱۹۶۲ء میں کئی اہم قرار دادیں پاس ہوئیں جن میں ایک منکرین حدیث اور ان کے سرخیل مسٹر غلام محمد پرویز کی تکفیر پر مشتمل تھی۔ اس اجلاس میں ملک بھر کے مشاہیر علماء کے علاوہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب بھی موجود تھے مگر جلسہ کی صدارت کوئی اور صاحب کر رہے تھے اخبارات نے اس نشست کی صدارت جلسہ قاری محمد طیب صاحبؒ کی طرف منسوب کی۔ ملکی حالات اور نزاکتوں کی وجہ سے کئی اور قرار دادیں ان کے سفرِ پاکستان میں رکاوٹیں ڈال سکتی تھیں اس لئے خود قاری صاحب مدظلہ کے حکم سے وضاحتی تردید ضروری سمجھی گئی ۳ پاک بھارت جنگ جاری تھی اور بلیک آؤٹ لازمی تھا۔

۵ مولانا ماہر طبیب اور حاذق حکیم بھی تھے، دوائیاں ہی ان کے گذر بسر کا ذریعہ تھیں وہ بھی علماء واحباب پر نہایت واجبی دام سے اٹھ جاتی تھیں۔ لاہور سے آکر اپنے گاؤں بفہ (ضلع ہزارہ) میں قیام پذیر تھے۔ حق سے مراد ماہنامہ الحق ہے جو گاؤں کے پتہ پر نہیں جاتا ہوگا۔

عتق من النار میں شامل ہوجاؤں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کوسلام۔ فقط دعا کا طالب غلام غوث بقلم خود

(۲۰)

۳۱/ جنوری ۱۹۶۶ء (سب بیت الحق کوسلام)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا چونکہ آپ کی فرمائشی دوا میرے نام مرسلہ گرامی نامہ میں ضمناً درج تھی اور گرامی نامہ میرے پاس تھا، خیال تھا کہ دواخانہ نے تعمیل نہ کی ہوگی اس لیے مجھے دوا بنانی پڑی، اور آپکی وجہ سے دو، تین اوروں کو بھی فائدہ پہنچ گیا، پھر میرا مقصد نرخ میں بھی رعایت تھا، خدا جانے اس میں کہاں تک کامیاب ہوسکا۔ بہرحال آپکی صحت اور درازی عمر ہم سب کی مشترکہ مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کرے، اور آپ سے اسلام اور دارالعلوم کی خدمت لیتا رہے بلکہ مولانا سمیع الحق صاحب اور سب بیت الحق[1] والوں کواس کی توفیق دے۔ سب احباب کوسلام۔ فقط غلام غوث

(۲۱)

۳۱/ جنوری ۱۹۶۶ء (مجلس شوریٰ کا اجلاس)

حضرت مخدوم ومکرم زید کرمہٗ۔ السلام علیکم! ۷ فروری ۱۹۶۶ء کو صبح دس بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ آپ کی شرکت ضروری ہے۔ امید ہے کہ بوقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔

ایجنڈا:۔ (۱) معاہدۂ تاشقند (۲) متحدہ اسلامی محاذ (۳) تنظیم جدید واسلامی قوانین (۴) دیگر امور باجازت صدر۔

غلام غوث بقلم خود ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۲۲)

۲۵/مارچ ۱۹۶۷ء (جیل کی قید و بند پر صبر وشکر اور عزیمت واستقامت کا اظہار O روحانی خشک سالی کا علاج O سمیع الحق کے بارہ میں انتہائی محبت آمیز اور امید افزا کلمات)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت حقانیتہٗ وربانیتہٗ۔ السلام علیکم! گرامی نامہ نے نہ صرف مسرور کیا بلکہ دعاؤں نے ہمت افزائی فرمائی۔ حضرت جب میری خشک سالی[2] کا زمانہ دراز گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زبردستی کر کے مجھے اللہ اللہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں، جیسے ختم نبوت کی روپوشی اور دوسری جیلیں اور اب یہ پورا چلہ ان کی مہربانیوں، نعمتوں اور احسانوں کا شکریہ کون ادا کرسکتا ہے۔ حضرت مولانا! اگر آپ حضرات کی بے لوث خدمات رنگ لے آئیں تو دین کی ڈگمگاتی کشتی ساحلِ مراد پر پہنچ جائے اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرمائیں۔ مولانا! مولانا سمیع الحق صاحب[3] کے لیے دل سے رات کو دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلاف کے آثار اقدام پر چلائے رکھیں تاکہ آپ کی نیابت اور بقاء ودوام کا ہمیں یقین ہوتا رہے۔ ابتداء سے انتہاء کا اگر اندازہ لگایا جاسکے تو اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل ہے۔ اگر ایسے دو تین نوجوان تیار ہوجائیں تو ہمیں لاولدی محسوس نہ ہو، کیونکہ غیر صالح ولد، ولد ہی کیا ہے۔ فقط غلام غوث

---

[1] حضرت والد ماجد مدظلہ العالی اور پھر ہم سب بھائیوں اور بچوں کے ناموں میں الحق ایک لازمہ سا بن چکا ہے۔ رسالہ بھی الحق اور دارالعلوم بھی حقانیہ۔ مکتوب نگار نے ساری بات ''سب بیت الحق'' کے جملہ میں سمیٹ دی۔ (س)

[2] غالباً رویتِ ہلال کے مسئلہ میں مولانا ہزاروی پابند قید وبند تھے اور بلوچستان کی کسی دور افتادہ جیل میں محبوس۔ رہائی کے بعد کا یہ گرامی نامہ لفظ، عزیمت واستقامت اور رب السجن احب الی الآیۃ کا نمونہ ہے۔ باہر کی مجاہدانہ زندگی کے ہنگاموں میں خلوت ذکر وفکر اور استغراق کے مواقع کی کمی کو خشک سالی کے پیارے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ [3] احقر نابکار وگنہگار سے اکابر کی یہ شفقت ہی بس سرمایۂ حیات ہے ورنہ من آنم کہ من دانم (س)

(۲۳)

راولپنڈی ۷/اگست ۱۹۶۷ء (دوبارہ یاد دلادیں O قبلہ نسیان کا غلبہ ہے)

مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید کرمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! بھی تاریخیں مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی ہیں۔ ۷ تاریخ بھکر کو دی ہے، ان کو لکھتا ہوں کہ وہ بدل لیں تو پھر عرض کروں گا، مگر دس بارہ دن کے اندر دوبارہ یاد دلائیں گے۔ قبلہ! نسیان کا غلبہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کیلئے خود ہی انتظامات کرتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں مزید اخلاص وتوفیق بخشیں۔ فقط غلام غوث

(۲۴)

یکم/ستمبر ۱۹۶۷ء (عدم شرکت پر افسوس اور معافی کی درخواست)

حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب زید کرمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہر چند کوشش کی کہ قدم بوسی ہو سکے یا اجلاس کی شرکت کی سعادت حاصل ہو مگر کسی طرح بھی تاریخوں کی موافقت نہ ہو سکی۔ بھکر جمعیۃ کانفرنس اور قاسم العلوم کا جلسہ مزاحم ہیں۔ ہفتہ کے دن بھکر میں جمعیۃ کانفرنس ہے۔ ایک تاریخ بدل چکی ہے دوسری کی تبدیلی بہت مشکل ہے، بہر حال عدم شرکت کا افسوس ہے اور معافی کا خواستگار ہوں۔

فقط غلام غوث

(۲۵)

اگست ۱۹۶۸ء (ہم مرزائی ڈپٹی کمشنروں کے گھیرے میں ہیں O دارالعلوم حقانیہ اسم بامسمّٰی ہے O مدارس غیبی امداد کے مظاہر میں)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ وکرمہٗ۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ نے مشرف کیا تھا۔ بدلتے ہوئے حالات نے شرف زیارت سے محروم رکھا۔ بہر حال میں خادم اور دعاؤں کا طالب ہوں۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب مدظلہٗ کا مکتوب بھی ملا تھا۔ بہر حال اب تو ۲۵ رجب گذر گئی۔ ہم مرزائی ڈپٹی کمشنروں کے گھیرے میں ہیں، چار مقدمات اس وقت میرے خلاف قائم ہیں اور پانچواں ضلع راولپنڈی میں داخلہ تین ماہ کے لیے ممنوع۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اطمینان ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی حکمت و مشیّت کے تحت ہونے کا یقین ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔ دعا فرمائیں کہ مجاناً اس زمرہ میں داخل فرمادیں اور بھی بے انتہا مہربانیاں سب کی سب مجاناً ہیں۔ بہر حال تعمیلِ ارشاد میں قصور معاف فرمائیں گے۔ دارالعلوم حقانیہ اسم بامسمّٰی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے متوسلین اور خوشہ چینوں کو حسبۃً للہ دین کی خدمت کی توفیق بخشیں نفقات کی ذمہ داری خود رب العزت جل وعلیٰ نے لے رکھی ہے، موجودہ مدارسِ عربیہ اس کی غیبی امداد کے مظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی میں برکت فرمائیں آمین فقط غلام غوث

(۲۶)

۲۵/اگست ۱۹۶۸ء

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید کرمہٗ۔ السلام علیکم! میری پرانی بات [1] کو منسوخ سمجھیں۔ ارکانِ جمعیۃ ضلع پشاور سے گفتگو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایک عالم کو ہم بہر حال ترجیح دیں گے۔ آپ ہر سہ حضرات بلکہ تحصیل چارسدہ کے بزرگ کو ملا کر ہر چہار حضرات کافی سبیل اللہ ملنا ملانا یا مسلمانوں جیسی محبت ضروری ہے اور بھی جو مسلمان اسی لحاظ سے محبت کرے یا تعاون ہم اُس کی قدر کریں گے۔ میں ۲۷/اگست کو آرہا ہوں، انتظار فرمائیں۔ فقط

[1] معلوم نہیں کس معاملہ کی طرف اشارہ ہے

(۲۷)

(حقانیہ ایک نہر شریعت ہے جو اللہ نے آپکے ذریعہ جاری کرائی ہے ○ سمیع الحق کو دعا)

حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ و کرمہٗ ولطفہٗ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ تعالیٰ نے جو نہر شریعت آپ کے ذریعہ جاری کرائی ہے اس کو تاقیامت جاری رکھے اور آپ کے خلفِ رشید کو بھی اسی طرح بنائے رکھے، آمین مجھے ٹائیفائیڈ ہے، فریش ہوں، دعائے صحت کی درخواست ہے خود بھی کریں اوروں سے بھی کرائیں۔ میں نے ایک کام مولانا مسرت شاہ صاحب[1] کے ذریعہ عرض کیا تھا جناب نے فرمایا تھا کہ ان کے ذریعہ یا[2] بدشی کے خان صاحب کے ذریعہ کیا جائیگا۔ ۳ دسمبر تاریخ ہے اگر توجہ فرمائیں تو مہربانی ہوگی۔ فقط غلام غوث

(۲۸)

(جمعیۃ کا صوبائی اجلاس)

محترم المقام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ۔ السلام علیکم! جناب کو معلوم ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو بروز جمعرات لاہور میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلسِ عمومی کا اجلاس بحکم حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب امیر صوبائی ہونا قرار پایا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنے ضلع سے دو سے پانچ تک صحیح نمائندے اس اجلاس میں شریک کرائیں اور خود بھی تشریف لائیں۔ فقط غلام غوث

(۲۹)

(۱۹۷۰ء کے الیکشن میں شیخ الحدیث اور دیگر اکابر کی شرکت اور دنیائے کفر ○ سمیع الحق کے بارہ میں مشفقانہ کلمات خیر)

احقر غلام غوث ہزاروی ۲۱/ ستمبر ۱۹۷۰ء

محترم المقام سیدی مولانا محمد عبدالحق صاحب سلمہ ربہ الحق، آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کے حلقے کے حالات ہر ایک سے پوچھتا رہتا ہوں الحمدللہ تعالیٰ کہ حالات بہت اچھے بلکہ بہت ہی اچھے ہیں۔ شاید آپ اور حضرت مفتی صاحب کوئی خاص وظیفہ پڑھتے ہیں جو ہم کو نہیں بتایا[3]۔ خیر اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے اور ہر مورچہ پر کامیاب فرمائے، آمین۔ ملک بھر میں حالات امید افزا ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور غیبی امداد ہے اور وہ اونچے بندوں کے اخلاص کی وجہ سے ہے۔ والحمد للہ کل الحمد والشکر لہٗ کل الشکر

محترما لچغر زئی وغیرہ علاقہ میں حضرت مولانا فضل مولیٰ صاحب[4] کی اشد ضرورت ہے۔ تعلیم بھی ختم ہو چکی ہے۔ وہ فارغ بھی ہیں اور اس علاقے میں ان کی اشد ضرورت بھی ہے۔ اس لیے درخواست ہے کہ ان کو جانے کی اجازت عنایت فرما کر اہل جمعیۃ کو مشکور فرمائیں بلکہ ان کو بعض حضرات کے نام خطوط بھی دے دیں۔ آپ نے جمعیۃ کے خدام کی درخواست مان کر انتخابی میدان میں آنا برداشت کر کے اہل دین پر بڑا احسان فرمایا ہے کیونکہ لندن، امریکہ اور دنیائے کفر اول وہلے میں سننے کی منتظر ہوگی کہ اسلام کو ماننے والے اور علماء کے ساتھ وابستہ کتنے آدمی کامیاب ہوئے۔ وہ آج اپنی محنت ضائع ہوتی دیکھ کر گھبراہٹ اور مایوسی کے شکار ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی جوں جوں عمر بڑھتی جارہی ہے ان کو ذمہ داری کا احساس، بقاء دین کی اہمیت اور اس کے صحیح طریقوں کی معرفت بڑھتی جارہی ہے اور ہماری توقعات کا خواب پورا ہوتا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو آپ کا صحیح جانشین اور صدقہ جاریہ بنائیں، آمین۔ اگر یقینی کامیابی اور اعلیٰ پوزیشن کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے میدان میں آنے کی رائے دیتا۔ اُمید ہے کہ آپ مولانا فضل مولیٰ کے بارہ میں درخواست کو شرف قبول بخش کر سرفراز فرمائیں گے۔ ہاں مولانا شیر علی شاہ صاحب اور دوسرے علماء کرام کو سلام بھول گیا وہ ضرور عرض کر دیں۔ فقط غلام غوث

---

[1] مولانا الحاج میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیلؒ دار العلوم حقانیہ کے رکن رکین۔

[2] دار العلوم حقانیہ کے دوسرے سرکردہ خادم اور رکن الحاج شیر افضل خان صاحب مرحوم (س)

[3] ۱۹۷۰ء کا ہنگامہ خیز الیکشن جس میں یہ دونوں حلقے نہایت مضبوط تھے۔ [4] مدرس دار العلوم حقانیہ

(۳۰)

(مولانا عزیز الرحمان حقانی ہزاروی "پیر طریقت" کے دارالعلوم میں داخلہ کی سفارش اور انکے بارہ میں کلمات خیر O سمیع الحق میری پیروی کے بجائے نرمی اختیار کریں)

۸/ جنوری ۱۹۷۱ء

حضرت مولانائے المعظم وسیدنا المکرم مولانا عبدالحق صاحب زید کرمہٗ ومجدہٗ۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! حامل عریضہ ہٰذا عزیز الرحمٰن صاحب[1] دورۂ حدیث شریف کے لیے آپ کے ہاں آرہے ہیں۔ انہوں نے مودودیت کے خلاف عظیم جہاد کیا ہے، راولپنڈی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر اور بانی تھے، بہترین کارکن ہیں اہل علم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ناخیر مانع ہو تو ان کو مستثنیٰ کر کے علم پروری اور بندہ نوازی فرمائیں۔ ان کا داخلہ ضروری ہے۔ باقی حالات اچھے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سرحد میں جمعیۃ کی حکومت بنے گی، اطمینان رکھیں اور دعا جاری رکھیں۔ اگر کسی وقت محترم رفیق خان، تاج محمد خان صاحب سے مل لیا کریں تو اکابر کی سنت کے عین مطابق ہوگا۔ باقی میں نے محترم حکیم صاحب نوشہرہ کو کہہ سن کر اپنا فرض ادا کر دیا تھا۔ اپنے محترم عزیز مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی درخواست ہے کہ میری پیروی نہ کریں بلکہ ذرا سی نرمی اختیار فرمائیں۔ پشاور، مردان کی تقریروں میں ہم نے الزامات اور سباب کے پورے جوابات دیدیے ہیں ہمیں آپ کی دعا چاہیے۔ فقط والسلام علی اہل المودۃ والمحبۃ واہل العلم وطلبۃ العلم احقر غلام غوث

(۳۱)

(تصدیقی کلمات کی سفارش)

خادم غلام غوث ہزاروی یکم / جون ۱۹۷۱ء

بملاحظہ اقدس جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ و کرمہٗ و لازالت صحۃ قائمۃ دائمۃ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! یہ مولانا محمد امین صاحب ولد برہان الدین صاحب ساکن چکوال ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں انہوں نے دورۂ حدیث مولانا غلام اللہ خان صاحب کے مدرسہ میں کیا ہوا ہے اور منشی فاضل ہیں جس کی سند ضائع کر دی ہے، اب مولوی فاضل کا امتحان دیا ہوا ہے، یہ برسہا برس کے رفیق ہم خیال دوست ہیں ان کی مسجد شاید محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لی ہے اس لیے ان کو منظور سرکار کسی مدرسہ کی تصدیق کی ضرورت ہے اور ایسے ادارے کی سند ضروری ہے۔ اگر آپ اس قسم کی سند[2] عنایت کر دیں کہ مولانا محمد امین ولد برہان الدین صاحب ساکن چکوال ضلع جہلم نے دورۂ حدیث سمیت کتابیں پڑھ لی ہیں، ادارہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اس کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ فارغ التحصیل عالم ہیں اور امامت و خطابت کے ہر طرح اہل ہیں۔ نیچے دارالعلوم حقانیہ کی مہر اور مہتمم صاحب کے دستخط ہوں تو یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔ بہرحال جو طریقہ آپ مناسب سمجھیں وہ استعمال کریں، یہ پرانے کارکن اور فارغ ہیں۔ فقط غلام غوث

---

1. دارالعلوم کے فاضل حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے خادم خاص، پرائیویٹ سیکرٹری اور مولانا کے جاری کردہ اخبار "الجمعیۃ" کے مدیر بھی رہے اور اب راولپنڈی میں بڑے اہم ادارے چلا رہے ہیں۔ سلوک وارشاد کا سلسلہ شیخ الحدیث مولانا زکریا سے جڑا ہے اور اب اس فیض کو جنوبی افریقہ وغیرہ تک پھیلا رہے ہیں ان کے صاحبزادے بھی حقانیہ سے مستفید ہوئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن کو زمانہ طالب علمی میں اپنے شیخ سے قرب اور خدمت کا خصوصی موقعہ ملتا رہا۔ (س)

2. دارالعلوم کی طرف سے کسی مستند عالم کی صلاحیت کے تصدیقی الفاظ تو دیئے جا سکتے ہیں مگر دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے کی سند کسی بھی غیر فاضل کو ہرگز نہیں دی جا سکتی نہ کبھی دی گئی ہے۔ حضرت سے بھی یہی معذرت کی گئی۔

(۳۲)

خادم غلام غوث ہزاروی ۱۵/ ستمبر ۱۹۷۰ء (۱۹۷۰ء نیپ یا لیگ سے اشتراک حکومت کا مسئلہ)

مخدوم مکرم مولانا عبدالحق صاحب حقانی زید مجدہٗ و اطیل عمرہٗ و ادیم ظلہ (آمین) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! آج صبح اخبار جنگ میں ایک چھوٹا سا نوٹ شائع ہوا ہے[1] جس میں حضرت کے بارہ میں درج ہے کہ انہوں نے متحدہ محاذ کی تجویز پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے اور اس کی وجہ نیشنل کی طرف سے حضرت کی نقلیں اتارنے کو بھی بتایا گیا ہے۔ بہرحال نوٹ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ بعض آدمیوں نے اس نوٹ کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (اطیل عمرہٗ وزید فعلہٗ) کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی جس کا میں نے جواب دیا کہ ایسا ہوتا تو وہ حضرت مولانا کی نقلیں اتارنے کی بات کو نہ اچھالتے نہ اُن سے یہ توقع ہے۔ بہرحال پروپیگنڈے کا زمانہ ہے، دشمن گھات میں تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ خدا خدا کر کے عرصہ دراز کے بعد حضرت لاہوریؒ، حضرت درخواستی، حضرت رائے پوری، حضرت ہالیجی شریف اور حضرت دین پوری وغیرہم کی برکات سے علماء حق کی تنظیم کی ناک لگ گئی ہے۔ اسلام کے دشمن اس کو برداشت نہیں کر سکے۔ ایسا نہ ہو کہ اس اخباری (غیر ذمہ دارانہ) نوٹ سے بحث و تمحیص اور باہمی اختلافات کا دروازہ کھل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو خواہ مخواہ ہم میں پھوٹ ڈالنے کے لیے آپ حضرات کا نام استعمال کیا جائے گا۔ جو بہت منحوس ہوگا۔ آپ ظاہری حالات کے سوا اپنی روشن ضمیری اور روحانیت سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ہر دوسری بات ہمارے اندر کسی دشمن کا تطرق زیادہ مضر ہے۔ اسی وجہ سے عرض ہے کہ آپ ہر دو ظاہری و باطنی اسباب کی وجہ سے بہتر طریق کار تجویز کر سکتے ہیں۔ لیکن خادم کی تجویز یہ ہے کہ آپ کی طرف سے اس نوٹ کی اس طرح تردید ہو جائے کہ "اخبار جنگ میں اس قسم کا نوٹ شائع ہوا ہے اُس نوٹ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے' سوال نیشنل پارٹی یا قیوم گروپ کی سابقہ تلخیوں اور غلطیوں کا نہیں ہے۔ ہمارے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ نے ماضی میں تمام طرح کے مخالفین کی غلطیوں کو معاف کر دینے کا اعلان کر کے اسلامی اخلاقی بلندی کا ثبوت دیا تھا۔ ہمارے سامنے صرف اور صرف ملک و ملت کا مفاد ہونا چاہیے، میں جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلوں سے کسی طرح انحراف نہیں کر سکتا۔ فقط غلام غوث ہزاروی

☆☆☆

غلام فاروق خان[1] وفاقی وزیر گورنر مشرقی پاکستان

(۱)

۸/اپریل ۱۹۶۵ء (مبارکباد پر شکریہ)

مائی ڈیئر مولانا عبدالحق Dear Moulvi Abdul Haque, I am deeply grateful to you for your letter congratulations.

---

[1] ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے بعد نیپ یا مسلم لیگ کے اشتراک سے جمعیۃ کو سرحد میں حکومت بنانے کا مسئلہ درپیش تھا، نیپ سے الیکشن میں شدید مزاحمت ہوئی تھی، اکثر ارکان اور رضا کار اور خود احقر کے علاوہ حضرت مولانا مدظلہ کی بھی نیپ سے اشتراک عمل کی رائے نہیں تھی مگر مخالفین اپنی مطلب برآری کے لیے من گھڑت بیانات اخبارات میں شائع کرتے رہے۔ ایسے ہی ایک معاملہ پر یہ مکتوب لکھا گیا۔ مولانا ہزاروی اس اشتراک پر راضی تھے۔ مگر حکومت کی تشکیل کے کچھ عرصہ بعد یہی اشتراک ان کے جمعیۃ سے الگ ہونے پر منتج ہوا۔ [2] پاکستان کے ان دو چار مایہ ناز باکمال بیوروکریٹ تجارت اور صنعت اور معیشت سے وابستہ شخصیات میں سے تھے جنکی قابلیت کو تقسیم ہند کے وقت سردار پٹیل وغیرہ نے سند دیتے ہوئے کہا کہ فاروق جیسے لوگ نوزائیدہ پاکستان کو سنبھال سکیں گے' وزیر تجارت وصنعت رہے گورنر مشرقی پاکستان اور پارلیمنٹ کے ممبر مفتی محمودؒ کی وزارت میں سرحد کابینہ میں رہے' اکوڑہ کے قریب شیدو گاؤں سے تعلق تھا اور نہ صرف خود بلکہ اعلیٰ مناصب پر فائز پورا خاندان حضرت شیخؒ کا گرویدہ اور دارالعلوم سے وابستہ رہا' مکتوب الیہ سے عقیدت واخوت کیوجہ سے انکے بھائی سمجھے جاتے تھے۔

2. I hope that I would continue to have your good wishes and that you will pary that God grants me the light to serve my country loyally and faithfully. Kind regards,

Yours sincerely, Ghulam Farooq Khan

۱۴ہارلے سٹریٹ راولپنڈی

(۲)

(نوکری کی سفارش کا جوابی خط) ۳جنوری ۱۹۷۶ء

Maulana Abdul Haq, M.N.A.,

Darul Uloom Haqqania, Akora Khattak, Distt. Peshawar

My dear Maulana Sahib,

Your letter was duly delivered to me by Wahid Shah of Manki. I was delighted to get it and to know that you are well.

Wahid Shah wants his son to be employed as a seaman, which concerns my son Ahmad Faruque, Chairman of Mackinnon Mackenzie & Company. My son is at present away in Europe but he will be returning soon and i would then pass on Wahid Shah's application to him for the employment of Shahjahan.

My stay in England had to be prolonged as my wife got seriously ill and had to undergo a major operation. She is now in Karachi, still felling weak but she is anxious to return to Peshawar to attend to her affairs and also join her duties she requests that you pray for her early complete recovery. Kindest regards, Yours sincerelyGhulam Farooq

(۳)

(درخواست بیٹے چیئرمین احمد فاروق کو دے دی) ۱۳فروری ۱۹۷۶ء

Maulana Abdul Haq Sahib, M.N.A., Darul Uloom Haqqania, Akora Khattak, Distt. Peshawar.

My dear Maulana Sahib, Many thanks for your letter of 30th January, which was today delivered to me by Wahid Shah.

His son's application had arleady been given to Ahmad Faruque, Chairman, Mackinnon Mackenzie, and I understand that the boy had already been sent for learn and asked to produce a domicile certificate which I has been done. I advised Wahid Shah that he should now wait for the result and

that he should not keep on worrying you about this matter. It was very kind of you to have written about my wife's health. By the Grace of God she is now much better. She is now in Peshawar and has already taken over her official duties.

I hope to see you in the near future when I come to Islamabad or Peshawar. Kindest regards, Yours sincerely, Ghulam Farooq

(۴)

(اعزازی ڈگری ○ خوشی ہے کہ پشاور یونیورسٹی کو احساس ہوا کہ انکے قربت میں ایک جلیل القدر عالم زاہد موجود ہے)

۲۹ کلفٹن کراچی ۱۸ نومبر

مخدومی مکرم معظم جناب مولانا صاحب زاد عنایۃ ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ بفضل ایزدی آپ خیریت سے ہونگے۔چند دن قبل مجھے معلوم ہوا کہ پشاور کی یونیورسٹی نے آپ کو دینیات کی ڈاکٹریٹ عطا کی ہے۔یہ خبر سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ آخر کار اس یونیورسٹی کو بھی یہ احساس ہوا کہ ان کے قربت میں ایک جلیل القدر اور بے مثال عالم اور زاہد موجود ہیں اور وہ انکی قدردانی کریں۔اللہ تعالیٰ آپکو صحت کامل عطا کرے آپکی زندگی کو بہت بڑھائے تاکہ لوگ آپکے علم اور کمال سے مستفیض ہوسکیں۔

میں تقریباً دو ماہ امریکہ میں رہا۔پشاور صرف ایک روز کیلئے گیا تھا اسکے بعد اسلام آباد میں ایک ہفتہ ٹھہرا وہاں مفتی محمود صاحب سے ہسپتال میں نیاز حاصل ہوا۔انکی مزاج پرسی کیلئے گیا تھا۔جب پشاور آؤنگا تو سلام کیلئے حاضر ہونگا۔والسلام نیازمند غلام فاروق

(۵)

(اعلیٰ خیالات کا فیض حاصل کرنا جاری رکھوں گا)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلامت رہو!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں' آپ کے مبارکبادی کے خط کا میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰ خیالات کا فیض حاصل کرنا جاری رکھوں گا۔اور یہ کہ آپ دعا فرمادیں گے کہ خداوند تعالیٰ مجھے اپنے ملک کی وفادارانہ خدمت کرنے کی روشنی عطا فرمادے۔ والسلام آپکا مخلص غلام فاروق وزیر تجارت وصنعت پاکستان

☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ[1] جامعہ مدینہ بہاولپور

(۱)

(جلسہ میں شرکت کی دعوت) ۵ رصفر ۱۳۹۶ھ

مخدوم مکرم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اللہ رب العزت جناب والا کی صحت وعافیت کے نگہبان ہوں اور آپکو دیرگاہ رکھیں۔آمین! مجھے جناب والا کے عوارض ومصروفیات اور کبرسنی کا بخوبی علم ہے لیکن کچھ کشش اس طرح کی ہے کہ ان جملہ امور کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو بہاولپور کیلئے ضرور تکلیف دوں!

۱۔۲۔۳۔ربیع الثانی مدرسہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔!چنانچہ پہلے روز ہی جمعہ کے مبارک روز جناب والا کی تقریر دلپذیر رکھی ہے۔قبل ازیں لاہور

---

[1] دارالعلوم مدینہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور کے بانی۔

اور خود اکوڑہ اور راولپنڈی میں کئی بار عرض کر چکا ہوں۔ اب امید واثق ہے۔ آپ بہاولپور کو ضرور شرفیاب فرمائینگے۔ اور میری اس درخواست کو نظر عنایت سے دیکھیں گے۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب وانوار الحق صاحب کی خدمت میں تسلیمات۔

والسلام غلام مصطفٰی یوم الجمعہ صفر ۱۳۹۶ھ

(۲)

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ (خواب میں شیخ الحدیث کی زیارت اور مسرت کا اظہار)

بگرامی اقدس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تھوڑے دن ہوئے کہ جناب والا کو رویاء میں دیکھا ایک اور مولوی صاحب جناب کی معیت میں تھے جس نے رئیس الجامعہ جناب نور الحق صاحب[1] ندوی کو ٹیلیفون پر ملنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ ملے۔ مولوی صاحب موصوف کا مزید خیال تھا کہ ٹیلیفون پر بات ہو جائے مگر آپ نے اس کی ملاقات سے بے اعتنائی برتی۔ ازاں بعد آپ ہمارے مدرسہ سے تشریف لے گئے۔ شاید آپکی ملاقات کا شرف جو مجھے میسر آیا اسکا باعث دار العلوم اور نسبت مدینہ ہی ہو اور پھر آپکی تشریف آوری کی نیک فال ہی ہو سکتی ہے کہ دار العلوم مدنیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کوئی شیخ الحدیث[2] عنایت کرینگے۔ جو یہاں دورہ حدیث پاک پڑھائے۔ بہرحال مجھے نہیں معلوم کہ اس رویاء کا صحیح مطلب کیا ہے؟ البتہ مجموعی طور پر بیداری کے بعد مجھے فرحت محسوس ہوئی اور ایک گونہ آپ کے بڑھاپے کے پیش نظر خطرہ جدائی بھی محسوس ہوا۔ جناب والا سے پر زور درخواست ہے کہ مخصوص کیفیات میں اس ناکارۂ خلائق کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو قبول فرمائے اور اس کے اسباب غیبی مہیا فرمائے اور ترقی کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میرا بچہ شعیب احمد[3] محرقہ سے بہرہ و گونگا ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے' نیز دوسرے اہم ضروریات دینی و دنیوی پورے فرمائے۔ والسلام غلام مصطفٰی

☆☆☆

جناب غلام مصطفٰی جتوئی[4]

In view of the invitation extended by Mr. Muhammad Hanif, Minister for labour & Works to lunch on 21.9.1972, Mr. Ghulam Mustafa Jatoi requests the pleasure of the company of Maulana Abdul Haq, M.N.A. to lunch on 23.9.1972 at 1:00 PM instead of lunch on 21.9.1972. Inconvenience caused due to this change is regretted.

Ghulam Mustafa Jatoi

---

[1] مولانا نور الحق اسلامیہ کالج پشاور کے ڈین آف فیکلٹی دینیات تھے۔ اس خط کے وقت وہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے رئیس الجامعہ تھے۔

[2] بعد میں اللہ نے یہ خواہش پوری کردی دورۂ حدیث شروع ہوا۔ اور ناچیز کو دو تین بار ختم بخاری کرانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

[3] یہ گونگا بچہ اب نوجوان ہے بے حد سعادتمند' ناچیز سے بے حد محبت اور جماعتی کاموں میں اپنے بھائی مولانا صہیب احمد کیساتھ نہایت سرگرم و فعال ہے۔ (س)

(مصطفٰی جتوئی کا ذکر خیر۔ آئی جے آئی کی صدارت اور میرا ایثار)

[4] سابق وزیر اعلیٰ سندھ اور عبوری وزیر اعظم پاکستان، سندھ کے مشہور سرداروں میں سے ہیں۔ بھٹو صاحب کی رفاقت میں سیاست میں آئے۔ بے حد نفیس وضعدار اور شریف النفس شخصیت' آئی جے آئی میں اکھٹے کام کیا۔ ابتداء میں وہ صدر اور میں سینئر نائب صدر منتخب ہوئے۔ میعاد مقررہ پورے ہونے پر میرے حق میں استعفٰی دیا کہ ان کے بعد میری صدارت طے شدہ قرار تھا مگر میں نے پاکستان کے وسیع مفاد میں اپنی فیصلہ شدہ صدارت پنجاب کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب میاں محمد نواز شریف کے سپرد کردی۔ یہ سب کچھ جناب جتوئی صاحب کی صدارت میں لاہور کے میٹنگ میں طے ہوا۔ اس ایثار کو حاضرین نے لا مثال قرار دیا اور مجھے نائب صدارت کا عہدہ اپنے پاس بدستور رکھنے پر اصرار کیا جو عرصہ تک بلکہ آئی جے آئی کے وجود تک قائم رہا۔ (س)

غلام مصطفیٰ کھر وزیر اعلیٰ پنجاب

(۱)

۲۳ فروری ۱۹۷۴ء (اسلامی سربراہ کانفرنس منعقدہ لاہور کے استقبالیہ تقریب میں شرکت کی دعوت [1])

From: The Assistant Commissioner.

To:- Mr Zaffar Ahmad Khan, Senitor of Akora Khattak.
Maulana Mohd Abdul Haq Sahib, MNA of Akora Khattak
Mr Wali Mohd Khan, MPA of Misri Banda Nowshera Cantt
Mr Taj Mohammad Khan, MPA of Manki Sharif

Subject:- INVITATION CARDS

Memorandum

You are hereby informed to collect your invitation Cards from Mr Nizakatullah Khan, care taker writing with staff car No PRB-113, at Hotel Silver Grill, Rawalpindi between 2 P.M to 3 P.M on 23.2.74 and at 8 A.M to 10 A.M on 24.2.74.Your are requested to reach Shalamar Garden by 3 P.M on 24.2.74, positively.

Assistant Commissioner Nowshera

(۲)

(لاہور کے اسلامی سربراہ کانفرنس کے موقع پر عشائیہ)

On the occasion of The Second Islamic Summit
The Chief Minister of the PunjabMr Ghulam Mustafa Khar
requests the pleasure of the company of Maulana Abdul Haq M.N.A
At a Reception
on Sunday the 24 February 1974, at 3.00 p.m
in the Shalamar Garden, Lahore

R.S.V.P Administrator Lahore Municipal Corporation

(شیخ الحدیث کے ہمراہ شالیمار کے استقبالیہ میں شرکت)

[1] سقوط مشرقی پاکستان کے عظیم المیہ کے بعد لاہور میں اسلامی سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی یہ دعوت اس کانفرنس کے استقبالیہ تقریبات کے سلسلہ میں شیخ الحدیث کو بحیثیت رکن قومی اسمبلی دی گئی تھی اور فوری طور پر پہنچنے کے لئے خصوصی جہاز کی فراہمی کی بھی پیشکش ہوئی' شیخ الحدیث کے ساتھ ہم خدام بھی لاہور گئے اور شالیمار باغ کے اس تاریخی تقریب میں شریک ہوئے جس میں مرحوم شاہ فیصل معمر قذافی وغیرہ حکمرانوں کو قریب سے دیکھا اور سنا۔

میجر جنرل سید غواث[1] مردان گورنر سرحد

(۱)

رمضان المقدس ۳۰ ر ۱۳۹۰ھ (ابتلاء میں دعا کی درخواست)

قابل احترام مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دام برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔شفقت نامہ مل کر پڑھا باعث ملال ہوا۔میں کافی عرصہ سے اسی ارادے میں تھا کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں عریضہ روانہ کردوں کہ میرا دنیاوی کاروبار ابتلاءً بند ہو گیا ہے۔جسکو دینے ہیں انکو ہر حال میں دینا ہے اور جس سے لینے ہیں وہ دینا چاہتے بھی نہیں۔دعائے نیک میرے حق میں فرمادیں کہ میں اُخروی زندگی سنواروں۔اور دنیاوی کاروبار ایسا ہو کہ عزت کی چادر میرے اوپر رہے۔انشاء اللہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے جس وقت پہلے مقروض سے رقم ملے۔انشاء اللہ اسی وقت حاضر خدمت کرونگا۔یہ میں اپنی زندگی کا ایک فریضہ سمجھتا ہوں۔نیک دعاؤں میں خاص خیال میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ یہ ابتلاء باعث کفارہ گناہ میرے کے کرگزرے۔نیک مجلس حاضرہ سے میری یہ تمنا کو بھی پورا کردیں۔

والسلام احقر الانام سید غواث

(۲)

۲۹ ستمبر ۱۹۷۶ء (تعزیت کا شکریہ)

بشرف جناب مولانا عبدالحق صاحب،السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،میں آپکے تعزیت نامے اور اظہار افسوس و ہمدردی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپکے دعاؤں نے میری اور دیگر ممبران خاندان کے دلوں میں تقویت اور صبر پیدا کردیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔آمین مرحوم ایک اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے اللہ تعالیٰ انکو وہاں کی نعمتوں سے مالامال کرے۔آمین

آپکا مخلص سید غواث (میجر جنرل)

☆☆☆

سید غوث علی شاہ۔وزیر اعلیٰ سندھ

۸ مئی ۱۹۸۵ء (پیغام تہنیت کا جواب ○ اولین مقصد)

محترمی،السلام علیکم! آپ نے مجھے سندھ کے وزیر اعلیٰ کے منصب سنبھالنے پر تہنیت کا جو پیغام ارسال کیا ہے اس پر میں آپ کا بے حد شکرگزار ہوں۔میرا اولین مقصد یہ ہوگا کہ میں صوبے کی اقتصادی اور سماجی ترقی کی رفتار تیز کرنے،عوام کو درپیش مسائل حل کرنے اور ملک وقوم کی خوشحالی کیلئے اپنی بھرپور توجہ مبذول کروں۔اس مقصد کے حصول کیلئے آپ سے تعاون کی توقع رکھتا ہوں۔دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حوصلہ بخشے کہ میں آپ کی توقعات پر پورا اتر سکوں۔ آمین آپ کا مخلص سید غوث علی شاہ

---

[1] سرحد کے نیک دل بشریف گورنر رہے حضرتؒ سے گہری عقیدت تھی۔خط کا تعلق دارالعلوم کے ذاتی امداد سے ہے جو وہ سالانہ فرماتے ہوں گے۔رستم مردان سے تعلق تھا۔

صاحبزادہ فاروق علی ۱

۱۶ دسمبر (دادی محترمہ کے وصال پر تعزیت)

Deeply graved and shocked at the sad demine of your mother. I pray to almight there the departed soul may rest in peace and the family bear this irreparable loss. سیکرٹری قومی اسمبلی

آپ کی والدہ محترمہ کے وصال کی خبر سے انتہائی رنج وصدمہ پہنچا۔ دعا گوہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق۔ صاحبزادہ فاروق علی (سپیکر قومی اسمبلی)

☆☆☆

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب زروبی ۲

(۱)

یوم الاربعاء ۲۳ رمضان ۱۳۸۹ھ (حاسدین حقانیہ کے ارادوں کی ناکامی حقانیہ کی خدمت کو ہر حالت میں ترجیح)

حضرت العلامۃ مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد دعا جوخیریت سے ہے امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے۔ اور بیماریوں سے تکلیف میں نہ ہونگے۔ اللہ کریم آپ کا سایہ ہم پر اور تمام مسلمانوں پر تادیر باعافیت قائم رکھے آمین۔ بعض حضرات نے دوسرا قاصد بھیجا تھا اور مجھے کتب حدیث میں عدم رعایت کے طرف توجہ پیدا کرتا تھا۔ نیز بخاری شریف جلد ثانی اور مسلم شریف وغیرہ کتب حوالہ کرنے کا وعدہ اور پچاس روپے معاوضہ افتاء کا لالچ دیتا تھا۔ لیکن میں نے اسکو مہذب طریق سے مایوس کیا اور یہ کہا کہ اگر بخاری شریف جلد اول اور ترمذی شریف حوالہ کئے جائیں۔ تب بھی میں تیار نہیں ہوتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے خدمت دین کے نعمت سے نوازے اور میرے ضروریات کو اپنے خزائن غیب سے پورے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عیالدار بنایا

---

۱ بھٹو کے دور وزارت میں نیشنل اسمبلی کے سپیکر رہے۔ آئین ۱۹۷۳ء کے تدوین ومنظوری آپ کے دور میں ہوئی۔ ایوان کے بڑے بڑے معرکے اور قادیانی مسئلہ آپ کی صدارت میں ایوان میں پیش آئے۔

۲ شیخ وقت مولانا محمد فرید صاحب دارالعلوم کے شیخ الحدیث اور مفتی اعظم کے عہدوں پر فائز رہے۔ یکم رمضان ۱۳۸۶ھ میں تقرری کے بعد معقولات و منقولات کی تدریس کرتے کرتے شیخ الحدیثؒ کی زندگی میں انکی علالت کے وجہ سے ابوداؤد شریف اور بخاری شریف جیسی اعلیٰ کتابوں کا درس دیا۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ میں نماز فجر کے حالت میں فالج نے آگھیرا اور اپنے گھر زروبی میں صاحب فراش ہوگئے۔ زروبی کے ایک عظیم علمی خاندان کے چشم وچراغ ہیں' علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ اپنے مرشد مولانا عبدالمالک صدیقی (خانیوال) کے روحانی سلسلہ تصوف وسلوک کو بھی بڑھاتے رہے۔ ''درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق'' بیعت وارشاد کا فیض بڑا عام ہوا۔ دارالعلوم میں لکھے گئے فتاوٰی کا ایک بڑا مجموعہ فتاوٰی فریدیہ کے نام سے شائع کیا جس کا ایک بڑا حصہ فتاوٰی حقانیہ میں بھی شامل ہے۔ انکے فرزند مولانا رشید احمد جو دارالعلوم میں درس وافتاء کی خدمات انجام دیتے رہے جوانی میں وفات پاگئے' دوسرے فرزند مولانا حسین احمد حقانی مفتی صاحب کا قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ چلارہے ہیں۔

ہے۔ دولڑکے چھ لڑکیاں اولاد دیا ہے۔ لیکن اِس وقت تک اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی نااہل کا محتاج نہیں بنایا ہے۔ باقی میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کو سپرد کیا ہے۔ ناظم صاحب کے نام خط لکھا تھا لیکن ان کے حالات سے ابھی تک ناخبر ہوں۔

تمام صاحبزادوں کو السلام علیکم نیز ادعیہ مبارکہ میں خادم کو بھی مرعی رکھیں۔ فقط والسلام علیکم محمد فرید عفی عنہ[1]

(۲)

(اسلام اور علم کی احیاء و بقاء کیلئے آپ کا سایہ مبارک قائم رہے)

حضرت العلامہ مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد پس حتاج دعا مع جمیع اہل بیت کے بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے۔ اللہ کریم آپ کو اسلام اور علم کی احیاء اور ابقاء کے لئے صحت و عافیت کی نعمت سے نوازے اور ہمیں آپکے سایہ مبارک میں خدمت دین کی توفیق دیوے۔ آمین۔ میرے طرف سے آپ کو اور صاحبزادگان اور اہل دفتر کو سلام مسنون اور عید مبارک مقبول ہو۔ والسلام علیکم محمد فرید عفی عنہ

(۳)

(اشاعت اسلام اور تائید حق کیلئے صحت و عافیت سے رکھنے کی دعا)

محترم المقام حضرت الشیخ العلامہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد پس دعا جو خیریت سے ہے' اللہ کریم آپ کو اشاعت اسلام اور تائید حق کے لئے صحت و عافیت سے نوازے آمین۔ میرے طرف سے آپ کو اور تمام صاحبزادگان کو عید مبارک قبول ہو۔ ایک خط میں نے رمضان میں روانہ کیا تھا امید ہے کہ ملا ہوگا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن ۱۲ شوال کو حاضر ہونگا۔

فقط والسلام علیکم محمد فرید عفی عنہ

(۴)

(نصاب تعلیم موزون اور مناسب دینی و دینوی بہبود کا خیال ○ سراجی اور بیان القرآن بھی کسی درجہ میں رکھیں)

محترم المقام دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد پس واضح رہے کہ یہ نصاب تعلیم بہت موزوں اور مناسب ہے' اللہ کریم اس کو مفید اور رائج کرے۔ اس میں دین و دنیا دونوں کی بہبودی کا خیال رکھا گیا ہے۔ البتہ اگر ہو سکے تو سراجی اور بیان القرآن کے لئے بھی کوئی درجہ منتخب کریں۔ وھوالموفق محمد فرید عفی عنہ

(قلیل مشاھرہ پر گزارا شیخ الحدیث کا اکابر کی تقلید پر خراج تحسین)

۸-۱۲-۱۹۶۹ء (درج بالا خط کے جواب میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا خط بنام مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی)

[1] مخدومنا المکرم زید مجدکم، گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کے متعلق بندہ کو یقین ہے کہ آپ نے مُخرّ جین کو ساکت کرنے والا جواب دیا۔ ان لوگوں کا مقصد دارالعلوم حقانیہ کو نقصان پہنچانا اور دین کے خدمت میں روڑے اٹکانا ہے۔ آنجناب کا تقوی ہے کہ تدریس دارالعلوم حقانیہ میں بغیر کسی غرض دنیوی کے رہتے ہوئے اکابر دیوبند کا نمونہ آپ نے پیش کیا۔ حضرۃ علامہ انور شاہ صاحبؒ، حضرت مولانا مدنیؒ اور حضرۃ مولانا قاسمؒ نے دارالعلوم دیوبند کے قلیل تنخواہ پر اکتفاء کر کے گرانقدر تنخواہوں کی پرواہ نہیں کی اس وجہ سے سماء علم کے درخشاں ستارے بنے ہیں۔ آپ نے بہت اچھا جواب دیا کہ مقصد دین کی خدمت ہے اور وہ دارالعلوم حقانیہ میں بوجہ احسن کر رہا ہوں۔ باقی عند الملاقاۃ گذارش کروں گا۔ خداوند کریم جزائے خیر سے آپ کو نوازیں۔ (بندہ عبدالحق عفی عنہ)

(۵)

(پیشکشوں کو ٹھکرادیا ○ آپکے سایہ میں خدمت دین کا عزم آپکے اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاسکتا' حقانیہ سے باہر شیخ الحدیث بننا بھی قبول نہیں)

من جانب محتاج دعا محمد فرید (یوم الثلاثاء)

حضرت العلامہ مولانا شیخ الحدیث صاحب مداللہ ظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد' پس عرض ہے کہ خادم مع جمیع اہل بیت کے خیریت سے ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے سایہ میں خدمت دین نصیب کرے۔ آج گجرات کے مہتمم صاحب کا قاصد آیا اور یہ بھی کہا کہ جمعرات کے دن مہتمم صاحب بذات خود آئینگے۔ لیکن میں نے قاصد کو کہا کہ مہتمم صاحب تکلیف نہ کریں مجھے حقانیہ سے جانے کا کوئی عذر شرعی نہیں ہے۔ میں بغیر مولانا عبدالحق صاحب کے اجازت کے کہیں نہیں جاسکتا ہوں۔ نیز بادشاہ گل صاحب نے بخاری جلد ثانی اور مسلم اور ابوداؤد کا پیشکش ارسال کیا ہے اور میرے ساتھ کتب میں عدم مراعاۃ (اس کے زعم فاسد میں) پر افسوس ظاہر کیا ہے' میں نے بولا کہ اگر جامعہ میں مجھے شیخ الحدیث بھی بنایا جائے تو میں تیار نہیں ہوں۔ مقصد صرف آپ کو مطلع کرنا ہے۔ اللہ کریم مجھے آپ کے سایہ میں خدمت دین کے نعمت سے نوازے اور میرے ضروریات اور حوائج کو اپنے خزانوں سے پورا کرے۔ آمین فقط محمد فرید عفی عنہ

(۶)

(مدینہ منورہ سے مکتوب)

یوم الاربعاء ۲۸ رمضان مدینہ منورہ

حضرت العلامہ مولانا شیخ الحدیث صاحب مداللہ ظلہ العالی بالصحۃ والعافیۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد پس عرض ہے کہ خادم مع جمیع رفقاء کے خیریت سے ہے' اللہ کریم آپکو مسلمانوں کی خدمت کیلئے عمر طویل کی نعمت سے نوازے آمین۔ میرا عید میں خط روانہ کرنے کا ارادہ تھا لیکن ناظم اعلیٰ صاحب کی رقعہ کی وجہ سے عجلت کیا۔ میں نے آپکو اور ناظم صاحب اور دارالعلوم کو بالخصوص' دعوات میں یاد رکھا ہے اور رکھونگا۔ اللہ کریم مجھ بے زبان کو ان مقامات کی برکات اور آداب سے محروم نہ کرے' ہمارا جہاز ۱۲ رجنوری کو واپسی کرے گا۔ اور کتب کے متعلق آپکو اختیار ہے۔ توقف اور تقسیم عارضی دونوں پر میں راضی ہوں' تمام صاحبزادگان کو السلام علیکم۔ محمد فرید عفی عنہ از مدینہ منورہ

(۷)

محمد فرید عفی عنہ یوم الجمعۃ ۱۳ رمضان ۱۳۹۸ھ **(مدرسین کے مشاہروں میں اضافہ کی سفارش)**

محترم المقام العلامہ مولانا شیخ الحدیث صاحب مداللہ ظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد پس دعا جو خیریت سے ہے' اللہ کریم آپ کو دین کی قوت اور اہل علم پر شفقت کے لئے صحت وعافیت سے نوازے اور ہمیں آپ کے سایہ میں خدمت دین کی توفیق دیوے آمین۔ المرام آنکہ آپ ہر سال مدرسین کیلئے اضافہ کرتے ہیں' ہمارے پاس اس علم نوازی کا احساس موجود ہے۔ لیکن ضروریات زندگی کی گرانی کی وجہ سے یہ مشاہرات ایک عیالدار شخص کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے میں بھی اطمینان بخش نہیں ہیں' پس اگر نامناسب نہ ہو تو آپ بعض مدرسین کے مشاہرات کم از کم ایک ہزار تک بڑھائیں اور عام مدرسین کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔ اللہ کریم دارالعلوم کو اشاعت دین کے لئے پائندہ رکھے اور ہمیں آخری دم تک خدمت دین میں مشغول رکھے۔ آمین تمام صاحبزادگان صاحبان کو السلام علیکم والسلام علیکم محمد فرید عفی عنہ

(۸)

(اپنے مرشد مولانا عبدالمالک صدیقی اور شیخ الحدیث کیلئے رمضانی عمرہ)
(جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سابق ناظم اعلیٰ مولانا سلطان محمودؒ کے نام خط)

محترم المقام جناب ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتکم، السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ حضرت صاحب کی وفات سے گاؤں سے روانگی کے دن خبر ہوا تھا' ان کے لئے اور شیخ الحدیث صاحب کے لئے رمضان میں عمرہ ادا کر چکا ہوں۔ جن مقامات میں شیخ الحدیث صاحب کو یاد کیا جاتا ہے ان میں آپ کو بالخصوص یاد رکھتا ہوں۔ مجھے گاؤں سے ابھی تک کوئی خط نہیں ملا ہے۔ امید ہے کہ مکہ مکرمہ کو خطوط پہنچے ہوں گے۔ ہم ۱۸ ار رمضان کو مدینہ منورہ آئے تھے اور عید کے تین چار دن گزارنے کے بعد جانا ہوگا۔ ہم بارہ جنوری کو واپس ہوں گے۔ دعا کیا کریں اللہ تعالیٰ خدمت دین کی نعمت سے نوازے۔ محمد فرید عفی عنہ، مکہ مکرمہ محلہ شامیہ، معلم سید مکی مرزوقی

☆☆☆

مولانا فضل احمد[۱] لکی مروت بنوں

(۱)

(الیکشن میں سوشلسٹوں کے ساتھ مصالحانہ رویہ کے خطرناک نتائج اصلاحات کے نام پر بے دینی)

ار فروری ۱۹۷۲ء

بخدمت جناب فیض مآب' واجب الاحترام' شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب دامت عنایاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف بخیریاد۔ عرض بلب ادب یہ ہے کہ الیکشن کے دوران جب بعض علماء کرام اور عوام سوشلزم کے خلاف آواز اُٹھاتے تھے یا اُسکے پرچار کرنے والوں کے خلاف یہ الزام لگاتے تھے کہ یہ لوگ چین کے نمائندے اور ایجنٹ ہیں تو مختلف جوابات سے ان مخالفین کو دبائے جاتے تھے۔ کبھی سوشلزم کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگاتے۔ کبھی مخالفین کو امریکہ کے ایجنٹ بتاتے۔ کبھی یہ کہتے کہ یہ الیکشن جیتنے کیلئے آواز لگاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سوشلزم آ ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ انہی تاویلات کے وجہ سے لوگوں کے دلوں سے سوشلزم کی قباحت نکل گئی اور جس قدر یہ تحریک اپنے اندر خطرناک نتائج و انقلابات مضمر رکھتی ہے۔ اُس سے چشم پوشی ہو کر یہ تحریک کامیاب ہوگئی۔ اب گزارش یہ ہے کہ جس چیز سے ہم ڈرتے تھے وہ چیز سامنے آگئی لیکن کوئی کچھ نہیں کہتا۔

بات تو ہمارے اکابر حضرات اور دوسرے لیڈر بھی کہتے ہیں کہ جمہوریت بحال کی جائے' مارشل لاء اُٹھایا جائے۔ صوبائی وزارتیں بنائی جائیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں کہتا۔ کہ جب اس صدر بھٹو اور سابق صدر نے بار بار اعلان کیا ہے کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نافذ نہیں ہوگا۔ تو یہ اصلاحات کیا معنی رکھتے ہیں۔ عوام سے کارخانوں، دوکانوں، زمینوں کا لینا کس آیت یا حدیث کے ماتحت ہیں۔ اور کیا سوشلزم کا یہ پہلا عملی قدم نہیں؟ چینی، روسی سوشلزم کی تاریخ دیکھنے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہی ایک ایک طبقہ پر حملہ کے وقت جب دوسرے طبقات آواز نہیں اُٹھاتے تو مجبوراً وہ طبقہ دب جاتا ہے۔ پھر دوسرے اور تیسرے کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔

آج کارخانوں اور دوکانوں پر حملہ ہوا۔ دوسرے دن زرعی اصلاحات کے نام سے زمینوں پر حملہ ہوگا۔ پرسوں پھر علماء کرام پر حملہ ہوگا۔ ترسوں پھر شرعی احکام نماز، آذان، مساجد، حج، زکوۃ پر حملہ ہوگا۔ اگر آج آواز اٹھائی جاوے تو بہت ممکن ہے کہ یہ سیلاب رُک

---

[۱] دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت بنوں کے مہتمم مولانا نیاز محمد صاحب مرحوم بانی ادارہ کے فرزند برادران میں مولانا قاضی فضل اللہ اس وقت ادارہ کے مہتمم اور مولانا حمید اللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی اور شیخ الحدیث ہیں۔ (س)

جائے۔ کیوں کہ اب تک ان بے دینوں نے پاؤں نہیں جمائے اور جب پاؤں جما دینگے۔ تو پھر وہی حشر ہوگا جو حشر سمرقند، بخارا میں اسلام اور مسلمانوں کا ہوا۔ براہ کرم میری اس دردمندانہ درخواست پر غور کر کے ہمارے دوسرے اکابر حضرات کو بھی اس طرف متوجہ فرمادیں۔ اُمت مرحومہ اس وقت آپ جیسے مخلص باخدا، اہل درد حضرات کی طرف نگاہیں اٹھائی ہوئی ہیں۔ میرے کرم فرما! چھوٹے موٹے احباب علماء کرام سے جب بات ہوتی ہے تو یہ کہہ کر بات کو ٹال دیتے ہیں کہ اچھا ہے مالداروں کو کچلنے دو لیکن یہ نہیں سوچتے کہ کچلنا اگر شرعاً ٹھیک ہے پھر تو خیر ورنہ پھر اس کے بعد آپ کی باری اور اسلام کی باری ہے۔ برادرم محترم مولانا سمیع الحق صاحب وغیرہ حضرات کو سلام مسنون قبول ہو۔ حضرت والد صاحب مدظلہ العالی اور برادران کرام اور مولوی حبیب اللہ صاحب کی طرف سے تسلیمات قبول ہو۔

فقط: فضل احمد

(۲)

(مولانا نیاز محمد بانی دارالعلوم اسلامیہ کی وفات)

محترمی ومکرمی حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی بعافیت! عرض یہ ہے کہ حضرت والد ماجد علامہ مولانا نیاز محمد صاحبؒ بانی ومہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت (بنوں) مورخہ ۸ ذی قعد ۱۳۹۶ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۷۶ء بشب سوموار پونے ایک بجے اس دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس عظیم صدمہ کے موقع پر آپ کی تعزیت بذریعہ ٹیلگرام مل کر باعث تسلی ہوئی۔ ''جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدارین'' دعا ہے کہ باری کریم ہم پسماندگان کو مرحوم کے اخلاق عالیہ سے متصف ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور آپ کو دارین میں سرخروئی وکامرانی سے نوازے۔

فقط: والسلام

فضل احمد: نائب مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت

فضل اللہ: مدرس مدرسہ فضلیہ نادرخیل شاخ دارالعلوم لکی مروت — حمید اللہ جان[1]: مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

☆☆☆

حضرت مولانا فضل الرحمان حضرو[2] کیمبل پور

(رکنیت قومی اسمبلی پر خوشی اور امیدیں)

۲۱ دسمبر ۱۹۷۰ء

محترم المقام حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آپ کامیاب ہوئے، میری طرف سے مبارکباد قبول فرمادیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میں حاضر خدمت ہو کر مبارکباد دیتا مگر بوجہ عوارض کے حاضر خدمت نہ ہوسکا۔ میری مبارکباد بذریعہ ڈاک منظور فرمادیں اور مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا شیر علی شاہ صاحب کو بھی مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی فرمائی کہ آپ جیسے حضرات منتخب ہوئے اور آئین شریعت کا راہ ہموار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری دیرینہ تمنا پوری فرمادینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت بحال فرمادے اور جس طرح پہلے تمام زندگی خدمت دین میں گزری اب بھی اللہ تعالیٰ آپکی زندگی خدمت دین میں گزارے آمین ثم آمین۔ حضرت والا اب سب حضرات مل کر زیادہ وقت اس سوچ میں گزاریں کہ آئین شریعت کا اجرا کس طرح پر ہو اور مطلق العنان لیڈروں کا مقابلہ کس طرح ہو اس وقت ضرورت اسکی ہے کہ عوام کی آواز کو ایک کیا جائے سرحد کے عوام نے اسلام دوستی کا ثبوت دیا اور پنجاب کے عوام نے بے راہ روی کا ثبوت دیا، اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام کو بھی راہ راست پر لاوے آمین حضرت والا میں ایک گمنام شخص ہوں اور نااہل ہوں اگر تحریر میں کوئی غلطی ہو تو اللہ تعالیٰ کے واسطے درگزر فرمادیں۔ فقط والسلام: فضل الرحمان

---

1. حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
2. علاقہ چھچھ بہبودی کے ممتاز جید عالم حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے قریبی ساتھی۔

مولانا فضل مولیٰ[1]

(۱)

(ادعیہ مبرورہ)

جناب محترم المقام صاحب الخلق العظام اخی حضرت العلامہ شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم ۔السلام علیکم۔بعد از تحیہ سلام وخیریت طرفین بحرمۃ سید الکونین ﷺ مؤدبانہ گذارش یہ ہے۔کہ آپ کے کوائف احوال کریمہ سے بذریعہ حضرت مولانا لعل محمد مطلع ہوا عزید سرور اطمینان حاصل ہوگیا کہ آپ حضرات آل وعیال کیساتھ خیریت وعافیت سے ہیں۔اللہ تعالیٰ عم نوالہ سے ہمیشہ استدعا ہے کہ آپ کے وجود صحت وعافیت ہمارے ناداروں کیلئے سایہ شفقت تادیر قیامت مستمر اور دائم فرمادیں۔باقی آپ سے رخصت ہونے کے بعد تیسری رات کو گھر پہنچا خیریت عافیت کیساتھ خدا کے فضل وکرم اور آپ بزرگوں کے دعاؤں کی برکت سے والدین صاحبین دامت حیاتھما بال بچے سب صحت مند تندرست ہیں۔دعا سلام کرتے ہیں۔اور آپ حضرات سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔آپ اپنے ادعیہ مبرورہ سے ہمیں محظوظ فرمادیں۔عین عنایت مہربانی ہوگی فقط والسلام حضرت العلامہ مولانا مولوی سمیع الحق صاحب ومولانا انوارالحق صاحب وغیرہ اہل پرسان کو نام بنام سلام قبول ہو۔ فضل مولیٰ

(۲)

(مولانا درخواستی کے دورۂ تفسیر میں شرکت ○ طلباء حقانیہ کے آمد سے درخواستی صاحب کی خوشی)

بحضور جناب محترم المقام صاحب الخلق العظام مالک ازمۃ الرشد والاعتصام شیخ الحدیث اخی ۔مہتمم صاحب دامت برکاتھم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔بعد از تحیہ سلام وخیریت طرفین بحرمۃ سید الکونین مؤدبانہ گزارش یہ ہے۔کہ ہم بفضل خدا اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے خانپور بخیریت پہونچ گئے۔اور راستہ میں کوئی تکلیف نہیں ملی۔وقت کی ضیقت کی بناء پر خط لکھنے میں تاخیر آئی ہے۔بندہ عاجز کا عذر فی حیز القبول فرمادیں۔والعذر عند کرام آہ اور میں نے جب آپ کا صحیفہ ملکوتیہ دیا حضرت صاحب بہت خوش ہوگئے۔اور دوست بدعا فرمایا ہمارے آنے کے بعد ترجمۃ القرآن شروع ہوگیا۔آپ کے دعاؤں کی برکت اور بفضل لایزال کچھ تکلیف نہیں ہے۔اور ترجمۃ القرآن چھ۶ پارہ ہوگیا ہے۔حضرت صاحب نے اتوار کے دن فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ سے خط نہیں آیا ہے تو میں نے کہہ دیا شاید فراغت نہیں مل چکی ہو۔ضروری گزارش یہ ہے کہ عاجز کو اپنے دعا مبرورہ فی اوقات المناجات سرفراز فرمادیں کہ خداوند کریم سعادۃ دارین نصیب اور عطاء فرمادیں اور ناچیز تراب الاقدام بھی بصارت بصیرت صحت جسمانی روحانی کے بارہ میں دست بدعا ہے۔

فقط والسلام: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب وحضرت مولانا مولوی انوارالحق صاحب کو سلام قبول ہو

طلبہ دارالعلوم حقانیہ بہت آتے ہیں اس پر حضرت درخواستی صاحب بہت خوش ہوئے اور سب کو سلام کہتے ہیں۔ از فضل مولیٰ مدرس حقانیہ

---

[1] مولانا کو معقولات پر خصوصی دسترس تھی، طویل عرصہ تک (تقریباً سترہ سال) دارالعلوم حقانیہ میں معقول ومنقول کے اعلیٰ کتب پڑھاتے رہے۔بعد میں موضع دلبوڑی علاقہ اوگی ہزارہ میں بڑا معیاری مدرسہ قائم کیا۔دوران تدریس حقانیہ مولانا تعطیل رمضان میں حضرت درخواستی سے دورہ تفسیر پڑھنے خان پور گئے یہ خط وہاں سے لکھا گیا۔مولانا مرحوم اس سال سفر زیارت حرمین کے دوران جدہ میں دل کا دورہ پڑھنے سے انتقال کر گئے اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے جنت المعلیٰ میں ام المومنین حضرت خدیجہ کے قریب آسودگی سے نوازا۔

مولانا فضل دیان[1] عمرزئی چارسدہ

(۱)

۱۲/ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ (خان محمد اعظم خان خٹک کی وفات پر تعزیت)

بحضرت اقدس سیدی وسندی حضرت شیخ الحدیث صاحب ادام اللہ ظلال برکاتہ، بعد سلام مسنون واستدعاء دعا عرض ہے حضور کا اس نادان ناکارہ کیساتھ محبت وشفقت کا جو برتاؤ ہے اگر بُن منہ سے اسکا شکرادا کروں تو محال ہے بجز اسکے کیا عرض کروں ؎

شکر نعمتهائے تو چندانکه نعمتهائے تو

اللہ تعالیٰ حضور کی ذات اقدس کو باین افادہ ہم نیازمندوں کے سر پر سالم رکھے آمین۔ اس خط کا باعث محترم الحاج (۲) محمد اعظم خان صاحب مرحوم ہوئے' آج روزنامہ مشرق میں اس جانکاہ خبر کو پڑھا اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تو فوراً خان مرحوم کی دلی ہمدردیوں کو یاد میں لایا کہ خان مرحوم نے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کیساتھ جس قدر مالی وجانی قربانیاں پیش کیں وہ قابل غبطہ ہیں۔ حضور والا کا ایک ہمدرد وہمنوا ساتھی تھا اسلئے تعزیتی خط بھی آپ قبلہ کیخدمت میں ارسال کیا مدرسہ تعلیم القرآن کے طلباء ومدرسین نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خان مرحوم اور تمام امت محمدیہ کو اپنے کرم وفضل سے نوازے اور مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے معاونین کو نہ صرف صبر جمیل بلکہ نعم البدل جلد از جلد عطا فرمائے آمین۔ قبلہ والد صاحب آن جناب کے خدمت عالیہ میں سلام مسنون ودعاء خاتمہ بالا یمان کیلئے درخواست کرتا ہے۔ برادرم قاضی فضل منان صاحب بھی سلام مسنون اور خان مرحوم کے تعزیت میں آن جناب کیساتھ برابر کے شریک ہیں وا لخصوصاً برادرم مولانا سمیع الحق صاحب ومولانا انوار الحق صاحب کی خدمت اقدس میں سلام مسنون عرض ہے دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمادیں۔ ممکن ہے حضرت علامہ افغانی (۳) مدظلہ حرمین کے زیارات کیلئے بذریعہ جہاز روانہ ہونگے بواپسی ریٹائرڈ ہوکر گھر پر آرام کی زندگی گزاریںگے۔ واللہ اعلم

آپکا خادم بندہ قاضی فضل دیان غفرلہ عمرزئی

(۲)

۱۵/فروری ۱۹۷۰ء (تبریک عید O استدعاء دعا)

مخدومی المحترم حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد۔ چاہئے تو یہ تھا کہ بندہ خود جناب والا کے قدمبوسی کیلئے حاضر خدمت ہوتا لیکن طبعی تکاسل نے اس خدمت جلیلہ سے محروم رکھا آپ جس طرح برادران مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، مولانا انوار الحق صاحب اور دوسرے بھائیوں کیلئے سعادتمندی اور نیک درجات پر فائز المرامی کی دعائیں فرمائینگے وہاں بندہ نالائق اور میرے بھائیوں کیلئے بھی دعا سے یاد فرمائینگے' محترم والا کے بابرکات مجلسوں میں شرکت کا وہ اثر ہے کہ لوگوں میں رسوائی نہیں ورنہ نہ علم ہے نہ عمل' نہ فہم نہ فراست' نہ تحریر آتی ہے نہ تقریر' غرضیکہ ہر طرح ہاتھ خالی ہے ہمارا حال تو حسب قول شاعر ہے

یظن الناس بی خیرا وانی لشر الناس ان لم یعف عنی

---

[1] مولانا دارالعلوم کے اولین طلبہ اور فضلاء سابقین میں سے تھے وہ اوران کے بھائی قاضی فضل منان حضرتؒ کے چہیتے تلامذہ حقانیہ کے دورتاسیس کے سدابہار پھول۔ ناچیز سے تعلق اور رفاقت کا دورتا حیات قائم رکھا۔ مدرسہ تعلیم القرآن عمرزئی قائم کیا۔ نہایت بے تکلفی اور خوش طبعی اور ظرافت آمیزی احقر کے نام خطوط سے آشکارا' مصنوعی اور تکلف سے عاری الفاظ کو اپنے اصلی حالت پر چھوڑا گیا ہے اور لفظی اصلاح اور گرائمر کی تصحیح مناسب نہیں سمجھی گئی۔

[2] دارالعلوم کے نہایت مخلص معاون وسرپرست فرزند خان محمد زمان خان خٹکؒ

[3] علامہ شمس الحق افغانی اس وقت جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں تھے۔

حضور کی ذات اقدس کو باین افادہ ہم نیازمندوں کے سر پر سلامت رکھے آمین۔ برادرم مولانا سمیع الحق صاحب و برادر مولانا انوار الحق صاحب و برادرم پروفیسر محمود الحق صاحب و برادرم اظہار الحق صاحب کلاتھ مرچنٹ کو عید مبارکبادی و سلام مسنون عرض خدمت ہیں۔ قبلہ والد صاحب مدظلہ و برادرم قاضی فضل منان صاحب کیطرف سے بھی عید مبارکبادی و سلام مسنون عرض ہے۔ ۱۴ر فروری کل اتوار کے دن مولوی رحمت اللہ صاحب[1] تنگی کی والدہ صاحبہ وفات پائی ۲ بجے نماز جنازہ ہوا جملہ علماء و احباب شریک ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔[2] علامہ افغانی مدظلہ کے بیٹے سے معلوم ہوا کہ علامہ مدظلہ تاحین حیات جامعہ کا ہوا اور اجازت حج اس سال نہ دیا۔ واللہ اعلم۔

آپکا　شاگرد بندہ　فضل دیان غفرلہ عمرزئی

(۳)

۱۵ر رجب ۱۳۹۵ھ

محترمی و مکرمی جناب الحاج سلطان محمود صاحب زید مجدکم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد۔ آپ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی طرف سے ایک تعزیتی خط بنام عبدالقیوم خان عمرزئی لکھیں اور اس میں اس کی اہلیہ کی وفات پر صبر کی تلقین فرمادیں۔ اور ان کے اولاد کے لئے بھی دعا کے موزوں الفاظ سے نوازیں۔ نیز حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی صحت کے بارے معلومات فراہم کرے اور ملاقات کیوقت میرا اور میرے بھائیوں اور جملہ خاندان و احباب عمرزئی کی طرف سے سلام مسنون و دعا عرض کریں۔ محترم حضرت الحاج شیر علی شاہ صاحب کی پیٹ کی بیماری اب کیسی ہے' ملاقات کے وقت میرا احترام داری اور سلام مسنون عرض کریں۔ محترم مولانا سمیع الحق صاحب کیساتھ ملاقات کے وقت سلام مسنون کے بعد عرض خدمت فرمادیں۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب نے یہاں ہشتنگر پر آنے کا پروگرام آپ پر چھوڑا ہے کہ حضرت ابوالحامد کی رسی میرے گردن میں ہے جہاں لے جاتا ہے جاؤں گا' اب بہانہ بنایا کہ اس وقت حضرت شیخ الحدیث صاحب فراش ہیں اس لئے دعا ہے کہ الہ العلمین حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو فی الفور صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرما کر آپ اس کا بہانہ رکھ چھوڑے۔ ابو آنس صاحب تشریف لائے ہونگے عندالملاقات سلام مسنون اور ان سے میرے لئے دعا کی درخواست عرض کریں۔ محترم شفیق صاحب پنڈی تشریف لے گئے یا یہاں ہیں؟ ان سے بھی میرا سلام مسنون عرض کرے' ان کے بے لوث خدمت سے محترم حبیب اللہ صاحب[3] بہت متاثر ہوئے۔ امید ہے وہ اس کے صلہ میں دلی تأثر کسی وقت ظاہر فرمادیں گے ہم تو پہلے واد دے چکے ہیں اگر موقعہ ملا تو عبدالہادی صاحب کیساتھ انشاء اللہ پیر یا منگل کو حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ حضرات ایک کارڈ پر جلد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی صحت کے بارے لکھیں۔ محترم مولانا گل رحمن صاحب کے ساتھ ادھوری ملاقاتیں ہوئیں۔ انشاء اللہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کے صحت کاملہ پر مزید تفصیلی ملاقاتیں ہونگی۔ سلام مسنون و دعا کی درخواست عرض کریں۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب کی خدمت میں صاحب حق صاحب رجڑ خصوصی سلام مسنون عرض کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہشتنگر کو ضرور تشریف لاکر ہمیں محروم نہ کریں۔ برادرم محمود صاحب کے سنگ مثانہ کیلئے برادرم حبیب اللہ صاحب نے تیر بہدف نسخہ تیار کرایا، طلب پر حاضر خدمت ہوگا۔ برادرم انوار الحق صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض کریں۔　والسلام، آپ کا طالب دعا : بندہ　قاضی فضل دیان عمرزئی

---

[1] دارالعلوم کے ابتدائی دور کے فاضل مجروح تخلص رکھتے تھے۔

[2] علامہ شمس الحق افغانی　[3] ہمارے بے حد مخلص دوست مولانا حکیم حبیب اللہ صاحب مرحوم تنگی چارسدہ

(۴)

ازمدینہ منورہ ۲۰ردسمبر ۱۹۶۷ء (دادی جان کی وفات پر تعزیت مسجد نبوی میں دعائیں اور ایصال ثواب)

راضی ہیں ہم اس میں خدا جس میں کہ ہے تیری رضا

مخدومی المحترم حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب مدظلہ زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف بالخیر باد برادرم قاضی فضل منان صاحب نے گھر سے خط بھیجا اسمیں لکھا تھا کہ آن جناب کی محترمہ والدہ ماجدہ اس جہان فانی سے دارالبقاء کو انتقال فرما گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون، اس خبر سے قبل روضہ اقدس ﷺ کے مواجہ شریف میں آپ قبلہ کا نام لیکر آپ کیطرف سے سلام وصلوٰۃ عرض کیا اور دعا کی اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ نصیب فرما کر علم دین کے اشاعت کا زیادہ سے زیادہ مواقع نصیب فرمادیں اور آپکا سایہ شفقت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھیں، جب یہ خبر آئی کہ والدہ ماجدہ رحمہا اللہ انتقال کر گئی تو فوراً حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کے سامنے والدہ ماجدہ مرحومہ کیلئے دعا کی اور انکی شفاعت کیلئے درخواست کی الہ العٰلمین والدہ ماجدہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمادیں۔ اماجان مرحومہ الہ العالمین کی ایک عظیم نعمت تھی جو الہ العالمین نے اپنے طرف واپس کی آپ قبلہ کو اس کی جدائی پر ازحد درد پہنچا ہوگا۔ الہ العالمین آنجناب کو صبر جمیل اور اجر جزیل کے نوازشوں سے نوازیں آمین۔ میرے طرف لالا انوار الحق[1] صاحب کیخدمت میں سلام مسنون ودعائے تعزیت عرض فرمادیں مسجد نبی ﷺ میں ہمارے ساتھیوں نے دعا کی برادرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب محمد سرور خان اور جرنیل شفیع اللہ خان عمرزئی میرے رفقاء حج کی طرف سے سلام مسنون ودعائے تعزیت عرض خدمت کرتے ہیں۔ برادرم سمیع الحق صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کراچی سے کوئٹہ تشریف لے گئے اور اس موقعہ پر گھر موجود نہ تھے نماز جنازے میں علماء کا جم غفیر اور دوسرے حضرات دور دراز سے آنے کا تذکرہ بھی برادرم نے ذکر کیا تھا۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث زکریا صاحب مدظلہ بھی دودن سے صاحب فراش ہیں اور بخار کا دورہ ان پر آیا ہے الہٰ العالمین انہیں صحت نصیب فرمادیں۔ آمین۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ کے چھوٹے بیٹے[2] مولانا ارشد صاحب بھی یہاں مدینہ میں تشریف فرما ہیں ان کے ملاقات کیلئے ان کے مدرسہ گیا لیکن ملاقات نہ ہوسکی، موجود نہ تھے، مولانا ارشد صاحب نے حضرت مفتی محمود صاحب کو سکاکوٹ آنے کے بارے میں پاسپورٹ پر اجازت حکومت پاکستان کے بارے مشورہ فرمایا، حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میں کوشش کرونگا کہ آپ آئیں حضرت مفتی صاحب گزشتہ جمعہ کو مکہ مکرمہ سے جدہ کو واپس ہوئے انشاء اللہ بخیر وخوبی وطن پہنچے ہونگے۔ ہم انشاء اللہ ۲۹ردسمبر کے شام کو کراچی سے روانہ ہونگے دعا کریں کہ الہٰ العالمین اپنی رضا سے نوازیں آمین۔ برادرم مولانا انوار الحق صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ نے دو دفعہ برادرم[3] مولانا فضل رحیم صاحب لاہوری کو مکہ مکرمہ میں دیکھا ایک دفعہ اکیلے تھے کچھ باتیں بھی ہوئی اور دوسرے دفعہ اہلیہ کیساتھ طواف میں دیکھا اور اب مدینہ آئے ہونگے لیکن یہاں ملاقات نہیں ہوئی کوشش کرونگا اور شیر علی شاہ صاحب سے معلومات کرونگا۔ جدہ میں برادرم مولانا سمیع الحق صاحب کیخدمت میں میرا سلام مسنون عرض ان کیلئے اور انکے اولاد کیلئے دعائیں کئے برادرم قاری سعید الرحمان صاحب کیلئے خصوصی دعائیں کئے اللہ قبول فرمادیں محترم[4] قاری محمد امین صاحب کو بھی حرم میں دیکھا مولانا غلام اللہ خان صاحب بھی تشریف فرما ہوئے ہیں محترم

۱۔ میرے واحد عم محترم مرحوم

۲۔ صاحبزادہ مولانا حسین احمد مدنی حال صدر جمعیۃ علماء ہند

۳۔ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور ۴۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی

مولانا سلطان محمود صاحب، مولانا گل رحمان صاحب مولانا محمد حسن جان صاحب[1] صمد رصاحب مفتی صاحب مولانا محمد علی صاحب دیگر پرسندگان کو سلام مسنون عرض خدمت ہیں۔ حاجی ملک امر الٰہی صاحب[2] کو کپڑوں کی امانت نہیں پہنچی وہ بھی اس خط سے قبل پہنچے ہونگے انکے ساتھ بار بار ملاقات ہوئی مولانا شیر علی شاہ صاحب اپنے والدین کو آخری پروازوں میں وطن بھیجیں گے سب خیریت سے ہیں۔

والسلام آپکا ناچیز شاگرد بندہ قاضی فضل دیان غفرلہ

مدینہ منورہ دار الہنا ہوٹل۔ معلم حید الحمید رری مدینہ طیبہ سعودی عرب

(۵)

کیم نومبر ۱۹۷۸ء (ڈاکٹریٹ کی ڈگری پر مبارکباد)

مخدومی المحترم حضرت استاذی دام اقبالہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، مزاج شریف باخیر باد آج کیم نومبر ۱۹۷۸ء کو اخبار مشرق میں خبر پڑھ کر از حد خوشی ہوئی کہ آپکو پشاور یونیورسٹی نے از خود الہیات میں ڈاکٹری کی اعزازی ڈگری دی' آپ قبلہ کی عزت واحترام اللہ العالمین کے دربار میں جو امتیاز حاصل کر چکا ہے ان سے اس میں کچھ اضافہ نہیں لیکن دنیا کے امورات میں لوگ انکو عزت کی نظر سے دیکھا کرتے ہیں' اللہ العالمین سے دعا ہے کہ آپ قبلہ کو تادیر صحت و عافیت کیساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین، برادر مولانا سمیع الحق صاحب و مولانا حافظ انوار الحق صاحب و مولانا سلطان محمود صاحب کیخدمت عالیہ میں سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام، آپکا خادم بندہ فضل دیان عمرزئی

☆☆☆

فضل صمدانی[3] دار العلوم رفیع الاسلام بہانہ ماڑی پشاور

۱۴ جون ۱۹۶۹ء (دینی علوم کے فروغ دینے کی نیک سعی پر خوشی کا اظہار)

محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ: آپکا خط ملا تھا چند روز کیلئے میں جگہ سے باہر گیا ہوا تھا واپسی پر چند روز طبیعت علیل رہی مجھے آپ کی مبارک تقریب میں عدم شمولیت کا بہت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کاموں میں آپکو ہمت بخشے اور مسلمانوں کو دینی تعلیم کا شوق دے۔ اور ہر جگہ دینی علم کا چرچا جاری ہو۔ اسلامی تعلیم کے نہ ہونے سے مسلمان دین سے بہت بے بہرہ ہو چکے ہیں اور اسی چیز کی کمی ہے جسکے فروغ دینے کی نیک سعی آپ فرما رہے ہیں لہذا غیر حاضری کی معافی چاہتا ہوں۔ اس سلسلہ میں بارہ تاریخ کو مولوی اسرار الحق کا بھی ایک دعوتی خط ملا تھا۔ طلباء اور تمام اساتذہ و حاضرین کی خدمت میں سلام علیکم۔ مخلص فضل صمدانی مہتمم رفیع الاسلام

---

[1] شیخ الحدیث مولانا حسن جان مدنی اس وقت دار العلوم حقانیہ کے مدرس تھے۔

[2] حضرت کے محلہ ککی زئی کے پڑوسی دار العلوم کے ان اولین بانی ارکان میں سے تھے جنہیں اہالیان اکوڑہ شیخ الحدیثؒ کے "پنج تن" کہا کرتے تھے (س)

[3] مولانا مرحوم پشاور اور سرحد کے نہایت اعلیٰ پایہ کے عالم اور بہانہ ماڑی پشاور کے بنوری خاندان کے بزرگوں میں سے تھے ۱۳۴۱ھ میں رفیع الاسلام کے نام سے دار العلوم کے علاوہ ایک شاندار کتب خانہ بھی قائم کیا جس میں کئی ہزار علمی مخطوطات اور مطبوعات شامل کئے۔ ایسے نادر سرچشمہ فیض کا سرحد کے خشک سالی کے ماحول میں جمع کرنا انکی اولوالعزمی کی دلیل ہے' دور دراز سے علماء و اہل تحقیق کتب خانہ دیکھنے آتے تھے یہ کتب خانہ بعد میں اسلامیہ کالج پشاور میں محفوظ اور وقف عام کرادیا۔ ان کتابوں کی فہرست لباب المعارف العلمیہ کے نام سے دو جلدوں میں چھپی۔ مولانا یوسف بنوریؒ انکے والد مولانا محمد زکریا بنوری اور مولانا محمد ایوب بنوری جیسے اکابر کا تعلق اسی گھرانے سے تھا۔

مولانا فضل صمدانی ۔ موضع بابڑہ

(دادی مرحومہ کی تعزیت)

۱۷ر دسمبر ۱۹۷۶ء

نحمده ونصلی علیه، بحضور پر نور جامع المعقول حاوي الفروع والاصول عبدالحق صاحب در حفظ ربنا الحق بوده باشید ،بعد از دعوات خمس الاوقات وترقي درجات عاليه نصيب بادعرض خدمت اقدس چونکه بنده از وفات شدن مادر صاحب آن صاحبان از زبان فرزندان حبيب الله خان مرحوم خبر شدم در ان وقت تاالحال به مرض بدعرض زکام ونزله مبتلا بودم. تاامروز که دستم لایق گرفتن قلم شدقلم برداشتم ودعاء بمادر عاليه قدرميكنم که خداوندتعالیٰ درجات عاليه مثل مريم صاحبه نصيب به مادردارند خداوتعالیٰ آن صاحبان رااجر جزيل عطافرمايند اگرقلدری در وجودم صحت آمد بنده بخود براي دعاء بحضور آن صاحبان حاضر خواهم شد فقط زیاده السلام عليكم بصاحبان فرزندان صاحبان وبر مولوی فريدصاحب مدرس مدرسه قبول باد تحرير بتاريخ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۶ .

از طرف دعاگو خمس الاوقات مولوی فضل صمدانی بقلم خود موضع بابڑه.

☆☆☆

فضل علی ۔ چیئرمین لاکمیشن بلوچستان

(مختلف اضلاع میں مختلف قسم کے قوانین ○ پورے صوبہ میں ایک قانونی ڈھانچہ مرتب کرنے کی ضرورت)

بلوچستان سیکریٹریٹ کوئٹہ یکم راگست ۱۹۷۲ء

معتزو محترم مولانا عبدالحق صاحب پوسٹ آفس اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ ڈسٹرکٹ پشاور ۔ السلام علیکم! جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ صوبہ بلوچستان میں مختلف قسم کے قوانین مختلف اضلاع میں نافذ ہیں۔ کہیں پر ایف۔ سی۔ آر۔ اور کسی جگہ مغربی پاکستان آرڈی ننس I, II ۱۹۶۸ء کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سابق ریاست ہائے قلات میں خصوصی قوانین تعزیرات وشہادت اور ضابطہ ہائے دیوانی وفوجداری رائج رہے ہیں۔ ان تمام قوانین کے علاوہ کچھ قبائلی رسم ورواج اس قدر پختہ ہو چکے ہیں کہ انہوں نے تقریباً قانونی شکل اختیار کر لی ہے ان حالات میں حکومت بلوچستان نے وقت کی اس اہم ضرورت کا احساس کیا۔ کہ تمام صوبہ میں ایک ہموار قانونی ڈھانچہ مرتب کیا جائے۔ جس کا تمام باشندگان پر یکساں اطلاق ہو سکے اس غرض کے لئے ایک گیارہ رکنی قانون کمیشن قائم کیا ہے جس کی سربراہی کے فرائض میرے سپرد کئے گئے ہیں۔ کمیشن کے کام کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے آپ کا ذاتی علم وقانونی تجربہ میرے اور میرے رفقاء کار کے لئے کافی ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے قیمتی وقت سے چند لمحات فرصت اس قومی کام کے لئے صرف فرمائیں گے۔ تاکہ میں اور میرے رفقاء آپ کے نیک اور مفید مشوروں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں۔ براہ مہربانی سوال نامہ منسلکہ پر اپنے جوابات ارسال فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع بخشیں۔ نیازکیش: فضل علی چیئرمین لاکمیشن بلوچستان

حضرت مولانا فضل محمدؒ[1] (فقیروالی)

۱۰ رشوال المکرم ۱۳۹۰ھ (غیر معمولی کامیابی نیم شبانہ دعاؤں کا نتیجہ)

بگرامیٔ خدمت حضرت اقدس جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ امید ہے کہ آنجناب معہ متعلقین ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ اسلام کی سربلندی ورفعت، جاگیرداری، سرمایہ داری اور استحصال کے استیصال کیلئے علماء کی بوقت نیم شب آہ وزاریاں، مظلوم طبقات کی سسکیاں فقراء کی ہچکیاں اور غرباء کی اشک باریاں رنگ لائیں کہ حق تعالیٰ نے آنجناب کو انتخابات میں غیر معمولی کامیابی اور بے مثال نصرت سے ہمکنار فرمایا۔

ہم اراکین جمعیت اور اہلیان علاقہ ہذا آنجناب کی اِس غیر معمولی کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے فخر ومباہات محسوس کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ آنجناب کو ہر طرح بعافیت رکھے، مخالفین ومعاندین کے شرور سے محفوظ فرمادے اور صحت وسلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمادے تاکہ آنجناب کے فیوض وبرکات سے دنیا زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوسکے۔ آمین

بندہ فضل محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی۔ ضلع بہاول نگر

☆☆☆

مولانا سید فضل منانؒ[2] فاضل دیوبند

کراچی ۲۰ دسمبر ۱۹۴۹ء (مولانا شبیر احمد عثمانی کی وفات پر تعزیت)

مکرم بندہ! سلام مسنون۔ جناب کے تعزیتی خطوط پہنچے اور اخبارات میں بھی پڑھا گیا۔ جناب کے ہمدردیوں کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ حضرت شیخ الاسلام مرحوم علماء کے نگران اور سرپرست اعلیٰ تھے اسلئے لازمی طور پر علماء کا طبقہ مرحوم کے وصال سے زیادہ متاثر ہوا۔ ہم سب یقیناً مولانا مرحوم کی مفارقت کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ مگر کیا کیا جائے سوائے اس کے کہ ہم آں مرحوم کے لیے جنت فردوس میں اعلیٰ علیین کی دعا فرمائیں۔ اور کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں پر سب متعلقین غم سے نڈھال ہورہے ہیں اور میرے آنسو بھی مولانا مرحوم کے شفقت کے باعث ابھی خشک نہیں ہوئے۔ اپنے دل کو اس پر تسلی دیتا رہتا ہوں۔ کہ آخر وقت میں بھی ساتھ رہا اور خدمت کرنے کی سعادت اور فخر حاصل رہا۔ مگر جب یہ تصور کروں کہ کس طرح مولانا صرف دو گھنٹے بیمار رہ کر بغیر کسی اشارہ اور بتائے رخصت ہوئے۔ تو قلب شق ہو جاتا ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ جملہ حضرت اساتذہ کرام دارالعلوم کے طلبہ کرام کو سلام مسنون۔ سید فضل منان

۱؎ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی کے بانی نہایت مخلص اور دردمند عالم دین انکے قابل فرزند مولانا محمد قاسم انکے جانشین ہیں مدرسہ علاقہ میں مرکزی مقام رکھتا ہے۔

۲؎ مولانا کا ضلع نوشہرہ کے علاقہ جراث سے تعلق تھا شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی سے اتنا قریبی تعلق تھا کہ انکے نہایت قریبی عزیز بلکہ حقیقی سمجھے جانے لگے آخر تک انکے خدمت میں رہے پشاور قصہ خوانی بازار میں یونیورسٹی بک ایجنسی کے نام سے تجارتی اور اشاعتی ادارہ قائم کیا جو اہل علم وفکر کے باہمی ملنے ملانے کا مرکز بن گیا تھا۔

مولانا فیض علی شاہ[1] فاضل و مدرس دارالعلوم دیوبند

(۱)

(شیخ الاسلامؒ اور شیخ الادب کا سلام و پیام درسی کتابوں کی کمیابی)

از طرف فیض علی شاہ از دیوبند ۱۲ محرم الحرام

بخدمت اقدس استاذیم مکرم دام اللہ ظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون! حضرت والا کا مکتوب گرامی باعث سرفرازی ہوا۔ الحمدللہ کہ حضرت والا بخیریت ہیں اور ہم جیسے نااہل خادموں کیلئے دعا گو ہیں۔ حضرت والا میں تو ایک ادنیٰ نالائق شاگرد ہوں اس قسم کے اونچے خطاب کا اہل ہرگز نہیں تاہم آپکی شفقت پدری کا از حد مشکور ہوں اللہ تعالیٰ آپکا سایہ قائم رکھے' حضرت والا کا ہدیہ تسلیم حضرت الشیخ دامت برکاتہم کی خدمت میں کل عرض کر دیا گیا حضرت دام اللہ ظلہ نے جواباً سلام عرض فرمایا ہے۔ حضرت شیخ الادب صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا عرض کی گئی حضرت نے جواب میں سلام عرض کیا اور فرمایا کہ عرصہ سے آنجناب سے کوئی والا نامہ نہ لکھنا باعث تشویش تھا۔ اسلئے کہ جو احباب خط نہیں بھیجتے تو کوئی بات نہیں لیکن جو حضرات خط و کتابت کے بعد ملتوی کرتے ہیں تو وہ بہت باعث تشویش فکر ہوتی ہے۔ لہذا آپ اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہے۔ اور خصوصاً احباب کی خیریت معلوم ہونے سے دل کو تسکین وتسلی ہوتی ہے مولوی اسعد صاحب مدرس مدرسہ ھذا صاحبزادہ حضرت مدنی مدظلہ نے سلام عرض کیا ہے۔

مدرسہ کے حالات اچھے ہیں۔ ۹۱۶ تعداد درجہ عربی ہے۔ دستار بندی کا جلسہ امسال کچھ معرض التواء میں معلوم ہوتا ہے' حضرت شیخ بعافیت ہیں کل سفر ٹانڈہ روانہ ہوچکے ہیں امسال اختر حسین صاحب و مفتی مہدی حسن صاحب حج تشریف لے گئے تھے ابھی واپس نہیں ہوئے۔ بندہ کی کتب مدرسہ معین الاسلام ہاٹ ہزاری چاٹگام لگانے والے خرید رہے تھے یہ میں نے محض میرٹھ کے مولانا عبدالرحمان صاحب سے مشورہ کیا کہ یہ علوم اپنے وطن کے مدارس میں منتقل ہوں۔ آپکو تکلیف دی تھی۔ باقی طحاوی شریف نایاب ہے۔ بالکل ۹۵ روپے تک ملنی مشکل ہے۔ ہاں اگر آپ فرمادیں تو میں آپکے واسطے تلاش کروں ورنہ میں نہیں خرید سکونگا۔ اگر حضرت والا کو ضرورت ہو تو تحریر فرمادیں اور انتہائی قیمت فرمادیں کہ اس حد تک تلاش کرو۔ اور مطبع وغیرہ کی تصریح ہو تو میں تلاش کرونگا ورنہ نہیں۔ یہ کتب اتفاقیہ مجھ کو مل گئیں جیسے کہ میرٹھ کے مولانا عبدالرحمان صاحب سے انشاء اللہ عندالملاقات آپکو تفصیل معلوم ہو جائیگی۔ انکو واقفیت تھی ورنہ ایسی کتب کا ملنا مشکل ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ مرقاۃ سات سو روپے تک فروخت ہو رہی ہے' میبذی معین القضاۃ ۵۰ روپے تک فروخت ہوئی فضل الحق بر قاضی ۴۰ روپے تک دستیاب نہیں' عین حدایہ کی ۱۲۱ تک ناممکن ہے۔ یہ حالت ہے کتب کی لہذا حالات بہت نامساعد ہیں خریداری کتب میں ہاں طحاوی شریف دو تین سال میں دو تین جگہ چھپ جائیگی جن حضرات نے شروع کررکھی ہے۔ فقط: والسلام

جو حکم ہو مطلع فرمادیں دارالعلوم سب احباب و بزرگوں کو السلام علیکم۔ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ماما کو السلام علیکم قبول ہو۔ براہ کرم بندہ حقیر کو دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمادیں گے۔ فیض علی شاہ عفی عنہ

---

[1] دارالعلوم دیوبند کے جید فضلاء میں سے تھے' تقسیم ہند کے بعد دارالعلوم دیوبند میں تکمیل علوم کیا اور وہاں تدریس کا موقع ملا اپنے استاذ حضرت شیخ الحدیثؒ کو وہاں کے حالات سے مطلع کرتے رہے' ہزارہ سے تعلق تھا دارالعلوم تعلیم القرآن پنڈی اور دارالعلوم ہاشمیہ اور دیگر مدارس میں پڑھاتے رہے۔

(۲)

(شیخ الادب اعزاز علی کی وفات)

از دارالعلوم دیوبند ۲۹ رجب بروز جمعرات ۱۳۷۴ھ بمطابق مارچ ۱۹۵۵ء

بخدمت گرامی حضرت مولانا استاذنا مولانا عبدالحق صاحب زید مجدھم: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سلام مسنون خیریت ہے، اور خیریت حضرت والا کی از درگاہ رب العزت نیک خواہ ہوں۔ احوال آنکہ مدت دراز ہوئی کہ آنجناب کی خدمت میں عریضہ نہ ارسال کرسکا۔ اسی اثناء میں ۸ مارچ کو استاذنا واستاذ الدنیا شیخ الادب[1] مرحوم مغفور کا وصال بھی ہوگیا جس سے ناقابل تلافی صدمہ دارالعلوم کو ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ شاید بلکہ یقیناً آپ حضرات کو اطلاع ہو چکی ہوگی۔ اب ایک اور عرض آپ کی خدمت بابرکت میں ہے کہ بندہ کو ایک نہایت اعلیٰ پشاوری لنگی کی ضرورت ہے جو طول میں سب سے لمبی مقدار کی ہو اور بناوٹ میں نہایت باریک و اعلیٰ کولی کی ہو حضرت والا کسی خادم کے ذریعہ اسکے دام معلوم کروا کر بندہ کو ایک والا نامہ کے ذریعہ سے اگر مطلع فرمادیں تو کرم ہوگا تا کہ بندہ دام مذکور حضرت والا کے نام ارسال کروادے باقی حضرت شیخ مدظلہ بخیریت ہیں حضرت مہتمم صاحب و نائب صاحب و مولانا ابراہیم صاحب مدظلہم و دیگر اساتذہ کرام جو آپکے وقت میں تھے بخیریت ہیں حضرت مہتمم صاحب عارضی طور پر عنقریب پاکستان تشریف لانے والے ہیں شعبان ہی میں۔ پاسپورٹ بن گیا ہے بندہ بھی انشاء اللہ ۲۰ شعبان کو تعطیل مدرسہ کے بعد یہاں سے گھر روانہ ہوگا۔ باقی خیریت ہے کوئی نئی بات نہیں۔ ۲۰ شعبان کو امتحانات ختم ہوجاوینگے۔ جملہ واثقین پر سندگان حال خصوصاً ماموں عبدالحمید صاحب و برادرم عبدالجلیل صاحب و دیگر رفقاء حضرات سے سلام عرض فرمادیں بندہ کے مقدور کوئی خدمت ہو تو ضرور سرفراز فرمادیں۔ فقط والسلام احقر فیض علی شاہ

(۳)

(مولانا اسعد مدنی کی پاکستان آمد)

بخدمت اقدس استاذنا المحترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: بعد سلام مسنون خیریت طرفین نیک نصیب و بعدہ عرض ہے کہ اپنی نالائقیوں اور معروفیتوں کی وجہ سے نہ حاضر خدمت ہوسکا ایک دفعہ کے بعد اور نہ بذریعہ خط کوتاہیوں کا تدارک کرسکا معافی کا خواستگار ہوں امید ہے کہ جناب والا اپنے اخلاق کریمانہ سے درگزر فرمادینگے۔ اب ایک تکلیف حضرت اقدس کو دے رہا ہوں امید ہے کہ حضرت محروم نہ فرمائینگے۔ دیوبند سے احباب کا خط آیا ہے کہ حضرت مولانا اسعد مدنی دامت برکاتہم کو اگر ویزا مل گیا کابل سے تو وہ جولائی کو سخا کوٹ وغیرہ سے ہوتے ہوئے پھر کراچی جائینگے تو اگر جناب کو علم ہوسکے آنجناب کو ضرور معلومات ہوجاوینگی تو بندہ کو خط کے دن باقی ہوتو فبہا ورنہ بذریعہ تار اگر مطلع فرمادیں تو کرم ہوگا تا کہ میں پشاور آجاؤں ان سے ملاقات کیلئے یا کراچی چلا جاؤں امید ہے کہ حضرت والا بندہ کو مطلع فرمادینگے۔ مجھے انکے ٹھکانے کا علم نہیں نہ سخا کوٹ کا پتہ ہے کہ کس کو خط لکھ سکوں۔ امید ہے جناب والا احسان عظیم فرمادینگے۔ حضرت والا اگر بہم پروگرام سے مطلع فرمادیں تو میں پشاور ہی آجاؤنگا۔

فقط والسلام

احقر فیض علی شاہ عفا عنہ ۳۰ جون

---

[1] مولانا اعزاز علی دیوبندی شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے شیخ الحدیثؒ کے بھی استاذ تھے۔

(۴)

ازمدرسہ ھاشمیہ سجاول ٹھٹھہ سندھ　۱۱رصفرالمظفر ۱۳۸۱ھ　(طلبہ کے داخلہ کی سفارش)

بخدمت اقدس حضرت استاذنا المکرم دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد تحیہ مسنونہ خیریت طرفین نیک نصیب ہو۔ عرض بخدمت اقدس ہے کہ میں چند عوارض کی وجہ سے راولپنڈی سے ۳۰رذی القعدہ کو ملازمت چھوڑ کر یہاں آ گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ طلباء بھی متعدد پریشانیوں کی وجہ سے تتر بتر ہو گئے اور کچھ جناب والا کے ہاں چلے گئے۔ بندہ انکے حق میں نہایت ہی مودبانہ گزارش کرتا ہے کہ اگر جناب والا سے ممکن ہو اور کیوں نہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر کمال سے نوازا ہے ضرور حضرت اقدس ان سب پر شفقت فرما کر داخل فرما دینگے۔ خصوصاً اگر سب پر نظر عنایت نہ ہو سکے تو ایک میرے عزیز سید عالم شاہ سلمہ کو داخل فرمالیں تو بندہ بہت ہی مشکور ہوگا۔ آن جناب والا کا احسان عظیم ہوگا۔ جناب کی شفقت واخلاص واخلاق عالیہ کو دیکھ کر اس درخواست کی جرأت کر رہا ہوں ورنہ اپنی کوتاہیاں ندامت پر مجبور کرتی ہیں کہ اپنی مجبوریوں کی وجہ نہ قدم بوسی کا شرف حاصل کر سکا نہ ادارہ کی جانی یا مالی خدمت کر سکا۔ اگر قبول فرمالیں تو کرم ہوگا۔

فقط والسلام : جناب کا نالائق شاگرد فیض علی شاہ

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و تعلیم القرآن راولپنڈی حال سجاول سندھ

☆☆☆

مولانا محمد قمر[1] جورہ استاد سوات

(۱)

۱۳رشعبان ۱۳۷۶ھ　(شیخ الحدیث سے دعا کی طلب اور عقیدت و محبت کا اظہار)

بخدمت فیض درجات جناب مہتمم صاحب دامت فیوضاتہ علینا. آمین یارب العالمین. بعدازادائے آداب تعظیم وتکریم، شریف آنکہ عنایت نامہ آں حضرت بتاریخ ۱۲ شعبان روز جمعہ بعدازنماز جمعہ پرتوورود آفگندہ 'خیلے سرورقلب ونوربصربخشید. الحمدللہ کہ آں حضرت بمعہ کل برخورداران وجمیع مدرسین بخیریت وخوبی اند. شکریہ ایں نعمت عظمیٰ ودولت کبریٰ بھزارزبان اداتنوان شد.

جناب عالی فرمان والامثال آنحضرت بالرأس والعین قبول ومنظوراست، وعلاوہ ازاں فیوضات وبرکات آن جلسہ مبارکہ را فتح دارین ست. امّا ایں حلقہ بگوش سگ درگاہ آن محترم ازوجہ بیماری دردکمر بکراچی آمدہ وآن بیماری اگرچہ قدرے کم شدہ مگرتاھنوز معالج عمدہ وتجربہ کار بدست نیامدہ ودرتلاش مرض مرقوم ساعی میباشم ھائی افسوس صد افسوس کہ ازحصول برکات آن جناب جلسہ محروم ماندم.

ع　ماکل مایتمنی المرء یدرکہ　تجری الریاح بمالاتشتھی السفن

---

[1] سوات کے بڑے عالم، صوفی اولیاء اللہ میں سے تھے عظیم مجاہد، سنڈاکی بابا جی سوات کے خصوصی فیض یافتہ اور رفقاء میں سے تھے سوات کے گاؤں جورہ میں بھی مجھے حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور دارالعلوم بھی تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ اور مولانا عبدالغفور سواتی مرحوم وغیرہ نے نہایت احترام واکرام سے کچھ دن یہاں رکھا۔ خطوط کے لفظ لفظ سے تواضع، فنائیت اخلاص وللہیت اور شیخ الحدیثؒ سے والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

تقدیر قدیر راچہ تدبیر امید کہ حسبۃً للہ خادم حلقہ بگوش خود را در مجمعہ تدریس خود و یا در دیگر مجمع روز جمعہ در دعا سریع الاثر خود کہ "ان اسرع الدعاء اجابۃً دعوۃ غائب لغائبٍ" و ارداست یاد فرمود کے خدا و تخلوص ایں سیاہ رو را بمقاصد دارین کامیاب کرد. از مرض موجودہ برائے رضائی خود کامل صحت وعاجل رحمت فرمایند. باقی بجناب[1] شیخ مولانا صاحب و نیز مولوی صاحب محمد علی و خصوص نور البصر لخت جگر سمیع الحق: نور البصر لخت جگر عبدالسمیع صاحب[2] و کل برخوردار آں ھدیہ سلام قبول باش. راقم الحروف خادم المسلمین خویدمکم احقر بے ہنر محمد قمر عفی عنہ از کراچی.

(۲)

(شیخ الحدیثؒ سراج دین متین و مصباح ملت مبین ہیں ○ ترجمۂ قرآن اور تسویۂ صفوف کے اہتمام کا مشورہ)

خادم قلعہ بگوش بے ہنر احقر محمد قمر از جورہ شب شنبہ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

حامی شریعت ماحی بدعت حضرت جناب مہتمم صاحب دامت برکاتہ علینا وعلی الناس کلھم آمین یارب العالمین. بعداز اھدائ تحائف سلام عرض بحضور پُرنور آن سراسر سرور آنکہ مرحمت نامۂ آں پیش وائی گم گشتگان بادیہ جہل و نافہمی بتاریخ ۲۶/ شب شنبہ وقت شام بذریعہ حضرت جان فدائی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مخلص صمیم جناب مولانا عبدالعظیم[3] صاحب رسیدہ کشادہ خواندہ دلم رابمطالعہ اش سرور و بدیدنش نور افزود الحمدللہ والمنۃ الف الف مرۃ کہ آں سراج دین متین و مصباح ملت مبین ایں غریب عدیم الحسنات مرتکب السیأت را در گوشہ خاطر عاطر بیاد آوردہ' بطرسیل عنایت نامہ مزین و زیبا فرمودہ. الحمدللہ الحمدللہ ثم الحمدللہ. شکریہ ایں نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ بھزار زبان ایں گم شدہ بحر عصیان ادا نتواند کرد فجزاکم اللہ فی الدارین خیراً.

جناب عالی اگرچہ ایں گمنام بحضوران نیک فرجام برای حصولی فیوضات جلسہ بشرط لاابالی آمدہ و آں مجمع فضائل و منبع فواضل ایں وعدہ قبول فرمودہ بودند مگر بایں امراز لوازم مہمان نوازی آنحضرت بیغم نشدہ. و مایحتاج للضیف راہ ورہ ارشاد فرمودہ بودند. و بالفرض و التقدیر اگر نشدہ بودی نیز غلام راحق نیست کہ از آقای خود در دل آزردگی و بزبان چیزی بر آید کہ آں موجب ملال آقا و صاحب گردو. جناب یکی عریضہ پیش خدمت میدارم و آں اینکہ اہتمام ترجمہ قرآن شریف بطور استقلال کردہ شود. نہایت مہربانی باشد آئندہ کسے زبان طعن نکشاید و دیگر عریضہ اہتمام تسویہ صفوف بس بی آدبی را خواستگارم باقی ھدیہ سلام بر جناب سمیع الحق صاحب و جناب مفتی صاحب و محمد علی مولوی صاحب و بر جناب ہاروت مولوی صاحب و دیگر مدرسین و کل احباب قبول باد.

---

[1] مولانا عبدالغفور سواتی رئیس المدرسین حقانیہ، شینئر گاؤں سوات سے تعلق تھا۔
[2] ناچیز سمیع الحق [3] دارالعلوم حقانیہ کے سفیر

(۳)

(حقانیہ تمام مدارس میں سورج کے مانند چمکے O پانچ روپیہ کا چندہ)

خادم المسلمین احقر بے ہنر محمد قمر ۹ رشب یکشنبہ ماہ رجب ۸۴ھ بقلم خود جورہ

مخزن علوم وفیض رسانی عالم حضرت مہتمم صاحب دام مجدہ۔ پس از تحفہ تسلیم عرض بحضور پُرنور اینکہ عنایت نامہ مصارف دارالعلوم حقانیہ ادامہا اللہ تعالیٰ جاریۃً بالفیوضات التی کتبت فیہا مادامت اللیالی والایام اللھم آمین. و لازالت شموس علومہا والقمار فیوضہا طالعۃً ساطعۃً اللھم آمین آمین آمین یارب العالمین. لاارضیٰ بآمین ثلاثۃ. حتی اضم الیہا الف آمینا. وجعلہا کاالشمس بین النجوم فی المدارس کلہا اللھم آمین آمین آمین یارب العلمین بحرمت سیدالمرسلین.

جناب عالی کاش کہ دسترس حقیرفقیربودی کہ درخدمت بابرکت مدرسہ صرف کردہ بودی اکنون بغیرازیں ۵روپیہ چیزی دیگرنبوددردست ایں غلام.

؎ گرقبول افتدزھی عزّ وشرف برگ سبزاست توشہ درویش چہ کندبے نواھمیں داد

دریں جادرغریب خانہ ایں سیاہ روبفضل اللہ تعالیٰ ازھرقسم خیریت ست امید کہ آنحضرت بمعہ متعلقین بخیریت بودباشنداز اخلاق کریمانہ امیددارم کہ خادم خوددرازنظرفیض اثرخودنسیاً منسیاً ووراء ظھرنفرمایند اگرچہ بہ بدن دورم مگربدل ومحبت قریب ام.

؎ اگرازخدمت دورم بدل شرمندگی دارم ولی قمری صفت ھستم کہ طوق بندگی دارم

بہ جناب محمدعلی مولوی صاحب وغیرہ دوستاں تحفہ سلام ایں گمنام قبول بادبس. ازجورہ

(۴)

مورخہ ۳رستمبر ۱۹۶۸ء (بیماری اور علاج کی تفصیل)

محترم ومکرم جناب مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ بزرگوں کی دعا سے صحت کسی قدر اچھی ہوگئی۔ ہاتھ اور پاؤں میں کسی حد تک حرکت پیدا ہوگئی مگر تا حال چلنے پھرنے کا قابل نہیں ہوں دو آدمی پکڑ کر آہستہ آہستہ دس پندرہ قدم تک پھراتے ہیں اس لئے کہ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ چلنا پھرنا اس کے لئے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مہربانی اور فضل وکرم ہے کہ انہوں نے دوبارہ اتنی صحت بخشی آپ بزرگوں کی مزید دعا کا طلب گار ہوں کیونکہ یہ جو کچھ ہوا یہ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مبلغ دس روپے کا منی آرڈر بھیجا ہے۔ یہ رقم طلباء کی ضروریات کے کام میں لایا جائے۔ باقی پشاور کا ایک آدمی یہاں یعنی سوات پر آیا تھا۔ اس کی ملاقات مجھ سے ہوئی واپس پشاور جانے پر انہوں نے اپنا بھائی بھیجا اور ان کی اصرار پر وہ مجھے پشاور لے گئے۔ ان کا خیال ہے کہ پشاور میں ڈاکٹر رضا سے معائنہ کرائیں گے۔ اور اگر ڈاکٹر نے مناسب سمجھا تو چند دن علاج کے لئے یہاں پر قیام کیا جائے گا۔ آج ۳۰ رستمبر کو پشاور آیا ہوں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت کے ساتھ صحیح وسلامت واپس پہنچا دیں۔ آمین

فقط والسلام احقر محمد قمر

(۵)

(فرزند کے تولد کا ذکر)

حقیر فقیر خاکروب دربار آنحضرت بے ہنر محمد قمر عفی عنہ از جورہ ۱۵ رروز دوشنبہ ۱۹۸۱ء

مخزن علوم سبحانی معدن فیوض یزدانی حضرت جناب مہتمم صاحب دام لطفہ۔ پس از تحفہ وہدیہ تکریم مع عرض آنکہ نامہ نمبر شما مہ آں علام دربارۂ مبارک دمی برخوردار رحمت الٰہی نعمت غیر متناہی مسمی محبوب الٰہی بتاریخ ۱۵ رہذا پرتو ورود فرمودہ واندر بیشار انداختہ باعث خشنودی بے حدوعد گردیدہ نور چشم وسرور قلب زائد الحد گشت لجزاکم اللہ فی الدارین خیرا وجعل المدرسۃ الحقانیہ بین المدارس کلھا کالشمس بین النجوم اللھم آمین آمین آمین یارب العٰلمین۔

باقی ہدیہ سلام جناب بیر مولوی صاحب ومحمد علی مولوی صاحب وکل مدرسین وارا کین وجمیع طلباء قبول باش۔ وادعیا تیکہ آنحضرت دربارہ مولود جدید بدیدن درخط خود مرقوم فرمودیند خداوند پاک بدرجہ قبولیت برساند بحرمت النبی وآلہ الاخیار۔ بس

☆☆☆

جناب کمال صاحب

(معاہدہ تاشقند پر جمعیۃ کی پالیسی کیلئے اجلاس)

محترم المقام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس ۷ فروری کو صبح دس بجے لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں اعلان تاشقند پر جمعیۃ کی پالیسی طے کی جائے گی۔ اس کے علاوہ تنظیمی اصلاحی وتبلیغی امور پر بھی غور کیا جائے گا۔ براہ کرم مقررہ تاریخ ووقت پر تشریف فرمانے کی زحمت گوارا کریں۔ ۷ رفروری صبح دس بجے لاہور۔ کمال۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور

☆☆☆

مولانا کوثر نیازی[1] وفاقی وزیر اسلام آباد

(۱)

(فاروق نیازی کی وفات)

۱۵ ردسمبر ۱۹۷۲ء راولپنڈی

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے بیٹے فاروق نیازی[2] کے انتقال پر آپ نے جو تعزیت نامہ بھیجا ہے۔ مجھے ابتلاء کے ان لمحات میں اس سے کافی سہارا ملا ہے۔ میں آپ کے جذبات اخلاص کے لئے دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی دعاؤں میں آئندہ بھی اس گنہگار کو فراموش نہیں کریں گے۔ کوثر نیازی

۱۔ مولانا مرحوم شاعر، ادیب، صحافی، عالم ومصنف اور اعلیٰ پایہ کے خطیب، اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک، سیاسی داؤ پیچ، وقت کے نبض پر ہاتھ رکھنے والے باکمال انسان تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پارٹی اور پارلیمانی امور میں اعلیٰ مقام اور مرتبہ کی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ کئی اخبارات اور رسائل کے مدیر رہے۔ سینٹ کے ممبر بنے اور کئی سال میرے سینٹ کے ساتھی۔ آخر میں جونیجو کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئر مین کے منصب کو رونق بخشی۔ محبت وتعلق کے روابط کو آخر تک استوار رکھا۔ مجلس علم کی ہو، ادب اور شعر وشاعری یا سیاست کی رونق محفل وبزم ہوتے۔ اللہ تعالیٰ محاسن کے صدقے کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔

۲۔ فاروق نیازی عنفوان شباب میں ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ حادثہ نے مدتوں مولانا مرحوم کو ہلا کر رکھ دیا تھا (س)

(۲)

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء (مصر کے مجلس اعلیٰ للشئون الاسلامیہ کے طرف سے کتابوں کا عطیہ)

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجلس اعلیٰ شئون الاسلامیہ مصر نے ہمیں کچھ کتابیں تحفۃً بھیجی ہیں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس میں سے آپکے مدرسے کا حصہ رکھا جائے تاکہ طلبا اور اساتذہ مستفید ہوسکیں۔ کتابیں بذریعہ ریلوے پارسل روانہ کی جارہی ہے اور فہرست منسلک ہٰذا ہے۔ امید ہے آپ اس ہدیہ کو پسند فرمائیں گے۔ والسلام مولانا کوثر نیازی

(۳)

(بین الاقوامی سیرت کانفرنس)

Dear Friend, I have pleasure to inform you that the National Seerat Committee, Pakistan, is sponsoring the International Congress on Seerat under the auspices of the Ministry of Religious Affairs, Government of Pakistan, in collaboration with the Hamdard National Foundation, Pakistan, from 1st Rabiul Awwal thru' 12th Rabiul Awwal 1396 A.H. (3rd March thru' 15th March 1976).

It will be the first time that a Congress of this scope and dimension is held in Pakistan. It is our keen desire to make the Congress thought - provoking and stimulating so that the message ofIslam and the teachings of the Holy Prophet (peace be on him) are

disseminated throughout the world bringing peace to the entire mankind. The need and the significance for such a Congress have been explained in the accompanying First Communication under the title of "Aims of the Congress", and main themes and sub-headings have been suggested for the writing of papers and articles. These are, of course, our suggestions and you are at liberty to choose your own topics within the framework of main themes.

I shall be grateful if you could inform us about your availability and willingness to contribute a paper, and the topic of your paper.

Yours most sincerely,

MAULANA KAUSAR NIAZI

Minister for Religious Affairs,

Government of Pakistan, and Chairman,

National Seerat Committee, Pakistan.

درج بالا خط کا اردو ترجمہ:

مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے انتہائی خوشی ہے کہ قومی سیرت کمیٹی پاکستان ایک بین الاقوامی سیرت کانفرنس وزارت مذہبی امور اور ہمدرد

فاؤنڈیشن پاکستان کے تعاون سے یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول (۳ مارچ تا ۱۵ مارچ 1976ء) منعقد کر رہی ہے۔

یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستان میں اس قسم کی کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسلام کا آفاقی پیغام امن اور تعلیمات رسول ﷺ کو تمام عالم میں پھیلائیں۔ امید ہے کہ آنجناب بھی کانفرنس کیلئے مقالہ تحریر فرمائیں گے اور موضوع مقالہ سے ہمیں مطلع فرمادیں گے نیز اپنی قیمتی آراء سے بھی مستفید فرمادیں۔ والسلام [1]

(۴)

اسلام آباد ۱۱ رمارچ ۱۹۸۵ء (سینیٹ کی نشست کیلئے تعاون کی خواہش)

محترمی ومکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب سے پہلے قومی اسمبلی کی رکنیت پر مبارکباد قبول فرمایئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں میں ملک وملت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ اخبارات سے آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ میں اسلام آباد کے لئے مخصوص سینٹ کی تین نشستوں میں سے ایک پر الیکشن لڑ رہا ہوں۔ جس کا حلقہء انتخاب قومی اسمبلی ہے، مجھے امید ہے کہ آپ اس سلسلے میں مجھ سے تعاون فرمائیں گے۔ کوثر نیازی اسلام آباد

(۵)

(والدہ کی وفات پر تعزیت کا شکریہ)

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میری والدہ ماجدہ کے انتقال پر آپ نے جس خلوص سے تعزیت کی ہے اسکے لئے میں بے حد ممنون ہوں۔ میری درخواست ہے کہ تلاوت کلام پاک اور نماز کے بعد کی دعاؤں میں بھی مرحومہ کو یاد رکھیں اس سے آپ کے ثواب میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور مرحومہ کے درجات بھی بڑھتے رہیں گے۔ اس احسان کے لئے پیشگی شکر گزار ہوں۔ کوثر نیازی

☆☆☆

مولانا سید گل بادشاہ مردان [2] صدر جمعیۃ العلماء سرحد

(۱)

۱۷-۴-۱۳۶۷ھ، مطابق ۲۷ فروری ۱۹۴۸ء (حقانیہ سرحد میں دارالعلوم دیوبند کی جگہ لے ○ آزمائشوں کا گھیرا)

قابل احترام مخدوم مولانا صاحب ختم اللہ لنا ولکم بالحسنیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔ ستاسو خیر غوارم. دہ پروخت

(شیخ الحدیث کا جوابی خط)

[1] محترم القام سلام مسنون۔ گرامی نامہ بسلسلہ بین الاقوامی اجتماع سیرت موصول ہوا اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو اسلام اور داعی اسلام ﷺ کے اصولوں کے اشاعت کا بہترین ذریعہ بنادے اور آپ کی یہ مبارک مساعی امت کے صلاح وفلاح کا ذریعہ بن سکیں۔ میں اکثر علیل رہتا ہوں اسلئے عموماً سفر اور تقاریر سے قاصر ہوں۔ تاہم کچھ بھی توفیق ملی تو سعادت سمجھوں گا اور اگر کچھ سنانا ہو تو میں خود یا میرا لڑکا مولوی سمیع الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ اس کے سنانے یا آپ سے مناسب تعاون سے دریغ نہیں کرے گا۔ صاحب شریعت غراء علیہ السلام کی سیرت کی اشاعت ہم سب کا فریضہ ہے۔ والسلام عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

[2] مولانا مرحوم ایک مرد حر، استقامت کے کوہ گراں تھے۔ تقسیم ہند سے قبل جمعیۃ علماء ہند اور شیخ الاسلام مولانا مدنی سے وابستہ رہے، تقسیم کے بعد سرحد میں جمعیۃ کے احیاء ونشاۃ ثانیہ میں لگے رہے، اور در حقیقت موجودہ جمعیۃ علماء اسلام کیلئے بابائے جمعیۃ ثابت ہوئے' ان کے مساعی کو شاید وہ لوگ بھول گئے جو انکے لگائے ہوئے باغ سے دیوانہ وار پھل پھول لوٹ رہے ہیں ان کے بلند وبالا پاکیزہ مقاصد مشن اور منشور اور روایات کی تلاش کیلئے چراغ رخ زیبا سے بھی شاید کام نہ چلے تقسیم کے فوراً بعد اس وقت کے وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خان کے ظلم وجبر کے شکار ہوئے۔ قید وبند کی طویل صعوبتیں برداشت کیں بعض معاملات میں رویہ غیر لچکدار ہو جاتا۔

نه ستاسوخدمت کښی دحاضر کیدواراده لرم.لیکن تراوسه موقع نه ده راغلے . امیددی چه عنقریب هفته عشره کښی حاضرخدمت شم. اوخبری اتری اوکړو.ستاسوددرس سلسله دیے کامیاب وی.خدائے دکړی چه دایو ممتاز فیض درسگاه شي.اودمادرعلمی دارالعلوم دیوبند سرحدکښی ځائے اونیسی.محترما،خدائے خبرشه به کیږی. دصبرپیمانه موړکه ده.دخدائے درگاه ته موسترگے دی. دنیم شبی ففان موددی الفاظو یارب:

شاهین من بصیدپلنگان گذاشتی همت بلند وچنگل ازیں تیز وتربده

ورددیے. اودخدائے د فطرتی قانون داحساس دلاندیے دخپلواکابروصحیح مسلک دمضبوط ایمان په رنړاکښی دشاندارمستقبل هرکله ته لویه لارکښی ولاړیو.

عقابی روح سے چھپے تھے جو بے بال وپر نکلے
ستارے شام کے خون شفق میں ڈوب کر نکلے
رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مجھے کیا غم کہ میرے آستین میں ہے ید بیضا
وه چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب جائے
جسے حق نے کیا ہو نیستان کے واسطے پیدا

مولانا حافظ حبیب الرحمان صاحب اورمولانا اسرارالحق صاحب خلمی ته تحیه سلام اودعا.بادشاه گل ته هم اودهغه رورته عندالملاقات تحیه سلام. ستاسومحترم والدصاحب ته تعظیمات.

والسلام،سیدگل بادشاه الحسینی الفاضل بدارالعلوم العربیه دیوبند.

دفترجمعیة علماء یکه توت پشاور.۱۷/۴/۶۷ ھ ،مطابق۲۸،۲۷،۴،۲ء

(۲)

۱۰مئی۱۹۴۹ء یوم سہ شنبہ سنٹرل جیل ہری پور (والدمرحوم کی وفات پرتعزیت)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

صاحب المجد والکرم قبلہ مولانا صاحب زیدت معالیکم ،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،مزاج گرامی جناب کے والدمحترم کے وفات پرآپ کے خدمت میں تعزیت پیش کررہاہوں ۔الحکم للّٰہ واناللّٰہ واناالیہ راجعون ؂ ۔خدائے لایزال مرحوم کواپنے جواررحمت میں جگہ دے۔مرحوم خوش قسمت تھے اللہ نے انکو جنت الفردوس ضروردیاہوگا۔خدا آپکوتادیرملت اسلامیہ کے خدمت کیلئے سلامت رکھے۔

آپکی وجودگرامی تحت حدیث نبی کریم ﷺ اذامات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة صدقة جارية اوعلم ينتفع به اوولد صالح يدعوا له بالخير ،الحدیث،مرحوم کیلئے بےحدفائدہ ہےخدامرحوم کودرجات عالیہ دے۔ والسلام

آپکا سیدگل بادشاہ حسینی فاضل دیوبنداسیرسیاسی سنٹرل جیل ہری پورہزارہ

بخدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث حقانیہ اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

(۳)

۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء (حقانیہ سے نکلنے والے فضلاء ہر صلاحیت کے حامل ہوں ہر میدان میں پورے اتریں)

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سنٹرل جیل ہری پور،

دطرفه دسید گل بادشاه افغانی فاضل دیوبند. صدر جمعیة علماء سرحد. سیاسی اسیر په خدمت کښې،دمحترم مخدوم مولانامحمدعبدالحق صاحب فاضل دیوبند، شیـــخ الحدیث دارالعلوم حقانیه. خوګه مولاناډیرډیرخوشحاله اوسے.السلام علیکم.ورحمة الله وبرکاته، خیردی غواړم. خط به م کله کله درلیګلو.خوته ده خط جواب نه راکوبے.په دی م درنه ګله ده. دابه هم وی چه دالقدار معتوب چه څوک وی دهغه نه خلق ارخ کوی.خیرتلک الایام نداولها بین الناس.

ستاسویبیان م اخبارکښې الوستلو.ستاسوددی جدوجهد تحسین کوم اوستاسودهمت دزیاتی دعا.چه تاسویونه علمی درسګاه چلوبے چه هغے کښې خلق دین،مسلمانی،زده کوی. بارک الله.یقینا دسرحدپښتانه به ستاسو دااحسان منی چه تاسودهغوی ددینی اوملی،مذهبی خدمت،اصلاح اوتربیت دپاره په دارالعلوم حقانیه کښې دقرآن حدیث رنړا کښې خلق تیاره وبے داعرض به لرم. چه صرف یورسمی سند دخانه پربے دپاره ددینیات په غوندبے یـــو نوم ګټی څه وقعت لری.ستاسوغوندبے یوفکر مند اوحساس هستی دابنه محسوس کولے شی.....

محترمه،پکاردی چه دارالعلوم حقانیه چه هغے ته ستاسودسرپرستے فخرحاصل دی داسی کسان پیداکړی چه هغه بهترین دقرآن اوودحدیث،قانونی مشرح وی. اوڅنګه چه دقرآن اودحدیث دپوهي مقصد وی هغه شان پوهه وی. که یوطرف ته هغه ښه فقهي وی نوبل طرف ته هغه دلوی وسعت عقل عاقلانه اومتکلمانه مواد خپلو مزغوکښې لری.ورسره ښه انشاء پرداز او فصیح اوبلیغ ورسره بدیعی لوستونکے،ویونکے اولیکونکے وی. په دی پوهه وی چه دین څه شے دبے وخت دڅه تقاضا کوی. دیوعالم مقام څه دبے. ستاسونصاب تعلیم ماته راولیګے.ټولو استاذانواوطالبانوته څما دمینے او دمحبت ډک سلامونه اودعاګانے اوایـــــــی. محترمه، داضروری نه ده چه ددارالعلوم نه څومره کسان فارغ شو. بلکه داضروری ده چه څنګه کسان فارغ شو. بس رب دی ستامل وی. اوددینی اوملی خدمت ډیره ډیره موده اموبے بس.

ستاسوعقیدتمند اوطالب دعاسیدګل بادشاه کان الله له، سیاسی اسیر

(۴)

شامت پور طورو ضلع مردان ۸۔۱۰۔۱۳۷۳ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء (حقانیہ حاضر ہونے کی اطلاع)

قابل احترام مولاناصاحب زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، مزاج شریف،

نن په ۵۴/۴/۱۴ دملتان دسفرنه راغلم. کورم اکتل دحضرت مولانامدنی مدظله العالی اوستاسو ګرامی نامه پرته وه. پـه ۵۴/۴/۱۸ څه اومولاناعبدالباری صاحب سکرټری جمعیة علماء صوبه سرحد دواړه دارالعلوم حقانیه

کبس حاضر شو. الله تعالی دِ ستاسو مساعی کامیاب کړی. ستاسو سید گل بادشاه فاضل دیوبند کان الله له

(۵)

(سرحد میں جمعیۃ علماء کی تنظیم جدید سیاسی اقتدار اور غلبہ وقت کا تقاضا O مفتی محمد شفیع کے نام مکتوب)

۲ شعبان المعظم،

بخدمت عالی قدر، صاحب السعادۃ جناب قبلہ حضرت مفتی صاحب [1]، مدظلہ العالی، اور صاحب السعادۃ جناب مولانا محمد متین صاحب خطیب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ حضرات خیر وعافیت سے ہونگے۔ آپ ہر دو حضرات کا آنا بنگال کے سفر سے مبارک ہو۔۔ میں وقتاً فوقتاً آپ حضرات کے جماعتی سرگرمیوں سے واقف ہوتا ہوں۔ جو مناسب اور وقت کے ضروریات میں سے ہیں محترمین جمعیۃ علماء سرحد کو بھی وقت کا اہم احساس ہے کہ دین زندہ ہو اور جب زندہ ہو تو جانثین زندہ ہونگے۔ ہر حال مذہب جو عالم دین کے نام سے متعارف ہے اسکو علماء کے نام سے جدوجہد کرنا ضروری ہے تا کہ ابناء المغرب خاسر ہوں اور عامۃ المسلمین معترف ہو جائیں کہ دین کے حقیقی محافظ، ملک کے حقیقی وفادار، مسلمانوں کے دینی اور دنیوی بھی خواہ علماء اسلام ہیں اس بنیاد پر جمعیۃ علماء سرحد نے جدید تنظیم شروع کیا ہے بحمد اللہ ہزارہ، مردان اضلاع کے ضلعی تنظیمیں مکمل ہوئیں پریس اور اخبارات کے ذریعہ آپ واقف ہو گئے ہونگے۔ ضلع مردان میں ۱۰۸ مقامات پر میرے تنظیمی اور تبلیغی اجتماعات ہوئی ہیں جن میں علماء کی تنظیم اور جماعتی اھمیت واضح کی گئی جمعیۃ علماء، تنظیمی دائرے قائم ہوئے۔ ۲۹ مارچ سے ضلع پشاور کا دورہ شروع ہوگا جو ۱۵ ار رمضان تک جاری رہیگا۔ انشاء اللہ عنقریب ہی پشاور، ڈیرہ ڈویژنوں کا ضلع وار تنظیم جدید بنیادوں پر قائم ہو جائیگا۔

محترمین ہماری خواہش ہے کہ ہم خود جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہیں مسلک کے وحدت کے اعتبار سے اور مادر علمی دارالعلوم دیوبند سے نسبت کے بناء پر ہم ایکدوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ رہی یہ بات کہ ہم آپ حضرات سے یہ اعتراف کرائیں اور آپکو قائل کریں کہ صوبہ سرحد میں علماء کے وقار کا علمبردار و محافظ و عامۃ المسلمین میں مقرر نمائندہ جماعت یہ ہمارا جمعیۃ ہے یا نہیں یہ تو وقت اور کارکردگی بتلائیگا۔ خود ہمارا یہ پروگرام ہے کہ آنے والے انتخابات میں ہم اپنے دائرہ اثر میں علماء کے نام سے جمعیۃ علماء کے نام سے حصہ لیں۔ کیونکہ جب تک علماء اور دین کو پولیٹیکل اقتدار نہ ہو اور سیاسی اقتدار اور غلبہ انکے ہاتھ میں نہ آجائیں اسوقت دین کی خدمت نہیں ہو سکتی اور دنیا علماء کے وجود کو تسلیم نہیں کرینگے۔ ہمارا جدوجہد تنظیمی دائرہ کو بیک اسی بنیاد پر جاری ہے۔

عنقریب ہی ہمارا ایک اخبار صداقت دوبارہ جاری ہو جائیگا امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے تمام رفقاء جماعت کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔ مولوی نور احمد صاحب ناظم دارالعلوم کی خدمت میں تحیہ سلام قبول ہو۔ سید گل بادشاہ فاضل دیوبند کان اللہ لہ

(۶)

محترم مکرم جناب مولانا صاحب زادمجدہ، السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، خط کراچی ته اولیگلے شو دهغے کاپی تاسوته رالیږم. والسلام سید گل بادشاه کان الله،

---

[1] مولانا مفتی محمد شفیعؒ مراد ہیں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل نو کے سلسلہ میں مفتی اعظمؒ سرگرم عمل تھے۔ سرحد وغیرہ کے دورہ کا پروگرام تھا مگر جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء اسلام کی پرانی چپقلش اور طریق کار میں الگ الگ ترجیحات یہاں بھی کارفرما ہیں۔ مولانا گل بادشاہ مرحوم سرحد میں شبانہ روز محنت اور انتھک جدوجہد سے جمعیۃ کو منظم کررہے تھے اب وہ چاہتے تھے کہ مسلک کے وحدۃ کے اعتبار سے جمعیۃ پورے پاکستان میں مشترکہ جدوجہد کرے مگر جو لوگ سرحد وغیرہ میں جدوجہد آزادی میں مخالف طاقتوں کے ہمنوا رہے ان کے ساتھ کام نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے اگلے خط بنام شیخ الحدیث میں تفصیل موجود ہے۔

(۷)

(جمعیۃ علماء ہنداور جمعیۃ علماء اسلام کی پرانی چپقلش O کچھ لوگوں سے سیاسی طور پر تعاون سے تردد ان سے ہٹ کر مفتی محمد شفیع گروپ سے مکمل تعاون کی پیشکش)

۶ جمادی الاولیٰ مطابق ۲ / نومبر ۱۹۵۵ء

صاحب السعادۃ بزرگوارم جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب زاداللہ مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا گرامی نامہ دستی ملا، محترم المقام، مجھے کراچی سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے ایسا کوئی مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے جسمیں مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد متین صاحب یہاں آنے کا اور دستور کے بارہ میں جلسوں کا ذکر ہو۔

جناب والا آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ صوبہ سرحد میں جمعیت علماء صوبہ سرحد کی حقیقت کیا ہے۔ صوبہ میں قوم پرست، ملت پرور، علماء حق، دیوبندی حضرات اور ہندوستان کے مدارس سے فارغ التحصیل حضرات کا تعلق جمعیۃ علماء صوبہ سرحد سے ہے جو مرکزی جمعیۃ علماء ھند کا صوبائی شاخ تھا۔ ہم نے ۴۶ء میں صوبہ سرحد میں انتخابات میں بھی حصہ لیا اور یہاں کے عامۃ المسلمین نے ۹۶% ووٹ ہمیں دی اور ہمارے نمائندے صوبائی اسمبلی میں آ گئے۔

بحمد للہ ہم نے انگریز سے ٹکر لی، خدا شاہد ہے گورنمنٹ برطانیہ کے تمام مشنری اور پولیٹکل محکمے اس حقیقت سے آگاہ ہیں بلکہ انکو اظہر من الشمس یہ بات معلوم ہے کہ ہمارا ایمان انگریز اور حوارین انگریز نہ خرید کر سکے۔ ہم نے ملک کی آزادی، مذھب کی آزادی، قوم وملت کی صحیح خدمت کا صف اختیار کیا اور انگریز کے صف پر لعنت بھیج دی اور لات ماردی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ میں فخر کے ساتھ تحدیث نعمت کے بناء پر اعلانا کہتا ہوں اور خدائے وحدہ لاشریک لہ کے اس احسان اور عظیم نعمت کا اعتراف کرتا ہوں واضح کرتا ہوں کہ ہماری جماعت نے کبھی ٹکڑیوں کے عوض اپنے ایمان کو نہ بیچا اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ہر قسم کے مصائب برداشت کئے۔

میرے ساتھیوں نے انگریزوں کے عظیم دنیاوی اقتدار کے پیش کش کو ٹھکرادیا' بار بار اللہ حی قیوم کا احسان ہے کہ میرے ملک کے عامۃ المسلمین کو بھی ہمارے اس عزم وعزیمت کا اعتراف ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس پر ہے اللہ پاک کی عظیم مہربانی ہے کہ مجھ پر اور میرے رفقاء جماعت پر جو ہمارے جماعت سے وابستہ ہیں قوم کا اعتماد ہے اور علماء حق کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ تقسیم کے بعد اقتدار نے ہم پر قسم قسم مظالم کئے ہم نے پاکستان کے وفاداری کا اعلان کیا اور تمام مساعی اور جدوجہد پاکستان کے استحکام کیلئے وقف کئے لیکن اقتدار نے اپنے حق میں ہم سے بے جا خوشامد، اور ٹھیک ہے جی اور ہر مقام اور ہروقت لفظ مس کھینچنے کا اصرار کیا۔ جسکو ہم نے ٹھکرایا

<u>قیوم خان کے ہاتھوں قیدو بند کی داستان:</u> ۳ فروری ۱۹۴۸ء کو جیل میں قیوم[1] نے اس غرض پر مجھ سے ملاقات کرنا چاہا۔ مولانا عبدالحنان[2] صاحب رفیق جماعت اور حکیم عبدالسلام صاحب شاہد ہیں۔ ہمارے دفتر کو لوٹا ہمارے دفتر پر قبضہ کیا ہمارے اخبار کے دفتر کو لوٹا اور مجلس علمی کے دفتر کو لوٹا۔ اور ۸ سال ہم معتوب ہوئے۔ یہ تمام واقعات آپ سے پوشیدہ نہیں۔ میرے رہائی کے بعد اقتدار نے ہماری کڑی نگرانی رکھی اب تک ۲۴ گھنٹہ باقاعدہ میری نگرانی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ حضرات نے جون ۴۸ میں گوجرانوالہ میں جو تنظیم کیا تھا وہ بھی درہم برہم ہوا کیونکہ سول سروس کے لوگ اقتدار کے تحت خدمت اسلام کرنا کارے دارد۔

---

[1] اس وقت کے مطلق العنان وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خان [2] مولانا عبدالحنان ہزاروی تعارف ان کے مکتوبات میں۔

مفتی محمد شفیع کو پیشکش: بہرحال ہم نے سوچا کہ جمعیۃ علماء اسلام سے ہم وابستگی کرینگے کراچی میں میں نے جناب مفتی صاحب اور خطیب صاحب سے گفتگو بھی کی میں نے انکو کہا کہ سیاسی طور پر کام کرنا آسان نہیں ہم کو علم ہے سارے صوبہ کے ماحول، اور مذاق کا۔ ہم آپ سے وابستہ ہو جائینگے کیونکہ کام کرنے والے، سیاسی طور پر متعارف اور معتمد ساتھی ہمارے ساتھ ہیں اور صوبہ میں سیاسی طور پر صرف ہماری جماعت متعارف ہے۔ میں نے انکو یہ بھی کہا کہ پشاور میں ہم ایک آل پاکستان علماء اجلاس کا انتظام کرینگے لیکن شاید انکو یہ مناسب نہ معلوم ہوا۔ وہ اپنا تعلق شعیب اور مدرار سے رکھنا چاہتے ہیں، رکھیں۔

میں آپکو بتاؤں میں شعیب اور مدرار کیساتھ کام کرنا یا انکو زمرہ علماء میں شمار کرنا اور جمعیت علماء کے دائرہ میں گناہ عظیم اور جرم عظیم سمجھتا ہوں جس شخص کی زندگی ہمیشہ علماء حق کے خلاف انگریز اور دشمنان اسلام کے تعاون میں گزری ہو انکے ساتھ سیاسی طور پر تعاون کرنا یا مذہبی طور پر تعاون کرنا، خدا محفوظ رکھے۔ اگر جمعیۃ علماء اسلام والے ہم کو اطلاع دیتے اور ہم سے تعلق قائم رکھتے تو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ اور مولوی محمد متین صاحب خطیب کیلئے ہم آل صوبہ پروگرام رکھتے اور جیسا کہ جمعیۃ علماء ہند کے اکابر کیلئے ہم پروگرام رکھتے تھے۔ خدا کے فضل سے اس ملک میں جمعیۃ کا کام صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ بہرحال چونکہ مجھے انکے پروگرام کا علم نہیں نہ انہوں نے اطلاع دی اسی لیے میں انکے پروگرام میں شریک نہیں ہو سکتا۔ مردان میں خود شعیب کا جو حشر ہے وہ خود آپ کو آنے پر معلوم ہوگا' معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب وغیرہ سرکاری لوگوں کے ذریعہ جو پروگرام بناتے ہیں انکو ان لوگوں سے کام کرنا پسند ہو۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا خود یہ فیصلہ تھا کہ صوبہ سرحد میں ہم جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی شاخ کے طور پر کام کرینگے۔ انکو کہا بھی تھا لیکن چونکہ وہ سرکاری لوگوں کے ذریعہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ لوگ جو جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ تھے انکے الگ ایک آل پاکستان تجویز پر سوچیں گے۔ جس کے سلسلے میں میں نے ۲۸/۲۹ ستمبر کو لاہور کا سفر بھی کیا تھا۔ بہرحال مجوزہ پروگرام میں شرکت سے مجھے معذور سمجھیں اور میرا یہ خط مفصل حضرت مفتی صاحب اور خطیب صاحب کو بھی پیش کر سکتے ہیں اگر وہ میرے ساتھ اس سلسلہ میں کچھ گفتگو کرنا چاہیں تو ان کے اکوڑہ خٹک کے پروگرام کے موقع پر ان سے مل بھی سکتا ہوں غیر رسمی طور۔ پر امید ہے آپ خیر و عافیت سے ہونگے۔ اللہ آپ کو عمر دراز دے اور مذہبی علمی خدمت کا طویل موقع دے، دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث، حضرات اساتذہ و طلبہ زندہ باد پائندہ باد

والسلام سید گل بادشاہ کان اللہ لہ، سواڑیان طورو

(۸)

(کامیابی پر مبارکباد)

۲۹ ادسمبر ۱۹۷ء

بخدمت شریف محترم جناب مولانا صاحب زید مجدکم! السلام علیکم، آپ نے جس عظیم الشان مقصد کے حصول کیلئے جدوجہد کر کے بفضلہ تعالیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ مبارک ہو۔ یہ تمام اہل علم و فضل کیلئے باعث فخر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو مزید کامیاب فرمادے۔ آمین۔

حامل سید بادشاہ ایک شریف اور متحمل مزاج طالبعلم ہے۔ ہمارے پاس کافی سکونت کی ہے میں اسکی پرزور سفارش کرتا ہوں کہ آپ اس پر نظر رحمت فرمایا کریں۔ خدا کرے کہ یہ حصول علم میں کامیاب ہو۔ والسلام آپکا مخلص سید گل بادشاہ عفی عنہ

(۹)

۱۴ استمبر ۱۹۷۱ء

(جمعیۃ کا اہم اجلاس)

مکرمی جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے دامت برکاتکم !السلام علیکم۔ معروض خدمت ہوں کہ حسب مشورہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام وحضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ بتاریخ ۲۱ ستمبر بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرحد واقع سرکی روڈ چوک نمکمنڈی پشاور شہر ایک اہم اجلاس منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں آپکی شمولیت ازحد ضروری ہے۔ اس اجلاس میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار بھی شرکت فرمائینگے۔(ایجنڈہ)(۱)صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام، نیپ اور پیپلز پارٹی کے متحدہ محاذ کا مسئلہ(۲)جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو(۳)ضمنی انتخابات(۴)دیگر امور بہ اجازت صدر

بحکم حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد

احقر سید مبارک شاہ بقلم خود ناظم جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد

(۱۰)

(سیلاب کی تباہ کاری جمعیۃ کا ریلیف فنڈ O الجزائر ریلیف O سیاسی غلبہ کی ضرورت)

صاحب السعادۃ محترم شیخ الحدیث حضرت مولاناعبدالحق صاحب، الله دے ستاسو ذات نه مسلمانانو ته ډیرے ډیرے دینی فائدے ور کړی.

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ستاسو خیر غوارم. خط ستاسو راغلے وو. سمدستی جواب م ور کړے وه. زمونږه کلی کښ عظیم سیلاب راغلے دے ډیر نقصان شوے دے. خما کتابونه نقصاني شوی دی. داسے بوسیده لکه ډوډے چه زنګونه اونیسی اوسخاشی. الحکم لِلّٰه، کورهم تس نس دے. لیکن دالله احسان دے استقامت م بنه دے روح م تسکین کښی دے ستاسو دعاده.

ډیر مصروف یم. دکلی ټول ریلیف حکومت خما په اعتماد کړے دے. خپل کوررانه بالکل هیر دی. توجهات م ټول هغے طرف ته دی بل خوا سیاسی اهمیت، هغه ورخ دپنجاب دجمعیت علما یو ډیپوټیشن راغلے وو. په دی غرض چه جمعیة علماانتخابات کښی حصه واخلی. ماورته هم اوئیل چه ترڅو دین ته سیاسی غلبه حاصل نه وی لــر هغے ددین مسائل ګران دی. خماډیرتوجهات په دی مرکوزدی. جمعیة علماء مردان، جمعیة علماء پښاور خپل یوامتیازی شان ښکاره کړلو چه حکومت دهغه قائل شو. ده مردان اوپښاور دکمشنرنه سرکاری رپورټ کښی داتسلیم کړه.

جمعیة علماء پښاور ریلیف الجزائر کښی امتیازی حصه.

جمعیة علماء مردان ریلیف سواړیان کښی امتیازی حصه.

دایو قابل فخر کارنامه ده.

جمعیة عـلــمــاء اسـلام ۱۰۰۰ هزارروپے ریلیف فنډالجزائر کښی جمع کړے دی. دے کښی ۷۰۰ روپے

دنوشهره دے. جمعیة علماء پشاور یونیم زروصرف کابلی گھټ ایریا کښې حاصل کړی دی. جمعیةعلماء مردان یونیم زر روپے سره دغلے اور کھرے مردان بازار کښ اور متعلقه خانے کښې حاصلے کړی دی. حکام ددے نه زیات متاثر دی.

خه عنقریب به یوه هفته پشاور ی کښې صرف جمعیة مهم کښې تیروم. دعاکوے. غالباچه اکوړی ته هم درشم. یوتقریربه هم خاص طلباء ته. جمعیة الطلبه ته به دفتری اطلاع ورشی.

(۱۱)

(جمعیۃ کا جلسہ اور جلوس)

۱۲ ذوالحجه ۱۳۸۹ھ

خه ډیر مصروف یم. دجماعت یودوه مجاهدین ډاکټرعبدالرحمان صاحب نائب امیر جمعیة علماء اسلام پشاورشهر، محمدیونس جان صاحب نائب امیر جمعیة علماء اسلام پشاور شهرحاضر یږی. ۲۲ فروری باندی دجمعیة علماء اسلام جلوس اوجلسه ده. تاسوبه پخپله تشریف راوړے. اودارالعلوم اساتذه او طلبه به هم رازی. لس بجے (۱۰) به تاسوراو سیږی. ستاسو خدمت کښ حاضریدونکی حضرات بے حده دجمعیة کار کښ مصروف دی. خودخاص عقیدت په وجه حاضر یګی.

مولوی سمیع الحق صاحب مولوی شیرعلی شاه صاحب ته تحیه سلام ودعا.

سید ګل بادشاه غفرله الله.

(۱۲)

(مہتمم دارالعلوم دیوبند کی آمد کا پروگرام)

۱۵/اکتوبر

محترم مولاناصاحب، زیدمجده، السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته،

محترم مهتمم دارالعلوم دیوبند به ۱۲/اکتوبرباندے اکوړه خټک ته څموخت کوم ګاړی، جناب ایکسپریس یا کراچی ایکسپریس کښ رارسیږی. خه بهانشاء الله ۱۲/اکتوبرحاضریږم. جواب راکړے ضرور.

سید ګل بادشاه کان له

(۱۳)

(کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار)

حضرت مولانا المحترم دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکرگزار ہوں۔ الحمدللہ، سید گل بادشاہ غفرلہ اللہ،

(۱۴)

(مولانا احمد علی لاہوری کیلئے ایصال ثواب کا اجتماع)

۶ نومبر

محترم المقام زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، ۶ مارچ یوم جمعہ بعد از نماز جمعہ جامع قاسم علی خان پشاور میں مجلس دعا منعقد ہوگی جسمیں حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کو ایصال ثواب کیلئے ختم قرآن کرینگے۔ آپ مہربانی کریں اس میں شرکت کریں۔

والسلام سید گل بادشاہ (امیر نظام العلماء سرحد)

(۱۵)

۱۶/۷/۷۴ء (والدہ محترمہ کی وفات کی اطلاع اور ایصال ثواب کی درخواست)

خورہ مولاناصاحب جناب مولاناعبدالحق صاحب، ډیر ډیر خوشحاله اوسے.

السلام علیکم ورحمة الله، ستاسو ددارالعلوم دسالانه اجلاس دشرکت دعوت نامه راغلله،انشاء الله په مقرر تاریخ به حاضرشم.خمادعاده چه الله دے ستاسو مساعی کامیاب کړی.مولاناصاحب خمامحترمه والده په ۱۱/۷/۷۴، وفات شوے وه اوپه ۱۲/۷/۷۴ سپردخاک شوه.اناالله واناالیه راجعون.خمادزړه جمع ورانه شوه.الله حکیم دے الحکم لله، داخواست کوم.دبخاری شریف درس کښ اوترمذی په درس کښ خمادوالدے په باره کښ دعااغواړی.دارنګه تهولو طالبانوته درخواست دے چه الله هغوی له جنت النعیم ور کړی.دارالعلوم سره دخپل خاص تعلق په وجه داخواست کوم.

والسلام سیدگل بادشاہ فاضل دیوبند خادم جمعیة علماء سرحد.

(۱۶)

۱رجمادی الاولیٰ مطابق ۱۵جنوری ۱۹۸۱ء (مجلس شوریٰ حقانیہ میں شرکت کی اطلاع)

محترم مکرم جناب مولاناصاحب زیدت معالیکم،السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته،

دمجلس شوریٰ دشرکت دپاره به انشاء الله مردان پنډی بس کښي ۲/۳ ۸ (یا ؤ کم نهه بجے) حاضریګم.ناظم صاحب،اساتذه کرام، طلباء ته تحیه سلام، سیدگل بادشاہ غفرله الله

(۱۷)

(مکتوب شیخ الحدیث بنام مولانا گل بادشاہ)

(جمعیۃ کے خدمات پر شیخ الحدیث کا خراج تحسین اور علماء سرحد کے بارہ میں پیشنگوئی)

زبدۃ الفضلاء عمدۃ الکملاء حضرت جناب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد دامت برکاتہم۔بعد از سلام مسنون مودبانہ التماس ہے کہ نوازشنامہ موصول ہوا۔بزرگوار نے اپنے خداداد حسن اخلاق کی بناء پر جو الفاظ بندہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں وہ حوصلہ افزائی کے باعث بنے ورنہ من آنم کہ من دانم۔مگر بزرگوارم یہ ایک حقیقت ہے آپ کی جمعیۃ نے اور حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب نے جو مذہبی ملکی اور ملی خدمات انجام دی ہیں اور جو عین موقع پر اپنی قوم کو بیداری کا الارم دیکر خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی ہے اسکا ثمرہ آپ کو انشاء اللہ آخرت میں ملے گا۔آپ کے مساعی کا پھل مسلمانوں کو عموماً [1] اور علماء سرحد کو خصوصاً دنیا میں بھی ملے گا۔وان جندنالھم الغالبون۔خدا

(نظریاتی سیاست کی مفاداتی سیاست میں تبدیلی)

[1] اللہ اکبر علماء سرحد کے بارہ میں شیخ الحدیث کی پیشنگوئی کتنی سچی ثابت ہوگئی درجنوں کے حساب سے علماء صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں پہونچ گئے حکومتی مناصب وزارتوں وغیرہ پر فائز ہوتے رہے یہاں تک کہ ایم ایم اے (متحدہ مجلس عمل کے نام سے) سرحد میں پانچ سال تک خود مختار مطلق العنان حکومت بھی ملی اوراب بھی زرداری کے دور میں وفاقی حکومت کا حصہ ہیں مگر اے کاش کہ مولانا گل بادشاہ اور مولانا غلام غوث وغیرہ جن کی جانگاہ محنتیں نظریاتی جماعت اور دینی سیاست کے لئے تھیں اخلاف کے ہاتھوں مفاداتی سیاست کی بھینٹ نہ چڑھی ہوتیں اور اقتدار کے یہ مناصب اسلام اور اہل اسلام کے لئے کچھ تو کارآمد ثابت ہوجاتیں۔فالی اللہ المشتکیٰ

اپنے ضعیف بندوں کے اچھے کاموں کو بارآور فرمادیتے ہیں۔ آپ کی برکت سے ہم دورافتادہ مسافر اس قابل ہیں کہ آنکھیں اٹھا کر لوگوں کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے صوبہ کے نوجوان علماء اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر ملک وملت کی خدمت کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ حضرات کے صدقہ سے توفیق عمل عطا فرمادے۔ مجھ جیسے نالائق کا نام رکنیت میں درج فرمانا میرے لئے باعث فخر وسعادت ہے۔ آپ نے بندہ ناچیز کو موقع شکریہ عطا فرما کر از حد ممنون فرمایا۔ جو خدمت جمعیۃ کی جانب سے بندہ ناچیز پر ہوگی اس کو انشاء اللہ انجام دونگا۔ آپ کے احکام کی تعمیل جہاں تک ممکن ہو کرونگا۔

دارالعلوم کے طلبہ حضرت شیخ[1] کے طفیل آپ کے اور جمعیت کے خدام ہیں اور جہاں تک ممکن ہوگا موقع بہ موقع یاددہانی کرتا رہونگا۔ اسباق میں مشغولیت کی بناء پر جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی معاف فرمائیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا لطف الرحمان صاحب مدظلہ العالی حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ بندہ عبدالحق عفی عنہ

☆☆☆

مولانا گل رحمان[2] ناظم حقانیہ

(۱)

ازمکہ معظمہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء (حرمین شریفین کی حاضری)

مخدومی ومولائی عالی جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بزرگوارم کی طرف سے مسرت نامہ ملا پڑھ کر دل کو تسلی ہوگئی۔ بزرگوارم یہ آپ حضرات کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کو اس سعادت سے نوازا (ورنہ من آنم کہ من دانم) بندہ نے حضور ﷺ کی دربار میں آپکا نام لیکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا نیز دیگر مقدس مقامات میں آپکی صحت کیلئے دعائیں کی اللہ تعالیٰ آنمحترم کی سایہ عطوفت ہم ناچیزوں پر تادیر قائم ودائم رکھیں آپ اس ناچیز کی صحت کیلئے دعاء کرتے رہیں کہ مناسک حج کو احسن طریقہ سنت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمادیں۔ نیز مولانا عبدالحق صاحب[3] کو بھی آپکا سلام عرض کیا اور کہا کہ حضرت کے صحت کیلئے دعاء کرتے رہیں انہوں نے فرمایا کہ خط لکھتے وقت میرا دعاء وسلام لکھیں لہٰذا انکی طرف سے دعاء وسلام قبول ہو۔ بندہ تمام مقدس مقامات میں اپنے مادر علمی کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ تاقیامت اسکو بقا اور ترقی عطاء فرمادیں نیز مولانا سمیع الحق صاحب اور مسٹر محمود الحق صاحب مولانا انوارالحق صاحب، اظہارالحق صاحب اوران کی والدہ صاحبہ گھر کے تمام افراد کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد کرتا ہوں مولانا سمیع الحق صاحب کے برخوردان مولانا انوارالحق صاحب کے برخوردان، اظہارالحق صاحب کے برخوردان کو اللہ تعالیٰ عمردراز نیک عمل، حفاظ علماء صلحاء

---

[1] شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

[2] مولانا مرحوم معروف بہ (کشر ناظم) بہ نسبت مولانا سلطان محمود مشر ناظم (بڑا ناظم، چھوٹا ناظم) حضرت شیخ کے ساتھ دیوبند میں طالب علمی کی ساتھ آئے تو حقانیہ میں تکمیل علم کی اور حضرتؒ نے دارالعلوم کے مطبخ کی خدمت پر لگایا پھر دفتر اہتمام کو مولانا سلطان محمودؒ کے بعد سنبھالا، اخلاص ومحبت سے شبانہ روز دارالعلوم کے طلبہ کے داخلہ، تقسیم کتب، تقسیم امداد، تقسیم اجناس وطعام وغیرہ ہر شعبہ میں خدمت کی۔ اکوڑہ کے قریبی گاؤں پیر سباق کے مناسبت سے حضرتؒ ''پیر ملا'' سے پکارتے تھے۔ طویل خدمات دارالعلوم کی وجہ سے دونوں ناظمین مرحومین مستقل سوانح کے مستحق ہیں (س)

[3] مرشد طریقت شیخ مدینہ مولانا عبدالغفور عباسی مرحوم کے فرزند اکبر

بنادیں تا کہ یہ علمی سلسلہ آپ کے خاندان میں تاقیامت رہے۔اس ناچیز کی طرف سے آپ اور مولانا سمیع الحق صاحب مسٹر محمود الحق صاحب مولانا انوارالحق صاحب ،اظہارالحق صاحب اور گھر کے تمام افراد کو دوستوں کو سلام مسنونہ اور عید مبارک قبول ہو۔

والسلام: آپکا ادنیٰ ترین خادم گل رحمان از مکہ معظمہ ۲/۱۰/۷۸

(۲)

مخدومی و مولائی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بندہ ناچیز مورخہ ۲۲/۹/۷۸ کو مکہ معظمہ پہونچ گیا۔ آپکی صحت اور بینائی کیلئے بیت اللہ شریف میں خصوصی دعاء کی نیز دارالعلوم کی بقاء وترقی کیلئے بھی دعائیں کیں آپ بندہ کیلئے دعا کرتے رہیں تا کہ مناسک حج صحیح طریقہ سے ادا کروں انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱/۱۰/۷۸ کو مدینہ منورہ کو روانگی ہوگی۔امید ہے کہ اپنی صحت کے بارے میں اس ناچیز کو مطلع فرماوینگے۔ والسلام : آپکا ادنی غلام گل رحمان وارد مکہ معظمہ

☆☆☆

بریگیڈیئر گلزار احمد[1] راولپنڈی

۲۳ردسمبر ۱۹۷۷ء (دنیائے اسلام کا اولین مسئلہ جہاد کی تیاری اور تنظیم ○ تصنیف جہاد)

مکرم بندہ مولانا عبدالحق صاحب سلامت باشد۔السلام علیکم۔پرسوں رسالپور سے واپسی پر مدرسہ کے قریب رک کر اپنی کتاب "جہاد" پیش کرنے کا ارادہ تھا۔معلوم ہوا کہ پشاور تشریف لے گئے ہیں۔کتاب تو آپ کے عملہ کے ایک استاذ محترم کو دے آیا۔امید ہے کہ انہوں نے آپ تک پہنچادی ہوگی۔مگر ملاقات نہ ہوسکی۔اس کا افسوس رہیگا۔اگر مطالعہ کے بعد اپنی رائے سے مستفیض فرمائیں تو ذرہ نوازی ہوگی۔میری رائے ہے دنیائے اسلام کا اولین اور اہم ترین مسئلہ آج عالم اسلامی کی سطح پر جہاد کی تیاری اور تنظیم کا ہے۔ہماری تمام کمزوریوں اور گمراہیوں کی وجہ میری رائے میں یہ ہے کہ ہم نے کلام قرانی سے اجتماعی طور پر انحراف کیا ہے حکم تھا لاقطع الکافرین۔مگر ہم جہاد کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآنہ ہوسکنے کی وجہ سے کفار کی اطاعت پر مجبور ہوئے اور پھر دنیا کی ہر آلائش ہمارے اندر سرایت کرگئی۔

اس خیال کو کتاب کا مرکزی مقصد بنا کر کتاب مرتب کی گئی ہے۔آپ ملاحظہ فرمائینگے کہ اس کتاب میں تصنیف وتالیف والی کوئی بات نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے تالیف کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔میں نے جو کچھ کیا ہے وہ یہ ہے کہ مضمون سے متعلقہ آیات کو ترتیب دے دی ہے۔کم علمی اور کم مائیگی کا یہ عالم ہے کہ مسئلہ جہاد پر احادیث نبویؐ کو احاطہ میں نہیں لایا جاسکا۔صرف آیات قرآنی پر اکتفاء کیا ہے۔جہاد سے متعلق آیات اور سیرت نبوی کا وہ پہلو جو میدان جنگ سے متعلق ہے اسے علیحدہ تصنیف میں پیش کرنے کا ارادہ ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کے اس پہلو سے متعلق رہبری فرمائیں۔خدا آپ کو جزادیگا۔

جامعہ حقانیہ کے اساتذہ اور طلباء کی خدمت میں اس درویش کا سلام پہنچادیں۔ والسلام مع خیر الکلام ،گلزار احمد گلستان کالونی راولپنڈی

<u>رکنیت قومی اسمبلی شیخ الحدیث کیلئے ایک امتحان</u> : نوٹ:۔ خط ختم کر لینے کے بعد یاد آیا کہ آپ صوبہ سرحد سے قومی اسمبلی کیلئے الیکشن میں کامیاب ہوگئے ہیں۔مبارکباد قبول فرمائیں کہ آپ نے ملک وملت کے امور سے متعلق اتنی بڑی ذمہ داری قبول فرمائی ہے۔

---

[1] کئی کتابوں کے مصنف سیدنا رسول اللہ ﷺ کے جہادی پہلو پر وسیع نظر رکھتے تھے۔

مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ اصول سے متعلق اختلافات میں سمجھوتہ نہیں ہوا کرتا اور سیاست نام ہے اصول سمجھوتے کو اپنانے کا خدا مسند محمد عربی ﷺ کی مسند پر بیٹھنے والے شیخ الحدیث کو اس امتحان میں کامیاب رکھے۔ آمین

☆☆☆

گورنر سرحد

(شاہ سعود کی آمد کی وجہ سے مصروفیت)

۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء

محترم بندہ عبدالحق صاحب سلامت۔ السلام علیکم۔ آپکا مکتوب ملا۔ جس میں آپ نے جناب گورنر صاحب کو جلسہ دستار بندی کے سلسلہ میں بتاریخ ۱۸، ۱۹ ماہ اپریل ۵۴ء مورخہ یاد فرمایا ہے۔ جناب گورنر صاحب کو شمولیت کر کے بڑی خوشی ہوتی مگر جیسے کہ آپ کو علم ہے کہ ہز مجسٹی بادشاہ سعودی عربیہ صوبہ سرحد دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے جناب گورنر صاحب شمولیت کرنے سے قاصر ہیں۔

فقط پولیٹیکل سیکرٹری

(برائے گورنر سرحد)

☆☆☆

کے۔ ایم اظہر خان[1] گورنر سرحد

(۱۹۷۰ء کے انتخابات میں یکجہتی کی فضا)

یکم جنوری ۱۹۷۱ء

محترم جناب مولانا صاحب! السلام علیکم: نوازش نامہ کا شکریہ، انتخابات کے دوران صوبہ سرحد کے رہنماؤں نے اپنے جذبہ خیر سگالی اور خلوص کی بدولت جس پرامن فضا کو پیدا کر دیا تھا میری دعا ہے کہ وہ نہ صرف اسے دوام بخشیں بلکہ مزید پروان چڑھائیں تا کہ حکومت عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر اپنی تمام تر توجہ مرتکز کر سکے۔ آپ نے میرے حق میں دعائیہ کلمات تحریر فرمائے ہیں میں ان کیلئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مخلص محمد اظہر خان (لیفٹیننٹ جنرل خواجہ محمد اظہر خان)

---

[1] جنرل صاحب مرحوم سرحد کے گورنر رہے وہ شاہ احمد نورانی مرحوم کے دست راست اور اہم معتمد ساتھی تھے۔ ملی یکجہتی کونسل دفاع افغانستان کونسل بعد میں ایم ایم اے کے فورم پر ہمارا بھرپور موثر ساتھ دیا۔ آخری دم تک کام کے جذبہ اور ولولہ سے سرشار تھے۔ ان کے خطوط کا تعلق زیادہ تر ان ہی قومی و ملی مسائل اور جد و جہد سے ہے۔

مولانا لال حسین اختر[1] دفتر ختم نبوت ضلع جھنگ

(۱)

حامداً ومصلیاً چنیوٹ ۲۶ رشوال ۱۳۸۳ھ (مذاہب باطلہ کے متعلق مناظرہ سیکھنے کا کورس)

حضرت مولانا زید مجدکم ودامت برکاتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! میں نے لاہور میں عرض کیا تھا کہ اگر کوئی تیز بولنے والے اور اردو میں اچھی طرح تقریر کرنے والے نوجوان فارغ التحصیل مولوی صاحب مذاہب باطلہ کے متعلق مناظرہ سیکھنا چاہتے ہوں۔تو آپ انہیں میرے پاس دارالمبلغین میں چنیوٹ بھیج دیں۔دہریت،عیسائیت،مرزائیت،پرویزیت،بہائیت وغیرہ مذاہب باطلہ کے اعتراضات کے جوابات پڑھائے جائینگے۔نصاب دس مہینے کا ہوگا۔عربی مدارس کے طریق پر داخل ہونے والے طلباء کے اخراجات مجلس تحفظ ختم نبوت ادا کریگی۔اگر کوئی مولوی صاحب آنے والے ہوں تو انہیں چنیوٹ بھیج دیں۔جناب ایکسپریس چنیوٹ سٹیشن پر تقریباً دس بجے دن پہنچتی ہے،آنے والے جناب پر سوار ہوں۔چنیوٹ سٹیشن پر تانگے موجود ہوتے ہیں تانگہ والا سے کہیں کہ شاہی مسجد جانا ہے۔شاہی مسجد کے خطیب صاحب سے میرا مکان دریافت کرلیں یا شاہی مسجد کے عقب میں مولانا حکیم محمد گلزار صاحب کا دواخانہ ہے وہاں دوائی خانہ پہنچ جائیں وہ مجھے بلوائینگے۔تعلیم ۵ ذیقعد سے شروع ہوگی۔بہتر ہے کہ ۵ ذیقعد تک پہنچ جائیں اگر چند دن بعد بھی آجائیں تو مضائقہ نہیں۔ والسلام پتہ یہ ہے۔ لال حسین اختر دفتر ختم نبوت عقب شاہی مسجد چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲)

(مولانا لال حسین اختر کا مولانا محمد علی جالندھری کے نام مکتوب انگلستان میں داخلہ اور مخالفانہ کوششیں ○ مرزائی مرزا ناصر کا مناظرہ سے فرار)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اندرون وبیرون ملک محتاج تعارف نہیں ہر شخص مجلس کی دینی خدمات اور تبلیغی سرگرمیوں کا معترف ہے۔احباب کیلئے یہ خبر نہایت خوش کن ہوگی کہ بحمد اللہ مجلس بیرونی ممالک میں تبلیغی کام شروع کرچکی ہے۔جماعت اس کار عظیم کیلئے مدت سے کوشاں تھی مگر پاسپورٹ اور ویزا کی دشواریاں درپیش تھیں۔بنا بریں یہ مسئلہ معرض التوا میں پڑا رہا۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہ مشکل حل ہوگئی ہے اس لئے اس منصوبہ کے تحت مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان یورپ تشریف لے گئے ہیں۔مرزائیوں نے سرتوڑ کوششیں کیں کہ مولانا مدظلہ کو واپس وطن بھجوا دیا جائے۔تاکہ مرزا غلام احمد اور اسکی خانہ ساز نبوت کا پول نہ کھل سکے مگر ان کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔مولانا موصوف امیر مرکزیہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں۔

> ’’خط تحریر کرنے میں تاخیر کا سبب یہ ہے کہ انگلستان میں داخلہ کے وقت مجھے بحیثیت سیاح (VISITOR) صرف ایک ماہ کا ویزا دیا گیا تھا اور مرزائیوں کی تمام تر کوشش تھی کہ مجھے واپس بھیج دیا جائے مگر چونکہ یہاں فیصلہ مخالف گروپ کی شکایات پر نہیں بلکہ متعلقہ حکام کی رپورٹ اور مجوزہ قانون کے تحت ہوتا ہے اس لئے یہ حضرات اپنے

---

[1] مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان،نہ صرف ملک،بیرون ملک،یورپ کے آخری سروں تک فتنہ قادیانیت اور قادیانیوں کا تعاقب کیا بلکہ مذاہب باطلہ پر خصوصی کورس کرانے اور علماء کو پڑھانے پر بھی دسترس رکھتے تھے۔

مشن میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ انگلستان کے ساحل پر قدم رکھتے ہی مجھے امیگریشن آفیسر ایک کمرہ میں لے گیا جس میں میرے اور اس کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہیں تھا۔ مذکورہ کمرہ باہر سے مقفل کر دیا گیا اور امیگریشن آفیسر نے تقریباً پچاس سوالات کئے، میں نے ہر سوال کا مناسب جواب دیا، ایک گھنٹہ کی گفتگو کے بعد مجھے کہا کہ تمہیں ایک ماہ کا ویزا دیا جاتا ہے۔ اس میں مدت کی توسیع کیلئے ہوم آفس سے رجوع کرنا پڑے گا۔ میں نے دوسرے تیسرے روز ہوم آفس میں درخواست دیدی، مجھے کہا گیا کہ ہفتہ عشرہ تک اطلاع دیجائیگی۔ لیکن پینتالیس روز تک کوئی اطلاع نہ ملی میں ہر روز بشدت منتظر رہتا۔ بالآخر ۱۹ جمادی ۸۷ مجھے بذریعہ فون اطلاع ملی کہ میرے ویزا میں ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء تک توسیع کردی گئی ہے۔ تبلیغی سرگرمیوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ صداقت اسلام اور تردید مرزائیت کے سلسلہ میں اس وقت تک پچاس تقاریر ہو چکی ہیں اور آٹھ شہروں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکن سازی کی گئی ہے۔ اور ممبروں کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی ہے، آئندہ کیلئے پینتالیس روزہ تبلیغی پروگرام مرتب ہو چکا ہے جس کی تفصیل انشاءاللہ تحریر کرونگا۔

محترم قارئین! آپ کو معلوم ہے کہ مولانا لال حسین صاحب مدظلہ مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ کی موجودگی میں انگلستان پہنچ گئے تھے، آپ نے خلیفہ صاحب کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ لیکن مرزا ناصر احمد اور انکی روحانی ذریت میں سے کسی کو یہ جراءت نہیں ہو سکی کہ میدان مناظرہ میں آئیں اور مرزا غلام احمد کی صداقت ثابت کر سکیں۔ مولانا کی انگلستان پہنچنے پر بعض پاکستانیوں نے اپنے متعلقین کو نہایت مسرت آمیز خطوط لکھے ہیں اور والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ بدرگاہ ایزدی مولانا موصوف مدظلہ کی نصرت و توفیق کیلئے دعا فرماویں۔ ناکارہ محمد عبداللہ غفرلہ لدھیانوی شعبہ نشر و اشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

☆☆☆

مولانا لطافت الرحمان سواتی [1]

(۱)

۲۴/اپریل ۱۹۵۰ء

حضرت مخدومی مولانا مدظلہم العالی۔ بعد از سلام عرض یہ ہے کہ میں گھر پہنچا ہوں حسب وعدہ واپسی کیلئے کوشش کر رہا ہوں۔ البتہ مشکل ہے اگر کچھ توقع بھی ہے تو بہت معمولی (پانچ فیصدی)۔ میں اپنی حسرتوں کا کیا اعادہ کرونگا اور جو میری مجبوری ہے وہ خدا جانتا ہے۔ پورا حال معلوم ہو جانے کے بعد دو چار روز میں دوبارہ عرض کرونگا انشاءاللہ۔ جناب ملک صاحب، بابو صاحب، نور باچا صاحب مدرسین اور طلبہ بلکہ

---

[1] حضرت مولانا جید عالم و فاضل، عربی ادب سے خاصا شغف رکھتے تھے، دارالعلوم حقانیہ میں عرصہ تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے پھر جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں تدریس کے اعلیٰ خدمات انجام دیں، آخر میں کراچی کے بعض مدارس میں رہے اپنے گاؤں رونیال سوات میں ایک دینی ادارہ بھی قائم کیا، ناچیز کو بھی شرف تلمذ حاصل ہے، ماہنامہ الحق اور ناچیز سے مخلصانہ تعلق اور محبت آخر دم تک قائم رکھا، یہ خط دارالعلوم حقانیہ میں تقرری کیلئے حضرت شیخ الحدیث کی دعوت سے متعلق ہے۔

دارالعلوم کے ہر کارکن اور اساتذہ وعملہ کو تسلیمات قبول ہوں۔ بس والسلام بندہ ناکارہ محمد لطافت الرحمٰن

(۲)

۲۲ر جنوری ۱۹۵۲ء (دارالعلوم میں تقرری کے سلسلہ میں)

محترم المقام جناب فضیلت مآب حضرۃ مولانا صاحب، مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، چند ایام سے آن بزرگوار کا عنایت نامہ ملا ہے، یادآوری اور کل نوازشوں کا ممنون ہوں۔ دارالعلوم حقانیہ کے خدمات کے بارہ میں جو کچھ جواباً تحریر فرمایا گیا ہے مجھکو بسروچشم منظور ہے میں ایمانداری سے آنجناب کا خادم اور دارالعلوم کا بھی خواہ ہوں، جب کسی حالت میں دارالعلوم کو میرے ناکارہ خدمات کی ضرورت ہوئی انشاء اللہ میں مستقل طور سے دارالعلوم کے خادم بننے کا تہیہ کرلونگا۔

جسطرح میں نے عرض کیا تھا بے شک میں ترک وطن کا ارادہ کیا ہوا ہوں، لیکن ابھی کوئی خاص پروگرام تجویز میں نہیں آیا جو حالت پیش آئی عرض کردی جاویگی، آپ دعاؤں میں یاد رکھیں میں بہرحال تابعدار رہوں آنجناب کی ذات بابرکات اور دارالعلوم کو خداوند پاک بیش از بیش عروج وفروغ سے نوازے اور خدمت دین کا موقع بہم پہنچادے۔ اللھم آمین بس والسلام

بندہ لطافت الرحمان کان اللہ لہ، ازرونیال ڈاک خانہ وتحصیل مٹہ ریاست سوات

(۳)

۱۴ر شعبان ۱۳۷۱ھ (جلسہ دستار بندی O مولانا احمد علیؒ اور امیر شریعت بخاری کا ذکر ''حقانیہ شجرہ فیض'')

محترم وموقر جناب حضرت مولانا صاحب زیدت معالیکم، بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ، گزارش یہ ہے کہ دارالعلوم ادامہا اللہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونیکی خاطر میں حاضر ہوگیا تھا اور ارادہ بھی یہی تھا کہ جلسہ کی کارروائیوں سے فراغت پانیکے بعد جناب مولانا صاحب سے زیادہ تر ملاقات اور فیض حاصل کرنے کا موقع حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ خدا کی شان تھی رات کو حضرت شاہ صاحب[۱] اور حضرت مولانا احمد علی صاحب[۲] کے بیانات تو کچھ ہمت کرکے سنے لیکن اس رات[۳] کی بیقراری اور بیداری نیز پشاور کے پندرہ روزہ قیام کا تھکن بدن میں موجود تھا چنانچہ اس صبح ۷ امئی کو از حد پریشان ہوا سر کو شدید درد ہونے لگا۔ یہ وہ تکلیف تھی جو گزشتہ سال بھی جلسہ ہی کے موقع پر میں نے آنجناب کو عرض کردی تھی۔ بہرحال آں بزرگوار سے رخصت حاصل کئے بغیر ہی چلے آئے مولوی عبدالحق صاحب سواتی نیز صاحب زادہ صاحب کو میں کہکر آیا کہ جناب مولانا صاحب سے میرا یہ عذر عرض کرلیں۔ مجھکو بے شک حسرت ہے کہ جلسہ کی کل کارروائی میں میں شریک نہو سکا اور نہ ہی حضرت مولانا صاحب کی اجازت سے رخصت ہوا۔ لیکن آنجناب کی زیادہ تر مصروفیت کی وجہ سے یہی مناسب

۱۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۲۔ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ

۳۔ ۱۹۵۰ء کا دور ہے جلسہ ہائے دستار بندی کا ابتدائی دور تھا، اکابر امت شرکت کرتے رات بھر جلسہ جاری رہتا۔

جاتا کہ چلیں بعد کو تحریری معذرت نامہ ہی روانہ کر لینگے۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ والعذر عند کرام الناس مقبول ،قیام پشاور کیوجہ اگر چہ میں نے خود عرض نہیں کیا ہے لیکن آنجناب کو معلوم ہوا ہوگا کہ مجھ سے مولوی فاضل کے پرچے لکھوائے گئے اس کی با حیثیت کیا تھی اور اس سے فائدہ کیا ہوگا یہ بحث آنجناب سے کرنا فضول ہے۔ دعاؤں میں براہ کرم یاد فرمالیا کریں نیز آنجناب کی خط و کتابت سے دل کو تسکین ہوتی ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آنجناب کے ماحول میں طویل قیام اور مستقل اور مطمئن نشست و برخاست کو جی چاہتا ہے لیکن

ما کل ما یتمنی المرء یدرکہ

اپنی تو دلی دعا ہے کہ خداوند قدس اس شجرہ فیض کو تادیر بار آور رکھے۔ اور دارالعلوم حقانیہ سے امت مسلمہ کو زیادہ تر مستفید ہونے کا موقع بہم پہنچتا رہے۔ برادرم مولوی شفیق صاحب[1] و جناب حضرت میاں صاحب[2] و دیگر احباب کو ہدیہ سلام اور برخوردار سمیع الحق صاحب کو سلام و پیار قبول ہو۔

طالب دعا بندہ لطافت الرحمان کان اللہ

سابق خادم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مقام رونیال تحصیل و ڈاکخانہ مٹہ ریاست سوات

☆☆☆

مولانا لطیف الرحمٰن حقانی[3] لاہور

(۱)

۱۸ ستمبر ۱۹۶۹ء (ضیاء العلوم بیگم پورہ کے وجہ سے حاسدوں کی شر انگیزی)

بحضور عالی جناب مخدومی المکرم والمحترم استاذ الاساتذہ شیخ المعقول دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج بعافیت ہونگے۔ عرض آنکہ کافی عرصہ ہوا کہ احقر کوئی عریضہ آنجناب کی حضور میں پیش نہ کر سکا اکثر عدیم الفرصتی ہوتی ہے۔ نیز اب اہل و عیال کا معاملہ بھی ساتھ ہے۔ معذرت خواہ ہے۔ چند دنوں سے بعض حاسدوں کی وجہ سے کافی زیادہ پریشانی ہے جبکہ شب و روز ایک کر کے مدرسہ کا کام کرتا ہوں، یہ بھی اپنے شوق و جذبہ سے محض رضاء مولیٰ کیلئے کرتا ہوں، لیکن ان حاسدوں کو اسلئے صدمہ ہے کہ بیس سال سے ہم اسی جگہ رہتے ہیں (اس مسجد کی خطابت کرتے ہیں) ہم سے کوئی کام نہ ہو سکا۔ اور نہ ہماری کسی قسم کی شہرت ہوئی یہ کل کا آیا ہوا ہے۔ اب مدرسہ بن گیا چہل پہل ہوگئی اور اسکی شہرت دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ نیز کمیٹی کے آدمیوں کو علاقائی تعصب دیکر بھکایا

---

1. مولانا محمد شفیق فاضل دیوبند استاد دارالعلوم حقانیہ

2. میاں محمد فیاض سواتی مدرس حقانیہ

3. مولانا گلگت شہر کے علمی خاندان کے فرد فرید ہیں۔ بچپن سے جامعہ حقانیہ میں تعلیم شروع کی۔ دورۂ حدیث تک رہے۔ سند فراغ حاصل کیا۔ اور بعد میں لاہور شہر کے قدیمی علاقہ بیگم پورہ کے شاہی جامع مسجد میں ۱۹۶۷ء جامعہ ضیاء العلوم کے نام سے تعلیمی ادارہ قائم کیا جس کا شہر کے وقیع اداروں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث نے اس میں کئی دفعہ قدم رنجہ فرمایا اور آغاز تاسیس سے سرپرستی فرماتے رہے۔ مولانا کا تعلق ہم سب کے ساتھ اس طرح قائم و دائم ہے۔

جاتا ہے۔ اسلئے خدمت اقدس میں گزارش ہے کہ احقر کو مخصوص اوقات میں یاد فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے اور مجھے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق دیدیں آمین۔ اور دنیاداروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ فرمادیں۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی وظائف ہوں تو احقر کی رہنمائی فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کے سایہ مبارک کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھیں آمین ثم آمین۔ فقط والسلام مع الاکرام: بندہ لطیف الرحمٰن سلمہ

(۲)

۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۹ء (ادارہ کی سرپرستی قبول فرمانے کی درخواست)

بحضور عالی جناب مخدومی المحترم جامع المعقول حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج معلی بخیر وعافیت ہونگے۔ گزارش ہے کہ ہماری انتظامیہ نے مجلس شوریٰ مدرسہ ھذا کے اراکین کے تشکیل دیتے وقت یہ طے کیا ہے کہ مجلس شوریٰ میں چند اکابرین علماء کرام کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس وقت چونکہ آنجناب میرے اکابرین میں سے ہیں، دین بیضاء کی اشاعت وترویج میں آنجناب جیسی شخصیتوں کے لیل ونہار بلاخوف لومۃ لائم کے مجاہدانہ زندگی نے جہاں اور بہت سے مواضع میں چشمہ فیض نبوی جاری کیا ہے وہاں مدرسہ ھذا بھی اسکی ایک کڑی ہے۔ مدرسہ ھذا آنجناب کی سرپرستی کا انتہائی محتاج اور شدت سے منتظر ہے۔ اسلئے جناب کی خدمت اقدس میں انتہائی عاجزی کے ساتھ آرزومندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ادارہ ھذا کی سرپرستی کو شرف قبولیت فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔ (نوٹ):۔ چونکہ مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس میں ۲۱ ر شعبان ۱۳۸۹ھ مطابق ۲ ر نومبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ بالفرض اگر آنجناب تشریف نہ لاسکے تو بذریعہ خط اسکی سرپرستی قبول فرماتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے خصوصاً تعلیمی وانتظامی امور میں ممنون فرمادیں۔ فقط والسلام مع الاکرام آپ کی شرکت کا متمنی تلمیذ کم الاحقر لطیف الرحمٰن خادم مدرسہ ھذا

(۳)

۲۴ر جنوری ۱۹۷۷ء (دادی مرحومہ کا وجود ظاہری وباطنی ترقیات کے اسباب میں سے تھا)

بحضور عالی جناب مخدومی المکرم شیخ المعقول والمنقول صدر الافاضل استاذ الاساتذہ علم الحدیث۔ مجاہد ملت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج معلی بعافیت ہونگے۔ عرض آنکہ پرسوں مادر علمی کا ماہنامہ کا پرچہ ملا، کھول کر اداریہ پر نظر پڑتے ہی یہ حیرتناک اور اندوھناک خبر زیر نظر آگئی کہ دادی اماں کا انتقال ہوا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حیرت انگیز اسلئے کہ مجھے بھی معلوم نہ تھا کہ دادی اماں بقید حیوۃ موجود ہے اور اندوھناک ہونا تو ظاہر ہے کہ ہم اولاد معنوی ظاہری طور پر ایک روحانی ماں کی دعوات مستجابات سے محروم ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انکے معنوی فوائد سے محروم نہ رکھے۔ اب معلوم ہوا کہ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے ظاہری وباطنی ترقیات کے اسباب میں ایک اہم سبب دادی اماں کی حیاۃ مستعار بھی تھی۔

وہ کتنی خوش قسمت ماں ہے کہ آنحضور جیسے یگانہ روزگار خلف الرشید چھوڑ گئیں اور ہزاروں کے تعداد میں روحانی اولاد اپنے پیچھے چھوڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس نصیب فرمادیں اور کلی وجزئی جملہ گناہوں کو معاف فرمادے۔ آنحضور اور جملہ پسماندہ گان کو صبر جمیل عطا

فرمادیں اور انکی روحانی برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمادیں آمین ثم آمین۔ جس وقت مادرِ علمی کا پرچہ ملا اس وقت طلبا سہ ماہی امتحان میں مصروف تھے اسلئے فوری طور پر ایصال ثواب کیلئے ختم کلام مجید نہ کراسکا اب انشاء اللہ تعالیٰ کرادونگا۔ میں شرمندہ ہوں کہ بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے نہ جنازہ میں شریک ہوسکا اور نہ اور کوئی خدمت کرسکا معافی کا خواستگار ہوں۔ میں آنحضور صاحب کا ایک نالائق، نا قابل ذکر سیاہ کار شاگرد ہوں۔ امید ہے کہ اپنے دعوات مستجابات سے محروم نہیں فرماتے ہونگے۔ اس ادارہ میں جو تھوڑا بہت کام ہورہا ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے اور آنحضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ آنحضور کے وجود مقدس کو تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھیں اور قدم قدم پر کامرانیاں آنحضور کے قدم چومے آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب حضرت مولانا انوار الحق صاحب۔ اساتذہ کرام و ناظم کو سلام قبول ہو۔

فقط والسلام مع الاکرام: تلمیذکم الاحقر لطیف الرحمٰن

☆☆☆

مولانا لعل محمد وزیرستانی[1] مدینہ منورہ

(سفر حج مدینہ منورہ سے دادی مرحومہ کی تعزیت)

۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء

محترم ومکرم حضرت اقدس جناب شیخنا وشیخ الحدیث صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد۔ گزارش مؤدبانہ یہ ہے کہ آپکے اس بے انتہا شفقت اور محبت سے بھرپور دعاؤں کی برکت سے مجھ جیسے سیاہ کار بھی روضہ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والے کی زیارت سے مشرف ہوا۔ فالحمد للہ کما ھو یلیق بشانہٖ میرے آقا یہاں مدینہ منورہ آکر پتہ چلا کہ والدہ محترمہ دنیا سے رخصت ہوگئی ہیں۔ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ گھر کا آدمی جتنا بھی ضعیف کیوں نہ ہو لیکن موت کی حادثہ سے وہی قلق ہوتا ہے جو ایک نوجوان کی وجہ سے ہوتا ہے خاص کر سایۂ الٰہی والدہ ماجدہ کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ غریق الرحمت فرمادے۔ ویسے تو آپ کے لئے دعا کرنا ہمارا فریضہ ہے مگر جب یہ خبر سُنی ہے تو شاید کسی ایک نماز میں بھی ناغہ نہیں ہوا ہے۔ مولوی شیر علی شاہ صاحب اور انکے سب گھر والے ٹھیک ٹھاک ہیں سب کی طرف سے سلام عرض ہے۔ باقی آتے وقت جناب قاری سعید الرحمٰن صاحب کو دارالعلوم کی کچھ امانت دی تھی اُمید ہے، اسکی رسید ناظم صاحب نے بھیجی ہوگی۔ باقی مورخہ ۷ رجنوری ۷۷ء کو جدہ سے ہمارا پرواز ہوگا۔ میرا بے انتہاء مشفق مخلص استاد جناب سمیع الحق صاحب بھائی انوار الحق محمود اظہار وغیرہ کو سلام قبول باد۔ جن اساتذہ کے ساتھ میرا ذکر ہوتا ہے اور خاص کر امین دارالعلوم سلطان محمود صاحب کو سلام عرض ہے۔

والسلام خیر الختام   آپکا غلام الفقر الی اللہ لعل محمد وزیرستان   مدینہ منورہ

---

[1] شیخ الحدیث کے نہایت مخلص ترین تلمیذ اور خادم تھے۔ عرصہ تک حضرت کے مسجد قدیم میں حضرت کی امامت کی سعادت بھی پائی۔ وانا وزیرستان میں دینی ادارہ قائم کیا۔ نوجوانی میں کسی ظالم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

مولانا محمد مالک کاندھلوی[1] جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱)

(الحق کی اجراء پر خوشی اور دعا)

۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء

بگرامی خدمت محترم المقام حضرت مولانا المکرم دامت مکارمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون نیاز مندانہ واستدعاء دعا آنکہ مکتوب گرامی نے سرفراز فرمایا اور ماہنامہ "الحق" کی اشاعت واجراء سے بے حد خوشی ہوئی خداوند عالم اس مجلہ مبارکہ کو اشاعت حق کا ذریعہ بنائے اور اپنے فضل وکرم سے بیش از بیش ترقیات سے نوازے۔

ماہنامہ الحق کے احقر کی طرف سے بدل اشتراک قبول فرمائیں جو بذریعہ منی آڈر ارسال ہے۔ اور ایک پرچہ بذریعہ وی پی مندرجہ ذیل پتہ پر دفتر کو جاری کرنے کی ہدایت فرمادیں۔ حاجی عبدالحق صاحب یوسفانی مارکیٹ ٹنڈو اللہ یار انشاء اللہ مزید علم دوست حضرات سے بھی عرض کروں گا۔ دعا میں یاد فرما کرنا چیز کو ممنون فرمائیں۔ والسلام احقر محمد مالک کاندھلوی

(۲)

(ڈاکٹر فضل الرحمان کی ہفوات کی تردید)

۲۱ مئی ۱۹۶۶ء

بگرامی خدمت محترم المقام حضرت مولانا المکرم زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ کل کے اخبار جنگ کراچی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا ایک بیان اور ایک تجویز نظر سے گزری جس پر نہایت ہی افسوس ہوا۔ یقیناً آنحترم نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ آنمحترم سے درخواست ہے کہ ان ہفوات ولغویات کی تردید کیلئے خود بھی بیان اخبارات کو ارسال فرمائیں اور مسلمانوں کو اس قسم کے فتنوں سے مامون ومحفوظ رکھنے کیلئے جو مفید اور مؤثر تجاویز ہوں اختیار فرمائیں۔ عریضہ کے ساتھ ایک بیان ارسال ہے۔ اگر آپ کے موقر جریدہ میں شائع کردیا جائے تو باعث ممنونیت ہوگا۔ فقط والسلام احقر محمد مالک کاندھلوی غفرلہ

(۳)

(حکیم الامۃ کے مآثر کی اشاعت ○ حاضری کی خواہش)

۲۱ محرم ۱۳۹۳ھ[2]

گرامی قدر محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت تمام ہوں گے۔ ایک عرصہ سے ملاقات وحاضری خدمت کا اشتیاق ہے۔ لیکن کثرت مشاغل کے باعث تکمیل ارادہ سے محروم رہا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

---

[1] مولانا موصوف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے فرزند رشید علمی جانشین درس وتدریس کے ساتھ قومی وملی مسائل میں بھی فکر مند رہے۔ وفاقی مجلس شوریٰ (اسمبلی) میں ہمارے ساتھ مشترکہ کام کرتے رہے۔

(حکیم الامۃؒ کے افادات کی اشاعت اہم ضرورت اور دینی خدمت)

(خط کے جواب میں شیخ الحدیث صاحبؒ کا خط)

[2] حضرت المحترم وم المحترم زادکم اللہ مجدًا وسوددًا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، نامہ گرامی نے مشرف فرمایا وفرمائی موجب تشکر بنی۔ احوال خیریت سے خوشی ہوئی۔ مکتبہ اشرفیہ کے قیام اور مولانا حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ کی مواعظ وتصانیف کی اشاعت وقت کی نہایت اہم ضرورت اور دینی خدمت ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے مساعی کو جلد از جلد ملت مسلمہ کے حق میں مثمر برکات بنادے۔ اور مسلمانوں کو اس سرچشمۂ حیات سے جو علوم ومعارف حکیم الامۃؒ کی شکل میں موجود ہے حیات جاودانی اور اسباب نشاۃ ثانیہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آپ کے اس ٹھوس علمی ودینی پروگرام کی جتنی تائید ہوسکے دریغ نہیں کروں گا۔ ماشاء اللہ آپ کی زندگی دینی علوم کی اشاعت وترویج میں گزر رہی ہے۔ فھنیئاً لکم، برخوردار سمیع الحق بھی الحق میں تبصرہ وتعارف کردیں گے۔ والسلام عبدالحق عفی عنہ

جلدی حاضر خدمت ہوں گا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آنمحترم کے فیوض و برکات سے مسلمانوں کو بیش از بیش متمتع فرمائے۔ آمین

کچھ دنوں سے یہ محسوس کر رہا تھا کہ حضرت حکیم الامتہؒ کے مواعظ اور تصانیف کی باقاعدگی کے ساتھ اشاعت کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کیلئے ناچیز نے مکتبہ اشرفیہ قائم کیا جسکی ماہانہ اشاعت ارسال خدمت ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہر اشاعت ارسال خدمت کی جاتی رہے گی۔ دعاؤں کا طالب ہوں اگر آنمحترم اپنے خدام و عقیدتمند حضرات کو مکتبہ کے ساتھ انسلاک کیلئے فرمادیں تو مکتبہ کو اس گراں قدر اور عظیم خدمت کی انجام دہی میں سہولت کی ساتھ حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔ والسلام احقر محمد مالک کاندھلوی

(۴)

۱۱ اگست ۱۹۷۴ء (مولانا ادریس کاندھلوی کی وفات پر مولانا ظفر احمد عثمانی کا مرثیہ)

گرامی قدر محترم المقام دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ باعث معروض یہ ہے کہ یکشنبہ ۷ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ ۲۸ جولائی ۱۹۷۴ء کو والد محترم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ کی وفات پر شیخ المحدثین والمفسرین حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کی زبان مبارک سے فی البدیہہ جو اشعار رثا جاری ہوئے وہ ارسال خدمت ہیں مناسب سمجھیں تو اپنے موقر ماہنامہ میں شائع کرادیں۔ فقط والسلام ناچیز محمد مالک کاندھلوی

☆☆☆

مولانا مبارک علیؒ دیوبندی[1] نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۱)

۱۰/ربیع الاول ۱۳۶۲ھ (دیوبند آنے کی دعوت پر لبیک کہیں)

برادر مکرم سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید ہے کہ آپ حضرت مہتمم صاحب کی دعوت[2] پر لبیک کہیں گے اور جلد از جلد برائے ملاقات تشریف لے آویں گے۔ خادم زادہ سعید سلمہٗ سلام عرض کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

(۲)

(رخصت کی درخواست ○ مہتمم صاحب کا سفر ملتان ○ مولانا مدنی کی سلہٹ سے واپسی)

۹/شوال المکرم ۱۳۶۳ھ

برادر محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ۔ گرامی نامہ موسومہ حضرت مہتمم صاحب اور دوسرا بنام احقر موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ کل ۸/شوال ۶۴ ۱۳ھ سے امتحان داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ اغلب یہ ہے کہ ۲۰/شوال تک اسباق شروع ہو جائیں گے۔ آپ نے احقر کو ۲۵/شوال تک تشریف آوری کی اطلاع دی ہے مناسب ہے لیکن اس کی کوشش فرماویں کہ جہاں تک ہو سکے جلد از جلد تشریف لاویں۔ حضرت مہتمم صاحب کل بروز یکشنبہ ملتان پنجاب تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کا خط ان کے ملاحظہ میں آچکا ہے اور آپ کی درخواست رخصت منظور کرلی گئی ہے مدرسہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت سے ہے۔ حضرت قبلہ مولانا مدظلہ سلہٹ سے واپس تشریف لے آئے

---

[1] حضرت مولانا مبارک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۸ھ) اکابر علماء میں سے تھے نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۳۵۰ھ تا وفات ۱۳۸۸ھ دارالعلوم کے نائب مہتمم رہے حضرت شیخ الحدیث کی دیوبند برائے تدریس کی تقرری میں آپکی سعی کا بھی بڑا حصہ تھا خطوط میں جگہ جگہ ترغیب اور اولاد کی طرح محبت و خیر خواہی کا ذکر ہے۔ آپ کے فرزند مولانا احمد علی سعید کا بھی حضرت سے معاصرانہ تعلق رہا ان کے خطوط بھی شریک مکتوبات ہیں۔ (س)

[2] دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے سلسلہ میں۔ (س)

ہیں۔ دہلی جمعیۃ العلماء کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں اور کوئی جدید بات نہیں۔ امید ہے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ اپنے والد صاحب بزرگوار سے سلام مسنون فرمادیں۔ والسلام احقر محمد مبارک علی نائب مہتمم

(۳)

(دارالعلوم دیوبند میں طمانیت قلب عزت وراحت سے زندگی بسر کرنے کی دعاO مولانا مدنی کی نینی تال جیل سے رہائی کی خوشخبری)

سہ شنبہ ۹ ررمضان ۱۳۶۳ھ

برادر محترم مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ' ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ آپ و نیز آپ کے متعلقین کی خیریت معلوم ہو کر طمانیت ومسرت حاصل ہوئی۔ آپ نے اس احقر کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بر بنائے حسنِ ظن ہے۔ ورنہ میں تو کچھ بھی نہ کر سکا اور اپنے امکانی استطاعۃ کے بموجب جو کچھ کیا تو یہ امر واقعہ ہے کہ وہ نہ صرف خصوصی باہمی تعلقات کی بناء پر بلکہ آپ کا استحقاق اور مفادِ دارالعلوم بھی اس میں پیش نظر رہا۔ اگر مجھ میں مزید قدرت ہوتی تو میں حسب منشاء نہ معلوم کیا اور کرتا' میری تمنا ہے کہ آپ دارالعلوم میں طمانیت قلب کے ساتھ عزت اور راحت کی زندگی بسر کریں اور دن دونی رات چوگنی ترقیات آپ کو حاصل ہوں۔ میری یہی خواہش سعید سلمہ' کے متعلق بھی ہے' اللہ تعالیٰ اس کو بھی میدان عمل میں ہر قسم کی ترقیات نصیب فرمادیں' آمین۔ آپ بھی دعا فرمادیں۔ میری علالت کا سلسلہ چلا جاتا ہے' ضعف معدہ کی شکایت ہے روزے رکھ رہا ہوں' دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ توانائی وطاقت عطا فرمادیں' روزے بھی پورے کرادے۔ (امین) سعید سلمہ' کی والدہ تین روز سے علیل ہے' بخار کی شکایت ہے' آج بفضلہ تعالیٰ کسی قدر طبیعت سنبھلی ہوئی ہے اور رُو بصحت ہے۔۔۔۔ خوشخبری۔۔۔۔ آپ نے سن لیا ہوگا کہ حضرت قبلہ مولانا مدنی مدظلہم نینی تال جیل سے رہا ہو گئے ہیں۔

یہ اطلاع ہم کو پرسوں ملی تھی یہ خط میں نے اس وجہ سے نہیں لکھا تھا کہ حضرت ممدوح کے یہاں تشریف آوری کا انتظار تھا خیال تھا کہ پہنچنے کی اطلاع آپ کو دوں گا' لیکن حضرت قبلہ مدظلہ کے کل کے گرامی سے معلوم ہوا کہ الہ آباد' ٹانڈہ' لکھنؤ' مرادآباد' دہلی ہوتے ہوئے پرسوں تک یہاں پہنچیں گے' اس لئے یہ عریضہ آج لکھ رہا ہوں۔ آپ حضرت مولانا کی خدمت میں فوراً مبارکبادی اور اشتیاق ملاقات کا خط لکھ کر روانہ فرمادیں۔ اپنے والد صاحب بزرگوار سے سلام مسنون عرض فرمادیں۔ فقط

(۴)

۹ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ (دیوبند تشریف آوری میں تاخیر نہ کرنے اور اطمینان کے ساتھ رہنے کی خواہش)

برادر مکرم سلمکم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا اس سے پہلا عریضہ موصول ہوا ہوگا۔ آپ تشریف آوری میں تاخیر نہ فرمادیں آپکی ضروریات خود اپنی ضروریات ہیں اور جس چیز کو آپ ظاہر فرمادیں وہ خود پیش نظر ہیں۔ آپکے آنے پر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جملہ بآسانی ہو جاویں گے۔ ہماری اپنی خواہش ہے کہ آپ اطمینان کے ساتھ یہاں رہ کر بسر کریں۔ سعید سلمہ مکان پر ہے اور سخت بیمار ہے اس کیلئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ صحت عاجل اور شفاء کامل عطا فرمادے۔ آمین اپنے والد صاحب سے سلام مسنون فرمادیجئے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام احقر محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۵)

۸ رشوال المکرم ۱۳۶۶ھ (شیخ الحدیث کی خالہ مرحومہ کی تعزیت)

محترم المقام زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا' آپ کی خالہ صاحبہ مرحومہ کے وصال کی خبر سے

سخت قلق ہوا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے' آمین۔ آپ کی خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ حضرت مہتمم صاحب دہلی تشریف لے جاچکے ہیں' انشاء اللہ کل پرسوں تک واپسی متوقع ہے۔ مدرسہ میں بحمد للہ ہر طرف سے خیریت ہے۔ باقی عند التلاقی انشاء اللہ۔ اپنے والد صاحب کو سلام مسنون عرض فرماویں۔

والسلام سید مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۶)

(تقسیم ہند کے بعد دیوبند جانے کیلئے انتظامات اور جلد پہنچنے کا اصرار O مولانا مدنی دہلی جاکر سعی کریں گے)

یوم پنجشنبہ ۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ

برادر محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ گرامی نامہ غیر مورخہ جو غالباً آخر ماہ دسمبر کا چلا ہوا ہے' جیسا کہ ڈاکخانہ کی مہر سے ظاہر ہوتا ہے' موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ اس سے پہلے ایک لفافہ ماہ شوال میں موصول ہوا تھا اس کا جواب فوراً احقر نے ارسال خدمت کیا تھا۔

آپ کی مفارقت[1] سخت تکلیف دہ ہے اور ہم دست بدعا ہیں کہ آپ کی تشریف آوری جلد سے جلد عمل میں آوے۔ یہاں سے آپ کو اور مولانا محمد شریف صاحب[2] کو مولانا عبدالحق نافع[3] کو ہوائی ڈاک کے ذریعہ خط لکھا گیا تھا کہ آپ حضرات ہوائی جہاز سے تشریف آوری کی سعی فرمائیں۔ ممکن ہے کہ آپ حضرات کے پاس خطوط پہنچے ہوں مگر تشریف آوری کی کوئی صورت نہ ہوسکی ہو۔ اب ہم آپ کی تشریف آوری کے لئے دوسرے طریق سے فکر کررہے ہیں' خدا تعالیٰ کامیابی عطا فرماوے اور آپ تشریف لاسکیں۔ حضرت قبلہ مولانا مدنی مدظلہ' پرسوں مولانا آزاد کی دعوت پر دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ حضرات کے بارہ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ سعی فرماویں گے اور کامیاب ہوں گے۔ یہاں دیوبند میں بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ مسعود سلمہ کا ڈھائی ماہ کے بعد پتہ چلا ہے کہ وہ مع متعلقین قلعہ بہادر گڑھ کیمپ ریاست پٹیالہ میں ہیں' یہ خط ان کا پرسوں ہی آیا ہے' مزید حالت انشاء اللہ بوقت ملاقات گفت وشنید میں آئیں گے۔ حضرت مہتمم صاحب خیریت سے ہیں۔ سعید سلمہ[4] بھی بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں' مدرسہ میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی[5] شوال کے شروع میں تشریف لے آئے تھے' خیریت سے ہیں اور کوئی جدید بات نہیں۔ امید ہے آپ مع جملہ متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ والد صاحب سے سلام مسنون فرماویں۔ احقر محمد مبارک علی عفی عنہٗ

(تقسیم ہند جدائی کا نہ ختم ہونے والا صدمہ مگر مشیت ایزدی سے حقانیہ کا چشمہ فیض جاری ہوا)

۱۔ حضرت شیخ الحدیث ۱۳۶۶ھ قیام پاکستان تک دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے' تعطیلات رمضان میں گھر تشریف لائے تھے کہ ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے دارالعلوم دیوبند سے یہاں کے روحانی فرزندوں کو جدا کردیا' جسم دور ہوگئے مگر روح اور جذبات تڑپ رہے تھے۔ روحانی اور علمی رشتے ایسے ظاہری اور مادی انقلابات سے کب متاثر ہوسکتے تھے۔ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش ہوتی رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ سکیں مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہورہے تھے۔ مشیت ایزدی کو یہ منظور تھا کہ بہت جلد یہاں بھی اس سرچشمہ فیض کی ایک نہر دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں جاری ہوسکے' اور بہت جلد پردۂ غیب سے بغیر اسباب ووسائل اور ارادہ ومنصوبہ کے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہوگیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

۲۔ حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس' ملتان

۳۔ مولانا عبدالحق نافع گل کاکاخیل جو گھر پر مقیم تھے۔

۴۔ مولانا کے صاحبزادے مولانا احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

۵۔ حضرت علامہ جامع معقول ومنقول فاضل اجل صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند۔ المتوفی رمضان ۱۳۸۷ھ

(۷)

۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ (تقسیم ہند اور دیوبند کے حالات داماد کی بہ مشکل پاکستان منتقلی)

محترم المقام زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کے چند گرامی نامے شوال سے بلکہ رمضان سے اب تک موصول ہوئے ہر ایک کا جواب بروقت دیا گیا' مگر آپ کے اس لفافہ سے جو غیر مؤرخہ ہے اور ۷ ارمحرم ۱۳۶۷ھ کو موصول ہوا ہے' معلوم ہوا کہ ہمارے عریضے[1] آپ کو نہیں ملے۔ حالانکہ دارالعلوم سے ایک خط رجسٹری کرا کے آپ کو بھیجا گیا جس میں یہاں دارالعلوم میں موجودہ صورت بتلائی گئی تھی' خیر یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ خطوط کیوں نہیں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ حالات درست فرمائے اور وہ دن جلد از جلد لادے کہ پھر آپ اور ہم سب ایک جگہ جمع ہوں اور آپ خیریت کے ساتھ یہاں پہنچیں۔ یہاں کے حالات حضرت مہتمم صاحب[2] نے تفصیل سے تحریر فرمائے ہیں ان سے کیفیت معلوم ہوگی' ہم یہاں خدا کا شکر ہے خیریت سے ہیں' لیکن میری چھوٹی بیٹی اور اس کا شوہر دہلی قرول باغ سے جان بچا کر نکلے' ان کا تمام سامان واسباب لٹ گیا اور اب وہ لاہور میں ہیں' بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں' اس کا شوہر لاہور میں اپنی جگہ کو (جو دہلی میں تھی) حاصل کر چکا تھا۔ اب ان کا تبادلہ کوئٹہ کو ترقی پر ہوا ہے۔ بڑی لڑکی اور اسکے شوہر مسعودالرحمٰن صاحب اور بچے تقریباً ۳ ماہ تک بہادر گڑھ کیمپ پٹیالہ میں مقیم تھے۔ کل ایک خط سے معلوم ہوا کہ وہ اسپیشل ٹرین سے یکم دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور بھیج دیئے گئے۔ اب میں لاہور سے ان کے خط آنے کا انتظار کر رہا ہوں' خدا کرے وہ خیریت سے پہنچ گئے ہوں اور راحت واطمینان سے وہاں رہنے کے لئے جگہ مل جائے۔ زیادہ تمنائے ملاقات' اور کیا لکھوں۔ اپنے والد صاحب سے سلام عرض فرمادیں۔ والسلام احقر محمد مبارک علی

(۸)

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ (مشغلہ تدریس دورۂ حدیث موجب فرحت وسرور)

برادر محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم' ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ' گرامی نامہ مورخہ ۶۸-۴-۶ ہجری بنام حضرت مہتمم صاحب شرف صدور لایا۔ ممدوح باہر سفر میں تشریف لے گئے ہیں' پرسوں تک واپس تشریف لے آویں گے۔ ممدوح کے متعلق آپ نے جو کچھ ارقام فرمایا ہے وہ بالکل بجا ہے اور درست ہے۔ خدا کرے آپ کی دعائیں قبولیت کا درجہ حاصل کریں۔ سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی آپ کی تشریف آوری کا سخت انتظار رہا' معلوم نہیں کہ آئندہ سال کے لئے آپ کا کیا ارادہ ہے۔ آپ کا مشغلہ تعلیمی بالخصوص دورۂ حدیث شریف[3] کا درس موجب فرحت وسرور ہے۔ فھنیا لک۔۔۔ کچھ عرصہ ہوا آپ کا گرامی نامہ احقر کے نام بھی شرف صدور لایا تھا' میں بوجہ کاہلی کے اب تک اس کے جواب سے قاصر رہا جس کا افسوس ہے۔ امید ہے کہ آں محترم اپنی دعاؤں میں احقر کو بھی فراموش نہ فرمادیں گے۔ گاہ بگاہے خیرت مزاج سے مطلع فرماتے رہیں۔ مدرسہ میں بحمد للہ ہر طرح سے خیریت ہے۔ امید ہے آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ فقط والسلام محمد مبارک علی ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ دیوبند

۱۔ مکتوب الیہ تعطیل رمضان میں گھر تشریف لائے تھے کہ تقسیم ہند کا واقعہ پیش آیا اور رسل ورسائل کا سارا سلسلہ درہم برہم ہوگیا۔

۲۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ان مکتوبات میں ہر جگہ ''حضرت مہتمم صاحب'' سے آپ ہی مراد ہیں (س)

۳۔ مادر علمی سے کٹ جانے والے تشنگان علوم یہاں جمع ہوگئے اور دورۂ حدیث اور اس کی موقوف علیہ کتابوں کی تدریس حضرت شیخ الحدیث نے شروع فرمائی یہ غالباً ذی الحجہ ۶۸ھ کا مہینہ تھا۔

(۹)

(شیخ الحدیثؒ کے والد ماجد کی وفات پر دیوبند میں تعزیت دعاؤں اور ایصال ثواب کا اہتمام O حزن وملال کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے)

۲۰/رجب ۱۳۶۸ھ

محترم المقام زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرصہ کے بعد گرامی نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ آپکے حضرت والد ماجد[1] رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال سے سخت قلق وصدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بالخصوص آپ کے حزن وملال کے تصور سے اور بھی زیادہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر نے درجہ قرآن شریف میں ایصال ثواب کا اہتمام کیا اور مسجد میں بھی بعد از نماز پنجگانہ دعا مغفرت کا انتظام کروایا ہے۔ آپ آئندہ سال ضرور تشریف لاویں۔ حضرت مہتمم صاحب نے یہاں آپ کے لئے حصول پرمٹ کی کوشش کی ہے، اجازت ملنے پر آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ اور حکم آپ کے پاس بھیج دیا جاوے گا۔ آپ اس کے ذریعہ وہاں سے یہاں آنے کی اجازت حاصل کریں اور یہاں مدرسہ میں اپنی جگہ پر آنے کی سعی بلیغ فرماویں۔ ۱۰/ شوال تک آپ کو یہاں پہنچ جانا چاہیے۔ فقط والسلام احقر محمد مبارک علی

(۱۰)

یکم ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ (مولانا مدنی کیلئے ہدیہ O جذبہ عقیدت اور سلام کا اظہار O حقانیہ کیلئے دعا کی درخواست O قاری طیب صاحب کی دیوبند واپسی کا فکر)

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میرا پہلا عریضہ ملاحظہ میں آیا ہوگا، لیکن نہیں معلوم کہ آپ نے جواب سے کیوں محروم رکھا۔ احقر نے حضرت مولانا مدنی مدظلہ سے آپ کا جذبہ عقیدت اور سلام بھی عرض کر دیا تھا اور آپ کا ہدیہ چائے کا ڈبہ بھی پیش کر دیا تھا اور آپ اور آپکے مدرسہ کے لئے دعا کی جو درخواست آپ نے کی تھی وہ بھی بالتفصیل عرض کر دی تھی۔ مجھے امید ہے آپ کا مدرسہ بفضلہ تعالیٰ روبہ ترقی ہوگا احقر آپ اور آپکے متعلقین اور آپ کے مدرسہ کی فلاح وبہبودی اور ترقی کے لئے دست بدعا ہوں اور سب کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کا متمنی ہوں۔ حضرت مہتمم صاحب[2] آپ کے پاس تشریف لے گئے تھے، کتنے روز مقیم رہے اور یہاں کی واپسی کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے، اگر معلوم ہو تو مطلع کریں۔ حضرت مہتمم صاحب ابھی تک کراچی تشریف فرما ہیں اور معلوم نہیں کب تک یہاں تشریف فرما ہوں گے۔ حضرت مولانا مدنی بفضلہ خیریت سے ہیں۔ مدرسہ میں ہر طرح سے خیریت ہے اور کوئی جدید بات نہیں ہے، جملہ حضرات مدرسین مدرسہ حقانیہ اور طلبہ سے سلام مسنون فرماویں۔ خیریت مزاج سے مطلع فرماویں، انتظار ہے۔

فقط والسلام

1۔ میرے جد امجد حضرت قبلہ مولانا الحاج محمد معروف گل صاحب مرحوم، المتوفی ۱۳۶۸ھ

2۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ قیام پاکستان کے بعد پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے تو دارالعلوم حقانیہ کو بھی پہلی بار قدوم مبارکہ سے نوازا تھا۔ متوسلین اور خود حضرت موصوف کی بھی یہی خواہش تھی کہ آپ مستقلاً پاکستان میں قیام فرمالیں، مگر مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی کشش بالخصوص حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے اصرار نے آپ کو واپسی پر مجبور کر دیا۔ (س)

(۱۱)

(شیخ الحدیث کے فدائی شیدائی حاجی غلام حسین پوسٹ ماسٹر کی وفات پر تعزیت اور دعاؤں کا اہتمام ○ ۷۰ ھ میں بھی حقانیہ کا انتظام کسی کو سپرد کر کے دیوبند پہنچنے کی خواہش ○ مولانا مدنی کی جانب سے حکومت ہند سے ہر قسم انتظامات کی پیشکش)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ

بملاحظہ سامی برادر محترم مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ گرامی نامہ غیر مورخہ ۲۲/ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ کو شرف صدور لایا تھا۔ سب پوسٹ ماسٹر حاجی غلام حسین صاحب[1] مرحوم ومغفور کے انتقال کی خبر وحشت اثر سے بہت ہی قلق اور صدمہ ہوا اور مرحوم کی تصویر آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ واقعی مرحوم بڑی خوبیوں کے سراپا حسن اخلاق تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بے شک آپ کو ان سے اور ان کو آپ سے بڑا ہی تعلق تھا۔ آپ کو ان کی مفارقت کا جس قدر بھی صدمہ ہو وہ بجا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔ آمین ۔۔۔ احقر نے دارالعلوم کی مسجد میں ان کی مغفرت کے لئے دعا کرادی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ حافظ خانہ میں قرآن شریف کے ختم کا انتظام کیا ہے۔ اور انشاء اللہ کلمہ طیبہ کے ختم کے موقع پر بھی مرحوم کو ایصال ثواب کرا دیا جائے گا۔ آپ احقر کی طرف سے ان کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادہ صاحب سے تعزیت فرمادیں اور صبر کی تلقین کریں اور وقتاً فوقتاً ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرتے رہیں کہ یہی چیز مرحوم کے لئے نافع ہوسکتی ہے۔

میں نے آپ کو پہلے بھی لکھا تھا اور پھر عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ آئندہ سال میں دارالعلوم دیوبند میں اپنی سابقہ جگہ پر تشریف آوری کا قصد فرمادیں تو اطلاع دیں تاکہ آپ کے لئے پرمٹ وغیرہ کی کوشش کی جاوے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کی آمد ورفت میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ آپ اپنے مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کا انتظام کسی دوسرے کو سپرد کردیں اور آپ دارالعلوم دیوبند آنے کا قصد کریں۔ میں نے خصوصیت سے آپ کے بارہ میں حضرت مولانا مدنی مدظلہ سے استصواب کیا تھا' ممدوح نے فرمایا کہ وہ تشریف لادیں تو ہر قسم کا انتظام حکومت سے آمد ورفت کے سلسلہ میں بآسانی ہوسکتا ہے۔ ہماری خواہش تو یہی تھی اور رہے گی کہ آپ یہاں تشریف لے آویں۔ اگر آپ کی رائے ہو تو مجھے جلد مطلع کریں تاکہ آپ کے آنے کے لئے کوشش شروع کردی جائے۔ جو انشاء اللہ بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جاوے گی۔ آپ نے غالباً اونی چوغہ احقر کے لئے خرید فرمایا ہے مگر آپ نے قیمت تحریر نہیں فرمائی۔ اس کا لانے والا ابھی انشاء اللہ جلد ہی مل جائے گا۔ مگر ازارہ کرم اس کی قیمت سے مطلع فرمایئے تاکہ فوراً تبادلہ سکہ کی صورت میں آپ کے پاس پہنچادوں۔ آپ اپنے مدرسین حضرات بالخصوص برادرم مولوی عبدالحمید صاحب سے سلام مسنون فرمادیں۔ اہل بیت کو سلام ودعا پہنچادیں۔ فقط والسلام

---

[1] یہاں الحق کے شیخ الحدیث نمبر سے ان کا مختصر تعارف دیا جارہا ہے:۔ **(الحاج شیخ غلام حسین صاحب)**
۱۹۰۱ء کو گوجر خان کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے ۵ سال کی عمر میں کوہاٹ آ گئے، یہاں تعلیم حاصل کی اور محکمہ ڈاک میں ملازم ہوگئے ۱۹۲۹ء میں اکوڑہ خٹک آئے تو حضرت شیخ الحدیث کے گرویدہ ہوگئے پھر ان ہی کے ہو کر رہے۔ حضرت شیخ الحدیث کے مخلص، عاشق زار اور وفادار تھے۔ حضرت کی خدمت اور رفاقت ہی کو اپنا مقصد بنالیا تھا پوسٹ ماسٹر تھے ان کی انتہائی کوشش یہی رہتی کہ اکوڑہ خٹک ہی میں حضرتؒ کے ساتھ رہیں کبھی تبدیلی ہوجاتی تو مرغ بسمل کی طرح تڑپتے اور حضرت کی خدمت وضروریات کو پورا کرنے کے لیے مواقع کی تلاش میں رہتے، تواضع، نفاست خشوع وخضوع فی الصلوٰۃ کا نمونہ تھے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے اپنی مسجد میں قرآن کریم کے درس کا سلسلہ بھی ان ہی کے اصرار پر شروع کیا تھا۔ طلبہ پر شفیق تھے اور ان سے محبت کرتے تھے انہیں اللہ نے ظاہر وجاہت سے بھی نوازا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کا بھی ان سے قلبی تعلق تھا یہ ان کی محبت ہی کی کرامت تھی کہ ۱۹۵۰ء میں جب وفات ہوئی تو حضرت شیخ الحدیث نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں جگہ دی اور وہیں مدفون ہوئے۔

(۱۲)

۶ جمادی الآخر ۱۳۷۶ھ (قاری طیب کا سفر رنگون جلسہ حقانیہ کی دعوت پر حقانیہ کیلئے دعائیں)

محترم المقام زید مجدکم السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ حضرت مہتمم صاحب کے رنگون کا پتہ آپ نے دریافت فرمایا ہے لہٰذا پتہ یہ ہے:۔

Moalana Mohammad Tayyab Sahib C/O Baggia Sons & Co 59, 26th Street Rangoon Burma

حضرت ممدوح امید ہے کہ آخر فروری یا انشاء اللہ شروع مارچ میں واپس تشریف لے آویں گے اگر شعبان میں مغربی پاکستان جانا طے ہوا تو انشاء اللہ پروگرام میں آپ کے لئے بھی تاریخ لکھوا دی جائے گی' مطمئن رہیں۔ احقر کو بھی جناب والا نے شرکت جلسہ[1] کی دعوت دی ہے' بہت بہت شکریہ! مگر یہ تو خیال فرمایئے کہ میری حاضری میں بجز اس کے کہ دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور کیا ہے۔ نہ وعظ نہ تقریر نہ کچھ نہ کچھ۔ خیر یہ آپ کی محبت کی بات ہے کہ آپ نے اس موقع پر اس ناچیز اور ناکارہ کو یاد فرمایا' بہت بہت شکرگزار ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماوے اور طلبہ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہیں۔

والسلام احقر محمد مبارک علی

(۱۳)

۳۰ رجمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ (مولانا مدنیؒ کی شرکت کی خواہش O بے حد مصروفیات کی وجہ سے معذرت O پوتے سید منظر السبطین کی وفات پر چکوال کا سفر)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا' یاد فرمائی کا شکرگزار ہوں' مدرسہ کی ترقی سے دلی خوشی ہوئی' اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ حضرت مہتمم صاحب آج کل سفر پر ہیں' رنگون تشریف لے گئے ہیں' ایک ڈیڑھ ماہ میں واپسی ہوگی۔

شعبان میں حضرت مولانا مدظلہٗ کی مصروفیات آپ جانتے ہیں کہ کس قدر بڑھ جاتی ہیں اس زمانہ میں حضرت کے لئے کوئی سفر بھی طویل بہت مشکل ہے۔ خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔ والسلام محمد مبارک نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مکرر آنکہ سال گذشتہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ میں احقر نبیرۂ خود سید منظر السبطین مرحوم (پسر ہیڈ ماسٹر سید مسعود السبطین) کے سانحہ ارتحال کی اطلاع پاکر جب چکوال ضلع جہلم گیا تھا تو اس وقت کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ آپ کو چکوال بلاؤں مگر نہ بلا سکا اور نہ چکوال میں حاضری کی اطلاع دے سکا' کیونکہ خیال ہوا کہ شاید اپنے مشاغل کی وجہ سے چکوال نہ آسکیں اور پہلے کی طرح مجھ کو حاضری[2] کا حکم دیں' اور میں اس وقت اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے تیز وقت میں گنجائش نہ ہونے کیوجہ سے حاضری نہیں دے سکتا تھا اور باوجود شدید اشتیاق ملاقات کے کچھ نہ کرسکا۔ یعنی نہ آپ کو چکوال کے لئے دعوت دے سکا اور نہ اپنی حاضری کی اطلاع دے سکا۔ آپ کے مدرسہ کی ترقیات کو سنکر بہت مسرت ہوتی ہے۔ یہ آپ کے خلوص نیت اور محنت کا ثمرہ ہے۔ اللھم زد فزد۔ حضرت قبلہ مولانا مدنی مدظلہٗ کو آپ کا خط ملاحظہ کرادیا تھا اور دعا کے لئے عرض کردیا تھا۔ حضرت ممدوح نے سلام لکھنے کا ایما فرمایا تھا' لہٰذا ممدوح کا سلام عرض کرتا ہوں۔ اپنی خیریت سے گاہ بگاہ مطلع فرماتے رہیں' یہ نصف ملاقات کا درجہ ہے' خدا کرے کہ آپ سے جسمانی ملاقات کی بھی کوئی صورت ہو۔ فقط والسلام

سعید سلمہٗ بفضلہ خیریت سے ہیں السلام عرض کرتے ہیں۔ احقر محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی جس میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ نے شمولیت فرمائی

[2] پہلی دفعہ پاکستان آمد پر صاحب مکتوبات اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور دو تین یوم قیام فرمایا تھا' اس کی طرف اشارہ ہے۔ (س)

(۱۴)

۱۹ / جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ (مولانا مدنی کے وفات کا حادثہ کبریٰ O صبر کی تلقین O مرض وفات میں ملاقاتیں)

برادر محترم مولانا عبدالحق صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' گرامی نامہ شرف صدور لا کر موجب طمانیت ہوا' حضرت مولانا مدنی[1] نوراللہ مرقدہٗ کے سانحہ ارتحال پر جن تاثرات کا آپ نے ذکر کیا وہ بالکل بجا اور درست ہیں۔ افسوس صد افسوس! ایسی برگزیدہ ہستی جو سراپا علم و عمل و زہد و تقویٰ اور اخلاق محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا نمونہ' یکتائے زمانہ اور اپنی نظیر آپ تھی' ایسے دور میں یکا یک ہم سے جدا ہوگئی' جو پُرفتن اور بادِ سموم کے تیز و تند جھونکوں سے پُراز تلاطم ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ صبر و سکون عطا فرماوے اور حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرماوے۔ آمین۔

محترما! یہ حادثہ کبریٰ ہر حالت سے مصیبت عظمیٰ ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی دینی و دنیوی ہر قسم کے حوادث اور وقائع میں نہ صرف رائے صائب اور نیک مشوروں سے بلکہ مخلصانہ اور ہمدردانہ عملی جدوجہد سے جس درجہ باعثِ تقویت اور موجب طمانیت بنی ہوئی تھی' وہ آج ہم میں نہیں ہے۔ فالی اللّٰہ المشتکیٰ وعلیہ التکلان وھو حسبی ونعم الوکیل. مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ وقت آنا تھا آ کر رہا۔ اندریں صورت بجز صبر و شکر اور چارۂ کار کیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آں محترم کو بھی اس ذات گرامی سے خصوصی تعلق اور قلبی شغف تھا' مجھے خوب اندازہ ہے آپ بھی اسی طرح تڑپتے ہوں گے مگر محترما! اندریں حالات جس پر اپنا عمل ہے وہی آپ سے بھی عرض کروں گا کہ صبر و شکر سے کام لیجئے اور ایصال ثواب اور ترقی درجات کے لئے دعا فرماتے رہیے اور اجر حاصل کیجئے' زیادہ کیا عرض کروں۔ تاخیر عریضہ کا باعث منجملہ دیگر وقتیہ امور کے اپنا ضعف اور سستی بھی اس کا سبب ہے۔ میں ایک عرصہ تک سخت علیل اور صاحب فراش رہا۔ اس موقع پر ایک اور بات یاد آ گئی' ایک طرف حضرت مرحوم و مغفور بیمار تھے۔ دوسری طرف اس احقر کی طبیعت خراب تھی۔ اہل خانہ کے ذریعہ طرفین کے حالات معلوم ہوتے رہے۔ جب طبیعت سنبھلی حضرتؒ کے پاس آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا' کبھی حضرت مرحوم خود یاد فرماتے کبھی یہ احقر خود حاضر خدمت ہوتا' دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور مزاحی جملوں سے نوازتے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت کی طبیعت سنبھلی اور باہر مردانہ میں آنے جانے لگے' عصر کے بعد مکان پر عام اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت اور بھی زیادہ پُر لطف اور پُر کیف صحبتیں رہیں' مگر پھر یکا یک طبیعت بگڑی اور تقریباً ایک ہفتہ حضرت مرحوم باہر تشریف نہیں لا سکے' اس حالت میں بھی ہماری ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا' آخری ملاقات پیر کے دن ہوئی اس کے بعد باوجود کوشش کے ملاقات نہ ہو سکی' یہی مقدر تھا۔ پنجشنبہ کے روز ظہر کے وقت بلا وہم و گمان یکا یک حضرت مدنیؒ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور دار فانی سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حادثہ کے مسموع ہوتے ہی کیا حالات پیش آئے! لکھتا' مگر اپنا ضعف مانع ہے۔ اخبارات میں برابر حالات شائع ہو رہے ہیں' آپ کے ملاحظہ میں یہ بھی آتے ہوں گے۔ مجھے نزلہ کا عارضہ ہے' موسم سرما میں اس کا زیادہ اثر رہتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ چند دنوں سے طبیعت سنبھلی ہوئی ہے مگر ضعف زیادہ ہے' علاج اور پرہیز کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ اور جسمانی و روحانی قوت عطا فرمائے' اعمال خیر کی توفیق بخشے اور جب بھی وقت آئے اپنے فضل و کرم سے حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ امید ہے مزاج مع الخیر ہوں گے۔ فقط والسلام احقر مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

---

[1] اس گرامی نامہ میں حضرت مولانا مبارک علی مرحوم نے حضرت شیخ الحدیث کے نام اس مکتوب میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے وصال پر اپنے تاثرات غم ظاہر کئے ہیں۔ (س)

(۱۵)

۱۴/رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ (قاری طیب کا سفر کلکتہ وارادۂ حج)

محترم المقام زید مجدکم۔السلام علیکم۔گرامی نامہ موسومہ حضرت مہتمم صاحب صادر ہوا حضرت ممدوح کلکتہ تشریف لے گئے ہیں اواخر رمضان میں واپسی متوقع ہے وسط شوال میں سفر حج کا ارادہ فرمارہے ہیں۔اس لئے پاکستان کے سفر کا کوئی امکان نہیں۔آپ کو حضرت مہتمم صاحب کے پروگرام کی اطلاع صحیح نہیں ملی اطلاعاً عرض ہے۔ والسلام

(۱۶)

۱۳۸۰ھ (سمیع الحق اور عبداللہ کاکاخیل کے سفر دیوبند میں میزبانی نہ کرسکنے پر افسوس اور شکوہ)

محترم المقام زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔عزیزم مولوی سمیع الحق صاحب ومولوی عبداللہ صاحب مدظلہ دیوبند تشریف لائے۔اور حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ کے مکان پر قیام فرمایا زمانہ قیام میں دوسرے معزز حضرات کو بھی مہمان نوازی کا شرف بخشا۔مگر صرف میں ہی ناکارہ اس سے محروم رہا۔جسکا افسوس رہیگا۔آج یہ دونوں عزیزان محترم دیوبند سے وطن کے لئے روانہ ہورہے ہیں۔اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچا دے اور پھر جلد از جلد ملاقات نصیب رہے آمین۔مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ہندوستان تشریف لاتے۔تو ہرگز بے اعتنائی نہ برتتے اور میزبانی کا موقعہ دیکھ کر مجھ کو نوازتے۔امید ہے اگر آپ کسی وقت تشریف لائے اور میں زندہ رہا تو ضرور اس حسرت کو پوری فرمائیں گے۔آپ نے عرصہ سے خط وکتابت کا سلسلہ بند کررکھا ہے۔غالباً یہی شکایت آپکو بھی مجھ سے ہوگی۔مگر میں دیدہ ودانستہ اس کا مرتکب نہیں ہوں بلکہ ایک غلطی کی وجہ سے ایسا ہوا جسکی وضاحت عزیزان محترم آپ سے فرمائیں گے۔

بہرحال خط وکتابت نصف ملاقات کا درجہ رکھتی ہے اگر ہوسکے تو گاہے ماہے خیریت مزاج سے مطلع فرماتے رہیں میری طبیعت علیل ہے جس سے قدرے ضعف اس قدر بلکہ اس سے بہت زیادہ میری مشغولی ہے۔دعا کا محتاج ہوں۔اللہ تعالیٰ اعمال خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حسن خاتمہ نصیب ہو۔آمین۔ والسلام مع الاکرام۔ خادم محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۱۷)

۲۲۔۵۔۱۳۸۱ھ (چند شورش پسند طلبہ کی حرکت)

محترم المقام زادمجدکم،السلام علیکم ورحمۃ اللہ،عرصہ کے بعد گرامی نامہ سے خیریت مزاج معلوم ہوئی الحمدللہ کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے جو تشویش انگیز ہو۔اس بارے میں کسی پریشانی کی ضرورت نہیں ہے البتہ دعا فرماتے رہیں۔چند شورش پسند مجرم طلبہ نے عدالت میں مقدمہ دائر رکھا ہے کہ انہیں دارالعلوم مین داخلہ کی اجازت دی جائے دارالعلوم میں بحمدللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہو۔ والسلام

دیگر یہ کہ آجکل احقر بعارضہ نزلہ بخار علیل ہے۔اس حالت میں برابر مدرسہ حاضر ہوتا ہوں اور خدمت متعلقہ انجام دیتا ہوں مگر طبیعت گر جاتی ہے اس لئے اسوقت بطور رسید عریضہ ہذا ارسال خدمت ہے ان شاءاللہ مفصل عریضہ لکھوں گا۔صاحبزادہ صاحب کو سلام فرمادیں۔

والسلام محمد مبارک علی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند ۸۱/۵/۲۲ھ

(۱۸)

۱۳/محرم ۱۳۸۲ھ (قاری طیب کے مقالہ علماء دیوبند کا مسلک O پر حصول رائے کی دوبارہ تاکید)

حضرت محترم زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! گزشتہ ماہ میں جناب کی خدمت میں حضرت مولانا محمد طیب

صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک مقالہ موسومہ "علماء دیوبند کا مسلک"[1] حصول رائے کے لئے ارسال کیا گیا تھا۔ اس مضمون کی اشاعت میں بمصالح عدیدہ عجلت کی ضرورت ہے' اس لئے تاریخ وصولیابی سے پندرہ بیس دن کے اندر اندر رائے گرامی بھیج دینے کی استدعا کی گئی تھی لیکن ارسال مقالہ پر کافی عرصہ گزر چکا ہے اور اس سلسلہ میں ہنوز دفتر جناب کے فکرِ عالی سے محروم ہے' اس لئے بطور یاددہانی یہ عریضہ ارسال ہے' امید ہے کہ پہلی فرصت میں مطبوعہ مقالہ پر شائع شدہ تنقیدیں اور مجموعہ مقالہ پر اظہار خیال فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ زیادہ تاخیر میں جناب کی مؤقر رائے شائع نہ ہونے کا افسوس رہ جائے گا۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۱۹)

(دارالعلوم کی صد سالہ تاریخ)

۲-۳-۱۳۸۶ھ

محترم المقام زید مجدکم۔ سلام مسنون! گرامی نامہ نے ممنون یادآوری فرمایا۔ بہت عرصہ کے بعد خیریت مزاج معلوم ہو کر بے حد خوشی اور مسرت ہوئی۔ "دارالعلوم کی صد سالہ تاریخ"[2] کی روانگی کی اطلاع کے سلسلہ میں حضرت مہتمم صاحب کا والا نامہ ملاحظہ سے گزر چکا ہوگا اور مذکورہ بالا کتاب بھی پہنچ گئی ہوگی۔ نقل سند (مولوی فضل حق صاحب) کے بارہ میں تعلیمات سے جواب کافی تاخیر سے آیا ہے' اس لئے ارسال عریضہ میں جو تاخیر ہوئی اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(۲۰)

(کشمیری فرغل جلد بھیجنے کی خواہش)

جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ

بملاحظہ محترم المقام مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ سے آپ نے سلسلہ خط وکتابت بند کر رکھا ہے۔ پچھلے دنوں جو خط حضرت مہتمم صاحب کے پاس آتے رہے ان سے آپ کی خیریت معلوم ہوتی رہی عرصہ ہوا آپ نے مطلع فرمایا تھا کہ فرغل یعنی کشمیری گرم چوغہ حاصل کرلیا گیا کسی جانے والے کے ہاتھ روانہ کروں گا۔ چونکہ موسم سرما شروع ہوگیا ہے۔ اس لیے اس کی یاددہانی کر رہا ہوں۔ جلد از جلد بھیج کر ممنون فرمائیں۔ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ تک سخت علیل رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اب اچھا ہوں۔ میں دو تین ماہ میں بشرط حیات انشاء اللہ تعالیٰ بچوں سے ملاقات کے لیے چکوال کی حاضری کا ارادہ کئے ہوں۔ کیا عجب ہے آپ سے بھی کسی جگہ ملاقات نصیب ہو جاوے۔ امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔ جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ والسلام۔

☆☆☆

مولانا محمد متین[3] خطیب کراچی

(۱)

(مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی مجلس عاملہ کیلئے نامزدگی
○ مفتی محمد حسن کی جگہ مفتی محمد شفیع کی قائم مقام صدر کیلئے نامزدگی)

۳ رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۷ رجنوری ۱۹۵۵ء

مکرمی ومحترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! احقر

---

[1] بعد میں یہی گرانمایہ مقالہ اسی نام سے متعدد جگہ شائع ہوا۔

[2] مرتبہ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مدظلہ (س)

[3] مولانا جمعیۃ علماء اسلام (علامہ شبیر احمد عثمانیؒ) کے سرگرم رہنما، مولانا محمد شفیع دیوبندیؒ کے دست راست، کراچی میں انتقال ہوا (س)

جناب کو مندرجہ ذیل امر سے مطلع کر رہا ہے۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جمعیت کے دستور کی دفعہ نمبر ۳ کے تحت جمعیت کی مرکزی مجلس عاملہ کیلئے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد فرمایا ہے۔

۱۔	حضرت مولانا خیر محمد صاحب	(ملتان)
۲۔	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	(کراچی)
۳۔	حضرت مولانا اطہر علی صاحب	(کشور گنج)
۴۔	حضرت مولانا عبدالحق صاحب	(اکوڑہ خٹک)
۵۔	حضرت مولانا شمس الحق صاحب	(فرید پور)
۶۔	حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحب	(لاہور)
۷۔	حضرت مولانا اشرف الدین صاحب چوہدری	(ڈھاکہ)
۸۔	حضرت مولانا سید علی اکبر شاہ صاحب	(حیدرآباد)
۹۔	حضرت مولانا مصلح الدین صاحب	(ڈھاکہ)
۱۰۔	حضرت مولانا ابو صالح محمد جعفر صاحب	(پیر صاحب سرسینہ شریف)

۲۔ صاحب صدر موصوف نے اپنی علالت کی وجہ سے جمعیت کے کاموں کی سربراہی سے اپنے آپ کو معذور پاتے ہوئے جمعیت کے دستور کی دفعہ نمبر ۷ کے تحت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نائب صدر مرکزی جمعیت کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا ہے۔لہذا تااطلاع ثانی جمعیت کے صدر کے تمام فرائض مولانا مفتی محمد شفیع صاحب انجام دینگے۔اخبارات میں مندرجہ بالا اطلاعات شائع ہو چکی ہیں۔احتیاطاً مزید اطلاع دے رہا ہوں۔ والسلام محمد متین خطیب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نانک واڑہ۔۔۔کراچی

(۲)

۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء

(مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے مجلس عاملہ کا اجلاس)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مورخہ بیس نومبر 1955ء بوقت چار بجے شام بر مکان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (واقع ۱۷۱۸ گارڈن ایسٹ اشرف منزل مسقط روڈ متصل چوک لسبیلہ ہاؤس) منعقد ہو رہا ہے۔ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

۱۔ دستور پاکستان کے سلسلہ میں جاری کردہ مہم کی رپورٹ۔

۲۔ آل پارٹیز کشمیر کانفرنس کے سلسلہ میں وزیراعظم پاکستان کے آمدہ دعوت نامہ پر غور۔

۳۔ جمعیۃ کے انتظامی امور کے سلسلہ میں مغربی پاکستان کے علماء سے خط وکتابت پر غور

۴۔ مراکش،اسرائیل،افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک کے سلسلہ میں غور۔ ۵۔ دیگر امور باجازت صدر

جمعیت کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اسمیں جناب کی شرکت نہایت ضروری ہے تجاویز بیس نومبر 1955ء تک ناظم کے پاس پہنچ جانا ضروری ہیں۔ والسلام محمد متین خطیب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کراچی (ا)

(۳)

۲۷ رفروری ۱۹۵۶ء

(مرکزی جمعیۃ کو فعال اور منظم بنانے کا پروگرام)

مکرمی ومحترمی! زید عنایتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔مزاج گرامی! امید ہے کہ مع الخیر ہونگے۔میں مغربی پاکستان کے پچیس ۲۵ روزہ دورہ سے فارغ ہوکر ایک ہفتہ کراچی قیام کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (قائم مقام صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام) کے ہمراہ مشرقی پاکستان کے ۲۵ روزہ دورہ پر چلا گیا تھا۔جس سے 18 رفروری 1956ء کو واپسی ہوئی۔

اس دورہ کی مکمل رپورٹ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔کراچی کا ایک اخبار مورخہ 24 رفروری 1956ء جسمیں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے یہ پرچہ مل گیا ہوگا۔چونکہ جمعیۃ کی طرف سے اس دورہ کا مقصد دستوری مہم کو کامیاب بنانے کے علاوہ جمعیۃ کی تنظیم کی طرف علماء کو توجہ دلانا بھی تھا اسلئے مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ مبذول کرارہا ہوں۔ اسکے جوابات سے جلد از جلد مجھے مطلع کیا جائے۔تاکہ آئندہ جمعیۃ کے کاموں کی رفتار تیز کی جاسکے۔وفد کے دورہ پاکستان (مشرقی و مغربی) کے موقع پر آپ حضرات نے جس تعاون ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔وہ اس کا ثبوت ہے کہ آپ اور دیگر حضرات علماء کو جمعیۃ کے کاموں سے پوری دلچسپی ہے۔امید ہے کہ آپ حضرات ہمیشہ اسی طرح تعاون فرماتے رہینگے۔

(جمعیۃ کے اخبار کی ضرورت O حلقہ واری اجتماعات)

۱۔ اس دورہ میں جمعیۃ کے اخبار کی ضرورت کا سختی سے احساس ہوا اسلئے یہ خیال ہے کہ یا تو کسی مقامی روزنامہ سے بات کی جائے۔اور اسکی سالانہ خریداری تمام شاخیں منظور کریں جسمیں چالیس اکتالیس روپیہ سالانہ برداشت کرنا پڑینگے۔پھر بھی آزادی سے جمعیۃ کی تمام خبریں شائع نہ ہونے کا احتمال ہے۔اسلئے ماہانہ یا پندرہ روزہ خبروں کا ایک پرچہ جمعیۃ کی طرف سے شائع ہو جائے تو بہتر ہے "الاسلام" کے نام سے ایک ماہانہ پرچہ کراچی سے نکلتا تھا۔جو آجکل بند ہے۔امید ہے کہ بات کرنے سے یہ پرچہ جمعیت کو مل سکتا ہے آپ اِس سلسلہ میں یکمشت کیا امداد کرسکیں گے اِس سے مطلع کیا جائے اور ہر پرچہ کی آپ کتنی کاپیاں خرید سکینگے فیصلہ کرکے تحریر فرمائیں۔

۲۔ ہمارے دورہ کے موقع پر آپ کے ہاں جو اجتماعات ہوئے۔اسکی تفصیل سے مجھے مطلع فرمائیں تاکہ رپورٹ مرتب کرکے شائع کی جاسکے۔

۳۔ آپ کے حلقہ میں جمعیۃ کی جتنی شاخیں ہیں انکے پتے معہ نام و پتہ عہدے داروں و ممبران کے روانہ کریں۔

۴۔ اپنے حلقہ میں پندرہ روزہ اجتماعات منعقد کریں جنکا نام "حلقہ واری اجتماع" رکھا جائے اور ان اجتماعات میں علماء دیندار حضرات، تاجر، صحافی اور سمجھدار لوگوں کے مجمع میں جمعیۃ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کی تدابیر اور مختلف صورتوں پر مشورہ بھی ہو۔اور کسی عالم کا بیان بھی ہو۔جسمیں اقامت دین کے تمام شعبوں میں کام کرنے اور اصلاح اعمال کی ترغیب ہو۔اور جب کبھی کسی معروف عالم کا اتفاق آپ کے مقام کے قرب وجوار میں آنے کا ہو۔انکو اس اجتماع میں دعوت دیکر تقریر کرنے کا انتظام کیا جائے۔

۵۔ کم از کم ہر مہینہ اپنی شاخ جمعیۃ کی کاروائی کی رپورٹ مرکزی دفتر کو بھیجتے رہیں۔تاکہ مرکز اس سے مطلع ہوکر اپنی قوت کا کچھ اندازہ قائم کرسکے۔

۶۔ اسکی کوشش کی جائے کہ اپنی جمعیۃ کی طرف سے ایک ایسا مبلغ تنخواہ دار رکھا جائے۔جو عام اصلاحی مواعظ کے علاوہ سیاسی اور

اجتماعی مسائل میں اعلیٰ بصیرۃ کام کرسکے اسکو بھی چاہئے کہ خاص طور پر اجتماعی اور سیاسی مسائل اور انکے لئے جدو جہد کا پورا طریقہ سیکھے ہر جمعیۃ کی طرف سے اگر ایک ایک مبلغ ایسا تیار ہوگیا۔ تو جماعت کی تنظیم انشاءاللہ تعالیٰ مستحکم ہو جائیگی۔

۷۔ فنڈ جمع کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ مقامی کاموں کے علاوہ مرکزی جمعیۃ کو بھی اسکا کوئی حصہ معین دے سکیں۔ اسمیں تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے مطلع کریں۔ والسلام احقر محمد متین خطیب

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نانک واڑہ۔ کراچی

☆☆☆

مولانا محمد صاحب[1] خطیب جامع مسجد ڈیرہ اسماعیل خان

(بیٹے کے داخلہ کی سفارش)

۲۱/جون ۱۹۵۹ء

محترم المقام جناب مہتمم صاحب مدرسہ عربیہ دارالعلوم حقانیہ۔ السلام علیکم، مزاج شریف، حامل رقعہ ہذا آپکی خدمت میں برائے حصول تعلیم دینی حاضر ہورہا ہے یہ میرا لڑکا ہے اس سے پہلے یہ سرگودھا سراج العلوم میں تعلیم حاصل کرتا رہا ہے آپ اسکو اپنے مدرسہ میں داخل فرما کر مشکور فرمائیں۔ یہ پشتو زبان سے ناواقف ہے اسلئے اس کے اسباق ان اساتذہ کے پاس مقرر فرمادیں جو اردو زبان میں تدریس فرمارہے ہوں مہربانی ہوگی۔ اس سال اس نے مولوی عالم کا امتحان پشاور یونیورسٹی میں دیا ہے مولوی فاضل کورس اس کو پڑھایا جائے۔ اسکا نام حافظ احمد شعیب ہے۔ فقط والسلام از عبدالقدوس السلام علیکم بقلم محمد عفااللہ عنہ، جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسماعیل خان

☆☆☆

مولانا محمد الحسنی صاحب[2] ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۵/نومبر ۱۹۵۵ء

مکرمی، السلام علیکم۔ گرامی نامہ وصول ہوا شکریہ۔ پاکستان وی پی نہیں جاتا۔ اسلئے آپ براہ کرم اپنا زر اشتراک حسب ذیل پتہ پر بھیجیں۔ اور منی آرڈر رسید مجھے ارسال کریں۔ تاکہ جلد از جلد آپ کا نام لسٹ میں لکھ لیا جائے۔ اسی طرح دوسرے صاحب بھی جن کا آپ نے نام لکھا ہے۔ اپنا چندہ سابق الذکر پتہ پر بھیجیں۔ دفتر فاران کیمبل اسٹریٹ کراچی نمبر ا

جواب میں اتنی تاخیر ہوئی جسکا معذرت خواہ ہوں امید ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری پوری ہمت افزائی کریں گے۔

آپ کا محمد الحسنی

---

[1] ڈیرہ اسماعیل خان کے بڑے ذی اثر علماء میں سے تھے۔

[2] ندوۃ العلماء کے جید عالم ادیب، عبقری شخصیت عربی مجلہ البعث الاسلامی کے مدیر شہیر

جناب محمد حسین صاحب[1] (خزانچی حقانیہ کے اساسی رکن) اکوڑہ خٹک بر مارنگون

(برما میں سوشلزم کی وجہ سے لوگوں کی حالت زار O سوشلزم کمیونزم بہن بھائی O شیخ الحدیث اور علماء کے انتخاب پر خوشی)

۱۳ ارفروری ۱۹۷۱ء

بخدمت محترمی و معظمی جناب مولانا صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون معروض خدمت آنکہ۔ سالہا سال کے بعد آج چند سطور آپکی خدمت میں لکھ رہا ہوں۔ اتنے عرصہ تک خاموشی اور سلسلہ خط وکتابت منقطع رکھنے پر سخت نادم ہوں اور معافی چاہتا ہوں برخوردار ہارون کے خطوط سے آپکی خیر وعافیت کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ الحمد اللہ کہ آپ بعافیت ہیں۔ اور دارالعلوم نے بھی کافی ترقی کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ترقیاں عطا فرمائے۔ حال ہی میں برخودار محمد یحیٰ کا کینڈا سے خط ملا۔ اسمیں یہ خوشخبری لکھی تھی۔ کہ جناب مولانا عبدالحق صاحب نیشنل اسمبلی کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔ محمد طاہر اور محمد ہارون کے خطوط سے بھی یہ خوشخبری ملی۔ کہ آپ کو اجمل خٹک کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ اور وہ عوامی لیگ کا امیدوار تھا۔ الحمد اللہ کہ قوم نے آپ کو منتخب کر کے اپنا صحیح نمائندہ حاصل کرلیا ہے (مبارکباد) ریڈیو کی خبروں کے مطابق صوبہ سرحد سے جمیعۃ علماء اسلام کے 9 امیدوار قومی اسمبلی میں کامیاب ہوئے ہیں۔

<u>پاکستان کیلئے اسلامی آئین ہی لازمی ہے</u>: پاکستان کیلئے آئین اسلامی ہونا لازمی امر ہے۔ اسلئے یہ کام علمائے کرام کے مشورہ اور فیصلہ کے مطابق ہونا چاہئیے۔ اگرچہ آجکل دینی کاموں میں مسلمان بہت کم دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور دنیاوی دھندوں میں دن رات حرام حلال کی تمیز کئے بغیر سرگردان و پریشان اور جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اسلئے علماء کی چیخ وپکار بے اثر ہوکر رہ جاتی ہیں۔ مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا۔ کے مصداق اللہ کے دین کا محافظ اللہ ہی ہے۔ اسلئے انشاء اللہ آخر کار دین اسلام کی فتح ہوگی۔ اور اسی آئین پر چلنے سے ہی امن وسلامتی ملے گی۔ اور امیر وغریب اور کالے وگورے اور اونچے اور نیچے کے درمیان مساوات قائم ہوگی۔ یہ افراط وتفریط کا فرق مٹا کر اعتدال اسلام ہی قائم کرسکتا ہے۔ کاش کہ سرمایہ دار صحیح معنوں میں غربا پرور ہوتے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کما حقہ ادا کرتے۔ تو آج دنیا میں جو واویلا برپا ہے۔ اور کمیونزم اور سوشلزم نے سر اٹھایا ہے۔ تو یہ فتنے نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح راستہ پر گامزن رکھے۔ اس ملک میں سوشلسٹ حکومت ہے۔ سرمایہ داری کا قلع قمع کر رہی ہے۔ بلکہ کر چکی ہے۔ تمام کاروبار پر حکومت کا قبضہ ہے۔ ہر محلہ میں سرکاری دکان ہے اور ہر گھرانے میں راشن ٹکٹ افراد کے حساب سے دے رکھی ہے۔ مقررہ راشن یا کپڑا یعنی ہر ضرورت کی چیز اپنے محلہ کی دکان سے خریدنی پڑتی ہے۔ وہ بھی مہینے میں صرف ایک مرتبہ۔ ہر چیز نہایت گراں اور نایاب ہے۔ اپنی خوشی یعنی اپنی پسند سے نہ سامان خورد ونوش ملتا ہے۔ اور نہ سامان پوشاک۔ نمک ماچس، چاول آٹا غرضیکہ ہر چیز مقررہ ناپ تول پر ملتی ہے۔ کتنا ہی بڑا آدمی ہو۔ آفیسر ہو۔ یا مزدور کاشتکار سب راشن کارڈ کے آسرا پر ہیں۔ نہ کسی مہمان کے لئے گنجائش اور نہ کسی فقیر فقرا کیلئے انتظام اگر مہمان یا مسافر یا شادی غمی میں

(محمد حسین خزانچی کا ذکر)

[1] دارالعلوم حقانیہ کے قیام سے بہت پہلے حضرت شیخ الحدیثؒ نے اکوڑہ خٹک میں انجمن تعلیم القرآن قائم کیا۔ دو چار مخلص ترین افراد کو اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ کے لئے ان کاموں کے لئے منتخب کیا ان میں ایک حاجی محمد حسین تھے محلہ قریشیان اکوڑہ کے اس خوش قسمت دردمند انسان نے سب کچھ حضرتؒ کے تعاون کیلئے وقف کیا نہایت محدود امدادی چندوں کا حساب کتاب رکھنے کی وجہ سے موصوف خزانچی ہی کے نام سے معروف ہوگئے بعد میں دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں شجرہ طوبیٰ بننے والے اس سایہ دار درخت کے سینچنے میں یہ چند چار پانچ افراد شیخ کے دست وبازو بنے۔ اور چار پانچ کے عدد کی وجہ سے اہالیان اکوڑہ از راہ ظرافت انہیں "پنجتن" اور چار یار سے یاد کرتے۔ ایک بیٹا محمد یحییٰ نے کینیڈا، ٹورانٹو میں رہائش اختیار کی، دوسرا ہارون حقانیہ سے پڑھ کر مجذوبانہ زندگی گزار رہا ہے۔ یہ خط انہوں نے برما میں قیام کے دوران رنگون سے بھیجا تھا اور وہاں کے حالات پر روشنی ڈالی تھی۔ (س)

ضرورت پڑے تو کالے بازار یعنی بلیک مارکیٹ والوں نے ایک کا دس گنا دام دیکر وہ بھی چوری چھپے ڈر ڈر کر خرید کر گزارا کیا جاتا ہے۔ میں اتنے سالوں سے جو وطن نہیں جاسکا تو اسمیں میرا اتنا قصور نہیں ہے۔ جتنا کہ ہمارے خاندان والے سمجھ رہے ہیں۔ دراصل یہ سب سوشلزم کی مہربانی ہے۔ مولانا صاحب یہاں سے باہر نکلنے اور باہر سے یہاں آنیوالوں پر سخت قانونی پابندیاں لگی ہوئی ہیں جو کہ عرصہ دس گیارہ سال سے ایک نفر کو بھی حج کیلئے جانا نصیب نہیں ہوا۔ حالانکہ پہلی حکومتوں میں پانچ سات سو آدمی ہر سال حج کا فریضہ ادا کرنے برما سے جایا کرتے تھے۔ کیمونزم تو مذہب کو سرے سے مانتی ہی نہیں اور نہ کسی کو مذہب کی آزادی دیتی ہے۔

مگر سوشلزم کا یہ کہنا ہے کہ مذہب صرف اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے اسکو سیاست سے بالکل الگ تھلگ رکھا جائے۔ مگر ہمارا تجربہ تو یہ ہے۔ کہ دونوں بہن بھائی ہیں۔ دونوں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ کیمونزم اور سوشلزم کسی کو مالدار نہیں دیکھنا چاہتی۔ سب لوگ چونکہ امیر تو نہیں بن سکتے اسلئے اونچ نیچ کو ہموار کرنے کا آسان طریقہ یہی ہے۔ کہ سب کو غریب بنا دیا جائے۔ اور اسکے لئے سب سے پہلے مذہب کو خیر باد کہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مذہب کسی سے دولت مال جائیداد اور ذاتی حقوق چھیننے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ گناہ عظیم سمجھتا ہے۔ اسلئے اشتراکت کے راستے میں مذہب کانٹے بچھاتا ہے۔ اور روڑے اٹکاتا ہے۔ اسکو ہٹانا لازمی ہوجاتا ہے۔ اسلئے بلواسطہ یا بلاواسطہ کسی صورت سے بھی لوگوں کو اور خصوصاً آنے والی نسلوں کو دین سے بیگانہ رکھنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی جائیگی۔ بھاشانی اور بھٹو بھی یہی چاہتے ہیں۔ کہ لوگوں کی اونچ نیچ کو سوشلزم کے ذریعہ ہموار کیجائے۔ دور یا بدیر تمام کاروبار لوگوں سے لیکر قومیالیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بھاشانی تو خیر بیٹھ گیا۔ لیکن بھٹو برسراقتدار آ گیا۔ وعدے دینا تو آسان ہے۔ لوگوں کو سبز باغ دکھا کر مگر عمل کر دکھانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ آجکل آپ اس سیاسی میدان میں سرگرم عمل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپکی نصرت فرمادے۔ اور امن وسلامتی کیساتھ پاکستان کا آئین پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ قوم بڑی بے چینی سے آخری فیصلہ سننے کی منتظر ہے۔ اللہ خیر کرے اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق ہوجائے اور دشمنوں کو تالی بجانے کا موقعہ نہ ملے۔ تو ہماری بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ ایکبار پھر اسمبلی کی ممبری پر مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمادیں۔ کہ خداوند کریم میری مشکلات آسان کردے۔ خیر و عزت کیساتھ اپنے وطن پاکستان کو جلد از جلد پہنچادے۔ اور اپنے بال بچوں اور خاندان اور احباب سے ملاقات نصیب ہو۔ برخوردار محمد ہارون کو نصیحت کرتے رہیں۔ کہ اپنی تعلیم میں خوب کوشش کرے۔ میں بھی اسکو تاکیدی خط انشاء اللہ لکھ دونگا۔ کہ دارالعلوم کو باقاعدہ روزانہ جایا کرے۔ اور غیر حاضریاں نہ کرے۔ محمد یحییٰ نے بھی مجھے لکھا ہے۔ کہ ہارون کو میں نصیحتاً لکھدوں تا کہ وہ آئندہ غیر حاضری نہ کرے۔ اور باقاعدگی سے جایا کرے۔ اللہ تعالیٰ اسکو اچھا عالم باعمل بنادے آمین۔ اس خط میں زیادہ لکھنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اب ختم کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ میری طرف سے اپنے اہل خانہ کو سلام دعا کے بعد تمام اساتذہ کرام اور حاضرین مجلس نیز تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم کہہ دیں۔

فقط خدا حافظ احقر محمد حسین غفرلہ چوکسے اپر برما

☆☆☆

نوابزادہ محمد علی خان ہوتی مردان

(۱)

(کامیابی پر مبارکباد کا شکریہ)

۲۶ مئی ۱۹۶۵ء

مکرمی جناب مولوی عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں کامیابی پر آپ نے خط بھیج کر جس اخلاص کا ثبوت دیا ہے اسکے لئے میں آپ کا از حد ممنون ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس اخلاص کا اجر دے۔ براہ کرم دعا کریں۔ کہ خدا مجھے اپنے علاقہ اور ملک

کی خدمت کی توفیق دے۔ والسلام آپ کا مخلص محمد علی

(۲)

١١رجون ١٩٦٢ء (شمولیت سے معذرت)

مکرمی جناب ۔السلام علیکم۔آپ کا دعوت نامہ برائے سالانہ اجلاس دستار بندی موصول ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں شمولیت نہیں کرسکونگا کیونکہ ٢٠رجون کو میں ایبٹ آباد سے واپس ہونگا اور پھر کراچی جارہا ہوں جہاں سے میری واپسی ٢٩رجون کو ہوگی۔امید ہے معاف فرمائینگے۔ والسلام آپ کا مخلص محمد علی ہوتی

☆☆☆

مولانا محمد علی جالندھریؒ [1]

(۱)

(اجلاس دستار بندی میں شرکت)

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا صاحب زادمجدکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپکا خط نہیں پہنچا۔آپ کے ہاں ١٦رمارچ (٢) کو پہنچوں گا۔ آپ اتنا ارشاد فرمائیں کہ میری تقریر دن کو بعد نماز ظہر ہوگی یا بعد نماز عشاء! تاکہ میں حاضری کا پروگرام ایسا بنالوں کہ تقریر سے قبل پہنچ سکوں۔امید ہے کہ جناب والا واپسی جواب ارسال فرما کر مشکور فرماویں گے۔یہ بھی عرض کردوں کہ مارچ میں فرصت بالکل نہیں' مشکل سے وقت نکالا ہے۔آنے جانے میں دو یوم صرف ہوجائیں گے۔اس لئے صرف اتنا قیام کرسکوں گا جتنا ضروری ہے' یعنی تقریر کا وقت' مزید قیام کی گنجائش نہ ہوگی۔امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔اور دعا سے یاد فرمائیں گے جواب جلد مرحمت فرماویں۔ والسلام

(۲)

١٢رجنوری (شرکت کی اطلاع)

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا صاحب زادمجدکم ۔وعلیکم السلام! والا نامہ شرف الصدور لایا' آپ ١٦۔١٧ تاریخ مقرر فرمالیں' بندہ انشاءاللہ ١٦ بروز شنبہ شریک ہوجائے گا۔قبل ازیں حسب وعدہ عریضہ ارسال کرچکا ہوں امید ہے کہ وہ بھی مل گیا ہوگا۔٢٢ فروری راولپنڈی حاضر ہوں گا' خط کے پہنچنے کی اطلاع مرحمت فرمادیں کہ اطمینان ہو۔جمیع احباب سے سلام مسنون۔ والسلام محمد علی جالندھری

---

[1] آپ ١٨٩٥ء کو قصبہ رائپور رائیاں ضلع جالندھر میں حاجی محمد ابراہیمؒ کے گھر پیدا ہوئے' ابتدائی تعلیم کا اکثر حصہ مولانا خیر محمد صاحب سے پڑھا سند فراغ امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ سے حاصل کی۔کچھ عرصہ تدریس میں گزار کر مولانا خیر محمد صاحبؒ کے ساتھ "مدرسہ خیر المدارس" کی بنیاد ڈالی۔تحفظ ختم نبوت اور استخلاص وطن کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔١٩٧٠ء میں نائجیریا میں ختم نبوت کا مستقل مشن قائم کیا۔٢١ر اپریل ١٩٧١ء کو آپ کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔

[2] سالانہ جلسہ دستار بندی میں عموماً شرکت فرماتے تھے۔ (س)

(۳)

(پہنچنے کی اطلاع)

مخدومی محترم حضرت العلامہ زادمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! والا نامہ شرف الصدور لایا' انشاء اللہ دن کو کسی گاڑی سے پہنچ جاؤں گا اور بشرط امکان اطلاع قبل از وقت کردوں گا الغرض تقریر سے قبل پہنچ جاؤں گا۔ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ امید ہے دعاؤں سے یاد فرماویں گے۔

والسلام مخلص محمد علی جالندھری

(۴)

۲۴ر جنوری ۱۹۵۷ء

(مجبوراً معذرت)

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بڑی مشکل سے وقت نکال کر وعدہ کیا تھا' وہ بھی اس لئے کہ حاضری میرے لئے سعادت تھی' ۱۸رفروری ایک تقریب میں دے چکا ہوں۔ ۱۷ر کو اگر تقریر کر کے روانہ ہی ہوں تو بھی مقام موعود پر پہنچ نہیں سکتا۔ شرمندہ ہوں لیکن مجبور بھی ہوں۔ امید ہے کہ جناب معذرت قبول فرماویں گے۔ والسلام آپکا مخلص محمد علی جالندھری

(۵)

(چلتی گاڑی سے) ۵رفروری ۱۹۵۷ء (دعائے صحت وحسن خاتمہ کی درخواست رسمی نہیں)

مخدومی ومطاعی حضرت المکرم مولانا صاحب مدظلہ' وعلیکم السلام! گرامی نامہ پہنچا' تحریر پڑھ کر ندامت سے پانی پانی ہوگیا ہوں۔ حسب الحکم انشاء اللہ ۱۷رمارچ مغرب تک حاضر ہو جاؤں گا اور شب کو تقریر کر کے ۱۱ر بجے نوشہرہ سے خیبر میل پر واپس آجاؤں گا۔ حضرت والا اس خادم کے لئے دعائے صحت وحسن خاتمہ فرماویں' یہ درخواست رسمی نہیں' آپ ایسے اکابر کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ احباب کرام سے سلام مسنون۔

آپکا محمد علی جالندھری

(۶)

۱۱رمارچ ۱۹۵۷ء

(استقبال کیلئے صرف ایک طالب علم زائد نہ آویں)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زادمجدکم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! انشاء اللہ ۱۷رمارچ اتوار کے دن چناب ایکسپریس سے یا ایک بجے تقریباً پسنجر سے اکوڑہ اُتروں گا۔ میرے مزاج کے مطابق صرف ایک طالبعلم اسٹیشن پر بھیج دیں' اس سے زائد آدمی نہ آویں۔

والسلام محمد علی جالندھری

(۷)

۱۲راکتوبر ۱۹۵۸ء

مخدومی مطاعی حضرت اقدس مدظلہ۔ وعلیکم السلام! انشاء اللہ ۲۱راکتوبر صبح کسی گاڑی سے پہنچوں گا' بشرط دعا سے یاد فرماویں۔

والسلام خویدمکم محمد علی جالندھری

(۸)

(مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں O مولانا لال حسین اختر کی یورپ میں مثالی خدمات)

جناب مکرم، زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی۔ الحمدللہ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اپنے بانی اول حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کے ارشادات گرامی کی روشنی میں اپنی تبلیغی مساعی میں دن بدن ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ مغربی پاکستان میں جماعتی تنظیم کی مضبوطی کے ساتھ مشرقی پاکستان میں کام ترقی پذیر ہے مشرقی پاکستان کے شہراور دیہات میں مرزائیوں کے ارتداد پھیلانے کی مہم ختم ہو چکی ہے۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر صاحب یورپ میں پہلے تبلیغی منصوبہ کی کامیابی کے بعد وطن تشریف لا چکے ہیں۔ یورپ کے اکثر ممالک میں جماعتی تنظیم، ووکنگ مسجد سے مرزائیوں کے اخراج، جزائر فیجی میں اسلامی مدرسہ کا قیام، عیسائیوں میں تبلیغ اسلام، یورپ میں مستقل تبلیغ کے لئے انگلینڈ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نام پر ایک عظیم الشان عمارت کی خرید، اس تبلیغی منصوبہ کے اہم نتائج ہیں۔ عنقریب بیرون ملک دوسرے تبلیغی منصوبہ پر عملدرآمد شروع ہوگا۔ جس کے تحت مولانا لال حسین مع دوسرے مبلغین یورپی ممالک میں تشریف لے جائیں گے۔ اس سال اسلامی ممالک میں تبلیغ بذریعہ کتب ورسائل کے علاوہ مولانا لال حسین نے ایام حج میں خصوصیت کے ساتھ مرزائیوں کے خلاف کام کیا۔

استدعا ہے کہ تبلیغ اسلام کیلئے اپنے مفید مشوروں سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنمائی اور زکوٰۃ، صدقات وعطیات سے مجلس کی مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (امداد بذریعہ مقامی مبلغ وکارکن دیکر رسید حاصل کریں یا ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان) کے نام بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں) خادم اہل اسلام محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

(۹)

۱۹ رجمادی اولیٰ ۱۳۸۵ھ (مولانا عبدالرحیم اشعر کے ذریعہ معذرت)

حضرت مخدوم محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے نام ملا۔ حضرت مولانا سلام عرض کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جلسہ میں شرکت سعادت تھی مگر انتہائی افسوس سے عرض ہے کہ آپ کی مطلوبہ تاریخ فارغ نہیں تقسیم ہو چکی ہے۔ العذر عند کرام الناس مقبول ہوتا ہے۔ فقط والسلام، احقر عبدالرحیم اشعر نائب ناظم دفتر ختم نبوت ملتان

(۱۰)

۶ مارچ

مکرم محترم حضرت مولانا صاحب زادمجدکم۔ السلام علیکم، شعبان کے شروع میں جواب دونگا کہ کس تاریخ کو حاضر ہونگا۔ تاریخ دو ہفتہ پہلے تحریر کر دونگا بخاری صاحب تشریف نہیں لا سکتے۔ محمد علی جالندھری

(۱۱)

۱۰ رشوال ۶۰ء

جناب مکرم، زیدمجدکم۔ سلام مسنون، مزاج گرامی، گرامی نامہ ملا حضرت مولانا محمد علی صاحب زیدمجدہم انشاء اللہ دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ منعقدہ ۲۴/۲۶ اپریل ۶۰ء میں بفضلہ تعالیٰ شرکت فرمائیں گے۔

فقط والسلام، طالب دعا مولانا شریف جالندھری مدرسہ تعلیم القرآن بوہڑی دروازہ ملتان شہرہ

(۱۴)

۱۷رصفر ۱۳۹۱ھ (مولانا نورمحمد غفاری کی کتاب اسلام کے نظام عبادات کی سفارش غالباً زندگی کا آخری خط)

حضرت مکرم زیدمجدکم۔ سلام مسنون! مزاج گرامی! گزشتہ ہفتہ سے شدید عارضہ قلب کا شکار ہوں اب روبصحت ہوں مزید صحت و عافیت کے لئے محتاج دعا ہوں۔ میرے عزیز میاں نورمحمد ایم۔اے جدید تعلیم یافتہ اور علمی و مذہبی ذوق رکھنے والے ہیں۔ اپنی محنت کا نتیجہ "اسلام کے تصور عبادت" کے عنوان پر ارسال خدمت کر رہے ہیں' تصحیح فرما کر ان کی دلجوئی فرماویں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں۔ اللہ پاک صحت وسلامتی کے ساتھ انہیں علم حق کے انعام سے نوازیں۔ فقط والسلام [۱]

☆☆☆

مولانا محمد علی سواتی [۲] مدرس دارالعلوم حقانیہ

(۱)

۱۲ر رمضان (اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی چاردیواری کو سد سکندر بنائے)

بخدمت جناب حضرت مہتمم صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد عرض خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ آپ بزرگوں کا ایک عنایت نامہ ملا خوشی ہوئی حالاً ہم خیریت سے ہیں۔ آپ بزرگوار کا خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ بزرگوار م امسال پھر حج کے قرعہ میں ناکام ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا۔ آپ بزرگوار سے دعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم آفات بلیات سے دین ودنیا میں محفوظ

(مولانا محمد علی جالندھری کو شیخ الحدیث کا خراج عقیدت)

محترم المقام حضرت مولانا نورمحمد صاحب غفاری دامت الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا والا نامہ باعثِ سرفرازی ہوا۔ اس سے قبل بھی آپ کا اور مخدومی المکرم متکلم اسلام حضرت العلامہ مولانا محمد علی جالندھری کا مکتوبِ سامی باعث سرفرازی ہوا تھا۔ صد افسوس کہ عالم اسلام ایک ممتاز شخصیت قدس اللہ سرہٗ العزیز بے لوث عالم، فرق باطلہ کے خلاف مسلسل وپیہم جہاد کرنے والے مجاہد کے ظل شفقت سے محروم ہو گیا ہے۔ حضرت مرحوم کا ارشاد جو بندہ کو ہر حالت میں واجب التعمیل ہے۔ انشاء اللہ مختلف فرصتوں میں آپ کے زرین مسودات کو مطالعہ کرونگا۔ چونکہ طبیعت ضعفِ پیرانہ سالی کیوجہ سے علیل ہے اور ساتھ ہی اہتمام اور تدریس حدیث کی مصروفیات اور دیگر مشاغل کے بناء پر بالتفصیل مطالعہ چونکہ مشکل ہے اس لئے دارالعلوم حقانیہ کے بعض قابل مدرسین کو بالاستیعاب نظر ثانی کے لئے مسودات دیئے ہیں جن پر کچھ دن صرف ہوں گے۔ آپ کی نیک نیتی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمادے اور جس طرح کا آپ مناسب سمجھیں اس طرح ان زرین مضامین کو شائع فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔ آپ نے اکوڑہ خٹک کو تشریف آوری کے بارے میں لکھا ہے۔ آپ کی ملاقات باعثِ سعادت ہے مگر بندہ اکثر علاقہ کے امور کے بارے میں باہر بھی جایا کرتا ہے۔ (عبدالحق بقلم مولانا شیر علی شاہ)

۱۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کے نام یہ آخری مکتوب ہے۔ جس دن صاحب مکتوبؒ کا وصال ہوا اسی دن کی ڈاک سے یہ خط پہنچا' شاید یہ زندگی کا آخری خط ہو۔ کتاب "اسلام کا نظامِ عبادات" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ صاحب مکتوب کے حسب ارشاد حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے کتاب پر نظر ثانی فرمائی۔ (س)

۲۔ حضرت مولانا محمد علی سواتی مدرس دارالعلوم حقانیہ معقولات ومنقولات کے متبحر عالم۔ عجیب صفات واخلاق کے مالک مرنجان مرنج انسان تھے طلبہ میں محبوبیت بے مثال تھی احقر کے بھی کئی کتابوں میں شفیق ومہربان استاد تھے دوران تدریس کتاب پر سر رکھکر واصل بحق ہوئے۔ پس ماندگان کے اصرار پر ہم لوگ انکے جسد فانی کو انکے گاؤں شالفین خوازہ خیلہ لے گئے ورنہ میری خواہش مقبرہ حقانیہ میں تدفین کی تھی۔ مولانا عبدالصمد، مولانا عبدالاحد، مولانا شبیر احمد، مولانا صدیق احمد، مولانا حسین احمد اور مولانا خلیل احمد انکے صاحبزادگان ہیں جو کہ علمی ودینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

رکھے اور بندہ بھی ہر وقت دست بہ دعاء ہے کہ یا اللہ ہمارے سایہ گستر کو ہر قسم آفات بلیات سے محفوظ رکھے اور ہمارے دارالعلوم کو دین کا مرکز بنائیں اور ہم بیچاروں کو آفات وبلیات سے بچائے اور دارالعلوم کے چہار دیواری ہمارے لئے سد سکندر بنائے اور ہم کو اسکے سایہ میں دین کے خدمت میں مشغول رکھے۔آمین یارب العالمین۔

نوٹ: حضرت ناظم صاحب نے رسید ٹکٹ کے متعلق فرمایا تھا لیکن یہاں وہ ٹکٹ مجھے نہ مل سکے۔

زیادہ سلام ناظم صاحبان اور اراکین دارالعلوم اور مولانا سمیع الحق محمد انوار الحق صاحب کو عرض ہو۔

نوٹ: عبدالصمد اگر آتا ہے گھر کو تو برائے کرم اس کو ٹکٹ قرض حسنہ دے کر مہربانی کرے۔ڈاک کے تکلیف مجھ سے نہیں ہو سکتا ہے۔

مولانا محمد علی

(۲)

(حج کیلئے داخلہ ○ شہد کا ہدیہ)

۲ ار رمضان

بخدمت شریف جناب حضرت مولانا صاحب زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔بعد عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ یہاں تادم تحریر خیریت ہے آپ بزرگوں کے دعا کا خواستگار ہوں۔حضرت والا کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ نے حج کا داخلہ کیا یعنی فارم موجود تھے حکومت نے جو رعایت کیا ہے ہم اسکے ماتحت آئے ہیں۔باقی جو خدا کو منظور ہو، وہی ہوگا۔آپ بزرگوں سے دعا کا خواستگار ہوں۔جب پتہ معلوم ہو جائے تو دعاء کیلئے حاضر ہو جاؤنگا باقی یہاں ایک دھڑی شہد ہے برتن میں دو سیر لاخار ملا اعنی مولوی عنایت اللہ نے بطور ہدیہ ارسال کیا اور دو سیر بندہ کے جانب سے ہے زیادہ کا اگر ضرورت پڑھا آپ حضرات تحریر فرمائے تو میں ساتھ لاؤنگا۔ فقط ازطرف محمد علی

☆☆☆

مولانا محمد محسن[1] درہ پیزو ضلع بنوں

(دادی مرحومہ کی تعزیت ○ جامعہ حلیمیہ میں ایصال ثواب)

۱۸ ردسمبر ۱۹۷۶ء

محترم المقام جناب استادی وشیخی زیدت معالیکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خیریت طرفین نیک نصیب باد۔بعدہٗ معروض اینکہ عرصہ سے خط لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر سستی اور نااہلی کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا۔امید کی جاتی ہے خفا نہ ہو جائیں گے والعذر عند کرم الناس مقبول۔چند دن ہوئے آپ کی والدہ صاحبہ کے وفات کی خبر سن چکے ہیں دل کو کافی صدمہ پہنچا مگر کیا کریں رضا بالقضا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس نصیب فرمادیں۔اور مدرسہ جامعہ حلیمیہ کے طلباء مدرسین آپ صاحبان کے ساتھ اس غم میں برابر شریک ہیں۔

والد صاحب اور دیگر چچا گان بھی سلام عرض کرتے ہیں۔اور مرحومہ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔آپ حضرات کی دعائیں ہیں مدرسہ

---

[1] دارالعلوم کے ہونہار قابل فخر فرزند درس نظامی کی تکمیل حقانیہ سے کی میرے زمانہ تدریس کے آغاز میں طلب علم کیلئے آئے خانقاہ یاسین زئی کا نام ان سے روشن ہوا۔ پیزو گاؤں میں جامعہ حلیمیہ قائم کیا جو جنوبی اضلاع میں ایک اہم ادارہ ہے۔

خوب آباد ہے طلباء زیادہ ہیں۔ جناب صاحبزادہ محمود صاحب[1] بھی اس سال مدرسہ میں باقاعدگی کے ساتھ اسباق پڑھا رہے ہیں اور ہر روز صبح مدرسہ کو آتے ہیں اور ظہر کے بعد واپس گھر جاتے ہیں مفت تدریس کررہے ہیں وہ بھی آپ صاحبان کو سلام عرض کرتے ہیں۔ بقیہ آپ کے اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ طلبہ اور مدرسہ کی ذمہ داری کی وجہ سے آنے سے قاصر رہا ورنہ مناسب تو تعزیت کے لئے آنا تھا لیکن کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ تفریق قلوب پیدا نہ کرے اور اسی ظاہری بعد کو باعث اجر وغنیمت بنائے۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب ناظم صاحب، مولانا انوارالحق صاحب اور دیگر اساتذہ و کارکنان کو سلام عرض کریں۔

فقط والسلام بندہ محمد محسن عفا اللہ عنہ

☆☆☆

مولانا مفتی محمود صاحب[2] ملتان

(۱)

۱۲ مارچ ۱۹۵۶ء (جمعیۃ کو فعال اور عوام سے روشناس کرانے کا پروگرام)

ذوالمجد والکرم جناب مولانا صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ پر بخوبی واضح ہوگا۔ کہ منظوری آئین پاکستان کے بعد ملکی اور ملی ضروریات کے پیش نظر علماء کرام کی ذمہ داریاں کس قدر بڑھ گئی ہیں۔ علمائے ملت نے اگر اچھی مستحکم تنظیم کے ذریعہ نئے انتخابات میں اسلام کے بھی خواہاں نمائندوں کو قانون ساز اسمبلی میں نہ بھیجا تو پھر کوئی قانون کتاب وسنت کے مطابق نہیں بن سکے گا۔ جسکی ذمہ داری محض علماء پر ہی ہوگی۔ اور پھر قیامت تک اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ رہیگا۔ بہرحال یہ بہت بڑا نازک وقت ہے۔ نہ خاموشی اختیار کرنے کا ہے۔ نہ ایک دوسرے پر ٹالنے کا ہے۔ خصوصاً جبکہ دوسری تنظیمیں اپنے بال و پر تول رہی ہیں۔ بناء علیہ آپ جلد ہی اپنے علاقہ کے علماء کرام کا اجتماع طلب کریں اور عہدہ داروں کا انتخاب کر کے ہمارے دفتر اور مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نانک واڑہ کراچی کو اطلاع بھیجیں۔ یاد رہے انتخاب میں قابل اور چست کارکن نوجوانوں کو آگے لاکر جماعت کو فعال بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہم ضلع کمشنری صوبہ کے عہدہ داروں کا انتخابی اجلاس ۳۱ مارچ ۵۶ء بروز ہفتہ نو بجے صبح مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان میں طلب کررہے ہیں۔ اس اجلاس میں آپ اپنے دو نمائندے (بہتر ہوگا کہ صدر اور ناظم تشریف لاویں۔ تحصیل ضلع کمشنری کے منتخب کر کے مذکورہ بالا تاریخ کو بھیجیں۔ نیز جمعیۃ کو فعال اور عوام سے روشناس کرنے کیلئے اصلاحی کانفرنسوں کا انعقاد نہایت ضروری ہے۔ آپ اپنی جماعت کے مشورہ سے اپنے ہاں کانفرنس

(خانقاہ یاسین زئی پنیالہ)

[1] خانقاہ یاسین زئی پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان کے صاحبزادگان میں سے ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے اولین فضلاء اور شیخ الحدیث کے خصوصی تلامذہ میں سے۔ ان کے بھائیوں میں مولانا احمد صاحب، مولانا محمد صاحب وغیرہ ہیں، مولانا مفتی محمودؒ کے والد ماجد افغانستان سے آکر اسی خانقاہ میں رہائش رکھتے تھے یہاں ان کا مزار بھی ہے۔

[2] قائد جمعیت علماء اسلام۔ المتوفی ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء محقق مدرس مصنف نباض بصر ومفکر زعیم ملت ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام و وفاق المدارس العربیہ، مفتی و شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان

کی تاریخ متعین کرلیں تاکہ یہاں اجتماع میں ایک جامع پروگرام بنا کر کام شروع کیا جائے۔(نوٹ) آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دوسرے طبقہ کے علماء بڑی تیزی سے منظم ہو رہے ہیں۔آپکو بھی سنبھلنا چاہیے۔

دفتر کا پتہ:۔ مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان شہر والسلام محمود ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پنجاب مغربی پاکستان

سلام مسنون۔محترما ہم نے بہت جلد مغربی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کو منظم کرنا ہے اور؟ کارکنوں کو آگے لانا ہے آپ بہت جلد مخلص کارکنوں کو منتخب کریں تاکہ مغربی پاکستان کا جلدی انتخاب ہوسکے۔

(۲)

(مولانا احمد علی کا ارشاد تنظیم مدارس کی میٹنگ میں جمعیۃ کے ارکان شریک نہ ہوں)

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء

محترم و مکرم حضرت مولانا دام مجدکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ! شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب کے حکم کے مطابق عرض ہے کہ خیر المدارس میں ۲۵۔۲۶ مئی ۱۹۵۹ء کو تنظیم مدارس کی میٹنگ ہو رہی ہے۔اس میں سابق جمعیت علماء اسلام کے ارکان شریک نہ ہوں۔نظام العلماء کی میٹنگ عیدالاضحیٰ کے بعد لاہور میں ہوگی۔اس میں تنظیم مدارس کے متعلق جو فیصلہ ہوگا اس پر عمل کیا جائیگا۔پہلے سے کسی کے ساتھ انسلاک نہیں کیا جائیگا۔ والسلام محمود عفی اللہ عنہ

(۳)

(حقانیہ اور شیخ الحدیث ○ پشتون قوم ممنون ہے ○ سفر حج کا پروگرام ○ حرمین میں حقانیہ کیلئے ہر وقت دعا کا ذکر)

محترم المقام دام مجدکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! عرض ہے کہ احقر کا بحمداللہ اس دفعہ سفر حج مبارک کے لیے قرعہ نکل آیا ہے۔۲۰ اپریل کو پروگرام کے مطابق ہمارا جہاز کراچی سے جدہ کی طرف روانہ ہوگا۔۱۲ اپریل کو ہم نے کراچی پہنچنا ہوگا۔اس طرح میں ۱۵،۱۶،۱۷ اپریل کے اپنے مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ میں بھی شرکت نہ کرسکونگا۔البتہ ایک صورت ہے۔کہ کراچی ۱۲ کو حاضری دے کر ۱۵ کو واپس آجاؤں۔اور پھر ۱۸ کو کراچی چلا جاؤں۔لیکن یہ صورت بھی کراچی جانے کے بعد حالات پر موقوف ہے۔اس لئے آپکے جلسہ میں شرکت سے معذور ہوں۔والعذر عند اکرام الناس مقبول۔کرایہ واپس کر دیا جائیگا۔وصول فرمائیں دعا فرمادیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت بنادے۔اور حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا کے آداب کی بجاآوری کی توفیق نصیب ہو آپکی دعاؤں کا محتاج ہوں۔آپکے مدرسہ کی ترقی کیلئے ہر وقت دعا گو ہوں اگر حرمین شریفین میں حاضری ہوئی تو وہاں بھی انشاء اللہ مدرسہ حقانیہ اور اسکے کارکنان کے لئے دعا کرتا رہونگا۔آپ کا حقانیہ میں علمی خدمات کیلئے پوری پشتون قوم ممنون ہے۔اللہ اس خدمت کو قبول فرمائے۔

محمود عفا اللہ عنہ از قاسم العلوم ملتان شہر

(۴)

(مولانا محمد محسن اور مولانا عبداللہ شاہ کے داخلہ اور خصوصی تربیت کی سفارش)

۳۰ رجنوری ۱۹۶۰ء

بخدمت مخدوم حضرۃ العلامہ مولانا دامت برکاتکم العالیہ۔سلام مسنون۔مزاج گرامی! گزارش ہے کہ ہمارے صاحبزادگان کرام محمد محسن شاہ و محمد عبداللہ شاہ دونوں کو حسب معمول آپ کی تربیت و تعلیم کے لئے اکوڑہ بھیج رہے ہیں۔اس سال انہیں بعض اسباق میں شکایت رہی تھی۔جسکی وجہ سے ان کا خیال کسی دوسرے مدرسہ میں جانے کا تھا۔لیکن حضرت سید احمد صاحب و دیگر حضرات اور احقر نے انہیں مجبور کر کے

جناب والا کی خدمت میں بھیج دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب والا کی ذات بابرکات اور آپ کے مدرسہ کے فیوض سے ہم اہالیان سرحد کسی طرح مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دل سے ہر وقت آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ صرف اتنا عرض ہے۔ کہ ان کی دلجوئی کے لئے اگر ان کے اسباق انکی خواہش کے مطابق اچھے قابل اور مستند مدرسین کے پاس رکھے جائیں۔ تو یقیناً میں حضرات خانقاہ شریف اور یہ عزیز سب آپ کے خصوصی ممنون ہونگے۔ بس جناب کی خدمت میں اتنا عرض کرنا کافی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری اس درخواست کو ضرور شرف قبول بخشیں گے۔ دعوات صالحہ کا از حد محتاج ہوں۔ تمام حضرات کی خدمت میں خصوصاً عزیز مولوی سمیع الحق صاحب کو سلام عرض ہے۔

والسلام محمود عفا اللہ عنہ

(۵)

۳ رشعبان ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۱ رجنوری ۱۹۶۱ء (امتحان اور نصاب کمیٹی کی رکنیت اور میٹنگ)

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کثر اللہ خیرکم۔ رکن امتحان کمیٹی و نصاب کمیٹی وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بتاریخ ۱۸ رشعبان ۸۰ھ مطابق ۵ رفروری ۶۱ء بروز یکشنبہ بعد از ظہر ٹھیک ۲ بجے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی امتحان کمیٹی اور نصاب کمیٹی کا ایک اہم اجلاس مدرسہ خیر المدارس ملتان میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ نیز جو مدارس ملحقہ فوقانیہ اس سال امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ انکے مہتممین یا نمائندگان کو بھی مندرجہ ایجنڈا امور پر غور کرنے اور مشورہ دینے کیلئے اعزازی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ جناب والا سے درخواست ہے کہ مقررہ وقت پر تشریف لا کر اس اہم اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ ایجنڈا (۱) وفاق کے امتحان الفراغ من العلوم الدینیۃ العربیۃ سال ۸۰ھ کے کوائف پر غور (۲) ناظر امتحان کی رپورٹ پر غور اور اسکی منظوری (۳) مصارف امتحان کا جائزہ (۴) امتحان مذکور کے نظام اور طریق کار پر نظر ثانی۔ (۵) کتب نصاب میں حسب ضرورت ترمیم (۶) کتب نصاب کی ترتیب، اور سال کے ۱۰ ماہ پر انکی تقسیم، مقدار خواندگی اور اسباق کی تعداد کا تعین۔ محمود عفا اللہ عنہ

(۶)

اجمادی الثانی ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۶۱ء (شرکاء دورۂ حدیث کی لسٹ برائے امتحان وفاق)

محترم و مکرم دام مجدکم۔ سلام مسنون۔ پہلی فرصت میں اپنے مدرسہ کے شرکاء حدیث شریف کے اسماء گرامی ارسال کر کے ممنون فرمادیں۔ تا کہ امتحان وفاق کیلئے اُن کی تعداد کے مطابق فارم داخلہ یہاں سے روانہ کئے جاویں۔ تعاون کا شکریہ والسلام محمود عفی عنہ

(۷)

(جلسہ میں شرکت سے معذرت قاسم العلوم کا جلسہ مانع ہے ○ سمیع الحق اور مولانا شیر علی شاہ کی صدر ناصر پر تنقیدی مضامین پر ناراضگی)

۲ جمادی الثانی ستمبر ۱۹۶۱ء

مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔ احقر اجلاس جمعیت کے بعد گرمی سے تنگ آ کر کوئٹہ چلا گیا اور تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا۔ اس لیے جواب میں تاخیر ہوئی معافی کا خواستگار ہوں۔ جلسہ میں شرکت کے لیے عرض یہ ہے کہ یکم ۲۔۳ رجب جمعہ۔ ہفتہ، اتوار کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے انتظامات ابھی سے شروع ہیں آپ فرمائیے کہ احقر

اپنے جلسہ کے موقع پر کس طرح باہر جاسکتا ہے۔ جبکہ یہاں کے جلسہ کی اکثر ذمہ داریاں مجھ پر ہوتی ہیں۔ اگر یہ مانع نہ ہوتا تو ضرور حاضر خدمت ہوتا اور حاضر ہوکر سعادت سمجھتا۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا شیر علی شاہ دوسرے اساتذہ کو سلام عرض۔

عزیز مولانا سمیع الحق اور مولانا شیر علی شاہ صاحب سے عرض ہے کہ قلم کی جولانی اور تیزی کو ذرا قابو میں رکھیں۔ ہر کام کا وقت ہوتا ہے ناصر اور عربوں کی لغزشوں اور کوتاہیوں کی فہرست مرتب کر کے وعظ کہنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ جبکہ وہ میدان جنگ میں صف آراء ہیں۔ اس سے جہان انکے حوصلے پست ہونے کا خطرہ ہے۔ وہاں لوگوں کی ہمدردیاں ان سے کم ہونے کا بھی شدید خطرہ ہے جنگی حالات ختم ہونے کے بعد جو مرضی ہو کہہ سکتے ہو، آج مودودی اور چٹان والے "الحق" کو ہمارے خلاف اچھال رہے ہیں۔ فیا للعجب والسلام مفتی محمود عفا اللہ

(۸)

ستمبر ۱۹۶۸ء (وفاق کی مجلس شوریٰ)

محترم المقام جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم! سلام مسنون۔ مزاج گرامی بحکم صدر وفاق المدارس پاکستان جناب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۵ رجمادی الثانیہ ۸۸ء مطابق ۲۰ رستمبر ۶۸ء یوم جمعہ صبح سات بجے مدرسہ خیر المدارس بیرون دہلی گیٹ ملتان میں منعقد ہوگا۔ جناب سے درخواست ہے۔ کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس فرما کر ضرور تشریف لاویں اور مفید مشوروں سے مستفیض فرمادیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔ (۱) گزشتہ کاروائی کی تصدیق (۲) بجٹ کی منظوری (۳) امتحان سالانہ سے متعلق اہم تجاویز (۴) وفاق کے دائرہ کار کا تعین۔ (۵) دیگر امور باجازت صدر صاحب والسلام مفتی محمود ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان، ملتان

(۹)

۲۸ رجب ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء (نصاب و نظام تعلیم کیلئے سب کمیٹی)

مخدومی محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم۔ سلام مسنون۔ مزاج گرامی! وفاق کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق نصاب و نظام تعلیم نیز امتحان وفاق سے متعلق امور پر غور کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس سب کمیٹی کا اجلاس ۱۷ ارشعبان ۸۸ھ مطابق ۹ رنومبر ۶۸ء بروز ہفتہ ملتان مدرسہ قاسم العلوم میں ہوگا۔ سب کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے جناب سے درخواست ہے۔ کہ تاریخ بالا پر تشریف لاکر اپنے مشوروں سے مستفید فرمادیں۔ والسلام مفتی محمود

(۱۰)

۱۴ رفروری ۱۹۷۰ء (مولانا سخی جان کی حقانیہ میں تقرری کی سفارش)

مخدوم محترم ومکرم جناب حضرۃ العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم العالی۔ سلام مسنون۔ مزاج گرامی! گزارش ہے کہ حامل عریضہ ہٰذا مولانا سخی جان صاحب فاضل مدرسہ قاسم العلوم ملتان بہت اچھے قابل اور تجربہ کار مدرس ہیں۔ علوم وفنون کی جملہ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس وقت مردان میں مدرس ہے۔ مگر وہاں مودودی اور نیشنل والے لوگ ہیں۔ جو انہیں تنگ کرتے ہیں۔ اور انہیں وہاں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں سے دل برداشتہ ہوکر جانا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں دارالعلوم میں جگہ دے کر ممنون فرمادیں۔ انشاء اللہ بہتر اور کامیاب مدرس کی حیثیت سے کام کرینگے۔ اور آپ خوش ہونگے۔ والسلام محمود عفا اللہ عنہ پشاور دارالعلوم سرحد

(۱۱)

۱۱ اپریل ۱۹۷۰ء (مولانا عبدالحکیم اور مولانا محمد انور کے داخلہ کی سفارش)

بحضرۃ المخدوم المحترم حضرۃ مولانا عبدالحق صاحب متعنا اللہ ببقائکم۔ سلام مسنون۔ مزاج گرامی! عرض ہے کہ حاملان عریضہ مولوی عبدالحکیم

اور محمد انور دونوں جناب کے خدمت میں بغرض داخلہ حاضر ہو رہے ہیں۔ دونوں مولوی سعدالدین کے بھائی ہیں۔ ان کے بغیر گوجرانوالہ میں شائد گزارہ کرنا مشکل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہاں اسباق کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اساتذہ بھی وہاں سے چلے گئے ہیں۔ اس لئے ازراہ کرم اپنی مخصوص شفقت کے تحت ان کو ضرور داخل فرمادیں۔ میں بھی بے حد ممنون ہونگا۔ والسلام محمود عفا اللہ عنہ

(۱۲)

۲۳ ر ستمبر ۱۹۷۱ء **(جمعیۃ کی مجلس شوریٰ)**

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حسب الحکم، امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ۔ ۲۷ ر ستمبر ۱۹۷۱ء بروز پیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس مشاورت کا ایک اہم اور خصوصی اجلاس ملتان میں صبح ۹ بجے مدرسہ قاسم العلوم میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپکا اس میں شامل ہونا ضروری ہے۔

والسلام (مولانا مفتی) محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علما اسلام ملتان

(۱۳)

۸/ فروری ۱۹۷۲ء **(جمعیۃ کے اجلاس میں شرکت کی تاکید)**

محترمی و مکرمی حضرت مولینا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امیر مرکزیہ حضرت درخواستی صاحب و ناظم عمومی حضرت مفتی صاحب کے ارشاد پر ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۱ء بمطابق ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء بروز اتوار 10 بجے صبح مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ لاہور میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جسمیں آپ کی شرکت انتہائی ضروری ہے۔

ایجنڈہ درج ذیل ہے۔ (۱) ملکی حالات کے سلسلہ میں غور و غوص (۲) مارشل لا کے اٹھائے جانیکے بارے میں غور (۳) بلدیاتی انتخابات کے متعلق فیصلہ (۴) دیگر امور باجازت صدر صاحب نیازمند غلام اکبر سلیمان لاہور

(۱۴)

۱۶ ر اپریل ۱۹۷۵ء **(مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ملتان)**

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحکم حضرت امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی جناب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۸/۲۹ ر اپریل ۷۵ء بروز پیر منگل مرکزی مجلسِ شوریٰ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر میں منعقد ہوگا۔ ملک کے الجھے ہوئے مسائل کو اطمینان سے حل کرنے کی غرض سے اس اجلاس میں بڑی اہمیت سے شریک ہونا لازمی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کسی قسم کا بھی عذر نہیں فرمائیں گے اور اجلاس کی اہمیت کے پیش نظر ہر صورت میں اپنے اوقات کو فارغ کر کے اجلاس میں شرکت فرمائیں گے۔ ایجنڈا اور نظام الاوقات حسب ذیل ہے۔ اجلاس کی چھ ۶ نشستیں ہونگی۔

۲۸ ر اپریل ۷۵ء صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک، اس کے بعد وقفہ برائے طعام، نماز، آرام۔ دوسرا اجلاس ۴ بجے سے نماز مغرب تک۔ اس میں چائے اور نماز عصر کا وقفہ ہوگا۔ تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء۔ ۲۹ ر اپریل ۷۵ء صبح ۹ بجے ۱ بجے تک۔ پھر وقفہ۔ پانچواں اجلاس ۴ بجے سے مغرب تک وقفہ شامل ہوگا۔ چھٹا اجلاس۔ بعد العشاء (۱) ملک کے سیاسی اور اقتصادی حالات پر غور (۲) جماعتی تنظیم کو فعال اور موثر بنانے کی تجاویز پر غور (۳) ترجمان اسلام کی کارکردگی کا جائزہ (۴) نظام شریعت کانفرنس کے دوبارہ نفاذ کے سلسلہ میں غور (۵) فنڈز کی فراہمی کے سلسلہ میں غور (۶) مدارس اسلامیہ کے تحفظ کے سلسلہ میں تجاویز اور مشورے۔ دیگر امور باجازت صدر مفتی محمود عفا اللہ عنہ

(۱۵)

۲ رشعبان ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۱ راگست ۱۹۷۵ء **(وفاق المدارس کے مجلس عاملہ کا اجلاس)**

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں مورخہ ۱۶راگست ۷۵ء بروز ہفتہ صبح ۸ بجے وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بحکم صدر الوفاق حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جناب کا اس میں شریک ہونا ازحد ضروری ہے۔ مدارس عربیہ کو جو خطرہ آج لاحق ہے۔ وہ آپکے سامنے ہے۔ اس نازک موقع پر غفلت نہ فرماویں۔ اور دینی اداروں کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی خدمت پیش کرنے کے جذبہ سے سرشار ہو کر اجلاس میں شرکت فرما کر ممنون کریں۔ مفتی محمود

(۱۶)

۶ رشوال ۱۳۸۵ھ **(مولانا محمد نواز کی سفارش)**

بخدمت مخدوم محترم مولانا دامت برکاتکم العالیہ۔ سلام مسنون۔ گزارش ہے کہ حامل عریضہ ہٰذا مولوی محمد نواز ہماری بستی کے ہونہار طالب علم ہیں۔ گزشتہ سال کراچی دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس سال انہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ کافیہ اصول شاشی وغیرہ کتب پڑھ رہے ہیں۔ اچھا محنتی اور بااخلاق نوجوان ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے زیر نگرانی اچھی تعلیم و تربیت پا کر اپنے عزیز مقصد میں کامیاب ہونگے۔ مہربانی فرما کر انہیں داخل فرما کر ممنون فرمائیں۔

مخدوما! آپ کا اور آپ کے دارالعلوم حقانیہ کا صوبہ سرحد کے پسماندہ علاقہ اور خاص کر پشتون قوم پر بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سایہ کو اور دارالعلوم کے فیض و برکات کو تادیر قائم رکھے۔ عزیز صاحبزادہ سمیع الحق صاحب اور دوسرے حضرات کو سلام عرض کریں۔

(احقر کل انشاء اللہ تعالیٰ ملتان روانہ ہو جائے گا۔) والسلام محمود عفا اللہ عنہ از عبدالخیل

(۱۷)

(مسلک حق اور اکابر دیوبند کے مشن کیلئے مشترکہ جدوجہد کیلئے دیوبندی مسلک کے مختلف طبقوں کا اجلاس)

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ زید لطفکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! یہ حقیقت آپ پر مخفی نہیں کہ برصغیر میں اسلام، اسلامی علوم اور اقدار و روایات کے تحفظ کا عظیم کام اللہ تعالیٰ نے حضرات علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم سے لیا۔ دارالعلوم دیوبند کے اکابر و اصاغر نے ہر شعبہ زندگی میں دین حق کی حفاظت و ترجمانی کا کٹھن فریضہ سرانجام دیا اور یہ مبارک سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ چونکہ علماء حق نے دین حق کو نقصان پہنچانے والی ہر قوت کو للکارا اور ہر ظالم و لحد قوت سے کامیاب پنجہ آزمائی کی۔ اس لئے علماء حق کے خلاف باطل قوتوں کی غوغا آرائی اور مخالفت و معاندت کا مذموم سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور بدقسمتی سے پاکستان میں یہ صورت حال افسوسناک حد تک ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ جس کا سب سے بڑا سبب غالباً دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات کا باہمی انتشار ہے۔ ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم اپنے اپنے دوائر میں کام کرتے ہوئے بھی باہمی رابطہ کو مستحکم کریں۔ اور کوئی ایسا طریق کار اختیار کریں جس کے ذریعہ ہم اپنے اپنے جماعتی فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ مسلک حق کی حفاظت کیلئے مشترکہ جدوجہد کر سکیں۔ اس اہم مقصد کیلئے دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مختلف طبقوں کا ایک مشترکہ اجلاس ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۵ء بروز پیر صبح ۱۰ بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں طلب کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اجلاس کی اہمیت و ضرورت سے اتفاق فرماتے ہوئے وقت مقررہ پر اجلاس میں شریک ہونگے۔ اور اپنی قیمتی آراء و تجاویز سے شرکاء اجلاس کو مستفید کرینگے۔

فقط والسلام (حضرت مولانا مفتی) محمود ایم۔ این۔ اے ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

(۱۸)

۱۲ارشعبان ۱۳۸۸ھ ملتان (شیخ الحدیث کی صاحبزادی کی وفات پر تعزیت)

بخدمت المخدوم المحترم فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا دامت برکاتکم العالیہ۔ سلام مسنون! مزاج گرامی، صاحبزادی رحمہا اللہ تعالیٰ کے انتقال پر ملال سے سخت صدمہ ہوا۔ ان للّٰہ مااعطی و لہ مااخذ و کل شیء عندہ باجل مسمی ان فی اللّٰہ عزاء من کل مصیبۃ و خلفا من کل فائت ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جناب و دیگر پسماندگان کو اجر جزیل و صبر جمیل عطا فرمادے۔

ثانیاً عرض ہے کہ ۱۷ارشعبان کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے پھر شوال کے لئے اطلاع دے دی جائیگی۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہا کریں۔ احقر جناب کی دعاؤں کا بہت محتاج ہے۔ عزیز مولوی سمیع الحق صاحب و مولوی شیر علی شاہ صاحب و ناظم صاحب اور دیگر متعلقین کو سلام عرض کر دیں۔ والسلام محمود عفااللہ، مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۱۹)

(وفاق کے مقابلہ میں اغیار کے دیگر تنظیموں کے قیام کی کوششیں اور وفاق المدارس کی زوال پذیری)

یکم رمئی ۱۹۷۸ء

جناب مہتمم مدرسہ مکرمی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گزارش ہے۔ کہ وفاق المدارس العربیہ کی معروف اور موثر تنظیم جس کا آغاز نہایت بلند مقاصد کے تحت ہوا تھا اور ابتدائی چند سالوں میں اسکی کارکردگی اور تاثیر کا دائرہ نہایت وسیع تھا۔ اسکے مضبوط تنظیمی ڈھانچہ اور روشن مستقبل پر حسد کرتے ہوئے "اغیار" محض تقلید کرتے ہوئے اس قسم کے تنظیمی ادارے قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمارا وفاق اپنے کرم فرماؤں کی بے توجہی اور لاپرواہی سے انحطاط اور زوال کی منازل طے کرتا ہوا نزع کے عالم میں پہنچ گیا۔ آپکی خدمت میں نہایت جگر سوزی اور دردمندی سے گزارش ہے۔ کہ آپ برائے کرم وقت کے تقاضوں کو ملحوظ فرماتے ہوئے اپنی نازک ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ جو مدارس عربیہ کی حفاظت اور تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے اور مسالک حق کی بقاء کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔

اس سلسلہ میں ۱۵رمئی ۱۹۷۸ء بروز سوموار ۸ بجے صبح مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ آپ کی شرکت نہایت لازمی ہے۔ ایجنڈا (۱) وفاق کو از سر نو مؤثر بنانے کی تجاویز (۲) انتخاب عہدہ داران۔ (۳) سالانہ امتحان (۴) فنڈز (۵) دیگر ضروری امور باجازت صدر الداعی الی الخیر (مولانا) مفتی محمود عفااللہ عنہ

(۲۰)

۲۲دسمبر ۱۹۷۸ء (مجلس مشاورت)

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حسب الحکم امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب مدظلہ ۶ رجنوری بروز ہفتہ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی مجلس مشاورت کا ایک اہم اور خصوصی اجلاس لاہور میں ۲ بجے بعد دوپہر مدرسہ قاسم العلوم میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے۔ ایجنڈا (۱) ملکی تازہ ترین سیاسی صورتحال پر غور (۲) جمعیت کی رکن سازی کی رفتار اور تنظیمی معاملات کا جائزہ۔ دیگر امور باجازت صدر

(مولانا مفتی) محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام لاہور

(۲۱)

۱۹۷۹ء (مدرسہ قاسم العلوم کا چھبیسواں جلسہ)

ذوالمجد والکرم گرامی قدر مولانا صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرض اینکہ: بتاریخ ۱۔۲۔۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

بمطابق ۳۰۔۳۱ مارچ یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بمقام اسٹیڈیم قاسم باغ ملتان مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا چھبیسواں (۲۶) سالانہ جلسہ بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے مشائخ عظام اور علماء کرام کے علاوہ غیر ملکی سفراء بھی شمولیت فرما رہے ہیں۔ قریباً تین صد طلبہ فارغ التحصیل کی دستار بندی بھی ہوگی۔ اس مبارک اجتماع میں آنجناب کی شرکت از بس ضروری ہے۔ برائے مہربانی واپسی ڈاک منظوری دعوت سے مطلع فرمائیں تاکہ اشتہارات طبع کرائے جا سکیں۔ تاریخ اور وقت تشریف آوری سے بھی آگاہ فرمائیں۔ الداعی الی الخیر مفتی محمود عفا اللہ عنہ

(۲۲)

۹ رشوال ۱۳۹۰ھ (شیخ الحدیث کی کامیابی پر مبارکباد ○ منتخب ممبران کو دین اسلام کی خدمت کی توفیق کی دعا)

مخدوم و مکرم حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہم العالی۔ سلام مسنون۔ مزاج گرامی! گزارش ہے کہ احقر جناب والا کی عظیم کامیابی پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہماری جماعت کے منتخب نمائندوں کو دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرما دے۔ عزیز مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا شیر علی شاہ صاحب کو اور دوسرے عزیزوں کو سلام عرض کریں۔ یہاں کی پوزیشن حامل رقعہ سے دریافت فرمالیں۔ والسلام محمود عفا اللہ عنہ از ڈیرہ اسماعیل خان

(۲۳)

محرم الحرام (وفاق المدارس کی مالی پوزیشن کی مضبوطی)

محترم المقام حضرت مہتمم صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ وفاق کا مالی سال ختم ہو چکا ہے محرم الحرام سے جدید سال کا آغاز ہوا ہے وفاق کے نظم و نسق اور دائرہ کار کو وسیع اور مستحکم کرنے کیلئے وفاق کی مالی پوزیشن کو مضبوط رکھنا آپ کا فرض ہے۔ بناء بریں درخواست ہے کہ بہت جلد بلا تاخیر طے شدہ دستور کے دفعہ نمبر ۱۴ اب کے تحت گزشتہ سال کی پوری آمدنی میں ۸ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے واجب الادا رقم دفتر وفاق میں احقر کے نام ارسال فرما دیں۔ تاخیر ہرگز نہ فرما دیں۔ والسلام محمود عفا اللہ عنہ

(۲۴)

(جامعہ اور حقانیہ کے سالانہ امتحانات اور وفاق کی نگرانی)

محترم و مکرم جناب مولانا فضل احمد[1] صدر صاحب دام مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ درحقیقت جامعہ اور حقانیہ والوں کی منافست و مخالفت نے ایسی صورت پیدا کر لی تھی کہ سوائے اس کے کہ آپ کو اور جمعیۃ کے کسی بزرگ کو ناظم مقرر کیا جائے۔ اور صورت معتذر تھی۔ ایک تو حقانیہ والے طالب علم وہاں جانے کے لئے راضی نہیں ہو رہے تھے۔ اور مولانا عبدالحق صاحب اور ممبران حقانیہ نے اپنے طلبہ کو وہاں بھیجنے سے انکار کیا۔ ہم نے دونوں کا سنٹر اس لئے اس سال جامعہ کو مقرر کیا۔ کہ گزشتہ سال دونوں کا سنٹر حقانیہ تھا۔ اور حقانیہ والوں نے خود یہ تجویز رکھی تھی۔ کہ ایک سال وہ ہمارے ہاں آیا کریں۔ اور ایک سال ہم وہاں جائینگے۔ لیکن گزشتہ سال کی باتیں کون مانتا ہے۔ مجھے خود حقانیہ والوں سے تعلق بھی شدید تھا۔ اور اُن سے عقیدت بھی تھی۔ اس لئے خیال یہ ہوا۔ کہ سنٹر تو وہاں ہو۔ لیکن حقانیہ والوں کے خدشات بھی دور ہو جاویں۔ مثلاً اُن کو خدشہ تھا کہ جامعہ والے وہاں امتحان میں مداخلت کرینگے۔ اور امتحان میں اُن کی مداخلت کے بعد انصاف اور عدل باقی نہیں رہیگا۔ اس لئے میرا خیال یہ ہوا۔ کہ بالکل باہر سے ایسی شخصیت کو ناظم امتحان مقرر کیا جائے۔ جس پر کسی کو اعتراض نہ ہو مجھے یہ تو علم ہے۔ کہ آپ کا مدرسہ حقانیہ سے قریب کا تعلق ہے۔ لیکن شاید آپ کے ناظم ہونے پر جامعہ والوں کو اعتراض نہیں ہوگا۔ اس لئے

[1] دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے جید مدرس اور ناظم

آپ ایسا مضبوط انتظام رکھیں کہ امتحان میں جامعہ والے کسی قسم کی مداخلت نہ کرسکیں۔اور حقانیہ والے بالکل مطمئن ہوں۔اس کی صورت صرف یہی ہے۔کہ آپ تین چار مُعاون اپنے ساتھ لے جائیں۔اور کسی بھی مدرسہ کے کسی مدرس کوامتحان گاہ میں داخل ہونے نہ دیں۔ پیشاب وغیرہ کیلئے بھی آپ کا معاون اُن کے ساتھ جاکر نگرانی کرے۔اور آپ جاتے ہی ایک اعلان لگادیں کہ کسی مدرسہ کا کوئی مدرس امتحان گاہ میں تشریف نہ لادے۔آپ ایک یوم قبل تشریف لے جاکر مولانا عبدالحق صاحب سے مل کر اُن کو پورا پورا اطمینان دلادیں۔ تاکہ اُن کے دل میں کسی قسم کا خدشہ باقی نہ رہے اور وہ پوری طرح مطمئن ہوں۔آخر وہ ہمارے قابل احترم بزرگ ہیں۔اُن کی رضا مطلوب ہے۔امتحان ۸ رشعبان ہفتہ سے شروع ہوکر ۱۳ رشعبان جمعرات کوختم ہوگا۔ والسلام محمودعفااللہ عنہ

(۲۵)

(مجلس عمومی کا اجلاس)

مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب زید لطفکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مزاج گرامی! گزارش ہے کہ امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے جمعیۃ کی مرکزی مجلس عمومی کا دو روزہ اجلاس ۱۷۔۱۸ شوال ۹۳ء بمطابق ۱۳۔۱۴ نومبر ۷۳ء بروز منگل۔بدھ ۱۰ بجے صبح مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور میں طلب فرمالیا ہے۔ایجنڈا حسب ذیل ہے:

(۱) آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کے انتخابات (۲) ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پرغور (۳) سالانہ میزانیہ (۴) دیگر امور باجازت صدر ازراہ کرم وقت مقررہ پر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

نوٹ: دعوت نامہ اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ فقط والسلام مفتی محمود ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

(۲۶)

(امتحان وسطانی کیلئے فیصلہ)

مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔گزارش ہے کہ امتحان وسطانی کے متعلق کوئی قطعی اور آخری فیصلہ کرنا باقی ہے۔عیدالاضحیٰ سے قبل جو میٹنگ مجلس عاملہ وفاق کی بلائی تھی۔اس میں تو آپ تشریف نہ لائے تھے۔اور کورم پورا نہ ہوسکا۔اسلئے عرض ہے کہ آپ خود ہی صفر کے وسط میں کوئی تاریخ تعین فرماکر ہمیں حکم دیں۔کہ ہم آپ کی پسند کی تاریخ پر میٹنگ بُلالیں۔ اوراس طرح آپ کو آنے میں تامل نہ ہو۔بہرحال فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ہمیں خوامخواہ تشویش ہے۔جس کو رفع فرمالیں۔

والسلام محمودعفااللہ عنہ

(۲۷)

(مفتی محمود صاحب کی آمد)

بگرامی خدمت جناب حضرت شیخ الحدیث دامت اقبالکم۔السلام علیکم۔بمشورہ حضرت العلامہ مفتی محمود صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا ایک وفد بتاریخ ۲۲ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح آپ سے ملاقات کے لئے دارالعلوم حاضر ہوگا۔اور آپ سے تبادلہ خیال کرکے پھر جہانگیرہ روانہ ہوگا۔جہاں حضرت مفتی محمود صاحب راولپنڈی سے ضلع مردان کے دورہ پر تشریف آوری فرمائینگے۔برادرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر حضرات کو سلام مسنون قبول فرمائے۔ فقط پیر مبارک شاہ (معتمد مولانا مفتی محمود)

(۲۸)

(دعوت نامہ حکم نامہ ○ حقانیہ کا ادنیٰ خادم)

بحضرۃ المخدوم المحترم دام مجدکم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت طرفین مسئول۔مزاج اقدس گزارش ہے کہ جناب کا دعوت

نامہ جو احقر کیلئے حکم نامہ کی حیثیت رکھتا ہے موصول ہوا۔ احقر کی کیا حیثیت ہے کہ ایسے معاہد علیہ کے عظیم اجتماعات میں مدعو کیا جاوے۔ میں تو دارالعلوم حقانیہ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ جسطرح بھی خدمت ہو سکے گی دریغ نہ ہوگا۔ حاضری کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کی پوری کوشش کرونگا۔ لیکن ایک عذر ہے ضرور دردولت پر حاضر ہوکر نیاز حاصل کرونگا۔

اگر عذر کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہا۔ تو بھی احقر کو اپنا خادم ہی تصور فرماتے رہا کریں اور دعوت صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ احقر آپ حضرات کی دعاؤں کا محتاج بھی ہے۔ اور مستحق بھی آخر میں بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

والسلام محمود عفی اللہ عنہ قاسم العلوم ملتان شہر

☆☆☆

حاجی محمود صاحب[1]

(۱)

(دادی مرحومہ کی وفات پر تعزیت)

۱۶ دسمبر ۱۹۷۶ء

بخدمت محترم و مکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مجھے کل یہ المناک خبر عبدالصبور صاحب کی زبانی پہنچی۔ بہت افسوس ہوا آج قاری سعید الرحمٰن صاحب سے تفصیلی حالات معلوم ہوئے جمعہ کا واقعہ بدھ کی شام اطلاع ہوا اس کا بہت دکھ ہے۔ حضرت کے تسلی کے لیے میرے پاس کیا الفاظ ہو سکتے ہیں میں تو والدہ کے قدر و قیمت سے واقف ہوں اور انکا سایہ اُٹھ جانے کا مجھے بہت احساس ہے۔ میری والدہ صاحبہ ڈھائی سال کی عمر میں فوت ہوئی۔ والد صاحب سات سال کے عمر میں انتقال فرما گئے۔ مجھے میرے ماموں اور خالہ نے پرورش کی۔ ماموں صاحب بہت مالدار آدمی تھے لیکن والدین کے شفقت حاصل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور محترم مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین ثمہ آمین۔ میرے سب گھر والے بھی ملکر ایصال ثواب کر رہے ہیں۔ میں نے کال بک کرایا معلوم ہوا لائن خراب ہے آج حضرت کے خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا دکان میں دو آدمی چھٹی گئے ہوئے ہیں۔ میری طبیعت بھی خراب ہے۔ اس لیے پیر 20/12 کو انشاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا انشاء اللہ کارِ لائقہ سے یاد فرما کر مشکور فرمائیں۔

والسلام احقر محمود

(۲)

۱۶/ جولائی ۱۹۷۷ء

المخدوم و مکرم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زادت معالیکم۔ بعد سلام مسنون۔ اسی وقت دستی گرامی نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ حاجی محمود کو بہت

---

[1] حاجی محمود دردمند، دیندار، مخلص انسان، مالا بار ریاست سے تعلق تھا۔ تقسیم کے بعد راولپنڈی میں مقیم ہوئے، چھوٹا موٹا کاروبار کرتے رہے مگر اصل مشغلہ اکابر و مشائخ کی صحبت و خدمت، شیخ الحدیث مولانا زکریا سے خصوصی تعلق آخر تک برقرار رہا، احقر کے نام خطوط میں بھی کچھ تفصیل ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا عبدالرحمان کاملپوری، مولانا عبدالشکور وغیرہ کو کھینچ کھینچ کر گھر بلا کر خدمت کرتے، ایک بھائی ڈھاکہ بنگلہ دیش میں کاروباری شخصیت ہیں انکے فرزند طلحہ محمود، محمد ہارون اور محمد عارف وغیرہ کا ہم سب سے گھر کی طرح تعلق رہا، طلحہ محمود سینٹ کے رکن اور اب وزارت داخلہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

جزائے خیر دے کہ ان کے ذریعہ اور واسطہ سے آپ جیسے حضرات کی اور میرے استاد واقارب کی خیریت مجھے معلوم ہوتی رہتی ہے۔ ناکارہ آپ کیلئے اور آپ کے مدرسہ اور مولوی سمیع الحق کیلئے دعا سے کسی وقت دریغ نہیں کرتا مگر میرا سایہ بہت طویل ہو چکا اسمیں طول کی گنجائش نہیں اب تو میں دعائے مغفرت اور حسن خاتمہ کی دعا کا بہت محتاج ہوں اس کی درخواست ہے۔ کئی ماہ سے طبیعت مختلف امراض کا شکار ہے۔ مگر اہل ہند کا ہر سال اتنا اصرار بڑھ جاتا ہے کہ رمضان میں جانا ہی پڑتا ہے۔ آپ کے مدرسہ کیلئے بھی اہتمام سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مکروہات سے محفوظ فرما کر مادی وروحانی ترقیات سے نوازے۔ اس ناکارہ کے متعلق جو آپ نے الفاظ لکھے ان سے بہت شرمندہ ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے حسن ظن کو سچا کرے۔ عزیز مولوی سمیع الحق سے بھی سلام مسنون فرمادیں۔ فقط شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ کراچی

(۳)

۲۳/اگست ۱۹۷۷ء (شیخ زکریا کے دستی گرامی نامہ میں حضرت کے بارہ میں مضمون)

بخدمت مکرم ومحترم حضرت مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! حضرت سے ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے یہاں پر جب بھی حضرت تشریف لاتے ہیں مجھے اطلاع نہیں ملتی۔ جسکی وجہ سے حاضری سے محروم رہتا ہوں۔ ایک صاحب سہارنپور سے حضرت شیخ مدظلہ العالی کا عنایت نامہ دستی لائے جسمیں حضرت کی بابت مضمون ہے اس لئے خط کی نقل اسکے ہمراہ ارسال خدمت ہے۔ میں نے فون بھی کیا تو بھی بات نہ ہو سکی۔ حضرت کی طبیعت کے بابت خط موصول ہو کر کچھ تسلی ہوئی۔ الحمدللہ یہاں پر خیریت ہے۔ روزے الحمدللہ اچھی حالت میں گذر رہے ہیں۔ گھر کے سب بالغ باقاعدہ روزہ رکھتے ہیں۔ چھوٹے بھی ضد کر کے روزے رکھتے ہیں یہ سب بزرگوں کی دُعا کی برکت ہے۔ حضرت سے اپنی دُعاؤں میں ہمیں ضرور یاد رکھنے کی گذارش ہے۔ بھائی سمیع الحق صاحب کو بہت بہت سلام عرض ہے۔ شفیق میاں اور انوار الحق صاحب کو بھی سلام عرض ہے۔ انشاءاللہ عید بعد ضرور حاضر خدمت ہونگا۔ اگر حضرت کا یہاں آنے کا پروگرام ہو تو ضرور اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ والسلام محمود

(۴)

(مولانا زکریا کا مولانا عزیر گل، مولانا عبدالحق وغیرہ کو سلام مسنون ○ خدام الدین کا مولانا بنوری نمبر سننے کا ذکر)

۱۵/اپریل ۱۹۷۸ء

دوسرے خط میں مولانا عزیر گل صاحب کا سلام اور خیریت پہنچی۔ میری طرف سے بھی سلام مسنون اور دعا کی درخواست لکھدیں۔ مولانا عبدالحق صاحب سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون اور مولانا قاری سعید الرحمٰن سے بھی۔ ان سے یہ بھی کہدیں کہ آجکل خدام الدین کا مولانا بنوری نمبر سن رہا ہوں اس سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ کا تو مولانا بنوری سے بہت تعلق تھا بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ

(۵)

۲۲/جولائی ۱۹۷۸ء (شیخ الحدیث مولانا زکریا کے خط میں شیخ الحدیث کا تذکرہ)

بخدمت محترم ومکرم حضرت مولانا صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ العالی۔ امید ہے مزاج بخیر ہونگے۔ حضرت شیخ مدظلہ العالی کا خط آیا ہے جسمیں حضرت والا کا تذکرہ بھی ہے اس خط کی نقل فوٹو کاپی ارسال خدمت ہے۔ حضرت شیخ مدظلہ العالی کو چوٹ لگ گئی تھی تفصیل حضرت کے خادم ابوالحسن صاحب نے مجھے لکھا ہے اسکی بھی کاپی بھیج رہا ہوں۔ جسمیں شوگر کی بیماری کے لئے دوا لکھی ہے میں نے

استعمال شروع کردی ہے۔ حضرت والا بھی مناسب سمجھیں تو استعمال کریں تو بہتر ہے ہم نے نیا کاروبار شروع کردیا ہے اسکی خیر وبرکت کیلئے حضرت سے دُعا کی درخواست ہے گھروالی بھی سلام عرض کرتی ہیں اور دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ جواب سے خیریت سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ سمیع الحق صاحب اور ناظم صاحب کو سلام عرض ہے۔ حضرت دوکان کیلئے کوئی نقش بھیج دیں تو احسان ہوگا۔

والسلام محمود

(۶)

۲۳/ستمبر۱۹۷۹ء (شیخ الحدیث مہاجر مدینہ کی خدمت میں خط پیش کردیا ○ رائے ونڈ آمد)

بخدمت محترم ومکرم عالی جناب حضرت مولانا صاحب مدظلہٗ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تقریباً 18 دن حضرت شیخ کی خدمت میں سہارنپور رہنے کے بعد کل واپس پہنچا۔ حضرت والا کا خط حضرت کی خدمت میں پیش کیا تھا اسکا جواب اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ حضرت شیخ 26 تاریخ کو رائے ونڈ پہنچ رہے ہیں۔ یکم یا دو تاریخ تک رائے ونڈ میں قیام رہے گا۔ اسکے بعد لائلپور ہوتے ہوئے کراچی تشریف لے جائیں گے اور اس کے بعد چھ تاریخ کو جدہ تشریف لے جائیں گے۔ مولوی سمیع الحق صاحب اور مولوی انوار الحق صاحب کو سلام عرض ہے۔ آپکا خط ملا میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کروں گا۔ ویسے رائے ونڈ بھی جانا ضروری ہے۔ المرشد کا بہت اچھا وقت سہارنپور میں گذرا۔ حضرت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام محمود

(۷)

(شیخ زکریا کے نام خط اور اُن کا جواب)

بخدمت محترم ومکرم حضرت مولانا مدظلہٗ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکۃ! عرض یہ ہے کہ میں گذشتہ 13/7 کو کراچی روانہ ہوا 14/7 کو کراچی پہنچا۔ 15/7 کو حضرت شیخ مدظلہٗ العالی کراچی پہنچے۔ قاری سعید الرحمان صاحب کے ساتھ حضرت مولانا بنوری صاحب کے مدرسے میں قیام رہا۔ حضرت شیخ کی خدمت میں حضرت کا خط پیش کیا اور حضرت نے جواب بھی دیا۔ جو کہ محمد عارف کے ہاتھ دستی بھیج رہا ہوں۔ میں اور قاری صاحب کل شام واپس پنڈی پہنچے۔ محمد عارف کو حضرت کی طبیعت کا حال معلوم کرنے کیلئے بھی بھیج رہا ہوں۔ میں خود حاضرِ خدمت ہوتا مگر مجھے کچھ مجبوری ہے جس کی وجہ سے نہیں آرہا۔ کراچی میں حضرت قاری طیب صاحب اور قاری فتح محمد صاحب کا بھی الحمدللہ نیاز حاصل ہوا۔ کل پانچ دِن کراچی میں رہنا ہوا۔ بھائی سمیع الحق صاحب کو سلام عرض ہے۔ اور سب حضرات کو بھی سلام عرض ہے۔ حضرت سے عارف کیلئے اور ہم سب کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ والسلام فقط محمود

☆☆☆

مولانا صاحبزادہ محمود و برادران[1] خانقاہ پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان

(۱)

۹/شعبان ۱۳۸۸ھ (دادی جان کی وفات پر تعزیت)

بخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ و برادر کریم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زیدمجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

---

1. مولانا محمود صاحب اور انکے مذکورہ برادران پنیالہ کے معروف خانقاہ یٰسین زئی کے مشائخ عظام تھے۔ محمود صاحب دارالعلوم حقانیہ کے اولین فضلاء میں سے تھے ان کے بعد اس خانقاہ کے تقریباً تمام صاحبزادگان بشمول مولانا محمد محسن مولانا عبداللہ، مولانا عطاء اللہ شاہ نے حقانیہ سے علی کسب فیض کیا حضرت مولانا مفتی محمود اور انکے والد بزرگوار کا تعلق اسی خاندان اور خانقاہ سے تھا۔ خط ہماری دادی جان مرحومہ کے تعزیت کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے۔

خیریت طرفین مطلوب۔ باقی از زبان برخوردار عبداللہ واقعہ فاجعہ وفات مرحومہ معلوم شدہ مخدوما چنانچہ آن محترم را قلق وغم رسید ما را ہم رسیدہ لیکن در حکم مولا بجز از رضا چارہ نیست خداوند کریم آن مرحومہ را در جنت الفردوس در جوار خود جائے نصیب فرمایند قبر او مورد انوار و رحمت گردانہ و شما پس ماندگان را صبر و اجر و نعم البدل عطا فرما۔ آمین

والسلام رقیمہ احمد محمد و عبدالحمید محمود خانقاہ لیٰسین زئی پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان

(۲)

۵/شوال ۸۹ھ (صاحبزادگان کے داخلۂ دارالعلوم کی سفارش)

بمخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت طرفین مطلوب، امید کہ آن مخدوم مع المتعلقین بعافیت باشند مدت مدید. گزشتہ کہ درخدمت آن مخدوم ہیچ عریضہ ارسال نکردہ ام ازتکاسل خود از حد شرمسارم

باز از اخلاق کریمانہ آن محترم امیدوارم کہ درگذر فرمایند و از نگاہ لطف خود نیندازند مخدوما ہر سہ۳ برخورداران را امسال در خدمت آن مخدوم روان میکنیم امید کہ بعد از چند روز حاضر خدمت شوند امید کہ نظر عنایت بطور سابق بہ ایشان مبذول فرمائید و حجرہ سابقہ برائے رہائش حوالہ شان شود کہ از اصاغر اگر لغزشی سرزد شود اکابر با اخلاق کریمانہ خود ازان درگذر میفرمایند زیادہ بخیر از دعاگوئی و دعاجوئی چہ عرض کنم ہر سہ برادران محترمان تسلیمات عرض میکنند درخدمت جناب مخدوم مولانا سمیع الحق صاحب و جناب محترم ناظم صاحب تسلیمات معروض ست. محمود عفی عنہ از پنیالہ خانقاہ یٰسین زئی

☆☆☆

پروفیسر محمود اعظم فاروقی[1] ایم این اے کراچی

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء (حضرت کی علالت پر تشویش و دعا)

محترم و بزرگ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رکن قومی اسمبلی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے ابھی ابھی کسی صاحب نے بتایا کہ آپ دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں اور علیل ہیں۔ جی چاہتا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ یہ خبر غلط ہو لیکن اگر خدانخواستہ آپ واقعی بیمار ہیں تو میں پورے صمیم قلب کیساتھ آپکی صحت کیلئے دست بدعا ہوں۔ قومی اسمبلی میں اور یوں بھی پورے ملک میں آپ جیسے مخلص علماء دین اور بزرگ ہستیوں کی شدید ضرورت ہے آپ بیماری کیوجہ سے ہماری راہنمائی نہ کر سکنے پر مجبور ہیں۔ ہم سب آپکی صحت کیلئے دعا کر رہے ہیں اپنی خیریت سے مطلع فرمائیگا۔

والسلام محمود اعظم فاروقی سابق رکن قومی اسمبلی

---

[1] جماعت اسلامی کے سرکردہ رہنما رکن قومی اسمبلی

علامہ سید محمود رضوی[1] جنرل سیکرٹری مرکزی مجلس عمل

مکرمی جناب حضرت مولینا عبدالحق صاحب ایم این اے ۔السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مرکزی مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق یکم ستمبر 1974ء بروز اتوار 9 بجے صبح جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں زیر اہتمام مجلس عمل لاہور کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکزی مجلس عمل کے ارکان قومی اسمبلی کے ممبران صوبائی، ضلعی و مقامی مجلس عمل کے نمائندے شرکت کریں گے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس اہم تاریخی کنونشن میں شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دعوت نامہ حاضر ہے۔ پروگرام۔ پہلا اجلاس: صبح 9 بجے تا 2 بجے جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور، دوسرا اجلاس: سہ پہر 4 بجے تا 6 بجے جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور، تیسرا اجلاس عام: بعد از نماز عشاء شاہی مسجد لاہور

الداعی سید محمود احمد رضوی جنرل سیکرٹری مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

☆☆☆

جناب محمود علی قصوری[2] وفاقی وزیر قانون پاکستان

(دعوت عشائیہ) ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۲ء

INVITATION FOR SATURDAY, 16TH SEPTEMBER, 1972

My Dear Maulana Sahib,

I will be grateful if you will dine with me on Saturday the 16th of September 1972, at my House No. 17 Street No. 89, Embassy Road, Islamabad. The dinner will be timed to coincide with the rising of the National Assembly for the day or 8:30 P.M., whichever is later.

Yours Sincerely, Mahmud Ali Kasuri

☆☆☆

شاہ محی الحق فاروقی ۔سیکرٹری

(مشاورتی نظریاتی کونسل کا سوالنامہ واپس) یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء

حکومت پاکستان، اسلامی مشاورتی کونسل، ۱۴ فیروز پور روڈ لاہور

مکرم جناب مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، السلام علیکم، اسلامی مشاورتی کونسل نے ستمبر ۱۹۶۳ء کو جو سوالنامہ جاری کیا تھا اسے بعض قوانین میں ترمیم کی تجویز کی بنا پر نظر ثانی کیلئے وقتی طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔ فقط والسلام نیاز مند (شاہ محی الحق فاروقی سیکرٹری)

---

[1] علامہ رضوی مرحوم بریلوی مکتب کے سرکردہ علماء میں سے تھے دار العلوم حزب الاحناف لاہور کے مہتمم اور ماہنامہ رضوان لاہور کے مدیر علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کے فرزند رشید تھے سن ۸۰ھ میں علماء کرام کا چار رکنی وفد چین کے دورہ پر گیا جس میں موصوف اور ناچیز مرتب بھی شامل تھے۔ قادیانیوں کے خلاف تحریک مجلس عمل کے آپ سیکرٹری اور مولانا یوسف بنوریؒ صدر اور شیخ الحدیث نائب صدر تھے پہلے خط میں اسی سلسلہ کی ایک میٹنگ کا ذکر ہے۔

[2] ممتاز قانون دان قصوری خاندان کے سرگرم سیاسی رہنما ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں عبوری آئین مرتب کرانے والے وفاقی وزیر قانون تھے۔ موجودہ وزیر خارجہ جناب خورشید محمود قصوری کے والد تھے۔

ایم اے کیانی ۔صوبائی وزیر صحت

۳/مارچ ۱۹۵۵ء

مکرمی مہتمم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی دستار بندی کی رسم مورخہ ۳/۴/اپریل ۱۹۵۵ء میں شرکت کرنے کا دعوت نامہ عزت مآب ملک الرحمان خان کیانی کو ملا۔ وہ رسم مذکورہ میں شرکت کرنے کی ہرممکن سعی کرینگے۔ بشرطیکہ اُن کے پاس وقت ہو۔ والسلام محمد امین برائے ایم اے کیانی پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صحت وتعمیرات سرحد

☆☆☆

مولانا مدرار اللہ مدرار[1] مردان
(مولانا عبدالمالک صدیقی کی سوانح تجلیات صدیقی کی تالیف)

مکرمی جناب حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ، مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکو یہ سن کر خوشی ہوگی۔ کہ احقر نے شیخ المشائخ امام العلماء والاتقیاء مرشد اعظم وشیخ مکرم حضرت علامہ مولانا مولوی محمد عبدالمالک صاحب صدیقی بہاول پوری، احمد پوری ثم خانیوال دامت برکاتہم العالیہ کے حالات وسوانح تعلیمات وارشادات کرامات اور انکے مبلغانہ ومرشدانہ کارناموں پر مشتمل ''تجلیات صدیقی'' کے نام سے ایک اہم کتاب لکھنے کا مصمم ارادہ کیا ہے جس کی حضرت مرشد دام فیضہم سے باقاعدہ اجازت لی گئی ہے اور اس سلسلہ میں انکی تائید ورہنمائی کا شرف بھی حاصل کیا گیا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مرشد نے ازراہ قبولیت وبندہ نوازی کتاب کیلئے اپنے حالات کے بارے میں ضروری مواد بھی مرحمت فرمایا ہے۔ فالحمدللہ تعالیٰ علی ذالک حمداً کثیراً، بریں لطف گر جان فشانم رواست

شیخ معظم کی ان توجہات کریمانہ کے پیش نظر انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عظیم ترین درجہ استناد واعتماد حاصل ہوگا۔ اور عامۃ المسلمین کیلئے از بس مفید ہونے کے علاوہ یہ کتاب حضرت مرشد کے معتقدین ومحبین کیلئے تحفہ اور نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔ وماذالک من فضل اللہ بعید۔ محترمی! اگر آپکے پاس حضرت مرشد کے ملفوظات عالیہ، مواعظ حسنہ، مکتوبات کرامات اور دیگر ضروری کوائف وحالات اور واقعات زندگی کے بارے میں کوئی مواد ہو تو براہ کرم پہلی فرصت میں ہمیں ارسال فرمائیں۔ نیز ممکن ہوسکے تو حضرت مرشد کے بارے میں اپنے احساسات اور تاثرات کو بھی ایک مختصر پیغام کی صورت میں قلمبند فرما کر بندہ کو بذریعہ ڈاک جلد از جلد بھجوایئے۔ پیغامات کیلئے کتاب میں ایک الگ باب رکھا گیا ہے جسمیں جملہ پیغامات انکے بھیجنے والے حضرات کے اسمائے گرامی کیساتھ شائع ہونگے۔ نیز قلمی ومالی معاونین کے اسمائے گرامی بھی شکریئے کیساتھ کتاب مذکور میں شائع کئے جائیں گے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو ''تجلیات صدیقی'' کی ترتیب وتدوین اور طباعت واشاعت میں باحسن وجہ کامیاب فرمائے۔ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔

والسلام مع الاحترام خیر اندیش بندہ مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ مدیر اعلیٰ نوائے ملت مردان

(مولانا مدرار کا تذکرہ)

[1] مولانا مرحوم سرحد کے جید علماء میں سے تھے۔ تحریر وتصنیف اور صحافت پر کامل عبور ہفت روزہ نوائے ملت مردان کے مدیر اہم موضوعات بالخصوص تردید فتن باطلہ پر عالمانہ مقالات لکھتے رہے۔ کئی کتابیں تصنیف فرمائیں ڈسٹرکٹ خطیب رہے سیاست میں مسلم لیگی رجحان رکھتے تھے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام (مولانا شبیر احمد عثمانی ومفتی محمد شفیع) سے تعلق تھا۔ انکے قابل ولائق فرزند جناب اکرام اللہ شاہد ہماری جماعت کے ٹکٹ پر ایم پی اے منتخب ہوئے اور صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر رہ کر کلمہ حق کہہ کر نفاذ اسلام کیلئے بھرپور نمائندگی کرتے رہے۔ الحق سے بے پناہ محبت اور دلچسپی تھی کئی اہم مضامین اور مقالات لکھے جس کی تفصیل مکتوب بنام سمیع الحق میں ملاحظہ کیجیے۔

حاجی مراد خان شنواری[1] خیبر ایجنسی

(۱)

ازلنڈیکوتل خیبر ایجنسی ۱۹/اپریل ۱۹۴۴ء (دیوبند میں میزبانی پر شیخ الحدیث کا شکریہ)

مشفقم جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ عرض یہ ہے کہ بندہ بخیریت تمام اپنے گھر پہنچ گیا ہے اور خیریت ہے میں جناب کے مہربانی اور اخلاص کا ازحد مشکور ہوں۔ جو کہ آپ نے میرے ساتھ بحالت مسافری بمقام دیوبند شریف عطا فرمائی تھی۔ اگر میرے لائق کوئی کام ہو تو ضرور تحریر فرماؤ گے زیادہ خیریت۔ کمترین حاجی مراد بقلم خود

(۲)

(شیخ الحدیث کی ۱۹۵۱ء میں سفر حج سے واپسی پر مبارکباد)

ازمیانہ دوآب ڈاکخانہ اسلامیہ کالج پشاور ۱۵/اکتوبر ۱۹۵۱ء

محترم جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ جناب کے نائب مہتمم صاحب دارالعلوم اکوڑہ خٹک کا ایک کارڈ در بارۂ آمدن بخیریت بیت اللہ شریف تشریف آوری کا موصول ہوا چونکہ میں لواڑگی میں موجود نہ تھا اس لیے خط دیر سے موصول ہوا۔ چونکہ میرا موٹر بتاریخ 24 ستمبر ایک لاری کے ساتھ خیبر میں ٹکر ہوا جسمیں صرف مجھے قدرے تکلیف مل گیا اور باقی ڈرائیور تھا اور میرا اردلی بچ گئے۔ میں ایک ہفتے تک لنڈیکوتل ہسپتال میں تھا اب جائن ہو کر یہاں سے آیا ہوں۔ اکوڑہ خٹک کے جانے کے قابل نہیں ہوں کیونکہ اب قدرے نقصان سینہ میں باقی ہے۔ شکر الحمدللہ کہ آپ خیریت اور خوش واپس بیت اللہ شریف سے تشریف لائے۔ حج مبارک مجھے ایک شنواری طالب علم سے معلوم ہوا تھا جو کہ وہ اپنے وطن ننگرھار جا رہے تھے کہ مولوی صاحب حج بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ اُمید خیریت ہے۔

کمترین ملک مراد بقلم محمود

(۳)

لاہور ۲۵/جون ۱۹۵۵ء (میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ○ خط کئی بار کسی سے پڑھکر سنا)

محترم عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم آپ کا خط ملا۔ یہ پڑھ کر دل کو بہت ہی تسلی ہوئی۔ اور کئی بار کسی سے پڑھ کر سنا۔ بس میرے لئے آپ لوگوں کی دعا ہی کافی ہے۔ میری اپریشن ہوگئی ہے۔ اور پٹیاں ہر دوسرے روز باندھی جاتی ہیں۔ امید ہے آپ لوگوں کی دعا و برکت سے اچھا ہو جاؤں گا باقی سب کو سلام و دعا قبول ہو۔ مخلص ملک مراد خان میو ہسپتال فیملی وارڈ نمبر 16 لاہور

---

[1] خیبر ایجنسی کے شنواری قبائیلوں کے اپنے وقت میں سربراہ اور چیف سمجھے جاتے تھے دارالعلوم اور شیخ الحدیث سے مخلصانہ تعلق

مولانا مرغوب الرحمان[1] مہتمم دارالعلوم دیوبند

(افغان جہاد رہنما مولانا محمد نبی محمدی کو دعوت نامہ)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔جناب مولانا محمد نبی صاحب محمدی امیر حرکت انقلاب اسلامی (افغانستان) پشاور پاکستان کے نام عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت میں شرکت کا دعوت نامہ ارسال کیا گیا ہے۔مگر پتہ صحیح نہ معلوم ہونے کی وجہ سے احتیاطاً آنجناب کے دعوت نامہ کے ساتھ مزید ایک دعوت نامہ ارسال کیا جارہا ہے۔ازراہ کرم حضرت مولانا محمد نبی صاحب مدظلہ تک پہنچادیں۔نوازش ہوگی

والسلام مرغوب الرحمٰن عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

☆☆☆

مسرت حسین زبیری[2] چیف سیکرٹری پشاور

۱۳/۲/۱۳۸۷ھ

محترم جناب مہتمم صاحب! آپ کا خط مورخہ 2/شعبان نمبر 1833 ملا۔شکریہ۔میں ضرور سالانہ جلسہ دستار بندی دارالعلوم حقانیہ میں بمورخہ 7/مارچ 1957 کو شامل ہوتا لیکن چونکہ ان دنوں میں کیمل پور ضلع میں دورہ پر ہونگا۔اسلئے میں شامل نہ ہوسکونگا۔

والسلام آپ کا مخلص مسرت حسین زبیری

☆☆☆

مولانا میاں مسرت شاہ کاکاخیل[3]

(۱)

(دیوبند کے کسی شوگر ملز کے سلسلہ میں خط)

از حکمت آباد ۳۰/شوال ۱۳۷۵ھ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین ،

بخدمت فیض درجت مخدوم الزمان جناب مولانا شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ زید مجدہم کم ،بعد از تحیہ سلام مسنونہ و تعظیم ماوجب عرض

---

[1] مولانا مدظلہ اکابر دیوبند کا نمونہ علم وعمل تقوی وتدین کا پیکر، دارالعلوم میں افسوسناک محاذ آرائی کے نتیجہ میں جو ادارہ کی تقسیم پر منتج ہوا۔آپ قاری محمد طیب صاحب مرحوم کے بعد دارالعلوم کے اہتمام کے منصب پر فائز ہوئے۔پشاور کے جشن دارالعلوم دیوبند کے موقعہ پر دارالعلوم حقانیہ بھی قدم رنجہ فرمایا۔

[2] بیوروکریٹ اور سول سروس کے نامور فرد۔چیف سیکرٹری سرحد کے علاوہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے (م)

(ملا میاں مسرت شاہ کاکاخیل کا ذکر)

[3] میاں صاحب عرف ملا میاں مرحوم کاکاخیل خاندان کے سربرآوردہ اکابر میں سے تھے۔خاندان کی دنیاوی وجاہت کے ساتھ دینی علوم سے بھی آراستہ تھے اپنے ایک فرزند مولانا ولایت شاہ کو دیوبند میں تعلیم دلانے خود بھی طالب علمانہ انداز میں دیوبند رہے۔اللہ نے وجاہت اور دبدبہ وشوکت سے نوازا۔دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس وتعمیر میں شیخ الحدیث کے دست راست رہے اپنے اولاد کو بھی حقانیہ میں تعلیم دیتے ہمارے عزیز ساتھی اور بھائی میاں عصمت شاہ کاکاخیل فاضل حقانیہ بھی انکے خلف الصدق تھے جنہوں نے حال ہی میں اچانک انتقال فرمایا۔آبائی تعلق زیارت کاکا صاحب سے تھا مگر زرعی اراضی کے وجہ سے سرڈھیری کے قریب حکمت آباد میں سکونت تھی وہیں تدفین ہوئی۔

اینکہ دیروز بہ یوم جمعہ ۲۹ رشوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۹ جون ۱۹۵۶ء ہمراہ کپتن منیجر انعام احمد صاحب[1] در دفتر پریمیر شوگر ملز مردان ملاقات شدہ پتہ رائے بہادر لالا ایشر داس دو لفافہ ہائے سادہ ٹائپ کردہ در ڈاکخانہ کلان مردان بصیغہ رجسٹری خط مرسولہ آن والا شان بہ لالہ ایشر داس منجانب مہتمم صاحب دارالعلوم بہ ہندوستان فرستادہ شدہ رسید رجسٹری بمعہ لفافہ بیرنگ ٹائپ شدہ ہمراہ عریضہ ہذا بغرض ملاحظہ روانہ شدہ تا کہ اگر بہ لالہ صاحب مذکور ضرورت فرستادن خط دوبارہ پیش آمدہ پس در آن لفافہ خط بند کردہ بہ انڈیا فرستادہ نمائید۔ زیادہ عرض پردازم کہ انذات ستودہ صفات ایں عاصی پر از معاصی را در دعوات خمسہ یاد کرنمودہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خاتمہ ایں روسیاہ را بہ ایمان گرداند۔ ہدیہ سلام مسنونہ بہ جملہ معاونین دارالعلوم حقانیہ عموماً و جناب خانصاحب محمد اعظم خان رئیس اعظم اکوڑہ و جناب محترم حاجی محمد یوسف صاحب ونور بادشاہ صاحب وملک عمر الٰہی صاحب وحاجی غلام محمد صاحب وجناب ناظم صاحب خصوصاً بلکہ بجمیع اساتذہ دارالعلوم حقانیہ را درجہ بدرجہ عرض باد۔ مسرت شاہ عفی عنہ

(۲)

۲۱ راگست ۱۹۶۹ء (حضرتؒ کے صحت کیلئے دعائیں)

بخدمت فیضدرجت حضرت مولانا صاحب زید مجدکم، بعد از تحیۂ سلام مسنونہ و تعظیم ما وجب عرض اینکہ، نوازشنامۂ آنجناب رسیدہ بہ زیادت مرض آن بزرگوار از حد زیادہ تردد و تشویش لاحق گردیدہ دست تضرع بدرگاہ قاضی الحاجات دراز کردہ کہ یا اللہ حضرت مولانا صاحب از جملہ امراض بدنی شفاً کاملہ عطا کردہ وسایۂ شیخ الحدیث حقانیہ از سرمایان جملہ طالب العلمان تا عرصۂ دراز زائل نہ فرمودہ تا کہ تشنگان علوم دینیہ از این چشمۂ شیرین سیراب گردیدہ تبلیغ دین قیمہ در کل اطراف کنند آمین برایں یک شعر مضمون خط خود را ختم کردہ،

(تنت بناز طبیبان نیازمند مباد   مزاج نازکت آزردۂ گزند مباد)

جناب مولانا شمس الحق افغانی آمدہ بود او شان نیز شکایت مرض ضیابیطس خود کردہ بلکہ اظہار ضعف بصر ہم کردہ وغیرہ وغیرہ چنانچہ در دوران گفتگو ذکر خیر و بیماری آن بزرگوار ہم شدہ، مولانا صاحب بہ علاج ڈاکٹر ناصر بسیار خوب صحت یافتہ حالاً ٹھیک شدہ بلکہ نظر ہم خوب شدہ لہٰذا عرض مینشودہ کہ آن والاشان ضرور چند یوم متواتر با ضابطہ علاج از ڈاکٹر ناصر شروع کردہ و پرہیز درایں مرض از حد زیادہ ضرورے ہست امید کہ اللہ تبارک وتعالیٰ صحت کاملہ عطا کنند درباہ مقدمہ چوب ہائے فدوی از ہمدردے و دعا کردن در حق ایں ناچیز کہ آن بزرگوار میکنید ہیچ الفاظ نزد بندہ نیست بجز اینکہ جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرہ، تا حال از لاہور جسٹس محمد صدیق کہ فائل مقدمہ بعد از ختم شدن سماعت ہمراہ خود بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء بردہ واپس بہ پشاور نہ فرستادہ و نہ معلوم کہ چند عرصہ دیگر فائل ہمراہ خود برائے تحریر فیصلہ معطل میکند۔ ۳ روز متواتر ۲۲، ۲۳، ۲۴ اپریل سماعت شدہ بود دلائل فریقین شنیدہ و فائل ہمراہ خود بردہ۔ منجانب بندہ ہدیہ سلام مسنونہ بعزیز الخدام مولانا سمیع الحق صاحب و جناب مفتی فرید احمد صاحب و جناب ناظم صاحب سلطان محمود و حاجی صاحب محمد یوسف و مولانا محمد علی صاحب وغیرہ پرسندگان حال عرض باد۔

مسرت شاہ عفی عنہ، ۲۱ اگست ۱۹۶۹

---

[1] جناب انعام احمد مردان کے پریمیئر شوگر ملز کے منیجر بڑے دیندار اور علماء کے گرویدہ تقسیم سے پہلے دیوبند کے کسی شوگر ملز میں تھے۔ خط میں اسی سلسلہ کے ایک ہندو کا ذکر ہے جس کے بارہ میں شیخ الحدیث سے دیوبند خط لکھوایا گیا۔

محمد مسعود کھدر پوش لاہور

(امیر معاویہ کے زمانہ میں معاہدہ عمرانی سے پہلا فریق آزاد ہو گیا کے بارہ میں وضاحت ○ علماء کے زبوں حالی کے علاج کا ذکر)

۱۱ رمئی ۱۹۶۷ء

محترم مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس ماہ کے ماہنامہ "الحق" کے شمارے میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا مضمون نظر سے گزرا۔ غالباً اس مضمون کا استدلال ایک غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جس عبارت پر اس مضمون میں تنقید کی گئی ہے وہ شہباز اخبار سے ماخوذ ہے۔ اصل عبارت، جو خطبہ صدارت میں چھپ کر سامنے آئی ہے (جس کی ایک نقل لف ہذا ہے) وہ مندرجہ ذیل ہے۔

"بالآخر امیر معاویہؓ کے زمانہ میں معاہدہ عمرانی اسلام کی پابندی سے پہلا فریق آزاد ہو گیا۔۔۔۔۔۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امیر معاویہؓ کی طرف ذاتی طور پر اشارہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی خدانخواستہ ان پر الزام تراشی کی گئی ہے بلکہ صرف ایک تاریخی دور کی نشاندہی مقصود تھی۔ علاوہ، استدلال کا واضح ثبوت اس خطبہ کی اگلی چند سطور میں ملتا ہے۔

"اب اگر ہم اسلام کی حفاظت چاہتے ہیں تو صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اس معاہدہ عمرانی کو پھر سے نافذ کیا جائے اور وعدہ خلاف فریق کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔۔۔۔۔۔" اور آخر میں خلاصہ بحث یہ تھا۔۔۔

"اس وقت لوگوں میں جو بھوک اور غربت کا چلن ہے اس نے علماء وآئمہ کو بھی فقر وفاقہ میں مبتلا کر دیا ہے اور میرے اندازے میں یہ طبقہ اشد تکلیف میں زندگی گزار رہا ہے۔ جب میں ڈپٹی کمشنر تھا تو میرے پاس کئی ایک ایسے لرزہ خیز واقعات کی رپورٹیں آتی تھیں جن میں بھوک اور احتیاج کی وجہ سے حضرات علماء کی خانگی زندگی کا افسوسناک پہلو نمایاں ہوتا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس طبقے کی غربت اور زبوں حالی کو دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ طبقہ خصوصیت سے مفلسی کا شکار ہے۔ اس لئے کہ پوری قوم غربت اور بیماری کے عذاب میں گرفتار ہے۔"

"میری تجویز ہے کہ علماء اگر کوئی فنی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیں اور روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مادی ترقی کے لئے بھی کوشش کریں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف علماء کی اپنی حالت بہتر ہو جائیگی بلکہ عوام الناس بھی غربت کی لعنت سے نجات حاصل کر لیں گے۔" میرا مقصد علماء وآئمہ دین کی خدمت کرنا ہے نہ کہ اسلامی تاریخ یا شعائر میں کوئی رخنہ اندازی کرنا۔۔۔نعوذ باللہ"

خیر اندیش محمد مسعود (ڈائریکٹر دیہی ترقیاتی اکیڈمی پاکستان)

☆☆☆

خواجہ محمد مشرف[2]

۱۸ ررمضان المبارک ۹ رومبر ۱۹۶۸ء (حضرت کے خدمت میں ہدیہ)

بگرامی خدمت مخدوم محترم فخر الاماثل حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم۔ شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم اکوڑہ خٹک۔ ضلع پشاور

---

[1] محمد مسعود سی ایس پی آفیسر سول سروس کے اہم عہدوں پر فائز رہا۔ کھدر پوش کے نام سے مشہور ہوا اردو میں نماز وغیرہ کے حوالوں سے نہایت متنازعہ بنا اپنے انداز کے روشن خیالی کے اختراعات میں لگا رہتا اور جب اسکے خلاف شور اٹھتا تو پھر وضاحتی تردیدوں میں لگا رہتا

[2] مشرقی پاکستان ڈھاکہ کے خواجہ فیملی کے معزز اور سرکردہ رکن۔ اس فیملی نے پاکستان کے قیام اور وہاں کی سیاسی اور سماجی میدانوں میں بڑا نام حاصل کیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنون خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ یہاں کے جمیع احباب خیر وعافیت کے ساتھ رہ کر حضرت والا کی خیریت کے طالب ہیں۔ امید ہے کہ حضرت والا مع اہل وعیال خیر وعافیت سے ہونگے۔ حضرت والا کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ہزار روپیہ کا ایک چیک ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ شرف قبول سے نواز کر ممنون ومشکور فرمادیں نیز وصول یابی کی اطلاع سے نوازدینگے۔ ہم سب خدام حضرت والا کی دوبارہ شرف ملاقات کیلئے بے چینی کے ساتھ انتظار میں ہیں۔ بعدازاں یہ کہ حضرت والا ابھی فرصت میں مشرقی پاکستان دورہ کا پروگرام بنائینگے۔ خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

فقط والسلام خواجہ محمد مشرف

نوٹ:- میرے بھائی محترم خواجہ اشرف صاحب اور خواجہ انیس صاحب آپ کی خدمت سلام عرض کرتے ہیں۔

☆☆☆

مولانا مطلع انوار فاضل دیوبند

۱۷ صفر ۱۳۶۷ھ (تقسیم ہند کے بعد دیوبند کے حالات اور شیخ الحدیث کی واپسی کی خواہش)

محترمی ومخدومی جناب استاذ العلماء دام ظلکم۔ السلام علیکم! بعدازادائے آداب تلمیذانہ عرض پرداز ہوں کہ اس سال جبکہ آپ حضرت کا دیدار ہماری مشتاق آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بن سکا خیال تھا کہ دارالعلوم کے نئے نئے حالات کے متعلق عرض کرتا رہونگا۔ مگر بدقسمتی کہوں یا خوش قسمتی برانہ ہوگا اگر ایک حیثیت سے اس قول کا استعمال کروں۔ خدا شرے برانگیزد کہ خیر دراں باشد فسادات کیوجہ سے حضرت مولانا کے اسفار بالکل نہیں تھے اس وقت جبکہ ہندوستان کے اسی حصہ سے میدان کربلا بن گیا تھا اور لاتعداد انسان مرد اور عورتیں اور بچے جس درندانہ اور سفاکانہ طریقہ پر موت کے گھاٹ اتارے جاتے تھے اور ایک بڑی تعداد سے جس طور قوت سے آگے بڑھ رہے تھے۔ لہٰذا آپکی خدمت عالیہ میں کچھ عرض کرنے سے قاصر رہا اب چونکہ حضرت مولانا لکھنو آزاد کانفرس میں تشریف لے گئے ہیں اور ابھی تک واپس ہوئے نہیں اس لیے آپ سے معذرت خواہی کا موقع ملا ہے سہ ماہی تک تو ہمارا خیال تھا کہ آپ نیز دیگر اساتذہ کرام ضرور تشریف لے آئینگے مگر اب امید نہ رہا خدا کرے یہ مایوسی ہماری غلط ثابت ہو۔ ہم نے مولانا ابراہیم صاحب مدظلہ سے بھی عرض کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ہمارا خود بھی یہی خیال ہے کہ کسی طریقہ سے آسکے میں مولانا عبدالخالق صاحب سے مشورہ کرونگا اسکے بعد اہتمام میں ہم اسے پیش کردینگے کہ گاڑی کا خرچہ نہیں کرتے مدرسہ ہوائی جہاز کا کرایہ ادا کرے اور انکو بلالیا جائے۔ (خط بوسیدگی کی وجہ سے نامکمل رہ گیا ہے) والسلام۔

---

[1] مولانا نے تقسیم ہند کے سال ۱۹۴۷ء میں دیوبند میں رہ کر ہی دورۂ حدیث مکمل کیا۔ کافی عرصہ بھارت میں درس وتدریس انجام دینے کے بعد پاکستان منتقل ہوگئے اور سرحد کے اہم مدارس میں ابھی تک درس وتدریس کا مشغلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اس وقت مولانا ضلع پشاور کے مدرسہ ہدایت الاسلام تخت آباد میں احادیث کی اعلیٰ کتابیں پڑھانے میں مشغول ہیں۔

مولانا مطیع الحق[۱] مہتمم دارالعلوم ضیاء العلوم لاہور

(۱)

(مجبوراً حاضری نہ ہونے کی معذرت)

مخدومی و مطاعی حضرت مولانا دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ناچیز ونا کارہ علیل وسقیم ذلیل واثیم اپنے اس قلق کا اس صدمہ وافسوس کا جوعدم حاضری کی وجہ سے ہے اور ندامت وشرمساری کا جواس مختلف وعدہ سے آپ مخدوم محترم سے مجھے اٹھانا پڑی۔ کیونکہ فکر اظہار کروں بجز اس کے کہ یہ عرض کروں کہ یفعل اللہ مایشاء بقدرتہ و یحکم مایرید بعزتہ الایہ اور واللہ یحکم لا معقب لحکمہ الایۃ اور عرفت ربی بفسخ العزائم۔ مصمم ارادہ پختہ عزم اور مکمل تیاری۔ تمام مشاغل سے فراغت حاصل کی۔ تمام دعوتوں کو رد کیا۔ مدرسہ دارالعلوم لاہور انجمن انوار الاسلام لاہور اور دارالعلوم ٹنڈوالہ یار کے پر اصرار دعوتوں کو محض حضرت والا درجت کی خدمت عالیہ میں حاضری کی سعادت کے حصول کے لئے نامنظور کیا۔ سیکنڈ کلاس میں سیٹ ریزو کرانے کی کوشش کی ناکام رہا انٹر کے تین ٹکٹ (دو اپنے رفقاء کے لئے) منگائے وقت سے بہت پہلے اسٹیشن پہنچا، گاڑی کے ساتھ لگنے والے ڈبوں میں قریباً ایک گھنٹہ تک بیٹھا رہا۔ لیکن گاڑی چھوٹنے کا وقت جوں جوں قریب تر آتا گیا ہجوم بڑھنے لگا اور بیماری قلب (اختلاج) بھی ساتھ ساتھ بڑھنے لگی۔ نیچے اتر کر ٹہلتا رہا پھر گاڑی چھوٹنے سے دس پندرہ منٹ پہلے ہجوم کی کثرت کی وجہ سے بمشکل تمام اندر داخل ہوا لیکن دو منٹ بھی ٹھہرنے نہ پایا تھا کہ دل کی حالت دگرگوں ہونے لگی، دو آدمیوں نے بمشکل تمام گاڑی سے اتارا۔ میں اترا اور گاڑی چل دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" رفقاء میں سے ایک تو بعجلت اتر پڑے دوسرے باوجود سعی کے نہ اتر سکے رات گوجرانوالہ گذار کر صبح واپس آئے۔ مجھے کبھی کسی ارادے کے فسخ اور پروگرام کے ناکام رہنے سے اتنا صدمہ نہیں ہوا جس قدر رات ہوا۔ امید ہے کہ انتظار کی مشقت وزحمت جو آنجناب کو ہوئی احقر کی اس معذورانہ اور مجبورانہ کیفیت کی وجہ سے خدارا معاف فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

والعذر عند کرام الناس مقبول والسلام احقر المخدوم بندہ محمد مطیع الحق عفاعنہ

(۲)

لاہور ۹ محرم الحرام (اپنے وطن دیوبند جانے اور مولانا مدنیؒ کے سلام کا ذکر)

مخدومنا المکرم حضرت مولانا دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ملفوف گرامی موجب اعزاز وافتخار ہوا۔ احقر الانام کی قلبی خواہش وتمنا ہے کہ آنجناب جیسے اکابر ومقدسین کے ارشاد کی تعمیل سے بہرہ اندوز سعادت ہو لیکن یہ ناکارہ اس درجہ مصروف وعدیم الفرصت ہے کہ بلاعلم اسکا اندازہ دشوار ہے۔ دو مہینے کی تعطیل ہے اور میں اسکول سے فارغ ہوں ہندوستان کے لئے اجازت نامہ بھی حاصل کیا تھا لیکن اپنی مشغولیات کی وجہ سے اسکی اکثر مدت یہیں گذاردی آخر میں صرف پندرہ یوم کے لئے اپنے وطن مقدس (دیوبند) جاسکا۔ ایک ضعیف لاشی ہے جس پر معیشت نے بہت سی ذمہ داریاں عائد فرمادی ہیں۔ اس وجہ سے کہیں ملنا جلنا ناممکن ہو گیا ورنہ ارشاد کی تعمیل کو اپنے لئے سراسر موجب برکات جانتا ہوں اخلاق کریمانہ سے متوقع بلکہ مستدعی وملتجی ہوں کہ اس فروگذاشت کو حقیقی معذورات پر محمول فرما کر معاف فرمادیں گے۔ چند روز میں کچھ رقم انشاء اللہ تعالیٰ حاضر خدمت کروں گا۔ اس میں سے تیس روپے تو آنجناب کا قرض ہے اور باقی تعمیر

---

[۱] دیوبند کے اکابر علماء میں سے تھے۔ لاہور میں ادارہ قائم کیا، کئی کتابوں اور رسائل کے مصنف، غالباً لاہور کے باداہی باغ میں رہائش تھی۔

مدرسہ میں صرف کرلیں۔ دیوبند میں حضرت شیخ دامت برکاتہم نے فرمایا تھا کہ سب دوستوں کو سلام کہہ دینا۔ آنجناب کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں۔ والسلام احقر الانام مطیع الحق

(۳)

لاہور ۲۸ جمادی الاخر (پرچوں کے ترسیل کا ذکر O شہادت نجات آخرت کا سبب)

مخدومی ومطاعی حضرت المکرم دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عطوفت نامی گرامی نامہ عزت افزائی خاکسار ہوا۔ آنجناب نے ازراہ شفقت اس ذرہ ناچیز کی اس درجہ حوصلہ افزائی فرمائی ہے جس کا یہ ناکارہ خلائق ہرگز مستحق نہ تھا لیکن تاہم مسرور ہوں اور جناب من جل وعلا کا شکر گذار ہوں کہ آپ جیسے اکابر احقر ناکارہ کی مساعی کو بنظر استحسان وقبول دیکھتے ہیں آپ حضرات کی اس شہادت کو امید ہے اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس ناچیز کے لئے نجات آخرت کا سبب بنا دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آنجناب نے پانچ پرچوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ پس اگر فی الواقع پانچ خریدار ہوں تو احقر بعد شکر ارسال خدمت کرتا رہے گا۔ ورنہ بصورت دیگر مدرسہ پر یا خالص آنجناب کے اوپر یہ بار ہرگز ہرگز ڈالنا نہیں چاہتا۔ ایک پرچہ تو بہرحال انشاء اللہ ہدیۃً خدمت عالیہ میں پیش ہوتا رہیگا۔ امید ہے کہ جواب سے مسرور فرما کر ممنون فرماویں گے۔ پرچے کی ترسیل کے لئے ڈاک خانہ میں اس ماہ ۲۵ تاریخ مقرر ہے اس وقت تک جواب سے مشرف فرمادیں۔ اگر خریدار ہیں تو پانچ ورنہ صرف ایک پرچہ ارسال خدمت کروں۔

والسلام آنجناب کی دعاؤں کا بے حد محتاج احقر الانام محمد مطیع الحق عفاعنہ

(۴)

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ (تواضع محبت اور عقیدت کا اظہار)

مخدوم العلماء سیدی ومطاعی دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ موجب صد اعزاز وافتخار رہا۔ واپسی سے قبل بھی نمیقۂ انیقہ فخر ومباہات اور یک نوع باعث ندامت وشرمساری ہوا تھا۔ فخر ومباہات بایں معنیٰ کہ آں مکرم جیسے عالم باعمل مجھ جیسے جاہل بے عمل ناکارہ وسیہ کار کے متعلق اپنے جذبۂ ایمانی سے بہ مصداق ظنوا المومنین خیرا۔ ایسے پاکیزہ خیالات کا اظہار فرماتے ہیں جن کا اس نالائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں تو شاید بہ مصداق "وانا عند ظن عبدی بی" وہ مقلب القلوب اپنے ایک مقبول بندہ کے پاکیزہ خیالات کو اس ناپاک کے حق میں صحیح ثابت کرکے اس سراپا معاصی کو ویسا ہی بننے کی توفیق عطا فرماوے جیسا مبارک قلم سے تحریر ہوا۔

وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز

اور ندامت اپنی حالت کیوجہ سے ؎

طاؤس را بہ نقش ونگارے کہ ہست خلق کنند او خجل از پائے زشت خویش

اس ناچیز نے غالباً تاحال آنجناب کی زیارت سے شرف اندوزی نہیں کی اور نہ آنجناب نے اس مبتلائے آثام کو دیکھا اس لئے ایسے ارشادات فرمادیے جو آنجناب جیسے حضرات کی شفقت کے تو شایان شان تھے لیکن مجھ جیسے نالائقوں کیلئے مناسب نہیں تھے میری حالت تو فی الواقع یہ ہے۔ ؎

بہ آشکارا بدم درنہاں زبدترم

خدائے داند ومن آشکار و پنہانم

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین تقسیم اسناد کی جلسہ پر حاضری کا حکم دیا ہے اس قسم کی مجالس مبارکہ میں شمولیت سے خود کو قطعاً نا اہل جانتے ہوئے محض امتثالاً لامر انشاء اللہ تعالیٰ حاضری کی کوشش کریگا۔ والاتمام من اللہ۔

والسلام مع الاکرام جتلائے آثام مطیع الحق برائے نام

(۵)

(جلسۂ حقانیہ میں شرکت)

لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء

مخدومی ومطاعی حضرت مولانا دامت بالکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک ملفوف گرامی اور اسکے بعد جوابی کارڈ عزت افزائی خاکسار ہوا۔ ہر چند کہ احقر ناکارہ ایسے مقدس اجتماعات میں شمولیت کی قطعاً اہلیت نہیں رکھتا لیکن آنجناب کی اصرار سے مجبور ہوں اور ارشاد عالی کی تعمیل کو سعادت سمجھتا ہوں اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ ۳/اپریل یکشنبہ کی شام کو یہاں سے روانہ ہوکر ۴ اپریل کی صبح کو حاضر خدمت ہو جاؤنگا۔

والسلام احقر الانام بندہ محمد مطیع الحق

۲-۳ کو یہاں ایک مدرسہ کا جلسہ ہے جس میں وقت دینا احقر کیلئے بھی ضروری ہے اور اس میں غالباً حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی شرکت فرماوینگے اس لئے احقر صرف ایک روز کیلئے حاضر ہو سکے گا۔

(۶)

(ارشاد کی تعمیل سب سے مقدم)

لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۵۵ء

مخدومی مطاعی دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابھی ابھی آپکا گرامی نامہ موجب اعزاز ہوا حضرت کے ارشاد واصرار پر احقر مطیع سر اطاعت خم کرتا ہے۔ حضرت مہتمم صاحب نے تشریف آوری کا حتمی وعدہ ابھی تک نہیں فرمایا اگر وہ خدانخواستہ تشریف نہ لا سکے تو احقر انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے شنبہ کو سوار ہوکر یکشنبہ صبح حاضر خدمت ہو جاوے گا اگرچہ یہاں کے جلسہ کو چھوڑنا بہت سی شکایات کا موجب ہوگا۔ احقر کی صدارت بھی انہوں نے رکھدی ہے اور دو تقریریں بھی۔ لیکن آنجناب کے ارشاد کی تعمیل سب سے مقدم سمجھتا ہوں۔ اگر حضرت موصوف تشریف لے آئے تو حسب الارشاد انکو ساتھ لانے کی امکانی کوشش کرونگا۔ اور پھر بہرنوع (خواہ وہ وہاں کے جلسہ کی شمولیت منظور فرماویں یا نہ فرماویں) احقر دوشنبہ کی صبح کو حاضر ہوگا۔ والسلام

(۷)

لاہور ۲۹ مارچ ۱۹۵۵ء

مخدوم محترم دامت برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں آج اور ایک ملفوف گرامی عزت افزائی ناچیز ہوا۔ احقر الانام انشاء اللہ تعالیٰ اسی شنبہ کی شام کو حسب الارشاد گرامی پاکستان میل سے سوار ہوکر راولپنڈی سے چناب ایکسپریس سے بفضل تعالیٰ حاضر خدمت ہو جاویگا۔ (اتوار کے روز) والسلام احقر الانام بندہ محمد مطیع الحق عفی عنہ

سید مظہر حسین شکیل۔ مدیر دامن سرحد

(۱)

۱۲ر دسمبر ۱۹۷۸ء (مجلہ دامن سرحد کا صاحبزادہ عبدالقیوم نمبر)

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالحق صاحب قبلہ! سلام مسنون! امید ہے مزاج گرامی بخیریت ہونگے۔ مجھے خوشی ہے اور یہ میری سعادت وخوش بختی ہے کہ آپ جیسی رفیع الشان دینی شخصیت سے مخاطب ہوں۔ میں غائبانہ طور پر آپ سے متعارف ہونے کی وجہ سے آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوں۔ اور یہی جذبہ آج مجھے آپ کی خدمت اقدس میں کشاں کشاں کھینچ لایا ہے۔

محترم! میں یہ لکھتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں کہ یونیورسٹی پبلک سکول پشاور یونیورسٹی کا علمی وادبی سالنامہ "دامن سرحد" امسال ایک خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے۔ جس کا نام سرصاحبزادہ نمبر ہوگا۔ تاکہ قوم کے بچوں کو اپنے اس عظیم محسن اور سرسید ثانی سے کما حقہ متعارف کرایا جائے۔ جس نے اس بے آب وگیاہ خطے میں علمی شمع روشن کی اور دل ودماغ کی تاریکیوں کو علم کے نور سے جلا بخشی۔ اس لئے ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ اس قومی فریضہ میں ہماری رہبری اور تعاون فرمائیں۔ اور اگر آپ سرصاحبزادہ عبدالقیوم مرحوم بانی دارالعلوم اسلامیہ سرحد (اسلامیہ کالج) کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں۔ وہ امانت قوم کو دیدیجئے۔ تاکہ انہیں سینہ قرطاس پر منتقل کر کے حیات دوام بخشی جاسکے۔ اور اپنے محسن کو خراج عقیدت پیش کیا جاسکے۔ اسکے علاوہ ہم آپ سے یہ بھی التجا کرینگے کہ آپ اس خصوصی نمبر کیلئے اپنا پیغام بنام طلباء بھی عطا فرما کر بزم دامن سرحد کو سرفرازی بخشیں۔

محترم! ہمیں جناب کی گوناں گوں قومی مصروفیات کا شدت سے احساس ہے تاہم آپکے خلوص قدر دانی اور تعاون کے طفیل امید ہے کہ آپ اس قومی فریضہ کی تکمیل میں ہمیں مایوس نہیں کرینگے اور اپنے عطیے سے نوازیں گے۔ جناب کے تعاون کیلئے مدیران مجلہ منتظمین سکول ہذا اور طلباء تہہ دل سے ممنون احسان ہونگے۔ والسلام احقر سید مظہر حسین شکیل مدیر نگران یونیورسٹی پبلک سکول پشاور یونیورسٹی

(۲)

۶ر جنوری ۱۹۷۹ء (محسن سرحد صاحبزادہ عبدالقیوم کے بارہ میں مضمون کا انتظار)

محترم جناب مولانا عبدالحق صاحب قبلہ! سلام مسنون! امید ہے مزاج مقدس بخیریت وعافیت ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کے پُر تقدس اور پاک محفل میں آج پھر حاضر ہوں۔ آپ کا حوالہ نمبر ۳۵۴۳ (۷۸۔۱۲/۲۴) میرے پیش نظر ہے آپ نے ہماری آواز پر جس خلوص کے ساتھ لبیک کہا ہے وہ یقیناً ہمارے اسلاف اور بزرگوں کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ نے اپنے خط میں جس محبت خلوص اور عقیدت کے جذبات کا اظہار کیا ہے ادارہ اس کی تہہ دل سے قدر کرتا ہے اور آپکی عمر درازی کیلئے دعا کرتا ہے۔ محترم آپکے یہ الفاظ کہ "سرحد کے اس عظیم محسن کے بارے میں کچھ نہ لکھنا ناانصافی ہوگی" ہمارے لئے بہت حوصلہ افزاء ہے۔ ادارہ دامن سرحد یہ محسوس کرتا ہے کہ "صاحبزادہ نمبر" کے اس خصوصی شمارے کیلئے آپ کی شمولیت از بس ضروری اور اہم ہے اور عدم شمولیت سے مجلہ تشنہ وناممکل رہے گا۔ اسلئے ہمیں جناب کے مضمون کا بڑی شدت سے انتظار ہے۔ "چونکہ دامن سرحد۔ صاحبزادہ نمبر" کتابت وطباعت کے مراحل طے کر رہا ہے۔ اسلئے جناب کے تعاون کی فوری ضرورت ہے۔ اسلئے استدعا ہے کہ اس قومی فریضہ میں ادارے سے تعاون فرمایئے تاکہ ہم اپنی سعی وکاوش میں کامیاب ہوسکیں۔

محترم! ہمیں آپ کی مصروفیات کا بھی شدت سے احساس ہے تاہم آپ کے خلوص، قدر دانی اور حوصلہ افزائی سے توقع ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں فرمائیں گے۔ اور اپنی نوازشات عطا کر کے دامن سرحد کو سرفرازی بخشیں گے۔

جناب کے تعاون کیلئے ادارہ تہہ دل سے ممنون احسان ہوگا۔ والسلام آپ کا نیازمند ناچیز سید مظہر حسین شکیل مدیر نگران

قاضی مظہر حسین صاحب[1]

(۱)

(چکوال میں شیعہ سنی تصادم کے تفصیلات اور حقائق ○ نصاب دینیات کے بارہ میں غیر منصفانہ فیصلہ ○ زہریلا دل آزار لٹریچر کی اشاعت)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، عرض آنکہ طالب خیر بخیر ہے۔ محترم جناب عبداللطیف صاحب جہلمی نے آپ کے گرامی نامہ کی نقل مجھ کوارسال کی ہے تا کہ میں آپ کو چکوال میں چہلم کے جلوس کے موقع پر سنی شیعہ تصادم کے واقعات سے مطلع کروں۔ سو واقعات حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیعوں کا ماتمی جلوس سال میں دو مرتبہ ۷ اور ۱۸ صفر کو بعد از نماز عصر مدنی مسجد کی تنگ گلی سے گزرتا ہے ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ اس روٹ کو تبدیل کیا جائے لیکن وقتی طور پر مقامی انتظامیہ کے اجلاس میں یہ باہمی معاہدہ ہوتا ہے کہ ماتمی جلوس پُر امن طریق سے گزر جائیگا۔ نعرہ نہیں لگایا جائیگا اور مسجد کی گلی میں کھڑے ہو کر ماتم نہیں کیا جائیگا (وہ چلتے چلتے سینہ کوبی کرتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔

(۲) مدنی مسجد کی گلی میں کوئی شیعہ گھر نہیں ہے مسجد اور امام باڑہ مہاجرین کے درمیان شیعوں کے صرف دو مکان ہیں (۱) مدرسہ تعلیم النساء (جسمیں میری رہائش بھی ہے) (۲) ایک شیعہ عورت کا مکان۔۔۔اور چھپڑ بازار سے لیکر امام باڑہ مہاجرین تک صرف پانچ مکان شیعوں کے ہیں باقی تیس کے قریب گھر اہل السنّت والجماعت کے ہیں۔ (۳) ماتمی جلوس گزرنے کے دوران مدنی مسجد کے دروازہ پر ڈیوٹی مجسٹریٹ، اے ایس پی، ایس ایچ او، وغیرہ مقامی افسران ہوتے ہیں اور جلوس کے ساتھ پولیس کی مسلح گارڈیں بھی ہوتی ہیں بندہ افسران کے سامنے جنوبی جانب مسجد کی گیلری میں بیٹھتا ہے اور نمازی وغیرہ بھی مسجد میں ہوتے ہیں اور حسب شرائط چند منٹ میں جلوس گزر جایا کرتا ہے۔ (۴) اگر کبھی باغیوں کی کوئی پارٹی مسجد کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر ماتم کرنے لگتی ہے تو حکام ان کو آگے چلا دیتے ہیں لیکن اس مرتبہ ۷ اصفر کو چہلم کا ماتمی جلوس جب بعد از نماز عصر گزرا تو جلوس کا ۳ر۲ حصہ تو حسب سابق گزر گیا لیکن کچھ وقفہ کے بعد آخری پارٹی جب مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو انہوں نے خلاف معاہدہ مسجد کے دروازے کے سامنے جمع ہو کر ماتم شروع کر دیا اور حکام کے کہنے پر بھی وہ آگے نہ بڑھے ہم نے اندر سے احتجاج کیا تو باغیوں نے اشتعال انگیز نعرے شروع کر دیئے جس پر جواب میں بھی اہل سنت نے نعرے لگائے اور اچانک فریقین کی جانب سے پتھراو شروع ہو گیا اور جو دو ماتمی پارٹیاں پہلے گزر چکی تھیں انہوں نے تین چار جگہوں پر مورچے سنبھال لئے اور تین طرف سے مسجد کی چھت اور صحن وغیرہ میں سخت پتھراو کیا حتی کہ مسجد کی جنوبی جانب واقع گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کے بالا خانہ کی چھت پر مورچہ بنایا اور وہاں سے مسجد کے پلاٹ میں سخت پتھراؤ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد پر پتھراو کرنے کا شیعوں نے پہلے سے منصوبہ بنا رکھا تھا اسی لئے آخری پارٹی وہاں دیر میں پہنچی اور آگے گزر جانے والے ماتموں نے اس دوران میں مورچے سنبھال لئے۔ شیعوں کے اس پتھراؤ کو مقامی افسروں نے بھی دیکھا ان کے سامنے مسجد کے صحن میں پتھر اور اینٹیں پڑے ہیں اور شیعوں نے مدرسہ تعلیم النساء پر بھی پتھراو کیا (جس میں قریباً ساٹھ طالبات بیرونی قیام پذیر تھیں) مسجد کے اندر سے بھی جوابی طور پر پتھراو کیا گیا جس سے ماتمی گروہ کے متعدد افراد زخمی ہوئے ہمارے بھی دو تین آدمی زخمی ہوئے مسجد کے چھت کی فصیل اور مسجد کی گیلریاں بچاو کا ذریعہ بن گئیں ورنہ شیعوں نے پتھراو بڑا سخت کیا تھا۔ بہر حال حق تعالیٰ کی نصرت سے دشمن کی کثیر تعداد اپنے ناپاک منصوبہ میں ناکام ہو گئی۔ (۵) اس پتھراؤ

---

[1] قاضی صاحب مرحوم ایک متحرک بزرگ تھے مسلک اہل سنت کے دفاع اور شیعہ مسلک کے دل آزار لٹریچر اور کوششوں کے مقابلہ میں برسر پیکار رہے اسکے لئے انجمن خدام اہل سنت والجماعت کے نام سے ایک تنظیم قائم کی خلفاء راشدہ کے برحق ہونے کا اظہار ''حق چار یار'' سے کرتے رہے شیخ الاسلام مولانا مدنی سے بیعت کا تعلق تھا انکے بعد انکے فرزند قاضی ظہور حسین انکا ادارہ اور رسالہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں مسجد چکوال انکی سرگرمیوں کا مرکز ہے (س)

کے دوران ایک دفعہ فائر کی بھی آواز سنی گئی لیکن مسجد کے اندر سے کسی قسم کی کوئی فائرنگ نہیں ہوئی۔(۶) تصادم ختم ہونے کے قریباً چھ گھنٹہ بعد رات کو ۱۲ بجے ڈی سی صاحب جہلم اپنی فورس کو ساتھ لیکر پہنچ گئے اور مجھ سے کہا کہ آپ جلوس گزارنے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں میں نے اس شرط پر جلوس کا گزرنا قبول کرلیا کہ وہ پر امن طور پر گزریگا میں نے اپنے لوگوں کو مسجد میں اپنے پاس بٹھالیا اور تاکید کردی کہ خواہ کچھ بھی ہوجائے بلا اجازت کوئی کاروائی نہ کرو اور بالکل خاموش بیٹھے رہو لیکن شیعوں نے ڈی سی کیساتھ کیے ہوئے عہد کو توڑ دیا اور مسجد کے سامنے جمع ہوکر سخت ماتمی مظاہرہ کیا اور اشتعال انگیز نعرے بھی لگائے اور اشاعت بھی پڑھے (جلوس گزرنے سے پہلے میں نے ڈی سی صاحب کو مسجد کا صحن اور چھت کا صحن اور چھت وغیرہ دکھلا دیا تھا جہاں شیعوں کے پتھراؤ کی وجہ سے اینٹیں اور پتھر بکھرے پڑے تھے) ڈی سی کی آمد سے پہلے شیعوں نے سپیشل بسیں بھیج کر دوسرے مقامات سے بھی اپنے آدمی منگوا لئے تھے جو اس جلوس میں بھی شریک ہوگئے تھے۔(۷) جلوس گزر جانے کے بعد میں مسجد کے قریب اپنے مکان میں چلا گیا اور کچھ سنی افراد مسجد میں قیام پذیر ہوئے رات کو پولیس نے مدنی مسجد اور مدرسہ تعلیم النساء کا (جس میں میری رہائش تھی) محاصرہ رکھا اور فجر کی نماز کے بعد پولیس مسجد میں موجود سنی افراد کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر تھانہ لےگئی۔اور مجھ کو بھی بعد میں تھانہ لےگئے چنانچہ ہم ۵۲ سنی افراد زیر حراست کئے گئے جس میں سے ۲۶ افراد کے احباب سے امن کے تحت ضمانت لیکر چھوڑ دیا اور تیس عدد شیعہ افراد کو بھی دن میں تھانہ لے آئے اور شام ان کو بھی ضمانت پر چھوڑ دیا۔(ب) میرے سمیت ۳۰ سنی مسلمانوں پر زیر دفعہ ۱۴۹، ۱۴۸، ۳۰۷ مقدمہ چلایا گیا ہے ہم ۲۶ تو حوالات میں رہے ہیں اور چار خدام باہر تھے جس میں سے تین افراد نے قبل از گرفتاری ضمانت کرائی تھی۔۲۱ مارچ کو ہائی کورٹ نے میری ضمانت منظور کرلی تھی اور میں ۲۲ مارچ کو رہا ہوگیا تھا بعد ازاں ۲۸ مارچ پھر ۴ اپریل کو ہائی کورٹ میں باقی ملزمان کے متعلق بحث ہوئی اور بفضلہ تعالیٰ ۴ اپریل کو ہائی کورٹ سے باقی افراد کی عبوری ضمانت بھی منظور ہوگئی ہے۔(۸) ایف آئی آر یعنی ابتدائی رپورٹ میں میرے سمیت ۱۹ افراد نامزد کئے گئے ہیں جن میں سے میرے اور میرے لڑکے ظہور۔۔۔اور حافظ غلام اکبر صاحب، معلم مدنی مسجد کے ذمہ پر جھوٹا الزام ہے کہ انہوں نے مسجد کی ایک کھڑکی سے بندوق سے فائرنگ کی ہے جس سے فلاں فلاں ماتمی زخمی ہوئے ہیں۔حالانکہ تصادم کے دوران مسجد سے کوئی فائرنگ نہیں ہوئی باہر سے کہیں فائر کیا گیا ہے جن کی۔۔۔معلوم نہیں ہوسکی میں تو مقامی افسران کے سامنے مسجد کی جنوبی سمت کی گیلری میں بیٹھا ہوا تھا اور حکام مجھ سے باتیں کرتے رہے اور ماتمی جلوس مسجد کی شمالی سمت کی گلی میں سے گزر رہا تھا جہاں مسجد کے دروازہ پر ڈیوٹی مجسٹریٹ اور انتظامیہ کے دوسرے افسر بھی تھے۔اور میرے ذمہ شیعوں نے چونکہ بالکل بے بنیاد الزام لگایا تھا اسلئے افسران نے بھی صحیح شہادت دیدی ہے چنانچہ ہائی کورٹ کے جج نے میری ضمانت منظور کرنے کی یہ وجہ اپنے فیصلہ میں لکھی ہے کہ: میں نے فریقین کے وکلاء کی بحث سنی چوہدری محمد یوسف مجسٹریٹ اور مسٹر علی ناصر انسپکٹر سے جن کو میں نے طلب کیا تھا پوچھا کہ اصل واقعات مقدمہ کیا ہیں اور آیا قاضی مظہر حسین سائل نمبر ا نے فائر کیا ان دونوں کے بیان کے مطابق فائرنگ مسجد سے باہر ہجوم سے ہوا، میرے خیال میں سائل نمبر ا عبوری ضمانت کا حقدار ہے الخ۔ (۹) ہائی کورٹ کے جج موصوف نے ایڈووکیٹ جنرل سے کہا ہے کہ وہ وفد لیکر چکوال جائے اور موقع حادثہ وغیرہ کا معاینہ کرکے اپنی رپورٹ پیش کرے ہائی کورٹ میں آئندہ تاریخ ۲۱ اپریل مقرر ہوئی ہے اس دوران میں غالباً وہ لاہور سے آکر باقی کاروائی کریگا دعا فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ اس محاذ پر اہل سنت کی نصرت فرمائیں۔آمین

امر دوم: شیعہ نصاب دینیات کا جو فیصلہ حکومت اور ۱۶ شیعہ نمائندگان نے ۱۳/۱۴ اکتوبر ۷۶ء کے اجلاس لاہور میں کیا تھا اس کے تحت سنی شیعہ کمیٹی نے نصاب دینیات مدون کرلیا ہے جو غالباً اپریل یا مئی میں نافذ کردیا جائیگا۔یہ فیصلہ تاریخی طور پر سواد اعظم کے خلاف ہے اور اہل اقتدار نے اس میں اہل سنت کو بالکل نظر انداز کردیا ہے چنانچہ مذکورہ اجلاس میں پاکستان سے کسی ایک سنی عالم کو بھی شریک نہیں کیا گیا اور جو سمجھوتہ حکومت اور شیعوں کے مابین ہوا تھا اس کو اخبارات میں سنی شیعہ سمجھوتہ کا نام دیا گیا ہے ہم نے خدام اہل سنت کی طرف سے اس کے خلاف "ایک غیر منصفانہ فیصلہ" سارے ملک میں تقسیم کیا اور مولانا سمیع الحق نے بھی الحق میں اس فیصلے کے خلاف مفصل لکھا اور حضرت

مولانا محمد اسحاق صدیقی نے بھی بعنوان "سرکاری مدارس میں شیعہ مذہب کی تعلیم" مضمون لکھا جو الحق میں بھی شائع ہوا ہے اور ہم نے بھی مولانا موصوف کے ارشاد کے تحت اس کو ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے اور حضرت والا نے بھی قومی اسمبلی میں اس فیصلے کے خلاف تحریک التواء پیش فرمادی تھی جو منظور نہ ہو سکی۔ لیکن آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا تھا تحفظ حقوق اہل سنت کے اس جذبہ وعمل کی بنا پر بندہ آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے مبارکبادی کے عریضہ ارسال کرنے کا تو شروع سے ارادہ تھا لیکن دیگر مصروفیات وغیرہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی چلی گئی۔ افسوس ہے کہ یہ مسئلہ دینیات جتنا اہم اور علمائے اہل سنت کیلئے قابل توجہ ہے اتنا اس پر زور نہیں دیا گیا اور عموماً مذہبی طبقہ اس کے مہلک نتائج کو نظر انداز کر رہا ہے۔ آپ حضرات اس بارے میں ہم خدام کی رہنمائی کریں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ دعا فرماتے رہیں کہ اہلسنت کو ہر محاذ پر کامیابی نصیب ہو اور ہم سب کو خدمت مذہب اہل سنت کی مخلصانہ توفیق نصیب ہو اور پرچم خلافت راشدہ بلند ہو جائے۔ آمین۔ محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

امر سوم: روافض نیا لٹریچر بھی بڑی تیزی سے پھیلا رہے ہیں جس میں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے والد صاحب مرحوم، حضرت مولانا محمد کرم الدین صاحب کی کتاب آفتاب ہدایت رد رفض وبدعت قریباً پچاس سال سے شائع ہے اور متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اب انجمن حیدری چکوال نے اس کا جواب شائع کیا ہے (یہ انجمن اپنی مہاجرین شیعہ کی انجمن ہے جن کے جلوس کے موقعہ پر مذکورہ سنی شیعہ تصادم ہوا ہے) اس کتاب کے کچھ اقتباسات حضرت والا کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جن سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شیعوں کے منحوس عزائم کیا ہیں۔ ہمارے وکیل نے یہ کتاب ہائی کورٹ کے جج صاحب کی خدمت میں بھی پیش کردی ہے قبل ازیں شیعوں نے ہائی کورٹ میں میرا رسالہ "ہم ماتم کیوں نہیں کرتے" پیش کیا تھا اگر اسمبلی میں موقعہ مل جائے تو آپ اس کی اس زہریلی کتاب کے اقتباسات پیش کر کے اس فتنہ کے انسداد کی کوشش فرمائیں۔

والسلام، خادم اہل سنت الاحقر مظہر حسین غفرلہ، مدنی جامع مسجد چکوال، ضلع جہلم،

(۲)

(چکوال کے واقعہ پر شیخ الحدیث کا قومی اسمبلی میں تحریک التواء کیلئے اصل واقعات)

۶ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ، ۷ مارچ ۱۹۷۶ء

مکرمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دامت فیوضہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض آنکہ طالب خیر بخیر ہے۔ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حضرت والا نے چکوال کے واقعہ سے متعلق قومی اسمبلی میں تحریک التواء پیش فرمائی ہے۔ اور اس پر بحث پیر کو ہوگی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ، اسی سلسلہ میں خدام کا وفد حاضر خدمت ہو رہا ہے۔ واقعات حسب ذیل ہیں:

(۱) شیعوں نے حسب سابق جہلم کا ماتمی جلوس بتاریخ ۱۷ صفر مطابق ۱۸ فروری بعد از نماز عصر مدنی جامع مسجد کی تنگ گلی سے گزارنا تھا اور گزشتہ سال بھی اسی موقعہ پر سنی شیعہ تصادم ہوا تھا جس میں ہم ۱۳۰ اہل سنت پر زیر دفعہ ۳۰۷ مقدمہ چل رہا ہے۔

(۲) ۱۵ فروری کو تقریباً گیارہ بجے دن کے پولیس کا ایک اے ایس آئی میرے پاس آیا اور کہا کہ ڈی سی صاحب آنے والے ہیں اسلئے اے سی صاحب چکوال نے آپ کو ریسٹ ہاؤس میں بلایا ہے اس کے بعد جب میں وہاں پہنچا تو مجھ سے پہلے دو شیعہ کاظم رضا جعفری اور ذوالفقار علی شاہ بھی وہاں پہنچ چکے تھے جو ماہ محرم کے نزاع میں بھی ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں رہے تھے ریسٹ ہاؤس پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ ہماری گرفتاری کا فیصلہ ہو چکا ہے چنانچہ قریباً ۱/۲ ۱۲ بجے ہم تینوں کو پولیس گاڑی پر بٹھا کر شام کو ڈومیل ضلع جہلم کے ریسٹ ہاؤس میں پہنچا دیا گیا جہاں ہم نے رات کو قیام کیا اور تقریباً ۴ بجے بوقت سحر ہم کو پولیس گاڑی پر بٹھا کر ۵ بجے ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں پہنچا دیا گیا۔ (میرے ساتھ میرے بیٹے ظہور الحسین سلمہ کی گرفتاری کا بھی آرڈر تھا لیکن وہ پہلے ہی کسی ضرورت کے تحت لاہور گیا ہوا تھا اور وہ خود ہی ۱۸ فروری مطابق ۱۷ صفر کو جہلم میں حاضر ہو کر جیل میں پہنچ گیا آرڈر میں ڈی سی صاحب نے ہم چاروں کو ۱۵ روز کیلئے یکم مارچ

۱۹۷۶ء تک نظر بند کر دیا تھا۔

(۳) ۱۸ رفروری مطابق ۱۷ رصفر کو (جو مدنی مسجد چکوال میں چہلم کے ماتمی جلوس کے موقعہ پر ہونے والے ظلم وتشدد کا دن تھا) مقامی انتظامیہ کے افسر اے سی،۔۔۔اے ایس پی پولیس گارڈ کے ہمراہ تقریباً ۱۲ بجے آئے اور مسجد سے ملحقہ مکان کے راستے مسجد کی چھت پر جوتوں سمیت چڑھ گئے اور لاؤڈ سپیکر کی تاریں کاٹ دیں اور ہارن نیچے گرا دیئے۔اس وقت مدنی مسجد میں جو اہل سنت موجود تھے وہ لاؤڈ سپیکر پر کلمہ طیبہ کا ذکر کر رہے تھے اور سنی مسلمان جمع ہو رہے تھے (اور گزشتہ ۷ محرم کے ماتمی جلوس کے موقع پر بھی لاؤڈ سپیکر پر ذکر کلمۂ اسلام جاری رہا تھا لیکن پولیس نے لاؤڈ سپیکر بند نہیں کرایا تھا) چھت پر جوتوں سمیت پولیس کے چڑھنے اور لاؤڈ سپیکر کی تاریں کاٹ کر کلمہ اسلام کے ذکر کو روکنے کے خلاف مسجد میں موجود سنی مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا تو دیر کے بعد بڑی مشکل سے پولیس نے جوتے اتارے۔یہ حالات سن کر مسلمانان اہلسنت بعد میں آنے کی کوشش کرتے رہے لیکن پولیس نے چاروں طرف سے سخت ناکہ بندی کی ہوئی تھی اس کے باوجود بھی تین چار سو سنی مسلمان مسجد میں جمع ہو گئے اور پولیس مسجد پر قابض ہی رہی۔

(۴) پولیس فورس بہت بڑی تعداد میں مسجد اور نواحی علاقہ میں متعین تھی۔اور شیعوں کا جلوس بھی اس دفعہ بہت بڑا تھا حتی کہ پشاور اور گوجرانوالہ سے جو پارٹیاں آئی تھیں انہوں نے بسوں پر پشاور پارٹی اور گوجرانوالہ پارٹی کے کتبے بھی لگائے ہوئے تھے۔نماز عصر کے بعد جب شیعہ جلوس مسجد کی گلی میں سے گزرا تو پہلی دو پارٹیاں تو خاموشی سے گذر گئیں اور اہل سنت بھی خاموش رہے۔لیکن تیسری پارٹی مسجد کے دروازے پر کھڑی ہو گئی۔زوردار ماتم کیا تبرابازی کی اور حق علیؓ۔۔۔حق علیؓ۔۔۔کے نعرے لگاتے رہے۔اس پر مسلمانان اہلسنت نے مسجد میں سے احتجاج کیا۔لیکن انتظامیہ نے شیعہ جلوس سے کوئی تعرض نہیں کیا اس پر خدام اہلسنت نے بھی اللہ اکبر اور حق چار یارؓ کے نعرے لگائے اور مسجد کے دروازے پر رضا کاروں اور پولیس میں بڑی کشمکش جاری رہی۔باہر سے پولیس نے دروازے پر ڈنڈے برسائے اور اسی کشمکش میں مسجد کے دروازے کا ایک کواڑ ٹوٹ گیا جس میں سے پولیس اندر داخل ہو گئی اور مسجد میں جوتوں سمیت گھس کر شدید لاٹھی چارج شروع کر دیا۔چھت کی پولیس نے اوپر سے اینٹیں برسائیں اور ملحقہ مکان کے چھت سے مسجد کے اندر اور مسجد کے پلاٹ میں آنسو گیس کے گولے پھینکے۔

جماعت کا پروگرام یہ تھا کہ حتی الوسع پولیس سے تصادم نہ کیا جائے اسلئے لوگ غیر مسلح تھے۔بعض نوجوانوں نے مسجد میں جوتوں سمیت پولیس کے گھسنے اور شیعہ جلوس کی ناجائز حمایت میں اہل سنت پر بعد میں تشدد کرنے کے خلاف جذبہ کے تحت کچھ تصادم بھی کیا مگر آنسو گیس، لاٹھی چارج اور چھت سے پولیس کے پتھراؤ کی وجہ سے اہل سنت مسجد سے ملحقہ مسجد کے پلاٹ میں آ گئے۔اس کے بعد پولیس کا مسجد پر مکمل قبضہ ہو چکا تھا اتحاد پر جلوس رکا رہا تھا پھر جلوس گزارا گیا اور شیعوں نے مسجد کی گلی میں ہنگامہ خیز ماتم بپا کیا اور حق علی وا، حق علی وا کے نعرے لگاتے رہے۔جب جلوس گزر گیا اور شیعوں کے کسی فرد کو کوئی خراش تک بھی نہیں آئی تھی لیکن باوجود اس کے پھر پولیس فورس زیادہ تعداد میں مسجد میں داخل ہو گئی لاٹھی چارج کیا پی آر پی کی خاص فورس بھی منگوائی گئی تھی افسر انتظامیہ بھی مسجد میں جوتوں سمیت گھس گئے سگریٹ بھی مسجد میں پیتے رہے اور سنی مسلمانوں پر زوردار لاٹھی چارج کیا گندی گالیاں دیں ایک افسر نے کہا کہ ان یہودیوں کو مارو، اور پولیس کا مقامی ایس ایچ او مرید شاہ بھی شیعہ تھا ایک مقامی اے ایس آئی بھی شیعہ تھا۔اور جہلم کا اے ایس آئی بھی شیعہ تھا اور پولیس کے سپاہی جو نہتے اہل سنت پر لاٹھیاں برسا رہے تھے وہ یا علی کہہ کر لاٹھی مارتے تھے۔ان میں اکثر شیعہ تھے۔مسجد کے چھوٹے چھوٹے طلبہ کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا اور کہا کہ پھر کلمہ پڑھو گے تو وہ جواب میں کلمہ پڑھتے تھے اور حق چار یار کا اعلان کرتے تھے حتی کہ بعض بچوں نے یہ بھی کہا کہ لاٹھی نہیں گولی مارو۔اسی طرح جوان اور بوڑھے بھی لاٹھیاں کھا رہے تھے لیکن سب صابر اور ثابت قدم تھے۔آنسو گیس اور لاٹھیوں کی وجہ سے اہل سنت جب بے حال ہو گئے تو ان کو زبردستی مسجد کی گلی میں لایا گیا۔کئی افراد کے ہاتھ پیٹھ پیچھے باندھ لئے اور آگے شیعوں کے اس متنازعہ امام باڑہ (گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول) کی گلی میں سے شیعوں کے سامنے ان کو گزار کر پولیس گاڑیوں میں لاد کر تھانہ پہنچا دیا گیا۔

(۵) تھانہ میں لے جا کر پھر چند خدام کو تشدد کا نشانہ بنایا اور مقامی انتظامیہ کے افسروں نے کرسیوں پر بیٹھ کر اپنے سامنے ان کو پٹوایا پھر ۱۲۸ افراد کو علیحدہ کرلیا۔ باقی سینکڑوں افراد میں سے بعض کو وہاں ہی چھوڑ دیا اور اکثریت کو ٹرکوں پر لاد کے رات کو چک بیلی خان ضلع راولپنڈی کے دور دراز مقام پر لے جا کر اتار دیا۔

(۶) ان ۱۲۸ افراد کو تھانہ کی کوٹھری میں رات کو محبوس رکھا۔ روٹی نہیں دی۔ پیشاب نہیں کرنے دیا اور نماز وضوء کیلئے پانی تک بھی نہیں دیا دوسرے دن ۱۱۹ افراد دن کے تقریباً ۲/۱ ۲ بجے ان کو پولیس گاڑی پر سوار کر کے شام کو ۶ بجے کے قریب ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں پہنچا دیا جہاں شہر سے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے ان تک کھانا پہنچایا۔ ان ۱۲۸ ملزمان میں سے ۱۱۸ افراد پر دفعہ ۳۰۷ وغیرہ لگائی ہے جن میں تین کامرہ کے نوجوان بھی ہیں اور باقی ۱۳۰ افراد پر دفعہ ۱۸۸ لگائی ہے جس میں لاوڈ سپیکر آرڈر کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔

(۷) باوجود اس کے کہ عام گرفتاریاں ماتمی جلوس گزر جانے کے بعد عمل میں آئی ہیں۔ لیکن پولیس نے ایف آئی آر (ابتدائی رپورٹ) میں یہ لکھا ہے کہ ۳۰ ملزمان کو ۲/۱ ۱۱ بجے موقعہ پر گرفتار کرلیا گیا تھا اور باقی ۱۱۸ افراد شام کو گرفتار کئے گئے۔

(۸) مسجد کی گلی کے دروازہ کے علاوہ اندر کے کئی دروازے بھی پولیس نے توڑے ہیں اور سامان کو نقصان پہنچایا جن کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں ارسال خدمت کی جارہی ہیں۔

(۹) یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی کرامت کہ ان کے شرعی ناموس و عظمت کے تحفظ کیلئے جو خدام اہل سنت کسی خاص سازش کے تحت اس ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے گئے ہیں ان میں کسی نے بھی کمزوری نہیں دکھائی معافی نہیں مانگی۔ ان میں بوڑھے بھی تھے جوان بھی اور بچے بھی۔ لیکن حق تعالیٰ کی نصرت سے ان کو یہ نعمت نصیب ہوگئی: **فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللّٰہ وما استکانوا واللّٰہ یحب الصابرین ۝ ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ۔**

(۱۰) جس سازش کی بندہ نے نشان دہی کی ہے اس کی بین دلیل یہ ہے کہ ہمیشہ جلوس گزرنے کے بعد مسجد کی زیادہ بے حرمتی کی گئی۔ اہلسنت پر تشدد کیا گیا اور سب اہل مسجد کو گرفتار کر کے لے گئے نہ کوئی اذان دینے والا باقی رہا اور نہ نماز پڑھانے والا چھوٹے چھوٹے طلبہ کو بھی لے گئے۔ ان کا مقصد مدنی مسجد کو ویران کرنا تھا اور خدام اہل سنت کے اس مرکز کو توڑنا تھا تا کہ پھر کوئی یہاں سے کلمہ اسلام کے تحفظ کی آواز بلند نہ کر سکے اور عظمت صحابہ کرام کے تحفظ کی تبلیغ یہاں سے ختم ہو جائے لیکن مکروا ومکر اللّٰہ کی صورت پیدا ہوگئی۔ پولیس کی اس ظالمانہ کاروائی کے خلاف یہاں اہلسنت میں زیادہ اشتعال پیدا ہوا اور ۲۳ فروری کو چکوال میں احتجاجاً مکمل تاریخی ہڑتال ہوئی۔ سکولز اور کالج بند ہو گئے اور گورنمنٹ کالج کے طلبہ نے چند دن مسلسل کلاسوں کا بائیکاٹ جاری رکھا اس ہڑتال کی خبر نوائے وقت راولپنڈی ۲۴ فروری اور جنگ راولپنڈی ۲۴ فروری میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ سیدن شاہ تحصیل پنڈ دادخان ضلع جہلم میں بھی ۲۸ فروری کو مکمل اور بہت کامیاب ہڑتال ہوئی جس کی خبر جنگ ۲۹ فروری اور نوائے وقت یکم مارچ میں شائع ہوئی ہے علاوہ ازیں ملک میں بھی اس کارروائی کے خلاف احتجاجات ہوئے ہیں اور قراردادیں اور تاریں روانہ کی گئی ہیں حتی کے بی بی سی لندن اور بھارت کی خبروں میں بھی چکوال کے واقعہ کی تفصیل بتائی گئی ہے جس میں مسجد کی بے حرمتی وغیرہ پر پاکستان کو مطعون کیا گیا ہے اور دشمن کو یہ موقعہ چکوال کی مقامی انتظامیہ نے دیا ہے یا جو بھی اس سازش میں شریک ہیں وہ پاکستان کو بدنام کرنے کا باعث بنے ہیں۔

(۱۱) بفضلہ تعالیٰ میری اور عزیزم ظہور الحسین سلمہ کی رہائی یکم مارچ شام کو جہلم ڈسٹرکٹ جیل سے ہوگئی تھی ہم سے پہلے تیس افراد کی ضمانت پر رہائی ہوگئی تھی اور ہمارے بعد تیسرے دن باقی ۱۱۸ افراد بھی ضمانت پر رہا ہو گئے۔

(۱۲) رہائی کے بعد ۴ ربیع الاول مطابق ۵ مارچ مدنی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے موقعہ پر اہل سنت کا اتنا بڑا اجتماع ہوا ہے کہ قبل ازیں اتنا بڑا اجتماع یہاں کبھی نہیں ہوا۔ ملحقہ چھتیں اور گلیاں بھی بھری ہوئی تھیں تقریر جمعہ کے بعد جو قراردادیں منظور کی گئیں اس کی کاپی بھی مرسل خدمت ہے۔

(۱۳) انتظامیہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں بھی استغاثہ جلدی ہی دائر کر دیا جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(۱۴) مدنی جامع مسجد کے بالکل قریب اس گلی کے اختتام پر گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول ہے جہاں شیعہ مہاجرین نے اپنی انجمن کے تحت پرائیویٹ محمد علی ہائی سکول جاری کیا ہوا تھا اور یہی ان کا عارضی امام باڑہ تھا جس میں ماتمی رسوم ادا کرتے رہے ہیں اور یہاں سے ہی ان کا جلوس سال میں دو مرتبہ ۷ محرم اور ۷ اصفر کو نکلتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں جب پرائیویٹ سکولز گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لئے تو یہ قومی ملکیت میں آ گیا اور گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول کا بورڈ یہاں لگا دیا گیا۔ محرم کے ایام میں شیعہ ایک شیعہ ڈائریکٹر تعلیمات سے اجازت لیکر یہاں ماتمی مجالس منعقد کرتے تھے اور سکول کے طلبہ کو جس میں سنی اور شیعہ دونوں مذہب کے ہیں دوسرے ہائی سکول میں منتقل کر دیا جاتا تھا اور شہر کے اکثر سنی خطباء کی احتجاجی قراردادوں کے باوجود اس سال بھی محرم اور چہلم کی مجالس کی ان کو یہاں اجازت دیدی گئی۔

(۱۵) کمشنر صاحب راولپنڈی ڈویژن کے آرڈر کے تحت ۱۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو۔۔۔اے سی چکوال نے کاظم رضا جعفری شیعہ مذکور کو نوٹس دیا کہ گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول کی عمارت خالی کر دی جائے۔ لیکن انہوں نے گزشتہ رمضان کے دنوں کی مہلت مانگی اور پھر۔۔۔سب جج صاحب جہلم کے پاس سٹے آرڈر (حکم امتناعی) حاصل کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔

(۱۶) ایک دوسری چالاکی شیعوں نے یہ کی ہے کہ گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول کی عمارت میں ہی ایک طرف پہلے سے ایک مسجد بنائی ہوئی ہے جس کے دو تین پلاٹس انجمن کے نام محکمہ سیٹلمنٹ سے ساز باز کر کے الاٹ کرا لئے ہیں حالانکہ ۱۹۷۱ء کے بعد یہ نہیں ہو سکتے۔ وہ ساری عمارت مسجد سمیت اوقاف کی ہے اس کے خلاف بھی ہم نے کیس کیا ہوا ہے۔

(۱۷) ان کی اس غلط کاروائی کا علم حکام کو بھی ہے لیکن اس کے باوجود چہلم کے دنوں میں شیعہ۔۔۔کمشنر صاحب راولپنڈی کا پہلے آرڈر کے برعکس یہ آرڈر لے آئے کہ جب تک ان کی مسجد کے پلاٹ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا گورنمنٹ محمد علی ہائی سکول شیعوں سے خالی نہ کرایا جائے۔ حالانکہ مقامی اور ضلعی انتظامیہ نے محرم کے موقعہ پر ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ چہلم کے جلوس سے پہلے پہلے ہم یہاں سے امام باڑہ اٹھوا دینگے لیکن اوپر کے دباؤ اور سازش کے تحت ایسا نہ کیا گیا اور چہلم کا جلوس بہر حال گزارنے کا حکام نے فیصلہ کر لیا۔ اگر۔۔۔ماہ سے جاری کردہ کمشنر صاحب کے نوٹس پر عمل کیا جاتا تو پھر چہلم کے جلوس کا یہ واقعہ پیش نہ آیا ہوتا میں نے جلوس چہلم سے پہلے جمعہ پر تقریر کیا تھا کہ اگر حکام اپنے نوٹس کی تعمیل شیعوں سے نہیں کرا سکتے تو پھر وہ استعفاء دیدیں جو فورس تم شیعہ جلوس کی حفاظت کیلئے مدنی مسجد والوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہو وہ تم اپنے آرڈر کو منوانے کیلئے شیعوں پر کیوں نہیں استعمال کرتے۔ غالباً اس۔۔۔کے ردعمل میں ہی انہوں نے اپنے غیظ و غضب کا جلوس چہلم کے موقعہ پر مظاہرہ کیا ہے۔

(۱۸) قراردادوں کی نقلیں وغیرہ ارسال خدمت کی جارہی ہیں تاکہ سارے واقعات کی روشنی میں بحث آسان ہو جائے۔ خدام اہلسنت اور تمام اہلسنت والجماعت کیلئے خلوص و استقامت کی دعا فرماتے رہیں حق تعالیٰ اہلسنت کو ہر محاذ پر کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین

اکابر دیوبند کا قیام پاکستان سے پہلے شیعوں کے بارہ میں فتویٰ: اب کلمہ اسلام میں واضح تحریف کرنے کے بعد تو شیعوں کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہی اور حضرات اکابر دیوبند نے تو قیام پاکستان سے بہت پہلے ان کی تکفیر کا فتویٰ شائع کیا تھا یہ نایاب تھا ساہیوال کے پریس میں کسی نے اس کو مکمل شائع کیا ہے جس کا ایک نسخہ مرسل خدمت ہے۔

(۱۹) جس انجمن حیدری کے چہلم کے جلوس کا یہ سارا فتنہ ہے (جسکا پہلا نام انجمن تنظیم المومنین) اس نے میرے والد مکرم حضرت مولانا محمد کرم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''آفتاب ہدایت'' کے جواب میں ایک کتاب ''تجلیات صداقت'' مصنفہ مولوی محمد حسین ڈھکو شیعہ مجتہد نے شائع کی ہے جس کے چند اقتباسات بندہ نے حضرت کی خدمت میں گزشتہ سال ارسال کئے تھے جن میں سے بعض عبارات حسب ذیل ہیں:

(۱) دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلثہ کے بارے میں

ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم انکو دولت ایمان وایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں (ص ۲۰۱)

(۲) اصحاب ثلثہ کا جناب امیر خیبر گیرے بجائے شیر وشکر ومشیر ہونے کے ان کا دشمن ازلی ہونا بجائے تابعدار اور قرابت دار رسول ہونے کا ان کا دنیادار اور عصیان کار ہونا اور بجائے مقبول بارگاہ ہونے کے ان کا مردود بارگاہ خدا اور رسول بہری ہونا کتب فریقین سے کچھ ایسے نا قابل انکار دلائل جاندار سے واضح وآشکارہ کرینگے کہ نہ صرف پرستاران ثلثہ کی بلکہ ثلاثہ کی روحیں بھی یوم القرار تک بے قرار ہو جائینگی ان شاء اللہ المنتقم الجبار۔

جاؤ گے تم کہاں شیعوں کو چھیڑ کر ۔۔۔ رکھ دینگے تیرے مذہب کا بخیہ ادھیڑ کے (ص ۱۴۲)

(۳) جناب امیر خلافت ثلثہ کو غاصبانہ ونا جائزانہ اور خلفائے ثلثہ کو گنہگار، کذاب، غدار، خیانت کار، ظالم وغاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت نبویہ کا حقدار سمجھتے تھے۔ (ص ۲۰۶)

(۴) ثلثہ کی فتوحات نے اسلام کو بدنام کیا۔ (ص ۹۵)

(۵) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق لکھا ہے کہ: باقی رہا مومن کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں ہم نے ان کے مومن ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا۔ ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔۔۔۔ (ص ۴۷۸)

والسلام خادم اہل سنت الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ،

مدنی جامع مسجد چکوال

نیز شیعوں کے پندرہ روزہ "ذوالفقار" پشاور میں خدام اہل سنت کے خلاف جو مضمون شائع ہوا ہے اس کی کاپی بھی ارسال خدمت کی جارہی ہے۔ والسلام

☆☆☆

مولانا معاذ الرحمٰن۔ فاضل دیو بند نیو ٹاؤن مدرسہ عربیہ کراچی

(۱)

از دیو بند ۱۳۶۷ھ (تقسیم ہند اور دیو بند کے پُرآشوب حالات O قیام امن اور مولانا مدنی کی برہمی O دارالاقاموں کی نگرانی اور اساتذہ دیو بند کی ڈیوٹی)

حضرت الاستاد لا زالت شموس فیوضہ فائقۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ خیریت وعافیت سے ہے اور حضور والا کا خیریت خداوند کریم سے چاہتا ہے برادرم اسرار الحق صاحب کے موصولہ سے معلوم ہوا کہ آپ حضرات دارالعلوم کے احوال سے بالکل بیخبر ہیں مجھے ندامت حاصل ہوئی کہ ہم لوگوں نے حضور والا کو کوئی مراسلہ ارسال نہیں کیا تھا۔ مجھے تو پہلے بھی ارادہ تھا لیکن میرا یقین تھا کہ ضرور کسی نے تمام واقعات سے خبر دیا ہوگا نیز بیچ میں خطوط بند ہو گئے تھے چونکہ بھائی صاحب محمد فیاض آپ کے ہاں حاضر ہوئے ہونگے اس لیے ان کے جانے کے بعد کا احوال درج کرونگا اور انکے موجودگی کے واقعات تو آپ اُن سے سنے ہوئے ہونگے فسادات میں دیو بند اور متعلقہ دیہات کے اندر بفضل الٰہی کچھ واقعات سرزد نہیں ہوئے سہارنپور میں گذشتہ ہفتہ دوبارہ فسادات برپا ہو چکے تھے مسلمان بہت پریشان کئے گئے اور بیس پچیس تک تقریباً کل مارے گئے ہونگے جیل میں بھی بہت بھیجے گئے ہیں جناب قاری صاحب عبدالخالق اور دیگر معززین حضرات جیل بھیجے گئے تھے بہت سے محلے مسلمانوں نے خالی

کراکر کے پاکستان چلے گئے ہیں اب وہ محلے تمام کے تمام ہندو اور سکھوں کے محلے بن گئے ہیں ہندو اور سکھ بسنے لگے ہیں اب بھی ہزاروں پناہ گزین ہندو سکھ وہاں پر موجود ہیں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو بھگانا چاہتے ہیں چنانچہ کل بھی ایک اسپیشل سہارنپور سے مسلمانوں کا پاکستان روانہ ہو گیا اور کئی ہزار مسلمان گھروں کو چھوڑ کر کے چلے گئے حکومت نہایت شدت کے ساتھ امن محفوظ رکھنا چاہتے ہیں بڑے حکام قیام امن کے متعلق مخلص ہیں لیکن سہانپور کے شہری ہندو اتنے شدید ترین مہاسبھائی ہیں کہ حکومت کے ہر وہ پالیسی جو کہ قیام امن کے متعلق ہوں برملا اور علانیہ تشدد سے ٹھکراتے ہیں یہاں تک کہ پہلے دفعہ بدامنی پھیلانے میں انہوں نے جواہر لال اور گاندھی اور دیگر کانگریس لیڈر جو آج کل برسراقتدار ہیں سب کو ختم کرنے کا ارادہ کیا تھا حکومت کو خبر ہوئی اور فوراً دو سو کو گرفتار کر لیا دیوبند سے بھی تقریباً دو سو لوگ چلے ہوئے ہونگے اور کچھ جا رہے ہیں خداوند کریم کا فضل و احسان ہے کہ مدرسہ بخیر و عافیت ہے اور پڑھائی اور دوسرے معاشی نظام میں کچھ نقص بھی نہیں آئی سب طلباء اور مدرسین حضرات آپ کے انتظار میں ہیں کتابیں تمام شروع کئے گئے ہیں تمام مدرسین تمام اوقاتوں میں مصروف تدریس ہیں حضرت مولانا مدنی ہفتہ کے دن ظہر کیوقت دہلی روانہ ہوئے کانفرنس میں شرکت فرمائینگے انہوں آج کل کے تقریروں میں مسلمانوں کو اپنے گھروں میں پورے پختگی کے ساتھ ٹھہرنے اور ہندوستان رہنے کی پرزور تلقین ولائی دیوبند میں ایک امن کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ ہر بدھ کو جلسہ امن کے متعلق کرتی ہے اور ہر خلل انداز واقعہ پیش آنے کی چاہے ہند میں ہو یا دیہات میں پوری اصلاح کرتی ہے اسمیں ہندو سکھ مسلمان شریک ہیں بجنور میں اگرچہ فساد نہیں ہوا ہے۔لیکن وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ سب ذلت آمیز معاملات اختیار کئے گئے ہیں وہاں اور دیگر دیہات میں گائے کی قربانی نہیں ہوئی اور مظفر نگر میں بھی اکثر مقام پر نہیں ہوئی اور اگر کہیں ہوئی تو وہاں جھگڑا ضرور ہوا ہے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے کئی دفعہ تلاشی ہوئی کئی طلباء گرفتار کئے گئے ہیں۔بہت تھوڑے سے طلباء رہ گئے ہیں پڑھائی ملتوی کر رکھے ہیں الغرض ہندوستانی مسلمان جب اس تین مہینوں کے واقعات کو نظر انداز کرتے ہیں تو ہندوستان میں اپنا مأمون اور محفوظ مستقبل نہیں سوچ سکتے ہیں اس لیے ہر خاص و عام کے دل میں پریشانی اور اضطراب بھری ہوئی ہے حکومت نہایت زور داری سے سہارنپور کے مسلمانوں کو روکتے ہیں لیکن وہ نہیں روکتے مدرسہ میں ہر جمعرات کو ظہر کے وقت ختم بخاری شریف اور آیت کریمہ کا ہوتا ہے دہلی کے اخباروں میں انصاری کا پرچہ صرف آج ہی مل گیا اور دیوبند میں آپہنچا گذشتہ ہفتہ میں وزیراعظم نے حضرت مولانا کو سہارنپور بلایا تھا قیام امن کے متعلق مولانا سے گفتگو کرتے تھے لیکن مولانا نے غصہ میں کہا کہ آپ لوگ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں امن اور میل میلاپ ملک پھیلانے کی کوششیں کی جاویں لیکن جب ہم آپ لوگوں سے حسب ضرورت فوج یا پولیس کے امداد طلب کرتے ہیں تو آپ نہیں پہنچاتے ہیں لہٰذا ہم اس امن کے قیام کا معاہدہ نہیں کر سکتے تو اس نے پورے مطمئن الفاظ میں مولانا کا جواب دیا اور تمام فوجی اور پولیس کے بڑے حکام کو کہا کہ جب انہوں نے فوج وغیرہ طلب کی فوراً پہنچا دیا جاوے چنانچہ حضرت مولانا نے پورے ایک ہفتہ کا دورہ سہارنپور اور میرٹھ اور مظفر نگر اور بجنور وغیرہ مغربی یوپی کا کیا۔خط ملنے کے ساتھ میں جناب مولانا حبیب الرحمان صاحب سے ملا اور سامان کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا کہ مجھے مہتمم صاحب کی طرف سے اس جگہ کو درسگاہ بنوانے کی خاطر خالی کرانے کا حکم ملا تھا اس واسطے میں نے ان کا سامان محمد نور صاحب کے کمرہ میں محفوظ کر رکھا اور درسگاہ خالی کیا لیکن اب اس میں طلباء رہتے ہیں دارالاقامہ کا نظام بدل ہو چکا مدرسین حضرات کے حوالے کئے گئے ہیں۔احاطہ مولسری اور دفتر فخر الحسن صاحب کے قبضہ میں ہے اور احاطہ باغ مولانا اعزاز علی کے اور دار جدید نمبر ایک سے شمالی دروازہ تک حضرت مولانا میاں صاحب کے تصرف میں اور وہاں سے باب انکا ہر تک مولانا عبدالخالق صاحب کے تصرف میں اور وہاں سے جنوبی دروازہ تک جناب کے تصرف میں اور وہاں سے باب الظاہر حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے تصرف میں اور وہاں سے جنوبی دروازہ تک جناب کے تصرف میں اور وہاں سے تا آخر حضرت مولانا معراج الحسن صاحب کے تصرف

میں فی الحال آپ دونوں حضرات کے نگرانی میں دارالاقامہ حضرت معراج الحق صاحب کو عارضی طور پر سپرد کیا گیا ہے ایک مدرس عارضی طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ دیوبند کا ہے مولوی محمد نعیم صاحب اسکا نام ہے حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے حضور کے متعلق بندہ پر السلام علیکم لکھنے کی تاکید فرمائی ہے نیز مولانا حبیب اللہ صاحب نے بھی، طلباء سرحد کم ہیں لیکن اتنا کم نہیں جیسا کہ اس سال کا تقاضا ہے دوسرے مدرسوں سے اکثر آتے ہیں دورے کی کتابوں میں ابن ماجہ عبدالشکور صاحب کو دیا گیا ہے اور نسائی فخر الحسن صاحب کو اور طحاوی شریف جناب نائب مہتمم صاحب اور مسلم شریف جناب مولانا ابراہیم صاحب کو باقی بحال خود ہیں۔ فقط آپکا خادم اور تابعدار معاذ الرحمان

(۲)

۲ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مطابق ۲۴ دسمبر (والدہ محترمہ کی تعزیت)

بزرگوارم حضرت مولانا صاحب دامت الطافہ، السلام علیکم! کئی حضرات سے معلوم ہوا کہ آنجناب کی والدہ محترمہ فوت ہوئی ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون، سال خوردہ ہونے کیوجہ سے مرحومہ کی موت کوئی زیادہ باعث تاسف نہیں لیکن آنجناب کے حق میں یہ موت ایک المناک اور سنگین حادثہ ہے بڑھاپے کی عمر میں آنجناب کو جو بدنی عوارض امراض درپیش ہیں اولاد اور دیگر امور میں طرح طرح کے مصائب سے آپ کا سامنا ہوتا ہے اسمیں یقیناً آپکے لیے دلی سہارا اور صحیح معنوں میں واقعی ہمدرد اور شریک غم ایک ہی والدہ صاحبہ کا وجود اور سایہ تھا جو آپ کے سر سے اٹھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس عظیم مصیبت پر صبر کی توفیق عنایت فرمائیں اور مرحومہ کو جوار رحمت میں احسانات عمیمہ سے نوازیں مجھے افسوس ہے کہ سفر بعید کیوجہ انجناب کی خدمت میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ اور صرف ایک کاغذی تعزیت پر اکتفا کر رہا ہوں مجھے امید کامل ہے کہ اپنی تمام کوتاہیوں کیساتھ بھی آنجناب اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔

فقط والسلام معاذ الرحمان نیوٹاؤن مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵

☆☆☆

ملک محمد خان نواب آف کالا باغ

(دوبارہ گورنر بننے کے بارہ میں) 26th April 1965

Dear Sir,

Many thanks for your felicitations on my assumption of office as Governor of West Pakistan for a second term. I am grateful for your good wishes which I greatly appreciate

Yours (Malik Amir Mohammad Khan)

مولانا منظور احمد چنیوٹی[1]

(قادیانیوں کے کفر پر عدالتی گواہوں کی طلبی)

۶ رصفر

محترم المقام حضرت مولانا صاحب! زیدت محاسنکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ معروض آنکہ۔ لکی مروت کے دارالعلوم کے سالانہ جلسہ پر ایوبی دور میں راقم نے ایک تقریر کی تھی جس پر مقدمہ چل رہا ہے۔ ماہ حال کی ۸ رتاریخ پر راقم کا بیان ہو چکا ہے جس پر فرد جرم لگادی گئی ہے۔ فرد جرم میں دو باتیں ہیں۔ ایک ایوب خان کو زانی کہنا دوسرا قادیانیوں کو کافر اور مرتد کہنا ایس۔ ڈی۔ ایم نے راقم سے صفائی کے گواہ طلب کئے تھے۔ چنانچہ میں نے ملک کے مشاہیر علماء کی ایک فہرست پیش کی تھی۔ جسمیں تخفیف کرکے چھ علماء کے نام رکھے گئے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث مولانا غلام اللہ خان۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ اور آپ کا نام شامل ہے۔ آپ حضرات کو بذریعہ عدالت طلب کیا جائیگا۔ قادیانیوں کے کفر کا یہ ایک اہم دینی مسئلہ ہے۔ اسکی اہمیت وضرورت کے پیش نظر آپ سے درخواست ہے کہ آپ سفر کی صعوبت اور بعدِ مسافت جو کہ اس پیرانہ سالی میں معقول عذر ہے۔ کے باوجود ضرور تشریف لائیں۔ آپکی گواہی قادیانیوں کے کفر کے متعلق ہوگی۔ برادرم سمیع الحق کو ہدیہ سلام قبول ہو۔ فقط والسلام احقر منظور احمد عفا اللہ

☆☆☆

مولانا محمد موسیٰ البازی[2] لاہور

(قاری محمد طیب کے آمد پر قصیدہ استقبالیہ)

حضرت المحترم المقام سیدی مرشدی زید مجدھم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، المرام آنکہ مدت مدید گزر چکی۔ کئی سال بیت گئے کہ خدمت عالیہ میں کوئی عریضہ پیش نہ کرسکا۔ آج برادرم مولوی سمیع الحق صاحب سے ملاقات ہوئی اکوڑہ خٹک کے وہ دن یاد آئے جو جناب کی سرپرستی میں گزرے اور کٹے تھے۔ امید کہ کبھی کبھار دعا میں یاد رکھیں گے۔ بندہ نے مدرسہ قاسم العلوم کے اراکین خصوصاً حضرت مفتی محمود صاحب کے حکم سے حضرت قاری محمد طیب کی آمد پر بطور خطبہ استقبالیہ کا ایک قصیدہ مدحیہ لکھا تھا جسمیں حضرت مدنی صاحبؒ کا ذکر بھی

(مولانا چنیوٹی کا تذکرہ)

[1] محب محترم برادر مکرم عقیدۂ ختم نبوت کے ترجمان اور وکیل، زندگی بھر ناموس تحفظ ختم نبوت کے سوز وساز اور پیچ وتاب میں لگے رہے ۱۹۶۳ء میں سفر حج کی رفاقت میں تعارف ہوا۔ قیام مدینہ کے دوران ایک ہی سودا سر میں سمائے ہوئے چل پھر رہے تھے کہ علماء ومشائخ حرمین سے متنبی قادیان کے دجل وتلبیس کا تعارف کراکر اسکی تکفیر پر حتمی فتویٰ حاصل کیا جائے۔ اس مقصد میں بالآخر کامیاب ہوئے۔ جمعیۃ کی تقسیم پر احقر کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوگئے اور قومی وملی کاموں میں ساتھ دیتے رہے۔ بار بار پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو اسمبلی کو قادیانیوں کے خلاف مورچہ بنایا۔ لندن اور امریکہ کے ایک سفر میں ساتھ ہوا تو وہاں بھی ایک ہی دھن قادیانیت کی اپریشن ادارۂ دعوت وارشاد قائم کیا اور اب انکے فرزند مولانا محمد الیاس انکے مشن میں لگے ہوئے ہیں۔

[2] تعارف کیلئے ملاحظہ ہو، مکتوبات بنام سمیع الحق

ان کے حکم سے لایا گیا تھا۔ برادرم مولوی سمیع الحق نے دیکھا اور فرمایا کہ ہمیں دے دینا ہم مدرسہ کے جلسہ میں سنادیں کیونکہ قاسم العلوم کا جلسہ تو نہ ہوسکا وہ قصیدہ جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید کہ قبول ہوگا یہاں کے اراکین یعنی مفتی صاحب وغیرہ نے پسند کیا تھا مگر جلسہ نہ ہوسکا۔ والسلام احقر محمد موسیٰ عفی عنہ

☆☆☆

مورخ شہیر مولانا محمد میاں[1] دہلی ناظم جمیعۃ علماء ہند

(۱)

(کفار کے تسلط کے بعد امیر شرعیہ کا انتخاب واجب ہے O شاہ عبدالعزیز کے بعد اس معاملہ میں تساہل اور علماء کا فریضہ O مشاورت کیلئے تجاویز اور شرکت کی دعوت O امیر کی اہلیت O شرائط اور اختیارات O خط کے حواشی پر شیخ الحدیث کے اٹھائے گئے سوالات)

دفتر جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ مرادآباد مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ ۶ راپریل ۱۹۴۵ء یوم جمعہ،

محترم المقام جناب مولانا عبدالحق صاحب زادمجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، انتخاب امیر کے اہم ترین اور مبارک مقصد کیلئے علماء و مشائخ و عمائدین صوبہ یوپی کا نہایت ضروری اور اہم اجتماع، بتاریخ ۲۰ رجمادی الاولی ۱۳۶۴ھ مطابق ۳ رمئی ۱۹۴۵ء بروز پنجشنبہ مقام سہارنپور ہوگا۔ ہم خدام نہایت خلوص اور نیازمندانہ التجا کیساتھ جناب والا کو اس اجتماع کی شرکت کیلئے دعوت دے رہے ہیں یقین ہے کہ یہ

(مولانا محمد میاں دہلوی کا ذکر)

[1] **احقر کے تعزیتی تاثرات:** پچھلے ماہ علم وعمل کی اسلامی دنیا عموماً اور مسلک دیوبند کے عالم رُشد وہدایت کو خصوصاً سخت صدموں سے دوچار ہونا پڑا۔ ہندوستان کے ممتاز عالم مولانا محمد میاں صاحبؒ انتقال فرما گئے۔ پاکستان کے ممتاز ادیب آغا شورش کاشمیریؒ واصل بحق ہوئے اور دیگر کئی علمی و دینی شخصیتوں نے عالم آب وگل کو الوداع کہا۔ مولانا محمد میاں دہلوی مرحوم نے زندگی بھر حق کا ساتھ دیا۔ جہاں وہ مجاہدین جادۂ حق کے ایک شہسوار تھے وہاں انہوں نے مغل سلطنت کے طاغوت اکبر، اکبر کے عہد لادینی سے لے کر تقسیم ہند تک علماء حق کی داستانِ جہاد وعزیمت کو مرتب اور مدون کیا۔ دجل وتلبیس کی تاریکیوں اور ایمان فروشی کے بازاروں سے علم ویقین اور جہاد وعمل کے ہیروں کو نکال نکال کر علماء حق کے شاندار ماضی کو اُجاگر کیا۔ وہ جمیعۃ العلماء ہند کے ترجمان اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے معتمد خاص تھے۔ اس کے ساتھ علوم قرآن وسنت کی تدریس سے بھی اپنی زندگی آراستہ رکھی۔ آخری زندگی میں انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ کی عالمگیر اور محیر العقول تحریک ریشمی رومال پر دستاویزی حقائق شائع کیے۔ اسلام کے اقتصادی، معاشرتی اور سماجی مسائل پر گرانقدر کتابیں لکھیں۔ سیرت طیبہ پر عصر حاضر کی روشنی میں انکی جاندار اور موثر کتاب کے کچھ حصے اصل کتاب سے پہلے الحق میں شائع ہوئے۔ ادارہ الحق اور خدام الحق سے بھی ہمیشہ محبت و شفقت فرماتے رہے۔ آج وہ خادم علم ودین اور مجاہد جلیل جس کی زندگی علماء حق کی روشن مثال تھی۔ خود علماء حق کے شاندار ماضی کا ایک روشن باب بن چکا ہے۔ حق تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور عالم بالا کے اسلامی اُفق پر مجدد الف ثانیؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ تک ائمہ رُشد وہدایت اور ارباب صدق وصفا کی جو بزم سجی ہوئی ہے اس میں بہترین مقام عطا فرمادے۔ (الحق کا تعزیتی شذرہ) ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

مخلصانہ التجا قبول ہوگی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انتخاب امیر کے متعلق مختصر طور پر شرعی حیثیت سے اپنے خیالات ونظریات کو ظاہر کردیا جائے تاکہ کسی قسم کی کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے اور شکوک واوہام کا ازالہ ہو جائے۔ جناب والا! اس مسئلہ کی اہمیت اور ضرورت بظاہر محتاج بیاں نہیں کہ جب مسلمانوں کے بلاد پر کفار کا استیلاء وغلبہ ہو جائے تو مسلمانون پر واجب ہے کہ اپنے نظام شرعی کے قیام وبقا کیلئے مسلم والی[1] منتخب کرلیں۔

سلطنت مغلیہ کے زوال یعنی تقریباً ڈیڑھ سو برس سے مسلمانان ہند پر یہ فرض عائد ہوگیا ہے۔[2] سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اوران کے جانشینوں نے اس اہم ترین فریضہ کی طرف توجہ فرمائی اور تعمیل فرمان شریعت کا حق ادا کردیا مگر افسوس ان بزرگوں کے بعد غفلت، تساہل، باہمی مخالفت یا عدم مساعدت اسباب[3] کے باعث تقریباً ۸۰ سال پیشتر سے مسلمانان ہند نے اس عظیم الشان فریضہ کی اہمیت کو نظرانداز کردیا۔ جس کا لازمی نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا۔

کیا آج مسلمانان ہند کی اجتماعی زندگی باہمہ زہد وتقوی حقیقتاً ایک غیر شرعی زندگی نہیں ہے؟ ہم نے شخصی اور اجتماعی زندگی کے باہمی امتیاز اور ان کے احکام کی طرف بھی توجہ نہیں کی۔ نہ اجتماعی زندگی کی اہمیت کو بھی مدنظر رکھا۔ ہم نے تنظیم شرعی کے بغیر صرف ادائیگی فرائض شخصی کو سعادت عظمیٰ اور وثیقہ نجات سمجھ لیا۔ حالانکہ نص حدیث کے بموجب یہ رہبانیت ہے جس سے اسلام نے برأت کا اعلان کیا ہے۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں ہم سے ابتک جو کوتاہی ہوئی ہو اس سے بری الذمہ ہونے کیلئے عنداللہ کوئی عذر معقول نہیں ہے۔ آپس کی جنگ وجدال، فروعی اختلافات اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری، اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے امثال ونظائر کا فقدان عذر غیر مقبول ہے اور مسقط وجوب نہیں۔ ''کمالا یخفی'' کیونکہ اول الذکر اختیاری اور خود ساختہ شے ہے اور ثانی الذکر کے غیر معتبر ہونے کیلئے سلف کی یہ نظیر موجود ہے کہ امامت عظمیٰ کے شرائط میں بھی حسب ضرورت تنزل اختیار کیا گیا ہے مگر یہ صورت اختیار نہیں کی گئی کہ جامع شرائط کے فقدان پر انعقاد امامت کے اصل وجوب کو بھی ساقط قرار دیا جائے پس جبکہ آج ہم لوگوں کو تنبہ ہوگیا ہے اور اللہ جل شانہ کی توفیق نے بھی مساعدت فرمائی ہے تو اب اس فریضہ کی ادائیگی میں ادنیٰ تساہل بھی بدترین جرم ہے۔ اور بالخصوص بنظر حالات موجودہ اور حوادث لاحقہ اب اس کا موقعہ بھی نہیں کہ کچھ اور تاخیر کی جائے بلکہ ہم سب پر واجب ہے کہ اس اہم امر کو فوراً انجام دیتے ہوئے اس تیزی سے قدم اٹھائیں کہ برسوں کی مسافت مہینوں میں اور مہینوں کی دنوں میں اور دنوں کی لمحوں میں طے ہو جائے۔ واللہ الموفق وھو المعین۔

اور اگر خدانخواستہ آج بھی ہماری جماعت کے تنافس وتفاخر کا پہاڑ سنگ راہ بنا رہا اور فروعی اختلافات کی خلیج اس راہ میں حائل ہوتی رہی تو یاد رکھئے کہ سرزمین ہند میں جو حالت ہماری آج ہے مستقبل میں وہ اس سے بھی بدتر ہو جائیگی۔ اور ہمارے علماء ومشائخ کی یہ محترم جماعت اپنے طرز عمل سے تمام دنیا پر ثابت کردیگی کہ ان میں کام کرنیکی صلاحیت نہیں اور پھر اس جماعت کیلئے اسکے سواء اور کوئی چارہ نہ رہیگا کہ اصلاح امت اور وراثت انبیاء کے دعووں سے ہمیشہ کیلئے دست بردار ہو جائے۔

<u>علماء کا فریضہ</u>: محترم! غور فرمایئے۔ ہدایت امت فلاح وبہبود ملت، نظام شرعی کے قیام وتحفظ، وغیرہ کی ذمہ داریاں عنداللہ کس

اس مکتوب پر جگہ جگہ حضرت شیخ الحدیث نے پنسل سے کچھ اشارات اور سوالات اٹھائے ہیں وہ بھی یہاں حاشیہ پر دیئے جارہے ہیں:-

[1] وضاحت کی ضرورت ہے [2] کیا اس اہم فریضہ کیلئے کچھ ہوا ہے [3] مساعدت اسباب کو واضح کیجئے۔

جماعت پر عائد ہوتی ہیں؟ صرف علماء کرام اور ذی علم مشائخ ذی احترام پر، اور صرف انھیں پر کہ یہی حضرات قدرتاً اور من جانب اللہ، مسلمانوں کے قائد ہیں قیادت اور رہنمائی کی تمام ذمہ داری انھیں حضرات کے سر ہے۔ یہی حضرات شرعاً ارباب حل وعقد ہیں لہٰذا اس اہم فرض کی بحسن وخوبی انجام دہی صرف انھیں حضرات کا کام ہے اور اس کیلئے جس قدر بھی ایثار وقربانی کی ضرورت ہو اور جتنی بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، پامردی اور نہایت دلیری کی ساتھ ان کو برداشت کرنا ان کا طرۂ امتیاز ہے اور موجب صد افتخار۔

امیر کی اہلیت: مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ فریضہ ایسا دشوار نہیں جیسا کہ عموماً خیال کرلیا جاتا ہے صرف ایک چیز کی ضرورت ہے یعنی ذاتی اغراض اور مزعومہ شخصیت کی بے محل داشت وپرداخت کو قربان کردیا جائے۔ ظنون فاسدہ اور وساوس واوہام کاسدہ سے سینہ پاک کرلیا جائے پھر قادر ذوالجلال کے واسطے اور دین اسلام کی خاطر، ایک متحدہ مقصد میں اتحاد خیالات اور اتفاق عمل پیدا کرلیا جائے صرف یہی نفی اور اثبات، وثیقہ کامیابی ہے۔ ایک غلط تخیل ہمارے محترم علماء اور مشائخ کو اس فریضہ کی جانب اقدام سے مانع ہوتا ہے اور یہی غلط تخیل ہے جو ضرورت وجوب کے اعتراف وقرار کے باوجود ہمارے محترم بزرگوں کو متردد ومتفکر بنائے رکھتا ہے یعنی یہ خیال کہ امیر شریعت کے اختیارات غیر محدود ہونگے۔ اتباع واطاعت کی کوئی حد نہ ہوگی امیر مطلق العنان ہوگا اور اسلئے یہ امیر جس خیال ومشرب کا ہوگا اسی کے مطابق احکامات نافذ کریگا۔ جس کی اتباع تمام لوگوں پر شرعاً واجب ہوگی۔ اور بصورت عدم اتباع نقض بیعت ہوگا جو بدترین معصیت ہے اور اگر اپنی تحقیق کے خلاف امام کی ظاہری اتباع کی جائے تو تدین کے خلاف ہوگا۔ یہی خطرات ہیں جو اس سلسلہ میں اکثر حضرات کو پیش آتے ہیں۔ بیشک اگر امیر ایسا مطلق العنان ہو تو ہر ایک ذی علم اور متدین شخص کے یہ شبہات اپنے مقام پر بہت صحیح ہیں۔

مگر واقعہ یہ ہے کہ (۱) امیر کے اختیارات محدود ہونگے وہ نہایت مدبر او مصالح شریعت سے واقف شخص[۱] ہوگا۔ (۲) مسائل متفقہ منصوصہ کو نافذ کریگا۔ (۳) مقاصد ووسائل اعلاء کلمۃ اللہ پر ہمیشہ نگاہ رکھےگا۔ اور ان کے متعلق خصوصیت سے احکام نافذ کرتا رہےگا۔ (۴) اور وہ ایسے احکامات نافذ کریگا جن سے بلا امتیاز فریق تمام امت مسلمہ کی فلاح وبہبود منصور ہو۔ (۵) ایسے فروعی ومختلف فیہ مسائل کے اجراء اور تنفیذ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا جس کی اجتماعی زندگی میں حاجت نہیں ہوتی۔ (۶) مختلف فیہ مسائل کی بحث وتحقیق کو نہیں روکےگا۔ البتہ جنگ وجدال اور فساد کے رفع کرنیکی ہمیشہ کوشش کرتا رہیگا۔ (۷) یہ نہیں ہوگا کہ اس کا ہر عمل ہر خیال تمام فرق اسلامیہ کیلئے واجب الاتباع ہو چنانچہ جس عالم کی تحقیق امیر کی تحقیق کے خلاف ہو اور اس بنا پر اس مسئلہ خاص میں امیر کی اتباع نہ کرے تو وہ عالم ہرگز مستحق طعن نہیں ہوگا۔ نہ اس کی بیعت ٹوٹیگی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کتنے مسائل ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد ماجد خلیفہ دوم حضرت عمرؓ سے اختلاف رکھتے تھے، کتنی جزئیات ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عثمانؓ سے متفق نہ تھے تو کیا آج تک کسی نے اس اختلاف کو نقض بیعت سمجھا؟ اور کیا ان حضرات نے اس فروعی اختلاف کے باعث دوسرے اجتماعی احکامات میں امیر کی اطاعت واتباع سے روگردانی کی؟ ہرگز نہیں۔

پس آج کس قدر حسرتناک بدنصیبی ہے کہ ہم ان مسائل کو جانتے ہیں اور پھر صرف ظنون، وساوس، اور اوہام کی بنا پر ایک نہایت ضروری واجب بلکہ اہم الواجبات کی ادائیگی میں پس وپیش کرتے ہیں۔ یا ویلتاہ،

محترما! اگر ہمارا ایمان ہے۔ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اور اگر ہم اصلاح وحیات امت کی ذمہ داری اپنے سر سمجھتے

---

۱ کیا تحدید جائز ہے شرعاً اور تحدید کے زنجیروں میں مقید کرنے کے بعد وہ امیر ہے اور تحدید کون کریگا۔

۲ ہر فریق اپنے خیال کو منصوص کہےگا پھر غیر منصوصہ کی تنفیذ کون کریگا۔

ہیں تو پھر ہمیں اس فریضہ کی ادائیگی میں ہرگز پس و پیش نہ کرنا چاہیے خود اعتمادی سے کام لیتے ہوئے اور قوت ایمان پر اعتماد کرتے ہوئے توکلاعلی اللہ فوراً اس کام کو انجام دینا چاہیئے۔ چنانچہ بفضل اللہ تعالیٰ و بحمدہ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ بعد غور و خوض اس فریضہ کی ادائیگی کی جانب متوجہ ہوئی۔ اور اس لئے اپنے اجلاس عام منعقدہ ۱۷ر تا ۱۹ر جمادی الثانیہ ۱۳۶۳ھ بمقام مراد آباد میں مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور کی۔

(تجویز نمبر ۹) مسلمانوں کی صحیح اسلامی زندگی جماعتی تنظیم پر موقوف ہے اور جماعتی تنظیم کا وجود امام و امیر المومنین کے بغیر متصور نہیں جن بلاد پر کفار کا تسلط ہو جائے اور احکام کفر جاری ہوں وہاں کے مسلمانوں پر بھی واجب ہے کہ وہ اپنے لئے ایک امیر اور والی مقرر کریں اور نظام شرعی کے بقاء و استحکام کیلئے امور شرعیہ میں اس کی اطاعت و اتباع کریں[1]۔

جماعت علماء نے ابتداءِ قیام سے اس کی طرف مسلمانوں کی توجہ دلائی اور اس کی ضرورت اور وجوب شرعی سے آگاہ کیا ہے۔ تمام ہندوستان کیلئے ایک امام اور امیر مقرر کرنیکے راستہ میں بعض مشکلات حائل تھے اور ہیں تاہم ہندوستان کے صوبوں میں سے صوبہ بہار کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے ۱۹۲۱ء سے امارت شرعیہ قائم کرلی۔ اور آج تک امیر کے ماتحت مسلمان کام کررہے ہیں۔

جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ کا یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ اس صوبہ میں بھی اس مبارک عمل پر اقدام کیا جائے اور ایک مقتدر عالم کو صوبہ کا امیر الشریعت مقرر کرلیا جائے۔ اسکے ہاتھ میں امور شرعیہ کی باگ ہو اور اسکے احکام کی اطاعت مسلمانوں کیلئے موجب فلاح و نجات ہو۔ اور اسکے سایہ میں مسلمان اسلامی زندگی بسر کریں چونکہ انتخاب امیر کا معاملہ نہایت اہم اور زیادہ سے زیادہ اجماع و اتفاق بین المسلمین کا مقتضی ہے۔ اسلئے اس جلسہ کی رائے ہے کہ صوبہ کے علماء و زعماء کو اس امر کی ضرورت و اہمیت اور اسکے حدود کی تعیین اور تاریخ کے تقرر کے ساتھ ایک دعوت نامہ ارسال کیا جائے تاکہ تاریخ معین پر علماء صوبہ کے اجتماع میں صوبہ کیلئے امیر الشریعت کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ الخ

جیسا کہ تجویز کے ابتدائی حصہ میں اشارہ کیا گیا مناسب یہی تھا کہ پورے ہندوستان کیلئے امیر الہند کا انتخاب پہلے ہوتا۔ اسکے بعد صوبائی امیر منتخب کئے جاتے۔ لیکن تجویز میں اسکے جواب کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا ہے یعنی وہ دشواریاں جن پر آجتک قابو نہیں حاصل ہوسکا اور جنکا ایک حل یہ بھی ہے کہ صوبائی امراء منتخب کر لئے جائیں جو امیر الہند کا انتخاب بآسانی کردیں۔ اور اسطرح مسلمانان ہند کا منتشر شیرازہ ایک مرکز پر متفق و متحد ہو جائے۔ اسکے علاوہ قابل توجہ یہ ہے کہ آیا ہندوستان کا تساہل ہمارے لئے عذر ہوسکتا ہے؟ اگر بالفرض ہندوستان مرکزی حیثیت میں ایک معصیت کا مرتکب ہو تو کیا اسکی معصیت دعصیاں پر قائم رہنے کیلئے منتخب ہوسکتی ہے۔ کیا جناب والا نے خیال نہیں فرمایا کہ فقہاء کرام نے اس حکم کو صرف ملک تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ مستقلاً ہر بلد اور ہر شہر پر یہ حکم عائد ہوتا ہے۔ لہذا کسی کی سستی اور کوتاہی ہمارے تقاعد و لاپروائی کیلئے وجہ جواز نہیں بن سکتی۔

---

[1] لا بد لهم من ال میر لیقوم بتنفیذ احکامهم و اقامة حدودهم و سد ثغورهم و تجهیز جیوشهم و اخذ صدقاتهم المتغلبة وقطاع الطریق و اشترط ان یکون الامام من اهل الولایة المطلقة الکاملة و الصبی و المجنون قاصر ان عن تدبیر الامور .... ای مالکا لیتصرف فی امور المسلمین بقوقرانیة و رویته و مأنة بامه .... و شوکتہ قادرا اعلی تنفیذ الاحکام و حفظ حدود الاسلام و تخلیص المظلوم من الظالم الاخلال بهذه الامور مخل بالفرض من نصب الامام (خالی مقامات پڑھے نہیں سکے)

ایک سوال یہ ہے کہ موجودہ وقت میں اس صوبہ کے امیر کیلئے کیا کیا شرائط ہونے چاہئیں۔ انتخاب کن اصول پر ہو اور امیر کا طریق کار کیا ہو؟
جواباً عرض ہے کہ چونکہ یہ کام شرعی اور سیاسی نقطۂ نظر سے انجام دینا ہے اسلئے ہر پہلو کا لحاظ ضروری ہے پس اس قحط الرجال کے زمانہ میں اغراض و مقاصد شریعت کو مدنظر رکھ کر جن شرائط کیساتھ امیر کا انتخاب ہونا چاہئے وہ ہمارے نزدیک حسب ذیل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ بھی ان کو پسند فرمائیں گے۔

(۱) عالم باعمل، صاحب فتویٰ، جس کا علمی حیثیت سے زمرہ علماء میں وقار اور اثر ہو۔ تاکہ علماء کرام اسکے اقتدار کو تسلیم کریں اور صاحب بصیرت ہوتا کہ نہایت تدبیر کے ساتھ احکامات نافذ کرے (۲) اگر وہ مشائخ طریقت میں بھی صاحب وجاہت ہو اور اس کے حیطہ اثر میں صوبہ کے مسلمانوں کی ایک معتدبہ جماعت بھی اس حیثیت سے موجود ہو تو یہ بہت ہی بہتر اور ''نور علی نور'' کا مصداق ہو، تاکہ عوام و خواص اس کے اثر سے متاثر ہوں۔ اور شرعی تنظیم اور اجتماعی قوت جلد سے جلد پیدا ہو سکے۔ (۳) حق گوئی و حق بینی میں نہایت بے باک ہو اور کسی مادی طاقت سے متاثر و مرعوب ہونے کا اظہار اندیشہ نہ ہو (۴) مسائل حاضرہ میں بھی ایک حد تک صاحب بصیرت ہو اور تدبیر کے ساتھ کام کر رہا ہو۔ تاکہ ہمارا کام بحسن و خوبی تیزی کے ساتھ آگے بڑھے۔ (۵) لاپروائی اور خودرائی کی مرض سے پاک ہو ہمارے خیال میں موجودہ وقت میں یہی شرائط مع لحاظ احکام شریعت بہت کافی ہیں بلکہ وہ معیار ہیں جس پر صوبہ ہذا میں دو ایک آدمی ہی پورے اتر سکتے ہیں۔

اب رہا اصول انتخاب تو ظاہر ہے کہ یہ کام شرعاً ارباب حل و عقد کا ہے جسکے مصداق علماء کرام اور ذی علم مشائخ ہیں اور یہ حق شرعاً انہیں کو حاصل ہے اسکے بعد عوام کا فرض انقیاد و اتباع ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تمام صوبہ کے ہر عالم اور ہر شیخ طریقت کا انتخاب کے وقت موجود رہنا یا کل کا انتخاب کرنا بھی ضروری نہیں۔ خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ) کا انتخاب آپ کے پیش نظر ہے کہ بغیر موجودگی جملہ ارباب حل عقد انتخاب عمل میں آیا اور اسکی صحت پر اجماع ہوا۔ بلکہ تمام اہل مدینہ اور بلاد اسلامیہ میں انتخاب کیلئے کوئی اعلان بھی نہیں ہوا تھا۔ پس جمعیۃ العلماء کے اعلان عام اور دعوت خاص کے بعد جسقدر بھی علماء و مشائخ تاریخ مقررہ پر مجتمع ہو کر انتخاب فرمالینگے شرعاً وہ بالکل درست ہوگا۔ اور بقیہ حضرات پر تسلیم و انقیاد واجب ہوگا۔ امیر کا طریق کار یہ ہوگا کہ چند چیدہ چیدہ علماء کی ایک مجلس شوریٰ ہوگی جس سے مشاورت کے بعد باصول شریعت امیر فیصلہ کریگا احکامات جاری و نافذ کریگا جنکی نظیریں قرون اولیٰ کے اندر موجود ہیں۔ محترما! آخر میں جناب والا سے مکرر گزارش ہے کہ ان تمام معروضات کو غور سے مطالعہ فرمائیے اگر آپکو اس سے اتفاق ہو تو اسی معیار کے مطابق ہمارے صوبہ میں سے جن حضرات کو آپ اہل سمجھتے ہوں اور بہتر سمجھتے ہوں مہربانی فرما کر ان سے بھی استصواب کر کے تشریف لائیں اور اگر اس معیار کے علاوہ اس سے بہتر کوئی معیاری نظریہ حالات حاضرہ باصول شریعت جناب کے خیال میں آئے تو ۲۲ اپریل ۱۹۴۵ء تک مولانا محمد میاں صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد کے نام بھیجدیں۔

ضروری گزارشیں: (۱) تشریف آوری کی اطلاع ۲۵ اپریل۔ تک پہنچ جانی ضروری ہے تاکہ فرائض قیام و مدارات ایک نظم کیساتھ بسہولت انجام پا سکیں اور جناب کو یا منتظمین کو پریشانی اور دشواری نہ ہو (۲) جملہ خط و کتابت اور تشریف آوری کی اطلاع پتہ ذیل پر دیجئے)
مولانا محمد میاں صاحب، مدرسہ شاہی مراد آباد (یوپی)

ضروری اطلاع: جمعیۃ علماء صوبہ کا دفتر ۲۶ اپریل ۴۵ء کو سہارنپور منتقل ہو جائیگا۔ لہٰذا ۲۶ اپریل سے دفتر صوبہ یا مولانا محمد میاں صاحب

کے خطوط دفتر مجلس استقبالیہ سہارنپور کی معرفت ہونے چاہئیں۔

الداعیان: (مولانا) ابوالوفا (صاحب) صدر جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ، (مولانا سید) محمد شاہد (صاحب) فاخر، نائب صدر جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ وسجادہ نشین دائرۂ شاہ اجمل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز الہ آباد، ۲۳۔ مولانا حکیم انظار احمد (صاحب) نائب صدر جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ، مولانا بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ، مولانا محمد قاسم صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ۔

(۲)

۱۹ رجمادی الاولیٰ ۲ے۳ھ ۵ جولائی ۱۹۵۳ء (مفتی کفایت اللہؒ کی تعزیت)

حضرت مولانا دام ظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، حضرت مفتی صاحبؒ [1] کی تعزیت کے سلسلہ میں نامہ سامی سے مشرف ہوا۔ تقریب اگرچہ افسوسناک ہے مگر آپ کی خیریت کا معلوم ہوجانا باعث اطمینان ومسرت ہے۔ یہاں حالات بدستور ہیں البتہ مولانا حفظ الرحمان صاحب پر انفلوئنزا کا اثر ہوگیا تھا ابھی تک وہ بیمار ہیں افاقہ ضرور ہے۔ مگر افاقہ کی رفتار بہت سست ہے۔ دعا فرمادیں خداوند عالم جلد صحت عطا فرمادیں اور قوم وملت کی خدمت کا پیش از پیش موقع بخشے۔ سب کی طرف سے سلام۔

والسلام نیازمند محمد میاں

(۳)

(مولانا مدنی اور مولانا حفظ الرحمان کو دعوت مگر پاکستان آنے میں دشواریاں)

۲۵ رجمادی اولیٰ ۷۶ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء

محترم مولانا دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، گرامی نامہ سے مشرف ہوا۔ مگر افسوس احقر [2] معذرت پر مجبور ہے۔ حضرت مدظلہ العالی اور مولانا حفظ الرحمان صاحب [3] جیسی اونچی شخصیتوں کا معاملہ اب ایسا نہیں ہے صرف احقر اپنی رائے سے یا آپ جیسے احباب کے اصرار سے سفارش کرے۔ اور وہ منظور ہوجائے یہ بہت زیادہ قابل غور بات ہے۔ اب تک ان بزرگوں [4] نے پاکستان کا سفر گوارا نہیں کیا۔ جن وجوہات کی بناء پر احتیاط برتی گئی وہ اب بھی باقی ہے۔ سب سے معاملات میں اختلاف رائے ہے یہ اختلاف ان بزرگوں کیلئے نہیں بلکہ داعی حضرات کیلئے بہت زیادہ پریشانیاں پیدا کرسکتا ہے۔ اس بناء پر پاکستان کا دورہ اب تک مناسب نہیں سمجھا گیا۔

والسلام نیازمند محمد میاں

---

1. مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دھلوی
2. مولانا سید حسین احمد مدنی
3. مولانا سیوہاروی عظیم محقق مصنف قصص القرآن
4. یہاں پاکستان میں لاکھوں معتقدین تلامذہ اور مریدین کی خواہش تھی کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی اور مولانا حفظ الرحمان کو دارالعلوم حقانیہ کے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جائے اس سلسلہ میں مولانا محمد میاں دہلوی مرحوم سے وسیلہ اور سفارش کرانے کی خواہش کی گئی تھی (س)

مولانا نجم الرحمان حقانی[1]

(فریضہ حج کی ادائیگی)

۹ دسمبر ۱۹۷۶ء از مکہ مکرمہ

بخدمت جناب حضرت مہتمم صاحب زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام عرض یہ ہے۔ کہ بندہ خیریت کے ساتھ ہے امید ہے آپ بزرگ بھی خیریت کے ساتھ ہونگے احوال یہ ہے کہ بندہ نے بفضلہ تعالیٰ فریضۂ حج شریف ادا کیا۔ آپ بزرگوں کیلئے خصوصی دعا کی خداوند تعالیٰ قبول فرماویں اور آپ مہربانی فرما کر بندہ کیلئے بھی دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ بندہ بمعہ سب حجاج کی حج قبول کریں آمین۔ خط میں دیری ہوئی۔ معافی کا طلب گار ہوں۔ باقی خیریت ہے۔ دعا فرماویں بندہ کی طرف سے آپکو مولانا سمیع الحق و مولانا انوار الحق محمود الحق اظہار الحق وتمام اساتذہ وملازمین مدرسہ کو دعا سلام۔　　بندہ نجم الرحمان عفی عنہ

☆☆☆

مولانا نصر اللہ[2] ترکستانی

(مزار شریف افغانستان میں علمی وروحانی مشاغل کی اطلاع)

جناب سیدنا ومخدومنا المکرم حضرت مولانا صاحب شیخ الحدیث والتفسیر دامت برکاتکم

سلام مسنونہ. وعم اللہ تعالیٰ فیوضا تکم الیٰ یوم الدین وجمیع متعلقین شمارا درساعت نیک برسد امابعد عرض خادم ودعاگوئی جناب شماایں است درحالت بیداری ودرحالت خواب خداشاهداست که جناب شمارا فراموش نکردم که خواب شوم درمدرسه مقدسه باجناب شمامیباشم بعض الفاظ وکلمات درس مبارک شمارا گوش میکنم ومیشوم وبسیار خوش میباشم عنداللّٰه عرض بحضور جناب شما میکنم که عاصی دعاگوئی خودرااودر دعائی مبارک خودشامل فرمائید که خداوند هدایت نیکی وتوفیق مرضیات خود عطاء فرماید ومحبت امداد حقانیه مقدسه الحمدلله دردلم بسیاراست نیز توفیق کامل ندارم وتدریس من حالاً کنز اخیر مختصراول هدایه اول نورالایضاح وزنجانی وترجمه قرآن مجید به امامهائی مساجد وطالبان بفضل خداوند وبدعائی مبارک شماجاری است ازخداوند توفیق بقاو ترقی میخواهم نیز درطریقه عالیه نقشبندیه مبارک

---

[1] دارالعلوم کے نہایت مخلص فرزند جلوزئی کی صالح خانہ نوشہرہ سے تعلق تھا ایک باوفا شاگرد کا مختصر خط مگر اس مجموعۂ اذکار میں شامل کیا جارہا ہے کہ ذکر محفوظ رہے

[2] دارالعلوم کے فاضل بانیٔ دارالعلوم کے وفا شعار جان نثار خادم حضرت کے مسجد قدیم کی خدمت کرتے رہے۔ پھر مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ مسجد قباء کے اطراف میں مکان بنایا۔ بسا اوقات مسجد قباء کی امامت بھی فرماتے۔ قید وبند کی آزمائش سے گزرے پھر پاکستان آئے مگر ان کی بے قراری کو بالآخر مدینہ طیبہ میں قرار آیا۔ وہیں دفن ہوئے۔ مولانا صفی اللہ اور مولانا سعد اللہ اور خلیل اللہ جیسے بیٹوں کو حقانیہ میں پڑھا کر عالم فاضل بنایا۔ مولانا صفی اللہ ارض طیبہ مدینہ میں خدمات دین میں مصروف ہیں۔ مسجد نبوی کے جوار میں ایک دینی مدرسہ کے شکل میں حقانی فیض پہونچا رہے ہیں۔ مرحوم کا تعلق افغانستان کے مزار شریف اور پل خمری سے تھا مگر اکوڑہ خٹک کو وطن ثانی بنایا۔

داخل میباشم نهایت ناکام وپس مانده میباشم لهذا عرض دُعاء رابسر چشمنه فیوضات عامهٔ خود کردم اُمید میکنم که عاصی رادردعائی مبارک خود شامل فرماید که خداوندکریم ازهر نوع آفات وبلیات که موانع کارخیرمن است بفضل وکرم خود رفع کند ودرکارهائی نیک برکت وترقی ودوام نصیب گرداند باقی عرض این است که من شکرالحمد دربندگاه مزار شریف وخانه وغیره میباشم هرکس که می آید ازمخلصان شمامن دربازار پلخمری میباشم هر خدمت که باشد بنده حاضر وآماده میباشد فقط ۱۳۴۸ روز چهاشنبه ۱۰ ماه مبارک رمضان بدست عبدالرؤف پیرسباق چیزی اندک روانه کردم رسید بانه. سلام علاحده برائی مولانا محمد سمیع الحق صاحب ومولانا انوارالحق صاحب ومولانا عبدالحلیم صاحب مولانا محمد هاروت صاحب ومولانا شیرعلی شاه صاحب ومولانا هارون وسلطان محمود صاحب ومولانا گلرحمن صاحب وحاجی نورباشاه صاحب وحاجی صاحبان دیگر که معاونین مدرسه است وخوردوبزرگ که ازقید قلم ماند وحاظرین مجلس رادرساعت نیک برسد امید دعائی مبارک تان دارم وکامیابی دُنیا وآخرت شمایان ازخداوند کریم میخواهم. وامیددعائی مبارک شمایان دارم مولانا نصرالله ترکستانی

☆☆☆

محمد نصراللہ خان[1] ناظم لوگانڈا' گجرات شہر

(۱)

(مولانا رحمت علی خان کی علم عروض وعلم معانی میں تصانیف کا تعارف)

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔اگرچہ آپ سے شخصاً تعارف نہیں ہے' تاہم غائبانہ قلبی تعلق ایک مدت سے ضرور ہے۔اللہ تعالیٰ کا دین بجائے خود ایک تعلق ہے'اور آپ سے قلبی تعلق کی بنیاد بھی یہی دین ہی ہے' گزشتہ سالہا سال سے جو علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ آپ انجام دے رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔چنانچہ اسی جذبۂ دینی کے تحت اور انہی خدمات جلیلہ کی روشنی میں مجھے یہ جرأت ہوئی ہے کہ آپ کی خدمت عالی میں یہ چند معروضات پیش کروں۔

آج سے پچیس چھبیس سال قبل میرے والد محترم مولانا رحمت علی خان مرحوم ومغفور نے علم عروض اور علم معانی میں دو کتابیں المعروضات الکافیہ فی معرفۃ علم العروض والقافیہ اور غایۃ البراعۃ فی معرفۃ علم البلاغۃ عربی زبان میں تصنیف کی تھیں جو نہایت شستہ اور سلیس زبان میں ہردوفن کے جملہ مسائل پر حاوی'تقسیم وترتیب مضامین میں جدیدی اور جاذب طبع'اسلوب بیان'توضیح وتشریح امثلہ میں منفرد ہیں نیز ان علوم

---

[1] خان صاحب گجرات کے لوگانڈہ اسلامک پبلی کیشنز کے ذریعہ اشاعتی خدمات انجام دیتے رہے'علوم معقول ومنقول کے جید عالم مولانا رحمت علی خان کے فرزند تھے۔گجرات میں احیاء العلوم کے نام سے ادارہ بھی قائم کیا۔

میں متداولہ کتب مثلاً تلخیص، مختصر المعانی، مطول اور محیط الدائرہ وغیرہ سے کہیں بہتر اور جامع ہیں لیکن چونکہ مرحوم خود بڑے عزلت پسند تھے اور ایسے ذرائع و وسائل بھی نہ رکھتے تھے جن سے علمی حلقوں میں ان کتابوں کو متعارف کرا سکتے اس لئے یہ کتابیں بھی ان کے ساتھ ہی گوشہ گمنامی میں پڑی رہ گئیں خود میرے حالات بھی ماضی میں کچھ ایسے نہ تھے کہ میں خود اس طرف خاطر خواہ توجہ دے سکتا' اب انکی وفات کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ممکنہ طریقہ سے یہ کتابیں اہل علم تک پہنچاؤں۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت دونوں کا ایک ایک نسخہ آپکی خدمت عالی میں بھیج رہا ہوں اور ملتمس ہوں کہ آپ انکی زبان' اسلوب بیان' توضیح مسائل اور طلبہ کے نقطہ نظر سے انکی افادیت کے بارے میں اپنی رائے عالی سے اس عاجز کو مطلع فرمائیں۔ آپکی یہ علمی رائے کتابوں کی اشاعت میں انشاء اللہ ممد و معاون ثابت ہوگی' نیز اگر آپ واقعۃً انہیں کتب متداولہ سے بہتر پائیں تو اپنے دارالعلوم میں بھی داخل نصاب فرمائیں اور دوسرے عربی مدارس کو بھی اسکی سفارش کریں' مجھے امید ہے کہ آپ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ان معروضات پر غور فرما کر اس عاجز کی معاونت فرمائینگے اور شکریہ کا موقع دیں گے۔

والسلام الاحقر محمد نصر اللہ خان

ناظم ۔لوگانڈا اسلامک پبلی کیشنز (۱۔۲۔۱۷/۱۸ گنجاہ روڈ 'گجرات شہر)

(۲)

گجرات: ۱۶ مارچ ۱۹۶۶ء

(کتابوں پر حضرت شیخ الحدیث کی تقریظ)

محترم المقام حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب زید مجدکم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب کا گرامی نامہ مع تقریظ ملا' جناب کی اس نوازش کا شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس تعاون علی البر پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ امین مجھے آپ سے اور دیوبند سے تعلق رکھنے والے جملہ علماء سے عقیدت اور محبت ہے۔ اسی جذبے سے میں نے آپ کو آپ کی مصروفیات کے بارے میں علم رکھتے ہوئے زحمت دی تھی' جس کے لئے معذرت خواہ ہوں' باقی آپ جیسے بزرگوں کی تحریر کردہ تقریظ میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں۔ مجھے امید واثق ہے کہ آپ اپنے دارالعلوم میں انہیں داخل نصاب فرما کر اس عاجز کی مزید حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ یہ آپ کی علم دین کی ایک طرح کی خدمت ہوگی۔

والسلام دعاؤں کا طالب الاحقر محمد نصر اللہ خان

(الحق میں مکتوب نگار کے مضامین کی تفصیل)

۱۔ شاہ اسماعیل شہید اور انکی تحریک جہاد، احیاء دین جلد ۱۶ شمارہ ۲

۲۔ علامہ جمال الدین افغانی' تحریک آزادی اور اتحاد اسلامی جلد ۱۵ شمارہ ۸

۳۔ یوگنڈا زبان میں ترجمہ قرآن جلد ۱ شمارہ ۶

شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین غورغشتویؒ[1]

(۱)

(معتدل موسم میں مدرسہ حاضر ہوں گا)

۵؍جون ۱۹۵۲ء

جناب مکرمی و محترمی مہتمم دارالعلوم حقانیہ مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! واضح ہو کہ یہاں بفضل خداوند کریم خیریت ہے اور خیریت آپ کا خداوند کریم سے مطلوب ہے۔ نوازش نامہ آپ کا پہنچا کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ جلسہ آپکا سخت گرمی کے موسم میں ہوگا اور میری صحت بھی اچھی نہیں ہے۔ روٹی بھی پرہیز کی کھاتا ہوں، وہاں جلسہ میں اژدہام ہوگا۔ آپ ناراض نہ ہوں اور مجھے معافی دیویں، پھر کسی موقع پر معتدل موسم میں انشاء اللہ آپ کی خدمت میں آپ کے مدرسہ میں حاضر ہوں گا۔ مسکین نصیرالدین

(۲)

(ضعف اور مرض کے باوجود مشقت اٹھا کر شامل ہو جاؤں گا)

۱۸؍جون ۱۹۵۲ء

مکرمی و محترمی حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح ہو کہ خط آپ کا پہنچا، کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ محترما! آپ نے جلسہ سخت گرمی کے موقع میں مقرر کیا ہے۔ اس قدر گرمی میرے جیسے ضعیف اور ناقص الصحت کے لئے کافی ہے، لیکن چونکہ آپ جلسہ میں شمولیت کے واسطہ مجبور کرتے ہیں تو میں مشقت اٹھا کر جلسہ میں انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہو جاؤں گا۔ لیکن جو شخص کہ ہفتہ کی صبح یہاں میرے پاس آئے گا اس کو چاہئے کہ صبح سویرے یہاں ہمارے پاس پہنچ جاوے تا کہ سخت گرمی سے پہلے اکوڑہ پہنچ جاؤں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسکین نصیرالدین غورغشتی ضلع کیمل پور

(۳)

(فرزند محمد ابراہیم کے ساتھ حقانیہ میں اچھے سلوک پر خوشی اور دعا ○ دین و دنیا کی ترقی اور مدرسہ کیلئے دعائیں)

اپریل ۱۹۵۵ء

محترم المقام جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب بسلامت باشید، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! معروض ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیریت آپ کی خداوند کریم سے مطلوب ہے۔ برخوردار فخرالدین کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے برخوردار ابراہیم[2] کے ساتھ بہت اچھا سلوک

(شیخ غورغشتی کا ذکر خیر)

[1] اپنے وقت کے شیخ کامل، عارف باللہ، امام المحدثین، نمونہ سلف، پیکر اخلاص وتقوی شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتوی قدس اللہ سرہ العزیز پون صدی تک علوم حدیث کی درس وتدریس بلا کسی مزد و لالچ محبوب مشغلہ رہا۔ تقوی، اخلاص، سادگی اور معصومیت میں اسلاف کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ تلامذہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ وجود باجود۔ ارشاد نبوی۔ اذا رءُوا ذکر اللّٰہ کا مصداق تھا۔ مشکوٰۃ شریف کی نہایت حکیمانہ اور محققانہ شرح فقہ حنفی کے رنگ میں لکھی، حضرت مکتوب الیہ شیخ الحدیثؒ افغانستان اور قبائلی علاقوں اور پشتونوں میں علم وحدیث کی ترویج کے سلسلہ میں انہیں ان علاقوں کا شاہ ولی اللہ قرار دیتے تھے کہ ان سے قبل درس وتدریس اور تعلیم وتعلم چند فقہی کتابوں تک محدود ورہتی، سو سال سے متجاوز عمر میں وصال فرمایا، مکتوب الیہ اور دارالعلوم حقانیہ سے خاص تعلق خاطر رہا۔ بالالتزام دارالعلوم کے دستار بندی جلسوں کی افتتاحی نشست کی صدارت فرماتے رہے اور جلسوں کے علاوہ بھی بارہا دارالعلوم کو اپنی تشریف آوری سے نوازتے رہے۔ اپنے وقت کے اس شیخ کل کی سرپرستی اور خصوصی عنایات پر دارالعلوم کو ناز رہا۔ یہ خطوط عموماً جلسوں میں شمولیت کی دعوت کے سلسلہ میں لکھے گئے ہیں اور غالبًا شیخ الحدیث مرحوم کی دیگر تحریرات کی طرح املائی ہیں۔ افسوس کہ اس وقت بیشار خطوط میں سے یہ چند ہی دستیاب ہو سکے (س)

[2] مولانا محمد ابراہیم صاحب، حضرت مرحوم کے تیسرے صاحبزادے ہیں، اس وقت دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم تھے۔ اور یہ صاحب مکتوبؒ کی دارالعلوم سے خاص محبت کی علامت تھی، اس وقت گھر پر مقیم ہیں۔

اور بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے اور دین و دنیا میں ترقی دیوے۔ خدا آپ کے مدرسہ کو ترقی دیوے اور قائم ودائم رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اور اچھے کام کی توفیق دے۔ برخورداران رکن الدین[1] وفخر الدین[2] کی طرف سے السلام علیکم معروض ہو۔ والسلام مسکین نصیر الدین

(۴)

(حاضر ہونے کی اطلاع)

مارچ ۱۹۵۷ء

جناب مستطاب مولانا صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا نوازش نامہ ملا میں انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے ساتھ دنیا و آخرت میں امداد کرے اور دارین کی خیر و عافیت نصیب فرماوے۔ والسلام

(۵)

(نہ واعظ نہ مقرر نہ خوش الحان ہوں مگر آپ کی فرمائش پوری کروں گا)

۱۹۵۸ء

مکرمی جناب حضرت مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، معروض ہو کہ نوازش نامہ آپ کا پہنچا۔ کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میرے آنے کی وہاں ضرورت نہیں، میں نہ واعظ نہ مقرر ہوں اور نہ خوش الحان ہوں لیکن جب آپ فرماتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی فرمائش کے مطابق تاریخ مقررہ پر حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ از جانب برخورداران رکن الدین وفخر الدین وابراہیم السلام علیکم معروض ہو۔ والسلام مسکین نصیر الدین از غورغشتی

(۶)

(جلسہ حقانیہ میں شرکت)

۱۰ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۶۷ء

(بعد از تمہیدی کلمات) جب آپ کا اول خط مجھے ملا تھا تو میرا ارادہ یہ تھا کہ میں آپ کی خدمت میں جلسہ کی تاریخ میں حاضر ہوں گا لیکن جواب میں نے نہیں لکھا تھا کیوں کہ آپ نے اس خط میں جواب کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اب چونکہ دوسرا خط آپ کا فخر الدین کے نام پر آیا ہے اور اس میں آپ نے جواب طلب کیا ہے تو اس واسطے میں یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ تاریخ موعود پر جلسہ کے واسطے حاضر خدمت ہوں گا۔ برخورداران کی طرف سے السلام علیکم معروض ہو۔ والسلام

(۷)

(اللہ مدرسہ کو بقاوترقی اور جملہ اراکین کو خدمت کی توفیق دے اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھے)

۲۲۔۵۔۸۷ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۶۷ء

از جانب مسکین نصیر الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو کہ خط آپکا ملا کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میں بشرط صحت اور بغیر کسی دوسرے عذر کے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ میں شرکت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو بقاء وترقی نصیب کرے اور آپکے جملہ اراکین مدرسہ کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ہم کو اور آپکو مرتے وقت تک دین اسلام پر ثابت رکھے۔

مسکین نصیر الدین از غورغشتی

---

[1] حضرت کے بڑے صاحبزادے تھے اور اپنے گھر غورغشتی میں مقیم تھے۔

[2] منجھلے صاحبزادے جو اس وقت انگلینڈ میں امامت وخطابت کی دینی خدمت انجام دے رہے تھے (س)

(۸)

(حقانیہ کے مسند تدریس کو زینت بخشنے سے بوجہ عوارض معذرت)

جناب مستطاب محترم المقام مولوی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب مسکین نصیر الدین بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو کہ خط آپکا پہنچا کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے جس کام کی فرمائش کی ہے مجھے اس سے معذور سمجھیں اور خفگی نہ فرماویں۔ میں بسبب کبرسن وضعف بدن و کثرت عیال و دیگر موانع وعوارضات کی وجہ سے معذور ہوں[1]۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدرسہ کو قائم و باقی رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ اور ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں امداد کرے اور اتباع پر وقت موت تک ثابت قدم رکھے۔

والسلام مسکین نصیر الدین از غورغشتی

(۹)

۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء

(جلسہ دینی کام ہے آپ پرانے دوست اور مشفق ہیں)

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالحق صاحب، سلمہ اللہ تعالیٰ از جانب مسکین نصیر الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کیواضح ہو کہ نوازشنامہ آپکا ملا حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی میں انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ مقرر پر آپکے جلسہ میں حاضر ہونگا اگرچہ آپ کے جلسہ میں ازدحام بہت ہوتا ہے اور میں اب کمزور ہوگیا ہوں لیکن چونکہ یہ دینی کام ہے اور آپ ہمارے پرانے دوست اور مشفق ہیں لہٰذا میں انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہونگا۔ والسلام از جناب مسکین نصیر الدین غورغشتی

(۱۰)

محترمی و مکرمی جناب مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، از جانب مسکین نصیر الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے معروض ہو کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کے جلسہ میں بتاریخ معہود بروز یک شنبہ حاضر ہونگا۔ برخوردار ابراہیم کو السلام علیکم قبول ہو۔

مسکین نصیر الدینؒ از غورغشتی

(۱۱)

(پوتے مولانا شمس القمر کا حقانیہ میں داخلہ)

بخدمت جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب دائم اقبالکم، بعد سلام مسنونہ کے واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیریت آپکی از درگاہ رب المنان سے نیک خواہ ہوں۔ المرام آنکہ حامل رقعہ مسمی شمس القمر[2] میرا پوتا ہے اور اس کے حق میں پہلے بھی برخوردار محمد ابراہیم نے بذریعہ خط اطلاع دی تھی کہ مسمی شمس القمر کیلئے جگہ رکھیں لہٰذا اب یہ حاضر خدمت ہوا ہے اور آپ اسکو داخل کر کے پانچ دن کی چھٹی دے دیں تاکہ یہ علاج کر لے۔ تاخیر بھی اسی وجہ سے ہوئی ہے کہ یہ بیمار تھا۔ آپکا خیر اندیش مسکین نصیر الدین غورغشتی

۱۔ معلوم نہیں کس امر کی طرف اشارہ ہے۔ شاید حضرتؒ تک بہت سے خدام دارالعلوم کی یہ خواہش پہنچی ہو کہ دارالعلوم کے دارالحدیث کو زینت تدریس سے نوازا جائے۔ (س)

۲۔ مولانا شمس القمر نے دارالعلوم سے تکمیل علم کیا۔ یہ اور مولانا محمد ابراہیم دونوں میرے ہم سبق رہے۔ مولانا شمس القمر نے بعد میں غالباً مصر وغیرہ سے بھی استفادہ کیا اور آجکل اسلام آباد کے کسی اہم یونیورسٹی میں اہم خدمات پر مامور ہیں۔

(۱۴)

از برمنگھم برطانیہ [1] (مولانا فخر الدین ابن مولانا نصیر الدین غور غشتیؒ آپکے سایہ میں حقانیہ میں بعض اہم مسائل پر استفتاء ○ والد نے وصیت کی تھی کہ آپ سے رجوع کرتا رہوں)

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام ظلکم العالی، بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کے عرض ہے کہ مدت سے خط نہیں لکھ سکا کیونکہ بیمار تھا اب اللہ کے فضل سے اور آپ لوگوں کی دعاوں سے قدرے آرام ہے آپ ہمیشہ ہمیں دعاء میں یاد فرمایا کریں دو بیٹے اور انکی والدہ چوتھا میں ہوں سب کے سب صحت یاب نہیں رہتے۔ آپ ہم سب کے حق میں دعاء کریں اور دورہ شریف میں کرائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بھی دیوے اور تقویٰ پرہیزگاری بھی اور کچھ حلال مال کا سبب بھی نہیں ہے تاکہ میں ملک واپس ہو جاؤں۔ اب میرے بیٹے بھی جوان ہیں اور شادی کے قابل لیکن مالی حالت کمزور ہے دعاء خاصہ میں یاد فرمادیں۔ باقی اپنی صحت اور نظر سے بھی خبر کریں مجھے آپکا بھی بہت خیال رہتا ہے کیونکہ آپ کے سایہ سے حقانیہ ہے پھر واللہ اعلم اسلئے ذرا تفصیل سے اپنے حالات لکھیں اور ملکی حالات اور مدرسہ کے حالات اور تعداد طلباء وغیرہ وغیرہ سب لکھیں۔ مجھے والد صاحب کی وجہ سے حقانیہ سے دل لگی ہے اللہ تعالیٰ اسکو قائم دائم رکھے۔ آمین ثم آمین،

ایک مسئلہ ہے اسکے جواب سے بھی مشرف فرمادیں وہ یہ ہے کہ ملک میں بلکہ تمام پنجاب افغانستان میں جب حافظ قرآن سناتا ہے تو لوگ کچھ نہ کچھ اسکی خدمت کرتے ہیں کپڑا وغیرہ یا پیسے وغیرہ بطور تحفہ دیتے ہیں لیکن مقرر کچھ نہیں ہوتا جو دیدیا ہاں حافظ کے دل میں ضرور ہوتا ہے کہ میری کچھ خدمت ہوگی اور لوگوں کے دل میں بھی ہوتا ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ خدمت کریں گے لیکن مقرر نہیں اور حافظ ملک میں اکثر مستحق بھی ہوتے ہیں اور اگر مستحق نہ بھی ہوں جیسے اس ملک میں تو پھر بھی انکو بطور ہدیہ نہ بطور اجرت کچھ دیا جاوے وہ کیسے ہے۔ یہاں ایک مولوی آیا ہے جو قریب قریب مولوی غلام اللہ خان [2] ہے۔ اسکو ہر چیز بدعت ہی بدعت نظر آتی ہے اور کہتا ہے کہ یہ پیسے قطعاً حرام ہیں اب ذرہ برائے کرم یہ مسئلہ تفصیل سے لکھوا کر اور کچھ حوالے بھی ساتھ درج کر کے لکھیں نہایت مہربانی ہوگی۔ باقی دو جنازے کیسے ہیں ایک یہاں اور ایک ملک میں۔ کیا کچھ ولی یہاں ہوں اور کچھ ولی ملک میں تو دونوں کو حق ہوگا یا پہلے جس نے کرلیا دوسرے کا ساقط ہو جاویگا یہ مسئلہ بھی تفصیل طلب ہے۔ غائبانہ جنازہ شاہ فیصلؒ کا یہاں اکثر انگلینڈ میں پڑھا گیا اور کسی مولوی نے تردید نہیں کی یہ کیسے ہے تکلیف فرما کر یہ تینوں مسئلے تفصیل سے لکھوا کر روانہ فرمادیں احسان ہوگا۔

<u>والد کی نصیحت اور وصیت پر عمل:</u> جب والد صاحب ضعیف ہو گئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اب کمزور ہو گیا ہوں مسائل سے جواب نہیں دے سکتا تم حقانیہ سے دریافت کرلیا کرو لہذا نصیحت اور وصیت پر عمل ہے۔ والسلام طالب دعاء احقر فخر الدین ولد مولوی نصیر الدین صاحب مرحوم غور غشتی حال انگلینڈ، مولوی سمیع الحق، مولوی شیر علی صاحب، صاحب حق محمد فرید صاحب کو میری طرف سے

---

[1] یہ خط مولانا مرحوم کے صاحبزادہ فخر الدین صاحب مرحوم کا ہے جو تلاش معاش کے بناء پر انگلینڈ میں مقیم ہو گئے تھے۔ خط سے حقانیہ اور مکتوب الیہ سے گہرے تعلق کا ثبوت ملتا ہے کہ مرحوم نے بحالت ضعف اپنے صاحبزادگان کو حقانیہ سے رجوع کی نصیحت اور وصیت کی تھی اور مرحوم کو شیخ الحدیث سے دلی لگاؤ تھا۔ مولانا فخر الدین نے تادم حیات ناچیز سے برادرانہ والہانہ تعلق قائم رکھا۔ (س)

[2] مولانا غلام اللہ خان شیخ القرآن مرحوم ان کے علاقے چھچھ کے باشندہ تھے۔ بدعات وخرافات کی شدت سے مخالفت کی وجہ سے ایک مثال بن گئے تھے۔

السلام علیکم عرض ہو۔ آپ کو یا برادرم سمیع الحق صاحب کو اس ملک کی کوئی چیز ضرورت ہو تو ضرور لکھیں ان شاء اللہ حاضر ہوگا۔ مولوی عبدالقدیر صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب کو بھی میرا سلام عرض ہو اور دعاء کی درخواست۔

طالب دعا احقر فخر الدین ولد مولوی نصیر الدین مرحوم

☆☆☆

خواجہ نظام الدین[1] تونسہ شریف

(۱)

تونسہ شریف ۲ ربیع الثانی

مکرم زید مجدکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ والا کا خط موصول ہوا۔ حضور والا سفر میں ہیں ان کی واپسی کا فی الحال کوئی علم نہیں۔ اسی ربیع الآخر کے ۱۱۔۱۲۔۱۳ کو قبلہ جد بزرگوار کا عرس بھی ہے۔ اطلاعاً کارڈ ارسال ہے۔

دعا گو: حضرت خواجہ غلام فخر الدین خلف الرشید

حضرت خواجہ غلام نظام الدین محمودی سجادہ نشین تونسہ شریف

(۲)

(دارالعلوم کو معراج ترقی پر پہنچادے O ذات بابرکات اور فیضان مدرسہ سے مستفید ہونے کی دعا)

از تونسہ شریف۔ ۱۲ شعبان

فضیلت مآب شرافت نشان محترم من زاد لطفہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف آپ کا عنایت نامہ آج ورود فرما ہوا۔ تونسہ شریف کی رویت بروز اتوار کے لحاظ سے آج شعبان کی ۱۲ ہے یعنی عین جلسہ دستار بندی طلباء کا تاریخ اور اگر وہاں کی رویت یا کسی اور رویت کو بھی مدنظر رکھا جاوے اور چاند سوموار کا شمار کیا جاوے تو آج گیارہ ہے اور کل ۱۲ تو کسی صورت میں حاضر بروقت نہیں ہوسکتا اور بے وقت بے فائدہ۔۔! دعا ہے کہ خداوندہ کریم اپنے فضل وکرم سے آپ کے دارالعلوم کو معراج ترقی پر پہنچائے اور آپ حضرات کو دین کی خدمت کی کماحقہ توفیق دے۔ دارالعلوم کی رونق میں چار چاند لگانے کا موجب بنائے اور وہاں کے لوگوں اور گردونواح والوں کو توفیق بخشے کہ وہ آپ کی ذات بابرکات اور فیضان مدرسہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ آمین۔ جملہ اساتذہ کرام اور طلباء کو میرے محبت آمیز سلام عرض کریں۔

حضرت بادشاہ صاحب[2] کی خدمت میں نیازمندانہ سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام دعا گو: خواجہ نظام الدین محمودی

سجادہ نشین تونسہ شریف

---

[1] خانقاہ تونسہ شریف کے برگزیدہ سجادہ نشین تھے۔ دارالعلوم کے تاسیس کے بالکل ابتدائی دور میں قدم رنجہ بھی فرمایا

[2] جناب مولانا بادشاہ گل سجادہ نشین اکوڑہ خٹک

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ [1]

(۱)

(حضرت مدنی کی جدو جہد اور خدمات O سرحد کے انتخابات میں علماء لائحہ عمل طے کریں O وزیر اعظم سے ملنے کا کوئی پروگرام بنایا جائے O صوبہ سرحد کے اختلافات کم کرنے چاہئیں)

۲ شوال ۱۳۷۰ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۵۱ء

مکرمی بندہ دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موصول ہو کر انتہائی مسرت کا باعث بنا۔ جن جذبات اور احساسات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے اس کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم پسماندگان کو حضرت مدنی مد ظلہ العالی کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے، ورنہ ہم تو حقیقتاً اتنے پسماندہ ہیں کہ حضرت مدنی مد ظلہٗ کی طرف ہمیں نسبت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے جو کہ وہ ہندوستان میں اکیلے کروڑوں مسلمانوں کی حفاظت اور دینی خدمات انجام فرمارہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمتِ اسلام انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

جہاں تک میرا معاملہ ہے اس کے متعلق میں آپ حضرات کی مشکلات سے اور جلسوں کی مشکلات سے واقف ہوں کیونکہ جن لوگوں کے مسلک سے پورا اتفاق رائے نہ ہو اُن سے کام لینے میں انہیں کے مسلک کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ صوبہ سرحد میں انتخابات ہونے والے ہیں، تمام علماء کرام کو ایسا طریق کار اختیار کرنا چاہیے جس سے کچھ نہ کچھ علماء کرام بھی انتخابات میں کامیاب ہوسکیں اور صوبہ کے اختلافات کو کم کرنے کی کوشش میں حصہ لے سکیں اور اہلِ اسلام کو سر بلند کرسکیں۔ اس سلسلہ میں اگر علماء کرام کوئی پروگرام بنا کر کسی متفقہ فیصلہ کے مطابق وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کریں اور اس سلسلہ میں میری بھی ضرورت ہو تو اس اختلاف کو کم کرنے کے لیے میں حاضر ہونے کے لیے تیار ہوں۔ میری رائے میں نظامِ اسلام کے نفاذ پر جہاں تک صوبہ کے اختیارات کا تعلق ہے تمام علماء کرام کو متفقہ طریق پر وزیر اعظم صاحب سے فیصلہ کر کے تمام مسلمانانِ سرحد کو ایک مرکز پر لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر علماء کی جماعت اس میں اقدام کرے گی تو مجھے کامل امید ہے کہ وہ کامیاب ہوگی اور یہ اسلام اور پاکستان کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور علماء کرام کے وقار سے اسلام کا وقار بھی بڑھ جائے گا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ مفصل حالات سے ضرور مجھے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام بندہ محمد نعیم از ٹوبہ ٹیک سنگھ

(۲)

۲۵ فروری ۱۹۵۳ء (حقانیہ جلسہ میں شرکت O مسئلہ ختم نبوت کا معاملہ شروع ہو چکا ہے)

مخدومنا المکرم دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعوت نامہ موصول ہو کر انتہائی مسرت کا باعث ہوا۔ اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ میرے جیسا بیکار آدمی آپ کا کام بہت کم کرتا ہے، لیکن آپ کے مصارف زیادہ ہو جاتے ہیں، ایسے حالات میں آتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے محض تعمیلِ ارشاد کی وجہ سے مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے۔

اگر اپنے حالات کے مطابق آپ کوئی وقت محسوس فرمادیں تو ہمیں قطعاً کوئی شکایت نہ ہوگی ورنہ اگر حاضری ضروری ہی ہوگی تو حاضر ہو جاؤں گا۔ جملہ حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ مسئلہ ختمِ نبوت کا معاملہ شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ انجام اچھا فرمائے۔

---

[1] حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ مشاہیر علماء اور جنگِ آزادی میں نمایاں حصہ لینے والے علماء حق میں سے تھے، اکابر علماء کے ساتھ ہمیشہ تعلق رہا۔ رد قادیانیت کے سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کے ساتھ بھی کام کیا۔ لدھیانہ کے معروف خاندان کے رکن رکین تھے، پر جوش خطابت کا ملکہ خدا نے دیا تھا۔ غالباً دیوبند کے زمانہ سے حضرت شیخ الحدیث سے دلی روابط پیدا ہوئے تھے۔

دیکھیں اس وقت حالات کس کروٹ بیٹھتے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام (از منڈی بہاؤالدین)

(۳)

۲۳ فروری ۱۹۵۶ء (باقی جلسوں سے انکار مگر آپ کے اخلاص ومحبت نے مجبور کردیا ہے)

مخدومنا المکرم دام لطفکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ اس مرتبہ جلسوں کی شرکت سے میں نے اکثر جگہ انکار کردیا ہے۔ لیکن آپ کے اخلاص اور محبت نے مجبور کردیا کہ حاضر ہوکر شرف ملاقات کی سعادت ہی حاصل کرسکوں۔ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ از منڈی

(۴)

۲ فروری ۱۹۵۷ء (اللہ نے عمارت مدرسہ کے مراد کو مکمل کرلیا)

مکرم بندہ دام لطفکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ متعلق شرکت سالانہ جلسہ موصول ہوا۔ انتہائی مسرت کا باعث ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دلی مراد عمارت مدرسہ کو ایک حد تک مکمل فرمادیا۔ ایک سے زیادہ مرتبہ جلسہ کی شرکت سے یہ محسوس کیا ہے کہ آپ کے علاقہ کی زبان نہ جاننے کی وجہ سے خاطر خواہ کوئی خدمت تو انجام نہیں دے سکا، لیکن محض آپ کی بزرگانہ شفقت اور مسلک کی وحدت حاضری کیلئے مجبور کردیتی ہے۔ اگر غیر حاضری میں کوئی نقصان نہ ہو تو کسی اور بہتر آدمی کو دعوت دینا زیادہ مناسب ہوگا ورنہ تعمیل ارشاد کے لیے مجبور ہوں گا۔ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ خیرالمدارس والوں کے دو دعوت نامے آچکے ہیں میں نے انکار بھی کردیا ہے لیکن آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے۔ اس لیے آپ ہی کے فیصلہ پر موقوف ہے۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ فقط والسلام (از منڈی بہاؤالدین)

(۵)

۱۴/۱۱ کتوبر ۱۹۵۸ء (مارشل لاء اور حقانیہ کے جلسہ کی اجازت)

مخدومنا المکرم دام لطفکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے بفضل ایزدی آپ ہر طرح سے خیریت سے ہوں گے۔ آج دوسرا دعوت نامہ ملا۔ "معزز مہمان کے استقبال" کی خاطر آپ کے اخلاص کی وجہ سے اب ارادہ حاضر ہونے کا کرہی لیا ہے، ورنہ اپنے خیال کے مطابق اب تک میں نے اپنی شرکت سے مدرسہ کا نفع کی بجائے نقصان ہی کیا ہے۔ آپ قدیمانہ تعلقات کی وجہ سے ہمیشہ یاد فرماتے ہیں تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہو جاتا ہوں یہ سمجھ کر کہ آپ کی نظر میں کوئی فائدہ بھی ہے جو یاد فرماتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ کو اس خالص دینی خدمت کے لیے حکام[1] بالا نے اجازت مرحمت فرمادی ہے کہ یہ ان کے عادل دین پسند ہونے کا نتیجہ ہے ورنہ آپ کا مدرسہ تو ہمیشہ سیاسیات سے الگ ہی رہا ہے۔ جملہ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کی ہدایت کے مطابق ۲۰ اکتوبر کی رات کو چناب ایکسپریس سے سوار ہوکر ۹ بجے کے قریب اکوڑہ پہنچ جاؤں گا۔ مولانا قاری طیب صاحب[2] کی گاڑی اور تاریخ سے مطلع فرمائیں تاکہ سفر میں ان کی صحبت ہو جائے۔

فقط والسلام بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ (از منڈی بہاؤالدین)

---

[1] ایوبی دور کا مارشل لاء ابھی تازہ تازہ نافذ ہوا تھا اور ہر قسم کی تقریبات پر پابندی کے دوران جلسۂ دستار بندی کی اجازت ملی تھی۔ (س)

[2] حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند جو اس اجتماع میں شمولیت کیلئے تشریف لارہے تھے

(۶)

(قاری طیب کے ساتھ حاضری)

۱۸/۱۱ کتوبر ۱۹۵۸ء

مکرم بندہ دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مرسلہ خطوط مل گئے، انشاء اللہ قاری صاحب موصوف کی صحبت ہی میں حاضر ہوں گا۔ اس سے قبل مولانا عبدالحنان[1] صاحب نے مجھے اس گاڑی کی اطلاع کردی تھی۔ آج آپ کو اطلاع دینے کا ارادہ تھا کہ اچانک آپ کا گرامی نامہ مل گیا، جس سے چناب ایکپریس کا ارادہ ترک کردیا۔ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

فقط والسلام بندہ محمد نعیم (از منڈی بہاؤالدین)

(۷)

(قابل مدرس مہیا کرانے کی خواہش)

۲/جون ۱۹۵۹ء

مخدومنا المکرم دام لطفکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، نوزش نامہ ملا حالات معلوم ہوئے۔ مجھے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو فارسی اور صرف ونحو اور منطق وغیرہ کی ابتدائی کتابیں اچھی پڑھا نا جانتا ہو تجربہ کار ہو اور طالب علم اسکے گرویدہ ہوں کم سے کم پانچ سات طالب علم ساتھ بھی لاسکتا ہو جنکے کرایہ وغیرہ کا انتظام ہم خود کردیں گے۔ اردو زبان بھی پڑھانے پر قدرت رکھتا ہو اگر عید سے پہلے انتظام ہو جائے تو بہتر ہوگا فاضل دیوبند کو ترجیح ہوگی۔ تنخواہ جو مناسب آپ تجویز فرمائیں گے دے دی جائیگی کھانا طلباء میں ہوگا۔ دیگر یہ گزارش ہے کہ پھول دار ٹوپی جیسی آپنے عرصہ ہوا پہلے بھی روانہ فرمائی تھی دو عدد بذریعہ وی پی روانہ فرمادیں مشکور ہونگا۔ برخوردار اور دیگر واقفین حضرات کیخدمت میں سلام مسنون، آپکے علاقہ میں ۔۔۔ لائق مدرس جسکے پاس طلباء بھی ہوتے ہیں نہایت عسرت سے گزارہ کررہے ہیں انکو جب تنخواہ بھی معقول مل جائیگی اور انکے طلباء کا بھی انتظام ہو جائیگا وہ یقیناً اسے منظور فرمائیں گے۔ ایسے معمولی مدرس تو یہاں بھی ملتے ہیں لیکن انکے ساتھ طلباء کا مہیا کرنا ہمارے لئے دردسر ہو جاتا ہے۔ امید ہے تمام حالات پر غور فرما کر جلد از جلد مطلع فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

فقط والسلام بندہ محمد نعیم عفا اللہ خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین،

(۸)

(قیام وفاق المدارس کے بارہ میں تاسیسی میٹنگ)

یکم جولائی ۱۹۵۹ء

مخدومنا المکرم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! شفقت نامہ ملا، خیریت معلوم کرکے اطمینان ہوا۔ ٹوپیاں مل گئی ہیں آپ کی نوازش کا بے حد ممنون ہوں اور اس تکلیف سے شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قائم ودائم رکھے۔ آمین

آج اخبارات میں عربی مدارس کے وفاق[2] کے متعلق نظام العلماء کا فیصلہ نظر سے گذرا، مسرت ہوئی مولانا خیر محمد صاحب کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا تھا لیکن میں نے یہ لکھ کر جواب دے دیا کہ ۲۳ کو نظام العلماء نے لاہور میں ایک میٹنگ اس مقصد کے لیے طلب کی ہے اور ۲۴۔ ۲۵ کو آپ نے ملتان میں طلب فرمائی ہے اور اس کی ورکنگ کمیٹی میں مولانا احمد علی صاحب کا نام نامی موجود ہے۔ تو کیا مولانا احمد علی صاحب نے شرکت کا اعلان فرمالیا ہے لیکن اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب اخبارات میں آپ کی کارروائی پڑھ کر

---

[1] حضرت مولانا عبدالحنان ہزارویؒ جمعیۃ العلماء ہند کے مرکزی دفتر کے ناظم اعلیٰ، شعلہ بیان خطیب، سیاسی وملی راہنما، آخر تک دار العلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن رکین رہے، بالاکوٹ میں وفات پائی۔

[2] اس میٹنگ میں مدارس عربیہ کی باہمی تنظیم "وفاق المدارس العربیہ" کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تھا (س)

مسرت تو اس لیے ہوئی کہ اتفاق ہو گیا۔ لیکن تکلیف اس لیے ہوئی کہ نزاع صرف کا ہے، اگر یہ مل جائے تو تمام نظام اس کے ماتحت آسکتا ہے۔ میرے خیال میں وفاق العلماء کی ورکنگ کمیٹی کا اصول یہ ہونا چاہیے کہ مغربی پاکستان میں جتنے اونچے درجہ کے مدارس ہیں ان کے مہتممین کی ورکنگ کمیٹی بنائی جائے خواہ اس کا صدر دفتر ملتان میں رہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نیچے درجہ کے تمام مدارس خود بخود ملحق ہو جائیں گے اور وفاق کے تمام اغراض حاصل ہو جائیں گے۔ اگر آپ کا اس سے اتفاق ہو تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ مل کر اس کیلئے کوشش کی جائے۔ صاحبزادہ صاحب اور دیگر واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام (از منڈی بہاؤالدین)

(۹)

۷/اپریل ۱۹۶۰ء

مخدومنا المکرم دام لطفہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعوت نامہ اور منی آرڈر مل گیا ہے محض آپ کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے حاضر ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انشاء اللہ جناب ایکسپریس سے حاضر ہوں گا، جملہ حضرات اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

فقط والسلام بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہٗ (از منڈی بہاؤالدین)

(۱۰)

۱۶/نومبر ۱۹۶۵ء (مفتی اعظم دیو بند کی مرتب کردہ دعائیں ○ قنوت نازلہ)

مخدومنا المکرم دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ! امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دعوت نامہ موصول ہو کر مسرت کا باعث ہوا، اس یاد آوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اول تو جسمانی کمزوری اب سفر کی اجازت نہیں دیتی، ایک عرصہ سے اس قسم کی مجالس کی شرکت ترک کر چکا ہوں، دوسرے انہی تاریخوں میں سرگودھا مدینۃ العلوم کا جلسہ ہے، قُرب کی وجہ سے ان سے وعدہ بھی کرلیا ہے۔ ان حالات میں حاضری کا امکان بہت کم ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دینی خدمات کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ اخلاص کی توفیق دے جو کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ قنوت نازلہ روانہ کردی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں ملک وملت کی امداد کا یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس میں ہر معذور بھی شریک ہوسکتا ہے۔ یہ دعائیں مفتی اعظم دیو بند مرحوم کی مرتب کردہ ہیں۔ صاحبزادہ و دیگر واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ انشاء اللہ رسالہ کیلئے ایک مضمون بھی روانہ کردوں گا۔

فقط والسلام (از منڈی بہاؤالدین)

(۱۱)

۵ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰/ستمبر ۱۹۶۷ء (اب تو آپ خود ہمارے اکابرین میں سے ہیں)

مکرم ومحترم بندہ دام لطفہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مدت مدید اور عرصہ دراز کے بعد آپ کی خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا، دعوت کا شکریہ گو میں نے ایک عرصہ سے جلسوں کی شرکت ترک کردی ہے کیونکہ صحت اب اس کی اجازت نہیں دیتی۔ چونکہ آپ کا تعلق اکابرین دیو بند سے ہے اور اب تو آپ خود بھی ہمارے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اگر کوئی خاص مانع نہ پیش آیا تو ضرور حاضر ہوں گا۔ بشرطِ صحت وحیات مستعار۔ جملہ واقفین، متعلقین دارالعلوم کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

فقط والسلام

محمد نعیم عفا اللہ عنہٗ خطیب جامع مسجد جناح کالونی لائل پور (لائل پور)

محمد نواز۔ گجرات

جمعرات ۲۰؍اگست ۱۹۸۱ء (اکوڑہ خٹک کی یادیں ○ حاجی بابو غلام حسین پوسٹ ماسٹر کا ذکر)

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اُمید ہے۔ آپ خدائے بزرگ و برتر کے کمال فضل و کرم سے بالکل صحت مند اور خیر و عافیت سے ہونگے۔ ۳۵ سال پہلے کی بات ہے جب پاکستان بنا تھا۔ تو بندہ آپ کے شہر اکوڑہ خٹک میں سب پوسٹ ماسٹر تھا۔ تین سال وہاں گزارنے کے بعد میری تبدیلی مالاکنڈ میں ہوگئی تھی۔ اس سے بھی دس سال پہلے میں (۱) اور شیخ غلام حسین (مرحوم) گجرات میں تعینات تھے اور آپ وہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کے ہمراہ مستری شمس الدین گھڑی ساز بھی ہوا کرتے تھے۔ پُرانی اور حسین یادیں دُہرانے سے بہت سکون اور فرحت ہوتی ہے۔ اکوڑہ کے متعلق میری بہت یادیں وابستہ ہیں۔ جب بھی اکوڑہ اور آپ کے دارالعلوم کے متعلق میں خبریں پڑھتا ہوں تو مجھے بے پناہ خوشی اور مُسرت ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۴؍اگست کے اخبار میں مجھے یہ پڑھکر بے انتہا خوشی ہوئی کہ حکومت پاکستان نے آپ کو ستارۂ امتیاز کا اعزاز مرحمت فرمایا ہے۔ میں آپ کو اس اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور علم میں اور زیادہ اضافہ فرمائے۔ اور آپکا چشمہ فیض جاری رہے آمین۔

آپ کو یہ پڑھ کر یقیناً بہت خوشی ہوگی۔ کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل و کرم سے مجھ جیسے ناچیز کو حج کی سعادت سے نوازا ہے۔ آپ اپنی دعاؤں میں بندہ کو بھی یاد فرماتے رہا کریں۔ والسلام

آپ کا دیرینہ عقیدت مند محمد نواز

پوسٹماسٹر (ریٹائرڈ) نور منزل۔ اندرون کابلی گیٹ گجرات (پنجاب)

☆☆☆

پروفیسر محمد نواز۔ پشتو اکیڈمی پشاور
مدیر ماہنامہ پشتو

(۱)

۳۰؍مارچ ۱۹۷۸ء (مولانا یوسف بنوری کی وفات پر ماہنامہ پشتو کا خصوصی شمارہ)

گرامنی قدرمحترم مولاناصاحب! السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. دشیخ الحدیث مولانامحمدیوسف بنوری وفات دعالم اسلام دپاره عموماًاوزمونږدملک دپاره خصوصاً دیوی ډیرے لوئے قومی سانحی حیثیت لری. دهغوی دینی اوعلمی خدمات دومره دی چه ددی ملک هیڅ یودفکرخاوند ئی نه خونظرانداز کولے شی او نه ئی هیرولی شی. زمونږ دمیاشتیزی "پښتو" اداری هم ضروری ګڼرلی ده چه دهغوی دژوند اوعلمی خدماتوپه

۱؎ شیخ غلام حسین مرحوم پوسٹ ماسٹر: حضرت شیخ الحدیث کے فدائی جگری رفیق اور عاشق زار اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ تدفین اکوڑہ خٹک میں میرے دادا جان الحاج معروف گل مرحوم کے پہلو میں ہوئی ان کے شیخ سے تعلق اور دارالعلوم کے بالکل ابتدائی دور میں تاسیسی خدمات کیلئے ایک دفتر درکار ہے کسی جگہ مزید تفصیل موجود ہے۔

حقله څنیے مستند معلومات خپلو گرانو لوستونکو ته وړاندی کړی او دروئی دپاره ئی ستاسوذات گرامی ته دخواست کولو فیصله اوکړه. امید دي چه تاسوبه دخپلو مصروفیاتوباوجودزمونږددی خواست پذیرائی اوکړئی اودمرحوم مولاناپه حقله به د میاشتیزی''پښتو''دپاره څه اولیکئی.دااداره به همیشه دپاره ستاسوددی علم دوستئی اوکرم فرمائی ممنونه وی. مونږ به دا مذکوره مقاله دراتلونکی مئی دمیاشـــــي په سر کښې کتابت ته ورکوو. چه دجون په اشاعت کښې ئی خپلو گرانو لوستونکوته وړاندی کړو.

والسلام،خیراندیش (پروفیسرمحمدنوازطائرؔ)

مدیرمیاشتیزه''پښتو'' پښتواکیډیمی پیښوریونیورسټی.

(۲)

۱۷ اپریل ۱۹۷۸ء

گرامی قدر جناب مولانا صاحب، السلام علیکم، کچھ عرصہ ہوا ہم نے ماہنامہ ''پښتو'' کے لئے حضرت مولانا بنوری مرحوم کی زندگی اور دینی وعلمی خدمات کے بارے میں کچھ تحریر کرنے کیلئے آپ سے استدعا کی تھی ہمیں امید ہے کہ آپ ازراہ نوازش اس ماہ کے آخر تک ان کی زندگی کے کسی پہلو پر روشنی ڈال کر ہمیں ممنونیت کا موقع دیں گے۔ خیراندیش پروفیسر محمد نواز طائر، مدیر ماہنامہ ''پښتو''

☆☆☆

مولانا نور احمد مظاہری[1]

۱۲ صفر ۱۳۹۵ھ (پریشانیوں میں اکابر کے تلقین کردہ اوراد و وظائف)

محترم المقام عنایت فرمائے بندہ حضرت مولانا عبدالحق مدفیوضکم وزید عنایتکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'شفقت سے بھرپور والا نامہ موصول ہوکر آنکھوں کا نور دل کا سرور ثابت ہوا' مجھ جیسے نالائق ناواقف کار کے پہلے عریضہ کو شرف قبولیت سے نواز اگیا اس کا کس زبان سے شکرادا کروں اور کن الفاظ سے کروں' اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھیں بندہ ہمیشہ الحق میں آپ کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہوتا رہتا ہے۔حضرت والا آپ کے والا نامہ نے مجھ کو جراءت دی کہ بندہ اپنے حالات بالتفصیل عرض کرے اگرچہ میری تحریر سے آپ کو تکلیف تو ہوگی مگر بندہ مجبور ہے اور یہی مجھے اس حرکت پر درگزر فرما کر مجھ غریب پر نظر کرم کی جائے گی' خصوصی دعاؤں اور توجہ سے میری بیماریوں کا ازالہ کیا جائے گا۔

بندہ جب سے یہاں مقیم ہے'اسی وقت سے مختلف محاذوں پر تبلیغ کا کام شروع کیا ہے۔سب سے پہلے بریلویت کے محاذ پر متواتر پانچ سال حضرت مولانا محمد علی جالندھری' مرحوم کی سرپرستی میں ماہانہ پروگرام منعقد ہوتے رہے۔الحمد للہ فیض الحسن اور چودھری اعظم کا یہ چک گڑھ تھا

---

[1] موصوف شیخ الحدیث مولانا زکریا کے تلمیذ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل' خط میں سرکردہ اکابر کے تلقین کردہ اوراد و وظائف کا ذکر ہے خط شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شاید قارئین اس سے استفادہ کرسکیں۔

وہ ختم ہوگیا اس طرف ان کا کوئی بھی منہ نہیں کرتا صرف برائے نام ان کا کام ہے۔ اس کے بعد مودودیت کے محاذ پر کام شروع کیا۔ اس کے بعد الیکشن میں جمعیت علماء اسلام کے اسٹیج سے علمائے حق کو بلا کر اعلان حق ہوتا رہا۔ جمعیت علماء اسلام کے دو نمائندہ قومی اور صوبائی اس علاقہ سے کھڑے کئے تھے۔ جبکہ ٹوبہ شہر سے کوئی نمائندہ کھڑا نہ کیا جا سکا۔ یہ بات بطور شکر تحریر ہے۔ اے اللہ مجھے معاف کرنا جو کچھ ہوا تیری توفیق سے ہوا۔ استغفراللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ.

حضرت والا اس وقت امور مذکورہ کی وجہ سے اندرونی طور پر وہ سب لوگ میرے دشمن ہیں مجھے شبہ ہے کہ کسی طرف سے سحر نہ ہوگیا ہو کیونکہ اب جب میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں یا تقریر کے لئے تو طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے' طبیعت کھلتی نہیں کسی عامل نے مجھے جتلایا ہے کہ تجھ پر سحر کیا گیا ہے تا کہ مجبور ہو کر تو یہ کام چھوڑ دے۔

حضرت والا اس سلسلہ میں میری مدد فرمایئے' خصوصی توجہ اور دعاؤں سے مجھ نالائق پر رحم فرمائیں۔ آپ کے ارشاد کے مطابق' لاحول ولاقوۃ الخ لاملجا ولا منجا پانچ سو مرتبہ' لایلاف (۱۱) صبح اور بعد مغرب گیارہ مرتبہ شروع کر دی گئی ہے' اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے' اس کے علاوہ سابقہ معمولات یہ ہیں۔ روزانہ سورۃ یسین اپنے سلسلہ کے تمام اکابرین کو ایصال ثواب (بحکم حضرت استاذی شیخ الحدیث صاحب مدظلہ مظاہر علوم سہارنپور) حزب الاعظم و دلائل الخیرات۔ بحکم حضرت مولانا محمد صاحب انوری' لائل پور مولانا عبدالعزیز صاحب رائپوری' چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی' بعد از نماز عشاء یا حی یا قیوم ایک تسبیح۔ سورۃ یسین ہر مبین پر یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم گیارہ مرتبہ بحکم حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور' یا مغنی گیارہ گیارہ بار صبح' سورۃ الملک بعد از نماز عشا: روزانہ صبح یک صد بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع سے جاری ہے' دعا فرماویں اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماویں' اپنے دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماویں' اور اسی پر خاتمہ ہو' حضرت والا بہت ڈر لگتا ہے' اللہ تعالیٰ دل سے شیطانی خیالات و وساوس کو دور فرمائیں۔ اطمینان نصیب فرمائیں۔ یہ چند سطور اس لئے عرض کی گئی ہیں تا کہ آپ کو میرے لئے نسخہ تجویز کرنے میں سہولت ہو' حسب ارشاد جو حکم ہوگا' انشاء اللہ تعمیل ہوگی۔

بندہ نور احمد مظاہری۔ (خطیب جامع مسجد حنفیہ' چک نمبر ۲۵۶' ڈگ بھلور)

☆☆☆

مولانا نور الحسن شاہ بخاری[1] تنظیم اہل سنت

(۱)

۱۴ فروری

(جلسہ حقانیہ میں شرکت کے سلسلہ میں)

حضرت المکرم دامت عنایاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ خیریت۔ مزاج گرامی۔ یاد فرمایا۔ شکریہ! پچھلے سال غیر حاضری پر متاسف رہا۔ اس سال انشاء اللہ ضرور حاضر خدمت ہوں گا۔ تاریخ ڈائری پر نوٹ کر لی گئی ہے۔ دعوت سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ۱۳۔۱۴۔۱۵ مارچ کو مرکز تنظیم اہل سنت کا سالانہ جلسہ ملتان میں ہو رہا ہے۔ جس میں آنجناب کی شرکت ضروری ہے۔ بامید منظوری اسم گرامی کا بھی اعلان کر دیا

[1] تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنما تھے۔ سہ روزہ دعوت کے ذریعہ لاہور اور دیگر ذرائع سے سنی کاز کیلئے بڑی جدوجہد کی خطیب شعلہ بیان تھے۔

گیا۔ براہ کرم شرکت کی منظوری سے مطلع فرما کر مشکور ہوں۔ والسلام بعد احترام دعا گو: سید نور الحسن بخاری

(۲)

۲۲ مارچ

حضرت المکرم دامت عنایاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی! مختصراً عرض آنکہ نہایت افسوس سے معذرت خواہاں ہوں کیونکہ یہ تاریخیں ایک مدت سے دوسرے احباب کو دے چکا ہوں۔ وعدہ خلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا ازراہ اخلاق کریمانہ معذرت قبول فرمائیں گے۔

والسلام بعد احترام: دعا گو سید نور الحسن بخاری

(۳)

ملتان ۲۸ مارچ ۱۹۵۵ء

حضرت المکرم دامت عنایاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی۔ یاد فرمایا۔ شکریہ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ یہی تاریخیں دوسری جگہ دے چکا ہوں اور کوئی صورت حاضری کی نہیں ہے۔ لہٰذا معذرت خواہ ہوں۔ اگر گنجائش ہو سکتی تو پہلے ہی انکار نہ کرتا۔ امید ہے معذرت قبول فرما کر مشکور ہوں گے۔ والسلام بعد احترام دعا کا طالب: سید نور الحسن بخاری

(۴)

حامداً ومصلیاً حضرت المکرم دامت عنایاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی! نامہ گرامی باعث اعزاز ہوا۔ شکریہ قبول فرمائے۔ تعمیل ارشاد میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ انشاء اللہ حاضر ہو جاؤں گا مگر ایک دن جمعرات کے لئے۔ گزشتہ سال کی طرح پروگرام رکھئے گا جمعرات صبح حاضر ہو جاؤں گا۔ ۱۰۔ ۱۱ سے ۱۲۔ ۱ بجے تک مجھے عرض کرنے کا موقع دیں گے۔ اور دو بجے کی گاڑی سے میں لوٹ آؤں گا۔ کوئی خدمت؟ جمیع احباب کرام کی خدمت میں ہدیہ تسلیمات۔ والسلام بعد احترام دعا طالب: بخاری

☆☆☆

قاضی نور الحق ندوی[۱] ڈین اسلامیہ کالج پشاور

(۱)

۲۸ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ

جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ایک کارڈ ابھی ابھی روانہ کر چکا ہوں میں انشاء اللہ حاضری کی انتہائی کوشش کرونگا۔ خاکسار نور الحق ندوی اسلامیہ کالج

(۲)

اسلامیہ کالج پشاور ۲۸ رجب ۱۳۷۶ھ (توسیعی خطبات کا پروگرام جلسہ حقانیہ کیلئے بدل رہا ہوں)

حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ! لفافہ اور کارڈ دونوں وصول پائے آپ کی محبت کا شکریہ۔ مجھے "توسیعی خطبات"

[۱] اسلامیہ کالج پشاور کے ڈین آف اسلامیات تھے بڑے دلچسپ اور رونگ انسان اور اپنے وقت میں بڑے اثر و رسوخ کے مالک۔

کے سلسلہ میں کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ جانا ہے۔ تاریخ مدت ہوئی مقرر ہو چکی ہے۔ آپکے اس جلسہ کی خاطر میں کوشش کر رہا ہوں کہ تاریخ بدل دی جائے۔ شرکت کی انتہائی کوشش کرونگا۔ بلکہ انشاء اللہ شرکت کرونگا۔ خاکسار نورالحق ندوی

(۳)

اسلامیہ کالج ۴ رشعبان المبارک (حقانیہ میں مذہب وملت کی عظیم الشان خدمات)

مکرمی مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم! دارالعلوم حقانیہ میں دستار بندی کے سلسلہ میں جو جلسہ ۹، ۱۰ شعبان کو منعقد ہو رہا ہے اپنی شومئ قسمت سے اسمیں شریک نہ ہوسکونگا۔ آپ جس محنت اور خلوص سے اس دینی درسگاہ میں مذہب وملت کی عظیم الشان خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے مخلص رفقاء کو اس نیک ومبارک کام میں کامیاب فرمائے۔ امین خاکسار قاضی نورالحق ندوی

(۴)

(پشاور شاہ سعود کی آمد کے وجہ سے مصروفیت ○ صحیح دینی مدرسہ آپکا ہے اسکے مجالس میں شرکت عزت سمجھتا ہوں)

۱۷اپریل مطابق۔۔شعبان

قبلہ مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے دونوں خط وصول پائے۔ آپ کو شاید معلوم ہوا ہو کہ اواخر اپریل میں یہاں ایک اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کا سارا کاروبار اس ناچیز کے ذمہ ہے اس کے علاوہ شاہ ابن سعود بھی تشریف آج لا رہے ہیں۔ اسلئے میں آج اور کل یہاں سے جانہیں سکتا۔ میں کوشش کرونگا کہ ۱۹ کے جلسہ میں شرکت کروں۔

مجھے آپ کے مدرسہ سے ازحد دلچسپی ہے صحیح دینی مدرسہ آپ ہی کا مدرسہ ہے میں اپنی عزت سمجھتا ہوں کہ اسکے مجالس میں شرکت کروں۔ آپ سے اس کانفرنس کے متعلق بھی مشورہ کرونگا۔ مگر ابن سعود کی واپسی کے بعد۔ نیازمند قاضی نورالحق ندوی

☆☆☆

قاضی نورالرحمان[1] ہوتی مردان

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۷۱ء

جناب محترم فضیلت پناہ قدوۃ المحدثین فخر الاماثل بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کے بعد عرض ہے کہ حامل رقعہ مولوی صاحب آپکی خدمت اقدس میں ارسال کر رہا ہوں کہ ہماری مسجد فردوس خان میں ختم قرآن کی تقریب شب جمعہ کو قرار ہونا پائی ہے۔ ہمارے مدرسہ کے طلباء اور اراکین مدرسہ کی یہ دیرینہ خواہش ہے کہ آپ تشریف فرما ہو کر اپنے فرمودات سے ہمیں روشناس کریں ہم آپکے اس احسان کے ممنون ہونگے۔ آپکا بھائی قاضی نورالرحمان مسجد فردوس خان ہوتی مردان

[1] مردان کے ممتاز اور بااثر علماء میں سے تھے۔

مولانا نور محمد غفاری ایم ۔ اے[1]

(۱)

(شہر مدینہ کیلئے لیکچرار منتخب ہونے کیلئے دعا کی درخواست)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی و مولائی مدفیوضکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب ۔ مزاج اقدس اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں ۔ آپ خیال فرماتے ہوں گے کہ عجب مطلب پرست آدمی ہے کہ جب کوئی اپنا مطلب ہو درخواست لکھ دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے۔

میرے سردار! ہمیشہ بے کسی میں ہی سہارے یاد آتے ہیں ۔ ایک مدت تک آپ کی خدمتِ اقدس میں عریضہ ارسال نہیں کر سکا ۔ یہ میری ہی سیاہ بختی کی علامت ہے ۔ آپ کا کرم ہے کہ جب کبھی عریضہ پیش خدمت کرتا ہوں آپ التفات فرماتے ہیں ۔ آپ کریم ہیں اور کریم النفس لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۔ ع با کریماں کارہا دشوار نیست

سیدی! حکومتِ پاکستان اس سال اکتوبر ۷۷ء میں عربی کے لیکچراروں کی ایک کھیپ سعودی عرب ''جدید عربی'' کی تربیت کے لئے بھیج رہی ہے ۔ ہمارے بہاولپور ڈویژن کے ڈائیریکٹریٹ نے میرا نام خود ہی منتخب کر کے بھیج دیا ہے ۔ بلکہ اس فہرست میں احقر کا نام سرفہرست ہے ۔ فیصلہ شاید سنٹرل گورنمنٹ کرے ۔ لوگ بڑی تگ و دو کر رہے ہیں ۔ سفارشیں ہو رہی ہیں۔

میرے سردار! میرے پاس ان دنیا والوں کے لئے کوئی سفارش نہیں نہ ہی میں اس کا قائل ہوں ۔ آپ کی خدمت اقدس میں دست بستہ عرض ہے کہ اپنے خاص وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ ذلیل' گنہگار' ناکارہ کو عرب کے نبی ﷺ کے مبارک شہر لے جائے ۔ اے اللہ تعالیٰ تیرے پیارے نبی ﷺ کے مبارک شہر میں کتے بھی رہتے ہیں اگر مجھ ناپاک کو بھی ان میں شامل فرمالے تو تیرا انتہائی احسان ہوگا ۔ تربیت کی مدت ۹ ماہ ہے ۔ انشاء اللہ العزیز حج کی سعادت بھی نصیب ہوگی ۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے امید ہے کہ قیام بھی نبی اکرم ﷺ کے شہر میں ہوگا ۔ کیونکہ وہیں مدینہ یونیورسٹی ہے۔

میرے سردار! مجھ میں کسی قسم کی خوبی نہیں جس پر مجھ نالائق کا انتخاب ہوگا ۔ صرف اور صرف خداوند عالم ہے جو ارحم الراحمین ہے کی رحمت کا امیدوار ہوں ۔ آپ دعا فرمائیں ۔ اور دارالعلوم کے صالح اساتذہ کرام سے بھی میری طرف سے درخواست کر دیں ۔ آپ کا احسان عظیم ہوگا ۔ آج کل دن رات اسی فکر میں نہایت پریشان رہتا ہوں۔

یامن الیہ المبتھل . یا من علیہ المتکل یا من اذا ما امل یر جوہ لم یخط الامل

برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خدمت اقدس میں سلام ۔ طوالتِ عریضہ کی معافی چاہتا ہوں۔

آپ کا خادم : نور محمد غفاری ' لیکچرار (شعبہ عربی گورنمنٹ کالج' بہاولنگر)

---

[1] غفاری صاحب بہاولنگر سے ہماری جماعت کے کوٹہ پر اسلامی جمہوری اتحاد کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہوئے' دوسری بار مسلم لیگ نے ہروادیا۔ پڑھنے لکھنے اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ ہے ۔ کئی کتابیں چھپ گئی ہیں ۔ مولانا محمد علی جالندھری کے خطوط کے حاشیہ پر مزید ذکر۔

(۲)

(کتاب التفسیر کا مسودہ مولانا بنوری کے پاس ہے)

غفاری عفی عنہ ۱۴؍ مئی ۱۹۷۱ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی و مولائی دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آداب تسلیمانہ ومخلصانہ۔ مزاج اقدس امید ہے بخیریت و عافیت ہوں گے۔ آپ کا گرامی نامہ ملا اللہ اللہ! کن الفاظ سے خوشی اور عقیدت کا اظہار کروں؟ حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ اور بینا چیز

ع این سعادت بزور بازو نیست اور یہ نصیب اللہ اکبر!

سیدی! میرے لئے ''حضرت مولانا'' کے الفاظ استعمال کرنا۔ خدارا آئندہ پیار کیجئے' دست شفقت پھیرئیے۔ بڑا سمجھ کر عزت نہ کیجئے۔ ۴۴/سالہ اناڑی' پرلے درجے کا احمق اور جاہل مرکب کے لئے ''مولانا'' ایسے خطابات!! میں تو آپ کا بچہ ہوں اور آپ سے شفقت کے لئے دست طمع دراز کرتا ہوں۔ میرے سردار! خداوند قدوس آپ کا سایہ تا دیر امت مسلمہ کے سر پر قائم رکھے۔ انتہائی درجہ کی ذرہ نوازی ہے جو نااہل کا مسودہ شرف قبولیت پا گیا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اس کتاب کا مصرف آپ ہی تجویز فرمائیں گے۔ اگر آپ اپنی درسگاہ یا کسی اور کار خیر میں استعمال فرمانا چاہیں تو میرے لئے موجب فخر ہے اور میرے لئے صلہ صرف مزید کی توفیق کی دعا اور بس۔ گنہگار تو صرف اس توفیق کا خواہاں ہے کہ جب تک زندہ رہوں۔ پیارے نبی ﷺ کے لائے ہوئے مبارک دین کا بے دام غلام بن کر رہوں اور جب قبروں سے اٹھ کر آقا کے دربار میں جاؤں تو وہ فرمائیں' میں تم سے راضی ہوگیا'' ذلک ھو الفضل الکبیر''

بندہ کی ایک کتاب'' تاریخ التفسیر' کا مسودہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ کے زیر مطالعہ ہے۔ اسکا مصرف بھی اگر کوئی ایسا ہو جائے تو شاید میری قبر ٹھنڈی ہو جائے۔ آپ مسودہ جلدی بھیجنے کی تکلیف بے شک نہ فرمائیں۔ اطمینان وسکون سے جب چاہیں واپس فرمائیں۔ اور اگر اسکا استعمال کہیں فرمانا چاہیں تو '' حرف آغاز'' اور مسودہ کا بقیہ تھوڑا سا حصہ بھیج دوں گا۔ پروف ریڈنگ۔ (صحیفہ کا پڑھنا) بھی کروں گا اور بھی جو حکم آپ فرمائیں۔ حاضر ہوں۔ رہا بندہ کا اکوڑہ خٹک آنے کا مسئلہ تو وہ تو صرف آپ کے التفات اور توجہ پر منحصر ہے۔ بندہ کو تو کسی جالندھریؒ کی تلاش ہے۔ میرے حضرت! آئندہ خط و کتابت میں بندہ کیلئے'' حضرت مولانا'' (بخدا کلیجہ منہ کو آتا ہے) ایسے خطابات نہیں بلکہ برخوردار کا شرف بخشئے۔ برادرم سمیع الحق صاحب کو سلام۔ والسلام ہیچمدان

نور محمد غفاری عفی عنہ ایم اے (ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر)

(۳)

(ایم اے عربی کا امتحان کتاب کے مسودہ کی حقانیہ الحق کو پیشکش)

غفاری عفی عنہ ۹ جون ۱۹۷۱ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی و مولائی دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج اقدس امید ہے بعافیت ہوں گے۔ ایک رقیمہ ارسال خدمت کیا تھا امید ہے۔ شرف مطالعہ پا چکا ہوگا۔ تعطیلات موسم گرما کی وجہ سے سکول دو ماہ تک بند رہیں گے۔ جون ۲۵ تا یکم ستمبر۔ اگر آپ چھٹیوں میں مسودہ ارسال فرمانا چاہیں تو گھر کے پتہ پر بھیجیں۔ باقی آپ جتنی دیر چاہیں اسے شرف بخشتے رہیں۔

ع ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔ چونکہ امسال بندہ نے ایم۔ اے عربی کا امتحان دینا ہے۔ لہٰذا تیاری کے لئے چھٹیاں ہوتے ہی لاہور چلا آؤں گا۔ امتحانات ۲۵ اگست سے شروع ہو رہے ہیں۔ جو ستمبر کے وسط میں ختم ہوں گے۔ انشاء اللہ کم از کم ڈھائی ماہ

قیام لاہور میں ہی ہوگا۔ مسودہ کا کچھ حصہ باقی ہے وہ انشاء اللہ پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری کی کتب سے استفادہ کر کے لکھوں گا۔ ویسے اگر نہ لکھوں تو وہ ضروری بھی نہیں۔ آپ کی خدمت اقدس میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر بندہ کی سعی دارالعلوم حقانیہ یا کسی دوسرے دینی ادارے یا جمعیت کے کام آسکے تو میرے لئے موجب فرحت اور باعث نجات فی الاخرۃ ہوگا۔ دوسری ''تاریخ التفسیر'' پر کتاب ایم۔ اے اسلامیات کے لئے لکھی گئی ہے یہ بھی کسی ایسے نیک کام میں لگ جائے جو خوشنودی خدا کا ذریعہ ہے جو میری زندگی کا مقصد ہے۔ ''تاریخ التفسیر'' کا مسودہ حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوری مدظلہ کو خدمت اقدس میں تصحیح اور مقدمہ لکھوانے کے لئے حضرت جالندھریؒ نے بھجوایا تھا۔ ابھی تک مولانا مدظلہ نے مسودہ واپس نہیں فرمایا۔ جس کتاب کا مسودہ آپ کے پاس ہے۔ یہ کتاب ایم۔ اے علوم اسلامیہ' بی ایڈ۔ سی ٹی اور پی ٹی سی کے طلبہ کے لئے ہے۔ لیکن اس سے فائدہ صرف ایم اے اور بی ایڈ کے اعلیٰ درجہ کے طلباء اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا دونوں کتابوں۔ تاریخ التفسیر اور اسلام کا تصور عبادت'' کی تحریر کے وقت میرا مقصد صرف امت کی اصلاح تھا اور اب بھی ہے۔ یہ دونوں کتابیں آپ جہاں چاہیں استعمال فرما سکتے ہیں۔ اور اگر آپ کے کسی کام نہ آسکیں تو اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت پیدا فرمائیں۔ اگر کوئی اپنا مل جائے تو خدا کا شکر ادا کروں گا کیونکہ وہ مصرف میری منشاء کے مطابق ہوگا۔ کتاب کہیں چھپے' کوئی چھپوائے میرا صلہ تو میرے پروردگار کی رضا ہے اور بس۔ ورضوان من اللہ اکبر۔ پوری زندگی کیلئے یہ عزم کر رکھا ہے کہ پیارے نبی ﷺ کے پیارے دین کی چاکری اور غلامی صرف اللہ کی رضا کیلئے کروں گا۔ بے شک بھوک آئے یا تنگ۔ استقامت کی دعا فرمائیں تعطیلات گرما میں کبھی اگر زیارت کیلئے آئیں۔ یہ قدم صرف اور صرف آپ کے التفات پر اٹھایا جائے گا۔ ''الحق'' کا ماہ جون ۷۱ء کا پرچہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

برادرم سمیع الحق صاحب کو سلام بندہ: نور محمد غفاری عفی عنہ' ایم۔ اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر

گھر کا پتہ: بستی پنانوالی' ڈاکخانہ۔ چیانہ' تحصیل منچن آباد' ضلع بہاولنگر

(۴)

(مضمون عقائد اسلام کا عقلی ونقلی جائزہ ○ مولانا بنوری کا کتابوں کی نشاندہی)

رام پورہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۷۱ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی و مولائی دامت فیوضکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب تسلیمات و مخلصانہ' مزاج سامی خدا کرے بخیریت ہوں۔ کافی مدت کے بعد خامہ فرسائی کی نوبت آئی ہے۔ تعطیلات گرما ایم اے عربی کی تیاری اور امتحان دینے میں صرف ہوگئیں۔ امتحان کے دوران ٹائیفائیڈ (محرقہ) ہوگیا' تقریباً مہینہ ہوگیا ہے مگر اثر ابھی تک ہے۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔

چند روز قبل حضرت مولانا بنوری مدظلہ' کا گرامی نامہ موصول ہوا انہوں نے تحریر فرمایا کہ بندہ کی کتاب ''تاریخ التفسیر'' کا مسودہ وہ جلدی فارغ فرمانے والے ہیں۔ ۱۰ ماہ قبل مسودہ ان کی خدمت میں بھیجا تھا۔ بندہ کا ارادہ ''عقائد اسلام کا عقلی اور نقلی جائزہ'' لکھنے کا ہے۔ حضرت بنوری مدظلہ نے پندرہ کتب عربی اور اردو تجویز فرمائی ہیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب کے توسط سے آپ کی خدمتِ اقدس میں بھی عرض کیا تھا کہ اسلاف کی اس کتاب کی تیاری کے لئے کتب تجویز فرمائیں۔ التفات کا منتظر ہوں۔

''اسلام کا نظام عبادت'' کی کتابت اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر شروع کرادی ہے۔ ۴۸ صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ شوال میں کتابت کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اب اگر آپ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں کتاب خود شائع کراؤں اور مناسب داموں فروخت کروں تو اس سلسلہ میں آپ سے مزید رہنمائی کی ضرورت ہے۔

ا۔ بندہ کے ایک مخلص دوست قرض حسنہ کے طور پر کتاب کی اشاعت کے مصارف دینے کو تیار ہیں اور کتاب کی فروختگی کے بعد وہ اپنا روپیہ واپس لیں گے۔مگر بندہ تجربہ کار نہیں کہ کتاب فروخت کرنے کیلئے کیا کروں۔اگر اشاعت حق کیساتھ ساتھ ان کا قرض بھی اتر جائے؟

۲۔ کتاب پر کسی دوکاندار یعنی کتب فروش کا پتہ لکھواؤں یا اپنا پتہ تیار کروں؟اگر کسی کتب فروش کو کتاب فروخت کرنے کے لئے دے دوں تو کیا شرائط طے کروں؟

۳۔ کیا خود کتاب شائع کرانے اور فروخت کرنے کی وجہ سے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے میرا خلوص گندا تو نہیں ہو جائے گا۔اس سلسلہ میں آپ سے اطمینان قلب چاہتا ہوں۔میری نیت تو صرف اللہ کی رضا کے لئے کام کرنا ہے۔مگر میں اپنی ہر کتاب پبلشرز کو دیتا رہوں تو کیا بنے گا۔آج کل کے کاروباری پبلشرز سے آپ آگاہ ہیں۔

۴۔ اگر بندہ کتاب خود شائع کرائے تو آپ سے بھرپور تعاون کی درخواست کرے گا۔

آپ کے زرّیں مشورہ کا منتظر رہوں گا۔ برادرم سمیع الحق صاحب کو بندہ کا ارسال کردہ منی آرڈر ملا ہے یا نہیں

ہیچمیدان نور محمد غفاری عفی عنہ (ایم اے بی ایڈ) ہیڈ ماسٹر رام پورہ ضلع بہاولنگر

(۵)

(ایم اے معاشیات کیلئے مقالہ)

عیدگاہ،بہاولنگر ۲۱ جمادی الثانی ۹۵ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے سردار مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آداب۔اللہ تعالیٰ کرے آپ بخیریت ہوں۔''خدام الدین'' میں آپ کی بیماری کا پڑھا۔جس میں امت سے دعائے صحت کی اپیل کی تھی۔الحمدللہ یہ ناکارہ بھی یہ سعادت پاتا رہا۔کیوں نہ اپیل پر لبیک کہتا دعا ''اپنے'' کیلئے تھی کسی غیر کے لئے تو نہیں۔اور''اپنا'' بھی کیسا؟جس کی محبت اور عقیدت کو یہ روسیاہ اپنی بخشش کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

میرے سردار!دل ایک مدت سے چاہ رہا ہے کہ آپ کی زیارت کرنے آؤں۔جس دن سے بیماری کا پڑھا ہے۔پریشان رہتا ہوں۔یہ چراغ جو غنیمت ہے کہ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں جل رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کرے تادیر جلیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے حضور یہ نابکار دعاگو بھی ہے اور امید بھی کرتا ہوں کہ اب آپ بخیریت ہوں گے۔

ایم اے معاشیات کا امتحان ۱۲ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔اس امتحان کے لئے ۱۰۰ نمبر کا ایک مقالہ بعنوان''سماجی اور معاشی انشورنس کی اسلامی تنظیم'' لکھنا تھا۔پورا ایک مہینہ دن رات ایک کر کے آج فارغ ہوا ہوں۔باقی پرچوں کی تیاری کرنی ہے۔ان حالات کے باوجود اجازت ہو تو زیارت کرنے آجاؤں۔ورنہ ستمبر میں انشاءاللہ ضرور ہی آنے کا ارادہ ہے۔اس وقت کے لئے اجازت کی پیشگی درخواست ہے۔ بھائی سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام۔ آپ کا خادم: نور محمد غفاری لیکچرار۔(جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر)

(۶)

(ڈاکٹریٹ کا مقالہ ○ اسلام کا نظام کفالت عامہ)

گورنمنٹ کالج بہاولنگر ۱۹ مئی ۱۹۷۵ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پیارے بزرگ مدفیوضکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج سامی بخیریت ہوں۔جب اس سیاہ کار کی روح معاصی سے آلودہ ہو جاتی ہے تو دعا کے لئے درخواست پیش خدمت کر دیتا ہوں۔میری ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔وہ گناہ جو عادت اور فطرت بن چکے

ہیں۔تہجد کے وقت دعا فرمائیں۔خداوند قدوس اپنی خاص رحمت سے انہیں بدل دے۔اس سیاہ کار کی دلی آرزو ہے کہ زندگی کا ایک ایک سانس نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے مبارک دین کی نوکری میں گزر جائے مگر ع ایں سعادت بازور بازو نیست

میرے سردار! مجھے تو ان اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر رشک آتا ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کے فکر میں گھلے جارہے ہیں اور میں سیاہ کار ہوں کہ پوری زندگی گنہگاری کی نذر ہوتی جارہی ہے۔دعا فرمائیں اللہ مجھ گندے کو بھی قبول فرمالے۔پنجاب یونیورسٹی شعبہ معاشیات نے اس ناکارہ کو "اقتصادی[1] اور سماجی تحفظ کی اسلامی تنظیم" پر ایک مقالہ لکھنے کو کہا ہے۔یہ مقالہ ڈاکٹریٹ کے اس مقالہ کے علاوہ ہے۔جسکا عنوان "اسلام کا نظام کفالت عامہ ہے" دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے یہ کام اس طرح سرانجام دلائے جو اسکی رضا کا سبب اور امت کے لئے خیر کا ذریعہ بنے۔قابل احترام بھائی مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر حضرات کی خدمت میں سلام۔

آپ کا خادم: نور محمد غفاری عفی عنہ' لیکچرار شعبہ عربی گورنمنٹ کالج بہاولنگر

(۷)

(دادی جان کی وفات پر تعزیت)

ہوسٹل نمبر۳ کمرہ نمبر۲۵ پشاور یونیورسٹی ۱۶/دسمبر ۱۹۷۶ء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے سردار مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج اقدس اللہ کرے بخیریت ہوں۔کل شام حضرت مولانا اشرف صاحب کی زبانی آپ کی والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔اور ہم تمام کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔(امین) والدین (یا ان دونوں میں کا کوئی ایک) انسان کے لئے ایک گوشہ طمانیت اور ٹھنڈی چھاؤں ہوتے ہیں اور ان کے اٹھ جانے کے بعد محبت کا وہ خلا جو وہ چھوڑ جاتے ہیں کوئی پر نہیں کرسکتا۔مگر ارادہ الٰہیہ کے پیش کی جاتی ہے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ الخ۔ اس سیاہ کار نے ان ستودہ صفات کیلئے جتنا ممکن ہوا قرآن پاک پڑھ کر بخشا ہے اور انشاءاللہ مزید بھی پڑھوں گا۔

آج آپ کی زیارت کے لئے آرہا تھا مگر سڑک پر جارہا تھا کہ ہمارے معاشیات کے چیئرمین (جو سڑک پر اپنی گاڑی میں جارہے تھے) نے کسی ضروری کام کے لئے روک لیا۔انشاءاللہ اب موسم سرما کی چھٹیوں کے بعد زیارت کرنے آؤں گا۔آپ گرامی نامہ نہ ارسال فرمائیں کیونکہ وہ ۲۰ دسمبر تک نہ مل سکے گا اور انشاءاللہ ۲۰ دسمبر کو ناکارہ بذریعہ ٹرین گھر جائے گا۔یہ ناکارہ (جیسے کہ آپ کو پہلے ایک عریضہ میں عرض کیا تھا) ۸ دسمبر سے پشاور یونیورسٹی آگیا ہے۔آپ دعا فرمایا کریں۔پتہ چلا ہے بھائی محمود الحق صاحب کیمسٹری کے شعبہ میں ہیں۔انشاءاللہ ملوں گا۔ بھائی سمیع الحق صاحب' مولانا عبدالحلیم کلاچوی صاحب' اور دیگر اکابرین کو سلام

آپ کا خادم : نور محمد غفاری غفاری ریسرچ سکالر (شعبہ معاشیات پشاور یونیورسٹی)

(۸)

(ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری پر خوشی)

گورنمنٹ کالج بہاولنگر' ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے سردار! میرے بزرگ مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج کریمانہ اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔میری یہ بدقسمتی ہے

---

[1] موجودہ مغربی نظام بیمہ (انشورنس) کے خلاف

کہ آپکی دعائیں لینے کیلئے بڑی دیر کے بعد توفیق ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے لئے یہ بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں کہ آپ سے دلی محبت اور عقیدت ہے۔ انشاء اللہ یہ آخرت میں میرے کام آئے گی۔ آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملنے پر (گو آپ اس سے کہیں بلند ہیں) آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ ناکارہ آج تک اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کی کتابت میں مصروف ہے۔ وہ الحمدللہ مکمل کرلیا ہے۔ ابھی پروف وغیرہ کرانا ہے۔ دعافرمائیں کریم میرے حال پر کرم فرمائے۔ ع با کریماں کارھا دشوار نیست

نہایت عدیم الفرصتی کی وجہ آج کل "الحق" کا مطالعہ بھی نہیں کرسکتا۔ جب بھی مجلہ آتا ہے تو برکت کیلئے آپ کا نام دیکھتا ہوں۔

برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کو سلام۔ آپ کا نوکر : نورمحمد غفاری (لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۹)

(نیک تمناؤں کیلئے دعاؤں کی طلب)

گورنمنٹ کالج بہاولنگر ۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے سردار مدفیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج کریمانہ اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ آپ کا گرامی نامہ اس ناکارہ کو ملا تھا۔ یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ مجھ ناکارہ کے عریضوں کے جواب میں اپنی شفقت سے نوازتے رہتے ہیں۔ یہ آپ کا کرم ہے۔

میری سعادت کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو دعاؤں کی درخواست کرتے رہتا ہوں اور آپ کا کس قدر احسان ہے کہ مجھ سیاہ کار کیلئے دعا فرماتے رہتے ہیں۔ اس نالائق کی زندگی کی سب سے پہلی تمنا دین کی خدمت کے ساتھ نبی پاک ﷺ کے مبارک شہر کی زندگی اور ایمان کی حالت میں وہاں کی موت اور جنت البقیع میں دفن ہونا ہے۔ آپ اپنے خاص وقت میں مجھ ناپاک کو اس مقصد کے لئے یاد فرمائیں۔ رابطہ عالم اسلامی کو اس سلسلہ میں ایک درخواست ارسال کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوجائے تو کوئی مشکل بات نہیں۔ میرا ڈاکٹریٹ کا مقالہ آخری مراحل میں ہے۔ اس کی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کے لئے دعا فرمائیں۔ برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کو سلام۔

آپ کا نوکر: نورمحمد غفاری (گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۱۰)

(مفتی محمود کی وفات پر تعزیتی تاثرات وجذبات)

مکہ مکرمہ ۱۳/ذی الحجہ/۱۴۰۰ھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے سردار دامت معالیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ کرے آپ بخیریت ہوں۔ یہ سیاہ کار محض کریم مولیٰ کے کرم سے حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت پانے آیا ہے۔ حضرت محسن مفتی اعظمؒ کی موت کی خبر سن کر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نور کے سوا کچھ سجھائی نہیں دے رہا۔ اس سیاہ دل کو سو بار سمجھا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔ مگر یہ صبر نہیں کررہا۔ اب میں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔

میرے سردار! میں نے اس سے کہا ہے کہ "اے دل رو اس حبیب محسن کے غم میں جو بچھڑ گیا اور جس کی ملاقات کی اس وقت تک توقع نہیں جب تک آسمان کی چھت میں ستارے چمکتے رہیں گے" اور یہ کہتا ہے۔ ع اسعدی تعالیٰ مالبینک آخر. ورفقا بان ھل خیالک زائر "(اے حبیب چلے آیئے۔ کیا تیرے فراق کی کوئی انتہاء بھی ہے۔ اور گرفتار محبت کے حال پر رحم کیجئے۔ کیا اب بھی تیری خیالی صورت کی زیارت بھی ہوگی؟

میرے سردار! مجھے معاف فرمانا' میں کیا کروں؟ میرے بس میں نہیں' اور دنیا کا یہ پرانا طریقہ ہے کہ غم اسی کے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ جو غمگسار ہو۔ حضرت مفتیؒ کی موت اسلام کیلئے خصوصی نا قابل تلافی نقصان ہے۔ اے اللہ! ہمارے حال پر رحم فرما کر ہمیں بہتر بدل عطا فرما۔ آمین۔ مجھ سیاہ کار کی کم قسمتی کی بات ہے کہ ایک لمبی مدت کے بعد عریضہ تحریر کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر رکھے۔ والسلام: نور محمد غفاری۔ (ص۔ب ۲۴۰۶ مکۃ المکرمہ۔ المملکۃ العربیہ السعودیہ)

(۱۱)

(ایم اے اقتصادیات کا امتحان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے سردار دامت فیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب۔ مزاج گرامی اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ اس نا کارہ نے تقریباً ایک ماہ قبل آپ کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ آپکی بیماری کے حالات دریافت کرنے کے لئے ارسال کیا تھا۔ مگر آج تک التفات کی سعادت سے محروم ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بدن مبارک کے ایک ایک بال پر اپنی کروڑوں رحمتیں فرمائیں۔ اور آپ کو صحتِ کاملہ دعاجلہ سے نوازیں۔

پچھلے دو تین ماہ سے ایم۔ اے اقتصادیات کے امتحان کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہوں کل یعنی ۱۵ اگست کو پرچہ ہے۔ اور میرا آخری پرچہ ۹ ستمبر کو ہے۔ دعا فرمائیں۔ خداوند قدوس اس نکمے کو نبی اکرم ﷺ کے دین کی عالی محنت کیلئے قبول فرمالے۔ اور آخرت کی مشکل گھاٹیوں میں اپنی خاص رحمت کا ساتھ عنایت فرمائے۔ دعا فرمائیں میرا یہ امتحان دین کی خدمت کا ذریعہ بن جائے۔ بھائی سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سلام۔ اپنی صحت کے بارے میں آگاہ کریں۔ آپ کا: نور محمد غفاری (لیکچرار گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرمین شریفین سے واپسی)

میرے پیارے سردار! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب! مزاج اقدس اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ یہ سیاہ کار نبی پاک ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے آ گیا ہے۔

ع قلبی بوادٍ فی الحجاز معلق کطفل بام الرحیمة یعلق

مجھے صرف پندرہ دن کا ویزہ ملا۔ عمرہ کے ویزہ والا وہاں سعودی عرب کے قانون کے مطابق کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتا۔ الحمدللہ! وہاں یونیورسٹی اور وزراۃ المعارف کو درخواست دے آیا ہوں۔ اس کی ذات اقدس سے پوری امید ہے کہ وہ میری ذات پر ترس فرمائیں گے۔

یامن الیه المبتهل . یامن علیه المتکل یامن اذا ما آمل . یرجوه لم یخط الامل

آپ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے اور نبی اکرم ﷺ کے شہر کی مبارک زندگی نصیب ہو جائے۔ امین۔ آپ کو حرم پاک سے ضرور عریضہ تحریر کرتا مگر وقت کی کمی اور کوتاہی کچھ نہ کرا سکی۔ محسوس نہ فرمائیں۔ لوگوں کے سفارشی اور تعارفی خطوط سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جو کام کیا اللہ تعالیٰ نے کیا اور جو کریں گے آئندہ وہی کریں گے۔ مولانا شیر علی شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بڑے کریم النفس انسان ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ وہاں کیا دیکھا؟ کیا سنا؟ کیا محسوس کیا؟ نہ قوت بیان ہے نہ قلم کو یارا

بھائی مولانا سمیع الحق کو سلام۔ آج ہی واپس آیا ہوں۔ آپ کا خادم: نور محمد غفاری عفی عنہ (لیکچرار شعبہ عربی گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

(۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (کتاب کی اشاعت کیلئے مشورہ اور رہنمائی وتعاون کی خواہش)

سیدی ومولائی دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب تسلیمات ومخلصانہ مزاج سامی امید ہے بخیریت ہوں گے۔ آپ کا گرامی نامہ رامپورہ موصول ہوا تھا۔ چونکہ سکول بند کرنا تھا۔ لہٰذا اساتذہ کے کام کی نگرانی، طلبہ کے زیر کام کی پڑتال، دفتری کاروبار وغیرہ میں ایسا الجھا کہ آپکے گرامی نامہ کا جواب فوراً نہ لکھ سکا۔ آپ نے کتاب کی ''اشاعت'' کے متعلق جو ارشاد فرمایا وہ میرے لئے واجب الاتباع ہے۔ اگر واجب کے بعد بھی بندہ کو عرض کرنے کا حق حاصل ہو تو گزارش کردوں۔ میں نے ''یہ اوراق'' صرف خوشنودی خدا کے لئے لکھے ہیں۔ اور مفت بھی کتاب کسی کو دینا چاہتا ہوں۔ مگر کیا کروں؟ میرے اتنے وسائل نہیں اور اگر میں چھپوا بھی لوں تو وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ اشاعت عام ہو۔ کیونکہ متعارف نہیں ہوں۔ بار بار آپ کی طرف رجوع کرنے کو دل چاہتا ہے۔ بندہ تو اتنی ہمت نہیں رکھتا کہ کچھ کروں۔ دو صورتیں ذہن میں آتی ہیں۔

(۱) کتاب قسط وار ''الحق'' میں شائع ہو جائے۔ اور جب تعارف ہو جائے تو کتاب علیحدہ چھپ جائے۔

(۲) بندہ صرف اللہ کی رضا کے لئے کتاب کی اشاعت کے لئے آپ کو 1000 روپے پیشکش کر سکتا ہے۔ بندہ نے اپنے ایک دوست کاتب سے رابطہ پیدا کیا ہے۔ اور انہیں مسودہ دکھایا بھی تھا وہ کہتے ہیں کہ تقریباً ۲۵۰ صفحات ضخامت بن سکتی ہے۔ سولہ کاپیاں بن جائیں گی۔ محترم بھائی سمیع الحق مدظلہ خرچ کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ اگر میری یہ مخلصانہ پیشکش قبول ہو تو مطلع فرمائیں۔

(ا) بندہ جو آپ کی خدمت کرے گا وہ اگر قبول کرلیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپ کتاب کی فروخت سے جو آمدن ہو دارالعلوم کیلئے ہے اور آپ چاہیں تو دوبارہ چھپوائیں۔

(ب) باقی کتاب کو عام کرنے کے لئے بندہ آپ کا خادم ہے جتنے نسخے آپ فرمائیں گے بندہ فروخت کرائے گا۔

(ج) کچھ نسخے آپ عنایت فرمادیں گے تو میں یونیورسٹی اور کالجز کے اساتذہ میں تعارف کے لئے بانٹ دوں گا۔

امید ہے آپ بندہ کے بار بار عرض کرنے پر برا نہیں مانیں گے۔ بندہ: نور محمد غفاری عفی عنہ (بی ایڈ بستی پناں والی ڈاکخانہ چیانہ ضلع بہاولنگر)

(۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (گرفتاری کی اطلاع پر تاثرات)

میرے پیارے بزرگ مدفیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آداب۔ مزاج شریف اللہ تعالیٰ کرے بخیریت ہوں۔ آپ کی گرفتاری مع برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کی اخبارات میں خبر پڑھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی۔ افسوس تو ظاہر ہے کہ آپ کی ذات اقدس سے عقیدت اور محبت ہے لہٰذا آپ کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہوں۔ دوسرے آپ چراغ سحری ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کی روشنی سے اپنے دلوں کو ہم منور کریں نہ یہ کہ آپ کی ہی ذات کو کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جائے۔ ع حذر اے چیرہ دستاں

اگر آپ ذلیل کی اس بات کو شوخی پر معمول نہ فرمائیں تو خوشی اس لئے ہوئی کہ ظلم واستبداد کے چنگل سے رہائی کی ایک صورت نظر آئی کہ اہل اللہ کو تکلیف دینا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے چہرے کے نور کی قسم یہ محض باتیں نہیں میری دل کی آواز ہے۔ گستاخی نہ

سمجھیں۔آپ کی گرفتاری کی خبرابھی تک معمہ بنی ہوئی ہے۔ترجمان اسلام میں گرفتار ہونے کی خبر ہے۔جبکہ آج کے اخبار میں گرفتاری کی خبر غلط ہے کا عنوان بندھا ہوا تھا' آپ کی خدمت اقدس میں دست بستہ درخواست ہے کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں صورت حال سے آگاہی بخشیں تاکہ اطمینان ہو۔میری ہدایت اور خدمت دین کی توفیق اور عمل کی دعا فرمائیں۔محترم بھائی سمیع الحق مدظلہم کی خدمت میں سلام۔ آپ کا خادم : نور محمد غفاری عفی عنہ لیکچرار۔عربی ۔گورنمنٹ کالج بہاولنگر

(۱۵)

(مدینہ کی سکونت کی دعا اور مولانا علی میاں کیلئے سفارشی رقعہ)

میرے سردار مد فیوضکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آداب ۔اللہ تعالیٰ کرے مزاج سامی بخیریت ہوں۔اس ناکارہ نے دو تین ہفتے قبل آپ کی خدمتِ اقدس میں عریضہ ارسال کیا تھا' جس میں نبی اکرم ﷺ (فداہ ابی وامی) کے مبارک وطن میں رہنے کا شوق اور مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے لئے آپ کا سفارشی رقعہ لینے کا ذکر کیا تھا۔

میرے سردار! آپ کے اخلاق کریمانہ سے یہ نااہل کبھی یہ امید نہیں کرتا کہ آپ نے میری درخواست کو شرف قبولیت نہیں بخشا۔شاید کوئی مجبوری ہو یا آپ سفارشی خط نہ دینے میں خیر تصور فرماتے ہیں۔اس ناکارہ کے لئے تو آپکی رضا اور دعا ہی کافی ہے۔دعا فرمایا کریں اللہ تعالیٰ میرے دل کی سیاہی کو دھو دے۔مجھے ہدایت عنایت فرما کر ساری زندگی نبی کریم ﷺ کے دین کا بے دام غلام بنائے رکھے۔برادرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خدمت میں سلام۔ آپ کا خادم: نور محمد غفاری۔(لیکچرار شعبہ عربی گورنمنٹ کالج بہاولنگر)

☆☆☆

حکیم نیر واسطی[1] لاہور

(ملک فرید خان کا علاج)

محترم مولانا صاحب! سلام مسنون۔ملک محمد فرید خان[2] صاحب میرے پاس تشریف لائے ہیں جن کا علاج میں نے شروع کر دیا ہے۔ آپ دعا کریں کہ خدا میرے ہاتھ میں شفا کی قوت بخشے اور ان کو شفا حاصل ہو۔

والسلام مع الاحترام

۱۔ لاہور کے ممتاز شہرہ آفاق حکماء میں سے تھے۔

۲۔ اکوڑہ خٹک کی ایک باا ثر شخصیت دارالعلوم کیلئے ان سے اور ان کے بھائی ملک شریف خان سے جامعہ حقانیہ کی موجودہ کچھ اراضی قیمتاً خریدی گئی کچھ حصہ بالخصوص مسجد حقانیہ کا انہوں نے حسبۃً للہ دیا۔

حاجی وجیہ الدین[1] کراچی متوفی مدینہ طیبہ

(۱)

۴؍نومبر ۱۹۵۱ء (حج کی مبارکباد O کراچی میں ہم خود حاضر ہوں گے)

مکرم محترم، السلام علیکم، گرامی نامہ پہونچا۔ حج اور زیارت مبارک ہو۔ اگر دوران قیام کراچی اطلاع مل جاتی تو ممکن تھا کہ ہم لوگ خود حاضر ہو جاتے اور ایک مخلص دوست کے دعا دوران سفر حج کی سعادت حاصل کر لیتے۔ اور ملاقات سے مدرسہ کے حالات سے واقفیت موجب ترقی وفلاح دارین ہوتی خیر اب بھی اگر آپ مفصل احوال مدرسہ اور ضروریات مدرسہ مع حساب آمد وخرچ کا نقشہ بھیج دیں تو جو خدمت ممکن ہوگی انشاء اللہ کیجاوے گی۔ وجیہ الدین عفی عنہ صدر کراچی نمبر ۳

(۲)

۱۴؍نومبر ۱۹۵۱ء (صاحبزادی حمیدہ خاتون کی وفات)

مکرم محترم، السلام علیکم، نہایت افسوس کہ ساتھ اطلاع دیجاتی ہے کہ میری منجھلی نورچشمی حمیدہ خاتون دفعتاً حرکت قلب بند ہونے سے اس دار فانی سے رخصت ہوگئی اور سات بچے چھوڑ گئی جنکی پرورش خدائے تعالیٰ ہی اپنے فضل سے کرادینگے۔ ایصال ثواب اور دعا مغفرت کی درخواست ہے۔ وجیہ الدین غفرلہ

(۳)

۲۴؍نومبر ۱۹۵۱ء (ایصال ثواب کا شکریہ حقانیہ کی تعمیر کی افتتاح پر خوشی)

مکرم محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے ہمدردی اور ایصال ثواب کا اجر تو خدای تعالیٰ کے ہاں سے عطا ہوگا۔ بندہ تو صرف تحریری اور قلبی شکریہ کا اظہار کر کے انگلی کاٹ کی شہیدوں میں داخل ہونے کا متمنی ہے۔ یہ معلوم کر کے بہت اطمینان ہوا کہ آپ تعمیر کا افتتاح جلدی کر رہے ہیں کام کے ترقی کی اطلاع اگر ملتی رہی تو ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مزید خدمت کی توفیق سے نوازیں خود اپنے لیے مفید ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپکے نیک ارادوں میں کامیاب فرمادے۔ سب کو سلام مسنون۔ وجیہ الدین غفرلہ

(۴)

۲۹؍جنوری ۱۹۵۲ء (چندہ دہندگان کو مشتہر نہ کیا جائے O مدرسوں کا سالانہ روئداد)

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حضرت مکرم محترم السلام علیکم، مدرسہ کے نقطۂ خیال[2] سے یہ مفید ہو کہ آپ چندوں کے آمد کو مشتہر کر کے مزید کیش کشی کر لیں لیکن چندہ دہندہ کے اخلاق کی محافظت اسمیں ہے کہ اسکو متکبر اور مغرور نہ بنایا جاوے اسکی شہرت کر کے اسکی خلوص کو کم نہ کیا جاوے تعلق مع اللہ کو ٹھیس

---

[1] معروف اہل خیر بزرگ میرٹھ سے تعلق تھا پاکستان میں اسلحہ کے کاروبار سے مشہور ہوئے۔ دارالعلوم اور بانئ دارالعلوم کے اولین مخلصین میں سے تھے۔ اکابر دیوبند کے گرویدہ اور پروردہ تھے بعد میں سارا خاندان مولانا بدر عالم میرٹھی سے وابستہ رہا۔

[2] اخلاص وللہیت کے بارہ میں حاجی صاحب کی رائے اپنی جگہ مگر حضرتؒ کے ہاں مدرسہ کے امداد کو بددیانتی اور خرد برد سے بچانے کی نیت سے نہ کہ شہرت کے لئے چندہ دہندگان کی آمد سالانہ روئداد کے شکل میں شائع کرنے کا بڑا اہتمام تھا اور ہے کہ چندہ دہندہ کو تسلی ہو جائے اور کسی محصل چندہ کو غبن کا موقعہ نہ ملے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کا بھی یہی معمول تھا۔

لگا کر مخلوق کو اس پر یورش کرنے کا موقع نہ دیا جاوے۔ آپ کو اگر یہ علم ہو کہ ایک اخبار میں اشاعت کا نتیجہ چندہ دھندہ کیلئے دنیا کا ایک عذاب عظیم قائم ہو جاتا ہے تو غالباً آپ اسکو پسند نہ کرینگے کہ وہ ثواب سے محروم ہو اور آپ کے مدرسہ کے اعانت کی بجائے گم نام جگہ اپنا چندہ دیدے۔ جو اسکے نزدیک کم ثواب کی جگہ ہوگی) جسکے مقابلہ میں اس نے آپ کے مدرسہ کو ترجیح دی تھی۔ کون ہے جو طلب جاہ و مال کا خواہشمند نہیں (سوائے اولیا کرام اور مقبولان عظیم کے) لیکن تجربہ شاہد ہے زمانہ حال کے حالات اجازت نہیں دیتے کہ اس ممنوعہ مشرب کو برقرار رکھ کر لطف اندوز ہوا جاوے۔ اگرچہ یہ لطف اندوزی عارضی اور بے ثبات ہوتی ہے تاہم یہ اللہ تعالیٰ کا انعام عظیم ہے کہ اس نے اصلاح حال کے جدید صورت پیدا کردی ہے اسلئے ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم خوب غور و فکر کے بعد ایسی صورت اختیار کریں کہ جسمیں رضاء مولیٰ تعالیٰ شانہ مقدم ہو۔ قوم کی اصلاح بھی پیش نظر ہو۔ تعلیم و تربیت بھی پوری ہو۔ میں ایک عاجز گنہ گار بندہ ہوں میری کیا مجال کہ میں کچھ اعتراض یا نکتہ چینی کروں مگر خدارا ہمکو نمود و نمائش سے معاف رکھئے روئدادوں جلسوں اور اخباروں میں مشہور نہ کیجئے ہم مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کے پرانے خدام ہیں جسطرح وہاں کے خدمت کرتے رہے اسی طرح یہاں شرکت چاہتے ہیں خدا حافظ و ناصر ہو۔

(۵)

۱۱ فروری ۱۹۵۲ء (حق کے بندہ پر حق بات حق ثابت ہونی ضروری تھی ○ مقبول بارگاہ بزرگ سے ناراضگی کا کیا مجال ○ حزب الاعظم مترجم کے نسخے)

مکرم محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، محبت نامہ باعث مسرت ہوا اللہ تعالیٰ آپکو دارین میں کامیاب رکھے کہ آپ نے بندہ کے عرض کو قبول فرمایا اور حق کے بندہ پر حق بات حق ثابت ہونی ضروری ہی تھی۔ بندہ ناچیز کا کیا مجال ہے کہ وہ ایک جید عالم اور مقبول بارگاہ بزرگ سے ناراض ہونے کوئی لفظ لکھا گیا نہ دل میں وارد ہوا بلکہ جیسا کہ آنجناب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ کے فائدہ کے خاطر آپ نے تشہیر کیا میں بھی یہ سمجھتا ہوں لیکن یہ جدید طریقہ ہے اور اس سے فائدہ بھی ہو مگر میری طبیعت کے خلاف تھا اسلئے عرض کرنا پڑا۔ متعدد خطوط آرہے ہیں چندہ کا مطالبہ ہے۔ مانگنے والے وہ ہوتے ہیں جہاں کے حالات اجازت نہیں دیتے جہاں دینا ہوتا ہو ہم خود استفسار کر کر کے موقع پا لیتے ہیں حزب الاعظم[۱] کے کچھ نسخے میرے پاس بمعہ ترجمہ مجلد موجود ہیں مدرسین اور طلباء جو شوق رکھتے ہوں طلب کر سکتے ہیں آپ تعداد کا اندازہ لکھ کر منگالیں۔ قرآن مجید مع ترجمہ شیخ الھند رحمہ اللہ علیہ و تفسیر مولانا عثمانیؒ والے مطبوعہ بجنور مدینہ پریس بھی آرہے ہیں جو لوگ پیسہ نہیں خرچ کر سکتے لیکن ایسی نعمتوں کے شائق ہیں انکی لیے یہ بیش بہا ہدیہ فراہم کیا گیا ہے خاص خاص کو حاضر کئے جاوینگے اطلاعاً عرض کیا۔ اور سب خیریت ہے۔ وجیہ الدین غفی عنہ

(۶)

۳۱ اگست ۱۹۵۶ء (مرد حقانی کی پیشانی کا نور ○ کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور ○ فارغ التحصیل علماء کے دینی روحانی اخلاقی تربیت کی ضرورت)

مکرم محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ السلام علیکم، عنایت نامہ بہ طلبی شرکت جلسہ مثل سابق اس دفعہ بھی پہونچکر باعث عزت ہوا۔ آپ ہر سال اپنی مخلصانہ دعوت سے مسرور فرماتے ہیں میں محجوب ہو کر رہ جاتا ہوں۔ مجھے آپ

---

۱ ملا علی قاری کے ادعیہ مسنونہ حزب الاعظم کا حاجی صاحب کا مرحوم مولانا بدر عالم مہاجر مدینہ سے جامع ترجمہ کرا کر شائع اور ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرتے رہے۔

کے دارالعلوم حقانیہ کے حالات جسقدر معلوم ہیں اس سے مجھے تسلی ہے اور میں سفر کا صعوبت آپ کے مدرسہ کے دیکھنے کے لیے برداشت کرنا اپنے اوپر ظلم سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آپ کی سرپرستی سے کام ٹھیک ہو رہا ہے امید ہے کہ آپ کے ہاں کے فارغ التحصیل علماء تعلیم دینی سے پوری واقفیت والے آپ کے صحبت یافتہ عمدہ اخلاق کے حامل ہونگے۔ تحریر اور تقریر میں پوری پوری مہارت رکھتے ہوں ہر خدمت کے اہل ثابت ہونگے اور اسطرح انشاء اللہ دونوں جہاں میں کامیاب اور بامراد رہینگے۔

<u>حب جاہ حب مال دو دشمن</u>: میں تمام اہل مدرسہ کے حق میں دعا کرتا رہونگا اور امید لیے رہونگا کہ جس طرح ابتک کام ہو رہا ہے اس سے زیادہ اخلاص محبت اور للّٰہیت سے لبریز رہیگا۔ حب جاہ اور حب مال یہ دو دشمن ہر مومن کے لیے نقصان رسان ہیں انکے قلع قمع کے لیے بزرگان دین اولیا کرام کی صحبت اور توجہ ضروری ہے یہ مرض جس مدرسہ کے طلباء علماء اساتذہ اور انتظام کرنے والوں میں موجود رہیگا اور اسکے دفعیہ کا انتظام کرنا تو در کنار بے حسی جیسا رہیگا تو وہاں خیر و برکت اور قبولیت کی کسی طرح امید کرنا حق بجانب ہوسکتا ہے؟ عام حالات آجکل تسلی بخش نظر نہیں آتے ہیں بلکہ بعض مقامات کے طلباء کو شکایت ہے کہ سبق پورے نہیں ہوتے ہیں کیونکہ تعلیم دینے والوں کو دوسرے کارہائے خیر میں شرکت ضروری نظر آتی ہے پھر امتحان میں کافی رعایت دیکر نمبر اچھے مل جاتے ہیں اسطرح سے پاس تو ہو جاتے ہیں لیکن پوری واقفیت اور قابلیت سے محرومی کے سبب نہ تقریر کرنے کی ہمت ہے نہ تحریر کی عادت ہوتی ہے پھر کسطرح کام کریں؟ اسلئے ضرورت ہے کہ ہم لوگ محض فتوے پر عمل کرنا چھوڑ دیں بلکہ اپنی قلب میں سوچیں کہ ہم نے ہر کام مدرسہ کا دیانت اور امانت کے ساتھ کیا ہے اور ایسا کیا ہے کہ آخرت میں تسلی بخش جواب دے سکیں گے یا نہیں؟ ان حالات کو دیکھنے والا قدرتی طور پر جہاں کام بظاہر ٹھیک ہو رہا ہو وہاں کا سفر کیوں اختیار کرے بلاضرور خرچ اور تکلیف کے علاوہ رسوم کے پابندی کی بدعت کو فروغ دینے کا معاون بنے۔ لمبا خط محض آپ کی تسلی کے خاطر لکھنا پڑا۔ امید ہے کہ میرا مقصد بھی حاصل ہو جاویگا اور سالانہ دعوت کی رسم بھی ختم ہو جاویگی۔

مرد حقانی کی پیشانی کا نور کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

دعا حسن خاتمہ کا امیدوار خاکسار وجیہ الدین عفی اللہ عنہ کراچی صدر نمبر ۳

(۷)

۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء (حقانیہ تا قیامت صدقہ جاریہ)

مکرم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ وعلیکم السلام خط مورخہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۷۶ھ صادر ہوا۔ صحت اور قوت میں ضعف نظر سے مانع ہے معافی کا امیدوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی قبول فرمادے اور صدقہ جاریہ تا قیامت جاری رہے۔ والسلام حاجی وجیہ الدین کراچی

(۸)

۱۵ ستمبر ۱۹۵۸ء (علوم دینیہ کے ساتھ اعمال و کردار کی بھی حفاظت)

مکرم محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، دعوت شرکت جلسہ کا شکریہ

ادا کرتے ہوئے اظہار افسوس ضروری ہے اتنی بڑی سعادت سے محرومی رہی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دارالعلوم روز افزوں ترقی کرتا ہے اور علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ اعمال اور کردار کی بھی حفاظت رہے تاکہ تقوی اور احتیاط کے منزل نصیب ہو۔ مبلغ دوسو روپیہ کی حقیر رقم واسطے تعلیم قرآن وحدیث بذریعہ چیک ملفوف ہے۔ رسید عنایت فرمادیں۔ وجیہ الدین عفی عنہ

(۹)

(فرزند حافظ جمیل الدین کیلئے ایصال ثواب)

۲۸/دسمبر ۱۹۶۲ء

مکرم محترم سلام مسنون عنایت نامہ پڑھکر اطمینان ہوا مرحوم کے حق میں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمادیں اور حافظ جمیل الدین کی روح کو فیض یاب فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ بہت بہت شکریہ

وجیہ الدین

(۱۰)

مکرم محترم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خلوص ومحبت سے لبریز والا نامہ باعث کامل مسرت ہوا جزاکم اللہ تعالیٰ، مکرمی الحاج محمد یوسف صاحب سے ہم سب کا سلام مسنون وشکریہ، وجیہ الدین، حمید الدین، فرید الدین احمد کراچی صدر نمبر ۳

(۱۱)

(مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی آمد اور حافظ جمیل الدین کا تولد)

مکرم ومحترم، سلام مسنون، اللہ تعالیٰ کے احسانات ادا نہیں ہوسکتے اس نے اپنے کرم ورحمت سے بلا کسی انتظام اور فرمائش کے ایک روز جس دن نور چشم حافظ جمیل الدین تولد ہونیوالے تھے مخدوم العالم حضرت مولانا الحافظ الحاج خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو مجھ ناچیز کیلئے میرٹھ میں میری مہمانی کا شرف عطا فرمایا۔ اور ان کی موجودگی میں نور چشم تولد ہوئے۔ حضرت ممدوح نے اذان دیکر تکبیر پڑھی اور مدنی کھجور اپنے دہن مبارک میں لیکر چبائی اور اسکو نور چشم کے منہ میں عطا فرمایا اور اسطرح انکی برکات کا ظہور شروع ہوا۔ یہ فیض ربانی تھا کہ دینی تعلیم وتربیت پائی اور بحمد للہ جتنی بھی عمر پائی وہ کارہائے نیک میں صرف ہوئی اور بستر مرگ پر بھی نمازیں ادا کرتے رہے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ دوشنبہ ۱۹ رجب المرجب ۸۲ھ کی صبح کو اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مدرسہ اسلامیہ نیوٹاون جامع مسجد میں ادا کی گئی اور دارالعلوم شرانی نزد کورنگی میں دفن کئے گئے۔ میری دلی خواہش ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کریم اور کلمہ طیبہ کے ایصال ثواب سے مالامال کیا جائے ان کی مغفرت کیلئے دعائیں فرمائی جائیں تاکہ ان کو اور پڑھنے والوں کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل ہوں۔ تمام متعلقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائیں اور سب مسلمانوں کو مغفرت اور اپنی خوشنودی عطا فرمائیں۔ آمین

بندہ وجیہ الدین صدر کراچی

محمد ولی رحمانی[1] انڈیا بہار

۱۴ستمبر ۱۹۷۸ء (ڈاکٹریٹ کی ڈگری ○ زمانہ طالب علمی سے الحق کے ذریعہ واقفیت)

حضرت محترم زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔ اخبارات کے ذریعہ اطلاع ملی کہ جامعہ پشاور نے حضرت والا کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی ہے جس سے بڑی مسرت ہوئی یہ اعزاز آپ کیلئے اعزاز تو نہیں علم ودانش کی جو شمع آپ سے روشن ہے وہ اس قسم کے اعزاز سے بلند وبالا ہے اور خدمت دین کا جو حصہ جناب والا سے انجام پایا ہے وہ بہت قابل قدر ہے پھر بھی جدید دانشگاہوں سے علماء کرام کا یہ اعزاز دراصل اعتراف اور حقیقت پسندی کی خوشگوار علامت ہے جسکے لیے جامعہ پشاور مبارکباد کی مستحق ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں طالب علمی کے زمانہ سے جناب والا سے مجھول سی واقفیت ہے "الحق" اسی زمانہ میں دارالعلوم میں دیکھتا تھا اور افادات پڑھتا تھا جس سے ذہنی ارتباط اور رشتہ عقیدت استوار ہوا۔ دارالعلوم سے فراغت ہوئی تو "الحق" کے مطالعہ کا سلسلہ بھی بند ہو گیا کبھی خط لکھنے کی بھی نوبت نہ آئی اب جو یہ اطلاع ملی تو جی چاہا کہ اپنے احساسات لکھ بھیجوں۔ خدا کرے امت مسلمہ کو آپ کی ذات سے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک فائدہ پہونچتا رہے۔ بحمد اللہ بخیر ہوں۔ اور دعوات صالحہ کا محتاج ہوں۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب سے سلام مسنون عرض ہے۔ والسلام: محمد ولی رحمانی

☆☆☆

مولانا ولی محمد بٹالوی[2] راولپنڈی

۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ (اپنے بچے کے داخلے کیلئے حاضری کی اجازت)

کرم فرمائی من جناب حضرت مولانا صاحب دام عنایتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ماہ ذیقعدہ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ایک طالب علم جو یہاں شرح مائۃ العامل، نحو میر، گلستان، کبریٰ پڑھتا ہے میں اسکو آپکے مدرسہ میں داخل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے جواباً فرمایا تھا کہ آپ کے برادر حج کیلئے تشریف لے گئے ہیں اور مدرسہ میں ابھی گنجائش نہیں اسلئے دوبارہ مطلع کیا جائیگا۔ میں اب تک منتظر رہا۔ بعد بسیار انتظار عرض ہے کہ اس لڑکے کو آپ ضرور براہ کرم داخل مدرسہ کرلیں اگر مدرسہ طعام دے سکا فبہا ورنہ بچہ اپنے اخراجات خود ادا کریگا۔ اگر آپ اجازت دیں تو چند گھنٹوں کیلئے حاضر ہو جاوں۔ اسکو داخل کرنے کے بعد فوراً واپس آجاونگا۔ آپکے مدرسہ کی صوفی حاجی محمود علی شاہ صاحب اشرفی نے بہت تعریف فرمائی اسلئے دل چاہا کہ میرا بچہ آپکے یہاں قیام کرے۔ بچہ بہت نیک ہے میں اس لڑکے کو اپنے پاس ہی رکھتا مگر میں بغرض تبلیغ واشاعت سفر میں زیادہ رہتا ہوں اسکا اس صورت میں حرج ہوتا ہے امید ہے کہ آپ درخواست کو قبول فرما کر ممنون فرمائینگے۔ جواب جلد مرحمت فرمائیے۔ ولی محمد غفرلہ بٹالوی

---

[1] راولپنڈی صدر میں مدرسہ عربیہ آثار الولی کے بانی اور صاحب وعظ وارشاد شخصیت۔

[2] جامعہ رحمانی ایم ایل سی (بہار) کے استاذ دارالعلوم دیوبند کے فاضل

مولوی محمد یعقوب[1] شمالی وزیرستان

(انتخابات میں کامیابی بڑی آزمائش)

بخدمت جناب مولانا صاحب استاذی و مکرمی عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش یہ ہے۔ آپ کی کامیابی کی مبارک بادی خصوصاً ہمیں بلکہ تمام شہر حسوخیل کو ایک نئی مسرت پیدا کی خداوند تعالیٰ آپکی تحریر وتقریر دونوں مسلمانوں کیلئے ایک کامیابی کا ذریعہ بنادیں مسلمانوں کی مستقبل ایک خطرہ میں پڑ گیا۔ بظاہر کامیابی عوامی لیگ اور پیپلز پارٹی کی کامیابی ہمارے نظر میں ایک تباہ کن صورت حال ہے اور آپ صاحبان کی مقابلہ کی صورت آئین بنانے میں اور مسلمانوں کی توقعات آپ کے لئے ایک بڑی آزمائش کی دور ہے۔ خداوند تعالیٰ۔ آپ صاحبان کو بلکہ خصوص علماء کرام کی آئندہ آنے والے توقعات میں بھی ایسی کامیابی حاصل کریں۔ تاکہ فرق باطلہ بزدل ہوکر اس ملک کو اللہ تعالیٰ سوشلزم اور سرمایہ داری جاگیرداری کی تباہ کن نتیجہ سے محفوظ بنادیں۔

فقط والسلام صدر جمیعت العلمائے شمالی وزیرستان مولوی محمد یعقوب

☆☆☆

مولانا محمد یوسف بنوری[2]

(۱)

۳۰ رمضان المبارک الاربعاء ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۶ء **(کسی کتاب کی اشاعت کے بارہ میں)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام مولانا المحترم زادکم اللہ فضلاً وکرماً ونبلاً، تحیۃ وسلاماً واحتراماً، نامہ مکارم نے مشرف فرمایا محترماً اتنی کاوش وکوشش کی قطعاً ضرورت نہیں جتنے میسر یہ آسانی ہوسکیں بہتر ورنہ اتنی حاجت نہیں کسی کے اصرار وتقاضے پر یہ ارادہ ہوگیا تھا نہ معلوم کہ کب نکلینگے اور کیسے دوبارہ طباعت کے مختلف تدابیر ہورہے ہیں مجھے اگر یہ پہلے معلوم ہوتا کہ آپکے اور مولانا لطف اللہ صاحب (۱) اور عبدالخالق صاحب (۲) کو اتنی تشویش لاحق ہوگی تو اس ارادے کو جرم سمجھتا۔ لو استقبلت من امری ما استدبرت الخ۔

بہرحال میرے لئے اور سب کیلئے یہ تشویش مقدر تھی۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور دنیا کے حرص ولالچ سے نجات دلائے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

(۲)

۲۹ رجب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **(افتتاح دارالحدیث پر تہنیت)**

جناب محترم زیدت معالیکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، نامۂ مکارم نے ممنون کیا افتتاح دارالحدیث کا تھنیۃ قبول کرلیجئے کاش میں حاضر ہوتا اور

---

[1] مولانا عبدالحق کے زمانہ دیوبند کے شاگرد شمالی وزیرستان میں دینی وعلمی سرگرمیوں میں نمایاں مقام رہا۔

[2] حضرت بنوری علم وفضل کرامت وشہامت نجابت وعزیمت عبقری شخصیت علامہ انورشاہ کشمیری کے چہیتے تلمیذ جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن کے بانی قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرنے والی مجلس عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ کسی تعارف وتعریف سے بے نیاز بقیۃ السلف بزرگ

شامل ہو جاتا لیکن اپنے واقعی موانع زبانی پیش کر چکا تھا۔ واللہ سبحانہ یوفقکم لخدمۃ العلم الصحیح بکل اخلاص۔

والسلام محمد یوسف بنوری عفا اللہ،

(۳)

۲۶ رمضان ۱۳۷۸ھ، ۱۹۵۸ء (درجہ تخصص کا قیام اور ذی استعداد فارغ التحصیل طلبہ کی تلاش)

بخدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید فضلہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مروجہ طرز کا ایک نیا عربی مدرسہ جاری کر دینا دین کی کوئی ایسی خدمت نہیں جس سے عہد حاضر کے دینی تقاضے اور اصلاح وتربیت کی ضرورت پوری ہو سکے نہ ہی مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی تاسیس کے وقت صرف یہ چیز پیش نظر تھی کہ قدیم طرز کا ایک اور عربی مدرسہ جاری کر دیا جائے بلکہ یہ صرف پہلا قدم تھا جو بحمد اللہ کامیاب ہوا اور اسمیں بھی نصاب تعلیم ونظام تعلیم میں کافی اصلاح وترمیم کی جا چکی ہے اور بہت کچھ باقی ہے۔ درجہ تخصص اس سلسلہ کا دوسرا قدم ہے اگر اللہ پاک اسکو بھی کامیاب فرما دیں تو انشاء اللہ یہ ایک ایسی دینی خدمت ہوگی جو کسی حد تک صیانت دین کے مذہبی فرض کو عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق پورا کر سکے گی۔ لیکن اس مقصد میں کامیابی ذی استعداد اور محنتی طلبہ کے میسر آنے پر موقوف ہے لہٰذا جناب والا سے استدعا ہے کہ اپنے حلقہ اثر میں سے مجوزہ طریق پر کام کرنے کی اہلیت اور استعداد رکھنے والے فارغ التحصیل طلبہ پر درجہ تخصص کی اہمیت واضح فرما کر شائق طلبہ سے درخواست بھجوائیں۔ امید ہے کہ جناب والا مدرسہ عربیہ اسلامیہ کیساتھ اس تعاون میں دریغ نہ فرمائینگے۔

والسلام محمد یوسف بنوری مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع نیوٹاؤن کراچی

(۴)

۱۶ صفر ۱۳۸۱ھ (نصاب ونظام تعلیم کے بارہ میں خیالات نے وفاق کی شکل اختیار کر لی)

باسمہ تعالیٰ، گرامی مفاخر محترم، زادکم اللہ سیادۃ وبرکۃ لملاحۃ تحیۃ وسلاما واشواقا، نامہ مفاخر نے ممنون فرمایا یہ آپکا کرم ہے کہ ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز فرمایا اور بجائے عفو شکریہ ادا فرمایا فلکم الشکر الجزیل۔ روئیداد سابقہ جو ایک ہی مرتبہ طبع ہوئی ہے ارسال خدمت ہے اسمیں نصاب ونظام تعلیم میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا الحمد للہ کے اس نے وفاق کی صورت اختیار کر لی ہے۔ محترما وقت بہت نازک وادی پر خطر ہے انتہائی اخلاص ومحنت سے اصلاح کیلئے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اللہ ہمیں اور آپکو اور سارے ارباب مدرسہ کو صحیح توفیق نصیب فرمائے اور محنت کو قبول اور مثمر بنائے۔ آمین،

مولانا محمد لطف اللہ صاحب[۱] مولانا ادریس صاحب[۲] سلام لکھواتے ہیں۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ ۱۶ صفر ۱۳۸۱ھ

(۵)

۲۹ محرم ۱۳۸۴ھ، ۱۱ جون ۱۹۶۴ء (احقر کی مراجعت حج پر تہنیت ○ سفر کے سلسلہ میں طویل عنایات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر محترم المقام، زادکم اللہ سعادۃ، تحیۃ وسلاما، برادر محترم مولوی سمیع الحق صاحب سلمہ کی بالخیر مراجعت پر اور زیارت حرمین شریفین پر طویل قیام وحج بیت اللہ الحرام سب پر تہنیت قبول فرمائیں خدمت[۳] کیا کی ہم تو مقصر ہیں یہ آپکا کرم ہے کہ معمولی بات سے نوازتے

۱۔ مولانا لطف اللہ جہانگیروی ۲۔ مولانا محمد ادریس میرٹھی ناظم اعلیٰ وفاق المدارس صاحب علم وفضل کتب کثیرہ کے مصنف

۳۔ مولانا قاری سعید الرحمان اور احقر کا پہلا سفر حج تھا۔ سائل نہ ہونے کی وجہ سے کراچی سے ایک بار بردار بحری جہاز میں روانگی تھی جو بمبئی سے بصرہ تک جاتا تھا۔ ویزا جہاز کے سیٹ ٹکٹ وغیرہ کے نہایت دشوار مراحل سامنے آئے اور تقریباً ایک ماہ کراچی میں تک ودو کرنی پڑی۔ حضرت اقدسؒ نے ان تمام مراحل میں تعاون کیا۔ بار بار جہاز کے دفاتر زرمبادلہ اور سعودی قونصلیٹ سے ویزا کے سلسلہ میں ساتھ جا جا کر زحمتیں اٹھائیں یہ اور یہ سارا عرصہ اپنے گھر میں ہم دونوں کو مہمان رکھکر نوازشوں سے نوازتے رہے۔ حضرت والد ماجدؒ نے ان عنایات خسروانہ پر شکریہ ادا کیا ان کلمات میں اس طرف اشارہ ہے۔

ہیں خدا کرے آپ مع الخیر ہوں کل چناپ سے وہ روانہ ہوں گے۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفااللہ

(۶)

(اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا شکریہ MNA اسمبلی کی تقریر پر مبارکباد)

۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی مفاخر محترم حضرت مولنا عبدالحق صاحب و برادر محترم مولانا سمیع الحق، زادھما اللہ فضلا وکرما، تحیۃ وسلاما، نامہ تعزیت نے ممنون فرمایا۔ اور ہمدردی و محبت واخلاص اور ایصال ثواب نے مزید شکر گزار فرمایا۔ فاللہ یجزیکم احسن الجزاء۔ بلاشبہ اس عمر میں یہ حادثہ جانکاہ ہوتا ہے لیکن حق تعالیٰ کی مشیت کے سامنے بجز تسلیم وانقیاد کوئی راستہ نہیں۔ فلا نقول الا ما یرضی بہ ربنا تبارک وتعالیٰ حق تعالیٰ اجر وصبر سے محروم نہ فرمائے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ اسمبلی کی تقریر پر مبارکباد دیتا ہوں حق تعالیٰ قبول فرما کر مزید خدمت دین کے مواقع میسر فرمادیں آمین۔ والسلام محمد یوسف بنوری

(۷)

(دارالعلوم دیو بند کے صد سالہ جشن کے بارہ میں کراچی میں مجلس مشاورت)

بگرامی خدمت حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت فضائلہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔ آمین، دارالعلوم دیو بند نے گزشتہ صدی میں اسلام اور مسلمانوں کی جو بے نظیر علمی اور اصلاحی خدمات انجام دی ہیں وہ آنجناب سے مخفی نہیں۔ انہی عظیم خدمات کے تذکرے اور دنیا کو ان سے آگاہ کرنے کیلئے دارالعلوم دیو بند کی مجلس شوریٰ نے مارچ ۱۹۷۷ء میں "دارالعلوم دیو بند کی صد سالہ تقریب" منانے کا ارادہ کیا ہے جسمیں اطراف عالم سے تمام فضلاء دارالعلوم کو مدعو کیا جارہا ہے اسکے علاوہ عالم اسلام کے ممتاز اہل علم وفضل بھی انشاء اللہ اس مبارک اجتماع میں شرکت کرینگے۔

دارالعلوم دیو بند کے فضلاء کی بہت بڑی تعداد چونکہ پاکستان میں ہے اسلئے اس تقریب کے بہت سے مسائل پاکستان سے وابستہ ہیں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیو بند آجکل پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں اور انکی خواہش پر ان مسائل کے سلسلے میں بعض مخصوص اہل علم کی ایک مجلس مشاورت ۳۱ر مارچ ۷۶ء بروز چہارشنبہ صبح ساڑھے نو بجے دارالعلوم کورنگی کے ایریا کراچی میں رکھی گئی ہے۔ جسمیں خود حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہم بھی تشریف فرما ہونگے۔ دارالعلوم دیو بند ہماری مادر علمی ہے اور ہم سب پر اسکے حقوق ہیں۔ لہذا جناب سے گزارش ہے کہ مذکورہ تاریخ پر اس اجتماع میں ضرور تشریف لائیں۔ تا کہ اس تقریب سے متعلق ضروری مسائل باہمی مشورے سے طے کئے جاسکیں۔ قیام وطعام کا انتظام دارالعلوم کورنگی میں تجویز کیا گیا ہے۔ تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے پیشگی مطلع فرمائیں تا کہ استقبال کیلئے آدمی پہنچ سکیں۔

والسلام محمد یوسف بنوری، مدیر المدرسۃ العربیۃ الاسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ بندہ محمد شفیع

(۸)

(دادی مرحومہ کی رحلت پر جذبات)

۲۳ رذی الحجہ ۱۳۹۶ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی مفاخر محترم مولانا عبدالحق صاحب احسن اللہ عزاء کم فی مصابکم واجزل لکم الاجر الجزیل والھمکم الصبر الجمیل، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ والدہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت ورضوان سے سرفراز فرمائیں اور آپکو اور تمام پسماندگان کو اجر وصبر سے نوازے آمین مجھے تو معلوم نہ تھا کہ ابتک آپ اس نعمت عظمیٰ سے متمتع تھے اور انکے زیر سایہ زندگی بسر کرتے تھے بہرحال سب کو جانا ہے بجز انقیاد اور چارہ کار نہیں برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب سے ایک ملاقات ہوئی تھی

دوسری ملاقات کا انتظار تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ برادر موصوف کو کراچی یہ خبر وحشت اثر پہنچی اور فوراً روانہ ہو گئے۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں۔ والسلام محمد یوسف بنوری عفا عنہ

برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام و تعزیت پیش ہے۔ بنوری عفا عنہ

(۹)

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ (ہدیۃ المہدیین فی آیۃ خاتم النبیین O مولفہ مفتی محمد شفیع کی اہمیت)

حال ہی میں "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ (بانی دارالعلوم کراچی) کا عربی رسالہ ھدیۃ المھدیین فی آیۃ خاتم النبیین شائع کیا گیا، جو موصوف نے حضرت الاستاذ امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری کے حکم سے حضرت کی نگرانی میں مرتب فرمایا تھا اس میں مسئلہ ختم نبوت پر ۳۲ آیات، ۱۶۵ احادیث صحابہ و تابعین کے آثار علمائے امت کے ارشادات اور کتب سابقہ کی شہادتوں کا بے نظیر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے، یہ رسالہ عربی اپنے موضوع پر جامع ترین کتاب ہے، جس پر حضرت امام العصرؒ نے حضرت مؤلف کو بہت داد دی تھی۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی جانب سے اسکی اشاعت اس مقصد کے پیش نظر کی گئی ہے کہ نہ صرف اندرون ملک ہر عالم اور عربی داں اس سے مستفید ہو بلکہ ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے ان تمام ممالک کے اہل علم تک یہ کتاب پہنچائی جائے جہاں قادیانی فتنۂ ارتداد کے اثرات ہیں اور جہاں عالمی زبانوں میں مستند اور ٹھوس لٹریچر کا تقاضا شدت سے ہو رہا ہے، ارادہ ہے کہ سردست اس کتاب کا ایک نسخہ بھجوانے کا بندوبست کیا جائے اور اس کی شکل یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ تمام اہل خیر جنہیں دین اور اس کے عالمی تقاضوں کا احساس ہے انہیں اس صدقہ جاریہ کی طرف توجہ دلائی جائے کہ وہ حسب استطاعت اس کے سوسو، ہزار ہزار نسخے خرید کر خود بھجوائیں، یا یہ کام "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے سپرد کر دیں۔ جو حضرات اس صدقہ جاریہ کی تحریک میں حصہ لینگے انہیں کتاب اصل لاگت پر مہیا کی جارہی ہے، یعنی فی سیکڑہ ۳۰۰/۰۰ تین سو روپے اور فی ہزار ۲۴۰۰/۰۰ چوبیس سو روپے۔ اس چھوٹی سی کتاب کے ایک لاکھ نسخے بھجوا دینا قومی سطح پر معمولی بات ہے مگر اس کے اثرات انشاء اللہ دنیا و آخرت میں خیر و برکات کا موجب ہونگے۔ میں تمام احباب و مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قومی ملی فریضہ کی طرف متوجہ ہوں اور اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لیں۔ واللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ (تمام خط و کتابت درج ذیل پتہ پر کی جائے: ناظم شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تغلق روڈ۔ ملتان)

محمد یوسف بنوری عفا اللہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کراچی) ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ

☆☆☆

مولانا محمد یوسف خان پلندری[1] آزاد کشمیر

(۱)

(دارالعلوم پلندری سے اساتذہ بھیجنے کی خواہش رہنمائی اور دعا کی ضرورت)

حضرت اقدس قبلہ مولانا صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب سے غائبانہ تعارف ہے پچھلے سال جناب قاری محمد امین صاحب راولپنڈی کی وساطت سے دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری کیلئے ایک قابل استاذ کی درخواست کی تھی جناب نے مولانا محمد یونس صاحب ہزاروی کو مامور فرما کر میری تمنا کو پورا فرمایا تھا۔ وہ یہاں کیلئے بہت مناسب ثابت ہوئے۔ اب ایک پرانے اور تجربہ کار شیخ الحدیث کی ضرورت ہے جو یہاں کے حالات کے مطابق مناسب ہو۔ اور تقریباً جناب یہاں کے ماحول سے واقف ہی ہیں اور

[1] آزاد کشمیر کے جمعیۃ علماء کے صدر دارالعلوم پلندری کے بانی قومی و ملی کاموں میں سرگرم عمل

یہ اندازہ فرماسکیں گے۔ کہ یہاں مجھے کس قسم کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔

جناب کی رہنمائی کی مجھے شدید ضرورت ہے اور دعاء کی بھی انشاء اللہ یہاں کے حالات بڑے امید افزاء ثابت ہوئے ہیں۔ کسی وقت حضرت کو یہاں تک تشریف آوری کی تکلیف دونگا۔ مجھے امید ہے کہ جناب نئے استاذ کے متعلق بھی میری پوری معاونت فرمائینگے۔ اور مولانا محمد یونس صاحب کو بھی حوصلہ دینگے کہ وہ استقلال کے ساتھ جسکی ان سے مجھے توقع ہے اس علاقہ میں اپنی خدمات وقف کرلینگے۔

(۲)

۱۹ر صفر ۱۴۰۲ھ　**(اجلاس میں شرکت کی دعوت)**

حضرت اقدس قبلہ مولانا المعظم زید مجدہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہر سال دلی خواہش رہی کہ حضرت کو پلندری تک تشریف لانیکی تکلیف دوں لیکن پھر کچھ وجوہات کی بنا پر جسارت نہ کرسکا۔ ایکے دارالعلوم۔۔۔ کا سالانہ جلسہ ۱۲ اسے ۱۴ مئی تک ہونا تجویز ہوا ہے جسمیں حضرت کی تشریف آوری کے متعلق سب احباب نے فیصلہ کیا ہے۔ اسلئے اس عریضہ کے ذریعہ گزارش ہے کہ حضرت والا ان دنوں اجلاس میں شرکت کیلئے وقت نکالکر ضرور شکریہ کا موقع بخشیں۔ امید ہے کہ جناب والا مایوس نہیں فرمائینگے۔

جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

☆☆☆

یوسف طلال علی

مشیر تعلیم برائے عربی واسلامیات وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد

(دینی مدارس کی اہمیت اور دینی کتب کا عطیہ ○ شرح خواندگی میں اضافہ کیلئے علماء کی قدر و قیمت ○ درس نظامی کی افادیت)

مورخہ ۱۶ر مئی ۱۹۸۳ء

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکی خدمت میں موجودہ پانچ سالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت وزیر تعلیم نے منتخب دینی کتب پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس ترقیاتی منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ ملکی حالات ووسائل میں ہمہ پہلو اصلاح وارتقاء ظہور پذیر ہو۔ چنانچہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ دینی مدارس کی اہمیت وافادیت کا قرار واقعی اعتراف کیا گیا ہے۔ اور منتخب اداروں کو دینی کتب ہدیۃً پیش کی جارہی ہیں۔

۲۔　آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ پاکستان میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے جہالت کے باعث اوہام وظنون پھیلتے ہیں اعتقادی وعملی کجروی عام ہوتی ہے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، جاہلی عصبیتوں کو ہوا ملتی ہے اور طرح طرح کے مفاسد جنم لیتے ہیں اسطرح اسلامی تعلیمات پس پشت ڈالی جاتی ہیں اس دینی نقصان کے علاوہ قومی اور ملکی ترقی بھی رک جاتی ہے دوسری طرف انسانی آبادی میں اضافے کیساتھ ساتھ تعلیمی وسائل میں ضروری اضافہ نہ کیا جائے تو ترقی معکوس ہوتی ہے اور اللہ کی قوت قاہرہ غرق جہالت قوموں کو پستیوں میں دھکیل دیتی ہے۔

۳۔　سعودی عرب میں بھی خواندگی کی شرح کم تھی لیکن حکومت سعودیہ نے جہالت کے خاتمے اور اشاعت تعلیم کیلئے علمائے کرام کے تعاون سے اتنی بھرپور اور منظم مہم چلائی کہ دس سال کی قلیل مدت میں حالات کا پانسہ پلٹ دیا اور ملک میں خواندگی کی شرح میں گرانقدر

اضافہ کردکھایا۔

۴۔ حضوراکرم ﷺ کے اس فرمان طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم کے تحت بلا امتیاز عمرو جنس بچوں ،بوڑھوں ،مردوں اور عورتوں الغرض سب مسلمانوں کیلئے حصول علم لازمی ہے۔علمائے اسلام کی یہ امتیازی شان ہے کہ انہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے صبر وایثار اور توکل کے سہارے ہر دور میں اشاعت علم کے جہاد میں حصہ لیکر زبردست علمی خدمات سرانجام دیں اور نہایت پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں میں بھی علمی مراکز قائم کئے گئے امید واثق ہے کہ آئندہ بھی وہ دینی علوم کیساتھ ساتھ عورتوں اور بالغوں کوخواندہ بنانے پر بھی پوری توجہ دیتے رہیں گے۔

۵۔ جہانتک درس نظامی پر مشتمل قرآن حدیث، فقہ اسلامی اور عربی زبان کی تدریس کا تعلق ہے اسکی اہمیت وافادیت اظہر من الشمس ہے۔گزشتہ کئی صدیوں میں کتنے ہی جید علمائے کرام اور زندگی کے دوسرے شعبوں کیلئے اعظام رجال اور مردان کار اسی تعلیم کی بدولت پیدا ہوئے حکومت پاکستان ان علوم کی تدریس کی اہمیت کا اقرار واقعی اعتراف کرتی ہے اور صمیم قلب سے اس امر کی متمنی ہے کہ اس کار خیر میں ہر ممکن تعاون کرے چنانچہ اس پاکیزہ نصب العین کے تحت حدیث کی یہ کتب پیش کر کے اس صدقہ جاریہ کے ثواب میں شرکت کرنا چاہتی ہے امید ہے کہ مہتمم رصدر مدرسین حضرات اور اساتذہ وطلباء اس اقدام کو پسند کریں گے۔اور ملک میں خواندگی کی شرح بڑھانے میں دینی تعلیم کیساتھ ساتھ تعلیم بالغاں اور تعلیم نسواں کے شعبے جاری کر کے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

آپکا مخلص (یوسف طلال علی) مع أطيب التهنا ت و التحيات لكم بالمزيدمن التوفيق ،والنجاح

☆☆☆

مولانا محمد یوسف قریشی[1] خطیب مسجد مہابت خان پشاور

۲۷/جنوری ۱۹۷۰ء (ہدایات ارشادات نقش کر لئے ہیں)

گرامی قدر جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب سلمہ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،نوازش نامہ موصول ہوا خوشی ہوئی کہ عالی مقام شیخ الحدیث صاحب نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی جس کیلئے بیحد ممنون ہوں آپ نے کارڈ پر جومختصر چند ارشادات تحریر فرمائے ہیں وہ میں نے نقش کر لئے ہیں اور اپنی کوشش یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ پر کامل اعتماد کر کے اس دینی سلسلہ کو جاری رکھنے کی کوشش کروں گا اور حتی المقدور اپنی تمام تر کوششوں کو اس ہی کیلئے استعمال کروں گا۔امید ہے کہ آنجناب بھی مجھے اس سلسلہ میں ضرور اپنی دعاؤں میں یاد فرماویں گے۔

جامعہ اشرفیہ۔۔رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور اسے آڈٹ کرانا باقی ہے اس کیلئے چند معلومات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر خدمت ہونگا امید ہے کہ مجھے ضروری معلومات فراہم کر کے شکریے کا موقع بخشیں گے۔ والسلام، طالب دعا محمد یوسف قریشی جامعہ اشرفیہ پشاور

---

[1] مولانا پشاور کے مسجد مہابت خان کے خطیب اور جامعہ اشرفیہ کے بانی۔ مولانا عبدالودود قریشی مرحوم کے فرزند والد کی وفات کے بعد مولانا یوسف اور انکے برادر اصغر مولانا محمد اشرف علی قریشی مرحوم نے اپنی ذمہ داریاں باحسن وجوہ نبھائیں۔مولانا اشرف علی مرحوم سے ہماری بہن بی بی نصرت کا رشتہ ۱۹۶۹ء میں ہوا۔ خط میں اسکا ذکر ہے مرحوم نے جوانی میں داعی اجل کو لبیک کہکر عزیزہ ہمشیرہ اور بچوں کو داغ مفارقت دیا اس وقت انکے دونوں فرزند مولانا ارشد علی قریشی اور عزیز اسد علی قریشی جامعہ اشرفیہ عیدگاہ پشاور اور نمک منڈی پشاور میں ایک اہم مدرسہ کا بہ حسن وخوبی انتظام چلا رہے ہیں۔